

# ہیرک پوٹر اور شعلوں کا پیالہ



مصنفہ: بے کے رولنگ  
ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہر آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنا مے (چوتھی کتاب کا ترجمہ)

”ہیری پوٹر اینڈ دی گوبلٹ آف فائر“

# ہیری پوٹر

اور

## شعلوں کا پیالہ

..... مصنفہ .....

جے کے رولنگ

..... مترجم .....

معظم جاوید بخاری

..... انٹرنیٹ ایڈیشن .....

## فہرست ابواب

5	رِڈل ہاؤس	پہلا باب
17	زخم کا نشان	دوسرا باب
25	دعوت نامہ	تیسرا باب
35	بھٹ میں واپسی	چوتھا باب
45	ویز لی بھائیوں کا جادوئی دھندا	پانچواں باب
57	گھریروں کی خوبی	چھٹا باب
66	بیگ مین اور کراوچ	ساتواں باب
83	کیوڈچ ورلد کپ	آٹھواں باب
101	تاریکی کا نشان	نوواں باب
124	جادوئی مکھے میں ہنگامہ خیزی	دواں باب
135	ہو گورٹ ایکسپریس کا سفر	گیارہواں باب
146	جادوگری کا سفر لیقی ٹورنامنٹ	بارہواں باب
163	مید آئی موڈی	تیرہواں باب
176	ناقابل معافی وار	چودہواں باب
192	بیاوس بیٹن اور ڈرم سٹر انگ	پندرہواں باب
209	شعلوں کا پیالہ	سویہواں باب
228	چارچمپن	سترنہواں باب
241	چھڑیوں کا معاشرہ	اٹھارہواں باب
262	ہنگری کا سینگوں کی دُم والا ڈریگن	انیسوں باب

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

281	پہلا ہدف	بیسوال باب
302	گھر میلوخس، تحریک آزادی	اکیسوال باب
319	غیر متوقع ہدف	باکیسوال باب
333	ژلبال رقص تقریب	تینیسوال باب
358	ریڈا سٹیکر کا انکشاف	چوبیسوال باب
378	سنہری انڈا اور آنکھ	پچیسوال باب
395	دوسرا ہدف	چھبیسوال باب
419	پیدی فٹ کی واپسی	ستائیکیسوال باب
440	مسٹر کراوچ کی دیوانگی	اٹھائیکیسوال باب
465	ایک اور خواب	انتیس وال باب
479	تیشہ یادداشت	تیسوال باب
499	تیسرا ہدف	اکتیسوال باب
524	گوشت، خون اور ہڈی	بیتسوال باب
530	مرگ خور	تینیتسوال باب
542	جڑواں چھڑیوں کا جادو	چوتیسوال باب
551	مرکب صدقیاں	پینتیتسوال باب
570	جدائی کی راہیں	چھتیسوال باب
589	اک نئی ابتداء	سینتیتسوال باب

پہلا باب

## رڈل ہاؤس

لعل ہینگ لٹن گاؤں کے لوگ اب بھی اس مکان کو رڈل ہاؤس، ہی کہتے تھے۔ حالانکہ اس میں برسوں سے رڈل خاندان کا کوئی فرد بھی نہیں رہتا تھا۔ پہاڑی پر تعمیر شدہ یہ مکان، گاؤں سے صاف دکھائی دیتا تھا۔ اس کی کچھ کھڑکیوں پر لکڑی کے تختے لگے ہوئے تھے۔ چھت کی ٹائلیں اکھڑ چکی تھیں اور اکثر جگہوں پر اینٹیں تک غائب تھیں۔ سامنے والے حصے پر عشق پیچاں کی بیل بلا روک ٹوک پھیل چکی تھی۔ کبھی یہ ایک خوبصورت حولی ہوا کرتی تھی اور میلوں تک اس سے اوپھی اور وسیع و عریض عمارت کوئی نہیں تھی۔ لیکن اب رڈل ہاؤس مغض سیلن زدہ، غیر آباد اور لاوارث مکان تھا۔ اب یہاں کوئی نہیں رہتا تھا۔

لعل ہینگ لٹن گاؤں کے سبھی لوگوں کی رائے میں اس پرانے کھنڈر مکان کا ماحول ڈراونا تھا۔ پچاس سال پہلے وہاں ایک عجیب و غریب اور بھیانک حادثہ رونما ہوا تھا۔ گپ شپ کے موضوع کم پڑنے پر آج بھی گاؤں کے بڑے بوڑھے اس حادثے کے بارے میں باتیں کرنے لگتے تھے۔ کہانی کوتی مرتبہ نمک مرچ لگا کر دہرا یا جا چکا تھا کہ کوئی یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ سچائی کیا تھی؟ بہرحال، کہانی کا ہر تانا بانا ایک ہی جگہ سے شروع ہوتا تھا۔ پچاس سال قبل جب رڈل ہاؤس اچھا اور شاندار حالت میں تھا تب گرمیوں کی ایک سہاٹی صبح ایک نوکرانی ڈرائیگر روم داخل ہوئی اور اس نے دیکھا کہ وہاں رڈل خاندان کے تینوں فردمردہ پڑے تھے۔ نوکرانی پہاڑی سے نیچے بھاگی اور چھنٹ چلاتی ہوئی گاؤں میں پہنچی۔ اس نے بہت سارے لوگوں کو نیند سے بیدار کیا۔

وہ وہاں پڑے تھے، ان کی آنکھیں کھلی تھیں، ان کے بدن برف کی طرح ٹھنڈے تھے، انہوں نے رات کو بس بھی نہیں بدلتے تھے۔

پولیس کو خبر کر دی گئی اور پورا ہینگ لٹن صدمے بھرے تجسس اور بے یقینی جوش و خروش سے سلگتا ہوا دکھائی دیا۔ کسی نے بھی رڈل خاندان کے مرنے والے افراد کے بارے میں رتی بھرا فسوس کا اظہار تک نہیں کیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ رڈل خاندان کوئی بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ بوڑھا مسٹر رڈل اور اس کی بیوی دونوں ہی نہایت گھمنڈی اور بدمزاج تھے اور ان کا لڑکا ٹام تو ان سے بھی چار ہاتھ آگے تھا۔ گاؤں والوں کو ان کی موت پر کوئی دُکھ نہیں تھا، وہ تو بس یہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر ان کی موت کی وجہ کیا تھی؟ اگر انہیں ہلاک کیا گیا ہے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

تو قتل کس نے کیا؟

تین صحت مند لوگوں کی ایک، ہی رات میں ایک ساتھ موت واقع ہو جانا خاصی اچنہ ہے والی بات تھی۔ طبیعی طور پر ایسا ہونا ممکن نہیں دکھائی دیتا تھا۔ اُس رات کو گاؤں کے ہینگ مین بار، میں اس قدر شراب بکی کہ پرانے سب ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ لوگ جو ق در جو ق بار میں جمع ہوئے تاکہ وہ ان ناگہانی قلعوں کے بارے میں بات چیت کر سکیں۔ اچانک وہاں رڈل گھرانے کی باورچن نمودار ہوئی۔ خوش گپیوں اور قہقہوں کی آوازیں تھم کمیں اور ہر ایک کی نظر اس کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئی۔ باورچن نے ڈرامائی انداز میں خبر دی کہ پولیس نے ابھی ابھی فرینک برائس کر گرفتار کر لیا ہے۔

”فرینک.....“ کئی لوگ چیخ پڑے۔ ”کبھی نہیں.....“

فرینک برائس، رڈل ہاؤس میں معمولی مالی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ وہ رڈل ہاؤس کے میدان میں بنی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں اکیلا رہتا تھا۔ وہ جنگ سے لوٹا ہوا ایک سابق سپاہی تھا۔ اس کا ایک پیر خراب تھا اور اکثر اڑا کر ہتا تھا جس کے باعث وہ لنگڑا کر چلتا تھا۔ بھیڑ اور شور شرابے سے اسے بے حد چڑھتی۔ جنگ سے لوٹنے کے بعد ہی سے وہ رڈل ہاؤس میں ملازم ہو گیا تھا۔

پھر کیا تھا..... گاؤں والے تفصیلات جاننے کیلئے اتنے بے تاب ہوئے کہ انہوں نے باورچن سے اندر کی بات اگلوانے کی خاطر اسے شراب کے نشے میں دھت کر ڈالا۔

”میں ہمیشہ سوچتی تھی کہ وہ تھوڑا عجیب ہے۔“ باورچن نے چوتھا جام حلقت سے اتارتے ہوئے کہا۔ ”اس کی کسی سے دوستی نہیں تھی۔ اسے ایک کپ چائے پلانے کیلئے مجھے اس کی سوبارمنیں کرنی پڑتی تھیں۔ وہ کسی سے دوستی ہی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔“

”یہ بات تو اپنی جگہ درست ہے۔“ بار میں موجود ایک عورت نے کہا۔ ”فرینک جنگ میں زخمی ہو گیا تھا اور اسے پر سکون زندگی گزارنا پسند تھا۔ صرف اسی بات کے بل بوتے پر اسے ملزم ٹھہرانا درست نہیں.....“

”تو پھر یہ بتاؤ کہ پچھلے والے دروازے کی چاپی کس کے پاس تھی؟“ باورچن نے تاؤ کھاتے ہوئے پوچھا۔ ”جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، مالی کی کٹیا میں اُس دروازے کی ایک اور چاپی کافی عرصے سے لٹکی رہتی تھی۔ اس رات کوئی نہ بھی دروازے سے کوئی گڑ بڑ نہیں کی تھی۔ ایک بھی کٹر کی کھلنہیں تھی۔ بس اتنا ہی کرنا تھا کہ ہم سب کے سو جانے کے بعد وہ چپ چاپ مکان گھس جائے.....“

گاؤں والوں نے ایک دوسرے کی طرف ابھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

”اس کا چہرہ ہمیشہ خطرناک لگتا تھا۔“ بار میں بیٹھا ہوا ایک شخص بڑا ایسا۔

”اگر تم مجھ سے پوچھو تو جنگ میں حصہ لینے کے باعث اس کا دماغی توازن سرک گیا تھا۔“ بار کے مالک نے گفتگو میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے کہا۔

”ڈاٹ! میں نے تم سے ایک بار کہا تھا کہ میں فرینک سے کسی قسم کی دشمنی مول لینا پسند نہیں کروں گی۔“ کونے میں بیٹھی ایک

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

خاتون پر جوش انداز میں بولی۔

”اس کا غصہ بہت تیز تھا۔“ ڈاٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”مجھے یاد ہے جب وہ چھوٹا تھا تو.....“

اگلی صبح تک پورے لٹل ہینگ ٹن گاؤں کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ فرینک برائس نے ہی رڈل خاندان کو ہلاک کر دیا تھا۔ پڑوسی قبیلہ گریٹ ہینگ ٹن کے اندھیرے اور چھوٹے پولیس اسٹیشن میں فرینک فریاد بھرے لمحے میں بار بار کہہ رہا تھا کہ وہ بالکل بے گناہ ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ رڈل گھرانے کی موت والے دن اسے گھر کے پاس کا لے بالوں اور زرد چہرے والا ایک اجنبی نو عمر لڑکا نظر آیا تھا۔ جبکہ اس کے برعکس پورے گاؤں کا بیان تھا کہ انہوں نے فرینک کے بیان کردہ حلقے والا کوئی نو عمر لڑکا گاؤں کے آس پاس تک نہیں دیکھا تھا۔ تفہیش میں پولیس اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ فرینک انہیں من گھڑت کہانی سنائے کر گراہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

فرینک کے گرد شک کا حلقة تنگ ہوتا جا رہا تھا ہر چیز اس کے خلاف جا رہی تھی۔ لگتا تھا کہ فرینک پہنچی کا مجرم قرار پا جائے گا۔ تبھی رڈل مقتولین کی پوسٹ مارٹم رپورٹ پولیس اسٹیشن پہنچی جس نے ساری کہانی کو ہی ڈرمائی انداز میں بدل کر کھدیا۔

پولیس آفسرز نے اتنی عجیب و غریب رپورٹ پہلے کبھی نہیں دیکھی یا سنی تھی۔ مقتولین کے مردہ جسموں کی جانچ پڑتال کے بعد ڈاکٹروں کی ٹیم اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ رڈل گھرانے کسی بھی فرد کو نہ توزہ دیا گیا تھا اور نہ ہی چاقو سے قتل کیا گیا تھا اور نہ ہی ان کا گلا گھونٹا گیا تھا۔ ان کے جسم پر کسی قسم کا زخم نہیں پایا گیا جس سے یہ اندازہ لگایا جاتا کہ انہیں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہو۔ ڈاکٹروں کے مکمل معائنے کے بعد یہ بات بھی صاف ظاہر کی گئی تھی کہ ان لوگوں کے جسم پر کوئی ایسا نشان بھی نہیں تھا کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ ان پر حملہ کیا گیا ہوا اور جسم کو چوٹ پہنچائی گئی ہو۔ نہ ہی ان کی کوئی ہڈی ٹوٹی یا اپنی جگہ سے ہلی تھی۔ ڈاکٹروں نے اپنی قابلیت کے مطابق یہ کہا تھا کہ وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مر نے والے افراد کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا گیا ہے۔ رپورٹ عجیب اور حیرتناک تھی جو یہ ظاہر کر رہی تھی کہ رڈل گھرانے کے تینوں افراد کو مکمل طور پر تندرست اور کسی قسم کی بیماری کا شکار نہیں تھے۔ وہ کسی غیر طبعی موت کا شکار نہیں ہوئے تھے۔ معہم تو یہ تھا کہ وہ تینوں مر چکے تھے۔ ڈاکٹروں نے یہ ذکر بھی کیا تھا کہ صرف ایک بات دیکھنے میں آئی ہے کہ تینوں رڈل افراد میں ایک چیز مشترک پائی گئی ہے کہ موت کے وقت ان کے چہروں پر گہری دہشت چھائی ہوئی تھی۔

پولیس آفسرز نے اس رپورٹ پر مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس بات پر بحلاکوں یقین کرے گا کہ تین صحت منداور صحیح الدمامغ لوگ محض دہشت سے مر گئے تھے؟

چونکہ اس بات کا کوئی ٹھوں ثبوت نہیں تھا کہ رڈل گھرانے کی موت قتل کی وجہ سے ہوئی ہے اس لئے پولیس کو مجبوراً فرینک کو چھوڑنا پڑا۔ مر نے والوں کو لٹل ہینگ ٹن کے چھوٹے سے قبرستان میں دفنادیا گیا۔ کچھ عرصے تک ان قبریں خوف اور توهہات کا موضوع بنی رہیں۔ جب فرینک برائس پولیس کی حراست سے رہا ہو کرو اپس رڈل ہاؤس واپس لوٹا تو وہ اپنی چھوٹی سی کلیا میں رہنے لگا تو گاؤں والوں کا منہ حیرانگی سے پھٹے کا پھٹارہ گیا۔ وہ اسے شک بھری نظر وہ سے گھورتے رہتے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”پولیس چاہے جو کہے..... مگر میں تواب بھی یہی دعویٰ کرتا ہوں کہ اسی نے ان لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔“ ڈاٹ نے ہینگ میں باڑ میں زور دیتے ہوئے کہا۔ ”اگر اس میں ذرا سی شرافت ہوتی تو وہ یہاں سے جا چکا ہوتا۔ آخر وہ جانتا ہے کہ ہم سبھی اسے ہی مجرم سمجھتے ہیں۔“

لیکن فرینک وہاں سے کہیں نہیں گیا۔ وہ رُڈل ہاؤس میں رہنے والے اگلے گھرانے کے لئے بھی مالی کے فرائض انجام دیتا رہا۔ اس کے بعد اگلے آنے والے لوگوں کیلئے بھی۔ رُڈل ہاؤس کی یہ نصیبی تھی کہ وہاں کوئی بھی گھرانہ زیادہ دیر تک قیام نہیں کر پایا۔ ہر نئے مالک کو وہاں عجیب اور ڈراؤنا احساس ہوا۔ شاید کچھ حد تک ایسا فرینک کی وجہ سے ہوتا تھا۔ لوگوں کے رُڈل ہاؤس میں نہ ٹکنے کی وجہ سے وہ غیر آباد رہنے لگا۔ اس کی دیکھ بھال نہ ہو سکی اور پھر یہ خستہ حالی کا شکار ہو گیا۔



رُڈل ہاؤس کو ایک دولتمند شخص نے اپنی ملکیت میں لے لیا تھا مگر وہ بھی اس میں رہائش پذیر نہیں ہوا۔ وہ اس کا کوئی استعمال نہیں کرتا تھا۔ گاؤں والوں کا خیال تھا کہ اس نے رُڈل ہاؤس کو محض ٹیکس بچانے کیلئے رکھا ہوا ہے۔ حالانکہ کسی کو بھی واضح طور پر یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے ٹیکس کیسے بچ سکتا ہے؟ دولتمند مالک نے فرینک کو ملازمت سے برطرف نہیں کیا بلکہ اسے بیرونی باغیچے کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سونپ دی تھی۔ وہ اسے باقاعدگی سے تنخواہ دیتا رہا۔

اب فرینک ستتر برس کا ہونے والا تھا۔ وہ بہت اونچا سننے لگا تھا، اس کا اکٹرا ہوا پاؤں مزید اکٹر چکا تھا۔ اس کے باوجود وہ اچھے موسم میں پھولوں کی کیاریوں پورے جوش و خروش سے کام کرتے ہوئے گھومتا رہتا تھا حالانکہ اسے کانٹے دار جھاڑیوں سے جنم کرنے والا پڑتا تھا۔

فرینک کو صرف کانٹے دار جھاڑیوں سے ہی نہیں جھنجھلاہٹ ہوتی تھی بلکہ گاؤں کے شرارتی لڑکوں نے بھی اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ وہ اکثر رُڈل ہاؤس کی کھڑکیوں پر سنگ باری کرتے رہتے تھے۔ صرف یہی نہیں، وہ اپنی سائیکلوں پر سوار ہو کر صحن میں گھس آتے اور فرینک کی کیاریوں پر چڑھ جاتے۔ فرینک کو بگڑی ہوئی کیاریوں کو دوبارہ سے درست کرنے میں کافی وقت لگتا تھا۔ ایک دو بار تو لڑکے مکان کی دیوار پر چڑھ کر گھر کے اندر گھس گئے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ بوڑھے فرینک کا مکان اور باغیچے سے گھر الگا ہوا تھا۔ جب وہ اپنی چھڑی ہلاتا ہوا بابا باغیچے میں لنگڑا تھا ہوا آتا تھا اور بھرائی آوازان پر چلاتا تو لڑکوں کو بڑا مزہ آتا تھا۔ فرینک کو پورا یقین تھا کہ لڑکے اسے صرف اسی لئے ستاتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے ماں باپ اور دادا دادی کی طرح اسے قاتل سمجھتے ہیں۔ اگست کی ایک رات کو فرینک کی آنکھ اچانک کھل گئی۔ اس نے بستر پر لیٹے رُڈل ہاؤس کی طرف نظر ڈالی تو وہ چونک اٹھا۔ اسے وہاں ایک عجیب چیز دکھانی دی۔ اس نے سوچا کہ لڑکے اسے ستانے کی کوشش میں ایک قدم اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

فرینک کے اکٹرے ہوئے پاؤں میں شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ اسی وجہ سے وہ گھری نیند سے بیدار ہو گیا تھا۔ پہلے کبھی اس پر

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

9

میں اتنا درد نہیں ہوا تھا۔ جتنا کہ اب بڑھا پے میں ہورتا تھا۔ وہ اپنے بستر سے اٹھا اور لنگڑا تا ہوا باورچی خانے میں پہنچا۔ وہ گرم پانی کی بوتل بھر کر اپنے گھٹنے کی سینکائی کرنا چاہتا تھا۔ سنک کے پاس کھڑے ہو کر اس نے پانی گرم کرنے کیلئے کیتیلی میں بھرا۔ اس کی نگاہیں غیر ارادی طور پر رُڈل ہاؤس کی طرف اٹھ گئیں۔ رُڈل ہاؤس کی بالائی منزل کی کھڑکیوں میں روشنی چھن کر آ رہی تھی۔ فرینک فوراً سمجھ گیا کہ وہاں کیا ہورتا ہو گا؟ یقیناً لڑکے پھر سے مکان میں کھس گئے ہوں گے۔ چونکہ روشنی تھرمارہی تھی، یہ صاف ظاہر تھا کہ انہوں نے آگ بھی جلا رکھی تھی۔

فرینک کے پاس فون کی سہولت نہیں تھی اور ویسے بھی جب سے پولیس نے رُڈل ہاؤس کے جاں بحق ہونے والے افراد کے بارے میں اس سے ناشائستہ انداز میں پوچھ گئے تھے، تب سے ہی وہ پولیس پر خاص بھروسہ نہیں کرتا تھا۔ اس نے جلدی سے کیتیلی نیچے رکھی اور اپنے گھر کی بالائی منزل پر خواب گاہ میں لنگڑا تا ہوا چلا گیا۔ پاؤں کے درد کے باوجود وہ جتنی تیزی سے ہو سکتا تھا چلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے سرعت رفتاری سے پورے کپڑے پہنے اور پھر پاؤں گھسیتا ہوا باورچی خانے میں واپس لوٹ آیا۔ اس نے باورچی خانے کے دروازے کے عقب میں دیوار پر لکلی ہوئی زنگ آ لود پرانی چابی اتاری اور دیوار کے لگی ہوئی اپنی ٹھلنے والی لاٹھی بھی اٹھا لی۔ اس کے بعد وہ اندر ہیرے میں باہر نکل آیا۔

رُڈل ہاؤس کے سامنے والے دروازے یا کھڑکیوں پر ایسا کوئی نشان دکھائی دے رہا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر گھسنے والے لڑکے نے انہیں استعمال کیا ہو۔ فرینک لنگڑا تا ہوا صحن کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ پیچھے والے دروازے کی طرف جا رہا تھا جو پوری طرح عشق پیچاں کی بتیل پیچھے چھپ چکا تھا۔ اس نے پرانی چابی سے تالاکھوڑا۔ دروازہ بنا آواز کئے کھلتا چلا گیا۔

وہ غارجیسے باورچی خانے میں داخل ہوا۔ فرینک کی سالوں سے وہاں نہیں آیا تھا اور وہاں پر گھپ اندر ہیرا چھایا ہوا تھا لیکن اسے اچھی طرح یاد تھا کہ ہاں کی طرف جانے والا دروازہ کہا ہے؟ وہ اندر ہیرے میں ٹھوٹتا ہوئے اسی طرف بڑھا۔ اس کے نہنوں میں سیلا بزدہ کائی کی مہک بھرنے لگی۔ اس کے کانوں میں آوازوں کی بھجنہاہٹ پڑھتی تھی جو بالائی منزل سے آ رہی تھیں۔ اسے چلتے پھرتے قدموں کی آہٹ بھی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ چونکا انداز میں آگے بڑھا اور ہاں میں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ دروازے کے دونوں طرف والی کھڑکیوں پر موٹے پردے پڑے تھے۔ اس لئے یہاں بھی اندر ہیرا تھا۔ وہ احتیاط سے سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ چڑھتے وقت وہ سیڑھیوں پر جمی ہوئی دھول کی موٹی تھے کو دعا کیں دیتا جا رہا تھا کیونکہ اس سے اس کے پیروں کی آہٹ اور لاٹھی میکنے کی آواز بالکل دب سی گئی تھی۔

اوپر پہنچنے کے بعد فرینک جیسے ہی دائیں طرف مڑا، اسے فوراً معلوم ہو گیا کہ شریڑکے کہاں موجود ہیں؟ راہداری کے بالکل آخری موڑ پر ایک دروازہ نصف کھلا ہوا تھا۔ اس کی درز میں سے ہلتی ہوئی روشنی دکھائی دے رہی تھی، جس کی سیاہ فرش پر لمبی سی سنہری لکیر پڑھتی تھی۔ فرینک اور پاس گیا۔ اس نے اپنی لاٹھی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی تھی۔ وہ دروازے کے کچھ قدم قریب پہنچ گیا۔ یہاں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

10

سے وہ دروازے کی درز میں سے کمرے کے اندر کی جھلک دیکھ سکتا تھا۔

اس نے دیکھا کہ آتشدان میں آگ جل رہی تھی، اس سے اسے جیرانی ہوئی۔ اس نے اب چلتا بند کر دیا دھیان سے سننے کی کوشش کرنے لگا کیونکہ اندر سے کسی آدمی کی آواز سنائی دے رہی تھی جو سہا ہوا اور خوفزدہ محسوس رہا تھا۔

”آقا..... اگر آپ کو اب بھی بھوک لگ رہی ہو تو بول میں تھوڑا دودھ اور بچا ہے۔“

”بعد میں لوں گا.....“ دوسری آواز آئی۔ یہ آواز تو تھی ایک آدمی کی ہی..... لیکن یہ بڑی عجیب آواز تھی۔ یہ کافی تیکھی اور برفیلی ہوا کے جھوٹکے کی طرح تجسس معلوم ہوتی تھی۔ اس آواز میں ایسا کچھ تھا جس سے فرینک کی گردان کے پیچے کے پچھے بال بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

”وارم ٹیل! مجھے آگ کے تھوڑا قریب کھسکا و.....“

فرینک نے زیادہ اچھی طرح سننے کیلئے اپنا دایاں کان دروازے کی طرف گھما�ا۔ اندر سخت فرش پر بول رکھنے اور پھر بھاری کرسیوں کے گھسنے کی آواز سنائی دیں۔ فرینک کو کرسی دھکیلنے والے پستہ قامت شخص کی ایک جھلک دکھائی دی۔ جس کی پیٹھ دروازے کی طرف تھی۔ وہ ایک لمبا چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ اس کے سر کا کچھلا حصہ گنجاتھا۔ پھر وہ دکھائی دینا بند ہو گیا۔

”ناگئی کہاں ہے.....؟“ تجسس آواز نے پوچھا۔

”مجھے..... مجھے نہیں معلوم آقا!“ پہلی آواز گھبرا کر بولی۔ ”مجھے لگتا ہے کہ وہ مکان کا جائزہ لینے کیلئے گئی ہو گی۔“

”ہمارے سونے سے پہلے تم اس کیلئے دودھ نکال لینا..... وارم ٹیل!“ دوسری آواز نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ ”مجھے رات کو بھوک لگے گی۔ لمبے سفر کے باعث میں بہت تحک چکا ہوں۔“

بانہیں سکوٹر کر فرینک نے اپنے اچھے کان کو دروازے کے مزید قریب کر لیا۔ اب وہ پورے دھیان سے اندر ہونے والی گفتگو کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر وارم ٹیل نامی شخص دوبارہ بولا۔

”آقا! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ہم لوگ یہاں کتنے عرصے تک قیام کریں گے؟“

”ایک ہفتے تک.....“ تجسس آواز نے جواب دیا۔ ”شاید اس سے بھی زیادہ۔ یہ جگہ کافی آرام دہ ہے اور ہم ابھی اپنی منصوبے پر عمل نہیں کر سکتے۔ کیوڈچ ورلڈ کپ ختم ہونے تک کوئی بھی قدم اٹھانا سر اسرا جمات ہو گی۔“

فرینک نے اپنے کان میں گانٹھ دار انگلی ڈال کر گھمائی۔ اسے یقین تھا کہ کان کے میل کی وجہ سے وہ ٹھیک سے نہیں سن پایا تھا کیونکہ اس نے کیوڈچ سناجوک کوئی لفظ ہی نہیں ہوتا ہے۔

”کیوڈچ ورلڈ کپ..... آقا؟“ وارم ٹیل نے پوچھا۔ (فرینک نے اپنے کان میں اور گھرائی تک انگلی گھمائی) ”معاف کیجئے آقا!..... میں سمجھا نہیں..... ہم ورلڈ کپ ختم ہونے تک کچھ کیوں نہیں کر سکتے ہیں؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

11

”بے وقوف! اس وقت دنیا بھر کے جادوگر اس ملک میں آ رہے ہیں۔ محکمہ وزارت جادو کا ہر مداخلت کرنے والے ایورڈیوں پر تعینات رہے گا اور وہ ہر معمولی سی معمولی حرکت پر بھی کڑی نظر رکھے گا جھوٹی سی جھوٹی چیز کی بھی محتاط نظر وہ سے کڑی جانچ کی جائے گی۔ لوگوں کے شناختی کاغذات، اجازت ناموں اور سامان کی بار بار پڑتال ہو گی۔ حفاظت بے حد تگڑی ہو گی تاکہ مالکوؤں کو اس بارے میں کچھ بھی نہ پتہ چل پائے۔ اس لئے ہمیں انتظار کرنا ہو گا۔“

فرینک نے اپنے کان صاف کرنے کی کوشش چھوڑ دی۔ اس نے صاف صاف ”محکمہ وزارت جادو“..... ”جادوگر“..... اور ”مالکوؤں“ کے الفاظ سننے تھے۔ وہ سمجھ گیا چکا تھا کہ ان الفاظ کا کوئی خفیہ مطلب ہو گا۔ فرینک اچھی طرح جانتا تھا کہ صرف دو، ہی لوگ خفیہ الفاظ میں بات کرتے ہیں۔ ایک جاسوس اور دوسرے ملزم۔ فرینک نے ایک بار پھر اپنی لائھی کس کر پکڑ لی اور زیادہ دھیان سے سننے لگا۔

”تو آقا نے فیصلہ کر لیا ہے؟.....“ وارم ٹیل نے دھیرے سے پوچھا۔

”یقینی طور پر میں نے فیصلہ کر لیا ہے وارم ٹیل!“ تجسس آواز میں اب خبردار کرنے کی جھلک عیاں تھی۔

تجھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔ پھر وارم ٹیل کی آواز سنائی دی۔ اس کے منہ سے الفاظ عجلت سے نکلے جیسے وہ اپنی ہمت کے جواب دینے سے پہلے ہی انہیں بول دینا چاہتا ہو۔

”آقا! یہ کام ہیری پوٹر کے بغیر بھی تو کیا جا سکتا ہے۔“

ایک بار پھر خاموشی چھائی جو تجوہ زیادہ لمبی تھی اور پھر.....

”ہیری پوٹر کے بغیر.....؟“ دوسری آواز نے دھیرے سے کہا۔ ”اچھا.....“

”آقا! میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس لڑکے کی کوئی پرواہ ہے۔“ وارم ٹیل نے بلند آواز میں کہا۔ ”لڑکے کی قطعی پرواہ نہیں ہے۔ میں تو ایسا اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ اگر ہم کسی اور جادوگر فی یا جادوگر کا..... کسی بھی جادوگر کا..... استعمال کریں تو یہ کام بہت جلدی انجام پا جائے گا..... اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرصے کیلئے آپ کو تھا چھوڑ کر چلا جاؤں؟..... آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں بہت اچھی طرح اپنا بھیس بدلتا ہوں۔ میں دو، ہی دن میں کسی معقول جادوگر کو لے کر یہاں لوٹ آؤں گا.....“

”یہ ٹھیک ہے کہ میں کسی دوسرے جادوگر کا استعمال کر سکتا ہوں.....“ دوسری آواز دھیرے سے بولی۔

”آقا! اسی میں سمجھداری ہو گی۔“ وارم ٹیل اب بہت راحت بھری آواز میں بول رہا تھا۔ ”ہیری پوٹر پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہو گا کیونکہ اس کی ٹگرانی بہت کڑی ہو گی.....“

”اس لئے تم میری رضا کارانہ مدد کرنا چاہتے ہو اور اس کا مقابل ڈھونڈ کر لانا چاہتے ہو؟..... مجھے لگتا ہے کہ شاید اب تم میری دیکھ بھال کرتے کرتے اکتا گئے ہو، وارم ٹیل! کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کچھ عرصے کا بہانہ کر کے تم مجھے ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر جانا چاہتے ہو.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”آقا.....مم.....میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا ہوں بالکل بھی نہیں.....“

”مجھ سے جھوٹ مت بولو وارم ٹیل!“ دوسری آواز میں غراہٹ کا عصر جھلک رہا تھا۔ ”مجھے ہمیشہ سچائی کا پتہ چل جاتا ہے۔ تم اس بات پر پچھتا رہے ہو کہ تم میرے پاس کیوں چلے آئے؟ تم مجھے بڑی تھارت کی نظر سے دیکھتے ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میری طرف دیکھتے وقت تمہاری ناک سکڑ جاتا ہے اور مجھے چھوٹے ہوئے تم کانپ جاتے ہو.....“

”نہیں.....آقا.....آپ کیلئے میری عقیدت.....“

”عقیدت نہیں بزدی کہو.....اگر تمہارے پاس رہنے کیلئے کوئی اور ٹھکانہ ہوتا تو تم ایک پل بھی یہاں نہ ٹھہرتے۔ مجھے دن میں کئی بار دودھ پینا پڑتا ہے۔ میں تمہارے بغیر زندہ کیسے رہ سکتا ہوں؟ ناگنی کیلئے دودھ کون نکالے گا؟“

”لیکن آقا.....اب تو آپ کافی تدرست دکھائی دے رہے ہیں!“

”جھوٹے کہیں کے.....“ دوسری آواز میں کرختگی بڑھی۔ ”میں ذرا بھی تدرست نہیں ہوں۔ تمہاری غیر ذمہ دارانہ دیکھ بھال کی بدولت میں نے جو صحت حاصل کی ہے، وہ کچھ ہی دنوں میں جاسکتی ہے.....“  
پھر خاموشی چھا گئی۔

وارم ٹیل نے بڑا بند کر دیا اور فوراً ہی چپ ہو گیا۔ کچھ پل تک فرینک کو آگ میں لکڑیوں کے تڑکنے کی آواز کے علاوہ اور کچھ سنائی نہیں دیا۔ پھر دوسری آواز دوبارہ بولی۔ اس کے لمحے میں پھنکارے جیسا دھیما پن جھلک رہا تھا۔

”میرے پاس اس لڑکے کا استعمال کرنے کی کئی وجوہات ہیں جو میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ اس لئے میں کسی دوسرے کا استعمال نہیں کروں گا۔ میں نے تیرہ سال تک انتظار کیا ہے۔ کچھ اور مہینوں کے انتظار سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جہاں تک لڑکے کی حفاظت کا سوال ہے، مجھے یقین ہے کہ میری منصوبہ بندی یقیناً کامیابی سے دوچار ہو گی۔ پس تمہیں تھوڑی ہمت دکھانا پڑے گی، وارم ٹیل!.....اور تم ہمت ضرور دکھاؤ گے کیونکہ تم لا رڈ والڈی مورٹ کے غصے کا شکار نہیں بننا چاہو گے.....“

”آقا میری بات تو سنئے.....“ وارم ٹیل کی آواز میں ایک بار پھر دہشت جھکلنے لگی۔ ”اپنے پورے سفر میں، میں اسی منصوبہ بندی کے بارے میں سوچتا رہا ہوں.....آقا! جلد ہی لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ برتھا جو رکنس لا پتہ ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنی منصوبہ بندی پر چلتے ہیں اور اگر ہم قتل.....“

”اگر.....“ دوسری آواز نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ ”اگر؟.....وارم ٹیل! اگر تم منصوبہ بندی پر چلو گے تو وزارت جادو کو یہ معلوم ہی نہیں ہو پائے گا کہ کوئی اور غالب ہوا ہے۔ تم یہ کام چپ چاپ اور شور شرابے کے بغیر کرو گے۔ کاش میں یہ کام خود کر پاتا۔ لیکن میری حالت اتنی خراب ہے.....چلو وارم ٹیل! ہمیں اپنے راستے سے ایک اور رکاوٹ کو ہٹانا ہے پھر ہیری پوٹر تک پہنچنے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ میں تمہیں یہ کام اکیلے کرنے کیلئے نہیں کہہ رہا ہوں۔ تب تک میرا افادار خدمت گزار بھی دوبارہ ہمارے ساتھ ہو گا.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”میں بھی تو آپ کا وفادار خدمت گزار ہوں آقا!.....“ وارم ٹیل نے چڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے زاری کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

”وارم ٹیل! مجھے ایسے خدمت گزار کی ضرورت ہے جس کے پاس دماغ ہو اور جس کی عقیدت کبھی نہ ڈگمگائی ہو۔ وارم ٹیل!“  
بُقْمَتِی سے تم میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں.....“

”آقا..... میں نے آپ کو بہت تلاش کیا تھا۔“ وارم ٹیل نے شکایتی انداز میں کہا۔ ”میں نے ہی تو آپ کو تلاش کیا۔ میں ہی تو برتھا جو رکنس کو آپ کے پاس لایا تھا.....“

”تمہاری بات صحیح ہے۔“ دوسری آواز نے لطف انداز ہوتے ہوئے کہا۔ ”وارم ٹیل! مجھے تم سے اتنے عمدہ کام کی امید نہیں تھی۔ ویسے سچ کہا جائے تو اسے لاتے وقت تمہیں اس بات کا احساس بھی نہیں تھا کہ وہ کتنے کام کی ہو گی؟..... ہے نا!“

”آقا..... میں نے سوچا تھا کہ وہ ہمارے کام آسکتی ہے.....“

”بالکل جھوٹ.....“ دوسری آواز نے غرا کر کہا۔ اب اس میں غصے کا پہلے سے کہیں زیادہ عنصر واضح جھلک رہا تھا۔ ”بہر حال! میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ اس نے ہمیں جو معلومات فراہم کی ہیں، وہ بہت قیمتی تھیں۔ اس کے بغیر میں اپنی منصوبہ بندی نہیں تیار کر سکتا تھا۔ تمہیں اس کام کا انعام ملے گا وارم ٹیل! میں تمہیں اپنا ایک بہت ہی خاص کام کرنے کا موقعہ دوں گا۔ جسے کرنے کیلئے میرے کئی وفادار معتقد اپنادیاں ہاتھ کٹوںے کو تیار ہوں گے.....“

”سس..... سچ مچ..... آقا؟..... کون سا کام.....؟“ وارم ٹیل ایک بار پھر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔

”آہ وارم ٹیل! اگر وہ راز میں تمہیں ابھی بتا دوں گا تو تمہیں اس وقت مسرت کا احساس نہیں ہو گا۔ تمہارا وہ کام سب سے آخر میں آئے گا..... لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں بھی برتھا جو رکنس جتنی سرخ روئی کا سامان ملے گا.....“

”آ..... آ..... پ!“ وارم ٹیل کی آواز اچانک بہت تھرا اٹھی جیسے اس کا منہ بالکل سوکھ گیا ہو۔ ”آپ..... مجھے بھی..... مار..... ڈالیں گے.....“

”وارم ٹیل..... وارم ٹیل!“ تختہ سٹی آواز نے چکنے چپڑے انداز میں کہا۔ ”میں تمہیں بھلا کیوں ماروں گا؟ برتھا کو تو مجھے صرف اس لئے مارنا پڑا کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ میرے سوالوں کا جواب دینے کے بعد وہ کسی کام کی نہیں بچی تھی۔ وہ بالکل بے کار اور بے فائدہ ہو چکی تھی۔ ویسے بھی اگر وہ محکمہ وزارت جادو میں لوٹ کر یہ بتا دیتی کہ وہ تعطیلات مناتے ہوئے تم سے ملی تھی تو بہت عجیب سوال کھڑے ہو سکتے تھے۔ دنیا جن جادوگروں کو مرا ہوا تصور کرتی ہے، انہیں کسی سرائے میں مجھے کی جادوگر نیاں نہیں ٹکرانا چاہئے.....“  
وارم ٹیل اتنی دھیمی آواز میں بڑھا یا کہ فریک اس کی بات نہیں سکا۔ لیکن اسے سن کر دوسری آواز کی ہنسی نکل گئی تھی۔ ایک لطف انداز ہوتی ہوئی ہنسی..... جو اس کی آواز کی طرح بے حد سرگزتی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”ہم اس کی یادداشت مٹاسکتے تھے؟ تمہاری بات تو اپنی جگہ صحیح ہے لیکن طاقتو رجادو گریا دداشت مٹانے کے جادوئی کلمات کے تالے کھول لینے کے ماہر ہوتے ہیں۔ جیسا میں نے اس سے سوال پوچھتے وقت ثابت کیا تھا۔ میں نے اس سے جو معلومات اگلوائی ہے اس کا استعمال نہ کرنا اس کی سراسر تو ہیں ہوگا..... وارم ٹیل!“

باہر اہدراہی میں فرینک کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ لاٹھی پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ تخت بستہ آواز والا آدمی ایک عورت کو قتل کر چکا تھا۔ وہ کسی پچھناوے کے بغیر یوں بات کر رہا تھا جیسے اس نے کوئی مزید اکام سرانجام دیا ہو۔ وہ یقیناً بہت خطرناک تھا..... ہیری پوٹر نام کا لڑکا..... چاہے جو بھی ہواں وقت شدید خطرے میں تھا۔

فرینک جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اب پولیس کے پاس جانے کا وقت آچکا تھا۔ وہ مکان سے چپ چاپ باہر نکل گا اور سیدھا گاؤں کے ٹیلی فون بوٹھ تک جائے گا۔ لیکن تخت بستہ آواز والا شخص دوبارہ بولنے لگا اور فرینک اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے پورے دھیان سے سننے لگا۔

”ایک اور قتل کرنا ہوگا..... میراوف دار خدمت گزار ہو گوٹس میں ہوگا..... ہیری پوٹر میرے قبضے میں ہوگا، وارم ٹیل! سب کچھ طے ہو چکا ہے۔ اب آگے بحث مت کرنا۔ لیکن خاموش..... مجھے ناگنی کی آواز سنائی دے رہی ہے.....“  
اور پھر دوسرے آدمی کی آواز بدل گئی۔ وہ ایسی آواز میں نکالنے لگا جو فرینک نے پہلے کبھی نہیں سنی تھیں۔ وہ خوفناک پھنکار نے جیسی آواز نکال رہا تھا۔ سانس کھینچنے بغیر ٹھوک رہا تھا۔ فرینک کو لگا کہ اسے دورہ پڑ گیا تھا۔

اسی وقت اسے اندر ہیرے میں اپنے پیچھے آہٹ سنائی دی۔ جب اس نے پٹ کر دیکھا تو دہشت کے مارے اسے سانس لینا بھی بھول گیا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے لقوہ مار گیا ہو۔

اندر ہیری راہداری کے فرش پر کوئی چیز رینگتی ہوئی اس کی طرف آرہی تھی۔ جب وہ چیز دروازے کی درز سے زمین پر پڑتی ہوئی آگ کی روشنی میں آئی تو اس نے خوفزدہ ہو کر دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑا اثر دہا تھا۔ جو کم از کم بارہ فٹ لمبا تھا۔ گم صم فرینک دہشت سے اثر دہے کے لہراتے ہوئے بدن کو فرش پر جمی دھول کی موٹی تھہ میں لہراتے ہوئے بلou کے نشان بناتے ہوئے قریب آتے ہوئے دیکھتا ہا۔ اثر دہا بہت پاس آچکا تھا۔ اب وہ کیا کرے؟ باور پچی خانے کا اکلونتاراستہ اسی کمرے میں سے جاتا تھا جہاں دونوں آدمی قتل کی منصوبہ بندی بنارہے تھے۔ اگر وہ بیہیں کھڑا رہے گا تو اثر دہا سے یقینی طور پر ڈس لے گا۔

لیکن اس سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کر پائے۔ اثر دہا اس کے بالکل برابر پہنچ گیا اور پھرنا قابل حد تک غیر یقینی اور محجزاتی طور پر اسے کچھ بھی کہے بغیر آگے گزر گیا۔ وہ درز میں ہوتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ دروازے کے پیچھے سے آرہی تخت بستہ آواز کی پھنکاروں کی طرف جا رہا تھا اور کچھ ہی سیکنڈ میں اس کی ہیرے کی طرح دکھائی دینے والی دروازے کی درز میں سے غائب ہو گئی۔  
اب تک فرینک کے ماتھے پر پسینہ آچکا تھا اور لاٹھی پر رکھا ہوا ہاتھ خوف سے کانپنے لگا تھا۔ کمرے کے اندر سے تخت بستہ آواز لگا تار

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

15

پھنکارہی تھی اور فرینک کے دل میں ایک عجیب سا..... ایک ناقابل یقین ساختیں آیا..... کیا وہ آدمی اڑد ہے سے بات کر رہا تھا.....؟ فرینک کو سمجھ میں آپ رہا تھا کہ وہاں کیا ہو رہا تھا۔ وہ جلدی سے اپنے پنگ پر رکھی ہوئی گرم پانی کی بوتل کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔ مصیبت یہ تھی اس کا پاؤں ہلنے نہیں چاہتا تھا جیسے زمین سے چپک گیا ہو۔ جب وہ کانپتا ہوا وہیں کھڑے کھڑے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا تو خوبستہ پھنکارنے کے بجائے اب دوبارہ انسانی آواز میں بولنے لگی۔

”وارم ٹیل! ناگنی بڑی، ہی دلچسپ خبر لائی ہے۔“

”سچ... سچ مجھ..... آقا.....“ وارم ٹیل خوش ہوتے ہوئے بولا۔

”ہاں وارم ٹیل!“ تخبستہ آواز نے کہا۔ ”ناگنی نے ہمیں بتایا ہے کہ ایک بوڑھا مالگلواس کمرے کے باہر کھڑا کھڑا ہماری ساری باتیں سن رہا ہے۔“

فرینک کے پاس اب ہٹنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ قدموں کی آہٹ قریب آتی سنائی دی اور پھر کمرے کا دروازہ پورا کھل گیا۔ دروازے کی چوکھٹ پر اسے ایک پستہ قد اور گنجہ ہوتا ہوا آدمی دکھائی دیا جس کے بال سفید ہو رہے تھے۔ اس کی ناک نو کیلی تھی اور چھوٹی چھوٹی چمکتی ہوئی آنکھیں فرینک پر جھی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر ڈر اور دہشت کے آثار تھے۔

”وارم ٹیل! اسے اندر بلالو..... تمہاری تہذیب کہاں چلی گئی؟“

تبخستہ آواز آگ کے سامنے والی پرانی کرسی سے آ رہی تھی لیکن فرینک کو تخبستہ آواز والا شخص دکھائی نہیں دے پایا۔ اس کے سامنے آنکھی کے پاس کی خستہ حال چوکی پر اڑ دہایوں بل کھا کر بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ کوئی خطرناک سانپ نہ ہو بلکہ پالتو کتا ہو۔

وارم ٹیل نے فرینک کو کمرے میں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ فرینک اب بھی بری طرح خوفزدہ اور دہلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے لاٹھی کس کر پکڑ لی اور پھر لنگڑا تاہوا دروازے کے پار چلا آیا۔ کمرے میں صرف جلتی ہوئی آگ کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ دیواروں پر لمبی مکڑی جیسی پرچھائیاں پڑ رہی تھیں۔ فرینک نے کرسی کے پچھلے حصے کو گھوکر دیکھا۔ اس پر بیٹھا ہوا آدمی یقیناً اپنے خدمت گزار سے بھی پستہ قد ہو گا کیونکہ فرینک کواس کے سر کا پچھلا حصہ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

”تم نے سب کچھ سن لیا ماگلو؟“ تخبستہ آواز نے ٹھہرے ہوئے انداز سے پوچھا۔

”تم مجھے کس نام سے پکار رہے ہو؟“ فرینک نے بہادری سے کہا۔ کیونکہ کمرے کے اندر آنے کے بعد اس کا ڈرختم ہو گیا تھا۔ مقابلہ شروع ہو جانے کے بعد وہ جرأت کے ساتھ حالات کا سامنا کرنے کیلئے ڈھنی طور پر تیار ہو چکا تھا۔ میدان جنگ میں بھی ہمیشہ یوں ہی ہوتا تھا۔

”میں تمہیں مالگلو کہہ رہا ہوں۔“ تخبستہ آواز نے جواب دیا۔ ”اس کا مطلب یہ ہے کہ تم جادو گرنہیں ہو۔“

”میں نہیں جانتا کہ جادو گر سے تمہارا کیا مطلب ہے؟“ فرینک نے سخت لمحے میں کہا۔ اس کے چہرے پر چھایا ہوا ڈر اب بالکل

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

مٹ چکا تھا۔ ”میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ میں نے آج رات جو بتیں سنی ہیں، انہیں اچھی طرح جانے کیلئے پولیس کو گہری دلچسپی ہو گی۔ تم نے قتل کیا ہے اور تم کسی اور کو بھی قتل کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہو۔ میں تمہیں یہ بات بھی بتا دوں۔“ اس نے چالاکی سے جملہ جوڑ دیا۔ ”میری بیوی جانتی ہے کہ میں یہاں آیا ہوں، اس لئے اگر میں واپس نہ لوٹا.....“

”تمہاری کوئی بیوی نہیں ہے۔“ تختہ آواز نے بہت دھیمے انداز سے کہا۔ ”کوئی بھی نہیں جانتا کہ تم یہاں آئے ہو۔ تم کسی کو بھی بتا کر نہیں آئے کہ تم یہاں آرہے ہو۔ مالکو! لا رڈ والڈی مورٹ سے جھوٹ مت بولو کیونکہ انہیں سب کچھ پتہ ہوتا ہے..... وہ ہمیشہ سے سب کچھ جانتے ہیں.....“

”اچھا.....“ فرینک نے روکھے پن سے کہا۔ ”تم لا رڈ ہو کیا؟..... دیکھئے لا رڈ صاحب! مجھے آپ کی تہذیب کچھ زیادہ پسند نہیں آئی۔ ذرا اپنا چہرہ تو دکھائیے، مرد کی طرح میرے سامنے تو آئیے.....“

”لیکن میں مرد نہیں ہوں مالکو!“ تختہ آواز نے پُرسکون انداز میں جواب دیا۔ جو لکڑیوں کے تڑکنے کی آوازوں کی وجہ سے اب مشکل سے سنائی دے رہی تھی۔ ”میں تو مرد سے بہت زیادہ اوچا عظیم ہوں پھر بھی..... کیوں نہیں؟ میں تمہیں اپنا چہرہ دکھاتا ہوں۔ وارم ٹیل آ کر میری کرسی تو گھماو۔.....“

وارم ٹیل تذبذب میں پڑ کر ریس ریں کرنے لگا۔

”تم نے سنا نہیں، وارم ٹیل؟“

پستہ قد آدمی اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر دھیرے قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے آقا اور آتشدان کے پاس پرانی چوکی پر بیٹھے ہوئے اڑد ہے سمت میں جانا نہیں چاہتا تھا، پھر وہ کرسی کو سر کانے لگا۔ جب کرسی کے پائے اڑد ہے کی چوکی کی طرف آئے تو وہ اپنا تکون اسراٹھا کر دھیرے دھیرے پھنکا رنے لگا۔

اور پھر جب کرسی گھومی تو فرینک کو نظر آگیا کہ اس پر کون بیٹھا تھا؟ اس کی لاٹھی کھٹ کی آواز کے ساتھ فرش پر گرتی چلی گئی۔ اس کا منہ دہشت سے کھل گیا اور وہ حلق پھاڑ کر چینخے لگا۔ وہ اتنی زور سے چینخ رہا تھا کہ اسے کرسی پر بیٹھے شخص کے الفاظ بھی سنائی نہیں دیئے جو اس نے اپنی چھٹری اٹھا کر بولے تھے۔ تیز چند صیادینے والی سبز روشنی چمکی اور فرینک برائیں زمین پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ فرش پر گرنے سے پہلے ہی جاں بحق ہو چکا تھا۔ دوسو میل دور ہیری پوٹر نامی لڑکا چونک کر بیدار ہو گیا۔



دوسرابا

## زخم کا نشان

ہیری پوٹر پیٹھ کے بل لیٹ کر تیز تیز سانسیں لے رہا تھا جیسے وہ میلوں کا فاصلہ دوڑ لگا کروہاں پہنچا ہو۔ ایک بھی انک خواب کے باعث اس کی نیند اچاٹ ہو گئی تھی۔ ہیری کے ہاتھ اس کے ماتھے کواب بھی کس کر پکڑے ہوئے تھے۔ اس کے ماتھے پر بچلی گرنے جیسا جو پرانا نشان تھا، وہ اس کی انگلیوں کے نیچے بری طرح جمل رہا تھا جیسے اس پر کسی نے دکتی ہوئی سلاخ رکھ دی ہو۔ وہ بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا ایک ہاتھ زخم والے نشان پر اب بھی جما ہوا تھا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنے بستر کے پاس والی میز سے اپنی عینک ٹولی۔ عینک لگانے کے بعد اسے بیڈروم زیادہ اچھی طرح سے دکھائی دینے لگا۔ کھڑکیوں سے باہر سڑیت یمپس کی ہلکی نارنجی روشنی پر دوں سے چھمن کر اندر آ رہی تھی۔

ہیری نے ایک بار پھر اپنے نشان پر انگلیاں پھیریں۔ نشان میں اب بھی درد ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے بستر کے پاس والا یمپ جلایا اور پینگ سے نیچے اتر گیا۔ وہ آہستگی سے چلتا ہوا کمرے کے دوسری طرف موجود الماری تک پہنچا اور اس کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ الماری میں لگے ہوئے آئینے میں اس نے اپنے سراپے کو ٹوٹا۔ وہاں اسے چودہ سال کے دبلے پتلہ کے کامک دکھائی دیا۔ اس کے بکھرے ہوئے سیاہ بالوں کے نیچے اس کی سبز آنکھیں فکر مندی میں ڈوبی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے آئینے میں اپنے ماتھے پر بچلی کی کڑک جیسے نشان کو دھیان سے دیکھا۔ وہ بالکل صاف اور سامنے دکھائی دے رہا تھا مگر اب بھی اس میں درد کی شدید ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔

ہیری نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ جانے سے پہلے وہ کون سا خواب دیکھ رہا تھا۔ وہ خواب اسے بے حد سچا محسوس ہو رہا تھا..... خواب میں دکھائی دینے والی وہ دو افراد کو تو اچھی طرح سے جانتا تھا مگر تیسرے شخص کو وہ بالکل نہیں پہچان پایا۔ وہ کون ہو سکتا تھا؟..... اس نے تیوریاں چڑھا کر اپنے دماغ پر کافی زور ڈالا۔ وہ خواب کی جزئیات کو صحیح طرح سے یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسے ایک اندھیرے کمرے میں دھنڈ لی تصور یاد آئی۔ آتشدان کے قریبی خستہ حال چوکی پر ایک بڑا اڑدہ بیٹھا ہوا تھا..... پستہ قد آدمی پیٹر پیٹی گو تھا جس کا دوسرا نام وارم ٹیل بھی تھا..... تخت بستہ اور سرد مہر آواز..... لارڈ والڈی مورٹ کی آواز تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

کہ جیسے اس خیال کے آتے ہی اس کے پیٹ میں برف کا ایک بڑا لکڑا پہنچ گیا ہو.....  
اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کر لیں اور یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ والڈی مورٹ کیسا دکھائی دے رہا تھا؟ لیکن اسے کچھ یاد نہیں آپایا..... ہیری تو بس اتنا جانتا تھا کہ جب والڈی مورٹ کی کرسی گھومی تھی اور ہیری نے اس کی طرف دیکھا تھا تو وہ شست کی اہر اس دل و دماغ پر اس قدر حاوی ہو گئی کہ وہ ہٹر ہٹر اکرنیں سے اٹھ بیٹھا تھا۔

وہ بوڑھا شخص کون تھا؟..... وہاں پر غیر معمولی طور پر ایک بوڑھا آدمی موجود تھا۔ ہیری نے اسے فرش پر گرتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ بے حد اجھن بھرا محسوس ہو رہا تھا۔ بیدروم کی اشیاء کے باعث اس کا دھیان نہ بھٹکے، اس لئے اب اس نے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ لئے اور بند آنکھوں کے درپیوں سے دوبارہ خواب کے منظر میں کھو گیا۔ وہ اپنی پوری کوشش کر رہا تھا کہ دھنڈ لے کمرے کی تصویر اس کی نگاہوں سے اوچھل نہ ہونے پائے مگر یہ کام پانی کوٹھی میں پکڑے رکھنے جیسا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ جلدی جلدی یادوں کو پکڑے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا جو سرعت کے ساتھ اس کے دماغ سے پھسلتی جا رہی تھیں..... والڈی مورٹ اور وارم ٹیل کسی عورت کے بارے میں بات کر رہے تھے، جسے انہوں نے ہلاک کر ڈالا تھا۔ ہیری کو اس کا نام تک یاد نہیں آ رہا تھا..... وہ اب کسی اور کوئی مارنے کی منصوبہ بندی تیار کر رہے تھے..... مگر کسے؟..... ہیری پوٹر کو.....

ہیری نے خوف سے دونوں ہاتھ چہرے پر سے ہٹا لئے۔ اس نے آنکھیں کھول کر بیدروم میں چاروں طرف دیکھا۔ جیسے اس وہاں کسی غیر متوقع چیز دکھائی دینے کی امید ہو۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کے کمرے میں کئی غیر معمولی اور عجیب چیزیں موجود تھیں۔ اس کے پلنگ کے سرہانے کے پاس لکڑی کا بڑا صندوق کھلا پڑا تھا۔ جس میں کڑا، ہی، بہاری ڈنڈا، کالے چونے اور جادوئی کلمات کی کتاب رکھی ہوئی تھی۔ اس کی میز پر بچی ہوئی جگہ پر چرمی کاغذ بکھرے ہوئے تھے۔ پلنگ کے پاس فرش پر ایک کتاب کھلی پڑی تھی جسے پڑھتے پڑھتے اسے نیندا آگئی تھی۔ اس کتاب میں چھپی ہوئی تصویریں متحرک انداز میں بل رہی تھیں۔ تصویروں میں کھلاڑی چمکیلے نارنجی چونے پہن کر بہاری ڈنڈوں پر اڑ رہے تھے۔ وہ کبھی دکھائی دیتے تھے تو کبھی نظروں سے اوچھل ہو جاتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف سرخ قواف (بڑی گیند) پھینک رہے تھے۔

ہیری دھیسمے انداز میں چلتا ہوا کتاب کے پاس پہنچا۔ کتاب اٹھاتے وقت اس نے دیکھا کہ ایک جادوگر کھلاڑی نے پچاس فٹ اونچے قفل میں قواف ڈال کر شاندار سکور کر دیا تھا۔ ہیری نے دونوں ہاتھوں سے کتاب بند کر دی۔ یہاں تک کہ کیوڈنچ بھی..... جو ہیری کی نظر میں دنیا کا سب سے عمدہ کھیل تھا۔ اس وقت اس کا دھیان نہیں بھٹکا پایا تھا۔ اس نے فلاںگ و ددی کینس، نامی کتاب کو پلنگ کے پاس والی میز پر کھدیا۔ اس کے بعد وہ کھڑکی کے پاس گیا اور پردے کھول کر نیچے سرک کی طرف دیکھنے لگا۔

پرانیویٹ ڈرائیوکی سرک ٹھیک ولیسی ہی دکھائی دے رہی تھی جیسی کسی بڑی شاہراہ کو اتوار کی صحیح دکھائی دینا چاہئے۔ ویران اور بالکل خالی۔ تمام گھروں کی بیرونی کھڑکیوں پر بھاری بھاری پردے آؤیزاں تھے۔ جہاں تک ہیری کی نظر جاسکتی تھی، وہاں تک کوئی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

19

جاندار دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر کوئی نیند کے مزے لے رہا تھا یہاں تک کہ کوئی جنگلی بی بھی سڑک پر دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ لیکن پھر بھی..... پھر بھی..... ہیری کے دل و دماغ میں بے چینی کروٹیں لے رہی تھی۔ وہ دھیمے انداز میں چلتا ہوا اپس بستر کی طرف لوٹا اور دھم سے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ماٹھے والے زخم کے نشان پر ایک بار پھر انگلیاں پھیریں۔ اسے درد سے پریشانی نہیں تھی۔ درد اور زخم ہیری کیلئے تعجب کی کوئی بات نہیں تھی۔ ایک بار اس کے دائیں ہاتھ کی ساری ہڈیاں غائب ہو گئی تھیں اور انہیں ایک ہی رات میں دوبارہ اگانا پڑا تھا۔ جس کے باعث اسے کافی درد جھیننا پڑا تھا۔ اسی ہاتھ پر ایک باز ہر لیے سانپ کا ایک فٹ لمبادانت بھی گڑ گیا تھا۔ گذشتہ سال ہیری اپنے بھاری ڈنڈے سے پچاس فٹ کی اونچائی سے زمین پر گر چکا تھا۔ اگر آپ ہو گورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم اور پراسرار علوم، میں پڑھتے ہیں اور مصیبیں مول لینے کا شوق بھی ہوتا ان سے بچانہیں جا سکتا تھا..... نہیں ایسا نہیں تھا..... ہیری تو اس بات سے پریشان تھا کہ گذشتہ مرتبہ اس کے نشان میں دکھن اور جلن کا احساس صرف اس لئے ہوا تھا کہ والدی مورٹ اس کے آس پاس موجود تھا۔ لیکن اس وقت والدی مورٹ یہاں کیسے ہو سکتا ہے؟..... پرانیویں ڈرائیویں والدی مورٹ کے آنے کی بات سوچنا ہی بکواس اور ناممکن تھی۔

ہیری نے اپنے آس پاس کی خاموشی میں غور سے سننے کی کوشش کی۔ کیا وہ سیڑھی کی چڑچاہٹ اور کسی چونگے کی ہوا میں سرسر اہٹ کی آواز سننے کی امید رکھ سکتا تھا؟ تبھی اسے ساتھ والے کمرے سے اپنے خالہ زاد بھائی ڈڈلی کا ایک زور دار خراٹا سنائی دیا جسے سن کر وہ تھوڑا حچھل پڑا تھا۔

ہیری نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ وہ کس قدر رحماتلوں کا مظاہرہ کر رہا تھا؟ گھر میں اس کے علاوہ ورنن انکل، پتو نی آٹی اور ڈڈلی، ہی تھے اور وہ سبھی چیزوں کی نیند سور ہے تھے۔ ان کے خوابوں میں تکلیف یا درد کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

ہیری کو ڈرسلی گھر ان نیند میں ڈوبا ہوا ہی پسند تھا۔ بیداری کے عالم میں ان سے کسی قسم کی مدد ملنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ یہ اپنی جگہ سچ تھا کہ ورنن انکل، پتو نی آٹی اور ڈڈلی، ہی اس پوری دنیا میں اس کے اکلوتے رشتہ دار تھے جو زندہ تھے۔ وہ سبھی مالگو (جادو نہ جانے والے لوگ) تھے، وہ کسی قسم کے جادو کو پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں جادو کیلئے گھری نفرت اور چڑچڑا پن عود کر آتا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ ہیری کا ان کے گھر میں اتنا ہی استقبال ہوتا تھا جتنا آتشدان کیلئے گلی لکڑی کا۔ گذشتہ تین سال سے ہیری ہو گورٹس سکول میں پڑھ رہا تھا۔ اس کی طویل غیر حاضری کے بارے میں ڈرسلی گھر اناسب کو یہی بتاتا تھا کہ اسے لاعلانج آوارہ لڑکوں کے دیکھ بھال والے سینٹ بروٹس سکول میں بھیج دیا گیا ہے حالانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ نابالغ جادو گر ہونے کی وجہ سے ہیری کو ہو گورٹس سکول سے باہر جادو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود گھر میں ہونے والے ہر عجیب واقعہ کی ذمہ داری وہ ہمیشہ ہیری کے سر پر ہی تھوپ دیتے تھے۔ ہیری ان کی شدید نفرت کی وجہ سے کبھی ان کے قریب نہیں ہو پایا اور نہ ہی وہ ان سے اپنے دل کی کوئی بات کر سکتا تھا۔ وہ جادوئی دنیا کی دلچسپیوں اور ان سے زندگی پر مرتب ہونے والے خوش کن اثرات اور سُگین و اقعات

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

20

کوان کے ساتھ بانٹ بھی نہیں سکتا تھا۔ صحیح ڈرسلی گھرانے کے بعد ارہونے کے بعد وہ انہیں اپنے سلگتے ہوئے زخم کے نشان اور والدی مورٹ کی پریشانی کے بارے میں آگاہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ایسا سوچنا بھی بیکار اور بے فائدہ تھا.....

والدی مورٹ کی وجہ سے ہی ہیری ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہنے پر مجبور تھا۔ اگر والدی مورٹ نہ ہوتا تو اس کے ماتھے پر بجلی کر کنے جیسا زخم کا نشان بھی نہ ہوتا۔ اگر والدی مورٹ نہ ہوتا تو ہیری کے ماں باپ آج زندہ ہوتے.....

جب ہیری ایک سال کا تھا تو اس صدی کا سب سے طاقتور اور شیطانی جادوگر والدی مورٹ..... جو گیارہ سال سے لگا تارا پنی شیطانی قوت کو بڑھانے کی جدوجہد کر رہا تھا اور ہر طرف خوف و ہراس کا موجب بن چکا تھا۔ ان کے گھر آیا تھا اور اس نے ہیری کے ماں باپ کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد والدی مورٹ نے اپنی چھٹی نسخے ہیری کی طرف گھمائی۔ اس نے ہیری پر ایسے خطرناک جادوئی کلمے کا وار کیا جس سے وہ بہت سارے قابل جادوگروں اور جادوگرنیوں کو اپنے راستے سے ہٹا چکا تھا۔ لیکن حیرت انگیز طور پر وہ وار ناکام ہو گیا۔ ایک سال کے چھوٹے سے ہیری کو مارنے کے بجائے وہ جادوئی کلمہ لپٹ گیا اور اس نے والدی مورٹ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ہیری کا تو کچھ نہیں بگرا مگر اس کے ماتھے پر صرف بجلی کرنے جیسا زخم کا نشان بن گیا جبکہ والدی مورٹ اپنے ہی وار کا نشانہ بن کر بمشکل زندہ نج پایا۔ اس کی تمام شیطانی طاقتیں معدوم ہو گئیں اور اس کے خوف و ہراس کا لگ بھگ خاتمه ہو گیا۔ وہ کسی کمزور کیڑے کی مانند حقیر ہو چکا تھا۔ والدی مورٹ نے بڑی مشکل سے بھاگ کر اپنی جان بچائی اور پھر وہ جادوگری کی پراسرار دنیا میں کہیں ہمیشہ کیلئے روپوش ہو گیا تھا۔ جادوگر اور جادوگرنیاں جس دہشت زدہ ماحول میں جی رہے تھے اس کا اب خاتمه ہو چکا تھا۔

والدی مورٹ کے چیلے میدان چھوڑ کر فرار ہو گئے اور پھر ہیری جادوگری میں مشہور ہو گیا..... ہیری پوٹر!..... وہ بچہ وہ زندہ نج گیا!

اپنی گیارہویں سالگرہ کے موقع پر ہیری یہ سن کر بے حد حیران ہوا کہ وہ ایک جادوگر ہے۔ اسے یہ جان کر اور بھی زیادہ حیرا نگی ہوئی کہ جادوئی دنیا میں سمجھی لوگ اس کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ اس نے ہو گوٹس سکول میں آ کر دیکھا کہ وہ جہاں بھی جاتا تھا، لوگ اپنے سر گھما کر اسے دیکھتے اور پھر سر جوڑ کر چمیگوئیاں کرتے ہوئے دکھائی دیتے۔ لیکن اب اسے ان سب باتوں کی عادت سی ہو چکی تھی۔ وہ دوبارہ ہو گوٹس میں کب پہنچے گا؟ اس کیلئے وہ دن گن رہا تھا۔

لیکن سکول جانے میں ابھی پندرہ روز باقی تھے۔ اس نے ایک بار پھر کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔ اس کی نگاہ اپنے دوسرا سے اچھے دوستوں کے بھیجے ہوئے سالگرہ کے کارڈوں پر پڑی، جو انہوں نے اسے جو لائی کے آخر میں بھیجے تھے۔ اگر وہ انہیں خط لکھ کر بتائے کہ اس کا نشان شدید درد کر رہا ہے تو وہ کیا کہیں گے؟

اچانک ہر مائنگر بھر کی تیکھی اور دہشت میں ڈوبی ہوئی آواز اس کے دماغ میں گو نجے گی۔

”تمہارا نشان درد کر رہا ہے؟ ہیری! یہ تو سچ مجھ پریشانی والی بات ہے..... پروفیسر ڈبل ڈور کو فوراً خط لکھ کر آگاہ کرو۔ میں جا کر خطرناک جادوئی بیماریاں اور درد نامی کتاب میں دیکھتی ہوں..... شاید اس میں جادوئی وار کے نشانوں کے بارے میں کوئی معلومات

مل جائے.....”

ہاں! ہر ماں کی یہی صلاح دیتی۔ ہو گورٹس کے ہیڈ ماسٹر کو فوراً بآخبر کرو اور جواب ملنے تک کسی کتاب میں اس بارے میں معلومات تلاش کرو۔ ہیری کھڑکی سے باہر میلے کا لے آسمان کو دیکھنے لگا۔ اسے نہیں لگتا تھا کہ اس معاملے میں کوئی کتاب اس کی کوئی مدد کر پائے گی۔ جہاں تک اسے معلوم تھا کہ والدی مورٹ نے جس طاقتور جادوئی کلمے کا وار اس پر استعمال کیا تھا اس سے صرف وہی ایک ہی زندہ چیز پایا تھا اس لئے خطرناک جادوئی بیماریاں اور دردناکی کتاب میں شیطانی وار کے اس نشان کے بارے میں کسی قسم کی معلومات کا پایا جانا ہی ناممکن تھا۔ جہاں تک ہیڈ ماسٹر کو مطلع کرنے کی بات تھی۔ ہیری کو بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ گرمیوں کی چھٹیاں کس جگہ منا رہے ہوں گے؟ اس نے ایک پل کیلئے یہ تصور کر کے اپنے دل کو بہلانے کی کوشش کی کہ ہیڈ ماسٹر اپنی لمبی سفید ڈاڑھی کے ساتھ جادوگروں والی لمبی چونچ دار ٹوپی سر پر پہنے سمندر کے کسی ساحل پر کھلے آسمان تلے لیٹے ہوں گے اور اپنی خمار لمبی ناک پر ڈھوپ سے بچاؤ والا لوشن لگا رہے ہوں گے۔ بہر حال ہیری کو یقین تھا کہ ڈمبل ڈور چاہے جہاں بھی ہوں، ہیڈ وگ انہیں ضرور ڈھونڈنے کا لے گی۔ ہیری کی مادہ الٰو، اب تک اس کا کوئی بھی خط پہنچانے میں کبھی ناکام نہیں ہوئی تھی۔ بھلے ہی اس پر پتہ لکھا ہو یا نہ ہو۔ لیکن وہ انہیں کیا بتائے گا؟

”پیارے پروفیسر ڈمبل ڈور! آپ کو پریشان کرنے کیلئے معافی چاہتا ہوں لیکن آج صحیح میراثان پھر سے درد دینے لگا ہے۔ ہیری پوٹر!

یہاں تک کہ اپنے دل میں اسے یہ الفاظ نہایت مضحكہ خیز لگ رہے تھے۔ اس لئے اس نے یہ تصور کرنے کی کوشش کی کہ یہ سن کر اس کے دوسرے سب سے گھرے دوست رون ویزلي کا تاثر کیسا ہو گا؟ رون کا لمبی ناک والا اور چھپھوندر جیسا حیرت میں ڈوبا ہوا چہرہ ہیری کی آنکھوں کے سامنے آ گیا جس پر عجیب جذبات پھیلے ہوئے تھے۔

”تمہارا نشان ڈکھ رہا تھا لیکن..... لیکن تم جانتے ہو کون؟ تو آس پاس نہیں ہو سکتا؟ میرا مطلب ہے کہ..... تمہیں پتہ چل جائے گا ہے نا؟..... وہ اب دوبارہ تمہیں مارنے کے بارے میں سوچ رہا ہو گا ہے نا؟..... کیا پتہ ہیری؟..... لیکن شاید زخم کے نشان ہمیشہ تھوڑے بہت دکھتے ہوں گے..... میں ڈیڈی سے پوچھوں گا.....“

مسٹر آر تھر ویزلي بہت ہی قابل جادوگر تھے اور محکمہ جادوئی وزارت میں ”شعبہ منوعہ مالکو مصنوعات استعمالات“ میں معمولی عہدے پر کام کرتے تھے۔ لیکن جہاں تک ہیری جانتا تھا، وہ جادوئی واروں سے پڑنے والے زخموں اور نشانوں کے ماہر نہیں تھے۔ چاہے جو بھی ہیری نہیں چاہتا تھا کہ پورے ویزلي گھرانے کو یہ پتہ چل جائے کہ وہ تھوڑے سے درد کی وجہ سے دہشت زدہ ہو کر رہ گیا تھا۔ مسز ویزلي تو ہر ماں سے بھی زیادہ پریشان ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ رون کے بڑے جڑوں بھائی فریڈ اور جارج، جن کی عمر قریباً سولہ سال تھی، یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ ہیری کی ہمت جواب دے رہی ہے۔ ویزلي گھر اناپوری دنیا میں ہیری کیلئے ایک مثالی اور بہترین گھر انا تھا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ وہ اسے کسی بھی وقت اپنے گھر پر رہنے کیلئے دعوت نامہ ارسال کریں گے تاکہ وہ ان کے ہمراہ کیوڑچ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

22

کپ دیکھنے جاسکے۔ (رون نے کیوڑچ ورلڈ کپ کا ذکر کیا تھا) ہیری یہ قطعی نہیں چاہتا تھا کہ ان کے گھر پر رہتے وقت وہ لوگ اس کے نشان کے بارے میں پریشانی بھرے سوالات کی بوچھاڑ کر دیں۔

ہیری نے اپنی انگلیوں کی گانٹھوں سے اپنا ماٹھا ٹھونڈا۔ دراصل وہ یہ چاہتا تھا (اور یہ سوچ کر اسے شرم آ رہی تھی) کہ اسے رہنمائی دینے والا شخص اس کے ماں باپ جیسا شفیق اور سمجھدار جادوگر ہو۔ جسے واقعی اس کی پرواہ ہو اور وہ تاریک جادو کی گنگھیوں کو سلبھانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہوا اور..... جس سے رہنمائی طلب کرتے ہوئے اسے کسی قسم کی عارمحسوس نہ ہو۔

اور اسی وقت اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا۔ یہ اتنا آسان اور واضح تھا کہ اسے حیرانگی ہونے لگی کہ یہ خیال اس کے دماغ میں پہلے کیوں نہیں آیا..... سیریس بلیک!

ہیری اچھل کر پینگ سے کوڈ گیا۔ وہ تیزی سے جا کر اپنے ڈیک پر بیٹھا۔ اس نے چمٹی کا غذ کھینچ کر نکالا اور اپنے سامنے رکھا۔ اپنے عقابی پیکھے والے قلم کو سیاہی میں ڈبوایا اور پھر لکھنے لگا۔ پیارے سیریس! وہ رُک گیا اور ٹھہر کر سوچنے لگا۔ اپنی پریشانی کا اظہار کرنے کیلئے کون سے الفاظ زیادہ مناسب اور موزوں رہیں گے؟ اسے ابھی تک اس بات پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ اس نے سیریس کے بارے میں ایک دم سے کیوں نہیں سوچا تھا؟..... آخر! صرف دو ہی مہینے پہلے ہی تو اس پر اس بات کا انکشاف ہوا تھا کہ سیریس اس کا قانونی سرپرست ہے.....

اس سے پہلے تو سیریس بلیک کا اس کی زندگی میں نام و نشان تک نہیں تھا اور اس کی وجہ بالکل صاف تھی کہ سیریس جادوگروں کی خطرناک جیل اڑ قبان میں قید تھا جہاں روح کھڑپہرہ دیتے ہیں۔ اندھے نقاب پوش روح کھڑپہرہ..... وہ روحوں کو بدن سے چوس کر کھینچ لیتے تھے۔ سیریس خوش قسمتی سے وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا اور پھر اس کی تلاش میں ہو گورٹس چلا آیا تھا۔ بہر حال سیریس بے قصور تھا..... جن مقتولین کے قتل کا الزام اس کے سر پر تھا، وہ اس نے کئے تک نہیں تھے اور وہ تیرہ سال تک نہ کئے گئے قصور کی سزا بھگلتا رہا تھا۔ اس بھیانک واقعہ کا اصلی ذمہ دار والدی مورٹ کا خدمت گزار پیٹر پٹی گوتھا جس کا دوسرا نام وارم ٹیل تھا۔ اسے جادوئی دنیا کے سبھی جادوگر اور جادوگر نیاں مقتول سمجھتے تھے حالانکہ حقیقت اس کے بر عکس تھی۔ گذشتہ سال ہی ہیری، رون اور ہر ماں نی نے اسے زندہ سلامت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ ان کی گواہی پر صرف اور صرف پروفیسر ڈیبل ڈورنے ہی یقین کیا تھا.....

ایک آدھ گھنٹے تک ہیری یہ سوچنے لگا تھا کہ اب بالآخر ڈرسلی گھرانے سے اس کی ہمیشہ کیلئے خلاصی ہو جائے گی کیونکہ سیریس نے اس سے کہا تھا کہ اس کے نام پر لگا ہو ادھباؤ حلنے کے بعد ہیری اس کے ساتھ رہ سکتا ہے لیکن یہ موقع اس کے ہاتھ سے پھسل گیا تھا۔ وہ لوگ وارم ٹیل کو محکمہ وزارت جادو تک پہنچا پاتے، اس سے پہلے ہی وہ ان کے ہاتھوں سے فج نکلا تھا۔ سیریس کو بے گناہی ثابت کرنے کا موقع ہی نہ مل پایا اور اسے اپنی جان بچا کر ایک بار پھر فرار ہونا پڑا۔ ہیری نے بک بلیک نامی فشنگر کی پیٹھ کر بیٹھ کر سیریس کو بھاگ نکلنے میں اس کی بھرپور مدد کی تھی۔ اسی دن سے سیریس روپوٹی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ ہیری تمام گرمیوں کی تعطیلات میں یہی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

23

سوق سوچ کر مغموم ہوتا رہا کہ اگر وارم ٹیل اس وقت نہ بھاگا ہوتا تو ہیری کو گھر مل سکتا تھا۔ ڈسلی گھرانے کے پاس لوٹنا اس کیلئے دگنا مشکل ثابت ہوا، جبکہ اسے یہ پتہ چل چکا تھا کہ وہ ان کے چنگل سے ہمیشہ کیلئے آزاد ہو سکتا تھا.....

بہر حال بھلے ہی سیر لیس ہیری کے ساتھ نہ رہا تھا لیکن اس کی بدولت ہیری کو بہت مدد ملی تھی۔ سیر لیس کے باعث ہی ہیری کے سکول کا تمام سامان اس کے بیڈروم میں رکھا ہوا تھا۔ ڈسلی گھرانے نے پہلے کبھی اس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔ وہ ہیری کو زیادہ سے زیادہ تنگ کر کے خوشی حاصل کرتے تھے۔ وہ اس کی پراسرار جادوئی صلاحیتوں سے بھی خوفزدہ رہتے تھے۔ شاید اسی لئے وہ ہر سال گرمیوں کی تعطیلات میں اس کے سکول کا صندوق سیٹر ہیوں کے نیچے والے ننھے گودام میں رکھ کر تالے میں بند کر دیا کرتے تھے لیکن جب سے انہیں یہ معلوم ہوا کہ ہیری کا ایک قانونی سرپرست بھی ہے جو ایک خطرناک خونی قاتل ہے، تب سے ان کا رو یہ بدل گیا۔ ہیری نے جان بوجھ کر نہیں بتایا تھا کہ سیر لیس بے قصور ہے۔

پرانیویٹ ڈرائیو میں آنے کے بعد ہیری کو اب تک سیر لیس کے دو خطمل چکے تھے۔ یہ دونوں خط الوٰے کرنے والے آئے تھے، جیسا کہ جادوگروں میں دستور تھا۔ اس کے بجائے انہیں گرم خط سے تعلق رکھنے والے بڑے اور مگ برنگ برنگے پرندے لائے تھے۔ ہیڈوگ کو چمکیلے اور مداخلت کارا جبی پرندے بالکل پسند نہیں آئے تھے۔ وہ ان کے دوبارہ اڑان بھرنے سے پہلے انہیں اپنی پیالی میں سے پانی کا ایک گھونٹ تک پینے والے دینا چاہتی تھی۔ بہر حال ہیری کو یہ پرندے بے حد پسند آئے تھے۔ انہیں دیکھ کر اس کے ذہن میں کھجور کے درختوں اور سفید ریت کے بڑے میدان کی تصویر سی پھیلنے لگی تھی۔ وہ یہ دعا کرنے لگا کہ سیر لیس جہاں بھی ہو بخیریت رہو۔ (سیر لیس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں ہے؟ کیونکہ اسے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں کوئی دوسرا اس کا خط نہ پڑھ لے) ہیری یہ تصویر بھی نہیں کر سکتا تھا کہ روح کھچڑ گرم میدانی علاقوں میں زیادہ دریتک زندہ بھی رہ پائیں گے؟ شاید اسی وجہ سے سیر لیس نے روپوشنی کیلئے مشرق بعید کے گرم میدانوں کا رُخ کیا تھا۔ ہیری نے سیر لیس کے دونوں خطوط اپنے پنگ کے نیچے اکٹھے ہوئے تختے کے نیچے والے خلا میں چھپا دیئے تھے۔ دونوں خطوط میں کچھ ایسا تاثر موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ سیر لیس کافی خوش اور مزے میں ہے۔ اس نے یہ بات بھی واضح کر دی تھی کہ ہیری کو جب بھی اس کی مدد کی ضرورت محسوس ہو تو وہ بلا جھگک مدد مانگ لے اور اس وقت ہیری کو مدد کی شدید ضرورت تھی.....

ہیری کو یہ پکی روشنی اچانک دھیمی دھیمی سی محسوس ہونے لگی کیونکہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کی اٹیف اور مسحور کن روشنی دھیرے دھیرے کمرے میں بڑھتی جا رہی تھی۔ آخر کار جب سورج جب آسمان پر چڑھنے لگا اور اس کے بیڈروم کی دیواریں کھلی کھلی دھوپ سے نہا گئیں، اسی وقت ورنن انگل اور پتوں نیہ آنٹی کے کمروں سے آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہیری نے اپنے ڈیک سے چرمی کا غذ کو ہٹایا اور اپنے خط کو ایک بار پھر سے پڑھا۔

پیارے سیر لیس!

تمہارے گزشہ خط کیلئے شکریہ۔ اسے لانے والا پرندہ کافی بڑا تھا۔ اسے میدی کھڑکی سے اندر آنے میں کافی مشکل ہوئی تھی۔

یہاں پر سب کچو ہمیشہ جیسا ہی ہے۔ ڈھل کے وزن کم کرنے کی کوششیں کچو زیادہ سودمند کھائی نہیں ہے رہیں۔ کل وہ کھانے کا سامان پوروں کی طرح اپنے کمرے میں لے جا رہا تھا لیکن بد قسمتی سے آٹھ نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ انکل اور آٹھ نے اسے کٹے الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو اس کا ہیب فرج کم کر دیا جائے گا۔ اس دھمکی پر ڈھل بھڑک آٹھا اور اس نے اپنا پلے سٹیشن اٹھا کر کھڑکی سے باہر پوینک دیا۔ پلے سٹیشن ایک طرح کا چھوٹا کمپیوٹر ہوتا ہے جس پر کیمز کھیلی جاتی ہے۔ درحقیقت یہ اممقانہ فعل ہے لیکن اس کے پاس میگا ملٹی لیشن پارٹ تھوڑی بھی نہیں ہے، جس سے وہ اپنا من بھلا سکے۔

تمہاری بدولت میں بالکل ثیک ہوں۔ ڈرسی کھرانے کو اس بات کا ذریعہ کہ اگر میں تمہیں کہوں گا تو تم اگر انپس چمکاڑوں میں بدل ڈالو گے۔

بہمäl! آج صحیح ایک عجیب واقعہ، رونما ہوا۔ میرے ماٹھے کا نشان دوبارہ کھونے لگا۔ پھولی بار جب ایسا ہوا تھا تو والذی مورث ہو کر تھس میں تھا لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ اس وقت میرے آس پاس ہو سکتا ہے۔ کیا جادوئی واروں کے زخمیوں کے مندم ہو جانے کے بعد بھی ان میں نیسین اٹھتی رہتی ہیں؟ ہیڈوگ کو لگتا ہے کہ میں یہ خط بھیج دوں گا۔ اس وقت وہ شکار کرنے کئی ہوئی ہے۔ میدی طرف سے بک یک کو ہیلو کہنا۔

#### ہیری

ہیری نے لمبھر میں سوچا کہ یہ خط بالکل ٹھیک دکھائی دے رہا ہے۔ خواب کے بارے میں لکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ بہت فکر مند ہے۔ اس نے چرمی کا غذ کوموڑ کراپنے ڈیک پر ایک طرف رکھ دیا تاکہ ہیڈوگ کے لوٹنے پر اسے بھیج سکے۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور بھر پور انداز میں انگڑائی لیتے ہوئے الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھوئی۔ اس بار اس نے اپنے ماٹھے کی نشان یا اپنے عکس کو دیکھنے کے بجائے وہ کپڑے نکال لئے، جنہیں پہن کروہ نیچے جانے والا تھا۔



تیسرا باب

## دعوت نامہ

ہیری نے باور پیچی خانے میں پہنچ کر دیکھا کہ ڈرسلی گھرانے کے تینوں افراد میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ورنن انکل کا بڑا سرخ چہرہ صبح کے ڈبلی میل نامی اخبار کے پیچے چھپا ہوا تھا اور پتو نیہ آنٹی چکوٹرے کے ٹکڑے کرنے میں مگن تھیں۔ پتو نیہ آنٹی کے پتلے ہونٹ ان کے گھوڑے جیسے دانتوں پر بھی پچھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ڈبلی بہت غصے میں لگ رہا تھا۔ ایسا محسوس ہوا کہ وہ ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے ہوئے تھا۔ یہ بڑی عجیب بات تھی کیونکہ وہ ہمیشہ چوکور میز کا ایک پورا حصہ گھیر لیتا تھا۔ پتو نیہ آنٹی نے چکوٹرے کا ایک چوٹھائی حصہ پلیٹ میں ڈال کر ڈبلی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

”لو..... ڈبلی بیٹا!“

یہ سن کر ڈبلی نے ان کی طرف غصے سے گھور کر دیکھا۔ جب سے وہ گرمیوں کی تعطیلات کیلئے اپنی سالانہ رپورٹ کا کارڈ لے کر گھر لوٹا تھا، اسی وقت سے اس کی زندگی نہایت دشوار اور تکلیف دہ بن گئی تھی۔

ورنن انکل اور پتو نیہ آنٹی نے ڈبلی کے خراب نتیجے کیلئے ہمیشہ کی طرح طرح طرح کے بہانے گھر لئے تھے۔ پتو نیہ آنٹی ہمیشہ زور دے کر کہتی تھیں کہ ڈبلی بہت ہی ذہین، لاائق اور ہونہار بچہ ہے لیکن اس کی اساتذہ اس کی خوبیوں کو پہچان نہیں پائیں ہیں۔ جبکہ ورنن انکل یہ کہتے تھے کہ وہ اپنے بیٹے کو گائے جیسا کم عقل اور سیدھا سادہ نہیں بنانا چاہتے۔ رپورٹ میں یہ بھی لکھا تھا کہ ڈبلی دوسرے لڑکوں کو بہت پریشان کرتا اور ستارہ تارہ تھا ہے۔ لیکن اس کے می ڈیڈی نے اس بات پر بھی دھیان نہیں دیا۔ پتو نیہ آنٹی نے آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے کہا۔ وہ تھوڑا اشرارتی تو ہے لیکن مکھی تک کون قسان نہیں پہنچا سکتا۔

بہر حال رپورٹ کے آخر میں سکول کی نرس نے نپے تلے الفاظ میں ایک تصریح لکھا تھا۔ اس کے بارے میں ورنن انکل اور پتو نیہ آنٹی بھی بہانے نہیں بناسکتے تھے۔ چاہے پتو نیہ آنٹی کتنا ہی کہیں کہ ڈبلی کی ہڈیاں بڑی تھیں اور اس کا موٹا پادر اصل عمدہ صحت کی نشانی ہے۔ اسی لئے نشوونما پانے والے بچے کو ڈھیر سارے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن سچائی یہی تھی کہ سکول میں اب اس کی جسامت

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

26

کا یونیفارم نہیں تھا۔ سکول کی قابل نرس نے وہ دیکھ لیا تھا جسے پتو نیہ آنٹی کی نظر میں دیکھتے ہوئے بھی دیکھنے سے انکار کر رہی تھیں۔ حالانکہ ان کی آنکھیں اس قدر تیز تھیں کہ وہ اپنی چمکتی دمکتی دیواروں پر انگلیوں کے نشان فوراً دیکھ لیتی تھیں اور اپنے ارد گرد کے پڑوں گھروں میں آنے جانے والوں پر پوری نظر رکھتی تھیں۔ سکول نرس نے دلوک الفاظ میں لکھا تھا کہ ڈولی کواب مقوی اور مرغی غذاوں کی قطعی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا ڈیل ڈول اور زدن تواب کسی چھوٹی وہیل مچھلی کے برابر ہو چکا ہے۔

اس بات پر کافی کہرام مچا اور زور دار بحث بھی ہوئی، جس سے ہیری کے بیڈروم کا فرش تک ہلنے لگا تھا۔ پتو نیہ آنٹی کے کافی آنسو بہنے کے بعد بالآخر ڈولی کے وزن کم کرنے کا پلان وجود میں آہی گیا۔ سملنگ سکول کی نرس نے ڈولی کیلئے جو ڈائٹ پروگرام تنقیل دیا تھا، اس چارٹ کو باور پیچی خانے کی فرتخ پر ٹیپ سے چپکا دیا گیا تھا۔ صرف یہی نہیں..... فرتخ میں موجود ڈولی کی تمام پسندیدہ اشیاء کو بھی ہٹا دیا گیا تھا۔ جن میں سافت ڈرنس، کوک مشروبات، کیک، چاکلیٹ اور بر گرز وغیرہ شامل تھے۔ ان کی جگہ پر ترش پھل، پکھی سبزیاں اور ایسی ہی چیزیں بھر دی گئی تھیں جنہیں ورنن انکل خرگوش کی غذا کہتے تھے۔ ڈولی کو خوش کرنے کیلئے پتو نیہ آنٹی نے اعلان کیا تھا کہ اب پورے گھر کو اسی ڈائٹ پر چارٹ کے مطابق ہی کھانا ملے گا۔ انہوں نے ہیری کی طرف کٹھے ہوئے چکوتے کا ایک چوٹھائی حصہ بڑھا دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کا ٹکڑا، ڈولی کے ٹکڑے سے کافی چھوٹا تھا۔ پتو نیہ آنٹی کی رائے میں ڈولی کا حوصلہ بڑھانے کیلئے یہ سب سے اچھا طریقہ تھا کہ اسے ہیری کے مقابلے میں زیادہ کھانے کو ملے۔

لیکن پتو نیہ آنٹی نہیں جانتی تھیں کہ ہیری کے پلنگ کے نیچے اکھڑے ہوئے تختے کے نیچے کیا کچھ چھپا ہوا تھا؟ انہیں رتی بھر خبر نہیں تھی کہ ہیری ان کے ڈائٹ پر بالکل عمل درآمد نہیں کر رہا تھا۔ جس وقت ہیری کو یہ معلوم ہوا کہ اسے اس بارگرمیوں کی تعطیلات میں گاجرموں کھا کر زندہ رہنا پڑے گا اس نے فوراً ہیڈوگ کو اپنے دوستوں کے پاس بھیج کر مدد طلب کی اور پھر انہوں نے اس کا بھر پور ساتھ دیا۔ ہر ماہی کے گھر سے ہیڈوگ ایک بڑا صندوق پہنچ لے کر آئی جس میں بغیر چینی کی ڈبل روٹی کے ڈھیر سارے سنیکس تھے (ہر ماہی کے ماں باپ دانتوں کے ڈاکٹر تھے) ہو گورٹس کی چاپیوں کے چوکیدار ہیگرڈ نے گھر پر بنائے پھر یہ کیک کا پورا تھیلا بھیجا تھا۔ (لیکن ہیری نے انہیں چھواتک نہیں تھا کیونکہ ہیگرڈ کی پکوانی کی مہارت کے بارے میں اس کی زیادہ اچھی رائے نہیں تھی) مسزو بیزلی نے اپنے خاندانی الاؤ ایرل کے ساتھ ایک بڑا فروٹ کیک اور پیس بھیجے تھے۔ بڑے اور کمزور طبع کے ایرل کو اس سفر کی تھکاوٹ اتنا نے میں پورے پانچ دن لگے تھے۔ ہیری کی سالگرہ کے موقع پر (جسے ڈرسلی گھر ان پوری طرح بھلا چکا تھا) چار بہترین سالگرہ کیک ملے تھے جورون، ہر ماہی، ہیگرڈ اور سیریس نے بھیجے تھے۔ ہیری کے پاس اب بھی ان میں سے دو کیک بچے تھے، اس لئے وہ شکایت کئے بنا خاموشی سے چکوتے کے ٹکڑے کھاتا رہا۔ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اپنے کمرے میں جانے کے بعد وہ ڈٹ کر ناشستہ کر سکتا ہے۔

ورنن انکل نے اخبار ایک طرف رکھا اور اپنے چکوتے کے چوٹھائی حصے کو بڑے تعجب سے دیکھا۔ انہوں نے شکایتی انداز میں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

پتو نیہ آنٹی سے پوچھا۔ ”بس اتنا ہی.....؟“

پتو نیہ آنٹی نے انہیں گھور کر دیکھا اور پھر ڈولی کی طرف اشارہ کیا جو اپنے چکوتے کا ٹکڑا ختم کر چکا تھا اور اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ہیری کے ٹکڑے کو حسرت بھری نظروں سے ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا تھا۔ ورنن انکل نے زور دار آہ بھری جس سے ان کی بڑی اور گھنی موچھہ مل کر رہ گئی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا چھپا اٹھایا۔

اسی وقت بیرونی دروازے کی گھنٹی جھنجھنا اٹھی۔ ورنن انکل کری سے اٹھ کر ہال کی طرف چل دیئے۔ پتو نیہ آنٹی کی توجہ کیتیلی کی طرف مبذول ہوئی تو موقعہ کا فائدہ اٹھا کر ڈولی نے ایک ہی جھٹکے میں ورنن انکل کا بچا ہوا چکوتا اڑالیا۔

ہیری نے سنا کہ کوئی دروازے پر نہیں رہا تھا اور ورنن انکل روکھے پن سے اس کی بات کا جواب دے رہے تھے۔ پھر بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ کچھ ہی پل بعد ہال کمرے میں کاغذ پھٹنے کی آواز سنائی دی۔ پتو نیہ آنٹی نے کیتیلی میز پر رکھ دی اور تجسس سے انتظار کرنے لگیں کہ ورنن انکل کیا لے کر آ رہے ہیں؟ انہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ ایک منٹ بعد ہی ورنن انکل لوٹ آئے۔ وہ بہت آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے۔

”تم ڈرائیور میں آؤ.....ابھی!“ انہوں نے ہیری کو گھوڑتے ہوئے کہا۔

ہیری اس بات پر حیران تھا کہ اس بار اس سے کون سی غلطی ہو گئی؟ بہر حال وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور ورنن انکل کے پیچے پیچے باور پی خانے سے نکل کر ڈرائیور میں پہنچ گیا۔ ورنن انکل نے دروازے کو تیزی سے بند کر دیا۔

”تو.....“ انہوں نے تیزی سے آتشدان کی طرف جاتے ہوئے ہیری سے کہا، جیسے وہ اسے گرفتار کرنے کا حکم سنانے والے ہوں۔

ہیری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کھل کر ان سے پوچھئے کہ ”تو کیا.....؟“ لیکن اسے ورنن انکل کے غصے کو صبح ہی صح بیدار کرنا مناسب نہیں لگا۔ خاص طور پر اس وقت جب وہ کم کھانا ملنے کے باعث پہلے ہی شدید تناؤ کا شکار تھا۔ اس لئے وہ اپنے چہرے پر کچھ نہ جانے والی حیرانگی طاری کر کے محض انہیں دیکھتا ہے۔

”یہ ابھی ابھی آیا ہے.....“ ورنن انکل نے ہیری کی طرف ایک ارغوانی کا غزلہ راتے ہوئے کہا۔ ”خط ہے..... تمہارے بارے میں.....“

ہیری کی لمحن بڑھ گئی۔ ورنن انکل کو اس کے بارے میں کون خط لکھ سکتا تھا؟ اس کا ایسا کون سا جانے والا تھا جو ڈاکیے کے ذریعے اسے خط بھیجے گا؟

ورنن انکل نے ہیری کو غصے سے گھورا اور پھر زور سے خط پڑھنے لگے۔

مسٹر اینڈ مسن ڈرسلی!

پھر اکبھی براہ راست تعارف نہیں ہوا ہے، لیکن مجھے یقین ہے کہ ہیری نے آپ کو میتے یہی رون کے بارے میں کافی کچھ بتایا ہوگا۔

جیسا کہ ہیری نے آپ کو بتایا ہوگا کہ اکلے پید کی شب کیوں جو ولڈ کپ کا فائل ہونے والا ہے۔ میرے شوہر آر ٹھر ویزلی، جادوئی کویل اور تدريج کے مملکے کے ملازمین سے تعلقات کی بدولت فائل کے نکٹ لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ ہیری کو ہمارے ساتھ میچ دیکھنے کیلئے جانے کی اجازت دے دین کے کیونکہ ایسا موقع زندگی میں کبھی کبھار ہی ملتا ہے۔ برطانیہ میں تیس سال بعد ولڈ کپ ہو رہا ہے اور نکٹ بڑی مشکل سے ملے ہیں۔ اگر ہیری کرمیوں کی بھی ہوئی چھٹیاں ہمارے کوہر میں گزارے گا تو ہمیں بڑی خوشی ہو کی۔ ہم اسے سکول جانے والی ریل کاری میں بھاگت بٹھا دیں گے۔

یہ سب سے اچھا رہے گا کہ آپ اپنا جواب ہیری کو بتا دیں تاکہ وہ مروجہ طریقے سے ہمیں فہر کر سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مالکو ڈاکیا ہمارے کوہر پر آج تک ایسا ایک بھی خط نہیں لایا ہے اور مجھے لکھتا ہے اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوگا کہ ہمارا کوہر کہاں ہے؟ ہیری کو جلدی دیکھنے کی امید ہے۔

آپ کی ماڈلی ویزلی

نوٹ: مجھے امید ہے کہ ہم نے لفافے پر مناسب نکٹ لگا دئے ہوں گے۔

ورن انکل نے خط پڑھنا بند کر کے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور اس میں سے ایک چیز باہر نکالی۔  
”اسے دیکھو.....“ وہ گھور کر غراتے ہوئے بولے۔

ان کے ہاتھ میں وہ لفافہ تھا جس میں مسزویزی کا خط آیا تھا۔ ہیری زور سے ہنسنے والا تھا لیکن اس نے خود پر بمشکل قابو پایا۔ پورے لفافے پر ڈاک کے نکٹ ہی نکٹ چسپاں تھے۔ صرف سامنے کی طرف ایک انچ کی جگہ خالی تھی جس میں مسزویزی نے چھوٹے چھوٹے الفاظ میں ڈرسلی گھرانے کا پتہ پتہ لکھا ہوا تھا۔

”انہوں نے حسب ضرورت کافی نکٹ لگائے تو ہیں۔“ ہیری نے اس طرح کہا جیسے مسزویزی جیسی غلطی کوئی بھی کر سکتا تھا۔

ورن انکل کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔

”ڈاکیا بہت حیران تھا۔“ انہوں نے دانت سخنچتے ہوئے کہا۔ ”وہ یہ جانے کیلئے بے تاب تھا کہ یہ خط کہاں سے آیا ہے، اسی لئے اس نے گھنٹی بجائی تھی۔ اسے یہ بات بڑی عجیب لگ رہی تھی۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

29

ہیری کچھ نہیں بولا۔ کسی اور کو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ورنن انکل زیادہ ٹکٹوں کے بارے میں اتنے پریشان کیوں تھے؟ لیکن ہیری ڈرسلی گھرانے کے ساتھ بہت لمبے عرصے سے رہ رہا تھا اور وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ لوگ ہر غیر معمولی بات کے بارے میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں۔ ڈرسلی گھرانے کا سب سے بڑا ذریعہ تھا کہ کہیں کسی کو یہ پتہ نہ چل جائے ان کا مسزویزی جیسے لوگوں کے ساتھ کسی طرح کا تعلق ہے (چاہیے وہ تعلق کتنا ہی دور کا کیوں نہ ہو)۔

ورنن انکل اب بھی ہیری کو غصے سے گھور رہے تھے۔ ادھر ہیری مطمئن دھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگر اس نے کوئی احتمانہ بات یا کام نہ کیا تو اسے زندگی کی سب سے مزیدار چیزیں ممکن تھیں۔ اس نے ورنن انکل کے کچھ کہنے کا انتظار کیا لیکن وہ اسے لگاتار گھورتے ہی رہے۔ ہیری نے خود ہی خاموشی توڑنے کا فیصلہ کیا۔

”تو..... میں ان کے گھر رہنے کیلئے جاسکتا ہوں؟“ اس نے پوچھا۔

ورنن انکل کے بڑے بینگنی چہرے پر ایک ہلکی سی تھر تھرا ہٹ نمودار ہوئی۔ ان کی بڑی مونچھیں ہلیں۔ ہیری کو معلوم تھا کہ ان کے دماغ میں اس وقت کیا چل رہا ہوا گا؟ وہ جانتا تھا کہ ورنن انکل کی دو سب سے اہم خواہشوں میں کھل کر جنگ ہو رہی ہو گی۔ ہیری کو جانے کی اجازت دینے کا مطلب تھا کہ ہیری کی خواہش کو پورا کر دیا جائے تاکہ اسے خوشی حاصل ہو، اور انکل ورنن گذشتہ تیرہ برس سے اس کی مخالفت میں کار بند رہے تھے۔ دوسری طرف ہیری کو گرمیوں کی باقی چھٹیوں میں ویزی گھرانے میں بھینج کا مطلب یہ تھا کہ انہیں امید سے دو ہفتے قبل ہی اس سے چھٹکارا مل جائے گا۔ ورنن انکل ہیری کو اپنے گھر میں رکھنا قطعی طور پر پسند نہیں کرتے تھے۔ سو پہنچ کا دورانیہ طویل ہونے لگا۔ انہوں نے فیصلہ کرنے کیلئے مسزویزی کے خط کی طرف دوبارہ توجہ مر تکز کر لی۔

انہوں نے دستخط کو حقارت سے گھورتے ہوئے پوچھا۔ ”یہ عورت کون ہے؟“

”آپ انہیں دیکھ چکے ہیں۔“ ہیری نے جواب دیا۔ ”وہ میرے دوست روں کی می ہیں۔ پچھلے سال کی پڑھائی کے اختتام پر وہ اسے لینے کیلئے ہو گ..... سکول کی ٹرین پر آئی تھیں۔“

اس کے منہ سے ہو گورٹ ایکسپریس نکلنے ہی والا تھا۔ بہر حال اس نے خود کو صحیح وقت پر روک لیا تھا کیونکہ اس سے ورنن انکل کا غصہ غیر معمولی طور پر بھڑک جاتا۔ ڈرسلی گھرانے میں کوئی بھی ہیری کے سکول کا نام زور سے نہیں لیتا تھا۔

ورنن انکل نے اپنے بڑے چہرے کو سکوڑ لیا۔ جیسے وہ کوئی بہت اہم بات یاد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

”وہ گول مٹول سی عورت .....؟“ انہوں نے آخر کا رکھا۔ ”جس کے سرخ بالوں والے ڈھیر سارے بچے تھے؟“

ہیری کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ اس نے سوچا کہ ورنن انکل کسی کو گول مٹول کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ ان کا اپنا بیٹا ڈھولی آخر اس مقام پر پہنچ چکا تھا جس سمت میں وہ تین سال کی عمر سے چل رہا تھا، اب اس کی چوڑائی اس کی لمبائی سے زیادہ ہو چکی تھی۔ ورنن انکل دوبارہ خط کی تحریر کو پڑھنے لگ۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”کیوڈچ!“ انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ”کیوڈچ..... یہ کیا بلا ہے؟“

ہیری کو دوسرا بارا کتابہ محسوس ہوئی۔

”ایک کھیل ہے۔“ اس نے روکھے پن سے کہا۔ ”جو بہاری ڈنڈوں پر کھیلا جاتا ہے۔“

”ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے!“ ورن انکل نے زور سے کہا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر سکون ملا کہ اس کے انکل اب کسی قدر دھشت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اپنے ڈرائیگ روم میں بہاری ڈنڈے، جیسے لفظ کو برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔ انہوں نے اپنی دھشت کو چھپا نے کیلئے ایک بار پھر خط کو پڑھا۔ ہیری نے ان کے ہونٹوں کی بڑی بڑی اہم سنی جن سے یہ الفاظ انکل رہے تھے کہ آپ اپنا جواب ہیری کو بتا دیں تاکہ وہ مروجہ طریقے سے ہمیں خبر کر سکے۔

”مروجہ طریقے سے ان کا کیا مطلب ہے؟“ انہوں نے پوچھا۔

”جو ہم لوگوں کیلئے راجح کیا گیا ہے۔“ ہیری نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کے انکل اسے روک پاتے اس نے فوراً کہہ ڈالا۔

”اووں کے ذریعے خطوط بھیجننا۔ یہی جادوگروں کا راجح طریقہ ہے۔“

ورن انکل اتنے غصے میں آگئے جیسے ہیری نے کوئی بہت ہی گندی بات کہہ دی ہو۔ غصے سے کانپتے ہوئے انہوں نے ڈر کر کھڑکی کی طرف دیکھا جیسے انہیں یہ امید ہو کہ ان کے پڑوی کا نجخ پر کان لگا کر ان کی باتیں سن رہے ہوں گے۔

”تمہیں یہ کتنی بار سمجھانا پڑے گا کہ میرے گھر میں کسی طرح کی عجیب بات کا ذکر نہیں ہونا چاہئے؟“ انہوں نے پھر پھر اتنے ہونٹوں سے کہا۔ ان کے چہرے کا رنگ اب گہرا جامنی ہو گیا تھا۔ ”یہ مت بھولو کہ تم یہاں پر جن کپڑوں میں کھڑے ہو وہ پتوں نیہ اور میں نے تمہیں دیئے ہیں۔“

”یہ تو ڈولی کی اترن ہیں.....“ ہیری نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ یہ سچ بھی تھا۔ اس وقت وہ جو شرط پہنچے ہوئے تھا، وہ بہت بڑی تھی، اسے اس کی آستین پانچ بار موڑنا پڑتی تھی تب کہیں جا کر اسے اپنے ہاتھ دکھائی دیتے تھے اور وہ ان کا استعمال کر پاتا تھا۔ اس کی شرط اتنی لمبی تھی کہ اس کی بہت بہت چوڑی جیز کے گھنٹوں سے بھی نیچے تک لٹک رہی تھی۔

”میں اس طرح کی بات برداشت نہیں کروں گا لڑکے!“ ورن انکل نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

لیکن ہیری اب ان کے تیور جھیلنے کیلئے تیار نہیں تھا۔ اب وہ دن گزر چکے تھے جب اسے مجبوراً اڑ رسلی گھرانے کے ہر احمقانہ حکم کو ماننا پڑتا تھا۔ وہ ڈولی کے ڈائیگ چارٹ کی پابندی بھی نہیں کر رہا تھا۔ اس نے یہ ٹھان لی تھی کہ ورن انکل چاہے جو بھی فیصلہ کر لیں، وہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے ضرور جائے گا۔

”ٹھیک ہے..... تو آپ مجھے ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ کیا میں اب اپنے کمرے میں جا سکتا ہوں، میں اپنے قانونی سر پرست سیر لیں کو خٹکھنا چاہوں گا۔“ ایک گہری سانس کھینچ کر ہیری بولا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

31

اس نے آخر اپناترپ کا پتہ چلا دیا تھا۔ اس نے جادوئی الفاظ کہہ دیئے تھے، اس نے دیکھا کہ ورن انگل کے چہرے سے بینگنی رنگ یکدم اڑ گیا تھا اور وہ برقی طرح سے پھیٹے ہوئے کھوئے کی آنس کریم کے رنگ میں بد لئے لگا تھا۔

”تم..... تم انہیں خط لکھنا چاہتے ہو؟“ ورن انگل نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا۔ حالانکہ وہ اپنی آواز کو پرسکون رکھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کی پتلیاں اچانک ڈر کے مارے پھٹر کنے لگی تھیں۔

”جی ہاں!“ ہیری نے دوڑک انداز میں کہا۔ ”میں انہیں کافی عرصے سے خط انہیں لکھ پایا ہوں، آپ جانتے ہیں کہ اگر انہیں میرا خط انہیں ملا تو وہ سوچیں گے کہ مجھے کچھ ہو گیا ہے.....“

ہیری ان الفاظ سے برپا ہونے والی کیفیت کا مزہ لینے کیلئے رُک گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ورن انگل کے موٹے، کالے اور مانگ نکلے بالوں کے نیچے موجود دماغ، اس وقت کیا سوچ رہا ہوگا۔ اگر انہوں نے ہیری کو خط لکھنے نہ دیا تو سیریس یہ سوچے گا کہ ہیری کے ساتھ برابر تاؤ کیا جا رہا ہوگا۔ دوسرا طرف اگر انہوں نے خط بھیجنے کی اجازت دے دی تو ہیری یقیناً اسے آگاہ کر دے گا کہ وہ لوگ اسے کیوڑچ کپ کافائیں دیکھنے کیلئے جانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ اس طرح سیریس کو پتہ چل جائے گا کہ ہیری کے ساتھ واقعی برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ورن انگل اب ایک کام کر سکتے تھے۔ ہیری کو ان کے چہرے پر ان کا فیصلہ اتنا واضح دھائی دیا جیسے ان کی گھنی موچھوں والا چہرہ کوئی آئینہ ہو۔ ہیری نے اپنی مسکراہٹ روکنے اور اپنے چہرے کو سپاٹ رکھنے کی بھرپور کوشش کی اور پھر.....

”اچھا! تو ٹھیک ہے..... تم اس گھٹیا..... اس بے ہودہ..... اس ورلڈ کپ والی چیز میں جا سکتے ہو۔ تم ان..... ان ویزی لوگوں سے کہہ دینا کہ وہ تمہیں یہاں سے لے جائیں۔ میرے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ میں تمہیں ملک بھر میں گھما کرو ہاں چھوڑنے جا سکوں۔ اور تم باقی کی چھٹیاں بھی وہیں گزار سکتے ہو..... اور تم اپنے..... اپنے قانونی سر پرست کو بھی یہ بات بتا دینا..... انہیں بتا دینا..... انہیں بتا دینا کہ تم نے تمہیں جانے کی اجازت دے دی ہے۔“

”ٹھیک ہے.....“ ہیری نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا۔

وہ مٹرا اور ڈرائیور کے دروازے کی طرف چل دیا۔ اس کے دل میں یہ خواہش کروٹیں لے رہی تھی کہ وہ ہوا میں اچھل کرنا پڑنے لگے۔ وہ جا رہا ہے..... وہ ویزی گھرانے کے یہاں رہنے کیلئے جا رہا ہے۔ وہ کیوڑچ ورلڈ کپ کافائیں دیکھنے کیلئے جا رہا ہے..... ہاں سے باہر نکلتے وقت وہ ڈڈلی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا جو دروازے کی اوٹ میں چھپا ہوا ان کی باتیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے امید تھی کہ ہیری کو جم کر ڈانٹ پڑے گی جسے سن اسے بہت مزہ آئے گا۔ بہر حال ہیری کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر وہ سٹپٹا سا گیا تھا۔

”کتنا لا جواب ناشتا ہے نا.....؟“ ہیری نے نہس کر کہا۔ ”میرا تو پیٹ بھر گیا اور تمہارا؟“

ڈڈلی کے چہرے پر پھیلی ہوئی حیرت دیکھ کر ہیری کو بڑی تسلیم ملی اور وہ ہنسنے ہوئے ایک ہی بار میں تین تین سیڑھیاں پھلانگتا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

32

ہوا اپنے بیڈروم کی طرف لپکا۔ بیڈروم میں پہنچتے ہی اسے ہیدوگ دکھائی دی جو واپس لوٹ آئی تھی۔ وہ اپنے پنجرے میں بیٹھ کر اپنی بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے ہیری کو گھور رہی تھی۔ وہ اپنی چونچ کو اس طرح کلکٹناری تھی جیسے وہ کسی چیز سے چڑھ رہی ہو۔ جلدی، ہیری کو پتہ چل گیا کہ وہ کس بات سے چڑھ رہی تھی۔

”اوچ.....“ ہیری کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

ایک چھوٹی، بھوری اور ٹینس بال جتنی چیز ہیری کے سر ملکراہی۔ ہیری اپنے سر کو بری طرح مسلمانے لگا۔ اس نے دیکھا کہ ملکرانے والی چیز کچھ اور نہیں ایک نحاسا الو تھا۔ وہ عجیب نظر وہ سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ اس کی مٹھی میں سما سکتا تھا۔ وہ کسی پٹاخ کی طرح مست ہو کر پورے کمرے کے چکر کا ٹنے میں مشغول تھا۔ اسی لمحے ہیری کو احساس ہوا کہ اس الو نے اس کے پاؤں کی طرف کوئی چیز پھینکتی تھی جو اس کے پاؤں پر اب بھی پڑی ہوئی تھی۔ ہیری نے نیچے دیکھا تو ایک لفافہ دکھائی دیا۔ وہ نیچے جھکا اور اس نے لفافہ اٹھا لیا۔ وہ لکھائی کی بناؤٹ سے فوراً پچان گیا کہ وہ خطر وون کی طرف سے تھا۔ ہیری نے لفافہ چاک کیا اور چرمی کا غذ باہر کھینچ کر اسے پڑھنے لگا۔

ہیری! ڈیڈی کو نکٹ مل کئے ہیں۔ آئندہ اور بلغاریہ کا میچ، پید کی رات کو ہے، ممی مالکوؤں کو خط لکو رہی ہیں تاکہ تمہیں ہمارے یہاں رہنے کے لئے بلا سکیں۔ انہیں شاید ممی کا خط مل پکا ہو گا۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ مالکوؤں کی ڈاک لٹنی دیر میں پہنچی ہے۔ اس لئے میں سوچا کہ میں پک کے ہاتھ فبر بعیج دوں۔

ہیری نے رُک کر پک کے لفظ کو گھور کر دیکھا اور پھر سر اٹھا کر اس نئے سے الو پر نظر ڈالی جو چھپت پر لگے لیپ بورڈ کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ وہ کہیں سے بھی پک جیسا نہیں لگ رہا تھا۔ شاید اسے رون کی لکھائی ٹھیک سے سمجھنہیں آئی ہو گی۔ خط میں آگے تحریر تھا۔

مالکوؤں کو اپھا لگے یا نہ لگے، ہم تمہیں لینے آ رہے ہیں۔ تم ورلڈ کپ کے فائنل کا موقع کیسے چھوڑ سکتے ہو؟ ممی ڈیڈی کا کہنا ہے کہ پہلے ابہاز طلب کرنے کی ادائکاری کرنا اپھا رہیے گا۔ اگر وہ ہیاں کہ دین تو پک کو بواب دے کر فوراً بعیج دینا۔ ہم تمہیں اتوار کو پانچ بھے لینے آجائیں گے۔ اگر وہ انکار کریں تو بھی تم پک کے ذریعے بواب فوراً ارسال کر دینا۔ ہم تمہیں لینے کیلئے اتوار کو پانچ بھے آجائیں گے۔

ہر ماہنسی آج دوپہر کو آ رہی ہے۔ پرسی کو مملکہ وزارت بادو میں یعنی الاقوامی بادوئی تعلقات عامہ کے شعبے میں ملازمت مل کئی ہے۔ یہاں پہنچنے کے بعد اس کے سامنے غیر ملکی بادوئی تعلقات عامہ کے بارے میں کوئی بات مت چھویٹنا۔ ورنہ وہ تمہارا دماغ چاٹ کرے زار کر دے گا۔

جلدی ملاقات ہو گئی۔ رون

”پرسکون ہو جاؤ.....“ ہیری نے کہا جب نخاالو اس کے سر پر منڈلانے لگا۔ وہ جیخ جیخ کر چیں چیں کر رہا تھا۔ ہیری کو لگا کہ شاید وہ اس بات پر فخر کر رہا تھا کہ اس نے صحیح شخص تک خط پہنچا دیا تھا۔ ”یہاں آؤ..... اور میرا جواب لے جاؤ۔“  
الو اتر کر ہیڈوگ کے پنجھے کے اوپر بیٹھ گیا۔ ہیڈوگ نے اسے غصے سے یوں دیکھا جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ ذرا اور پاس آنے کی ہمت تو دکھاؤ۔ ہیری نے عقابی پنکھ والا قلم اٹھایا اور نئے چرمی کا غذ پر خط لکھنے لگا۔

رون! سب کمبو ٹھیک ہے۔ مالکوؤں نے جانے کی ابازت دے دی ہے۔ کل پانچ بیس ملاقات ہو گئی۔ مبسوے  
مزید صبر نہیں ہو رہا ہے۔ ہیڈری

اس نے خط کو موڑ کر بہت چھوٹا کر دیا اور نخاالو کے پیر سے باندھنے لگا۔ اسے اس کام میں بڑی دقت پیش آ رہی تھی کیونکہ نخاالو غیر معمولی طور پر ادھر ادھر پھدک رہا تھا۔ جس پل خط بندھ گیا، الو اُڑ کر کھڑکی سے باہر نکلا اور پل بھر میں نظروں سے او جھل ہو گیا۔  
ہیری ہیڈوگ کی طرف مڑا۔

”لمبے سفر پر جانے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔  
ہیڈوگ نے باوقار انداز میں آواز بلند کی۔

”تم یہ خط سیریس تک لے جاؤ گی؟“ اس نے اپنا خط اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”لیکن ذرا ٹھہر و..... مجھے اس میں کچھ اور لکھنا ہے۔“  
اس نے دوبارہ چرمی کا غذ کھولا اور جلدی سے کچھ نئی سطریں اس میں اضافہ کیں۔

اگر تم مجھے خط لکھو تو میسے دوست رون کے گھر پر بیٹھنا۔ گرمیوں کی بقیہ چھوٹیاں میں وہیں پر گزاروں  
گا۔ اس کے ڈیڈی کیوڈچ ورلڈ کپ کے نکٹ لے آتے ہیں۔

پھر ہیری نے ہیڈوگ کے پیر میں خط باندھا۔ وہ بالکل سیدھی اور خاموش کھڑی رہی جیسے یہ بتانا چاہ رہی ہو کہ خط پہنچانے والے الو کو س طرح کے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے؟

”اب تم واپس لوٹو گی تو میں رون کے گھر میں ملوں گا..... ٹھیک ہے!“ ہیری نے بتایا۔

ہیڈوگ نے پیار سے اس کی انگلی پر چونچ ماری۔ اس کے بعد وہ اپنے بڑے پنکھ پھیلا کر کھلی کھڑکی سے باہر اڑ گئی۔

ہیری نے اسے او جھل ہوتے دیکھا اور پھر رینگ کر اپنے پنگ کے نیچے گھس گیا۔ اس نے فرش کے اکھڑے ہوئے تختے کو ہٹایا اور اس کے نیچے والے خلامیں سے سالگرہ کیک کا ایک بڑا ٹکڑا باہر نکلا۔ وہ فرش پر بیٹھ کر اسے کھانے لگا اور لذت بھرے ذائقے کا لطف اٹھانے لگا۔ کھانے کا مزہ اب تو اور بھی دوبالا ہو گیا تھا۔ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل ..... رون کے یہاں بقیہ چھٹیاں ..... شرارتیں، دوستوں کے سنگ ..... اس کے انگ انگ سے مستی پھوٹ رہی تھی۔ اس کے پاس کیک تھا جبکہ ڈڈلی کے پاس چکوتے کے ترش

ٹکڑے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ گرمیوں کا سہانا دن تھا، وہ کل پرانیویٹ ڈرائیو کو خیر باد کہنے والا تھا۔ اس کے زخم کا نشان ایک بار پھر معمول کے مطابق ہو چکا تھا۔ کسی درد یا تکلیف کا احساس نہیں تھا۔ من میں سرشاری چھائی ہوئی تھی کہ وہ کیوڑج و رلڈ کپ کا فائل دیکھنے جا رہا تھا۔ اس وقت اس کی حالت ایسی تھی کہ کوئی بھی الجھن اسے پریشان نہیں کر سکتی تھی..... چاہے وہ لارڈ والڈی مورٹ کی ہی کیوں نہ ہو!



## چوتھا باب

### بھٹ میں واپسی

اگلے دن دوپھر بارہ بجے تک ہیری نے سکول کا اپنا سارا چھٹیوں کا کام مکمل کر لیا اور پھر وہ اپنے سکول کے سامان کو سمیٹنے لگا۔ اس کا صندوق بھر گیا تھا۔ اس کی سب سے قیمتی چیزیں بھی صندوق میں پہنچ گئی تھیں۔ ان میں غیبی چوغہ، جو اسے اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملا تھا۔ بہاری ڈنڈا فائر بولٹ، جو اسے سیریس نے بھیجا تھا۔ ہوگورٹس کا خفیہ جادوئی نقشہ، جو اسے گذشتہ سال فریڈ اور جارج ویزلی نے دیا تھا، اور دوسری چیزیں شامل تھیں۔ اس نے اپنے پلنگ کے نیچے والے فرش کے اکھڑے ہوئے تختے کے تلے خفیہ خانے میں چھپایا گیا سارا سامان نکال لیا تھا۔ جس میں کھانے کی اشیاء اور سالگردہ کیک شامل تھے۔ اس نے بیڈروم کے ہر کونے میں جھانک کر جائزہ لیا تھا کہ کہیں کوئی چیز رہ نہ گئی ہو۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جادوئی کلمات کی کوئی کتاب یا پنکھہ والا قلم وہاں رہ جائے۔ اس نے دیوار پر لٹکا ہوا کینڈر بھی اتار کر صندوق میں رکھ لیا تھا جس پر پندرہ اگست تک کی تاریخیں کٹی ہوئی تھی۔ یہ کینڈر اسے ہو گورٹس لوٹنے کے بقیہ دنوں سے آگاہ رکھتا تھا۔ جب اسے پورا طمینان ہو گیا کہ کچھ باقی نہیں رہ گیا تو وہ بستر پر دھم سے بیٹھ گیا۔

پرانیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار کا ماحول خاصا نواز بھرا تھا۔ ڈسکلی گھرانے کے افراد اس وجہ سے شدید دباؤ کے شکار اور چڑچڑے دکھائی دے رہے تھے کہ آج ان کے گھر میں جادوگر آنے والے تھے۔ جب ہیری نے ورنن انکل کو بتایا کہ ویزلی گھرانے کے لوگ پانچ بجے آئیں گے تو وہ کافی دہشت زدہ دکھائی دینے لگے تھے۔

”امید ہے کہ تم نے انہیں درست کپڑے پہننے کیلئے کہہ دیا ہو گا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ تمہاری طرح کے لوگ کیسے کپڑے پہننے ہیں؟ میں تو بس اتنا کہنا چاہتا ہوں ہوں کہ ان میں معمول کے مطابق کپڑے پہننے کی تمیز ہونا چاہئے.....“، ورنن انکل غراتے ہوئے بولے۔

ہیری کو بھی ہلاکا ساخوف محسوس ہونے لگا۔ اس نے مسٹر اور مسزویزلی کو شاید ہی بھی ایسے کپڑے پہننے دیکھا تھا جنہیں ڈسکلی گھرانا ”مہذب“ کہہ سکے۔ ان کے بچے چھٹیوں میں مالگوؤں والے کپڑے پہننے تھے لیکن مسٹر اور مسزویزلی عام طور پر بھی لمبے چوغے میں ہی ملبوس دکھائی دیتے تھے۔ جو تھوڑے پرانے اور گھسے پٹے ہوتے تھے۔ ہیری کو اس بات کی پریشانی نہیں تھی کہ پڑوسی کیا کہیں گے؟

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

لیکن اسے اس بات کی نکر ضرور تھی کہ اگر ویزلي افراد ڈھنگ کے کپڑوں میں نہ آئے تو ڈر سلی گھر ان ان کے ساتھ کتنی بد تیزی کے ساتھ پیش آئے گا؟

ورنن انگل نے اس موقعہ کیلئے اپنا سب سے عمدہ اور قیمتی سوت زیب تن کر رکھا تھا۔ کچھ لوگوں کو شاید یہ استقبال کی علامت محسوس ہوتا مگر ہیری بخوبی جانتا تھا کہ ورنن انگل نے ایسا صرف اس لئے کیا تھا تاکہ وہ نفس، دوستند اور رعب دار شخصیت کی عکاسی کر سکیں۔ دوسری طرف ڈڈلی کسی قدر رسہا اور سمٹا ہوا دھائی دے رہا تھا۔ اس کی وجہ وزن کم کرنے کا پروگرام نہیں تھا بلکہ ڈر تھا..... جب کچھلی مرتبہ ڈڈلی کا ایک بھاری بھر کم دیوبھیکل جادوگر سے پالا پڑا تھا تو اس کی پیٹھ کے نیچے ایک نہی منی ڈم انگل آئی تھی۔ جسے ختم کرنے کیلئے ورنن انگل اور پتو نیہ آنٹی کو لندن کے ایک نجی ہسپتال میں جانا پڑا اور ان کے کافی پیسے اس آپریشن میں خرچ ہو گئے تھے۔ اس لئے اس وقت تعجب کی کوئی بات نہیں تھی کہ ڈڈلی بار بار گبرا ہٹ میں اپنے ہاتھ اپنے کو ہوں پر رکھ رہا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جاتے ہوئے سیدھا چلنے کے بجائے ترچھا ہو کر چل رہا تھا تاکہ دشمن اس کی پیٹھ پر دوبارہ وارنہ کر سکے۔ دوپھر کے کھانے کے دوران قریباً خاموشی چھائی رہی۔ ڈڈلی نے کھانے کے وقت بھی کوئی ہلا گلانیں مچایا حالانکہ کھانے میں صرف پنیر کے کترن اور سلااد کے پتے ہی تھے۔ پتو نیہ آنٹی کی تو بھوک ہی اڑ گئی تھی، انہوں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔ ان کے ہاتھ بند ہوئے اور ہونٹ بھنپھے ہوئے تھے اور وہ اپنی زبان چوں رہی تھیں۔ یقین کرو کہ غصے کی اس لہر کو روکنے کی کوشش کر رہی تھیں جسے وہ کسی بھی پل ہیری کی طرف موڑنا چاہتی تھیں۔

”وہ لوگ کار سے آئیں گے..... ہے نا؟“ ورنن انگل نے میز کی دوسری طرف سے گر جتے ہوئے پوچھا۔  
”ار.....“ ہیری گڑ بڑا سا گیا۔

اس نے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا۔ ویزلي گھرانے کے افراد اسے لینے کیسے آئیں گے؟ ان کے پاس اب کا نہیں تھی۔ پہلے ان کے پاس ایک پرانی فورڈ انگلیا کا رتھی لیکن اس وقت تو وہ کار ہو گورٹس کے تاریک جنگل میں کہیں بھٹک رہی تھی۔ ویسے گذشتہ سال انہیں سٹیشن چھوڑ نے کیلئے مسٹرویزلي نے محکمہ وزارت جادو کی کاریں ادھار لے لی تھیں۔ شاید آج بھی وہ ایسا ہی کریں گے؟

”ایسا ہی لگتا ہے.....“ ہیری نے جواب دیا۔

ورنن انگل اپنی مونچھ ہلاتے ہوئے مسکرائے۔ عام طور پر وہ یقیناً یہی سوال کرتے کہ مسٹرویزلي کے پاس کون سی کار ہے؟ وہ لوگوں کی حیثیت کا تعین اس بات سے کرتے تھے کہ ان کی کاریں کتنی بڑی اور قیمتی ہیں۔ لیکن ہیری کو یقین تھا کہ مسٹرویزلي کے پاس اگر فراری کار بھی ہوتی تب بھی ورنن انگل انہیں پسند نہیں کرتے۔

ہیری نے دوپھر کا زیادہ وقت اپنے بیڈروم میں ہی گزارا۔ اس سے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ پتو نیہ آنٹی ہر کچھ سیکنڈ بعد جالی دار پردوں کے نقچ میں سے جھانکیں جیسے انہوں نے کسی مفروج جنگلی گینڈے کے بارے میں خبردار رہنے کی خبر سن رکھی ہو۔ آخر کار پونے



## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

38

لیکن ڈڈلی کے منہ سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے۔ اس کے ہاتھاب بھی اپنے کولہوں پر بچنے ہوئے تھے۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا باور پی خانے کی طرف چلا گیا۔ ہیری جلدی سے ڈرائیگ روم میں پہنچا۔ ڈرائیگ روم کی ایک دیوار کے پیچھے سے زوردار دھماکے اور کھروپنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس دیوار کے نچلے حصے میں بھلی کا بڑا ہیرٹ نصب تھا۔ ڈرائیگ روم میں موجود سب لوگ عجیب نظرؤں سے الیکٹرک ہیرٹ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ”یہ کیا ہو رہا ہے؟“ پتو نیہ آٹی نے کا نپتہ ہوئے پوچھا۔ وہ دیوار سے چپک کر الیکٹرک ہیرٹ کو گھوڑہ ہی تھیں۔ ”کیا ہو رہا ہے ورنہ؟“.....

لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیریک نہ چل پایا۔ بھلی کے ہیرٹ کے عقب سے چند آواز سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے آواز پہچان لی تھی۔ ”اوونج..... نہیں فریڈ..... واپس لوٹ جاؤ۔ کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ جارج کو منع کر دو کہ وہ یہاں نہ آئے..... اوونج! جارج نہیں..... یہاں جگہ نہیں ہے۔ جلدی سے لوٹ جاؤ اور رون کو بتا دو۔“

”شاید ہیری کو ہماری آوازیں سنائی دے جائیں..... ڈیڈی..... شاید وہ ہمیں باہر نکال سکتا ہو۔“ اسی لمحے الیکٹرک ہیرٹ کے عقب میں زوردار گھونسے بر سنبھی آواز سنائی دیں۔

”ہیری!..... ہیری..... کیا تم ہماری آواز سنائی دے رہی ہے؟“

انکل ورن عصیلے بھیرٹیے کی مانند ہیری کی طرف گھوم گئے۔

”یہ کیا ہے.....؟“ وہ گرجے۔ ”یہ سب کیا ہو رہا ہے.....؟“

”وو..... وہ..... سفوفِ انتقال کے ذریعے آئے ہیں۔“ ہیری جلدی سے بولا۔ وہ اپنی ہنسی کو قابو میں رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ ”وہ آگ کے ذریعے سفر کر کے آئے ہیں..... وقت صرف اتنی ہے کہ آپ نے یہاں موجود آتشدان بند کروادا ہا لے اس کے آگے الیکٹرک ہیرٹ نصب کروادیا ہے..... ذرا ٹھہریے.....“

وہ بھلی کے پاس گیا اور بیٹھ کر اس کی پیپیوں کے قریب منہ لے جا کر زور سے بولا۔

”مسٹر ویزلي!..... کیا آپ میری آوازن سکتے ہیں؟“

مکوں کی آواز بند ہو گئی۔ اندر سے کوئی بولا۔ ”شش..... چپ رہو۔“

”مسٹر ویزلي! میں ہیری ہوں..... یہ آتشدان بند کر دیا گیا ہے۔ آپ یہاں سے باہر نہیں آپا میں گے۔“ ہیری جلدی سے بولا۔

”اوہ!“ مسٹر ویزلي کی آواز سنائی دی۔ ”آخر کوئی اپنا آتشدان کیوں بند کروائے گا؟“

”ان کے پاس بھلی سے چلنے والا آتشدان ہے.....“ ہیری نے سمجھانے کی کوشش کی۔

”واقعی.....“ مسٹر ویزلي کی جوش بھری آواز آئی۔ ”تم نے کیا کہا؟..... بھلی..... یعنی پلگ والا آتشدان..... مجھے وہ آتشدان

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

دیکھنا ہوگا.....ٹھیک ہے کچھ سوچتے ہیں.....اوونج.....رون!“  
اب باقی سب کے ساتھ رون کی آواز بھی آنے لگی۔

”ہم یہاں بند کیوں ہیں؟.....کیا کوئی گڑ بڑ ہو گئی ہے؟.....“

”ارے نہیں رون!“ فریڈ کی چمکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ”ہم یہیں تو پہنچنا چاہتے تھے۔“

”بالکل! یہاں بہت مزہ آ رہا ہے.....“ جارج نے نہس کر کہا۔ اس کی آواز تھوڑی دبی ہوئی محسوس ہو، ہی تھی جیسے وہ دیوار کے ساتھ پھنس کر کھڑا ہوا ہو۔

”لڑکو! میں سوچنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اب کیا کرنا چاہئے؟ ہاں.....ایک ہی طریقہ ہے.....ہیری! تم پیچھے ہٹ جاؤ.....“

ہیری اچھل کر صوف کے قریب پہنچ گیا۔ ٹھیک اسی وقت ورنن انکل آگے بڑھ گئے۔

”ایک منٹ ٹھہر و.....“ وہ الیکٹرک ہیٹر کی طرف گرج کر بولے۔ ”آپ کیا کرنا چاہتے ہو؟“

وھڑاک.....

بند آتشدان میں ایک زوردار دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ دھماکے کے باعث الیکٹرک ہیٹر اڑتا ہوا کمرے کے دوسرے کونے میں پہنچ گیا تھا۔ مبلے کے غبار کے پیچ میں مسٹرویزی نمودار ہوئے۔ پھر فریڈ اور جارج اور آخر میں رون کا چہرہ باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ پتوں نیہ آنٹی کا نپتی ہوئی کافی کی میز سے لڑکھڑا کر گرتی چلی گئیں۔ ورنن انکل نے انہیں فرش پر گرنے سے پہلے ہی تھام لیا تھا اور وہ گم صم انداز میں کھڑے سرخ بالوں والے مسٹرویزی کو گھور کر دیکھتے رہ گئے۔ جڑواں بھائی ہونے کی وجہ سے فریڈ اور جارج کے بال، ہی نہیں، چہرے بھی ایک جیسے تھے۔

”اب ٹھیک ہے۔“ مسٹرویزی اپنے لمبے سبز چوغنے سے دھول جھاڑتے ہوئے بولے۔ انہوں نے دھول سے اٹی عینک کو صاف کر کے آنکھوں پر لگالیا تھا۔

”اوہ.....آپ یقیناً ہیری کے انکل آنٹی ہیں.....مل کر خوشی ہوئی۔“

لمبے، دبلے اور گنجے ہوتے ہوئے مسٹرویزی نے اپنا ہاتھ پھیلا کر مصالخے کیلئے ورنن انکل کی طرف بڑھے لیکن ورنن انکل کئی قدم پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھ پتوں نیہ آنٹی کو بھی کھینچ لے گئے۔ انہیں اتنا ہوش نہیں تھا کہ ان کے منہ سے الفاظ نہیں نکل پا رہے تھے۔ سفید دھول نے ان کے سب سے قبیقی سوت کا ستیاناس کر ڈالا تھا۔ ان کے بال اور موچھیں بھی دھول کی وجہ سے سفید دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ اپنی عمر سے تمیں سال بڑے دکھائی دیئے۔

”اوہ.....ہاں!.....اس کے بارے میں معاف کیجئے گا۔“ مسٹرویزی نے اپنا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا۔ ان کی نظریں ٹوٹی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

40

ہوئی دیوار پر جا ٹھہریں جہاں اب ایک بڑا شکاف دکھائی دے رہا تھا۔ ”مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا..... یہ سب میری غلطی ہے۔ مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ دوسرے سے باہر نہیں نکل پائیں گے۔ ہیری کو لے جانے کے بعد میں آپ کے آتشدان کو فلوونیٹ ورک سے جڑوا دوں گا..... صرف دوپہر تک کی بات ہے!..... ویسے مالگوؤں کے آتشدان کو فلوونیٹ ورک سے جڑوانا غیر قانونی عمل ہے۔ لیکن محلہ فلوانضباط میں میری پہچان کا ایک جادوگر ہے جو میرے اس کام کی انجام دہی پر کسی مقام کا کوئی ایکشن نہیں لے گا۔ میں اسے لمحہ بھر میں بالکل پہلے جیسا بنا دوں گا..... اس لئے آپ پریشان نہ ہوں۔ فی الوقت میں اس میں آگ جلا لوں تاکہ لڑکے والپس جاسکیں..... اس کے بعد میں آپ کا آتش دان ٹھیک کر دوں گا۔“

ہیری شرط لگانے کیلئے تیار تھا کہ ڈرسلی گھرانے کو مسٹرویزی کی کوئی بھی بات پہنچیں پڑی ہوگی۔ وہ ابھی تک مسٹرویزی کو گھور کر دیکھ رہے تھے۔ پتوںیہ آنٹی دوبارہ سیدھی کھڑی ہوئی اور ورنن انکل کے پیچھے چھپ گئیں۔

”ہیلو ہیری!“ مسٹرویزی فرحت آمیز لمحے میں بولے۔ ”کیا تمہارا صندوق تیار ہے؟“  
”ہاں! اوپر رکھا ہوا ہے۔“ ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”صندوق ہم لے آتے ہیں۔“ فریڈ نے فوراً کہا۔ فریڈ اور جارج ہیری کو آنکھ مارتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ہیری کا بیڈروم کہاں ہے؟ کیونکہ انہوں نے ایک بارا سے آدھی رات کو وہاں سے نکلا تھا۔ ہیری کو لگا کہ فریڈ اور جارج، ڈٹلی کو دیکھنا چاہتے ہوں گے۔ انہوں نے ہیری سے اس کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا تھا۔

”اچھا.....“ مسٹرویزی نے ہاتھوں کو تھوڑا الہراتے ہوئے کہا اور بہت بڑی طرح چھائی ہوئی گھری خاموشی کو توڑنے کی کوشش کی۔ ”شاندار..... واہ..... کافی اچھی جگہ ہے.....“

عام طور پر بے داغ اور نفسیں دکھائی دینے وال ڈرائیگر دوم اس وقت دھوول اور اینٹوں کے ملبے سے ڈھکا ہوا تھا اس لئے ڈرسلی افراد کو یہ تعریفی کلمات سن کرتی بھرخوشنی نہیں ہوئی تھی۔ ورنن انکل کا چہرہ ایک بار پھر بینگنی ہو گیا اور پتوںیہ آنٹی دوبارہ اپنی زبان چو سنے لگی تھیں۔ بہر حال وہ لوگ اتنے زیادہ خوفزدہ تھے کہ ان کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل پا رہی تھی.....

مسٹرویزی چاروں طرف نظریں دوڑا رہے تھے۔ انہیں مالگوؤں کی چیزوں سے خاص دلچسپی تھی۔ ہیری کو لگ رہا تھا کہ ٹیلی ویژن اور ویڈیو ریکارڈر کو چلا کر دیکھنے کیلئے وہ کافی بے تاب ہو رہے ہوں گے۔

”یہ چیزیں بھلی سے چلتی ہیں..... ہے نا!“ انہوں نے اپنا علم بگھارنے کی کوشش کی۔ ”آہا مجھے ان کے پلگ دکھائی دے رہے ہیں۔ میں پلگ اکٹھے کرتا ہوں۔“ انہوں نے ورنن انکل سے کہا۔ ”اور بیٹریاں.....! میرے پاس بیٹریوں کا کافی بڑا ذخیرہ ہے۔

میرے اس شوق کی وجہ سے میری بیوی مجھے پاگل سمجھتی ہے لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا.....“

ورنن انکل بھی مسٹرویزی کو پاگل ہی سمجھ رہے تھے۔ وہ پتوںیہ آنٹی کو چھپانے کیلئے کسی قدر دائیں طرف کھسک گئے۔ شاید انہیں یہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

لگ رہا ہو کہ مسٹرویزی اپاک ان کی طرف دوڑ کر جملہ کر دیں گے۔

اسی وقت ڈڈلی کمرے میں داخل ہوا۔ سیڑھیوں پر ہیری کے صندوق کے گھستنے کی آوازیں سن کر وہ ڈر گیا اور باورچی خانے سے بھاگ کر ڈر انگ روم میں آگیا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے ٹوٹی ہوئی دیوار اور کمرے میں ملے کا ڈھیر دیکھنے لگا۔ وہ دیوار کے کنارے کنارے چلتا ہوا اپنے ماں باپ کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ وہ مسٹرویزی کو مشکوک نظروں سے ٹول رہا تھا۔ اس نے اپنے می پاپا کے پیچھے چھپنے کی کوشش کی۔ بد قسمتی سے ورنن انکل کا بدن اتنا بڑا نہیں تھا کہ وہ ڈڈلی کو چھپا پائے۔ حالانکہ یہ دبلي پتلی پتو نیہ آنٹی کو چھپانے کیلئے موزوں تھا۔

”اوہ ہیری! یہ تمہارا خالہ زاد بھائی ہے..... ہے نا؟“ مسٹرویزی نے کمرے کی گھٹی فضا کو بہتر بنانے کیلئے بات چیت کرنے کیلئے مزید پیش قدمی اختیار کی۔

”جی ہاں! یہ ڈڈلی ہے.....“ ہیری نے مسکرا کر بتایا۔

اس کی اوروں کی نظریں آپس میں ملیں پھر وہ دونوں فوراً دوسری طرف دیکھنے لگے۔ دونوں کو اپنی ہنسی چھپانے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔ ان کا دل کر رہا تھا کہ وہ لوٹیاں لگا لگا کر قبیلے لگائیں۔ ڈڈلی ابھی تک دونوں ہاتھوں سے کوہوں کو پکڑے ہوئے تھا، جیسے اسے ان کے فرش پر گر جانے کا خوف لاحق ہو۔ بہر حال! مسٹرویزی ڈڈلی کے عجیب روئے کو دیکھ کر بہت فکر مند ہو گئے۔ جب وہ دوبارہ بولے تو ہیری کو ان کی آواز سے لگا کہ وہ ڈڈلی کو بھی اتنا ہی پاگل سمجھ رہے تھے جتنا کہ ڈر سلی گھر انا نہیں پاگل سمجھ رہا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ مسٹرویزی کے من میں ڈرنہیں بلکہ ہمدردی کے جذبات تھے۔

”چھٹیاں اچھی بیت رہی ہیں ڈڈلی؟.....“ انہوں نے مشقانہ لبجے میں پوچھا۔

ڈڈلی نے بلکل سی آواز نکالتے ہوئے اپنے موٹے کوہوں کو ایک بار پھر ہاتھوں کی گرفت میں جکڑ لیا۔ فریڈ اور جارج ہیری کا صندوق کمرے میں لے آئے تھے۔ انہوں نے اندر آتے وقت چاروں طرف دیکھا۔ اور پھر انہیں ڈڈلی دکھائی دے گیا، انہوں نے اسے پہلی نظر میں پہچان لیا تھا۔ ان کے چہروں پر ایک شرات بھری مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

”ٹھیک ہے۔“ مسٹرویزی نے کہا۔ ”تو پھر آگ جلاتے ہیں.....“

انہوں نے اپنے چونے کی آستینیں اوپر چڑھائیں اور اپنی چھڑی نکالی۔ ہیری نے دیکھا کہ پورا ڈر سلی گھر انا ایک ساتھ ہی پچھے ہٹ کر دیوار سے چپک گیا تھا۔

”آئشتم.....“ مسٹرویزی نے اپنی چھڑی دیوار کے شگاف کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

پرانے آتشدان میں فوراً آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ وہ اتنے اونچے اٹھ رہے تھے کہ جیسے کئی گھنٹوں سے جل رہے ہوں۔ مسٹرویزی نے اپنی جیب میں سے ایک چھوٹی سی تھیلی نکالی اور اس کے اندر سے چٹکی بھرسفوف نکال کر اسے بھڑکتے شعلوں میں پھینک دیا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

جو پہلے سے زیادہ اونچے اور سبز رنگ میں بدل گئے تھے۔

”فریڈ پہلے تم جاؤ.....“، مسٹرویزی نے ہدایت کی۔

”جارہا ہوں۔“، فریڈ نے کہا۔ ”ارے نہیں..... ذرا ٹھہریے.....“

فریڈ کی جیب میں سے ٹافیوں کی تھیلی نکل کر باہر گئی تھی۔ اور رنگ برنگی ٹافیاں ہر سمت میں دور دور تک بکھر گئیں۔ موٹی موٹی ٹافیاں جو بہت چمکدار کاغذوں میں لپٹی ہوئی تھیں۔ فریڈ نے جھک کر چاروں طرف گھوم کر اپنی ٹافیاں اکٹھی کیں۔ وہ انہیں والپس اپنی تھیلی میں ٹھونسنے لگا۔ اسی وقت اس نے سر اٹھا کر ڈرسلی گھرانے کے سہمے ہوئے افراد کی طرف دیکھا اور خوشی سے ہاتھ ہلا کیا۔ اس کے بعد وہ سیدھا شعلوں میں گھس گیا اور بلند آواز میں بولا۔ ”گھر کی طرف.....“

اسی لمحے پتوں یہ آٹی کے منہ سے کا نپتی ہوئی آہ نکلی۔ سانپ جیسی پھنکار کی آواز کے ساتھ فریڈ غائب ہو گیا تھا۔

”جارج..... اب تم جاؤ۔“، مسٹرویزی نے کہا۔ ”اور ہیری کا صندوق لے جاؤ۔“

ہیری نے صندوق کو آتشدان تک پہنچانے میں جارج کی مدد کی۔ شگاف کے منہ پر صندوق رکھ کر ہیری پیچھے ہٹ گیا تاکہ جارج اسے آسانی سے پکڑ سکے۔ پھر جارج زور سے چلایا۔ ”گھر کی طرف.....“ اور وہ بھی غائب ہو گیا۔

”رون اب تم.....“، مسٹرویزی نے مڑ کر کہا۔

”تھوڑی دیر بعد ملاقات ہو گی۔“، روں نے سہمے ہوئے ڈرسلی گھرانے کو دیکھ کر ہیری سے کہا۔ وہ دھیمے انداز میں مسکرا کر آگ میں کھڑے ہو کر چلایا۔ ”گھر کی طرف.....“

اب صرف ہیری اور مسٹرویزی ہی رہ گئے تھے۔

”اچھا..... گذلک!“، ہیری نے ڈرسلی گھرانے کو کہا اور آگ کی طرف بڑھ گیا۔

ہیری جانتا تھا کہ ورنن انکل اور آٹی پتوں یہ یاڑڈلی جواب میں گذلک کبھی نہیں کہے گا۔ اور وہی ہوا نہیں نے جواب نہیں دیا۔ جیسے ہی وہ آتشدان کے قریب پہنچا تو مسٹرویزی نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسے روک لیا۔ وہ ورنن انکل کی طرف مڑ کر جیرا گئی سے دیکھنے لگے۔

”ہیری نے آپ لوگوں سے گذلک کہا ہے۔“، انہوں نے تجب بھرے لبھ میں کہا۔ ”کیا آپ لوگوں کو اس کی بات سنائی نہیں دی؟“

”اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مسٹرویزی!“، ہیری نے منہ بسوار کر جواب دیا۔ ”اور حقیقت ہے کہ مجھے بھی اس کی رتی بھر پر واہ نہیں ہے۔“

مسٹرویزی نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے سے بالکل نہیں ہٹایا۔

”آپ لوگ اپنے بھانجے سے اب اگلی گرمیوں تک نہیں مل پائیں گے۔“، انہوں نے ورنن انکل سے کسی قدر چڑ کر کہا۔

”غیر معمولی طور پر آپ کا فرض بتاتا ہے کہ اسے لازماً گذلک تو کہیں۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

43

ورنن انکل کا دماغ سپٹار ہاتھا نہیں اس بات سے بڑی تکلیف ہو رہی تھی کہ وہ آدمی انہیں تہذیب سکھا رہا تھا جس نے ابھی ابھی ان کے ڈرائیگ روم کی قریب آدھی دیوار توڑ دی تھی۔ انہوں نے بڑی بے زاری سے کہا۔ ”ٹھیک ہے الوداع!“

”پھر ملیں گے.....“ ہیری نے اپنا ایک پیر آگ کے شعلوں میں ڈالا جو گرم سانس کی طرح محسوس ہو رہے تھے۔ اسی پل اسے اپنے عقب سے پتو نیہ آنٹی کی چیخ سنائی دی۔ ہیری نادانستہ طور پلٹ گیا۔ ڈڈلی اب اپنے می پاپا کے پیچھے نہیں چھپا ہوا تھا۔ وہ کافی کی میز کے قریب فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اس کے منہ سے ایک فٹ لمبی عجیب سی بینگنی رنگ کی چیز لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک پل کی حیرانگی کے بعد ہیری کو یہ احساس ہوا کہ وہ ایک فٹ لمبی چیز کچھ اور نہیں، دراصل ڈڈلی کی زبان تھی۔

پتو نیہ آنٹی چھت ہوئی فرش پر ڈڈلی کے پاس بیٹھ گئیں اور اس کی لٹکتی ہوئی زبان کو منہ سے باہر کھینچنے کی کوشش کرنے لگیں۔ اس میں کوئی حیرانگی والی نہیں تھی کہ ان کی اس کوشش کے بعد ڈڈلی چھیننے لگا۔ اس کے منہ سے سکیاں اور سکیاں نکل رہی تھیں۔ وہ انہیں خود سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔ انکل ورنن اس ناگہانی آفت پر گر جنے لگے اور چاروں طرف ہاتھ ہلا کر انہیں برا بھلا کہنے لگے۔ مسٹرویزی کو اپنی بات کرنے کیلئے پوری قوت سے چھنپا۔

”پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔“ انہوں نے چلا کر کہا۔ ”میں اسے ابھی ٹھیک کر سکتا ہوں۔“ انہوں نے اپنی چھڑی کا رُخ جو نہیں ڈڈلی کی طرف گھما یا تو آنٹی پتو نیہ پہلے سے بھی زیادہ زور سے چھینیں اور ڈڈلی کے اوپر لیٹ گئیں تاکہ اسے مسٹرویزی سے بچا سکیں۔

”براہ کرم..... ایسا ممت کریں، پیچھے ہٹ جائیں!“ مسٹرویزی نے نرمی سے کہا۔ ”اسے ٹھیک کرنا بے حد آسان ہے..... یہ یقیناً ٹانی کھانے کی وجہ سے ہوا ہے..... میرا بیٹا فریڈ..... بڑا ہی شراری ہے..... لیکن یہ صرف پھیلا دینے والا جادو ہے..... کم از کم مجھے تو یہی لگتا ہے..... ذرا ٹھہریے!..... میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں.....“

لیکن اس سے تسلی پانے کے بجائے ڈرسلی گھر انداز بھی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔ پتو نیہ آنٹی زور زور سے سکیاں بھرنے لگیں اور ڈڈلی کی زبان کو زور سے باہر کھینچنے لگیں جیسے وہ اسے توڑنے کا ارادہ کئے ہوئے تھیں۔ اپنی ماں کی کھینچاتانی اور زبان کے وزن کے باعث ڈڈلی کا دم گھٹنے لگا۔ ورنن انکل اب اپنی برداشت کو بیٹھے تھے۔ انہوں نے پاس رکھا ہوا چینی مٹی کا ایک شوپیش اٹھایا اور اسے مسٹرویزی کی طرف کھینچ کر دے مارا۔ مسٹرویزی فوراً جھک گئے جس کے باعث شوپیں اڑتا ہوا ٹوٹی ہوئی دیوار کے شگاف میں جا گرا اور ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔

”ارے سینے تو سہی.....“ مسٹرویزی نے غصے میں اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔ ”میں آپ کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔“

زخمی بچھرے ہوئے گھوڑے کی مانند چکا گڑتے ہوئے ورنن انکل نے دوسرا شوپیں اٹھایا تھا۔

”ہیری جاؤ..... جلدی جاؤ!“ مسٹرویزی نے اپنی چھڑی ورنن انکل کی طرف گھماتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ”میں اسے سلبھالوں

گا.....“

ہیری اس مزیدار منظر کو مزید دیکھنا چاہتا تھا لیکن ورنن انگل کا پچینا ہوا دوسرا شوپیں اس کے باعث میں کان کے پاس سے گزر را تھا اسی لئے اس نے سوچا کہ بہتر یہی ہو گا کہ وہ معاملے کو مسٹرویزیلی کے سپرد کر دے جو اسے کسی نہ کسی سلبھا ہی لیں گے۔ وہ آگ کے شعلوں میں گھس گیا اور مڑ کر پیچھے دیکھتے ہوئے بولا۔ ”رون کے گھر کی طرف.....“، اس نے ڈرائیور کا جو آخری منظر دیکھا تھا۔ وہ یہ تھا کہ مسٹرویزیلی نے ورنن انگل کے ہاتھ سے تیسرا شوپیں کو اپنی چھپڑی سے اڑاڑا لاتھا۔ پتو نیہ آنٹی بدستور چیخ رہی تھیں اور ڈڈلی پر لیٹی ہوئی تھیں۔ جس کی چچپائی زبان کسی بڑے اڑدہے کی مانند فرش پر پھیلی ہوئی پھر کر رہی تھی۔ لیکن اگلے ہی لمحے ہیری بہت تیزی سے گھومنے لگا اور ڈریلی گھر اనے کا ڈرائیور کمہیں پیچھے شعلوں میں گم ہو گیا تھا۔



پانچواں باب

## ویزی بھائیوں کا جادوئی دھندا

ہیری تیزی سے دائرے انداز میں گھومتا رہا۔ اس نے اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے چپکار کی تھیں۔ اس کے نزدیک سے دھندا آتشدانوں کی چمنیاں گزرتی ہوئی جا رہی تھیں۔ پھر اسے چکر آنے لگے اور اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کر لیں۔ پھر جب آخر کار اسے لگا کہ اس کی رفتار ہی ہونے لگی ہے تو اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ یہ اچھا ہوا..... ورنہ وہ ویزی گھر کے آتشدان سے نکل کر منہ کے بل جا گر جاتا۔ وقت پر ہی اس نے اپنے ہاتھ پھیلا لئے تھے جس کی وجہ سے وہ چوت لگنے سے محفوظ رہا۔ وہ آتشدان کی سطح پر ہاتھوں کے بل گرا۔

فریڈ نے ہیری کو اٹھانے کیلئے اپنے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی تجسس بھرے انداز سے پوچھا۔

”اس نے چاکلیٹ کھائی؟“

”ہاں!“ ہیری نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔ ”وہ کیا چیز تھی؟“

”لوزہ ٹافی.....“ فریڈ نے مزہ لیتے ہوئے کہا۔ ”جارج اور میں نے مل کر اس کا فارمولہ تیار کیا ہے۔ یہ گلے کے غدوں کو متحرک کر دیتی ہے۔ ہم پوری گرمیوں میں کسی ایسے شکار کے تلاش میں تھے جس پر اس کی آزمائش کی جاسکے.....“

چھوٹا سا باور پی خانہ تھے ہوں سے گونج اٹھا۔ ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ رون اور جارج لکڑی کی ایک دھلی ہوئی میز کے گرد بیٹھے تھے۔ ان کے پاس سرخ بالوں والے دو اور لوگ بھی بیٹھے تھے۔ ہیری نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن وہ فوراً سمجھ گیا کہ وہ کون ہو سکتے ہیں؟ وہ دونوں رون کے سب سے بڑے بھائی بل ویزی اور چارلی ویزی ہی ہو سکتے تھے۔

”کیسے ہو ہیری.....؟“ ان دونوں میں سے قریب والے مسکرا کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس سے ہاتھ ملاتے وقت ہیری کو اپنی انگلیوں کے نیچے پھوڑوں اور گانٹھوں کا احساس ہوا۔ یہ چارلی ہو گا جو رومانیہ میں ڈریگن سنپھالنے کا کام کرتا تھا۔ چارلی کا ڈیل ڈول جڑواں بھائیوں کی طرح تھا۔ وہ پرسی اور رون کی طرح لمبا اور چھیری انہیں تھا۔ وہ متوسط قامت نوجوان تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور ہنس کلھ دکھائی دیتا تھا جس پر موسم کے تھیڑوں کے نشان تھے۔ اس کا چہرہ مہاسوں سے اتنا بھرا ہوا تھا کہ وہ بھورا دکھائی دے رہا تھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

اس کی بانہوں کی رگیں پھولی اور عضلات کٹا دار تھے۔ ایک بازو پر جلنے کا بڑا چمکدار نشان بھی دکھائی دے رہا تھا۔ بل بھی مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور اس نے بھی ہیری کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ ہیری بل کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ جادوگروں کے بینک گرگوٹس میں کام کرتا ہے اور ہو گوٹس کا ہیڈ بوانے رہ چکا ہے۔ ہیری رون کے منہ سے اس کا ذکر سن کر اس کی شخصیت کے بارے میں جواندازہ لگائے ہوئے تھا کہ وہ پرسی کی مانند ہو گا، جو قوانین توڑنے کے بارے میں سخت نتائج کی دہمکی دیتا رہتا تھا اور اپنے آس پاس کے تمام لوگوں پر رعب جھاڑتا رہتا تھا۔ بہر حال بل شاندار شخصیت کا مالک تھا۔ اس کے لئے اس سے زیادہ موزوں الفاظ ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ وہ دراز قد تھا اور اس کے بال بھی لمبے تھے۔ جنہیں اس نے کھینچ کر پیچھے کی طرف پونی میں باندھ رکھا تھا۔ وہ کان میں ایک بالی پہنے ہوئے تھا جس میں ایک زہریلا دانت لٹک رہا تھا۔ اس کے کپڑے کسی ڈسکوکلب میں بالکل بھی عجیب نہیں لگتے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے جو تے چڑے کے نہیں بلکہ ڈریگن کی کھال سے بنے ہوئے تھے۔

اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی کچھ اور کہہ پاتا، ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور مسٹرویزی جارج کے کندھے پر نمودار ہو گئے۔ ہیری نے انہیں پہلے کبھی اتنا غصے میں نہیں دیکھا تھا۔

”فریڈم نے جو کیا، وہ بالکل دلچسپ نہیں تھا۔“ وہ چلا کر بولے۔ ”آخر تم نے اس مالگو بچے کو کیا دیا تھا؟“

”میں نے تو اسے کچھ بھی نہیں دیا تھا۔“ فریڈ چالا کی سے مسکراتے ہوئے بولا۔ ”میں نے تو بس ٹافی گرائی تھی..... یہ اسی کی غلطی تھی کہ اس نے ٹافی اٹھا کر کھا۔ میں نے تو اسے ایسا کرنے کو نہیں کہا تھا.....“

”تم نے وہ ٹافی جان بوجھ کر گرائی تھی۔“ مسٹرویزی گرج کر بولے۔ ”تم جانتے تھے کہ وہ ڈائیگ پر ہے۔ تم جانتے تھے کہ وہ اسے اٹھا کر ضرور کھائے گا۔“

”اس کی زبان کتنی بڑی ہو گئی تھی.....؟“ جارج نے نہایت اشتیاق سے پوچھا۔

”جب تک اس کے میں پایا اسے ٹھیک کرنے دیتے تب تک چارفت لمبی ہو چکی تھی۔“

ہیری اور ویزی جڑواں بھائی زور سے ہنسنے لگے۔

”یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے۔“ مسٹرویزی چلا گئے۔ ”اس طرح کی حرکتوں سے جادوگروں اور مالگوؤں کے باہمی تعلقات پر برا اثر پڑتا ہے۔ میں نے اپنی آدمی زندگی مالگوؤں سے ناروا سلوک کی مخالفت کرنے میں گزار دی ہے اور میرے ہی بیٹے.....“

”ہم نے اسے مالگو سمجھ کر تو ایسا نہیں کیا تھا.....“ فریڈ نے غصے سے کہا۔

”نہیں..... ہم نے ایسا صرف اسی لئے کیا تھا کہ اسے سبق مل سکے کیونکہ وہ دوسروں کو بہت ستاتار رہتا تھا..... ہے نا ہیری!“

جارج نے جلدی سے کہا۔

”ہاں! یہ سچ ہے مسٹرویزی!“ ہیری نے اس کی طرف داری کرتے ہوئے کہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”بات نہیں ہے.....“ مسٹرویزی نے غصے سے کہا۔ ”ذر اٹھہر و ..... میں تمہاری ماں کو بتاتا ہوں۔“

”مجھے کیا بتانے والے ہو؟“ ان کے پیچے سے ایک آواز سنائی دی۔ مسٹرویزی ابھی باور پی خانے میں داخل ہوئی تھیں۔ وہ پستہ قد اور فربہ خاتون تھیں۔ ان کا چہرہ بہت شفیق تھا لیکن اس وقت ان کی آنکھیں شک کی وجہ سے سکڑی ہوئی تھیں۔

”اوہ..... ہیلو ہیری بیٹا!“ انہوں نے ہیری کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا پھر ان کی آنکھیں اپنے شوہر کی طرف لوٹ گئیں۔ ”تم مجھے کیا بتانے والے تھے آرٹھر؟“

مسٹرویزی بھجکے۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ فریڈ اور جارج سے کتنا ہی غصہ کیوں نہ دکھائیں، لیکن وہ مسٹرویزی کو کچھ نہیں بتانا چاہیں گے۔ خاموشی چھائی رہی اور مسٹرویزی گھبراہٹ سے بغایلیں جھانکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کی نظریں اپنی بیوی کا سامنا نہیں کر پا رہی تھیں۔ اسی لمحے باور پی خانے کے دروازے پر مسٹرویزی کے عین پیچھے دوڑ کیوں کے چہرے نمودار ہوئے۔ ایک کے پیچھے دار بھورے بال تھے اور سامنے والے دانت تھوڑے بڑے تھے۔ وہ ہیری اور رون کی دوست ہر مائی گرین بھر تھی۔ چھوٹی اور سرخ بالوں والی دوسری لڑکی رون کی چھوٹی بہن جیتی تھی۔ جیتنی ہی ہیری کی طرف دیکھ کر مسکراتی اور ہیری بھی جواب میں مسکرا یا۔ اس سے جیتنی کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا۔ جب ہیری پہلی بار ان کے گھر آیا تھا تبھی سے وہ ہیری کی دیوانی تھی۔

”مجھے کیا بتانے والے تھے آرٹھر.....“ مسٹرویزی نے خطرناک انداز میں غرا کر پوچھا۔

”اوہ ماڈلی!..... کچھ نہیں!“ مسٹرویزی دھیمے انداز میں بڑ بڑائے۔ ”فریڈ اور جارج نے ..... خیر کوئی بات نہیں میں نے سب کچھ سلب جھادیا ہے۔“

”انہوں نے اس بار کیا کیا ہے؟“ مسٹرویزی نے تپریاں چڑھا کر کہا۔ ”اگر اس کا تعلق ان دونوں کے خبیث جادوئی دھندرے سے ہے.....“

”رون! تم ہیری کو یہ کیوں بتاتے کہ وہ کہاں سوئے گا؟“ ہر مائی نے دروازے پر کھڑے کھڑے کہا۔ وہ شاید موقعہ کی نزاکت کو سمجھ گئی تھی۔

”وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کہاں سوئے گا؟“ رون نے تک کر کہا۔ ”ظاہر ہے کہ میرے کمرے میں جہاں وہ اچھلی مرتبہ سویا تھا.....“

”چلو، تم سب وہیں چلتے ہیں!“ ہر مائی نے زور دے کر کہا۔

”اوہ!..... ہاں ٹھیک ہے..... چلو!“ رون اس کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔

”ہاں ہم بھی چلتے ہیں۔“ جارج نے جلدی سے کہا۔

”تم جہاں ہو وہیں کھڑے رہو.....“ مسٹرویزی نے غراتے ہوئے کہا۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

48

ہیری اور رون باورچی خانے سے باہر نکلے۔ وہ ہر ماہنی اور جینی کے ساتھ ہال میں سے ہوتے ہوئے بے ڈول سیڑھیوں پر پنجھے۔ جو طیبی میٹر ہی ہو کر بالائی منزل پر جا رہی تھیں۔

”جارج اور فریڈ کے جادوئی دھندے سے کیا مراد ہے؟“ ہیری نے اوپر چڑھتے ہوئے پوچھا۔ رون اور جین دونوں ہی نہ پڑے۔ لیکن ہر ماہنی پر سنجیدگی طاری رہی۔

”میں جب جارج اور فریڈ کے کمرے کی صفائی کر رہی تھیں تو انہیں وہاں سے بڑی تعداد میں آرڈرفارم ملے۔“ رون نے دھیسی آواز میں کہا۔ ”ان میں عجیب و غریب شرارتی چیزوں کی لمبی فہرست تھی جن کے آگے ان کی قیمتیں درج تھیں۔ یہ سارا سامان انہوں نے خود ایجاد کیا تھا۔ بے حد مزاحیہ سامان، نقلی جادوئی چھپریاں، چالبازی بھری مٹھائیاں اور اسی طرح کی کافی ساری چیزیں۔ ویسے تمام چیزیں کمال کی تھیں۔ مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ انہوں نے یہ سب کچھ کب اور کیسے کر لیا تھا؟“

”ہمیں کئی سالوں سے ان کے کمرے میں سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں لیکن ہم نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ کوئی چیز ایجاد کر رہے ہوں گے۔ ہمیں تو لگ رہا تھا کہ انہیں دھماکوں کی آوازیں ہی پسند ہیں۔“ جینی نے جوشی آواز میں بتایا۔

”مسئلہ صرف اتنا ہے کہ زیادہ تر سامان..... دراصل پورے کا پورا سامان، تھوڑا اخطرناک ہے۔“ رون نے کہا۔ ”اور جانتے ہو کہ وہ لوگ اس سامان کو ہو گورٹ میں پیچ کر پسیے کمانے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ یہ راز منکش ہوتے ہی میں ان پر غصے سے برس پڑیں۔ میں نے انہیں بتا دیا کہ انہیں مستقبل میں ایسا کوئی بھی سامان بنانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ میں نے ان کے سارے آرڈرفارم جلا دیئے ہیں..... وہ تو ان پر پہلے سے ہی غصہ تھیں کہ انہیں اوڈ بلیو ایل (OWLs) میں اتنے نمبر نہیں ملے تھے جتنی میں کو توقع تھی۔“ اوڈ بلیو ایل عمومی درجے کا جادوگری گریڈ تھا جس میں ہو گورٹ کے طلباء پندرہ کی عمر میں اپنی جادوئی صلاحیت کا امتحان دیتے تھے۔

”اوہ مسئلہ یہ بھی تو ہے۔“ جینی بولی۔ ”میں چاہتی ہیں کہ وہ ڈیڈی کی طرح محکمہ جادوئی وزارت میں ملازمت کریں لیکن انہوں نے میں کو صاف الفاظ میں بتا دیا کہ وہ جادوئی جوک شاپ یعنی جادوگری کی حیران کن اور شرارتی چیزوں کی دوکان کھولنا چاہتے ہیں۔“ اسی وقت دوسرا منزل پر ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور سینگ کے فریم والا چشمہ پہنے ہوئے ایک چڑھتا چہرہ دکھائی دیا۔

”کیسے ہو پرستی؟“ ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”اوہ! ہیلو ہیری!“ پرسی چونک کربولا۔ ”میں سوچ رہا تھا کہ اتنا شور کون مچا رہا ہے؟ میں یہاں پر بڑا ہی ضروری کام کر رہا ہوں۔ مجھے دفتر کی ایک رپورٹ تیار کرنا ہے..... اور جب لوگ سیڑھیوں پر دھم دھم کرتے ہوئے چڑھتے ہیں تو ڈھنگ سے سوچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔“

”ہم دھم دھم نہیں کر رہے تھے پرستی!“ رون احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ”ہم تو آرام سے چل رہے تھے۔ اگر ہم نے محکمہ جادوئی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

وزارت کے امور میں دخل اندازی کی ہے تو اس کیلئے ہمیں معاف کرو۔“  
”تم کیا کر رہے ہو؟“ ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

”بین الاقوامی جادوئی تعلقات عامہ کی تعاون و امداد بآہمی کے لئے ایک روپورٹ تیار کر رہا ہوں۔“ پرسی نے فخر سے کہا۔ ”ہم جادوئی کڑا ہیوں کی اوسطاً موٹائی طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پیرون ممالک سے درآمد کی جانے والی کڑا ہیاں کچھ زیادہ ہی پتلی ہیں۔ کڑا ہیوں سے سیال رسنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں یہ تین فیصد کے لحاظ سے بڑھتے جا رہے ہیں۔“

”تمہاری روپورٹ سے دنیا بدل جائے گی؟“ رون نے تنک کر کہا۔ ”مجھے امید ہے کہ کڑا ہیوں کے رسنے کی رفتار کی خبر روز نامہ جادوگر کے پہلے صفحے پر شہ سرخی کی طرح چھپے گی۔“  
پرسی کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا۔

”تم چاہو جتنی بھی ہنسی اڑا لو رون!“ اس نے جو شیئے انداز میں کہا۔ ”جب تک تم کسی طرح کا موثر قانون نہیں بناؤ گے، تب تک بازار میں ایسی ہی گھٹیا اور ناقص کڑا ہیوں کی کھیپ آتی رہے گی۔“

”ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے.....“ رون بولا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ پرسی نے اپنے بیڈروم کا دروازہ دھماکے سے بند کر لیا۔ ہیری، ہر ماہنی اور جینی بھی رون کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ اسی وقت نیچے سے چینچنے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ مسٹر دیزلی نے اپنی بیوی کو ٹانیوں کے بارے میں سچائی بتا دی تھی۔

رون گھر کے سب سے اوپر والے حصے میں رہتا تھا۔ یہاں پر کافی کچھ دیسی ہی حالت میں تھا جیسا ہیری کے گذشتہ قیام کے دوران دکھائی دیا تھا۔ رون کی پسندیدہ کیوڈچ ٹائم چڈلے کینوںز، کے مشہور کھلاڑیوں کے وہی پوستر دیوار پر لگے ہوئے تھے۔ کھڑکی کی چوکھٹ پر مجھلیوں کا بڑا امرتباں رکھا ہوا تھا جس میں پچھلی مرتبہ مینڈک کے انڈے تھے لیکن اب وہاں ایک بہت بڑا مینڈک دکھائی دے رہا تھا۔ رون کا بوڑھا چوہا سکے برز، اب وہاں نہیں تھا۔ لیکن اس کی جگہ چھوٹا بھوا الو آگیا تھا۔ جس نے رون کا خط پر ایک ڈرائیور میں ہیری تک پہنچایا تھا۔ وہ ایک چھوٹے پنجرے میں اوپر نیچے پھدک رہا تھا اور لگاتار چیخ رہا تھا۔

”چپ رہو گک!“ رون نے غرا کر اسے کہا۔ کمرے میں چار بستہ ساتھ ساتھ لگے ہوئے تھے۔ جن کے نیچے میں گزرتے ہوئے رون نے ہیری سے کہا۔ ”فریڈ اور جارج بھی ہمارے ساتھ یہیں سوئیں گے کیونکہ بل اور چارلی ان کے کمرے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ویسے بھی پرسی اپنے کمرے میں کسی کو گھسنے نہیں دے گا۔ کیونکہ اسے بہت کام کرنا ہوتا ہے.....!“

”رون! تم نے اس الو کا نام گپ کیوں رکھا ہے؟“ ہیری نے اچانک سوال کیا۔

”کیونکہ یہ نہایت احمق ہے۔“ جینی نے نہس کر کہا۔ ”ویسے اس کا صحیح نام تو گپ وجیوں ہے۔“

”ہاں! اور گپ وجیوں کوئی احمقانہ نام نہیں ہے۔“ رون نے سینہ پھیلا کر کہا۔ اس نے ہیری کو بتایا۔ ”جینی نے ہی اس کا نام گپ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

50

رکھا تھا۔ بعد میں میں نے اسے بد لئے کی کوشش بھی کہا لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ کسی دوسرے نام پر جواب ہی نہیں دیتا تھا۔ اس لئے اب اس کا نام پگ پڑھ کا ہے۔ مجھے اسے یہاں اوپر رکھنا پڑتا ہے کیونکہ اس کی حرکتوں کی وجہ سے ایرل اور ہرمس بہت چڑھتے ہیں۔ سچ کہوں تو میں بھی اس سے بہت چڑھتا ہوں.....”

پگ و جیون..... خوشی سے اپنے پنجھرے میں چاروں طرف اڑتا رہا اور تینکھی آواز میں سیٹیاں بجاتا رہا۔ ہیری، رون کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا اس لئے اس نے اس کی بات کو سنبھال گئی سے نہیں لیا۔ رون اپنے بوڑھے چوہے سکے بزر کے بارے میں بھی لگاتار یہی سب کہتا رہتا تھا۔ لیکن جب اسے لگا کہ ہر ماں نی کی بلی کروک شانکس نے اسے کھالیا ہے تو وہ ہتھے سے اکھڑا ہوا دکھائی دینے لگا۔ ”کروک شانکس کہاں ہے؟“ ہیری نے ہر ماں سے پوچھا۔

”وہ باہر با غصے میں ہو گی۔“ ہر ماں نے جواب دیا۔ ”اسے بالشتیوں کا تعاقب کرنے میں مزہ آتا ہے۔ اس سے پہلے بھی اس نے بالشتی نہیں دیکھے تھے۔“

”پرسی اپنی ملازمت سے خوب لطف اندوز ہو رہا ہو گا ہے نا!“ ہیری نے ایک بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دیوار پر لگے پوستر میں چڈلے کیونز کے کھلاڑیوں کو اندر باہر آتے جاتے ہوئے دیکھا۔

”لطف اندوز ہو رہا ہے؟“ رون نے بڑے رازدار نہ انداز میں کہا۔ ”مجھے تو لگتا ہے کہ اگر ڈیڈی اسے کان سے پکڑ کر گھرنہ لا لیں تو وہ تو گھر بھی نہیں آئے گا۔ وہ ملازمت پا کر پورا پاگل ہو گیا ہے۔ اس کے باس کے بارے میں کوئی بھی بات مت چھیڑنا..... مسٹر کراوچ کے مطابق..... جیسا میں نے مسٹر کراوچ سے کہا..... مسٹر کراوچ کی یہ رائے ہے کہ..... مسٹر کراوچ مجھے بتا رہے تھے..... ایسا لگتا ہے کہ پرسی تو مسٹر کراوچ کا دیوانہ ہو گیا ہے اور ان کے ساتھ کسی دن شادی بھی رچا لے گا۔“

”تمہاری گرمیوں کی تعطیلات کیسے گزریں ہیری؟“ ہر ماں نے اچانک پوچھا۔ ”کیا تمہیں ہمارا بھیجا ہوا کھانے پینے کا سامان مل گیا تھا؟“

”ہاں! تمہارا بہت بہت شکریہ!“ ہیری نے مسکرا کر کہا۔ ”ان کیکوں کی بدولت ہی تو میں زندہ نجح پایا ہوں۔“ ”تمہیں اس کی کوئی خبر ملی؟“ رون نے ہیری سے پوچھا۔ لیکن اسی وقت ہر ماں نے آنکھ جھپک کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ ہیری جانتا تھا کہ رون سیرلیں بلیک کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ سیرلیں کو جادوئی ملکے سے بچانے میں رون اور ہر ماں نے ہیری کی مدد کی تھی اور وہ ہیری کے قانونی سر پرست کے بارے میں اتنے ہی فکر مند تھے۔ بہر حال جیسی کے سامنے اس کے بارے میں گفتگو کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ صرف وہ تینوں اور ڈیبل ڈور ہی جانتے تھے کہ سیرلیں کیسے فرار ہوا تھا؟ صرف انہیں ہی اس کی بے گناہی کا لیقین تھا۔

”مجھے لگتا ہے کہ ان لوگوں کی بحث اب ختم ہو گئی ہو گی۔“ ہر ماں نے کمرے میں چھائے ہوئے عجیب سکوت کو توڑتے ہوئے

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

کہا۔ کیونکہ جتنی انتہائی تجسس سے رون کو اور کبھی ہیری کے چہروں کو ٹھوٹ رہی تھی۔ ”ہم نیچے جا کر ڈنر کیلئے تمہاری میں کی مدد کریں؟“ ”ہاں! ٹھیک ہے۔“ رون نے جلدی سے کہا۔ وہ چاروں کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ مسزویزی باور پری خانے میں تہائی تھیں۔ وہ بہت غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

جب وہ لوگ اندر پہنچ تو مسزویزی نے انہیں گھور کر دیکھا۔

”ہم باہر باعثے میں بیٹھ کر کھانا کھائیں گے۔ اندر گیارہ لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔ لڑکیوں! تم پلیٹیں باہر لے جاؤ۔ بل اور چارلی میزیں لگا رہے ہیں۔“ مسزویزی نے تھکمانہ لبھے میں کہا۔ پھر وہ رون اور ہیری کو دیکھ کر بولیں۔ ”اور تم دونوں چھری کا نٹے لے جاؤ۔“ اس کے بعد انہوں نے سنک میں رکھے آلوؤں کی طرف اپنی چھڑی لہرائی۔ غصے کی وجہ سے انہوں نے اپنی چھڑی کچھ زیادہ ہی تیز گھما دی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آلواتی تیزی سے اچھلے کہ دیواروں اور چھت سے جاٹکرائے۔

”اوہ! خدا کیلئے.....“ مسزویزی نے اب اپنی چھڑی ایک طشتہ کی سمت میں لہرائی جو فرش پر پھسلتی ہوئی آلوؤں کو سمینٹنے لگی۔ انہوں نے الماری سے برتن نکالے اور غصے سے بولیں۔

”وہ دونوں .....“ ہیری سمجھ گیا کہ وہ فریڈ اور جارج کے بارے میں بول رہی تھیں۔ ”کیا پتہ ان کا کیا ہوگا؟ ..... زندگی میں کچھ بننا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ لبس زیادہ سے زیادہ ہر وقت مصیبت ہی کھڑی کرنے پر تلے رہتے ہیں .....“

انہوں نے تابے کے ایک بڑے فرائی پین کو باور پری خانے کی میز پر پٹھا اور اس میں چھڑی لہرانے لگیں۔ چھڑی کی نوک سے کریبی چٹنی باہر نکلنے لگی۔

”ایسا نہیں ہے کہ ان کے پاس عقل نہیں ہے۔“ انہوں نے چھنٹتے ہوئے کہا اور فرائی پین کو چوٹھے پر رکھ دیا۔ پھر چھڑی کو جھٹک کر چوٹھے میں آگ روشن کر دی۔ ”لیکن وہ دونوں اپنی عقل کو کسی صحیح سمت میں استعمال کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے ہیں۔ اگر وہ جلد ہی صحیح راستے پر نہیں آئے تو کسی مشکل میں پھنس جائیں گے، جس میں سے باقی بہن بھائی بھی انہیں نکال نہیں پائیں گے۔ اگر وہ اپنے اسی طرز عمل پر قائم رہے تو کسی دن جادو کے ناجائز استعمال، کا دفتر ان پر مقدمہ دائر کر کے انہیں کڑی سزادینے سے گریز نہیں کرے گا۔“

مسزویزی نے اپنی چھڑی چھری کا نٹوں کے شلف کی طرف لہرائی۔ شلف کے دروازے کھل گئے اور ان میں کئی چھریاں ہوا میں اڑتی ہوئی باہر نکلیں۔ رون اور ہیری دونوں جلدی سے ان کے راستے سے ہٹ گئے۔ چھریاں اڑتی ہوئی طشتہ پر آئیں اور اس میں رکھے ہوئے آلوؤں کو کانٹے لگیں۔

”میں نہیں جانتی کہ ہم سے ان کی پرورش میں کہیں غلطی ہوئی ہوگی۔“ وہ بڑ بڑاتی ہوئی بولیں۔ انہوں نے اپنی چھڑی ایک طرف رکھی اور مزید فرائی پین نکالنے لگیں۔ ”سالوں سے یہی ہو رہا ہے۔ ایک کے ایک غلط کام کرتے جا رہے ہیں۔ ہماری بات تو سنتے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

52

ہیں.....اوہ دوبارہ ہو گیا!“ انہوں نے اسی دوران میز سے اپنی چھڑی اٹھائی تھی لیکن اسے اٹھاتے ہی اس میں ایک دھماکہ ہوا اور وہ رہڑ کے ایک چوہے میں بدل گئی۔

”پھر سے ان کی نقلی چھڑی.....“ وہ چلا اٹھیں۔ ”میں ان دونوں سے کتنی بار کہہ چکی ہوں کہ اپنی نقلی چھڑیوں کو ادھرا دھرمت پھینکا کریں۔“

انہوں نے اپنی اصلی چھڑی اٹھائی۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا کہ چوہے پر رکھے ہوئے فرائی پین میں سے تیزی سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ رون نے کھلے ہوئے شلف میں سے چھڑی کا نٹے اکٹھے کئے اور جلدی سے انہیں ہیری کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولا۔

”چلو! ہم چل کر بل اور چارلی کی مدد کریں۔“

وہ مسزویزی کے قریب سے گزر کر پیچھے والے دروازے سے نکلے اور احاطے کی طرف چل دیئے۔ وہ بھی کچھ قدم ہی چلے تھے تبھی ہر ماں تی کی نارنجی بھورے بالوں والی بلی کروک شانکس باعینچے سے بھاگتی ہوئی آئی۔ بوتل صاف کرنے والے برش کی مانڈاس کی دم ہوا میں تی ہوئی تھی اور وہ اس چیز کے پیچھے بھاگ رہی تھی جو مٹی میں آلو دھا آ لو جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے آلو کو پیر لگ گئے ہوں۔ ہیری نے فوراً پیچان لیا کہ وہ ایک بالشتبیہ تھا۔ وہ مشکل سے دس انج لمبا ہوا، اس کے سینگ دار چھوٹے پاؤں نہایت رفتار سے دوڑ رہے تھے اور وہ احاطے سے باہر کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ آخر وہ دوڑتا ہوا دروازے کے پاس رکھے ہوئے لگنڈن کے بوٹ میں سر کے بل کو دگیا۔ جب کروک شانکس نے اپنا پنجہ بوٹ میں ڈال کر اسے پکڑنے کی کوشش کی تو وہ بالشتبیہ پاگلوں کی طرح قہقہے لگانے لگا۔ اسی پل ہیری اور رون کو احاطے کے دوسرا طرف کسی چیز کے ٹکرانے کی بڑی تیز آواز سنائی دی۔ جیسے ہی وہ باعینچے میں داخل ہوئے تو انہیں پتہ چل گیا کہ وہ آواز کہاں سے آئی تھی؟ انہوں نے دیکھا کہ بل اور چارلی نے اپنی چھڑیاں نکال رکھی تھیں اور وہ دٹوٹی ہوئی لکڑی کی پرانی میزوں کو ہوا میں اڑا رہے تھے۔ دونوں میں گھمسان کا مقابلہ چل رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے کی میز کو ز میں میں گرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ فریڈ اور جارج تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کر رہے تھے، جیسی قہقہے لگا رہی اور اس کی بغل میں کھڑی ہر ماں تی اس گومگوئی کا شکار تھی کہ اس موقع پر اسے خوش ہونا چاہئے اور پھر فرمند.....

اسی وقت بل کی میز نے ہوا میں بل کھا کر چارلی کی میز کا ایک پایہ دھماکے کی آواز کے ساتھ توڑ ڈالا۔ دھماکے کی زور دار آواز کے ساتھ ہی ایک تیکھی سی آواز گونجی۔ سب کی گرد نیں اوپر اٹھ گئیں۔ دوسری منزل کی کھڑکی میں سے پرسی کا آدھا دھڑ باہر نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے دمک رہا تھا۔

”تم لوگ فوراً انہیں نیچے اتارو.....“ وہ چیخ کر بولا۔

”اوہ معاف کرنا!“ بل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تمہاری کڑا ہیاں کیسی ہیں؟“

”بہت بڑی!“ پرسی چیخ کر کہا اور کھڑکی دھڑام سے بند کر لی۔ بل اور چارلی نے ہنسنے ہوئے میزوں کو گھاس پر بحفظ اتار

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

دیا۔ اس کے بعد بل نے چھپڑی لہرائی اور میز کے ٹوٹے ہوئے پایوں کو دوبارہ جوڑ کر ٹھیک کر دیا۔ اگلے ہی لمحے ہوا میں میز پوش نمودار ہوئے اور وہ خود بخود لہراتے ہوئے میزوں پر بچھ گئے۔

سات بجے تک دونوں میزوں پر مسٹرویزی کا بنایا ہوا لذیذ کھانا چکا تھا۔ جب ویزلي گھرانے کے نو افراد، ہیری اور ہر ماہنی کے ہمراہ گھرے نیلے آسمان کے تلے کھانے کیلئے ان میزوں کے گرد بیٹھے تو میزوں کے بوجھ سے بری طرح کراہنے لگیں۔ جس لڑکے نے تمام گرمیوں میں باسی کیک سے، ہی اپنا پیٹ بھرا ہو، اس کیلئے یہ سب کچھ جنت کی نعمتوں سے کم نہیں تھا۔ پہلے تو ہیری بات کرنے کی بجائے دوسروں کی سنتار ہا اور اپنی تمام توجہ کھانے پر مبذول رکھی۔ وہ مرغی اور ران کا سالن، اُبلے ہوئے آلو اور سلا دکھانے میں جت ہوا دکھائی دیا۔

میز کے بالکل دوسری طرف پری اپنے ڈیڈی کو کڑا ہیوں کی موٹائی اور پتلے پن پر بنائی ہوئی اپنی رپورٹ کی کارگزاری سنانے میں مصروف تھا۔

”میں نے مسٹر کراوچ سے کہا تھا کہ میں اسے منگل تک تیار کر لوں گا۔“ پری فخر سے کہہ رہا تھا۔ ”انہیں یہ کام اتنی جلدی ہونے کی امید نہیں تھی۔ لیکن میں فٹافٹ کام ختم کرنے پر یقین رکھتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر میں اسے وقت پر کرو دوں گا تو انہیں یقیناً اچھا لگے گا۔ میرا مطلب ہے کہ اس وقت ہمارے شعبے میں کافی کھینچا تانی چل رہی ہے سبھی لوگ کیوڈچ ورلڈ کپ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ہمیں جادوئی کھیل کے دفتر سے زیادہ مدد ملنے کی توقع نہیں ہے۔ لیوڈ و بیگ میں.....“

”مجھے تو لیوڈ و نہایت پسند ہے۔“ مسٹرویزی نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ”اسی نے تو ہمیں کیوڈچ ورلڈ کپ کے فائنل کے اتنی اچھی ٹکٹیں دلوائی ہیں۔ میں نے ایک بار اس کی مدد کی تھی، اس کے بد لے میں اس نے ہمارا یہ کام کر دیا ہے۔ ایک بار اس کا بھائی اوٹو، تھوڑا مشکل میں پھنس گیا تھا۔ اس کے سخن کی گھاس تراشنے والی مشین میں کئی جادوئی خرابیاں تھیں..... میں نے سارے معاملے کو سلچھا کر رفع دفع کر دیا تھا.....“

”اوہ بیگ میں کو پسند کیا جا سکتا ہے۔“ پری نے ان کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ”لیکن میں نہیں سمجھ پار ہا ہوں کہ انہیں اتنے اہم شعبے کا سربراہ کیسے بنادیا گیا ہے؟..... جب میں ان کا موازنہ مسٹر کراوچ سے کرتا ہوں اگر ہمارے شعبے کا کوئی فردا لاپتہ ہو جائے تو مسٹر کراوچ اسے ڈھونڈنے کیلئے زمین آسمان ایک کر دیں گے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ برتھا جور کنس ایک مہینے سے لاپتہ ہے۔ وہ تعطیلات گزارنے کیلئے البانیہ گئی تھی اور اب تک واپس نہیں لوٹی ہے۔“

”ہاں! کئی لوگوں سے میری اس بارے میں بات چیت ہوئی تھی۔“ مسٹرویزی تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ”لیوڈ و کا کہنا ہے کہ برتھا کافی لاپرواہ ہے، وہ پہلے بھی کئی بار اس طرح لاپتہ ہو چکی ہے۔ ویسے اگر میرے شعبے کے کسی فرد کے ساتھ ایسا ہوا ہوتا تو میں ضرور پریشان ہوتا.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”یہ سب جانتے ہیں کہ برتھا کبھی نہیں سدھ رکتی۔“ پرسی نے بات بڑھائی۔ ”میں نے سنا ہے کہ وہ سالوں سے ایک شعبے سے دوسرے شعبے میں دھکے کھارہی ہے۔ وہ اتنا کام نہیں کرتی ہے، جتنی کہ اس سے زیادہ مصیبتیں کھڑی کر دیتی ہے..... لیکن پھر بھی بیگ میں کو اس کی تلاش کی کوشش تو کرنا ہی چاہئے تھی۔ وہ ہمارے شعبے میں بھی پہلے کام کر چکی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ مسٹر کراوچ اسے کافی پسند کرتے تھے لیکن بیگ میں ان کی بات کو پہنچی میں اڑا کر کہتے ہیں کہ شاید اس نے نقشے کو غلط پڑھ لیا ہوگا اور البانیہ کے بجائے آسٹریلیا پہنچ گئی ہوگی۔ بہرحال.....“ پرسی نے ایک زوردار آہ بھری اور گل بزرگ کے شربت کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا۔ ”محکمہ جادو کے شعبے تعلقات عامہ برائے تعاون و باہمی امداد میں ہمارے پاس بہت زیادہ کام ہے۔ ہمارے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ دوسرے شعبوں کے لوگوں کی تلاش کرتے پھریں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں ورلڈ کپ فائنل کے بعد ایک اور بڑی تقریب کی اجراء بھی کرنا ہے۔“

اس نے مخصوص انداز میں اپنا گلا صاف کیا میز کے دوسرے سرے کی طرف دیکھا جہاں ہیری، ہر ماہی اور رون بیٹھے ہوئے تھے۔ ”آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں ڈیڈی؟ اس تقریب کو ترتیب دینے کے سبھی امور نہایت خفیہ رکھے گئے ہیں۔“ پرسی نے اب اپنی آواز بہت زیادہ دھیمی کر لی تھی۔

”جب سے اس نے ملازمت شروع کی ہے.....“ رون نے اپنی آنکھیں دائرہ انداز سے گھماتے ہوئے ہیری اور ہر ماہی کو سرگوشی نما لمحے میں بتایا۔ ”تب سے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے پوچھیں کہ کون سی تقریب ترتیب دی جانے والی ہے؟ شاید موٹے تلے والی کڑا ہیوں کی نمائش کا انعقاد ہونے والا ہوگا.....“

میز کے وسطیٰ حصے پر موجود مسزویزی، بل کے کان کی بالی کے بارے میں بحث کر رہی تھیں جو اس نے حال ہی میں پہنچی تھی۔

”.....بل! اس پر جوز ہریلا دانت لٹک رہا ہے، اس کے بارے میں بینک کے لوگ کیا کہتے ہیں؟“

”می!“ بل نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔ ”جب تک میں بینک کے لئے کمائی کرتا رہوں تب تک کسی کو بھی میرے حلئے کی پرواہ نہیں ہوگی۔“

”اور تمہارے بال بھی بہت بڑھ چکے ہیں۔“ مسزویزی نے تک کر کہا۔ وہ اپنی چھڑی کو پیار سے سہلا رہی تھیں۔ ”اگر تم کہو تو میں انہیں چھوٹا کر دیتی ہوں .....“

”مجھے تو ایسے ہی بال پسند ہیں۔“ جینی بولی جو بل کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ ”می! آپ کتنے پرانے زمانے کی ہو؟ ویسے بھی بل کے بال ڈیبل ڈور جتنے لمبے تو نہیں ہیں .....“

مسزویزی کے پاس بیٹھے ہوئے فریڈ اور جارج اپنے بڑے بھائی چارلی سے ورلڈ کپ کے بارے میں گفتگو میں ایسے مگن تھے کہ انہیں گرد و پیش کی خبر تک نہیں تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

55

”آئرلینڈ ہی ورلڈ کپ جیتے گا۔“ چارلی بھاری آواز میں کہہ رہا تھا کیونکہ اس نے اپنے منہ میں آلوٹھونسا ہوا تھا۔ ”سمی فائل میں آئرلینڈ نے پیروکی ٹیم کو مچھر کی طرح روندھڑا لاتھا۔“

”ویسے بلغاریہ کی ٹیم میں وکٹر کیرم ہے۔“ فریڈ نے ہنس کر کہا۔

”بلغاریہ کے پاس کیرم ہی ایک اچھا کھلاڑی ہے جبکہ آئرلینڈ کے ساتوں کھلاڑی بہترین ہیں۔ کاش برطانیہ فائل میں پہنچ پاتا۔ برطانیہ کی شکست بہت ہی شرمناک تھی، ہے نا؟“ چارلی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا تھا؟“ ہیری نے اشتیاق بھرے لبھے میں پوچھا۔ وہ پچھتا رہا تھا کہ پرائیویٹ ڈرائیور میں پھنس کر رہے کی وجہ سے اس کا جادوئی دنیا سے ناطہ ٹوٹ چکا تھا۔ اتنا پچھتا والا سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ہیری کیوڑچ کا دیوانہ تھا۔ ہو گورٹس میں اپنے پہلے سال میں ہی وہ گری فنڈ رفیق کی ٹیم کا متلاشی بن گیا تھا۔ اس کے پاس فائز بولٹ تھا جو دنیا کا سب سے تیز رفتار اڑنے والا بھاری ڈنڈا تھا۔

”برطانیہ اپنے حریف ٹرانسلوانيہ سے 390 اور 10 پاؤنٹس کے مقابلے سے ہار گیا تھا۔“ چارلی نے اُداسی بھرے لبھے میں کہا۔

”نہایت خراب کار کر دیگی کامظاہرہ کیا تھا۔ ویز کی ٹیم یو گنڈا سے ہار گئی اور سکاٹ لینڈ کی ٹیم کو سکبرگ نے پچھاڑا دیا۔“

پڈنگ (گھر پر بنی ہوئی سڑابری آئس کریم) کھانے سے پہلے ممزودیزی نے مووم بیاں جلا دی تھیں تاکہ باعیچے میں اندر ہیرانہ رہے۔ جب انہوں نے کھانا ختم کیا تو پتھنگے میز پر کافی نیچے منڈلانے لگے اور گرم ہوا میں گھاس اور پھولوں کی مہک شامل ہو گئی تھی۔ ہیری کا پیٹ اچھی طرح سے بھر چکا تھا۔ اس نے خوب ڈٹ کر کھایا تھا۔ اسے نہایت فرحت اور خوشگواری کا احساس ہو رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اب اسے دنیا سے کوئی شکایت باقی نہیں رہی تھی۔ اسے ہنسی آگئی جب اس نے کروک شانکس سے خوفزدہ ہو کر بھاگتے ہوئے بالشیوں کو گلاب کی جھاڑیوں کے نقچ چھلانگ میں لگاتے ہوئے دیکھا۔

رون نے چاروں طرف کا تھاٹ جائزہ لے کر جب پوری طرح تسلی کر لی کہ گھرانے کے سبھی لوگ اپنی اپنی باتوں میں مشغول ہیں تو اس نے ہیری سے بہت ہی دھیمی آواز میں پوچھا۔

”سیریس کی کوئی خبر ہے؟“

ہر ماں نے بھی چاروں طرف دیکھا اور غور سے سننے لگی۔

”ہاں!“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ”دو خط آئے ہیں۔ وہ ٹھیک ٹھاک لگ رہا ہے۔ میں نے اسے سے پہلے ہی خط لکھا ہے۔ اس کا جواب یہاں کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔“

اسے اچانک یاد آیا کہ اس نے سیریس کو خط کیوں لکھا تھا؟ اور ایک پل کے لئے تو وہ رون اور ہر ماں کو یہ بتانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ اس کے ماتھے کا نشان پھر سے دکھنے لگا تھا۔ وہ انہیں اپنے اس خواب کے بارے میں بھی بتانا چاہتا تھا جس نے اس کی نیند غارت کر دی تھی۔ لیکن وہ دراصل اس وقت اتنی خوشی اور طمانتی محسوس کر رہا تھا کہ کسی اور کوئی پریشانی میں ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

56

”ذرافت تو دیکھو!“ مسرویزی نے اچانک اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم سب کو اپنے اپنے بستروں میں ہونا چاہئے۔ تمہیں کل ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جانا ہے۔ اس کیلئے تمہیں کل منہ اندر ہیرے اٹھنا پڑے گا۔ ہیری! تم اپنے سکول کی لسٹ چھوڑ جانا۔ میں کل جادوئی بازار سے تمہارا سارا سامان لے آؤں گی۔ میں کل باقی سب لوگوں کا سامان لینے کیلئے وہاں جا رہی ہوں۔ ممکن ہے کہ ورلڈ کپ کے بعد اس کام کیلئے وقت نہ مل پائے۔ گذشتہ مرتبہ تو مجھ پانچ دن تک چلا تھا.....“

”واہ!..... کاش اس بار بھی ایسا ہی ہو۔“ ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔

”ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے!“ پرسی نے بوکھلانے ہوئے لبھے میں کہا۔ ”میں تو یہ سوچ کر ہی دہل جاتا ہوں کہ اگر پانچ دن تک دفتر نہ گیا تو میری میز پر کتنی ساری فائلوں کا ڈھیر اکٹھا ہوا جائے گا۔“

”ہاں! ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک بار پھر ڈریگن کا گوبزٹھج دے۔ ہے ناپرسی!“ فریڈ نے کہا۔

”وہ ڈریگن کا گوبزٹھیں تھا بلکہ ناروے سے آیا ہوا کھاد کا ایک نمونہ تھا۔“ پرسی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ”اس سے میرا کچھ ذاتی تعلق نہیں تھا۔“

”اس سے ذاتی تعلق ہی تھا۔“ فریڈ نے میز سے اٹھتے ہوئے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ ”کیونکہ وہ ہم نے ہی تو بھیجا تھا.....“



چھٹا باب

## گھر میں کنجی

ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ رون کے کمرے میں ابھی بستر پر لیٹا ہی تھا کہ مسزویزی نے جھنوجھ کر جگا دیا۔

”جانے کا وقت ہو گیا ہے ہیری بیٹا!“ انہوں نے نرم لبجے میں اسے کہا اور پھر وہ رون کے بستر کی طرف بڑھ گئیں۔

ہیری نے اپنی عینک کو ٹوٹ کر پہنا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ باہر ابھی تک گھر اندر ہی رہا تھا۔ می کے جگانے پر رون نے نیند کی حالت کچھ بڑھا دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے پاس والے پلنگوں سے بکھرے بالوں والے دوچھرے اپنے کمبلوں سے باہر نکلے۔

”کیا جانے کا وقت ہو گیا ہے؟“ فریڈ نے نہایت بے تابی سے پوچھا۔

انہوں نے خاموشی سے اپنے کپڑے پہنے، نیند کی وجہ سے کسی کا بات کرنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ پھر وہ چاروں خوابیدہ کیفیت میں جما نیا اور انگلڑا نیا لیتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ وہ کچھ دری بعد باورچی خانے میں داخل ہوئے۔ مسزویزی چولہے پر رکھے ہوئے ایک بڑے برتن میں کچھ پکارہی تھیں۔ وہ اپنی چھٹری سے اس میں موجود چیز کو اتھل پتھل کر رہی تھیں۔ دوسری طرف مسٹر میز کے پاس بیٹھ کر چمٹی کاغذوں کے بڑے ٹکٹوں کی جانچ پڑتاں کر رہے تھے۔ جب لڑکے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اپنی بانہیں پھیلا لیں تاکہ لڑکے ان کے کپڑوں کو اچھی طرح دیکھ سکیں۔ مسٹر میز نے گالف والا جمپر اور بہت پرانی جینز کی پتلوں پہن رکھی تھی جو ان کے لحاظ سے تھوڑی زیادہ بڑی تھی لیکن چڑے کی موٹی بیلٹ سے کس کر بندھی ہوئی تھی۔

”تمہیں کیا لگتا ہے؟“ انہوں نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔ ”ہمیں عام لوگوں کی طرح دکھائی دینا چاہئے۔ کیا میں مالکوؤں جیسا دکھائی دے رہا ہوں۔“

”بالکل..... بہت عمدہ!“ ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بل، چارلی اور پر پر..... پر سی کہاں ہیں؟“ جارج نے کہا جو آخر میں جماں کو روک نہیں پایا تھا۔

”وہ لوگ ثقاب اڑان سے وہاں پہنچیں گے۔“ مسزویزی نے بتایا۔ وہ اب بڑے برتن کو ہوا میں اڑاتے ہوئے میز کی طرف لا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

رہی تھیں۔ اور پھر وہ کٹوریوں میں دلیے جیسا کھانا ڈالنے لگیں۔ ”اس لئے وہ تھوڑی دیریک اور سو سکتے ہیں۔“

ہیری جانتا تھا کہ ثقاب اُڑان مشکل کام تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ایک جگہ سے غائب ہو کر دوسری جگہ پڑھیک اسی وقت پر، ہی ظاہر ہو جانا۔ یعنی پلک جھپکتے ہی ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچ جانا، ہی ثقاب اُڑان کھلاتا تھا۔

”تو وہ اب تک سور ہے ہیں؟“ فریڈ نے شکایتی انداز میں کہا اور دلیے کی کٹوری اپنی طرف کھینچ لی۔ ”ہم بھی ثقاب اُڑان کیوں نہیں بھر سکتے؟“

”کیونکہ ابھی تمہاری عمر نہیں ہوئی ہے۔ اور تم نے اس کی تربیت حاصل نہیں کی اور نہ ہی امتحان پاس کیا ہے۔“ مسزویزی نے جھپڑ کتے ہوئے کہا۔ ”اوہ! یہ دونوں لڑکیاں کہاں رہ گئیں؟“

وہ تیزی سے باور پی خانے سے باہر نکلیں۔ سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔

”ثقاب اُڑان کیلئے امتحان بھی پاس کرنا پڑتا ہے؟“ ہیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اوہ ہاں!“ مسزویزی نے نکلیں پرانی جیز کے بچھلی جیب میں سنبھال کر رکھتے ہوئے کہا۔ ”محکمہ جادوئی ذرائع آمد و رفت نے تھوڑا عرصہ پہلے ہی دلوگوں پر لائسنس کی عدم موجودگی میں ثقاب اُڑان بھرنے پر بھاری جرمانہ عائد کیا ہے۔ ثقاب اُڑان بھرنा کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اگر صحیح طریقے کا استعمال نہ کیا جائے تو اس سے بہت ساری مشکلیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جن دلوگوں کے بارے میں میں بات کر رہا تھا، وہ ثقاب اُڑان بھرنے کی کوشش میں منقسم ہو گئے تھے۔“

ہیری کے علاوہ میز پر موجود سب لوگوں کے منہ سے آہ نکل گئی تھی۔

”منقسم ہو گئے تھے!..... اس کا کیا مطلب ہوا؟“ ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

”ان کا نصف دھڑ پیچھے چھوٹ گیا تھا۔“ مسزویزی نے اپنے دلیے میں چٹنی کے کئی پچھڑا لتے ہوئے کہا۔ ”ظاہر ہے..... وہ پھنس کر رہ گئے تھے۔ وہ ادھر بھی نہیں ہل سکتے تھے اور ادھر بھی نہیں۔ مصیبت سے باہر نکلنے کیلئے انہیں جادوئی ایئر جنسی سکواڈ کا انتظار کرنا پڑا۔ اس میں بہت سی کاغذی کارروائی کرنا پڑی۔ جن مالگوؤں نے ان کے نصف دھڑ کو سڑک پر پڑے دیکھا تھا، ان کی سب کی یادداشت مٹانا پڑی.....“

ہیری کے ذہن میں اچانک یہ تصور ابھر آیا کہ پرائیویٹ ڈرائیو کے فٹ پاتھ پر کسی کے صرف دوپیر اور ایک آنکھ پڑی ہو جو ادھر ادھر دیکھنے کیلئے پتلی گھمارہ ہی ہو۔

”وہ ٹھیک تو ہو گئے تھے.....؟“ ہیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اوہ ہاں!“ مسزویزی نے سپٹ لبھ میں کہا۔ ”لیکن ان پر بھاری جرمانہ عائد کیا گیا۔ اسے اتارنے میں کافی لمبا وقت لگ جائے گا۔ ویسے مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ اس کام کو جلدی ہی دوبارہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ثقاب اُڑان بھرنے میں کئی جھنجٹ ہوتے

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

ہیں۔ بہت سارے قابل جادوگر بھی اس جھنجڑ میں نہیں پڑتے۔ وہ ثقاب اڑان کے بجائے اپنے بھاری ڈنڈوں کا سفر زیادہ پسند کرتے ہیں..... مست رفقار مگر محفوظ ترین.....”

”لیکن بل، چارلی ارپسی تو یہ کام کر سکتے ہیں؟“

”چارلی کو دوبار امتحان دینا پڑا تھا۔“ فریڈ نے مسکرا کر چھکتے ہوئے بتایا۔ ”وہ پہلی بار میں فیل ہو گیا تھا کیونکہ وہ جہاں جانا چاہتا تھا۔ وہاں سے پچاس میل دور ایک شانگ مال میں پہنچ گیا تھا۔ مزے کی بات ہے کہ وہ شانگ مال میں خریداری کرنے والی ایک بوڑھی عورت کے سر پر جاتا تھا جو خوف سے ہی بے ہوش ہو گئی تھی.....“

”ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے۔ وہ دوسری بار میں تو پاس ہو گیا تھا۔“ مسزویزی نے جلدی دے کہا۔ وہ اب دوبارہ باورچی خانے میں داخل ہو چکی تھیں۔ تمام لوگ ٹھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”پرسی ابھی دو ہفتے پہلے ہی پاس ہوا ہے۔“ جارج نے کہا۔ ”تب سے وہ ہر صبح ثقاب اڑان کے ذریعے ہی باورچی خانے میں آتا ہے، کہیں سیڑھیاں اترنے کی رسمت نہ اٹھانا پڑے۔ دراصل وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ ہر کام کو بخوبی سرانجام دے سکتا ہے۔“ راہداری میں قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر ہر مائنی اور جینی کے چہرے دکھائی دیئے جو سوچے ہوئے اور نیند کے خمار میں ڈوبے ہوئے تھے۔

”ہمیں اتنی جلدی کیوں اٹھنا پڑا؟“ جینی نے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے میز پر پہنچ کر پوچھا۔ وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

”دراصل ہمیں تھوڑا پیدل چلانا پڑے گا۔“ مسزویزی نے کہا۔

”کیا؟“ ہیری چونک کر بولا۔ ”کیا ہم پیدل چل کرو ہاں جائیں گے جہاں ولڈ کپ ہونے والا ہے؟“

”نہیں..... نہیں! وہ جگہ تو میلوں دور ہے۔“ مسزویزی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ”ہمیں تو صرف تھوڑی دور تک ہی پیدل جانا ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اتنے سارے جادوگروں کا ساتھ مل کر پیدل چلناماگلوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر سکتا ہے۔ وہ پیدل چلنے والے گروہ کو شک کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔ ہمیں اپنے اچھے وقت میں بھی سفر کرتے وقت انتہائی محتاط انداز اپنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیوں جو ولڈ کپ جیسی بڑی تقریب کے موقع پر تو.....“

”جارج!“ مسزویزی اچانک زور سے چینیں جس کی وجہ سے بات ادھوری رہ گئی اور سب لوگ چونک کراس طرف دیکھنے لگے۔

”کیا ہوا؟“ جارج نے نہایت معصومیت سے پوچھا۔ لیکن کسی کو بھی اس کے چہرے پر چھائی ہوئے معصومیت پر بھروسہ نہیں ہوا۔

”تمہاری جیب میں کیا ہے؟“

”کچھ بھی نہیں.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”مجھ سے جھوٹ مت بولو.....“

اسی لمحے مسزویزی نے اپنی چھڑی اٹھا کر جارج کی جیب کی طرف گھمائی۔ ”باہر نکلو.....“  
جارج کی جیب سے کئی کئی چھوٹی چمکیلی اور رنگ برلنگی چیزیں باہر نکل پڑیں۔ اس نے انہیں لپک کر پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا۔ وہ تمام چیزیں ہوا میں مسزویزی کے ہاتھ میں جا پہنچیں۔

”ہم نے تمہیں کہا تھا نا..... کہ ان سب چیزوں کو تلف کر دو۔“ مسزویزی کا چہرہ غصے سے لال بھجوکا ہو گیا۔ ان کے ہاتھ میں لوزہ ٹافیوں کے کئی پیکٹ تھے۔ ”ہم نے تمہیں کہا تھا کہ یہ چیزیں ہمیں دوبارہ نظر نہیں آنا چاہئے۔ چلو! تم دونوں اٹھ کر اپنی جیسیں خالی کرو۔“  
یہ منظر برا حیران کن اور ناخوشنگوار تھا۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ جڑواں بھائی بڑی بھاری مقدار میں لوزہ ٹافیاں گھر سے باہر لے جانے کی منصوبہ بن دی بنائے ہوئے تھے۔ مسزویزی نے ایک معمولی جادوئی کلمے سے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا تھا اور ان کے کپڑوں میں سے تمام غیر قانونی ٹافیاں برآمد کر لیں۔

”باہر نکلو..... باہر نکلو..... ہر جگہ سے باہر نکلو.....“ وہ غصے سے چلا کر چھڑی گھماتے ہوئے غرامیں اور پھر ٹافیوں کے کئی پیکٹ ان کے کپڑوں کی ان گنت جگہوں سے باہر نکلا شروع ہو گئے، جارج کی جیکٹ کا استر پھٹ گیا اور وہاں چھپی ہوئی ٹافیاں نکل کر زمین پر گر گئیں۔ فریڈ کی جیز کی پتلوں کے چوڑے پاچے ادھڑ گئے اور وہاں سے بھی ٹافیاں نکلیں۔ یہ کہا جائے کہ ان دونوں کے جسم پر موجود کپڑے بری طرح سے ادھڑ گئے تھے تو غلط نہیں ہو گا۔ فرش پر لوزہ ٹافیوں کا ڈھیر پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

مسزویزی نے اپنی چھڑی کو اشارہ کیا تو ٹافیوں ڈھیر ہوا میں پرواز کرتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا اگلے ہی لمحے اس میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ سب جل کر بھسم ہو گیا۔ وہ دونوں ملاتی ہے نظر وہ سے دیکھتے رہ گئے۔

”انہیں بنانے میں ہم نے پورے چھ مہینے کڑی محنت کی تھی!“ فریڈ چیختا ہوا بولا۔

”اوہ! چھ مہینے کا وقت خرچ کرنے کیلئے اچھا مشغله ڈھونڈا تم لوگوں نے .....“ مسزویزی غصے سے دھاڑتی ہوئی بولیں۔ ”نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اوڈبلیویال (OWLs) میں معمولی نمبر..... اس میں واقعی حیرانگی والی کوئی بات نہیں ہے۔“

جب وہ چلنے کیلئے اٹھے تو گھر کا ماحول بالکل سازگار نہیں تھا۔ غصے اور ناراضگی کی گھشن پھیلی ہوئی تھی۔ مسزویزی نے جب مسزویزی کو الوداع کہا تو ان کے چہرے کر غصے کے تاثرات جھلک رہے تھے، وہ ان دونوں کوشلہ بار نظر وہ سے گھور رہے تھے۔ لیکن ان سے زیادہ غصہ تو جڑواں بھائیوں کے چہرے پر چھایا ہوا تھا، وہ ٹافیاں چھن جانے پر بے حد ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے بستے اپنی کمر پر لادے اور پیر قیختے ہوئے باور پچی خانے سے باہر نکل گئے۔ انہوں نے اپنی ممی کو سلام کرنا بھی گواہ نہیں کیا تھا۔

”سفر خیریت سے پورا ہو۔“ مسزویزی نے دھیسے لبھے میں کہا۔ پھر انہوں نے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر دور جاتے ہوئے جڑواں بھائیوں کی طرف کہا بلند آواز میں کہا۔ ”اور تم دونوں کان کھول کر سن لو۔ واپسی پر مجھے کوئی شکایت نہیں مانا چاہئے۔“ ان

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

دونوں جڑواں بھائیوں نے تو پلٹ کر دیکھا اور نہ ہی کوئی جواب دینا پسند کیا۔

”میں بل، چارلی اور پرسی کو دن چڑھتے ہی بھیج دوں گی۔“ مسزویزی نے مسٹرویزی کو کہا جب وہ ہیری، رون، ہر ماںی اور جینی کو ساتھ فریڈ اور جارج کے تعاقب میں جا رہے تھے۔ جلد ہی وہ سب اندر ہیرے میں کہیں گم ہو گئے۔ مسزویزی نے دروازہ بند کر لیا۔

باہر کافی خنکی چھائی ہوئی تھی اور چاند کھل آسمان میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ آسمان میں دائیں طرف کے بڑے حصے پر پھیلی ہوئی سبز روشنی اس امر کا اشارہ دے رہی تھی کہ صبح ہونے ہی والی ہے۔ ہیری پیدل چلتے ہوئے ان خیالوں میں گم تھا کہ کیوں چورلڈ کپ کا فائل دیکھنے کیلئے اس وقت ہزاروں کی تعداد میں جادوگر اپنے گھروں سے نکل کر تیزی سے سٹیڈیم کی طرف جا رہے ہوں گے۔ اس نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کر لی تھی اور مسٹرویزی کے پہلو میں ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرنے لگا۔

”مسٹرویزی! مالکوؤں کو دکھائی دیئے بغیر سب لوگ وہاں کیسے پہنچیں گے؟“ اس نے حیرت سے پوچھا۔

”یہ ایک وسیع پیانا نے پر پھیلا ہوا بڑا پیچیدہ انتظامی مسئلہ ہے۔“ مسٹرویزی گہری سانس لیتے ہوئے بولے۔ ”مصیبت یہ ہے کہ کم از کم ایک لاکھ سے زائد جادوگر اور لڈکپ کا میچ دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس اتنی بڑی جگہ نہیں ہے جہاں اتنے سارے جادوگروں کو ایک ساتھ بھانے کا اہتمام کیا جاسکے اور عارضی رہائش گاہیں بھی مہیا کی جائیں۔ ہمارے پاس ایسی دو جگہیں تو ہیں جہاں مالکوں بالکل نہیں گھوم سکتے۔ لیکن جادوئی بازار یا پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر ایک لاکھ جادوگروں کو اکٹھا کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہمیں مالکوؤں کی پہنچ سے دور ایک بڑا ایران جنگل تلاش کرنا پڑا۔ اور پھر متعدد احتیاطی مدد ایکر کا فوری بندوبست کرنا پڑا جن سے مالکوؤں کو وہاں کا پتہ نہ چل پائے۔ جنگل کو مالکوؤں کی نظر وہ سے ڈھانپنا پڑا۔ اس کام کیلئے محکمہ جادوئی وزارت پچھلے کئی مہینوں سے انتہک محنت کر رہا ہے۔ ظاہر ہے سب سے پہلے تو ہمیں میچ دیکھنے والوں کی آمد کے طریقوں کا انتظام کرنا تھا۔ اس لئے یہ طے کیا گیا کہ سیٹلکٹ خریدنے والوں کو دو ہفتے پہلے ہی آنارپے گا۔ سب کو اس بات سے خرد کر دیا گیا تھا کہ مالکوؤں کی گاڑیوں کا استعمال کم سے کم جادوگر کریں۔ ورنہ ان کی بسوں اور ٹرینوں میں بھیڑ مچ جائے گی جو انہیں ہماری طرف متوجہ کر سکتی ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ دنیا بھر سے جادوگر یہاں آرہے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ بہت سارے جادوگر ثقاب اڑان بھر سکتے ہیں لیکن ان کے نمودار ہونے کیلئے ہمیں ایسی جگہوں کا بندوبست کرنا پڑا جو مالکوؤں کی گزرگاہوں سے کافی دور تھیں۔ میراذاتی خیال ہے کہ ان کے نمودار ہونے کے مقام یقیناً جنگل کے اندر ہی کہیں بنائے گئے ہوں گے۔ جو لوگ ثقاب اڑان کا استعمال نہیں کرنا چاہتے یا نہیں کر سکتے ہیں ان کیلئے ہم نے گھری یونیورسٹی کی بھیجاں کیا ہے۔ یہ گھری یونیورسٹی کی بھیجاں جادوگروں کو پہلے سے طے کئے گئے وقت پر ایک مقام سے دوسرا سے مقام پر پہنچا دیتی ہیں۔ یہ ثقاب اڑان جیسا ہی انتظام ہے مگر اس میں ذاتی کوشش کا عمل دخل نہیں ہوتا۔ ضرورت پڑنے پر ایک ہی وقت میں بہت سارے لوگ ایک ساتھ سفر کر سکتے ہیں۔ دوسو کے قریب گھری یونیورسٹی محتاط حکمت عملی سے پورے برطانیہ میں الگ الگ جگہوں پر رکھی گئی ہیں۔ ہمارے گھر کے سب سے پاس والی گھری یونیورسٹی ہیڈ پہاڑی کی چوٹی پر رکھی گئی ہے، اس لئے

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

”ہم وہیں جا رہے ہیں.....“

مسڑویزی نے آگے کی طرف اشارہ کیا جہاں آٹھری سینٹ کچ پول نامی گاؤں سے دور ایک بڑی پہاڑی دکھائی دے رہی تھی۔

”گھری کنجیاں کس طرح کی چیزیں ہو سکتی ہیں؟“ ہیری نے اشتیاق بھرے لبجے میں پوچھا۔

”یہ کوئی بھی چیز ہو سکتی ہے۔“ مسڑویزی نے دھمے لبجے میں بتایا۔ ”ظاہر ہے کہ ہم بے کار دکھائی دینے والی چیزوں کو ہی گھری کنجیاں بناتے ہیں تاکہ مالگوانہیں دیکھ کر ان پر توجہ نہ دیں اور نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کا حملواڑ کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا سامان جسے وہ کچرا سمجھتے ہیں.....“

وہ اندر ہیرے میں گاؤں کی سڑک پر چلتے رہے۔ گھبیرناٹے میں ان کے قدموں کی آہٹ گونج رہی تھی۔ جب وہ گاؤں کے قریب سے ہوتے ہوئے گزرے تو آسمان میں ہلکی ہلکی روشنی پھوٹنے لگی تھی۔ اس کارنگ سیاہی سے بدلت کر گہری نیلا ہٹ میں بدلتا تھا۔ ہیری کو اپنے ہاتھ پیرسردی سے سن ہوتے محسوس ہونے لگے۔ مسڑویزی بار بار اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھ رہے تھے۔

ستوٹش ہیڈ پہاڑی پر چڑھائی کو طے کرتے ہوئے ان کی سانسیں پھولنے لگیں۔ اب ان میں مزید غفتگو کرنے کی ہمت باقی نہ رہی تھی۔ خرگوشوں کے چھپے ہوئے بلوں میں کبھی کبھار پاؤں سچنسنے سے وہ لڑکھڑا جاتے تھے۔ کئی بار وہ گھاس کے گھنے اور چکنے کچھوں پر پھسلتے پھسلتے بچے۔ ہیری کی ہر سانس اس کے سینے میں چھڑ رہی تھی اور اسے اپنے پیرا کڑتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ جب آخر کار اس کے پاؤں ہمار سطح پر آگئے تو اسے بڑی طمانتی محسوس ہوئی۔

”اوہ!“ مسڑویزی ہانپتے ہوئے بولے۔ انہوں نے اپنی عینک اتار کر سویٹر سے رگڑ کر صاف کی اور دوبارہ پہنٹے ہوئے کہا۔

”ہم وقت پر چکنچے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہمارے پاس ابھی بھی دس منٹ کا وقت باقی بچا ہے.....“

ہر ماںی بھی آخر پہاڑی کی چوٹی پر چکنچ گئی۔ اس نے اپنا سینہ پکڑ کر کھاتا۔

”اب ہمیں گھری کنجی کو تلاش کرنا ہے۔“ مسڑویزی زمین پر ادھر ادھر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ”کوئی بڑی چیز نہیں ہوگی..... چلو سب مل کر تلاش کرو.....“

وہ لوگ الگ الگ ستموں میں گھری کنجی کو تلاش کرنے لگے۔ بہر حال ابھی انہیں دو ہی منٹ ہوئے تھے کہ اسی وقت پر سکون ہوا میں ایک سرسراتی ہوئی آواز گنجی۔

”یہاں آ جاؤ آ رتھر..... سیڈر ک! تم بھی آ جاؤ..... مجھے گھری کنجی مل گئی ہے۔“

تاروں سے بھرے آسمان میں پہاڑی کے دوسرے کنارے پر دو لمبے عکس دکھائی دے رہے تھے۔

”آموں!“ مسڑویزی مسکرا کر چلانے والے آدمی کی طرف بڑھے۔ باقی سب لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔

مسڑویزی نے ایک سرخ چہرے والے جادوگر سے ہاتھ ملایا جس کی ڈاڑھی چھوٹی اور بھوری تھی اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک گندा

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

اور پرانا بد بودار جوتا کپڑا ہوا تھا۔

”یہ آموس ڈیگوری ہیں۔“ مسٹرویزی نے سب سے ان کا تعارف کرتے ہوئے کہا۔ ”یہ محکمہ قaudہ جات اور جادوئی جانداروں کے نظم و ضبط کے شعبے میں کام کرتے ہیں۔ تم لوگ ان کے بیٹھے سیدرک کو تو جانتے ہی ہو گے.....“

سیدرک ڈیگوری، سترہ سال کا پرکشش جوان لڑکا تھا جس کا کسرتی جسم دیکھ کر کوئی تعریف کرنے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ ہو گورس سکول میں ہفل پپ فریق میں پڑھتا تھا اور ان کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان اور متلاشی بھی تھا۔

”کیسے ہو؟“ سیدرک نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”بالکل ٹھیک!“ سب نے اس کی غیر متوقع موجودگی پر عجیب سے انداز میں کہا۔ البتہ جارج اور فریڈ نے محض سر ہلا کر اشارہ کیا تھا۔ سیدرک نے گذشتہ برس کے کیوڈچ مقابلوں میں گری فنڈر کی ٹیم کو ہرا دیا تھا۔ شاید اس بات کیلئے انہوں نے اسے ابھی تک معاف نہیں کیا تھا۔

”آپ کو کافی مسافت پیدل طے کرنا پڑی ہوگی؟“ سیدرک نے مسٹرویزی کی طرف سر گھما کر پوچھا۔

”کچھ زیادہ دور نہیں!“ مسٹرویزی نے ہنس کر کہا۔ ”ہم گاؤں کے دوسرے سرے پر ہی تور ہتے ہیں..... اور تم؟“

”ہمیں تورات دو بجے اٹھنا پڑا..... ہے ناسیدرک؟ جب سیدرک ثقب اڑان کے امتحان میں پاس ہو جائے گا تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔ پھر بھی ..... مجھے کوئی شکایت نہیں ہے..... ایک بورہ گیلن بھی ملیں تب بھی میں کیوڈچ ورلڈ کپ دیکھنے کا موقعہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا..... اور ٹکٹ بھی لگ بھگ اتنے ہی گیلن میں ملتے ہیں..... ویسے ایسا لگتا ہے کہ یہ سودا کچھ مہنگا نہیں رہا.....“ آموس ڈیگوری نے تینوں ویزی لڑکوں، ہیری، ہر ماٹنی اور جینی کو مسکرا کر دیکھا۔ ”آر تھر! یہ سب بچے تمہارے ہی ہیں.....؟“

”اوہ نہیں! صرف سرخ بالوں والے بچے ہی میرے ہیں۔“ مسٹرویزی نے اپنے بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”یہ ہر ماٹنی ہے، رون کی دوست اور یہ ہیری ہے رون کا دوست۔“

”اوہ میرے خدا!“ آموس ڈیگوری کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ ”ہیری..... ہیری پوٹر؟“

”ہاں!“ ہیری نے کہا۔

ہیری اس بات کا عادی ہو گیا تھا کہ اس سے ملتے وقت لوگ اس کی طرف بڑے اشتیاق اور حیرت بھری نظروں سے دیکھتے تھے اور ان کی پہلی نظر فوراً اس کے ماتھے کے زخم والے نشان پر جا ٹھہر تی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اس بات پر ہمیشہ ہی پریشان ہو جاتا تھا۔

”سیدرک نے تمہارے بارے میں بتایا تھا۔“ آموس ڈیگوری نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”اس نے گذشتہ سال تمہارے خلاف کھلیے گئے کیوڈچ میچ کے بارے میں مجھے بتایا تھا..... میں اس سے کہا تھا کہ سیدرک یہ تمہارے ماں باپ کیلئے کتنا عجیب اور خوشنگوار احساس رہے گا کہ تم نے..... تم نے ہیری پوٹر کو ہرا دیا۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

ہیری کو اس بات کا کوئی جواب بھائی نہیں دیا۔ اس لئے وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔ فریڈ اور جارج کی تیوریاں ایک بار پھر چڑھ گئیں۔ سیدر ک تھوڑا شرم مدد کھائی دے رہا تھا۔

”ڈیڈی! ہیری اپنے بہاری ڈنڈے سے گر گیا تھا۔“، اس نے بڑا کر کہا۔ ”میں نے آپ کو بتایا تو تھا..... اس کے ساتھ حادثہ پیش آگیا تھا.....“

”ہاں! لیکن تم تو نہیں گرے تھے..... ہے نا!“، آموس ڈیگوری نے خوشی سے اپنے بیٹے کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ”میرا سیدر ک بہت ہی سیدھا سادا اور شریف لڑکا ہے۔ لیکن سب سے عمدہ کھلاڑی ہی جیتنا ہے..... مجھے یقین ہے کہ ہیری بھی یہی کہے گا ہے نا؟ ایک کھلاڑی اپنے بہاری ڈنڈے سے گر جاتا ہے، دوسرا اپنے بہاری ڈنڈے پر جمار ہتا ہے اور نہیں گرتا..... اب یہ بتانے کیلئے کسی خاص عقل کی ضرورت نہیں ہے کہ کون سا کھلاڑی زیادہ اچھا ہے.....“

”اب تروانہ ہونے کا وقت ہو گیا ہے آموس!“، مسٹرویزی نے نقش میں پڑتے ہوئے کہا۔ انہوں نے دوبارہ گھٹری پر نظر ڈالی۔

”کیا کوئی اور بھی آنے والا ہے؟“

”نہیں! لگ بھگ گھر کے سبھی لوگ ایک ہفتہ پہلے ہی وہاں پہنچ گئے ہیں اور فاؤسٹس گھرانے کو لکھ ہی نہیں مل پائے ہیں۔“ مسٹر ڈیگوری نے کہا۔ ”اس علاقے میں اور کوئی تو ہے نہیں..... ہے نا؟“

”ہاں یہ بات تو ہے!“، مسٹرویزی نے کہا۔ ”اوہ! اب بس ایک ہی منٹ باقی بچا ہے..... اچھار ہے گا کہ ہم تیاری کر لیں.....“ انہوں نے ہیری اور ہر ماٹنی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں گھری یونیورسٹی کو چھونا ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہو گا۔ ایک انگلی سے بھی کام چل جائے گا۔“

چونکہ ان لوگوں کی کمر پر بھاری سامان لدا ہوا تھا اس لئے تھوڑی مشکل سے نولوگ اس پرانے گندے جوتے کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ جسے آموس ڈیگوری نے کپڑ رکھا تھا۔ پہاڑی پر ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور وہ سبھی ایک دائرہ اندماز میں ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ سبھی خاموشی سے انتظار کر رہے تھے۔ اچانک ہیری کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اگر اس وقت یہاں کوئی مالگلو آجائے تو اسے یہ منظر کتنا عجیب دکھائی دے گا..... ہلکے اندر ہیرے میں نولوگ پر اسرار اندماز میں دائرہ بنا کر کھڑے تھے جن میں بچے بھی شامل تھے۔ ایک گندے اور پرانے جوتے کو ہاتھ میں کپڑے انتظار کر رہے تھے.....

”تین.....“، مسٹرویزی گھٹری کی طرف دیکھتے ہوئے بڑا بڑا نیچے۔ ”دو..... ایک.....“

یہ فوراً ہی ہو گیا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے اس کی ناف کے پیچے لگا ہوا آنکڑہ اچانک ناقابلِ مزاجمت کے ساتھ آگے کی طرف اڑنے لگا۔ اس کے پاؤں زمین سے اوپر اٹھ گئے۔ اسے رون اور ہر ماٹنی اپنے دونوں پہلووں میں اڑتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے کیونکہ ان کے کندھے اس کے کندھوں سے بار بار لکھ رہے تھے۔ وہ تیزی سے گرجتی ہوئی ہوا اور گلد مذہبیتے ہوئے رنگوں کے نقش میں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

65

اڑ رہے تھے۔ اس کی چنگلیاں گلی جوتے کے ساتھ اس طرح چکلی ہوئی تھی جیسے وہ مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ رہی ہوا اور پھر.....  
اس کے پیروز میں سے نکرانے سے ہیری زمین گر گیا۔ گھری کنجی اس کے سر کے پاس دھم سے زمین پر جا گری۔ ہیری نے اوپر دیکھا۔ مسٹر ویزی، مسٹر ڈیگوری اور سیڈر ک اب بھی ہوا کھڑے تھے حالانکہ ان کے بال بکھر چکے تھے۔ باقی سبھی لوگ زمین پر گردے ہوئے دکھائی دیئے۔ ایک آواز آئی۔

”سٹولش ہیڈ پہاڑی سے پانچ نج کرسات منٹ والی گھری کنجی پہنچ چکی ہے.....“



ساتواں باب

## بیگ میں اور کراچ

ہیری، رون کو پرے ہٹا کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ دھند بھرے ویرانے میں پہنچ گئے تھے۔ اب کے سامنے دو تھکے اور چڑھتے دکھائی دینے والے جادوگر کھڑے تھے۔ جن میں سے ایک کے ہاتھ میں بڑی سی شہری گھڑی تھی جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں چمگی کاغذوں کا پلنڈہ اور قلم تھا۔ دونوں نے ہی مالگوؤں کے کپڑے پہن رکھے تھے لیکن وہ یہ کپڑے نہایت بچگانہ انداز میں پہنے ہوئے تھے۔ گھڑی والے آدمی نے اونی پینٹ کوٹ کے ساتھ ران تک اوپنچے جوتے پہن رکھے تھے جو جوتوں کے غلاف سمیت تھے۔ جبکہ اس کا ساتھی چنڈوں والا ہنگا اور کمبل جیسا چوغہ پہنے ہوئے تھا جس میں سرڈا لئے کیلئے ایک بڑا سوراخ تھا۔

”صحیح..... مسٹر باسل!“ مسٹر ویزلی نے لہنگے والے جادوگر کو جو تے والی گھری گھنی تھاتے ہوئے کہا۔ اس جادوگرنے جوتا لے کر پاس رکھے ہوئے ایک بڑے کھلے صندوق میں پھینک دیا۔ جس میں استعمال شدہ گھری گنجیاں پڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری کو اس صندوق میں ایک پرانا اخبار، مشروبات کے خالی ڈبے، بولیں اور چمرے فٹ بال دکھائی دیئے۔

”ہیلو آر تھر؟“ بسل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ”ڈیوٹی پر تو نہیں ہو..... ہے نا؟ کچھ لوگوں کا نصیب بڑا چھا ہوتا ہے..... ہم یہاں رات بھر سے کام کر رہے ہیں..... اچھا یہی رہے گا کہ تم جلدی ہی چلے جاؤ۔ سوا پانچ بجے کالے جنگل سے جادوگروں کا ایک بڑا جم گٹھا یہاں آنے والا ہے..... ذرا اٹھرو!..... میں تمہارے خیمے کی جگہ بتاتا ہوں..... ویزلی کہاں ہے؟..... ویزلی.....؟“ اس نے اپنے چمگی کاغذوں کے پلنڈے کو الٹ پلٹ کرنا شروع کر دیا۔ ”اوہ یہ رہا!..... اس طرف چوتحائی میل پیدل چلنا ہو گا۔ پہلا ہی میدان ہے۔ تمہارے علاقے کے منتظم کا نام ہے مسٹر رابرٹس!..... ڈیگوری! تمہارے خیمہ وہاں دوسرے میدان میں ہے۔ وہاں تم مسٹر پینس سے مل لینا.....؟“

”شکریہ باسل!“ مسٹر ویزلی نے کہا اور باقی سب کو اپنے عقب میں آنے کا اشارہ کیا۔ وہ بخوبی ویرانے میں چل دیئے۔ حالانکہ دھند میں انہیں زیادہ کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹ بعد ایک دروازے کے پاس پتھر سے بنا چھوٹا جھوپٹا دکھائی دیا۔ اس کے دوسری طرف دور تک ہیری کو خیموں کے لمبی لمبی قطاریں دکھائی دیں۔ خیمے جنگل کے ایک کنارے پر وسیع و عریض میدان میں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

نصب کئے گئے تھے۔ انہوں نے ڈیگوری اور سیدر کو الوداع کہا اور جھونپڑے کے دروازے کی طرف چل دیئے۔

ایک آدمی دروازے پر کھڑا خیموں کا جائزہ لینے میں مصروف دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری ایک نظر میں ہی سمجھ گیا کہ کئی ایکٹروں تک یہاں صرف یہی حقیقی مالگو تھا۔ جب اس آدمی نے قدموں کی چاپ سنی تو اس نے اپنا سرگھما کران کی طرف دیکھا۔

”صحیح بخیر!“ مسٹرویزی نے چمکتے ہوئے بولے۔

”صحیح بخیر.....“ مالگو نے سپاٹ لجھے میں جواب دیا۔

”کیا آپ ہی مسٹر ابرٹس ہیں؟“

”ہاں میں ہی ہوں۔“ اس نے کہا۔ ”اور آپ کون ہیں؟“

”ویزیلی..... دو خیمے ہیں..... دو دون پہلے ہی بک کرائے تھے۔“

”ٹھیک ہے۔“ مسٹر ابرٹس نے پرنگی ہوئی فہرست کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ”آپ کو وہاں جنگل میں جگہ ملی ہے، صرف ایک رات ہی رکیں گے؟“

”ہاں!“ مسٹرویزی نے جواب دیا۔

”آپ ابھی ادا یگی کریں گے؟“ مسٹر ابرٹس نے سوال کیا۔

”ہاں!..... ٹھیک ہے..... بالکل.....“ مسٹرویزی نے کہا۔ وہ جھونپڑے سے کچھ دور ہٹ گئے اور اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے ہیری کو اپنے پاس بلایا۔ ”میری مدد کرو ہیری!“ انہوں نے اپنی جیب سے مالگوؤں کے نوٹوں کی گذی نکالی اور اس میں سے نوٹ نکالنے لگے۔ ”یہ دس کا نوٹ ہے؟ آہا..... مجھے اس پر لگے ہند سے دکھائی دے رہے ہیں..... اور یہ یقیناً پانچ کا ہو گا؟“

”یہیں کا ہے.....“ ہیری نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی۔ انہیں اس بات سے پریشانی ہو رہی تھی کہ مسٹر ابرٹس ان کی باتیں سننے کی کوشش کر رہے تھے۔

”اوہو..... یہیں کا ہے..... مجھے مالگوؤں کے نوٹ سمجھ میں نہیں آتے ہیں.....“

جب مسٹرویزی صحیح نوٹ لے کر واپس پہنچے تو مسٹر ابرٹس نے اپاٹک پوچھا۔

”کیا آپ غیر ملکی ہیں.....؟“

”غیر ملکی؟“ مسٹرویزی کے چہرے پر حیرت پھیل گئی۔

”آپ پہلے فردنہیں ہیں جنہیں نوٹوں کے ساتھ دقت پیش آئی ہو۔“ مسٹر ابرٹس نے ان کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”دس منٹ پہلے دلوگوں نے مجھے سونے کے بڑے سکے دینے کی کوشش کی تھی۔“

”کیا واقعی.....؟“ مسٹرویزی نے بوکھلا کر کہا۔

مسٹر ابرٹس نے بقیہ دینے کیلئے اپنے غلے میں ہاتھ ڈالا۔

”یہاں پہلے کبھی اتنا ہجوم نہیں ہوا۔“ اس نے دھند بھرے میدان کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک کہا۔ ”سینکڑوں لوگوں نے پہلے سے جگہ بک کرائی ہے۔ عام طور پر لوگ اچانک ہی نجا نے کہاں سے نمودار ہو جاتے ہیں.....“

”اوہ حیرت انگیز.....!“ مسٹرویزی نے بقیہ دینے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا لیکن اس نے بقیہ پسے نہیں لوٹا۔

”یہاں ہر جگہ کے لوگ ہیں بہت سارے تو غیر ملکی ہیں، یہ صرف غیر ملکی ہی نہیں..... بڑی عجیب طرح کے لوگ ہیں۔ ایک آدمی تو لہنگا اور چوغنہ پہن کر گھوم رہا تھا.....“

”کیا سے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا؟“ مسٹرویزی نے فکرمندی سے پوچھا۔

”ایسا لگتا ہے کہ..... ایسا لگتا ہے کہ..... جیسے یہ کسی طرح کی تقریب ہو۔“ مسٹر ابرٹس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ”سبھی لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ لگتا ہے کہ یہاں کوئی بڑی..... عجیب طرح کی تقریب چل رہی ہے.....“

اسی لمحے بیگی جیسی پینٹ پہنے ہوئے ایک جادوگر جھونپڑے کے دروازے کے قریب نمودار ہوا۔ اس نے اپنی چھپڑی مسٹر ابرٹس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ”مُمُٹھُم.....“

مسٹر ابرٹس کی آنکھیں یک گھوم کر پلٹ گئیں اور بانہیں ہوا میں پھیل کر واپس پہلو میں آگئیں۔ اگلے ہی لمحے ان کے چہرے پر ہونقوں جیسے تاثرات دھائی دیئے۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان کی یادداشت کو منادیا گیا تھا۔

”آپ کی مدد کیلئے یہ نقشہ.....“ مسٹر ابرٹس نے مسکراتے ہوئے دھیمے لمحے میں کہا۔ ”اور یہ رہے آپ کے بقیہ پسے.....“

”بہت بہت شکریہ!“ مسٹرویزی نے جواب دیا۔

بیگی جیسی پینٹ والا جادوگر ان کے ساتھ دروازے تک گیا۔ وہ تھا ہوادھائی دے رہا تھا۔ اس کی ٹھوڑی نیلی تھی اور اس کی آنکھوں کے نیچے بینگنی رنگ کے حلقت پڑے ہوئے تھے۔ مسٹر ابرٹس سے دور پہنچنے کے بعد اس جادوگر نے مسٹرویزی سے بڑھا کر کہا۔ ”اس کی وجہ سے ہمیں بے حد پریشانی اٹھانا پڑ رہی ہے۔ دن میں دس بار تو اس پر یادداشت بھلانے والے جادوئی کلمے کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ تب جا کر وہ خوش رہتا ہے۔ اور یوڑو بیگ میں تو ذرا بھی مدنہیں کر رہا ہے۔ وہ تو محض قواف اور بالجروں کے بارے میں زور زور سے باتیں کرتا ہوا گھوم پھر رہا ہے۔ اسے مالگو مختلف تحفظ کی پالیسی کا کچھ احساس نہیں ہے۔ جب ورلد کپ ختم ہو جائے گا تب جا کر مجھے چین ملے گا..... بعد میں ملاقات ہوگی آرٹھر!“

وہ یکدم نظر وں سے غائب ہو گیا۔ وہ شلب اڑان کے ذریعے کہیں اور پہنچ گیا تھا۔

”لیکن مسٹر بیگ میں تو جادوئی کھیلوں کے شعبے کے سربراہ ہیں؟“ جینی نے حیرت سے پوچھا۔ ”انہیں تو مالگوں کے آس پاس قواف اور بالجروں کے بارے میں اس طرح کی باتیں نہیں کرنا چاہئے..... ہے نا؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے!“ مسٹرویزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور انہیں لے کر خیموں کی بستی کے دروازے کی طرف چل دیئے۔ ”لیکن لیوڈ وہمیشہ سے تحفظ کے بارے میں تھوڑا..... تھوڑا پرواہ ہے۔ ویسے کھیل کے شعبے میں اس سے زیادہ کوئی دوسرا پر جوش سربراہ ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ لیوڈ وہ پہلے برطانوی کیوڈ چ ٹیم میں تھا اور وہ دیمبورنس ویپن، کا اب تک کا سب سے اچھا پٹاؤ ہے۔“

وہ دھند بھرے میدان میں خیموں کی لمبی قطاروں کے پیچ چلتے رہے۔ زیادہ تر خیمے لگ بھگ عمومی دکھائی دے رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مالکوں نے مالکوں کی طرح خیمے لگانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ان سے غلطی یہ ہو گئی تھی کہ انہوں نے اپنے خیموں میں چمنی، کھینچنے والی گھنٹی یا موسم کا حال بتانے والے باد پیاسا گاڈیے تھے۔ بہر حال کہیں کہیں پرا کاڈ کا خیمے تو اس قدر جادوئی دکھائی دے رہے تھے کہ ہیری کو مسٹر رابرٹس کے چوکنا ہونے اور غور کرنے پر کوئی حیرانی نہیں ہوئی۔ میدان میں نصف فاصلے کی دوری پر ایک خیمہ بغیر کسی سہارے کے ایک بڑے محل جیسا دکھائی سے رہا تھا۔ یہ دھاری دار لیشمی کپڑے کے مجسمے جیسا بے تکا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی نے اپنی مصنوعی نمود و نمائش کیلئے بے حد اسراف سے کام لیا تھا۔ اس کے پیروں دروازے پر عجیب قسم کے مور بندھے ہوئے تھے۔ تھوڑا آگے چل کر وہ ایک ایسے خیمے کے قریب سے گزرے جو تین منزلہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس میں کئی کمروں کی کھڑکیاں کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس سے تھوڑا آگے ایک ایسا خیمہ تھا جس کے سامنے بڑے باعیچے بنے ہوئے تھے جس میں پرندہ نہان، دھوپ گھٹری اور فوارے لگے ہوئے تھے۔

”ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔“ مسٹرویزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”جب ہم جادوگر کہیں اکٹھے ہوتے ہیں تو اپنی نمود و نمائش کے اظہار سے باز نہیں آتے ہیں۔ اوہ یہ لو..... دیکھو!..... ہمارا خیمہ آہی گیا۔“

وہ میدان کے اوپر جنگل کے بالکل کنارے پر پہنچ گئے تھے۔ وہاں ایک خالی جگہ پر زمین میں ایک چھوٹا سا آن بورڈ نصب تھا۔ جس پر بڑے حروف میں لکھا تھا..... ”ویزی!“

”اس سے عمدہ جگہ اور کہاں ہوگی؟“ مسٹرویزی نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ ”سٹیڈیم جنگل کے بالکل دوسری طرف موجود ہے۔ ہم اس کے بہت پاس ہیں۔“ انہوں نے اپنے کندھوں سے بستے اتارے اور پر جوش انداز میں کہا۔ ”ٹھیک ہے..... یار رہے کہ یہاں کسی بھی طرح کا جادو استعمال کرنا منع ہے۔ خاص طور پر جب ہم اتنی بڑی تعداد میں مالکوں کی زمین پر موجود ہیں۔ ہم تمام کام اپنے ہاتھوں سے انجام دیں گے، خیمے بھی ہاتھوں سے لگائے جائیں گے۔ اس میں زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہئے..... مالکوں بھی تو ہاتھوں سے ہی خیمے نصب کرتے ہیں..... ہیری! تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہمیں کہاں سے شروع کرنا چاہئے؟“

ہیری نے زندگی میں کبھی کیمپنگ نہیں کی تھی اور خیمے نہیں لگائے تھے۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد اسے کبھی اپنے ساتھ پنک پر نہیں لے گئے تھے۔ وہ اسے ہمیشہ بوڑھی پڑوسن مسز فگ کے یہاں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ بہر حال اس نے اور ہر ماہنے نے اندازہ لگایا کہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

70

زیادہ تر کھبے اور کھونیاں کہاں پر لگنا چاہئے؟ مسٹرویزی مدد کر رہے تھے اور مشکلیں زیادہ پیدا کر رہے تھے کیونکہ جب ہتھوڑا اچلانے کا وقت آیا تو وہ بہت زیادہ جذباتی ہو گئے تھے۔ بہر حال انہوں نے آخر کار دو بحدے خیمے کھڑے کرنے میں کامیابی حاصل کر رہی تھی۔

وہ سب کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے نصب کئے گئے خیموں کو اشتیاق بھری نظرؤں سے دیکھتے رہے۔ ہیری نے سوچا کہ ان خیموں کو دیکھ کر کوئی بھی یہ نہیں سوچ سکتا کہ یہ جادوگروں کے ہوں گے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ بل، چارلی اور پری کے آنے کے بعد وہ لوگ کل ملا کر دس ہو جائیں گے۔ لگتا تھا کہ ہر مائنی بھی اسی پریشانی میں ڈوبی ہوئی خیمے کو گھور رہی تھی۔ اسی لئے جب مسٹرویزی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سب سے پہلے خیمے کے اندر داخل ہوئے تو ہر مائنی نے ہیری کو عجیب نگاہوں سے دیکھا۔

”جگہ ہتھوڑی کم ہے.....“ انہوں نے اندر سے کہا۔ ”لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہم سب اس میں جیسے تیسے گزارا کر رہی لیں گے۔ چلو سب اندر آ جاؤ.....“

ہیری نیچے جھکا، خیمے کے اندر نظر ڈالی تو اس کا منہ حرمت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اندر پرانے زمانے کا تین کمروں والا فلیٹ دکھائی دے رہا تھا، جس میں با تھر روم اور باور پچی خانہ بھی تھا۔ عجیب بات یہ تھی کہ اس کی سجاوٹ ٹھیک ویسی ہی تھی جیسی مسز فگ کے گھر کی تھی۔ وہاں الگ الگ شکلوں کی کرسیاں پر رنگ برلنگ کو رچڑھے ہوئے تھے اور بلیوں کی بدبو بھری ہوئی تھی۔

”یہاں زیادہ وقت تو رہنا نہیں ہے۔“ مسٹرویزی نے اپنے سر کے گنجھے حصے کو رومال سے پوچھ ڈالا اور بیڈروم میں لگے چار منزلہ بستر کا جائزہ لیا۔ ”میں نے دفتر میں ساتھ کام کرنے والے دوست پارکنس سے یہ سب ادھار مانگ لیا تھا۔ کمر درد کی وجہ سے وہ اب کیمپنگ نہیں کرتے ہیں۔“

انہوں نے دھول بھری کیتلی اٹھا کر اس کے اندر جھانکا۔ ”ہمیں اب پانی لانے کی ضرورت پڑے گی۔“

”ماگلو نے ہمیں جور ہنمائی کا نقشہ دیا ہے۔ اس میں پانی کا نلاکا دکھائی دے رہا ہے۔“ رون نے بتایا جو ہیری کے پیچھے خیمے میں چلا آیا تھا اور اتنے بڑے کمرے کو دیکھ کر ذرا بھی حیران نہیں ہوا تھا۔ ”نلاکا جنگل کے دوسرے کنارے پر موجود ہے۔“

”ٹھیک ہے تم، ہیری اور ہر مائنی جا کر پانی لے آؤ۔“ مسٹرویزی نے کیتلی اور پرانا جگ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”ہم باقی لوگ آگ جلانے کیلئے لکڑیاں اکٹھی کرتے ہیں۔“

”لیکن ہمارے پاس چوہا ہے۔“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”ہم اسی پر کھانا کیوں نہیں بنایتے؟“

”رون! ماگلو مخالفت کا تحفظ.....“ مسٹرویزی کا چہرہ امید سے دمک اٹھا۔ ”جب ماگلو کیمپنگ کرتے ہیں تو وہ باہر آگ جلا کر کھانا بناتے ہیں۔ میں نے انہیں ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔“

لڑکیوں کا خیمہ لڑکوں کے خیمے تھوڑا چھوٹا تھا لیکن اس میں بلیوں کی بدبو نہیں تھی۔ اسے دیکھنے کے بعد ہیری، رون اور ہر مائنی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

کیتی اور جگ لے کر نلکے کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ سورج کے نکلنے اور دھند کے چھٹ جانے کی وجہ سے انہیں اب ہر سمت میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جہاں تک نظر جاسکتی تھی وہاں تک خیموں کا وسیع شہر پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ خیموں کی قطاروں کے درمیان میں دھیرے دھیرے چلتے رہے۔ وہ تجسس اور اشتیاق بھری نگاہوں سے اپنے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ ہیری کو تو ابھی ابھی سمجھ میں آیا تھا کہ دنیا میں کتنے جادوگر اور جادوگرنیاں ہوں گی؟ دراصل اس نے پہلے بھی سوچا نہیں تھا کہ دوسرا ممالک میں بھی جادوگر ہوتے ہوں گے۔

اب باقی جادوگر بھی بیدار ہونے لگے تھے۔ سب سے پہلے تو چھوٹے بچوں والے گھرانے نیند سے جاگے تھے۔ ہیری نے پہلے کبھی اتنے نہیں جادوگروں اور جادوگرنیوں کو نہیں دیکھا تھا۔ بڑے اہرام کی شکل والے خیمے کے باہر دوسال کا ایک بچہ لیٹا ہوا تھا اس نے ایک چھٹری پکڑ رکھی تھی اور وہ اس سے گھاس پر رینگنے والے گھونگھے کو کر بیدر ہاتھا جو دھیرے دھیرے بچوں کرموٹے کچھوے جتنا بڑا ہوا جاتا تھا۔ جب وہ اس بچے کے پاس پہنچے تو اس کی ماں تیزی سے خیمے سے نکلی اور پیار سے ڈانتٹھے ہوئے بولی۔

”کون! تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے؟ ڈیڈی کی چھٹری مت چھوننا.....اووچ!“

اس نے بھولے ہوئے گھونگھے پر پاؤں رکھ دیا تھا جس سے اس کا پھولا ہوا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ ان لوگوں کو پیچھے سے آوازیں سنائی دیتی رہیں کہ وہ عورت بچے کو ڈانت رہی تھی ساتھ ہی انہیں اس چھوٹے بچے کی ضد بھری کلکاریاں بھی سنائی دیں جو کہہ رہا تھا۔

”آپ نے گھونگھے پر پیکر کھل دیا..... آپ نے گھونگھے پر پیکر کھل دیا.....“

کچھ دور آگے جانے پر انہیں دو چھوٹی جادوگرنیاں دکھائی دیں جو کوون سے تھوڑی ہی بڑی ہوں گی۔ وہ کھلونا بہاری ڈنڈوں پر سواری کر رہی تھیں جو صرف اتنی اوپنچ اڑ رہے تھے کہ لڑکیوں کے پاؤں کے انگوٹھے نم آلو د گھاس کو چھورہ ہے تھے۔ محکمہ وزارت جادو کے ایک جادوگر نے ان نہیں جادوگرنیوں کو یوں اڑتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ لپک کر رون، ہر ماننی اور ہیری کے پاس سے نکلتا ہوا بڑا بڑا ایسا۔ ”دن کے اجائے میں، مجھے لگتا ہے کہ می ڈیڈی چیلن کی نیند سور ہے ہوں گے۔“

یہاں وہاں ہر جگہ مختلف جادوگر اور جادوگرنیاں اپنے خیموں سے باہر نکل رہی تھیں۔ کئی جادوگر ناشتا بنانے میں مصروف تھے۔ کچھ جادوگروں نے چوری پچھے چاروں طرف کا جائزہ لے کر اپنی چھٹری سے آگ جلا لی تھی۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کے چہروں پر شک کی شکنیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور ان کے ہاتھوں میں ماچس کی تیلیاں تھیں۔ جیسے انہیں ان پر یقین ہی نہ ہو کہ وہ آگ بھی جلا سکتی ہیں۔ تین افریقی جادوگر بیٹھے ہوئے کسی سنجیدہ معاملے پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان تینوں نے لمبے سفید چونے پہن رکھے تھے اور دکھتی ہوئی بینگنی رنگ کی آگ کے شعلوں میں خرگوش جیسی کوئی چیز بھونے میں مصروف تھے۔ جبکہ کچھ ادھیر عمر امریکی جادوگرنیاں خوشی سے گپ شپ لگانے میں مصروف تھیں۔ ان کے خیموں کے بیچ میں ستاروں سے بھرا ہوا ایک بڑا بیز لگا ہوا تھا، جس پر کھا ہوا تھا۔ جادوگرنیوں کے دبلے پن کا تربیتی ادارہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

خیموں کے قریب سے گزرتے ہوئے ہیری کو ان کے اندر سے کئی عجیب زبانوں کی گفتگو سنائی دی جاتی تھی اسے ایک بھی لفظ کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا لیکن ہر آواز میں جوش اور خوشی کے ملے جملے جذبات جھلک رہے تھے۔

”ار..... میری آنکھوں کو کچھ ہو گیا ہے یا سب کچھ واقعی سبز ہے؟“ اچانک رون بولا۔

رون کی آنکھوں کو کچھ نہیں ہوا تھا۔ وہ خیموں کے ایک ایسے حصے کے نیچے میں پہنچ گئے تھے جو سبز تھے اور پتوں والی شاخوں والے خندوق سے ڈھکے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے عجیب شکل کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں زمین پر اگ آئی ہوں۔ ان کھلے ہوئے خیموں کے نیچے مسکراتے ہوئے چہرے دکھائی دے رہے تھے۔ پھر انہیں پیچھے سے اپنے نام سنائی دیئے۔

”ہیری..... رون..... ہر ماں!“

یہ آواز میں فنی گن کی تھی جو ان کے ساتھ گری فنڈر میں چوتھے سال میں پڑھتا تھا۔ وہ خندوق کے پودے سے ڈھکے خیمے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ہی سرمنی رنگ کے بالوں والی ایک عورت بھی بیٹھی تھی۔ جو اس کی ماں ہی لگتی تھی۔ اور قریب ہی اس کا سب سے اچھا دوست ڈین تھامس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی گری فنڈر فریق کا طالب علم تھا۔

جب ہیری، رون اور ہر ماں سلام کرنے کیلئے ان کے پاس پہنچے تو عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”ہماری سجاوٹ پسند آئی؟“  
محکمہ کے لوگ کچھ خاص خوش نہیں ہیں.....“

”اوہ ہم اپنے رنگ کیوں نہ دکھائیں؟“ مسrfنی گن نے اتراتے ہوئے کہا۔ ”جا کر دیکھو بلغاریہ والوں نے اپنے خیموں کے اوپر کیا لگا رکھا ہے؟ تم لوگ بھی تو آئر لینڈ کی ہی حمایت کر رہے ہو گے..... ہے نا؟“ انہوں نے ہیری، رون اور ہر ماں کو شک بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔

انہیں یہ اس بات کی یقین دہانی کرانے کے بعد کہ وہ واقعی آئر لینڈ کی ہی حمایت کر رہے ہیں، وہ دوبارہ چل دیئے۔ کچھ دور آ کر رون بڑھا ایسا۔

”اس طرح کے ماحول میں ہم کچھ اور کہہ بھی نہیں سکتے تھے۔“

”کیا پتہ بلغاریہ والوں نے اپنے خیموں کے اوپر کیا لگا رکھا ہے؟“ ہر ماں نے کہا۔

”چلو چل کر دیکھ لیتے ہیں۔“ ہیری نے میدان کے اوپر کی طرف لگنے خیموں کے ایک بڑے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں سرخ، سبز اور سفید رنگوں والا بلغاریہ کا جھنڈا الہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یہاں پر خیموں پر پودوں جیسی سجاوٹ نہیں تھی۔ اس کے بجائے ہر خیمے پر ایک ہی طرح کا بڑا پوسٹر لگا ہوا تھا جس میں ایک بہت چڑھا چڑھا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی سیاہ کھنوں میں بہت گھنی تھی۔ ظاہر ہے تصویر متحرک تھی لیکن اس میں دکھائی دینے والا چڑھا بس پلکیں جھپکا رہا تھا اور تیوریاں چڑھائے ہوئے تھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”کیرم.....“ رون نے دھیکی آواز میں کہا۔

”کیا؟“ ہر ماٹنی نے چونک کر پوچھا۔

”کیرم.....“ رون نے بتایا۔ ”کلر کیرم..... بلغاریہ کا متلاشی.....“

”وہ تو بڑا چڑچڑا دکھائی دیتا ہے۔“ ہر ماٹنی نے کہا جب اس نے اتنے سارے پوسترز میں کیرم کو پلکیں جھپکاتے ہوئے اور تیوریاں چڑھاتے ہوئے دیکھا۔

”چڑچڑا.....؟“ رون نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”کسے پرواہ ہے کہ وہ کیسا دکھائی دیتا ہے؟ وہ غصب کا کھلاڑی ہے اور اس کی عمر بھی بہت کم ہے۔ یہی کوئی اٹھارہ سال ہوگی۔ وہ کمال کی اڑان بھرتا ہے۔ آج رات تک رکو، تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔“

میدان کے کنارے پر لگے نلکے کے سامنے ایک چھوٹی سی قطار موجود تھی ہیری، رون اور ہر ماٹنی بھی اس قطار میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے آگے دو لوگ کھڑے تھے۔ جن میں گرامگرم بحث چل رہی تھی۔ ان میں سے ایک بہت بوڑھا جادوگر تھا جو پھولوں والا لمبا نائٹ گاؤں پہنے ہوئے تھا۔ دوسرا ملکے کا جادوگر لگتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں دھاری والی پینٹ اور کوٹ تھا۔ وہ بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا اور چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

”آرچی! اسے پہن لو۔ تم نائٹ گاؤں میں یہاں نہیں گھوم سکتے۔ دروازے پر کھڑا مالگو پہلے سے ہی شک بھری نظر وہ سے ہمیں تاثر رہا ہے۔“

”میں یہ نائٹ گاؤں مالگوکی، ہی دکان سے خریدا تھا۔“ بوڑھے جادوگر نے کڑک آواز میں کہا۔ ”مالگوا سے پہنچتے ہیں۔“

”آرچی! اسے مالگو عورتیں پہنچتی ہیں..... آدمی نہیں پہنچتے۔ آدمی دوسرے والا پہنچتے ہیں۔ یہ کپڑے لو اور انہیں پہن لو کیونکہ آدمیوں والا بس ہے۔“ ملکے کا جادوگر نے غصے سے دھاری دار پینٹ اور کوٹ اس کی طرف لہراتے ہوئے کہا۔

”میں اسے کبھی نہیں پہنھوں گا۔“ بوڑھے آرچی نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔ ”بالکل بھی نہیں..... شکریہ! مجھے اپنے اندر وہی حصوں پر کھلی ہوا چھپی لگتی ہے۔“ یہ سن کر ہر ماٹنی کو اتنی بُنسی آئی کہ اسے سر جھکا کر قطار سے باہر نکلنا پڑا۔ وہ تب واپس لوٹی جب وہ بوڑھا جادوگر پانی بھر کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

لوٹتے وقت وہ بہت آہستہ آہستہ چل رہے کیونکہ ان کے ہاتھوں میں پانی بھرے برتوں کا بوجھ تھا۔ وہ اپنے خیمے کی طرف جانے لگے۔ ارد گرد انہیں کئی شناساچھرے دکھائی دیئے۔ ہو گورٹس کے دوسرے طبلاء اور ان کے گھرانے کے لوگ۔ وہاں انہیں اویورڈ ڈبھی دکھائی دیا جو ہیری کے فریق کی کیوڈچ ٹیم کا پرانا کپتان تھا اور گذشتہ سال ہی اپنی تعلیم کمکل کر کے ہو گورٹس سے فارغ ہوا تھا۔ وہ ہیری کو کھینچ کر اپنے خیمے میں لے گیا جہاں اس نے اپنی ماں باپ سے اس کا تعارف کرایا۔ اس نے ہیری کو پر جوش انداز میں بتایا کہ حال

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

74

ہی میں پڈل مرنے یونا یئڈر ریز روٹیم کے ساتھ اس کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد انہیں ریون کلاچوتھے سال کے طالب علم ارنئے میکملن نے آواز دے کر پکارا۔ تھوڑا آگے چلنے پر انہیں چوچینگ دکھائی دی جو بہت خوبصورت تھی اور ریون کلاکی ٹیم کی متلاشی تھی۔ اس نے ہیری کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور مسکرائی۔ جواب میں ہاتھ ہلاتے وقت ہیری کے جگ کا پانی چھلک گیا اور اس کے کپڑے بھیگ گئے۔ رون کی استہزا سیئے ہنسی کو روکنے کیلئے ہیری نے جلدی سے نومر لڑکوں کے ایک بڑے جھنڈ کی طرف اشارہ کیا۔

”تمہارے حساب سے یہ لوگ کہاں کے ہوں گے؟ وہ تو ہو گورٹس کے نہیں لگتے ہے نا!“

”لگتا ہے کہ کسی غیر ملکی سکول کے ہوں گے!“ رون انہیں دیکھ کر بولا۔ ”حالانکہ میں کسی غیر ملکی سکول میں پڑھنے والے جادوگر سے نہیں ملا ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ غیر ملکوں میں بھی جادوگروں کے سکول ہوتے ہیں۔ برازیل کے ایک جادوگری سکول میں پڑھنے والا لڑکا بل کا قلمی دوست تھا..... یہ کئی سال پہلے کی بات ہے..... بل اس سے ملنے کیلئے جانا چاہتا تھا لیکن می ڈیڈی کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔ جب بل نے اسے بتایا کہ وہ نہیں آپائے گا تو اس کے قلمی دوست نے ناراض ہو کر اسے ایک شیطانی ٹوپی بھیجی جس پہن کر بل کے کان سکڑ گئے تھے۔“

ہیری اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔ وہ حیرانگی میں مبتلا تھا کہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جادو کی پڑھائی ہوتی ہوگی۔ بہر حال اس نے اپنی حیرانگی کو جاگرنہیں ہونے دیا تھا۔ یہاں پر اتنے سارے ممالک کے جادوگروں کو دیکھنے کے بعد اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ بھی کتنا حمق ہے، اسے یہ پتہ ہونا چاہئے تھا کہ ہو گورٹس جادوگری کا اکلوتا سکول نہیں ہو سکتا۔ اس نے ہر مائنی کی طرف دیکھا جو اس معلومات سے ذرا بھی حیران نہیں دکھائی دیتی تھی۔ غیر معمولی طور پر اس نے کسی نہ کسی کتاب میں دوسرے سکولوں کے بارے میں پڑھ رکھا ہوگا.....

جب وہ لوگ آخر کار ویزلي خیسے میں واپس پہنچنے تو جارج نے پوچھا۔

”تم لوگوں نے بڑی دیر لگا دی؟“

”ہاں راستے میں کچھ جان پہچان والے لوگ مل گئے تھے۔“ رون نے پانی کا برتن زمین پر رکھتے ہوئے کہا۔ ”تم سے ابھی تک آگ نہیں جلی؟“

”آگ نے کیا خاک جلنا ہے..... ڈیڈی ماچس کی تیلیوں سے کھینے میں مصروف ہیں۔“

مسٹرویز لی کو آگ جلانے میں ذرا بھی کامیابی نہیں ہو پا رہی تھی لیکن ان کی کوششوں میں کوئی کمی نہیں تھی۔ ٹوٹی ہوئی تیلیاں زمین پر چاروں طرف بکھری پڑی تھیں۔ مسٹرویز لی کو دیکھ کر ایسا لگا کہ وہ اپنی زندگی کا بھر پور مزہ اٹھا رہے تھے۔

”اوونچ.....“ وہ اچانک جو شیئے انداز میں چینے جب ایک تیلی جلی۔ وہ مصالحے سے بھڑکنے والی آگ کو دیکھا اس قدر دنگ رہ گئے کہ تیلی ان کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر جا گری اور بجھ گئی۔ ہر مائنی نے ان کے ہاتھ سے ماچس پکڑ لی اور کہا۔ ”دیکھنے! اس طرح

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

75

مسٹرویزی!“ پھر وہ انہیں ماچس جلانے کا صحیح طریقہ سکھانے لگی۔

آخر کار انہوں نے آگ جلا ہی لی تھی لیکن اسے اچھی طرح بھڑ کنے میں کم از کم ایک گھنٹے لگنے کی امید تھی۔ اس سے پہلے وہ اس پر کچھ نہیں پکا سکتے تھے۔ وقت گزارنے کیلئے ان کے پاس گرد و پیش میں دیکھنے کیلئے بے شمار دلچسپیاں موجود تھیں۔ ان کا خیمہ سٹینڈ یم جانے والے راستے کے بالکل قریب تھا۔ جادوئی ملکموں کے سرکاری جادوگر اس راستے پر تیزی سے آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ گزرتے وقت مسٹرویزی کو دیکھ کر رکتے اور سلام دعا کے ساتھ اپنی پریشانیوں کا روناروتے ہوئے آتے جاتے رہے۔ مسٹر ویزی ہر آنے والے کے بارے میں بتانا فرض سمجھتے تھے، اس لئے وہ اس کا نام اور دیگر مشغلوں کی تفصیل چھیر دیتے تھے جب کوئی دوسرا نہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ خاص طور پر ہیری اور ہر ماہنئی کی طرف دیکھ کر اپنی معلومات بانٹتے رہے۔ ان کے بچے ملکموں کے بارے میں اور وہاں کام کرنے والے لوگوں کے بارے میں پہلے سے ہی جانتے تھے اس لئے انہیں اپنے ڈیڈی کی باتوں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔

”وہ کا تھوڑا بڑا مورث تھا ہے، غوبلن کے جادوگروں سے روابط کے شعبے کا سربراہ..... یہ جو آرہے ہیں گلبرٹ ویکسل ہیں، جو جادوئی کلمات کے مشاہداتی کمیٹی میں ہیں، ان کے سینگ ان کے بدن پر کافی عرصے سے موجود ہیں..... ہیلوارنی!..... آرنلڈ پیزر گلد، وہ مٹا دینے کا جادو جانتے ہیں..... جادوئی حادثات کی روک تھام کے شعبے کے رکن ہیں..... وہ بوڈ اور کروکر ہیں..... وہ منامش ہیں۔“

”اس سے سے کیا مراد ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

”انہائی نفیہ رکھنے والے جو شعبہ پر اسرار سراغرسانی میں کام کرتے ہیں۔ ان کے چہروں اور حرکات و سکنات سے کبھی یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں؟“

آخر کار آگ اچھی طرح سے بھڑک اٹھی۔ ابھی انہوں نے انڈے اور قیمتی کاسلن پکانا ہی شروع کیا تھا کہ بل، چارلی اور پرنسی جنگل میں ٹھہلتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

”ابھی ابھی ثقب اڑان بھرتے ہوئے پہنچے ہیں ڈیڈی!“ پری نے زور سے کہا۔ ”ارے واہ! دوپہر کا کھانا تیار ہو رہا ہے.....“ وہ لوگ ابھی قیمہ انڈوں کے سالن کی آڈھی پلیٹ ہی ختم کر پائے تھے کہ تبھی مسٹرویزی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ وہ مسکراتے ہوئے ایک آدمی کی طرف ہاتھ ہلا رہے تھے جو انہی کی طرف چلا آ رہا تھا۔ انہوں نے کہا۔ ”آہا..... آج کا سب سے اہم اور جاذب نظر شخص، لیوڈو.....!“

ہیری نے اب تک جتنے بھی جادوگر دیکھے تھے، غیر معمولی طور پر ان میں لیوڈ و بیگ میں سب سے زیادہ نمایاں شخصیت کے حامل دکھائی دیئے۔ وہ پھولوں والے نائب گاؤں پہننے والے بوڑھے آرچی سے زیادہ شوخ اور چخل لگ رہے تھے۔ انہوں نے کیوڈچ والا لمبا چوغہ پہن رکھا تھا جس پر چمکیلی سیاہ اور زرد دھاریاں تھیں۔ ان کے سینے پر کاٹنے والی دھاری دار بھڑکی ایک بڑی تصویر بنی ہوئی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

تھی۔ ان کا بدن گھٹھیلا تھا، جواب تھوڑا بے ہنگمی کاشکار ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ چونگے میں سے ان کی موٹی تو ند بھی ابھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو یقینی طور پر ان دونوں میں نہیں ہو گی جب وہ برطانیہ کی ٹیم میں کھیلتے تھے۔ ان کی ناک تھوڑی مڑی ہوئی تھی (ہیری نے سوچا کہ شاید کسی بالجر کی زبردست ٹکر کے نتیجے میں ٹوٹ گئی ہو گی) ان کی گول نیلی آنکھیں، چھوٹے سنہری بال اور گلابی رنگت کے باعث وہ کسی سکول کے بڑے طالب علم کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

”اوہ.....آرٹھر!“ بیگ مین نے خوش ہو کر کاکاری بھری۔ وہ اس طرح چل رہے تھے جیسے ان کے پیروں میں سپرنگ لگے ہوں۔ وہ بہت جو شیے دکھائی دے رہے تھے۔

”آرٹھر.....“ انہوں نے آگ کے پاس پہنچ کر کہا۔ ”واہ! کتنا بہترین دن ہے؟.....کتنا بہترین دن ہے!.....اس سے عمدہ موسم کا تو کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ رات کو ایک بھی بادل نہیں ہو گا.....اور انتظام میں بھی کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے.....میرے کرنے کیلئے تو کچھ زیادہ ہے ہی نہیں.....“

ان کے پچھے پچھے ملکے کے کچھ تھکا وٹ سے چور جادو گر تیزی سے چلے آئے۔ وہ دور جانے والی ایک جادوئی آگ کی طرف اشارہ کر رہے تھے جس کے بینگنی شعلے میں فٹ تک اوپنے اٹھ گئے تھے۔

پرسی اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے جلدی ان کی طرف لپکا۔ حالانکہ پرسی کی رائے میں یوڈو بیگ مین اپنے شعبے کو ناقص طریقے سے چلا رہے تھے لیکن اس کے باوجود پرسی ان سے جان پہچان بڑھانے کیلئے بے تاب دکھائی دیتا تھا۔

”اوہ.....ہاں!“ مسٹر ویزلي نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”یہ میرا بیٹا پرسی ہے، ابھی ابھی ملکے میں ملازمت پر کھڑا ہوا ہے.....اور یہ فریڈ نہیں یہ توجارج ہے۔ فریڈ تو وہ ہے۔ بل، چارلی، رون اور یہ میری بیٹی جینی.....اور رون کے دوست، ہر ماںی اور ہیری پوٹر.....“

جب بیگ مین نے ہیری کا نام سنا تو انہوں نے جیرانگی سے سانس کھینچتے ہوئے اپنی نگاہ ہیری کی طرف مبذول کی۔ اس کی نظریں چہرے کو ٹھوٹی ہوئیں اس کے ماتھے کے نشان پر آ کر ٹھہر گئی تھیں۔

”اوہ بچو! یہ مسٹر یوڈو بیگ میں ہیں۔“ مسٹر ویزلي نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔ ”تم جانتے ہی ہو گے کہ یہ کون ہیں؟ انہی کی بدولت ہم اتنے ابجھے ٹکٹ حاصل کر پائے ہیں۔“ بیگ مین نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلا کیا۔ جیسے وہ کہہ رہے ہوں کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

”میچ پر شرط لگاؤ گے آرٹھر.....؟“ انہوں نے اشتیاق بھرے لبجے میں پوچھا۔ اور اپنے سیاہ زرد چونگے کی جیب کو تھپٹھپایا۔ کھنکناہٹ کی آواز سے ایسا لگا کہ اس میں سونے کے ڈھیر سارے سکے بھرے پڑے تھے۔ ”روڈی پونٹنر نے شرط لگائی ہے کہ بلغاریہ میچ میں پہلا اسکور کرے گا!.....میں نے اسے عمدہ پیشکش کی ہے کیونکہ آئر لینڈ کے تینوں نقاش جتنے تیز ہیں، ان سے سرعت رفتار نقاش میں نے اپنی زندگی میں آج تک نہیں دیکھے ہیں۔ اگھاٹیمز نے اپنے فارم ہاؤس کا نصف حصہ اس بات پر لگا دیا ہے کہ یہ میچ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

ایک ہفتے سے پہلے ختم نہیں ہو گا.....”

”اوہو..... تو پھر ٹھیک ہے۔“ مسٹرویزی نے کہا۔ ”اچھے..... اچھا! آئر لینڈ جیت جائے گا، اس بات پر ایک گلین کی شرط میری پکی ہوئی.....“

”بس ایک گلین.....؟“ لیوڈ و بیگ میں تھوڑا مایوس دکھائی دیئے لیکن پھر انہوں نے خود کو سنبھال لیا۔ ”بہت عمدہ!..... بہت عمدہ!..... کوئی اور شرط لگانا چاہے گا؟“

”یہ لوگ شرط لگانے کے معاملے بے حد چھوٹے ہیں لیوڈو!“ مسٹرویزی نے جلدی سے کہا۔ ”ماولی بھی اس بات کو بالکل پسند نہیں کرے گی.....“

تب تک فریڈ اور جارج اپنے پیسے اکٹھے کر کے گن چکے تھے۔ فریڈ جلدی سے بولا۔

”ہم سینتیس گلین، پندرہ سکل اور تین نٹ کی شرط لگاتے ہیں کہ آئر لینڈ جیت جائے گا لیکن سنہری گیند بلغاریہ کا وکٹر کیرم ہی پکڑے گا..... اور ہم اس نقلي چھڑي کو بھی داؤ پر لگاتے ہیں۔“

”تمہیں مسٹر بیگ میں کو اس طرح کی گھٹیا چیزیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے.....“ پرسی نے تھارت سے کہا۔ لیکن بیگ میں کو یہ نقلي چھڑي گھٹیا نہیں لگی تھی۔ اس کے بجائے ان کے بچوں جیسے چہرے پر گہری دلچسپی کی چمک جھلانے لگی۔ جب انہوں نے فریڈ کے ہاتھ سے چھڑی لی اور اسے جھٹکا تو وہ زور کی آواز کرتے ہوئے رہ بڑے مرغے میں بدل گئی۔ بیگ میں نے کھل کر تھوڑہ لگایا۔

”بہت اعلیٰ! میں نے بہت سالوں سے اتنی زبردست چھڑی نہیں دیکھی ہے۔ میں اس کے بد لے میں پانچ گلین کی قیمت ادا کروں گا۔“

پرسی حیرت اور ناپسندیدگی سے یہ سب دیکھتا ہا۔

”لڑکو!“ مسٹرویزی نے دھیمی آواز میں بولے۔ ”میں نہیں چاہتا تھا کہ تم لوگ شرط لگاؤ۔ یہ تمہاری اب تک کی ساری بچت ہے..... تمہاری ممی.....“

”مزہ مت خراب کرو..... آر تھرا!“ لیوڈ و بیگ میں نے اپنی جیبوں کو لطف سے کھنکھناتے ہوئے کہا۔ ”یہ اتنے بڑے ہو گئے ہیں کہ سوچ سمجھ کر کام کر سکتے ہیں۔ تو تم شرط لگاتے ہو کہ آئر لینڈ جیت جائے گا، لیکن سنہری گیند کیرم پکڑے گا؟ لڑکو اس بات کی کوئی امید نہیں ہے، ذرا سی بھی امید نہیں ہے..... اس بات پر میں تمہیں بہت عمدہ بدل دوں گا۔ ہم اس مزیدار چھڑی کے پانچ گلین بھی جوڑ دیتے ہیں..... ٹھیک ہے نا!“

جب لیوڈ و بیگ میں نے اپنی جیب سے نوٹ بک اور قلم نکال کر اس میں ویزی بھائیوں کے نام وغیرہ لکھ رہے تھے تو مسٹرویزی ان کی طرف محض بے بسی سے دیکھتے رہ گئے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”بہت شاندار.....“ جارج نے بیگ مین کے دیئے ہوئے چمٹی کاغذ کے کٹڑے کو اپنے چوغے کی سامنے والی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ پھر بیگ مین مڑے اور مسٹرویزی کا چہرہ دیکھا۔

”کچھ پلاوے گے بھی یا نہیں.....؟ میں باری کراوچ کوڈھونڈ رہا ہوں۔ بلغاریہ کا کھلیوں کا سربراہ مشکلیں کھڑی کر رہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اس کا بولا ہوا ایک لفظ بھی سمجھ میں نہیں آپایا ہے۔ باری سب کچھ ٹھیک کر سکتا ہے کیونکہ وہ ایک سوتاون زبانیں جانتا ہے۔“

”مسٹر کراوچ!“ پرسی بولا۔ اب اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے جذبات اچانک غالب ہو چکے تھے اور اس کی جگہ جوش و خروش پھیل چکا تھا۔ ”وہ دوسو سے زیادہ زبانیں بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ جن میں جل پر یوں کی، قنطورس کی، عفتریوں کی.....“

”عفتریوں کی زبان تو کوئی بھی بول سکتا ہے۔“ فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ”اس کیلئے بس اشارہ کرنا اور غراہٹ آنا چاہئے.....“

پرسی نے فریڈ کو نہایت غصیلی نظروں سے گھورا اور کیتیلی میں ابال لانے کیلئے آگ کو تیز کرنے کیلئے لکھڑیاں اس میں جھونکنے لگا۔

”لیوڈ! برخا جو رکنس کی کوئی خبر ملی؟“ مسٹرویزی نے پوچھا جب بیگ مین زمین پر گھاس پران کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

”رتنی بھر بھی نہیں.....“ بیگ مین نے سکون کے ساتھ کہا۔ ”لیکن وہ لوٹ آئی گی۔ بے چاری برخا..... اس کی یادداشت کسی رستی کڑا، ہی جیسی ہے۔ اس کے حواس بھی باختہ رہتے ہیں۔ تم یہ بات لکھ لو کہ وہ کہیں بھٹک رہی ہوگی۔ وہ بھٹکتی ہوئی اکتوبر میں کسی دن دفتر میں آئے گی اور یہ سوچے گی کہ ابھی تو جولائی ہی چل رہا ہے.....“

جب پرسی نے چائے کا کپ مسٹر بیگ مین کی طرف بڑھایا۔ تو اسی وقت مسٹرویزی نے اسے تجویز دیتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں

نہیں لگتا ہے کہ اس کی تلاش میں کسی کو پیچھے روانہ کیا جائے؟“

”باری کراوچ بھی ہر وقت یہی کچھ کہتا رہتا ہے۔“ بیگ مین نے چڑتے ہوئے کہا اور پھر ان کی آنکھیں معصومیت سے چوڑی ہو گئیں۔ ”لیکن اس وقت ہم اس کام پر کسی کو بھی نہیں لگا سکتے..... اوہ! شیطان کا نام لوا اور شیطان حاضر..... کیسے ہو باری؟“

ایک جادوگرا بھی ان کی آگ کے پاس ہوا میں سے نمودار ہوا تھا۔ باری کراوچ، مسٹر بیگ مین سے بالکل مختلف دکھائی دے رہے تھے جو اس وقت اپنا دھاری دار بھڑک کے نشان والا پرانا چاغہ پہنے ہوئے گھاس پر ٹانکیں پسارے بیٹھے تھے۔ دلوگوں میں اس سے زیادہ تضاد نہیں ہو سکتا تھا۔ باری کراوچ مہذب، خاموش طبع، بردبار اور بوڑھے تھے۔ انہوں شاندار کوٹ پتلون پہن رکھا تھا جس میں قرینے سے ٹائی گئی ہوئی تھی۔ ان کے چھوٹے سنوارے ہوئے بالوں کے نقش میں سیدھی مانگ نکلی ہوئی تھی۔ ان کے ناک کے نیچے چھوٹی ٹوٹھ برش جیسی موجودیں تھیں جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ ان کے بالوں پر پیانہ رکھ کر پورے ناپ تول کے ساتھ تراشا گیا ہو۔ ان کے جو تے بے حد بچمار ہے تھے۔ ہیری انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ پرسی انہیں اپنا تصوراتی ہیری کیوں مانتا ہے؟ پرسی قوانین کے نفاذ کیلئے سخت گیر روئیے کا اظہار کیونکر کرتا تھا؟ مسٹر کراوچ نے مالگوؤں جیسے کپڑے پہننے کے قانون کا اتنا عمدہ اظہار کیا تھا کہ کوئی بھی یہ آسانی سے کہہ سکتا تھا کہ وہ یقیناً کسی بینک میں بطور مینیجر کام کرتے ہوں گے۔ ہیری کو لگا کہ ورنن انکل بھی ان کی حقیقت کبھی بھی نہیں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

جان پائیں گے۔

”گھاس پر بیٹھنے کا مزہ لو بارٹی!“ لیوڈ نے اپنے پاس کی زمین کو تھپتھاتے ہوئے شوخ لمحے میں کہا۔

”نهیں!..... شکر یہ لیوڈ!“ کراوچ نے کہا اور ان کی آواز میں تھوڑی کپکپی جھلک رہی تھی جو بڑھاپے کی وجہ سے تھی۔ ”میں ہر جگہ تمہیں تلاش کر رہا تھا۔ بلغاریہ والے اس بات کی ضد کر رہے ہیں کہ ان کیلئے مہمانوں والے خاص کیبین میں بارہ نشستیں مزید لگائی جائیں۔“

”اوہ اچھا!..... تو وہ یہ کہہ رہے تھے؟“ بیگ مین نے حیرانگی سے کہا۔ ”مجھے تو لگا کہ وہ بالوں کو نوچنے والی چمٹیوں کے جوڑے مانگ رہے ہیں، ان کی زبان بھی بڑی عجیب ہے۔“

”مسٹر کراوچ!“ پرسی نے ہانپتے ہوئے تعظیم میں اتنا نیچے جھک گیا تھا کہ وہ کسی کبڑے جادوگر جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ”آپ چائے لیں گے.....؟“

”اوہ!“ مسٹر کراوچ نے پرسی کو تھوڑا حیرانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ہاں! شکر یہ ہونہار!“ فریڈ اور جارج سر جھکا کر ہنسنے لگے۔ پرسی کے کان بہت زیادہ گلابی ہو گئے تھے۔ وہ پیچھے ہٹ کر کیتیلی کو سنجا لئے میں مشغول ہو گیا۔ ”اور میں تم سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں آر تھر!“ مسٹر کراوچ نے اپنا سر گھما کر مسٹرویزی کی طرف باریک بین نظرؤں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”علی بشیر پوری طرح بغاوت پر اتر آیا ہے، وہ اُڑن قالینوں پر لگی ہوئی پابندی کے خاتمے کیلئے تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔“ ”میں نے اس ضمن میں ابھی پچھلے ہفتے ہی اسے ایک خط الوداک کے ذریعے بھیجا تھا۔“ مسٹرویزی نے گھری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”میں نے ایک بار جوبات کہہ دی ہے، وہ اٹل رہے گی۔ پھر بار بار یہ سارا معاملہ دہرانے کی بھلا کیا تک ہے؟ جب میں نے اس صاف طور پر واضح کر دیا ہے کہ اُڑن قالینوں کا استعمال اب بالکل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مالکوؤں کے فضائی سفر کی وجہ سے ان کا ایک رکرافٹ پینسل پر دیکھ لیا جانا ممکن ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ قالین اب بڑی تعداد میں عام مالکوؤں کے گھروں میں استعمال ہونے لگے ہیں۔ اس لئے قالینوں پر پابندی کا ہٹایا جانا جادوئی دُنیا کیلئے بے حد مشکلات کھڑی کر دے گا لیکن وہ یہ سب ماننے کیلئے قطعاً تیار نہیں ہے۔“

”میرا خیال ہے کہ وہ کبھی اس بات کو تسلیم نہیں کرے گا.....“ مسٹر کراوچ نے دھیمی آواز میں کہا۔ اسی لمحے پرسی نے چائے کا کپ ان کی طرف بڑھایا تھا جسے انہوں نے شکر یہ کے ساتھ لے لیا۔ ”وہ یہاں پر قالینوں کی تجارت کیلئے بے قرار ہوا جا رہا ہے.....“

”بارٹی! برطانیہ میں یہ اُڑن قالین، بہاری ڈنڈوں کی جگہ تو نہیں لے لیں گے؟..... ہے نا!“ مسٹر بیگ مین نے فکرمندی سے پوچھا۔

”علی بشیر کا خیال ہے کہ قالینوں پر قانونی پابندی ہٹنے کے بعد غیر معمولی طور پر جادوئی بازار میں ان کی مانگ میں اضافہ ہو جائے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

80

گا اور جادوگر ان پر پرواز کرنا زیادہ پسند کریں گے۔ ”مسٹر کراوچ نے کہا۔“ مجھے یاد ہے کہ میرے دادا جی کے پاس بھی ایک قالین تھا جس پر بارہ لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر سفر کر سکتے تھے..... لیکن یہ تب کی بات ہے جب اڑان قالینوں پر پابندی نہیں لگائی گئی تھی۔“ انہوں نے یہ بات اس لئے کہی تھی تاکہ کسی کو بھی اس بارے میں غلط فہمی نہ رہے کہ ان کے اجداد قوانین پر سختی سے عمل پیر انہیں ہوتے تھے۔

”تم کافی مصروف دکھائی دے رہے ہو، بارٹی!“ بیگ مین نے ٹھنڈی آہ بھر کہا۔  
”کیوں نہیں!“ مسٹر کراوچ نے روکھے پن سے کہا۔ ”پانچ بڑے خطوں میں گھری یونیورسٹی کی تنصیب کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا، لیوڈ.....“

”مجھے لگتا ہے کہ جب ورلڈ کپ ختم ہو جائے گا تو آپ دونوں کو بہت فرحت ملے گی۔“ مسٹرویزی نے مسکرا کر کہا۔  
”فرحت.....“ لیوڈ و بیگ مین صدمے کی سی کیفیت میں بنتلا دکھائی دیئے۔ ”انتازیادہ مزہ زندگی میں پہلے کبھی نہیں آیا..... ویسے ایسا نہیں ہے کہ اس کے بعد ہمارے پاس کوئی اور دلچسپی بھرا کام نہیں ہو گا۔ ہے نا بارٹی؟ اگلا بھڑکیلا اور جوشیلا پروگرام بھی تیار کھڑا ہے..... ہے نا!“

مسٹر کراوچ نے ان کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا اور بولے۔ ”ہم نے طے کیا تھا کہ جب تک تمام امور اور مشاورت یقینی نہ ہو جائیں تب تک ہم اس کے بارے میں کسی قسم کا اعلان نہیں کریں گے۔“

”یقینی نہ ہو جائیں؟“ بیگ مین نے ان خطوں کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔ ”انہوں نے دستخط تک تو کر دیئے ہیں۔ وہ بالکل تیار ہیں، ہے نا! میں تم سے شرط لگاتا ہوں کہ ان بچوں کو جلد ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ میرا مطلب ہے کہ یہ سب ہو گوئیں میں ہی تو پڑھتے ہیں.....“

”لیوڈ..... ہمیں بلغاریہ والوں سے فوراً ملاقات کرنا ہے!“ مسٹر کراوچ نے بیگ مین کی بات تیزی سے کاٹتے ہوئے کہا۔  
”چائے کیلئے شکر یہ..... ہونہار!“

انہوں نے چائے کا کپ پے بغیر ہی پرسی کو لوٹا دیا تھا۔ وہ اب لیوڈ کے اٹھنے کا انتظار کر رہے تھے۔ بیگ مین مشکل سے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی چائے کا آخری گھونٹ جلدی سے حلق میں اتارا۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنی جیب میں سے سونے سکوں کو ٹھنکھنایا۔

”تم سب لوگوں سے بعد میں ملاقات ہو گی۔“ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں بھی تم لوگوں کے ساتھ بالائی نشتوں پر موجود ہوں گا..... میں اس پیچ کی منظری کر رہا ہوں۔“ انہوں نے ہاتھ ہلایا۔ بارٹی کراوچ نے تھوڑا سا جھک کر ثقب اڑان بھری اور پھر وہ دونوں نگاہوں سے اوچھل ہو گئے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”ہو گوئیں میں کیا ہونے والا ہے ڈیڈی؟“ فریڈ نے فوراً سوال کیا۔ ”وہ لوگ کس بارے میں باتیں کر رہے تھے؟“

”فکر نہ کرو۔ تمہیں جلدی ہی پتہ لگ جائے گا۔“ مسٹر ویزلي نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ان معلومات کوتب تک خفیہ ہی رکھنا ہو گا جب تک کہ جادوئی ملکہ انہیں خود جاری کرنے کا فیصلہ نہ کر لے، یہی قانون ہے۔“

پرسی نے کڑک آواز میں کہا۔ ”مسٹر کراوچ نے ٹھیک کیا جو اس خفیہ معاہلے کو یہاں منکش نہیں ہونے دیا۔“

”اوہ چپ رہو..... ہونہار!“ فریڈ نے بلند آواز میں کہا۔

دو پھر ڈھلنے کے ساتھ جوش و خروش کے جذبات پوری خیمہ بستی پر گھنے بادلوں کی طرح منڈلانے لگے۔ گرمیوں کی پرسکون ہوا شام تک امید پر تھر کئے گئے اور جب ہزاروں منتظر جادوگروں پر اندر ہیڑا، سیاہ پر دیڑا، سیاہ پر دیڑا، سیاہ پر دیڑا کی طرح پھیلنے لگا تو مالگوبنے کی ادا کاری دم توڑ گئی۔ جادوئی ملکے کی سب کوششیں اور انتظامات رایگاں ثابت ہو گئے۔ ہزاروں جادوگر کھلے عام جادو کا استعمال کرنے لگے تو ملکے کے سرکاری کارندوں نے خاموشی سے اپنے سر جھکا لئے۔ اتنے بڑے ہجوم کو قابو کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ اب وہ کوئی روک ٹوک نہیں کر رہے تھے، کیونکہ ہر طرف جادوئی منظر عام دیکھنے کوں رہے تھے۔ ملکی اور غیر ملکی جادوگر اپنے کپڑوں سے باہر ہو گئے تھے۔

ہر کچھ ٹک کے فاصلے پر جادوئی دکانیں سچ گئی تھیں۔ بیوپاری، آوازیں لگا کر سامان فروخت کرنے والے ہا کر اپنے بڑے تھالوں اور ٹھیلوں کے ساتھ نجات کہاں سے نمودار ہو گئے تھے؟ خیموں کے سچ میں ایک بڑا بازار لگ چکا تھا جو جادوئی چند ہی دنے والی روشنیوں میں چمک دیکھ رہا تھا۔ ہوا میں لہر اتی ہوئی الماریوں میں عجیب و غریب اور بیش قیمتی جادوئی سامان سجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تھالوں میں ڈھیر سارے چمکدار گلاب تھے، آئر لینڈ کے سبز اور بلغاریہ کے سرخ۔ پھیری والے چلا چلا کر کھلاڑیوں کے نام پکار رہے تھے، بھڑوں سے سمجھی ہوئی سبز نوکیلی ٹوپیاں ناق رہی تھیں۔ بلغاریہ کے گلے میں لٹکانے والے رومال تھے، جن پر بنے ہوئے شیر سچ سچ دھاڑر ہے تھے۔ ان کے علاوہ دونوں ملکوں کے جھنڈوں کی بڑی مقدار تھی، جن کو لہر انے پرانا کا قومی تراث خود بخود سنائی دینے لگتا تھا۔ فائر بولٹ کے نئھے نئھے کھولنے بھی تھے جو سچ مج اڑتے تھے۔ اس کے علاوہ کھلاڑیوں کے نئھے منہ مجسم بھی تھے جو ہتھیلی پر رکھتے ہی اٹھلا اٹھلا کر چلنے لگتے تھے۔

”ساری گرمیوں میں اپنا جیب خرچ اسی لئے بچایا تھا۔“ رون نے ہیری سے کہا۔ جب اس نے اور ہر ماٹنی نے پھیری والے سامان خریدا۔ رون نے اپنے لئے بھڑوں کی ایک ناچنے والی ٹوپی اور ایک بڑا سبز گلاب خریدا تھا۔ ساتھ ہی اس نے بلغاریہ کے متلاشی و کستر کیم کا ایک چھوٹا مجسمہ بھی خرید لیا تھا۔ نھا سا کیرم کا مجسمہ رون کی ہتھیلی پر آگے پیچھے چلنے لگا اور اپنی ٹوپی کے اوپر لگے سبز گلاب کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتا رہا۔

”انہیں تو دیکھو!“ ہیری جلدی سے ایک ٹھیلے والے کی طرف بڑھا۔ جس پر پیتل کی بنی ہوئی دور بینوں کا ڈھیر کافی اونچا دکھائی دے رہا تھا۔ ان دور بینوں پر بڑے ہی عجیب بٹن اور ڈائل لگے ہوئے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

82

”مناظر پکڑنے والی دور بینیں!“ ہا کر جادوگرنے ان کی طرف دیکھ کر آواز لگائی۔ ”اس میں آپ کسی بھی منظر کو دوبارہ پیچھے کر کے دیکھ سکتے ہیں..... ہر منظر کو سست کر کے اس کی باریکیوں تک کو دیکھ سکتے ہیں..... اور اگر آپ چاہیں تو ایک ایک حرکت کو الگ الگ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ بہت سستے داموں..... صرف دس گیلین میں ایک.....“

”کاش میں نے یہ سب سامان نہ خریدا ہوتا۔“ رون نے اپنی ناچھتی ٹوپی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور مناظر پکڑنے والی دور بینیوں کو حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

”تین دے دو.....“ ہیری نے بے قراری سے ہا کر جادوگر سے کہا۔

”نہیں..... میرے لئے مت لو!“ رون کا چہرہ ندامت سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ ہمیشہ سے اس بارے میں بہت کڑھتا رہتا تھا کہ ہیری کو اس کے ماں باپ کی دولت و راثت میں مل تھی اور اس کے پاس رون کی نسبت زیادہ پیسے رہتے تھے۔

”تمہیں کرسمس کا تھنہ نہیں دوں گا.....“ ہیری نے رون اور ہر ماں کے ہاتھ میں پیتل کی دور بین پکڑاتے ہوئے کہا۔ ”کم از کم دس سال تک.....“

”تب تو ٹھیک ہے.....!“ رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہیری!..... بہت بہت شکر یہ!“ ہر ماں بولی۔ ”اور میں یہ مناظر پکڑنے والی دور بین لے لیتی ہوں..... ٹھیک ہے.....“ جب وہ اپنے خیمے میں واپس لوٹ کر آئے تو ان کے بٹوے کافی ہلکے ہو چکے تھے۔ بل، چارلی اور جینی نے بھی سبز گلاب خرید لئے تھے اور مسٹر ویزلي آئر لینڈ کا جھنڈا لے کر چل رہے تھے۔ فریڈ اور جارج نے کچھ نہیں خریدا تھا کیونکہ وہ تو اپنے سارے پیسے مسٹر بیگ میں کو دے چکے تھے۔

اور پھر..... بڑی گھنٹی کی تیز آواز خیموں کے اس جنگل میں بری طرح گو نجھنگی، اور پھر یکخت درختوں کے جھمر مٹوں میں تیز سبز اور سرخ روشنیاں جگمگا اٹھیں۔ اسٹیڈیم کی طرف جانے والا راستہ یوں روشن ہو گیا جیسے وہاں دن کا اجالا ہو گیا ہو۔

”چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔“ مسٹر ویزلي نے کہا، جو باقی سب جادوگروں کی طرح جوش و خروش کے جذبے سے لبریز دکھائی دے رہے تھے۔ ”چلو! اب چلتے ہیں.....“



## آٹھواں باب

### کیوڈچ ورلد کپ

اپنے خریدے ہوئے سامان کے ساتھ وہ سب مسٹرویزی کے پیچھے پیچھے لالٹینوں کی روشنی میں جگمگاتے جنگل کی پگڈنڈی پر تیزی سے چلنے لگے۔ انہیں چاروں طرف ہزاروں لوگوں کے چینے چلانے، ہنسنے اور رونے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ماحول اتنا جوشیلا اور بپھرا ہوا تھا کہ وہ سب بھی جذباتیت کا شکار ہونے بغیر نہ رہ پائے۔ ہیری خود کو مسکرانے سے روک نہیں پایا۔ وہ باتیں کرتے ہوئے اور زور زور سے ہنسی مذاق کرتے ہوئے لگ بھگ بیس منٹ تک پگڈنڈی پر ہی چلتے رہے۔ آخر کار جب وہ جنگل کے دوسرے کنارے پر پہنچے تو اپنے سامنے ایک بہت بڑا سٹیڈیم دکھائی دیا۔ حالانکہ ہیری کو چاروں طرف پھیلے ہوئے بلند والا سٹیڈیم کی آسمان تک اوپری دیواروں کا ایک چھوٹا سا حصہ دکھائی دیا تھا۔ لیکن اسی سے ہیری کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ سٹیڈیم اتنا بڑا تھا کہ اس میں آسانی سے دس شاہی محل بن سکتے تھے۔

ہیری کے چہرے پر حیرانی کے تاثرات دیکھ کر مسٹرویزی نے کہا۔ ”اس سٹیڈیم میں ایک لاکھ شاکین بیٹھ سکتے ہیں۔ جادوئی محلہ کے پانچ سو عہدے داروں نے اسے بنانے کیلئے سال بھر دن رات کڑی محنت کی ہے۔ اس کے پیچے پیچے پر مالکوں سے محفوظ رہنے والی جادوئی خوبصورت کیا گیا ہے۔ اس پورے سال میں مالکوں جب بھی اس طرف آئے تو انہیں فوراً جادوئی خوبصورت احساس دلایا گیا کہ انہیں کچھ ضروری کام تھا جس کو نہ نہ زیادہ ضروری تھا اور پھر وہ یہاں سے واپس لوٹ کر واپس چلے گئے۔“ مسٹرویزی اب سب سے قریب والے دیوہیکل دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں جادوگروں اور جادوگرنیوں کا بڑا ہجوم پہلے سے بڑے حصے کو گھیرے کھڑا تھا اور وہاں پر اس قدر شور تھا کہ کانوں کو کچھ بجھائی نہیں دیتا تھا۔

موڑ پر ایک جادوگرنی آنے والے شاکین کی ٹکٹوں کی جانچ کرتی ہوئی دکھائی دی۔ ان کے ٹکٹ دیکھتے ہی وہ بولی۔ ”آپ کو تو سب سے عمدہ نشستیں ملی ہیں آرٹھر! سب سے اوپر والی قطار میں..... سب سے اوپر پہنچ جانا.....“

سٹیڈیم کی سیڑھیوں پر گھرے ارغوانی رنگ کے غاییچے بچھے ہوئے تھے۔ وہ لوگ باقی شاکین کے ساتھ اور پرچڑھنے لگے۔ زیادہ تر شاکین اپنی منزل کی نشتوں میں جانے کیلئے دائیں یا بائیں دروازوں کی طرف مڑ رہے تھے۔ جس کی وجہ سے اوپر پرچڑھنے میں ہجوم

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

84

میں کافی کمی ہوتی جا رہی تھی۔ مسٹرویزی اور ان کے ہمراہ تمام لوگ اور چڑھتے ہی چلے گئے۔ بالآخر وہ سیٹر ہیوں کے اختتام پر جا پہنچے۔ وہاں سے مٹکروہ ایک چھوٹے سے کیبن میں آگئے جو سنہری قفلوں کے بالکل درمیان میں موجود تھا۔ وہاں پر بیس بنینگنی رنگ کی کرسیاں دو قطاروں میں لگی ہوتی تھیں۔ ہیری ویزی گھرانے کے افراد کے ساتھ سب سے آگے والی نشتوں پر بیٹھ گیا۔ وہاں سے اسے جو نظارہ دکھائی دیا اس کے بارے میں اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

ایک لاکھ جادوگروں اور جادوگرنیوں سے کھاکھجھ بھرا ہوا سٹیڈیم بڑا پر جوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ سب اپنی اپنی نشتوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ سیٹر ہی دار قطاریں کیوڈچ کے لمبے میدان کے چاروں طرف پھیلی ہوتی تھیں۔ ہر چیز تیز سنہری روشنی میں لپٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو سٹیڈیم کے میدان میں سے نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اتنی اونچائی سے میدان بالکل مخلقی کپڑے جیسا ملامٹ اور چکنا دکھائی دے رہا تھا۔ میدان کے دونوں طرف سکور کیلئے سنہری گول چھلے پچاس فٹ اونچے کھمبوبوں پر نصب تھے۔ ہیری کی آنکھوں کے ٹھیک سامنے ایک بڑا سیاہ تختہ تھا جس پر سنہری الفاظ میں لکھائی ابھر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی غیبی ہاتھ اس پر کچھ لکھ رہا تھا اور پھر اسے دوبارہ مٹا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا۔ اس سیاہ تختے پر کچھ جملے چمک رہے تھے۔

‘بلیو بول! پورے گھرانے کا بھاری ڈنڈا..... محفوظ ترین، قابل اعتماد اور چوروں سے محفوظ رکھنے والے ہنگامی الارم کے ساتھ..... مسز اسکوور کا جادوئی داغ مٹانے والا ریموور..... نہ کوئی مفت اور نہ کوئی داغ..... گلیدری گز جادوئی ونڈ..... لندن، پیرس، ہاگس میڈ.....’

ہیری سیاہ تختے سے نظریں ہٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ اپنے کیبن کا جائزہ لے رہا تھا کہ وہاں اور کون کون بیٹھا ہوا تھا؟ کیبن ابھی کافی خالی دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں صرف ایک پستہ قامت بونا بیٹھا ہوا تھا جو ہیری کے پیچھے والی قطار کے بالکل آخر میں ایک نشست چھوڑ کر دوسرا پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پیرا تنے چھوٹے تھے کہ وہ ہوا میں لٹک رہے تھے۔ وہ عجیب سالباس پہنے ہوئے تھا جو چائے کے برتنوں والا تو یہ لگ رہا تھا۔ اس نے اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیچھے چھپا کر رکھا تھا۔ لیکن ہیری اس کے چگاڈڑ جیسے لمبے کانوں کو دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا تھا.....

”ڈوبی.....؟“ ہیری نے حیران ہو کر کہا۔

جب اس نے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اوپر دیکھا تو ہیری کو بڑی بڑی بھوری آنکھیں اور ایک ناک دکھائی دی جو بڑے ٹماٹر جیسی تھی۔ یہ ڈوبی نہیں بلکہ ڈوبی جیسا کوئی دوسرا گھر یلو خرس تھا۔ ہیری نے ڈوبی نام کے ایک گھر یلو خرس کو دو سال پہلے اس کے پرانے ماک لیعنی مسٹرویس ملغوائے کے گھرانے سے آزاد کرایا تھا۔

اس گھر یلو خرس نے انگلیوں کے نیچ میں سے جھانکتے ہوئے تھرھراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”سر! کیا آپ نے مجھے ڈوبی سمجھ لیا تھا؟“ یہ آواز بھی ڈوبی جیسی نہیں تھی بلکہ تھوڑی پتلی اور سریلی محسوس ہوتی تھی۔ گھر یلو خرس کے بارے میں ہیری کو کچھ زیادہ معلومات

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

85

نہیں تھیں۔ لیکن اسے یہی محسوس ہوا کہ ہو یا نہ ہو..... یہ بھی گھریلو خرس ہی ہو گا۔ رون اور ہر ماہی بھی پچھے مرکرا سے دیکھنے لگے۔ انہوں نے ہیری سے ڈوبی کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا تھا لیکن وہ اس سے کبھی نہیں ملے تھے۔ یہاں تک کہ مسٹرویز لی بھی خاصی دلچسپی کے ساتھ گھریلو خرس کی طرف دیکھنے لگے۔

”معاف کرنا!“ ہیری نے گھریلو خرس سے کہا۔ ”مجھے لگا تھا کہ آپ ڈوبی ہیں، جسے میں جانتا ہوں.....“

”میں بھی ڈوبی کو جانتی ہوں سر!“ گھریلو خرس نے جلدی سے کہا۔ حالانکہ اس اونچے کیبن کچھ زیادہ روشنی نہیں ہو رہی تھی۔ پھر بھی وہ اپنے چہرے کو ایسے چھپائے ہوئے بیٹھی تھی جیسے روشنی کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا گئی ہوں۔ ”میرا نام و نکی ہے سر..... اور آپ سر؟“ تبھی اس کی بھوری آنکھیں ہیری کے چہرے کو ٹوٹتی ہوئی اس کے ماتھے کے نشان پر آ کر ٹھہر گئیں۔ وہ ایک دم کھانے کی پلیٹ جتنی چوڑی ہو گئی تھیں۔ ”آپ یقیناً ہیری پوٹر ہوں گے۔“

”ہاں!“ ہیری پوٹر نے کہا۔

”ڈوبی آپ کے بارے میں بہت باتیں کرتا ہے سر!“ نکی نے کہا۔ اس نے اپنے ہاتھ تھوڑے نیچے کر لئے تھے وہ بہت پریشان لگ رہی تھی۔

”وہ کیسا ہے؟“ ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔ ”آزادی پا کر اسے کیسا لگ رہا ہے؟“

”اوہ سر!“ نکی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”آہ..... سر..... برامت منا یے گا سر! لیکن مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی کو آزاد کرو اکر آپ نے اس کا بھلانہیں کیا ہے.....“

”کیوں؟“ ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔ ”اسے آزاد کرو اکر میں نے کیا غلط کیا ہے؟“

”آزادی ڈوبی کے سرچڑھ گئی ہے۔“ نکی دکھ بھری آواز میں بولی۔ ”وہ اپنی اوقات بھول گیا ہے سر! اسے کوئی ملازمت نہیں مل رہی ہے سر.....“

”کیوں نہیں مل رہی ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

نکی نے اپنی آواز تین دھیمی کر لی کہ وہ سرگوشی جیسے لبھے میں بول رہی تھی۔

”وہ کام کے بد لے میں تنخواہ چاہتا ہے..... سر!“

”تنخواہ!“ ہیری نے حیرت سے کہا۔ ”تو اس میں غلط کیا بات ہے؟ اسے تنخواہ کیوں نہیں ملنی چاہئے؟“

یہ سن کر نکی کافی خوفزدہ دھائی دینے لگی۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے چمگا دڑھ جیسے کانوں کو ڈھک لیا تھا۔ جس سے اس کا چہرہ ایک بار پھر آدھا چھپ گیا تھا۔

”گھریلو خرس کو تنخواہ نہیں ملتی ہے سر!“ اس نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ”نہیں نہیں نہیں..... میں ڈوبی سے بار بار کہتی ہوں،“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

ڈوبی! کوئی اچھا سا گھرانہ دیکھ لوا اور اسی کی خدمت کرو۔ لیکن وہ بہت ہوا میں اڑ رہا ہے سر! جو ایک گھر بیلوخرس کو بالکل زیب نہیں دیتا۔ میں کہتی ہوں ڈوبی! اگر تم اسی طرح کی حرکتیں کرتے رہے تو کسی دن کسی باغی غول بن کی طرح محکمہ انضباطی و قابو جادوئی حیوانات کے شعبے کی عدالت کے کٹھرے میں پہنچ جاؤ گے۔“

”اگر وہ پر لطف زندگی گزار رہا ہے تو اس میں کسی کو وقت کیا ہے؟“ ہیری نے کہا۔

”گھر بیلوخرس کو لطف اٹھانہیں چاہئے ہیری پوٹر!“ ونکی نے اپنے ہاتھوں کے پیچھے سے تلخی سے کہا۔ ”گھر بیلوخرس کو تو اپنے مالک کے حکم کی تعیل کرنا چاہئے۔ دیکھئے سر! مجھے اونچائی سے ڈر لگتا ہے.....“ اس نے سٹیڈیم میں نیچے کی طرف دیکھتے ہوئے تھوک نگلا۔ ”لیکن میرے مالک نے مجھے اتنے اونچے آسمان پر بننے اس کیبین میں بیٹھنے کا حکم دیا اور میں نے بلا تردود اُن کے حکم کو بجا لانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ دی۔“

”اگر وہ یہ جانتے ہیں کہ تمہیں اونچائی سے بے حد ڈر لگتا ہے تو انہوں نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا؟“ ہیری نے چڑ کر اسے کہا۔

”مالک..... مالک بہت مصروف ہیں ہیری پوٹر! اسی لئے انہوں نے مجھے اپنی نشستیں روکنے کیلئے بھیجا ہے۔“ ونکی نے اپنا سر پاس والی خالی نشست کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ ”ہیری پوٹر! ونکی کی بہت خواہش تھی کہ وہ اپنے مالک کے خیے میں ہی رہتی لیکن ونکی اپنے مالک کے حکم کی تعیل کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کیونکہ ونکی ایک اچھی گھر بیلوخرس ہے.....“

ونکی نے ایک بار پھر ڈر کر سٹیڈیم کے نیچے کی طرف دیکھا اور دوبارہ اپنی آنکھیں پوری طرح بند کر لیں۔ ہیری اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

”تو گھر بیلوخرس ایسے ہوتے ہیں؟ بڑے عجیب ہوتے ہیں، ہے نا!“ رون نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”ڈوبی اس سے زیادہ عجیب گھر بیلوخرس ہے۔“ ہیری نے جوشی آواز میں کہا۔ رون نے اپنی پیٹل کی دور بین باہر نکالی اور اس سے سٹیڈیم کی دوسری طرف بیٹھی بھیڑ کو دیکھنے لگا۔

”بہت عجیب ہے۔“ اس نے دھرانے والے بٹن کو دباتے ہوئے کہا۔ ”میں اس بوڑھے کوناک میں انگلی ڈالتے ہوئے بار بار دیکھ سکتا ہوں..... ایک بار پھر اس نے انگلی ڈالی..... ایک بار پھر.....“

اس دوران ہر مائنی پھندنے سے بندھے مخلی غلاف والے پروگرام والے کتابچے کو بڑی دلچسپی سے پڑھ رہی تھی۔ اس نے زور سے پڑھا۔

”میچ سے پہلے دونوں ٹیمیں اپنے اپنے استقبالیہ کی شاندار کارکردگی پیش کریں گی۔“

”اوہ..... واہ! ابتدائی استقبالیہ پروگرام کے نظارے دیکھنے میں ہمیشہ بڑا مزہ آتا ہے۔“ مسٹرویزی نے جوشیلے پن سے کہا۔

”معلوم ہے، ہر ٹیم اپنے ملک کے مخصوص نشان یا علامت کو لا کر اور ان میں سے عجیب و غریب تفریق کا سامان برآمد کر کے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

شاکین کے دلوں کو مودہ لیتی ہے۔“

اگلے نصف گھنٹے تک ان کے کیبن میں کئی شاکین داخل ہوتے رہے۔ ان میں کئی جادوگر نہایت غیر معمولی دکھائی دے رہے تھے۔ اور مسٹر ویزلي اٹھ کر ان لوگوں سے ہاتھ ملاتے رہے۔ پسی تو اتنی مرتبہ اٹھ کر کھڑا ہوا کہ ایسا گھیسے وہ کسی بس کا کندکٹر ہوا اور ہر آنے والے کوٹکٹ کاٹ کر دے رہا ہو۔ جب جادوئی وزیر اعظم کارنیلوس فوج وہاں داخل ہوئے تو پری نے اتنا نیچے جھک کر ان کا استقبال کیا کہ اس کا سینگ دار چشمہ زمین پر گر کر ٹوٹ گیا۔ یہ دیکھ کر پری ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔ اس نے جیسے تیسے جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنی چھڑی کی مدد سے چشے کو واپس جوڑا اور لپک کر اپنی نشست پر جا بیٹھا اور پھر دوبارہ بالکل نہیں اٹھا۔ وہ تجھ بھری نظر وہ سے ہیری کی طرف دیکھ رہا کیونکہ کارنیلوس فوج ہیری کے ساتھ کسی پرانے دوست کی مانند مل رہے تھے۔ وہ ہیری کو پہلے سے ہی جانتے تھے۔ فوج نے ہیری کا تعارف اپنے پہلوؤں میں موجود جادوگروں سے بھی کرایا۔

”یہ ہے ہیری پوٹر!“ انہوں نے بلغاریہ کے وزیر اعظم کو زور سے بتایا۔ جنہوں نے کالے رنگ کا شاندار مخلیہ چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس میں سنہری دھاریاں تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انہیں انگریزی کا ایک بھی لفظ بھی پلے نہیں پڑ رہا تھا۔ ”ہیری پوٹر! آپ نے اس کا نام تو سننا ہی ہوگا..... وہ اڑ کا جو تم جانتے ہو کون؟“ کے ہاتھوں سے نیچ گیا تھا..... آپ یقیناً اس کے نام سے تو ضرور واقف ہوں گے۔“

بلغاریں وزیر اعظم کی نظر اچانک ہیری پوٹر کے ماتھے کے نشان پر پڑی تواس کے چہرے پر تغیر رونما ہوا۔ نشان دیکھتے ہی وہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو شیلے انداز زور زور سے کچھ بولنے لگا جس کی سمجھ کسی کو بھی نہیں آپا تھی۔

”میں جانتا تھا کہ نشان سے ہی اسے میری بات سمجھ آئے گی۔“ فوج نے ہیری سے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ”لیکن میں کیا کروں؟ انہیں میری زبان سمجھ میں نہیں آتی ہے اور نہ ہی میں اس کی زبان بول سکتا ہوں۔ اس طرح کے کام کے لئے مجھے باری کراوچ کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ اس کی گھر بیلوخس اس کی نشستیں سنبھالے ہوئے ہے..... اس نے یہ اچھا کام کیا ہے کیونکہ بلغاریہ والے توہرا چھپی نشست کو تھیا نے کے چکر میں ہیں..... اور یہ رہا لو سیس.....“

ہیری، رون اور ہر ماٹنی نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔ مسٹر ویزلي کے ٹھیک پیچھے والی قطار میں تین نشستیں اب بھی خالی تھیں۔ ان کی طرف کوئی اور نہیں بلکہ گھر بیلوخس ڈوبی کا پرانا مالک مسٹر لو سیس ملفوائے، اس کا بیٹا ڈریکو ملفوائے اور ایک عورت بڑھ رہی تھیں جو واضح طور پر ڈریکو کی ماں کی ہی لگتی تھی۔

ہیری اور ڈریکو ملفوائے جب پہلی بار ہو گورٹس میں جا رہے تھے اسی وقت سے ان دونوں کے درمیان نفرت کی فضا پیدا ہو گئی تھی جواب آہستہ آہستہ دشمنی میں بدلتی جا رہی تھی۔ زرد نوکیلے چہرے اور سنہری سفید بالوں والا ڈریکو کافی حد تک اپنے باپ سے مشابہ تھا۔ اس کی ماں کے بال بھی سنہرے تھے وہ لمبی اور دبلي خاتون تھیں۔ وہ شاید زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی اگر انہوں نے ناک یوں چڑھا نہ رکھی ہوتی جیسے اس کے نیچے کوئی بد بودار چیز رکھی ہوئی ہو۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

88

”آہاچ.....“، مسٹر ملفوائے نے جادوئی وزیر اعظم کے پاس پہنچ کر اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”آپ کیسے ہیں؟.....شايدا آپ میری بیوی نارسیس سے ابھی تک نہیں ملے ہوں گے؟ اور یہ میرا بیٹا ڈریکو.....!“

”آپ کیسی ہیں؟“، فتح نے مسکرا کر مسز ملفوائے کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ ”آئیے! میں آپ کا تعارف مسٹر اولانسک سے کرواتا ہوں..... یہ ہیں مسٹر اولانسک! بلغاریہ کے جادوئی وزیر اعظم! ویسے انہیں میری بات ذرا بھی سمجھ نہیں آتی ہے اس لئے تعارف کروانے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ اور مجھے لگتا ہے کہ تم آرٹھرویزی کو تو جانتے ہی ہو گے؟“

یہ ایک ہیجان انگیز پل تھا۔ مسٹر ویزی اور مسٹر ملفوائے نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہیری کو ان کی پچھلی ملاقات یاد آگئی تھی۔ یہ اچانک ملاقات جادوئی بازار میں موجود فلوریٹ اینڈ بلوس نامی کتابوں کی دکان میں ناگوار حالات میں ہوئی تھی۔ جہاں دونوں میں ہاتھا پائی ہو گئی تھی۔ مسٹر ملفوائے نے اپنی بھنویں کھینچ کر بھوری آنکھوں سے پہلے تو مسٹر ویزی کو دیکھا اور پھر کیبن میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔

”اوہ! آرٹھر.....“، انہوں نے ہمیں آواز میں کہا۔ ”تمہیں اس مہنگے کیبن میں نشتوں کی ٹکٹیں خریدنے کیلئے اپنی کس چیز کو بیچنے کی قربانی دینا پڑی؟ غیر معمولی طور پر تمہارے گھر کو فروخت کرنے سے اتنے پیسے تو ملے ہی نہیں ہوں گے؟“

فتح نے ملفوائے کی بات نہیں سنی تھی۔ وہ بولے۔ ”آرٹھر..... لوسیس نے حال ہی میں جادوئی سینٹ موگوز ہسپتال برائے طبی حادثات و معالجات جادوئی عوارض کو ٹھیک ٹھاک بھاری چندہ دیا ہے۔ یہ یہاں میرے خاص مہمان ہیں.....“

”یہ تو..... یہ تو بڑی اچھی بات ہے!“، مسٹر ویزی نے کافی کوشش کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

مسٹر ملفوائے کی نگاہ جب ہر ماٹی پر پڑی تو وہ اسے گھورنے لگے۔ ہر ماٹی کا چہرہ گلابی ہو گیا لیکن وہ بھی پلت کر انہیں گھورنے لگی۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ مسٹر ملفوائے کے ہونٹ کیوں سکڑ گئے تھے۔ مسٹر ملفوائے کو خاندان کے خالص جادوئی خون پر بڑا ناز تھا۔ دوسرے الفاظ میں وہ ہر ماٹی جیسے مالگو خاندان کے لوگوں کو نہ صرف دوسرے اور تیسرے درجے کے افراد سمجھتے تھے بلکہ وہ ان کیلئے نہایت ناپسندیدہ بھی تھے۔ بہر حال جادوئی وزیر اعظم کے سامنے مسٹر ملفوائے ایسی کوئی اچھی حرکت نہیں کر سکتے تھے جس سے ان کی عزت پر حرف آتا۔ مسٹر ملفوائے نے تکبر سے اپنا سر ہلا کر مسٹر ویزی کی بات کا جواب دیا اور پھر تیزی سے اپنی نشست کی طرف بڑھ گئے۔ ڈریکو نے گزرتے وقت ہیری، رون اور ہر ماٹی کو تھارت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر اپنی ماں کے ساتھ اور پرواں قطار میں چڑھتا چلا گیا جہاں گھر بیوی خس و کنی اپنے مالک کی راہ دیکھ رہی تھی۔

”گھمنڈی کہیں کے.....“، رون نے بڑا کر کہا۔ پھر وہ ہیری اور ہر ماٹی کے ساتھ مل کر میدان کی طرف دیکھنے لگے جہاں شورو ہنگامہ زوروں پر تھا۔ اگلے ہی پل مسٹر بیگ میں ہوا میں سے وہاں نمودار ہوئے۔ وہ دھڑ دھڑاتے ہوئے فتح کے پاس پہنچے۔ ”سبھی لوگ تیار ہیں؟“، انہوں نے کہا۔ ان کا چہرہ جوش سے سرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں میں بے تحاشا چمک پھیلی ہوئی تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”وزیر اعظم خ! آپ تیار ہیں.....؟“

”لیوڈو! اگر آپ تیار ہیں تو ہم بھی تیار ہی ہیں.....،“ فخ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیوڈ نے اپنی چھٹری باہر نکالی اور اسے اپنے گلے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

”فلسم والسم!“

اس جادوئی کلنے سے ان کی آواز کئی سو گناہ بند ہو گئی تھی۔ اب ان کی آواز کھچا کھج بھرے سٹیڈیم کے شور میں بھی بالکل صاف سنائی دے رہی تھی اور سٹیڈیم کے ہر کونے میں گونج رہی تھی۔

”معزز ناظرین و شاکرین!..... چار سو بائیسیوں کیوڈج ورلڈ کپ کے فائنل میں، میں آپ سب کوتہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔“

شاکرین خوشی سے چیختے چلاتے ہوئے زور زور سے تالیاں بجانے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود ہزاروں جھنڈے لہرانے لگے۔ قومی ترانوں اور جو شیلے نغموں کی گونج، اور تالیوں اور چینوں کا شور عجیب بے ہنگام ساناظارہ پیش کر رہا تھا۔ ان کے سامنے موجود سیاہ تختے پر آخری الفاظ اب مٹ رہے تھے (بارٹی بات کی مزیدار خوش ذائقہ ٹافیاں..... ہر ٹافی میں ایک الگ دلچسپ خطرہ) اب وہاں پر چھائی ہوئی سیاہی میں نئے سنہری لفڑا بھر گئے تھے۔

بلغاریہ۔ صفر..... آئر لینڈ۔ صفر

”اور اب میں بغیر کسی توقف کے آپ کا تعارف بلغاریہ کی ٹیم کے استقبالیہ پروگرام سے کرواتا ہوں۔“

دائیں طرف کی نشتوں میں جم کر شور ہونے لگا۔ وہاں بلغاریہ کے شاکرین سرخ چونگوں میں ملبوس بیٹھے تھے۔ جس کی وجہ سے تمام نشستیں کسی بڑی سرخ دیوار کی طرح دکھائی دے رہی تھیں۔

”کیا پتہ!..... آج وہ لوگ ہمارے لئے کیا لائے ہیں؟“ مسٹرویزی نے اپنی نشست سے کچھ آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ”اوہو!“ انہوں نے اچانک اپنی آنکھوں سے عینک اتاری اور اسے جلدی جلدی چوغنے سے رگڑا اور دوبارہ پہن کر میدان کی طرف دیکھا۔ ”واہ!..... موہنیاں!“

”موہنیاں کیا ہوتی ہیں؟“ ہیری نے پوچھا۔

سو موہنیاں میدان کے درمیان میں آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر ہیری کو اپنا جواب مل گیا تھا۔ موہنیاں بہت خوبصورت عورتیں تھیں..... ہیری نے آج تک اتنی خوبصورت عورتیں نہیں دیکھی تھیں۔ یہ بات اور تھی کہ وہ انسان نہیں تھیں اور ہو بھی نہیں سکتی تھیں۔ ان کو دیکھ کر ہیری ایک پل کیلئے چکرا سا گیا۔ اس نے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ وہ ایسا کیا کھاتی ہیں؟ ان کے بدن کی جلد چاندنی جیسی سفید اور اجلی کیسے ہے؟ ان کے کھلے سنہری بال بغیر ہوا کے کیسے لہرائے ہیں؟..... لیکن اسی وقت موسیقی کی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

90

وہ نہیں چھڑ گئیں اور مونہنیاں دھن پر تھر کئے گئیں۔ ان کے رقص میں ایک عجیب سی مستی تھی۔ ہیری کی سب مشکلیں اور مسئلے گم ہوتے چلے گئے۔ اس نے یہ سوچنا بھی چھوڑ دیا تھا کہ مونہنیاں انسان ہیں یا پھر..... حقیقت یہ تھی کہ اس نے سب کچھ ہی سوچنا چھوڑ دیا تھا۔

مونہنیاں ناچنے لگیں اور ہیری کا دماغ پوری طرح خالی اور غافل ہوتا چلا گیا۔ اسے اب دنیا میں صرف یہی بات اچھی لگ رہی تھی کہ مونہنیاں ناچتی رہیں..... بس ناچتی رہیں..... اور وہ انہیں دیکھتا رہے۔ کیونکہ اگر انہوں نے ناچنا چھوڑ دیا تو بڑا غصب ہو جائے گا..... سب مونہنیاں اب تیز تیز رقص کرنے لگی تھیں۔ اسی ہیری کے دل میں عجیب عجیب خیال پیدا ہونے لگے۔ وہ انہیں اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کی توجہ پانے کیلئے وہ اس وقت کوئی بھی بڑا کام کرنا چاہتا تھا۔ اس نے سوچا اگر وہ سٹیڈیم کی سب سے اوپری منزل سے نیچے میدان میں کوڈ جائے تو کیا مونہنیاں اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گی..... لیکن کیا یہ کام سچ مجھ اتنا بڑا تھا؟

”ہیری! یہ تم کیا کر رہے ہو؟“ اسے ہر ماہی کی تینکھی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اسی لمحے موسیقی رُک گئی۔ ہیری نے پلکیں جھپکائیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ کھڑا ہو چکا تھا اور اس کا ایک پیر کیبن کی دیوار پر لٹک رہا تھا۔ اس کے پیچے رون گم صم برف کی طرح منجد تھا۔ وہ اس طرح کھڑا تھا جیسے وہ کسی سپر لگ بورڈ سے غوطہ لگانے کیلئے تیار ہو۔

سٹیڈیم میں غصے بھری چینیں سنائی دینے لگیں شاکنین مونہنیوں کو جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ ہیری کے جذبات بھی شاکنین کے جیسے ہی تھے۔ اس کے دل میں خیال بھی آیا کہ اسے تو بغاڑی کی ٹیم کا جماعتی ہونا چاہئے تھا۔ دراصل مونہنیوں کو دیکھنے کے بعد ہیری اس بات پر حیران ہونے لگا کہ وہ آئرلینڈ کے حق میں کیوں تھا؟ اس نے اپنے سینے پر خندوق کا بڑا سبز بلا کیوں لگا رکھا تھا؟ اسی لمحے رون کو جانے کیا سوچ بھی کہ اس نے اپنی ٹوپی پر لگے ہوئے خندوق کے سبز پھول کو نوچ کر پر زہ پر زہ کرنے کی کوشش کی۔ مسٹرویزی مسکراتے ہوئے رون کی طرف جھکے اور اس کے ہاتھ سے ٹوپی چھین کر دور ہٹا دی۔

”جب آئرلینڈ والے اپنا استقبالیہ پر گرام دکھائیں گے تو تب تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔“ وہ دھیمی آواز میں بولے۔ ”اوہ؟“ رون اب بھی مونہنیوں کی طرف منہ پھاڑے پھٹی پھٹی نظر وہ سے دیکھ رہا تھا جواب میدان کے ایک کنارے کی طرف ایک قطار میں کھڑی ہو گئی تھیں۔

”پچ پچ پچ..... قسم سے تم بھی.....“ ہر ماہی نے ہستے ہوئے ہیری کو واپس اس کی نشست کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ ”اس فسوں گری کاشکار ہو گئے ہو.....“

”اوراب!“ لیوڈ و بیگ میں کی آواز گونجی۔ ”مہربانی کر کے اپنی چھڑیاں ہوا میں اٹھا لیں..... آئرلینڈ کی ٹیم اپنا استقبالیہ پر گرام پیش کرنے جا رہی ہے۔“

اگلے ہی پل سٹیڈیم میں سبز اور سنہرے رنگ کی دیوہیکل دم دار گولے جیسی چیز نمودار ہوئی اور ہوا میں تیرنے لگی۔ اس نے سٹیڈیم کا ایک چکر کا ٹا اور پھر وہ دو دم دار گولوں میں بٹ گئی۔ وہ دونوں ہی تیرتے ہوئے الگ الگ طرف کی قفلوں کے پاس پہنچا اور اچانک

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

91

ان دونوں کے درمیان قوس و قزح کی رنگین پی بن گئی جو ایک گولے سے دوسرے گولے تک پوستہ تھی۔ شاکین اس طرح اوس اور آہ کر رہے تھے جیسے آتش بازی دیکھ رہے تھے۔ پھر قوس قزح کی رنگین اہر ہوا میں معدوم ہو گئی اور دونوں دم دار گولے قریب آ کر مل گئے اور یکجا ہو گئے۔ اگلے ہی لمحے اس میں سے ایک چمکیلا اور بڑا خندوق کا سبز پودا اُگتا ہوا دکھائی دیا جس پر ایک بڑے گلاب لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اب شاکین کے سروں پر آسمان میں اُڑ رہا تھا۔ اچانک اس میں سے سونے کے سکوں کی بارش شروع ہو گئی۔

”واہ بہت اعلیٰ!“ رون چیخ کر بولا۔ جب اُڑتے ہوئے گلاب نے ان کے سروں اور نشتوں پر سونے کے ڈھیر سارے سکے بر سائے جو ہنکھنا تی ہوتی آواز میں نشتوں اور فرش سے ٹکرائے تھے۔ ہیری نے گلاب کے پھول کو غور سے دیکھا۔ دراصل اس میں ہزاروں ننھے منہ لمبی ڈاڑھیوں والے آدمی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے سرخ رنگ کی وا سکٹ پہنچ رکھی تھیں اور ان کے ننھے ننھے ہاتھوں میں سنہرے اور سبز رنگ کی لائلینیں پکڑی ہوئی تھیں۔

”آمرشی بونے.....“ مسٹرویزلی شاکین کی زور دار تالیوں کے پیچ میں بولے۔ بہت سارے شاکین سونے کے سکے اٹھانے کیلئے اپنی نشتوں کے آس پاس جھکے ہوئے دکھائی دیئے، وہ آپس میں جھگڑہ رہے تھے۔

”یہ لو.....“ رون نے خوشی خوشی ہیری کے ہاتھ میں مٹھی بھرسونے کے سکے تھاماتے ہوئے کہا۔ ”مناظر پکڑنے والی دور بین کیلئے..... اب حساب برابر ہو گیا ہے۔ اب تمہیں مجھے کرمس کا تحفہ ضرور دینا پڑے گا.....“

گلاب کا بڑا پھول سمنٹنے لگا اور اس میں موجود آمرشی بونے زمین پر جا اترے۔ وہ پھد کتے ہوئے موہینوں کے بالکل مدقابل سمٹ میں جا کر ایک لمبی قطار میں ٹانگیں پھیلایا کر بیٹھتے چلے گئے۔

”حاضرین و ناظرین! اب براہ کرم بلغاریہ کی قومی کیوڈچ ٹیم کا پر تپاک استقبال کیجئے۔ یہ رہے..... دیکی تروف!“ سرخ چونے میں ملبوس ایک نوجوان بہاری ڈنڈے پر اتنی تیزی سے اڑتا ہوا آیا کہ اس کی بس ایک جھلک ہی دکھائی دے پائی۔ میدان پر اُڑ کر آتے ہوئے اس نوجان کو دیکھ کر بلغاریہ کے شاکین نے خوب جم کرتا لیاں بجا کیں۔

”آئیوانوف!“

سرخ چونے میں دوسرا کھلاڑی اُڑتی ہوئی آئی۔

”ژوگراف، لیونسکی، ووچونوف، ولکوف اور رررر..... وکٹر کیرم!“

”کیرم وہ رہا..... کیرم وہ رہا.....“ رون چیخ کر بولا اور اپنی پیتل کی دور بین کو آنکھوں سے لگا کر کیرم کو یکا یک دیکھنے لگا۔ ہیری نے جلدی سے اپنی دور بین پر آنکھیں جمالیں۔

وکٹر کیرم دبلا تھا اور اس کا رنگ سانو لا تھا۔ اس کی بڑی ناک تھوڑی چیڑی اور اس کی بھنویں کالی اور گھنی تھیں۔ وہ کسی بڑے پرندے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ وہ صرف اٹھارہ برس کا ہے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

92

”اور اب براہ کرم آئرلینڈ کی قومی کیوڈچ ٹیم کا استقبال کجھئے۔“ بیگ مین نے چلا کر کہا۔ ”یہ رہے کیونٹی، ریان، ٹروئے، میولٹ، موران، قیو گلے اور ررر..... لائچ!“

سات سبز جھوٹکے میدان کی طرف لپکتے ہوئے آئے۔ ہیری نے اپنی پیتل کی دوربین پر لگے ایک چھوٹی سی ناب کو گھمایا۔ جس سے فوراً کھلاڑیوں کی رفتار ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ کھلاڑیوں کے بہاری ڈنڈوں پر ’فائز بولٹ‘ کے الفاظ نمایاں چمک رہے تھے۔ کھلاڑیوں کی کمر پر سہری حروف میں ان کے نام لکھے ہوئے تھے۔

”اور یہ رہے ..... ہمارے آج کے میچ کے ریفری ..... حسن مصطفے! جو خاص طور پر مصر سے آئے ہیں اور بین الاقوامی کیوڈچ سوسائٹی کا روپریشن کے چیئر ویزر ڈبھی ہیں۔“

ایک چھوٹا اور دبلا آدمی کیوڈچ کے میدان میں آیا۔ وہ بالکل گنجاتھا لیکن اس کی موچھیں انکل ورن جتنی ہی گھنی تھیں۔ اس نے خالص سونے کا چوغہ پین رکھا تھا۔ اس کی موچھوں کے نیچے چاندی کی ایک سیٹی لٹک رہی تھی۔ اس کی دائیں بغل میں لکڑی کا ایک صندوق دبا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں بہاری ڈنڈے پر سوار ہوا اور اس نے ٹھوکر مار کر صندوق کھول دیا۔ اس میں سے چار گیندیں اُڑ کر آسمان کی طرف جانے لگیں۔ ایک سرخ قواف، دو سیاہ شریں بالجر اور ایک نہنخی سی سہری گیند (ہیری اسے صرف ایک ہی پل کیلئے دیکھ پایا تھا کیونکہ یہ فوراً ہی اُڑتی ہوئی جھماکے کے ساتھ نظر وہ سے او جھل ہو گئی تھی) سیٹی کی تیز آواز کے ساتھ مصطفے بھی گیندوں کے پیچھے پیچھے ہوا میں اُڑتا چلا گیا۔

”لیجھے ناظرین! کھیل شروع ہو چکا ہے .....“ مسٹر بیگ مین کی آواز سٹیڈیم میں گونجی۔ ”قواف میولٹ کے پاس ہے، ٹروئے، موران، دبکی رووف پھر سے میولٹ، ٹروئے، لیونسکی، موران .....“

ہیری نے کیوڈچ کا ایسا کھیل آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اس نے اپنی پیتل کی دوربین آنکھوں سے اتنی نزدیک کر رکھی تھی کہ اس کے عد سے کافر یم مسلسل اس کی ناک میں چھر رہا تھا۔ کھلاڑیوں کی رفتار بے حد خطراں کا حد تک تیز تھی۔ دونوں ٹیمیں کے پشاو بالجروں کو ایک دوسرے کی طرف اتنی تیزی کے ساتھ پھینک رہے تھے کہ مسٹر بیگ مین کمنٹری کرنے کے بجائے صرف ان کے نام ہی بول پا رہے تھے۔ ہیری نے ایک بار پھر اپنی دوربین پر لگا ہوا ہی رفتار والا بنڈن دبایا۔ فوراً کھیل کی رفتار میں کمی واقع ہو گئی۔ عد سے پر بنینگنی رنگ کے لفظ دھیماناظارہ نمودار ہوئے اور اسے شائقین کا کان پھاڑ شور سنائی دینے لگا۔

اس نے دیکھا کہ آئرلینڈ کے تین نقاش پاس پاس اُڑ رہے تھے۔ ٹروئے، میولٹ اور موران سے تھوڑا آگے تھا۔ وہ بلغاریہ کے قفل کی طرف جا رہے تھے۔ دوربین پر ’عقابی چھپر داؤ‘ کے لفظ نمایاں ہوئے۔ اس کے بعد وہاں پر ’چھلا وہ سرعت داؤ‘ کے الفاظ نمودار ہوئے۔ جب ٹروئے نے ادا کاری کیا کہ وہ قواف کے ساتھ اوپر کی طرف جانے والی ہے تو یہ دیکھ کر بلغاریہ کی نقاش آئیوانوف،

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

93

ٹروئے کی طرف تیزی سے بڑھی۔ لیکن ٹروئے نے پھرتی سے قواف موران کی طرف اچھا دیا۔ بلغاریہ کے پٹاؤ والکوف نے ایک بالجر کو اپنے ڈنڈے کی زور دار ضرب لگائی اور اسے موران کی طرف بھیج دیا۔ موران جب بالجر سے بچنے کیلئے اپنے بھاری ڈنڈے پر جھکا تو قواف اس کے ہاتھوں سے پھسل کر نکل گیا۔

”اور ٹروئے نے قواف قفل کے پار کر دیا.....“، مسٹر بیگ مین کی آواز گنجی۔ پورا سٹیڈیم تالیوں اور خوشی کے بھونچاں سے کانپ کر رہ گیا۔ ”آر لینڈس صفر کے برتری کے ساتھ.....“

”کیا؟“ ہیری اپنی دوربین میں دیکھتے ہوئے چلا یا۔ ”ابھی سکور کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو قواف لیونسکی کے پاس ہے.....؟“ ”ہیری! اگر اپنی دوربین کو دھیما کر کے سست رفتاری سے کھیل دیکھو گے تو ایسا ہی ہو گا۔“ ہر ماٹنے نے ہنسنے ہوئے کہا۔ وہ کو درہی تھی اور ہوا میں اپنے ہاتھ جھلارہی تھی۔ ادھر ٹروئے میدان کا چکر لگا خوشی کا اٹھا کر رہا تھا۔ ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین ہٹا کر اس کے اوپر سے دیکھا کیوڈچ میدان کی سرحدی لکیر کے پار بیٹھ کر کھیل دیکھنے والے آرٹشی بونے ایک بار پھر ہوا میں اڑنے لگے تھے اور انہوں نے بڑا چمک دار نشان بنالیا تھا۔ میدان کی دوسری سرحد پر بیٹھی ہوئی مونیاں چڑی چڑی سی دکھائی دے رہی تھیں۔

جب کھیل دوبارہ شروع ہوا تو خود سے ناراض ہیری نے دوربین کا نارمل رفتار والا بٹن دبایا۔ ہیری خود کیوڈچ کا کھلاڑی تھا اس لئے اتنی دیر میں وہ یہ بات سمجھ گیا تھا کہ آر لینڈ کے نقاش بہترین مہارت کے حامل ہیں۔ وہ الگ الگ کھلاڑی کے روپ میں نہیں بلکہ ایک لا جواب ٹیم کے روپ میں کھیل رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ ایک دوسرے کے دل کی بات بھانپ کر صحیح جگہ پر پہنچ جاتے تھے۔ ہیری کی ٹوپی پر لگا ہوا گلب کا پھول نام بتا رہا تھا۔ ”ٹروئے، میولٹ، موران!“ دس منٹ کے ابدرہی آر لینڈ نے دو مزید سکور بھی حاصل کر لئے تھے۔ اب وہ تمیں صفر کے مقابلے میں کھیل رہے تھے۔ اس پر سبز چوغے پہننے شاکرین نے زور دار انداز میں انہیں سراہا اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تالیاں بجا کیں۔

کھیل کی رفتار اب اور بھی تیز ہو گئی تھی۔ اب کھیل میں مار دھاڑ بھی شروع ہو گئی تھی۔ بلغاریہ کے پٹاؤ والکوف اور ووچونوف نہایت تندرخوئی کے ساتھ ضریب لگا کر آر لینڈ کے نقاشوں کی طرف بالجروں کے جملے کر رہے تھے۔ اس وجہ سے آر لینڈ کی ٹیم اپنے عمدہ داؤ پیچوں کا پورا پورا استعمال نہیں کر پا رہی تھی۔ پٹاؤوں کے حملوں کے باعث دوبار انہیں بری طرح سے تتر بترا ہونا پڑا تھا۔ پھر آخر کار آئیوانوف آر لینڈ کے کھلاڑیوں کو چکمہ دیتے ہوئے نکلی اور اس نے قفل کے راکھے ریان کو جھانسہ دے کر قواف کو قفل کے پار کر دیا۔ بلغاریہ کی طرف سے پہلا سکور ہو گیا تھا۔

”اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لو۔“ مسٹر ویزلی نے چیخ کر کہا۔ جب مونیاں اپنے سکور کا جشن مناتے ہوئے ایک بار پھر ناپنے لگی تھیں۔ ہیری نے تو اپنے کانوں کے ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں کو بھی زور سے بند کر لیا تھا کیونکہ وہ اپنا پورا دھیان کھیل پر ہی مرکز رکھنا چاہتا تھا۔ اس نے کچھ پلوں کے بعد اپنی آنکھوں کو کھو لئے کا خطرہ مول لیا۔ اب مونیوں نے رقص بند کر دیا تھا اور قواف ایک بار

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

پھر بلغاریہ کی ٹیم کے پاس تھا۔

”ڈیکی تروف، لیونسکی، ڈیکی تروف، آئیوانوف اوہ اوہ.....“، مسٹر بیگ میں چلا رہے تھے۔

ایک لاکھ جادوگروں اور جادوگرنیوں کی آہ نکل گئی جب انہوں نے دیکھا کہ دونوں ٹیمیں کے متلاشی تیز رفتاری سے زمین کی طرف بڑھے۔ کیرم اور لائچ نقاشوں کے درمیان میں سے ہوتے ہوئے اتنے تیزی سے نیچے آ رہے تھے جیسے وہ بغیر پیر اشوٹ کے کسی ہوائی جہاز سے کو دگئے ہوں، ہیری نے اپنی دوربین سے انہیں نیچے آتے ہوئے دیکھا۔ وہ سنہری گیند کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری کے پاس بیٹھی ہر ماننی چھینی۔ ”وہ دونوں زمین سے ٹکرانے والے ہیں۔“

اس کی بات نصف تھی نکلی۔ ایک دم آخری لمحے میں کیرم ایک جھٹکے سے غوطہ کھا کر باہر نکلا اور دوبارہ اوپر اٹھنے لگا۔ بہر حال لائچ دھم سے زمین سے ٹکرا گیا تھا جس کی آواز پورے سٹیڈیم میں گونج گئی۔ آئر لینڈ کے شاائقین کی نشتوں والے حصے کی طرف زور دار آہی سنائی دی۔

”احمق..... گردا.....“، مسٹرویزی نے غصے سے کہا۔ ”کیرم اسے دھوکا دے رہا تھا۔“

”ٹائم آوٹ.....“، مسٹر بیگ میں کی آواز گونجی۔ ”اب قابل جادوگر ڈاکٹر میدان میں ایڈن لائچ کی جانچ کرنے کیلئے جا رہے ہیں.....“

”وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اسے صرف زور کا جھٹکا لگا ہے۔“ چارلی نے جیسی کو بتایا جو کی بن کی دیوار پر پہنچ کر دہشت بھری نظر وہ میدان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ”ظاہر ہے کیرم یہی تو چاہتا تھا۔“

ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین پر نشر مکر اور دھیمے نظارے کے بلن دبائے اور دوربین اپنی آنکھوں سے لگائی۔

اس نے کیرم اور لائچ کو ڈھیمی رفتار میں غوطہ لگاتے ہوئے دیکھا۔ اسے دوربین کے عدسے کے کنارے پر چھوٹا سا لفظ لکھا ہوا دکھائی دیا۔ ”چھلا وہ اچھا۔ خطرناک متلاشی داؤ!“ اس نے دیکھا کہ کیرم کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور وہ ٹھیک وقت پر غوطہ کھا کر باہر نکل گیا۔ جبکہ لائچ جوش میں اس کا تعاقب کرتے ہوئے زمین سے ٹکرا گیا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ کیرم نے سنہری گیند کو کپڑے نے کیلئے غوطہ نہیں لگا رہا تھا۔ وہ تو صرف لائچ سے اپنا پیچھا کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری نے کبھی کسی کو اس طرح اٹھتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ کیرم بہاری ڈنڈے سوار تھا، وہ تو کسی تیز رفتار پر ندے کی مانند اٹھ رہا تھا۔ ہیری نے اپنی دوربین کی رفتار ایک بار پھر نارمل کر دی اور کیرم کو دیکھنے لگا۔ کیرم، لائچ کے بالکل اوپر منڈلا رہا تھا۔ نیچے لائچ کا معائنة کرنے والے مہارت یافتہ جادوگر ڈاکٹر اسے کئی قسم کے مرکبات پلار ہے تھے۔ ہیری نے اب کیرم کو مزید دھیان سے دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ کیرم کی نگاہیں سو فٹ نیچے چاروں طرف غور سے دیکھ رہی تھیں۔ لائچ کے طبعی معائنة میں جو وقت لگ رہا تھا اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ لائچ کے خوف کے بغیر ہی سنہری گیند کو ڈھونڈ رہا تھا۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

95

آخر کار لانچ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور سبز چونوں والے شاکین زور زور سے تالیاں بجا کر اس کی حوصلہ افزائی کرنے لگے۔ لانچ اپنے فائز بولٹ پر سوار ہوا اور فضا میں اڑنے لگا۔ اس کے ٹھیک ہونے سے آرلینڈ کے کھلاڑیوں میں نئی جان آگئی تھی۔ مصطفیٰ نے اپنی سیٹی دوبارہ بجا کر کھیل کو شروع کروایا۔ آرلینڈ کے نقاش اتنی عمدگی کے ساتھ کھیلے کہ ہیری نے آج تک ایسا کھیل نہیں دیکھا تھا۔ پندرہ منٹ کے تیز کھیل کے بعد آرلینڈ کی ٹیم نے دس اور سکور حاصل کر لئے تھے۔

”آرلینڈ 130..... بلغاریہ 10“

اب کھیل میں مار دھاڑ کا سلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ جب میولٹ ایک بار پھر قواف لے کر قفل کی طرف بڑھا تو بلغاریہ کا راکھا ”ژوگراف“ اسے روکنے کیلئے آگئی۔ اس کے بعد جو ہوا، وہ اتنی سرعت میں ہوا کہ ہیری کو کچھ دکھائی نہیں دیا۔ لیکن آرلینڈ کے حمایتی شاکین کی غصے بھری آوازیں اور مصطفیٰ کی لمبی سیٹی سے وہ سمجھ گیا کہ بلغاریہ نے فاول کر دیا ہے۔

”مصطفیٰ اب بلغاریہ کے راکھے کو خبردار کر رہا ہے..... اس نے اپنی کہنی کو ضرورت سے زیادہ استعمال کر دیا تھا۔“ مسٹر بیگ میں نے شورچا تھے ہوئے شاکین کو معا ملے بتاتے ہوئے کہا۔ ”اور آرلینڈ کو جرمانے کی باری مل گئی ہے۔“

میولٹ کے ساتھ ہوئے برے سلوک کے بعد آرٹشی بونے غصے میں آگئے تھے اور وہ چمکتی ہوئی شہد کی مکھیوں کی طرح اڑ رہے تھے لیکن جرمانے کی باری ملنے کی خبر سن کر وہ خوشی سے باوے ہو گئے اور انہوں نے میدان کی مخلی گھاس پر ہاہاہا کے لفظ کی علامت بنائی۔ یہ دیکھ کر دوسرا طرف بیٹھی ہوئیں مونیاں طیش میں پاگل ہو گئیں اور اچھل کر کھڑی ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے بالوں کو لہراتے ہوئے ناچنا شروع کر دیا تھا۔

ویزی لڑکوں اور ہیری نے اپنے کانوں میں فوراً انگلیاں ٹھوںس لیں۔ لیکن ہر ماہنی نے ایسا نہیں کیا تھا۔ کچھ پلوں بعد وہ ہیری کا ہاتھ کھینچنے لگی۔ ہیری نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا۔ ہر ماہنی نے بے چین ہو کر ہیری کی انگلیوں کو اس کے کانوں سے دور ہٹایا۔ ”ذراریفری کی طرف تو دیکھو.....“ وہ نہستی ہوئی بولی۔

ہیری نے نیچے کی طرف دیکھا۔ حسن مصطفیٰ زمین پر اتر ناچتی ہوئی مونہیوں کے سامنے کھڑا تھا اور عجیب حرکتیں کر رہا تھا۔ وہ انہیں اپنے بازوؤں کی مچھلیاں پھٹکا پھٹکا کر دکھار رہا تھا اور ان کے حسن میں ڈوبا ہوا اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

”یہ تو غصب ہو گیا..... کتنی شرمناک بات ہے۔“ لیودو بیگ میں نے تاسف بھرے لبھ میں کہا۔ حالانکہ اس کا چہرہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ”کوئی تو جا کر ریفری کو ٹھپٹ مارے۔“

اسی وقت ڈاکٹر جادو گروں میں سے ایک اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال کر دوڑتا ہوا کیوڈچ میدان میں داخل ہوا اور مصطفیٰ کے قریب پہنچ کر اس نے اس کی پنڈلی پر کس کرلات ماری۔ مصطفیٰ فوراً ہوش میں آگیا۔ ہیری نے ایک بار پھر دربین میں منظر کو قریب سے دیکھا۔ مصطفیٰ بہت شرمندہ دکھائی دے رہا تھا اور وہ اب مونہیوں پر بربی طرح برس رہا تھا جنہوں نے اپنا رقص ختم کر دیا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

تھا لیکن وہ اب بھی بغوات پر اتری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

بیگ میں کی آواز آئی۔ ”اور اگر مجھ سے سمجھنے میں غلطی نہیں ہو رہی ہے تو مصطفے دراصل بلغاریہ کے استقبال نے کے اس گروہ کو باہر سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسا آج تک نہیں ہوا ہے..... اور معاملہ بہت گھمیبر ہوتا جا رہا ہے.....“

اور پھر معاملہ واقعی سنجیدہ ہو گیا تھا۔ بلغاریہ کے پٹاؤ والکوف اور ولچونوف، مصطفے کے دونوں طرف اتر آئے۔ وہ بہت غصے سے بحث کر رہے تھے۔ انہوں نے آرٹشی بونوں کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے ابھی تک میدان کے پتوں بیچ ہاہاہا کا لفظ بنایا ہوا تھا۔ بہر حال مصطفے بلغاریہ کے پٹاؤوں کی دلیلوں سے قطعی متاثر نہیں ہوئے انہوں نے اپنی انگلی اور پاؤٹھا کر انہیں دوبارہ ہوا میں اڑنے کا اشارہ کیا۔ جب بلغاریہ کے پٹاؤوں نے ان کی بات نہیں مانی تو مصطفے نے دوبار سیٹی بجائی۔

”آرٹینڈ کی ٹیم کو دو جرمانے کی باریاں دے دی گئی ہیں.....“ مسٹر بیگ مین نے چلا کر کہا اور بلغاریہ کے شاکقین غصے سے چلانے لگے۔ ”اچھا یہی رہے گا کہ اب والکوف اور ولچونوف آسمان میں اڑنے لگیں..... ہاں..... وہ اڑ رہے ہیں..... اور ٹروئے نے قواف کو پکڑ لیا ہے۔“

کھلیل اب بہت زیادہ خونخوار ہو چکا تھا۔ ہیری نے کیوڈچ میں اتنی مار دھاڑ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ دونوں ہی ٹیموں کے پٹاؤ بڑی بے رحمی سے ایک دوسرے پر حملے کر رہے تھے۔ خاص طور پر والکوف اور ولچونوف کو تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ ان کے ڈنڈے بالآخر پر پڑتے ہیں یا مختلف ٹیم کھلاڑیوں کے جسم پر۔ وہ تو بس صرف دھیانہ طریقے اندر ہادھندا پنے ڈنڈوں کو گھمانے میں مصروف تھے۔ ڈیکی تروف سیدھا موران کی طرف پکا جس کے پاس قواف تھا دونوں میں اتنی زور دار ٹکر ہوئی کہ موران اپنے بھاری ڈنڈے پر سے گرتے گرتے بمشکل بچا۔

”فاؤں.....“ لیوڈ بیگ مین کی آواز گئی۔ جو جادو سے تیز ہو گئی تھی۔ ”ڈیکی تروف نے موران کو ٹکر مار دی ہے..... وہ جان بوجھ کر اس سے ٹکرا یا ہے..... اور اس پر ایک جرمانے کی باری ملنا چاہئے..... ہاں! یہ سیٹی بیچ ہی گئی.....“

آرٹشی بونے ایک بار پھر ہوا میں اوپر اٹھے اور اس بار انہوں نے ایک بڑے ہاتھ کا نشان (دُرفٹے منہ) بنایا۔ یہ ہاتھ میدان کے دوسری طرف بیٹھی مونہیوں کی طرف ایک بہت ہی برا چڑانے والا اشارہ تھا۔ اس پر تو مونہیاں اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھیں، وہ میدان میں داخل ہو گئی اور آرٹشی بونوں پر بھڑکتے ہوئے انگارے چھینکنے لگیں۔ ہیری نے اپنی دوربین میں دیکھا کہ اب مونہیاں ذرا بھی خوبصورت نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے عکس ان کے چہرے اب بے رحم چونچ والے پرندوں جیسے ہو گئے تھے اور وہ ڈائسین لگ رہی تھیں۔ ان کے لمبے، پورپوری دار پنکھاں کے کندھوں سے نکلے پڑے تھے.....

شاکقین کے شور کے بیچ میں مسٹر ویزی اور پچی آواز میں بولے۔ ”لڑکو! اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ کبھی بھی ظاہری خوبصورتی کے پچھے نہیں بھاگنا چاہئے، جو دھوکا بھی ہو سکتا ہے۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

97

محکمے کے بہت سارے جادوگر کیوڈچ کے میدان میں اتر گئے تھے اور وہ بھرپور انداز میں موہنوں اور آئرثی بونوں کو الگ الگ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن انہیں کوئی خاص کامیابی نہیں مل پائی۔ اسی دوران میدان کے اوپر تو اس سے بھی زیادہ گھمسان کارن تھا۔ ہیری نے اپنی دوربین سے ادھرا دھر دیکھتا رہا کیونکہ قوافِ تیز رفتاری سے اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں جا رہا تھا۔

”لیونسکی..... ڈبی میں تروف..... موران..... ٹروئے..... آئیونوف..... ایک بار پھر موران..... اور موران نے قفل پا کر دیا.....“  
لیکن آئرلینڈ کے شاکین کے جو شیلے نعروں کی آوازیں، موہنوں کی آہ و بکار چیزوں، محکمے کے کارندوں کی چھڑیوں سے نکلنے والے دھماکوں اور بلغاریہ کے شاکین کے غصے بھری نعرہ بازی کے بیچ میں دب کر رہ گئیں۔ کھیل فوراً دوبارہ شروع ہو گیا۔ اب لیونسکی کے ہاتھ میں قوافِ تھا۔ اب ڈبی میں تروف.....

آئرلینڈ کے پٹاؤ قیوگلے نے بالجروں کو پوری قوت سے کیرم کی طرف مارا جو صحیح وقت پر جھک نہیں پایا۔ بالجر تیزی سے گھومتا ہوا آیا اور اس کے چہرے پر زور دار دھماکے سے لگا۔ شاکین کے منہ سے گھری آہ نکل گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کیرم کی ناک ٹوٹ گئی ہو۔ ہوا میں چاروں طرف خون کے چھینٹے اڑنے لگے لیکن حسن مصطفے نے سیٹی نہیں بجائی۔ ان کا دھیان بھٹک گیا تھا اور ہیری نے انہیں الزام نہیں دے سکتا تھا کیونکہ ایک موہنی نے حسن مصطفے کی طرف انگارہ پھیک کر ان کے بہاری ڈنڈے کی دُم پر آگ لگادی تھی۔

ہیری چاہتا تھا کہ کسی کو تو کیرم کے زخمی ہونے کا احساس ہو جائے حالانکہ وہ آئرلینڈ کی مخالفت میں کھیل رہا تھا لیکن کیرم یقیناً کیوڈچ میں کھینٹے والا سب سے اچھا کھلاڑی تھا۔ حیرت انگیز طور پر رون بھی یہی سوچ رہا تھا۔

”ٹائم آوٹ لو..... آہ! وہ اس طرح نہیں کھیل سکتا۔ ذرا اس کی حالت تو دیکھو.....“

”لائچ کی طرف دیکھو.....“ ہیری اپنی نشست سے اٹھ کر چلا یا۔

آئرلینڈ کا متلاشی لائچ اچانک غوطہ لگا رہا تھا اور ہیری کو پورا یقین تھا کہ یہ جہا نہیں ہو سکتا ہے، اس باراں نے سچ پنج سنہری گیند دیکھ لی تھی.....

”اس نے سنہری گیند دیکھ لی ہے، اس نے گیند دیکھ لی ہے، دیکھ تو وہ کتنی تیزی سے نیچے جا رہا ہے۔“ ہیری نے جو شیلے انداز میں چھختے ہوئے کہا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ نصف شاکین کو سمجھ میں آگیا تھا کہ کیا ہو رہا تھا؟ آئرلینڈ کے شاکین سبز رومال ہلاہلا کر اپنے متلاشی کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ لیکن کیرم بھی ٹھیک اس کے پیچھے آچکا تھا۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیرم کو دکھائی کیسے دے رہا ہو گا؟ کیونکہ اب بھی اس کی ناک سے خون کی پھوار پھوٹ رہی تھی۔ کیرم اب لائچ کے برابر آگ کیا تھا۔ وہ دونوں ایک بار پھر دھڑ دھڑاتے ہوئے زمین کی طرف آر رہے تھے.....

”وہ ٹکرانے والے ہیں.....“ ہر ماہنی نے منہ کھول کر کہا۔

”وہ نہیں ٹکرائے گا.....“ رون گرج کر بولا۔

”لاچ ٹکرانے والا ہے.....“ ہیری چینا۔

اس کا اندازہ صحیح تھا۔ لاچ دوسری بار زمین سے ٹکرا�ا۔ اس بار وہ بہت تیز رفتاری سے ٹکرا�ا تھا۔ وہ اچھل کر بہاری ڈنڈے سے دور جا گرا۔ غصیل موبینوں کی بھیرنے آؤ دیکھانہ تا تو۔ فوراً اسے اپنے پیروں تلے کچل ڈالا۔

”سنہری گیند۔۔۔ سنہری گیند کہاں ہے؟“ چارلی نے چیخ کر پوچھا۔

”کیرم نے اسے پکڑ لیا ہے.....“ کیرم نے اسے پکڑ لیا ہے.....“ ہیری نے چلا کر بولا۔

کیرم کا سرخ چوغماں کی ناک سے بہتے خون میں لست پت ہو چکا تھا۔ اب وہ آسمان میں دھیرے اوپر اٹر رہا تھا اور اس کی مٹھی میں سنہری گیند اپنے پنکھ پھر پھڑا رہی تھی۔  
سیاہ تخت نے الفاظا بھرائے تھے۔

”بلغاریہ۔ 160..... آر لینڈ۔ 170“

شاکرین کو پہلے تو یہ سمجھ میں ہی نہیں آیا تھا کہ کیا ہوا تھا؟ جیسے کوئی بڑا جبو جیٹ جہاز اپنی آواز کا آغاز کرتا ہے بالکل ویسے ہی آر لینڈ کے شاکرین کی خوشی کی آواز تیز ہوتی چلی گئی پھر وہ کہرام مچانے میں بدل گئی۔

”آر لینڈ کی ٹیم کی ٹیم کی.....“ مسٹر بیگ میں کی پر جوش آواز سلیڈیم میں سنائی دی۔ کھیل کے یوں اچانک ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ آر لینڈ کے نقاشوں کی طرح حیران دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بول رہے تھے۔ ”کیرم نے سنہری گیند پکڑ لی..... لیکن آر لینڈ کی ٹیم جیت گئی..... اف میرے خدا!..... مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کسی کو بھی ایسا ہونے کی توقع ہو سکتی تھی.....“

”اس نے سنہری گیند کیوں پکڑی؟“ رون غصے سے گرجا حالانکہ وہ خوشی میں اچھل رہا تھا اور اپنے سر کے اوپر رہا تھا اٹھا کر تالیاں بجارتھا۔ ”اس نے سنہری گیند تب پکڑی جب آر لینڈ کی ٹیم ایک سوسائٹھ پاؤنسٹس کی برتری پر تھی..... احمق کہیں کا!“

”وہ یہ بات جان چکا تھا کہ بلغاریہ کی ٹیم کبھی برابری نہیں کر پائے گی۔“ ہیری نے تالیاں بجاتے ہوئے اور شور شرابے کے نقچ میں چلاتے ہوئے کہا۔ ”آر لینڈ کے نقاش بہت بہترین مہارت کا مظاہرہ کر رہے تھے..... کیرم شکست کھاتے ہوئے کھیل کو اپنی شرطوں پر ختم کرنا چاہتا تھا۔ بس اتنی سی بات تھی.....“

”وہ بہت بہادر ہے..... ہے نا!“ ہر ماں نے آگے جھک کر دیکھا کہ کیرم اب زمین پر اتر رہا تھا اور بہت سے ڈاکٹر جادوگر، لڑائی میں مصروف آرٹشی بونوں اور بلغاریں موبینوں کے نقچ میں سے بچتے بچاتے ہوئے اس کے پاس پہنچنے کیلئے راستہ بنارہے تھے۔

”ہمیں راستہ دو..... اس کی حالت بے حد خراب ہے، پیچھے ہٹو.....“

ہیری نے ایک بار پھر دور بین آنکھوں سے لگائی۔ نیچے کیا ہو رہا تھا؟ یہ دیکھنا نہایت ہی مشکل تھا کیونکہ اب آرٹشی بونے اپنی خوشی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

کا اظہار کرتے ہوئے پورے کیوڈچ میدان کے اوپر اُڑ رہے تھے۔ بہر حال اسے کسی طرح کیرم دکھائی دے ہی گیا جو ڈاکٹر جادوگروں سے گھرا ہوا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے انہیں اپنا طبی معاشرہ بالکل نہیں کرنے دیا۔ اس کی ٹیم کے ساتھی کھلاڑی بھی اس کے چاروں طرف تھے جو اپنے سر ہلا رہے تھے اور کافی ناراض دکھائی دے رہے تھے، کچھ ہی فاصلے پر آرلینڈ کے کھلاڑی اپنے استقبالیے کے آرٹشی بونوں کی سونے کی سکوں کی ہونے والی بارش میں خوشی سے ناج رہے تھے۔ موہنیاں اب اپنے دلکش حسن میں واپس لوٹ آئی تھیں حالانکہ ان کے چہرے ابھی تک غصے اور مایوسی میں ڈوبے ہوئے تھے۔

”لیکن ہم نے بہادری سے مقابلہ کیا.....“ ہیری کو اپنے پیچھے سے ایک اداسی بھری آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑکر چاروں طرف دیکھا۔ یہ بات بلغاریہ کے جادوی وزیر اعظم نے کہی تھی۔

”تو آپ انگریزی بول سکتے ہیں.....“ نجف نے بہت غصے سے کہا۔ ”پھر آپ نے مجھے پورا دن ہاتھ گھما گھما کراشا روں سے اپنی بات سمجھانے کیلئے کیوں مجبور کئے رکھا؟“

”آپ کے اشاروں کا استعمال دیکھ کر مجھے بڑا مزہ آ رہا تھا۔“ بلغارین وزیر اعظم نے مسکرا کر جواب دیا۔

”آرلینڈ کی ٹیم اپنے استقبالیے کے ساتھ سٹیڈیم کا چکر کاٹ رہی ہے اور کیوڈچ ورلد کپ معزز مہمانوں کے کیبن میں آ رہا ہے.....“ مسٹر بیگ مین نے کمنٹری کی۔

اچانک تیز سفید روشنی ہوئی اور ہیری کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ مہمان کیبن جادوی روشنی سے جگما اٹھاتا کہ سٹیڈیم میں موجود تمام شاکرین و ناظرین یہ دیکھ سکے کہ مہمان کیبن میں کیا ہو رہا تھا؟ ہیری نے دیکھا کہ دوہانپتے ہوئے جادوگروں نے کامکتا ہوا بڑا کپ اٹھائے کیبن میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہ کپ کارنیلوں نجف کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ جو ابھی تک اس بات پر جھنجھلانے ہوئے دکھائی دے رہے تھے کہ انہوں نے دن بھرا شاروں کی زبان کا خواہ مخواہ استعمال کیا تھا۔

مسٹر بیگ مین نے شاکرین سے بلند آواز میں کہا۔ ”جرأت اور بہادری سے مقابلہ کرنے والی بلغارین ٹیم کا بھرپور تالیوں میں استقبال کیجئے۔“

بلغاریہ کے ٹیم کے ہارے ہوئے ساقوں کھلاڑی سیرھیاں چڑھ کر کیبن میں آنے لگے۔ نیچے شاکرین کا ہجوم زور زور سے تالیاں بجارتھا۔ ہزاروں شاکرین اپنی دوربینوں سے اس منظر کا نظارہ کر رہے تھے۔

بلغاریہ کے کھلاڑی ایک ایک کر کے کیبن کی قطاروں کے بیچ میں سے ہوتے ہوئے اوپر آئے۔ جب انہوں نے اپنے وزیر اعظم اور کارنیلوں نجف سے ہاتھ ملائے تو بیگ مین نے ان سب کے نام پکارے۔ کیرم سب سے آخر میں آیا۔ اس کی حالت بہت خراب دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے خون میں بھیگے ہوئے چہرے دوکالی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ سنہری گینداب بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ آسمان میں اُڑتے وقت شاندار دکھائی دیتا تھا، زمین پر چلتے ہوئے اتنا اچھا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

100

اپنے پیر کے پنج بھائیوں کی بھائیوں کے کندھے جھکے ہوئے تھے لیکن جب کیرم کا نام پکارا گیا تو پورے سٹینڈیم میں کان پھاڑ شو برپا ہو گیا۔

اور پھر آر لینڈ کی ٹیم کے کھلاڑی کی بن میں آئے۔ موران اور کینوی، ایڈن لانچ کو سہارا دے رہے تھے۔ زین پر دوسرا مرتبہ گرنے سے اس کی سرچکرا گیا تھا اور اس کی آنکھیں عجیب طریقے سے گول گول گھوم رہی تھیں۔ لیکن وہ خوشی سے مسکرا یا جب ٹروئے اور قیو گلے نے ورلڈ کپ کو ہوا میں اٹھا کر لہرایا اور شاائقین نے زبردست تالیاں بجا لیں۔ ہیری کے اپنے ہاتھ تالیاں بجا بجا کرسن پڑے گئے تھے۔

پھر آر لینڈ کی ٹیم کی بن سے نکل کر اپنے بھاری ڈنڈوں پر سوار ہو کر سٹینڈیم کا آخری چکر لگانے لگئی۔ ایڈن لانچ کینوی کے بھاری ڈنڈے پر پیچھے سوار تھا۔ اس نے کینوی کی کمرس کر کپڑ رکھی تھی اور تھوڑا عجیب ڈھنگ سے مسکرا رہا تھا۔ مسٹر بیگ میں اپنی چھتری اپنے گلے کی طرف کرتے ہوئے بڑھائے..... "کم سرگم!"

پھر انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "لوگ اس میچ کے بارے میں برسوں تک گفتگو کرتے رہیں گے، کتنا غیر متوقع موڑ آیا..... کتنے افسوس کی بات ہے کہ میچ اتنی جلدی ختم ہو گیا..... ہاں..... مجھے تم لوگوں کو کتنے پیسے دینے ہیں؟"

فریڈ اور جارج اپنی نشست سے اٹھ کر لیوڈ و بیگ میں کے سامنے پہنچے اور انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ ان کے سامنے پھیلادیئے۔



نوال باب

## تاریکی کا نشان

بینگنی قالین والی سیڑھیوں سے دھیرے دھیرے نیچے اترتے ہوئے مسٹرویزی نے فریڈ اور جارج کی طرف سر گھما کر کہا۔ ”اپنی کو یہ مت تنا تم نے شرط میں پیسے جیتے ہیں۔“

”آپ بالکل فکر ملت کریں ڈیڈی!“ فریڈ نے خوشی سے کہا۔ ”ہم نے ان پیسوں کے استعمال کیلئے بڑی لمبی چوڑی منصوبہ بندی کر کھی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ انہیں معلوم ہو کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ فوراً انہیں ضبط کر لیں گی۔“

ایک پل کیلئے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے مسٹرویزی یہ پوچھنے ہی والے ہوں کہ ان کی بڑی لمبی چوڑی منصوبہ بندی کیا تھی لیکن کچھ سوچنے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس بارے میں نہ ہی جاننا زیادہ اچھا رہے گا۔

جلد ہی وہ شاائقین کے ہجوم میں پہنچ گئے جو سٹیڈیم سے باہر نکل کر اپنے اپنے خیموں کی طرف جا رہا تھا۔ جب وہ لالٹینوں کے گمگاتے ہوئے راستے پر لوٹ رہے تھے تو انہیں رات کی ہوا میں زور زور سے گانے آوازیں سنائی دیں۔ اوپر آسمان میں آرٹشی بونے خوشی سے چلاتے ہوئے اڑ رہے تھے اور اپنی لالٹینیں لہرا رہے تھے۔ جب آخر کار وہ اپنے خیمے میں پہنچ گئے تو مسٹرویزی نے سونے سے پہلے ایک ایک کپ ناریل کا گرم میٹھا قهوہ پینے کی بچوں کی فرماش مان لی۔ مسٹرویزی نے مجھ میں ہونے والی مار دھاڑ کے بارے میں چارلی سے بحث کرنے لگے۔ باتوں کا سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا۔ جب جیتنی کا سرچھوٹی سی میز پر ڈھلک گیا اور اس وجہ سے فرش پر گرم چاکلیٹ پھیل گئی تب جا کر مسٹرویزی نے سب کو چپ کرایا اور سونے کیلئے بستروں میں جانے کا حکم سنایا۔ ہر ماں تی اور جیتنی پاس والے خیمے میں چلی گئی۔ ہیری اور ویزلي گھرانے کے باقی افراد پا جامے پہن کر ریل گاڑی کے سلیپر کی طرح ایک کے اوپر ایک لگے پلنگوں پر چڑھ گئے۔ خیمے کے دوسری جانب انہیں اب بھی گانے بجانے، شور شرابے کی آوازیں اور نیچ پیچ میں کہیں دور پٹاخوں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

”اوہ مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں آج ڈیوٹی پر نہیں ہوں۔“ مسٹرویزی خوشگوار لبھ میں بولے۔ ”مجھے آرٹینڈ والوں سے کہنا اچھا نہیں لگتا کہ انہیں جشن منانا بند کر دینا چاہئے۔“

ہیری اور رون اور والے پنگ پر لیٹے تھے۔ وہ لیٹے لیٹے خیمے کی چھت کو گھور کر دیکھتے رہے۔ نیچے میں انہیں اوپر اڑنے والے کسی آرٹشی بونے کی چمک بھی دکھائی دے جاتی تھی۔ ہیری کیرم کے شاندار داؤ پیچوں کو یاد کرتا رہا۔ وہ اس کیلئے بہت بے قرار دکھائی دے رہا تھا کہ اپنے فائز بولٹ پر چڑھ کر چھلا وہ اچھا، کوآزماء کر دیکھے۔ اولیور ڈمترک کیوڈنچ ماذنر دکھا کر ہیری کو کبھی نہیں سمجھا پایا تھا کہ بہاری ڈنڈے پر چھلا وے کا جھانسے کیسے دیا جاتا ہے؟..... ہیری نے تختیل کے دوڑے گھوڑے دوڑائے کہ اس کے چوغنے کی پشت پر اس کا نام لکھا تھا۔ ایک لاکھ لوگوں کی پریجوم بھیڑ کی موجودگی میں تالیوں کے بھر پور شور میں وہ اپنے فائز بولٹ پر غوطہ کھا رہا ہے اور عقب میں سے مسٹر لیوڈ و بیگ مین کی بلند آواز پورے سٹیڈیم میں گونج رہی ہو کہ یہ رہے..... ہیری پوٹر.....

ہیری کو پتہ نہیں تھا کہ اسے نیند آئی گی یا نہیں۔ ہوسکتا تھا کہ کیرم کی طرح بہاری ڈنڈے پر اڑنے کی اس کی خواہش خوابوں میں بھی چلی گئی ہو۔ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ اچانک مسٹر ویزلی اس کے پاس آ کر چلانے لگے تھے۔

”جلدی اٹھو رون..... ہیری..... جلدی کرو..... اٹھو! کوئی بھی انک حادثہ ہو گیا ہے۔“

ہیری جھٹکے سے اٹھ بیٹھا جس کی وجہ سے اس کا سر خیمے کی چھت سے جاگلکر ایسا تھا۔

”کیا ہوا.....؟“ اس نے پوچھا۔ اسے ہلاک سا احساس ہو گیا تھا کہ کہیں کوئی گڑ بڑ ہو گئی ہے۔ خیموں کی بستی کی آوازیں اب بد گئی تھیں۔ اب گانوں کے بجائے لوگوں کے چینخے اور چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

وہ پنگ سے نیچے اتر کر اپنے کپڑوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا۔ لیکن مسٹر ویزلی نے اسے پاجامے کے اوپر ہی جلدی سے پہننے کی ہدایت کی۔ ”کپڑے پہننے کا بالکل وقت نہیں ہے ہیری! بس اپنی جیکٹ اٹھا کر باہر چلو۔ جلدی.....“

ہیری ان کے کہنے کے مطابق خیمے سے باہر نکل آیا۔ رون اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔ کچھ جگہوں پر آگ جل رہی تھی۔ اس آگ کی روشنی میں ہیری نے لوگوں کو جنگل کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ لوگ اس چیز سے دور بھاگ رہے تھے جو میدان کو پا کرتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔ اس چیز سے عجیب سی روشنی نکل رہی تھی۔ گولیاں چلنے جیسے دھماکے بھی سنائی دے رہے تھے۔ تیز قہقہوں اور مسٹی میں جھومتی ہوئی چینخے چلانے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ پھر تیز سبز روشنی کا زور دار دھماکہ ہوا۔ جس سے تمام منظر صاف دکھائی دینے لگا۔

جادوگروں کا ایک گروہ اپنی چھڑیاں اوپر اٹھائے میدان میں دھیرے دھیرے چل رہا تھا۔ ہیری نے انہیں گھور کر دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کے چہروں پر منہ، ناک اور آنکھیں بالکل نہیں تھیں۔ پھر اسے احساس ہوا کہ ان کے چہرے پر سپاٹ نقاب تھے۔ نقاب پوش جادوگروں کے اوپر آسمان کے وسط میں چار بے ڈھنگ ہیولے دکھائی دے رہے تھے جو جادوگروں کی چھڑیوں کے اشارے پر اوپر نیچے لہرا رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے نقاب پوش جادوگر کسی غیبی دھاگے سے انہیں کٹھ پتیلیوں کی طرح نچار رہے ہوں۔ آسمان میں اچھلتے ہوئے دو ہیلوں کی جسامت بہت چھوٹی تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

103

عجیب بات تھی کہ اس چھوٹے سے گروہ میں ہٹ بڑائے ہجوم میں سے مزید جادو گر نکل کر آہستہ آہستہ شامل ہوتے جا رہے تھے۔ وہ بھی ہوا میں اڑتے ہوئے ان لوگوں کی طرف دیکھ کر ہنسنے اور اشارہ کرنے لگے۔ جب اس گروہ کی تعداد بڑی تو وہ خیموں کو بری طرح اکھاڑنے لگے۔ ہیری نے دیکھا کہ ایک دوبار گروہ کے کسی جادو گرنے جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنی چھڑی سے کئی خیموں کو آنا فاناً تھس نہیں کرڈا تھا۔ اب خیموں کی بستی میں دھڑا دھڑ آگ پھیلنے لگی تھی۔ لوگوں کی چیخ و پکار اور بھی تیز ہونے لگی۔ سہمے اور خوفزدہ بچوں کی سکیاں اور سکیاں سنائی دے رہی تھیں۔

جب آسمان پر اڑنے والے ہیوے ایک جلتے ہوئے خیمے کے اوپر سے گزرے تو ہیری کو دکھائی دیا کہ وہ ہیوے انسانوں کی صورت میں ڈھل گئے تھے۔ ان میں سے ایک خیمہ بستی کے مینچر مسٹر رابرٹس تھے۔ باقی تینوں میں ایک ان کی بیوی اور دو بچے لگ رہے تھے۔ ایک جادو گر نے اپنی چھڑی سے مسٹر رابرٹس کو ہوا میں الٹا لکایا ہوا تھا۔ اب ان کے پاؤں آسمان کی طرف اور سر زمین کی طرف تھا۔ اس حالت میں ان کا ناٹ گاؤں پھسل کر نیچے اہر انے لگا اور ان کے اندر ورنی کپڑے صاف دکھائی دینے لگے۔ مسٹر رابرٹس خوف اور شرم سے اپنے پاؤں کو ڈھکنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ نیچے کھڑی نقاب پوشوں کی بھیڑ ان کی حالت دیکھ کر قیقہ ہے لگا رہی تھی۔ رون نے دیکھا کہ سب سے چھوٹا مالگوبچہ زمین سے سات فٹ اوپر کسی لٹوکی مانند ہوا میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔ اس کا سر بری طرح ہچکوئے کھارہا تھا۔ رون بولا۔

”بہت گھٹیا حرکت ہے..... سچ مجھ بہت گھٹیا.....“

ہر ماںی اور جینی جلدی سے ان کے پاس آگئیں۔ وہ اپنے ناٹ ڈرلیں پر کوٹ پہن رہی تھیں۔ مسٹر ویزلي ان کے ٹھیک پیچھے تھے۔ اسی وقت بل، چارلی اور پری لڑکوں کے خیمے میں سے باہر نکلے۔ وہ پورے کپڑے پہن کر آئے تھے۔ انہوں نے اپنی اپنی آستینیں چڑھا کر کھی تھیں اور ہاتھوں میں چھڑیاں کس کر پکڑی ہوئی تھیں۔ مسٹر ویزلي نے بھی اپنی آستینیں چڑھالیں۔ وہ چیخ کر بولے۔ ”ہمیں محکمے کے لوگوں کی مدد کرنا ہوگی، ہم چاروں اس طرف جا رہے ہیں اور تم بچوں جلدی سے جنگل میں بھاگ جاؤ اور کہیں صحیح جگہ پر چھپ جانا اور یاد رکھنا کہ ایک ساتھ رہنا..... معا ملے کو سلچھائیں بعد میں خود ہی تمہیں تلاش کرلوں گا.....“

بل، چارلی اور پری ہٹ بونگ مچانے والے جادو گروں کی طرف پہلے ہی جاچکے تھے۔ مسٹر ویزلي بھی ان کے تعاقب میں بھاگتے چلے گئے۔ محکمے کے جادو گر ہر طرف سے اسی سمت میں لپکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ رابرٹس اور ان کے بچوں کو ہوا میں لڑھکاتے ہوئی بھیڑ تیزی سے ان کے قریب آ رہی تھی۔

”چلو..... جلدی کرو!“ فریڈ جینی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنگل کی طرف کھینچ کر لے جانے لگا۔ ہیری، رون اور ہر ماںی اس کے پیچھے لپکے۔ جارج ان سب کے پیچھے تھا۔ درختوں کے پاس پہنچ کر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ رابرٹس گھرانے کے نیچے والی بھیڑ اب اور نزدیک پہنچ چکی تھی۔ محکمے کے جادو گر بھیڑ کے درمیان میں کھڑے نقاب پوش جادو گروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن وہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

104

اس جدوجہد میں بڑی طرح ناکام دکھائی دے رہے تھے اور انہیں ایسا کرنے میں بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔ شاید وہ جادوئی حملوں کرنے سے اس لئے کھبرار ہے تھے کہ کہیں مسٹر رابرٹس اور اس کے بیوی بچے گر کر ہلاک نہ ہو جائیں۔

سٹینڈیم تک جانے والے راستے کو روشن کرنے والی لاطینیں بجھ چکی تھیں۔ وہ لڑکھراتے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے سیاہ ہیلوں کی مانند دکھائی دینے والے درختوں کے بیچ سے بھاگ رہے تھے۔ بچے رو رہے تھے، لوگ ناگہانی مصیبت کے باعث شدید تباہ کا شکار تھے اور بڑی طرح چیخ و پکار مچا رہے تھے۔ دہشت بھری آوازوں کی گونج رات کی ٹھنڈی نرم ہوا کے ساتھ چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ انجان لوگ اسے ادھراً دردھلیتے ہوئے گزر رہے تھے۔ وہ ان کے چہرے بالکل بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ پھر اسے رون کی درد بھری چیخ سنائی دی۔

”کیا ہوا؟“ ہر ماں نے پوچھا۔ اچانک رُک جانے کی وجہ سے ہیری اس سے ٹکرا گیا تھا۔

”رون تم کہاں ہو؟ اوہ..... یہ تو بڑا مشکل ہے..... اجالا ہو!“ وہ اپنی چھٹری کی روشنی میں ادھراً درد دیکھنے لگی۔ رون زمین پر منہ کے بل گرا ہوا دکھائی دیا۔

”کچھ نہیں!..... کسی نکلی ہوئی جڑ سے الج کر گر گیا تھا۔“ رون نے غصے سے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہوا گیا۔

”انتنے بڑے بڑے پیر ہوں گے تو پھر اور کیا ہوگا؟“ پیچھے سے ایک سرداً وازنائی دی۔

ہیری، رون اور ہر ماں تیزی سے اس سمت میں گھوم گئے۔ ڈریکو ملفوائے ان کے پاس اکیلا ہی کھڑا تھا۔ وہ ایک درخت سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اور بڑے پرسکون انداز میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ وہ درختوں کے درمیانی جھریلوں سے خیمہ بستی میں ہونے والے ہنگاموں کو دیکھ کر لطف اندوڑ ہو رہا تھا۔

رون نے چھوٹتے ہی اسے گندی گالی نکال دی۔ ہیری جانتا تھا کہ رون ممزودی کے سامنے کبھی بھی ملفوائے کو ایسی گالی نکالنے کی ہمت تک نہیں کر سکتا تھا۔

”اپنی زبان کو لگام دو، ویزی!“ ملفوائے نے غرا کر کہا اور اس کی زرد آنکھیں چمکنے لگیں۔ ”دیکھو! بہتر یہی ہو گا کہ تم لوگ یہاں سے فوراً دفع ہو جاؤ۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ تم یہ تو نہیں چاہو گے کہ وہ لوگ اس مالکوں کو دیکھ لیں.....“ اس نے ہر ماں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اسی وقت خیمہ بستی کی طرف سے بم پھٹنے کی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں اور پھر تیز سبز روشن کی لہر پھیلتی ہوئی چاروں طرف جنگل کے درختوں کو روشن کرنے لگی۔

”تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟“ ہر ماں نے لفظ چباتے ہوئے پوچھا۔

”گریب خبر! وہ مالکوں کے پیچھے پڑے ہیں۔“ ملفوائے نے دانت نکال کر کہا۔ ”کیا تم بھی ہوا میں لٹک کر اپنی نیکر دکھانا چاہتی ہو..... تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کسی بھی بذات کو نہیں پہچان نہیں پائیں گے..... ایسا ہے تو یہیں رُکی رہو۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

105

”اپنا گندامنہ بندر کھو، ملفوائے!“ رون ہتھ سے اکھڑتا ہوا چینا۔ سب لوگ جانتے تھے کہ جادوئی دنیا میں بذاتِ لفظ نہایت ہی شرمناک گالی تھا۔ اس کا استعمال صرف ایسے جادوگروں اور جادوگرنیوں پر کیا جاتا تھا جو کسی مالگوگھرانے میں پیدا ہوتے تھے۔ یہ مالگوؤں سے گہری نفرت کا اظہار بھی تھا۔

”اس کی باتوں پر دھیان مت دو، رون!“ ہر ماٹنی نے جلدی سے کہا جب رون نے ملفوائے کو سبق سکھانے کیلئے اس کی طرف قدم بڑھایا تھا تو ہر ماٹنی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔ عین اسی وقت درختوں کے دوسرا ایک زوردار دھماکہ ہوا جس کی آواز پہلے سے بھی کہیں زیادہ تیز تھی۔ درختوں کی آڑ میں چھپے ہوئے کئی لوگوں کی چینیں نکل گئیں۔ ملفوائے زور سے ہنسنے لگا۔

”سب لوگ کتنا جلدی ڈر گئے..... ہے نا! میرا خیال ہے کہ تمہارے ڈیڈی نے تمہیں چھپنے کیلئے کہا ہوگا؟ ویسے وہ وہاں کرنے کیا گئے ہیں؟..... مالگوؤں کو بچانے کیلئے..... ہے نا؟“

ہیری کے دل و دماغ پر ہتھوڑے برس رہے تھے وہ غصے سے تنخ پا ہو گیا تھا۔

”تمہارے ماں باپ وہاں ہیں؟ وہاں پر نقاب پہن کر کھڑے ہیں..... ہے نا؟“  
ملفوائے نے مسکراتے ہوئے ہیری کی طرف چہرہ گھمایا۔

”دیکھو پوٹر!..... اگر وہ ایسا کر رہے ہیں تو میں بھلا تھیں کیوں بتاؤں گا؟“

”اوہ چبوٹھی.....“ ہر ماٹنی نے ملفوائے کو تقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”چل کر باقی لوگوں کو تلاش کرتے ہیں۔“

”گریجنگر! اپنے گھوسلے جیسے بالوں والے سر کو نیچے ہی رکھنا۔“ ملفوائے نے طنزیہ لبھ میں کہا۔

”میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ تمہارے ماں باپ یقیناً ان مجرم نقاب پوش جادوگروں کے بیچ میں ہی ہوں گے.....“ رون نے غصے سے کہا۔

”اگر قسمت اچھی رہی تو محکمے کے محافظ انہیں جلد ہی گرفتار کر لیں گے۔“ ہر ماٹنی امید بھرے لبھ میں بولی۔ ”پتہ نہیں باقی لوگ کہاں چلے گئے؟“

فریڈ، جارج اور جینی کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ حالانکہ انہیں بے شمار اور لوگ بھاگتے اور چھپتے ہوئے دکھائی دیتے۔ ہر کوئی پیچھے پیچھے مژہ مژہ کر خیمہ بستی میں ہونے والے دھماکوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پاجامے پہنے کئی لڑکیاں تیزی سے بجت کرتے ہوئے آگے جا رہی تھیں۔ جب انہوں نے ہیری، رون اور ہر ماٹنی کو دیکھا تو گھنگھریا لے بالوں والی ایک لڑکی نے ان سے پوچھا۔ ”اوہ ایسٹ میڈم میکمین؟ ناؤم لکس پر ڈوئے.....“

”کیا کہا.....؟“ رون نے عجیب انداز میں کہا۔

”اوہ.....“ جب لڑکی نے ان کی طرف پیٹھ گھمائی اور تیزی سے ان سے دور ہونے لگی۔ اسی وقت ان میں سے کسی آواز سنائی

دی۔ ”اوگوڑس.....“

”بیاوس بیٹن.....“، ہر ماں نی بڑ بڑائی۔

”کیا؟.....“، ہیری جلدی سے بولا۔

”وہ بیاوس بیٹن میں پڑھتی ہوں گی؟“، ہر ماں نے کہا۔ ”تم جانتے ہو کہ وہ بیاوس بیٹن اکیڈمی برائے جادوئی علوم..... میں نے اس کے بارے میں یورپ میں سنا تھا اور پھر اس کا ذکر جادوئی تعلیم یورپ میں۔ ایک جائزہ نامی کتاب میں بھی پڑھا ہے۔“

”اوہ ہاں..... ٹھیک ہے۔“، ہیری بڑ بڑا یا جیسے اس کے پلے کچھ بھی نہ پڑا ہو۔

”فریڈ، جارج اور جینی زیادہ دور نہیں جاسکتے۔“، رون نے ہر ماں کی طرح اپنی چھڑی باہر نکال کر جلا لی تھی۔ وہ اب آگے جانے والے راستے کو دھیان سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری بھی اپنی چھڑی نکالنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس نے اپنی جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا مگر چھڑی وہاں نہیں تھی۔ وہاں اسے صرف اپنی پیتل کی دور بین ہی مل پائی تھی۔

”اوہ نہیں..... مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے..... میری چھڑی کھو گئی ہے۔“

”تم مذاق کر رہے ہو.....“

رون اور ہر ماں نے اپنی چھڑیاں ہوا میں اوپنی کر لیں تاکہ روشنی اچھی طرح پھیل جائے۔ ہیری نے جلدی جلدی اس روشنی میں چاروں طرف دیکھا لیکن اسے اپنی چھڑی کہیں بھی دکھائی نہیں دی۔

”ہو سکتا ہے کہ تمہاری چھڑی وہیں خیمے میں ہی رہ گئی ہو۔“، رون نے کہا۔

”ممکن ہے کہ بھاگتے وقت تمہارے جیب سے نکل کر کہیں پیچھے گرگئی ہو۔“، ہر ماں نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”ہاں!..... یہ ہو سکتا ہے.....“، ہیری گم صمم لبھے میں بولا۔

ہیری عام طور پر جادوئی دنیا میں اپنی چھڑی ہمیشہ اپنے پاس ہی رکھتا تھا۔ اس طرح کے ہنگامے میں وہ چھڑی کے بغیر خود کو غیر محفوظ تصور کرنے لگا۔ اسی وقت سرراہٹ کی تیز آوازن کروہ سب اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔ انہوں نے گردنیں گھما کر دیکھا۔ گھر یلو خرس و کنی نزدیک والی جھاڑیوں میں ابھی ہوئی تھی اور باہر نکلنے کیلئے بری طرح زور آزمائی کر رہی تھی۔ وہ جھاڑیوں میں نکلی اور عجیب سی چال میں چلنے لگی۔ اس کے چہرے پر تفکرات کی گہری پر چھائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی پراسرار طاقت اسے پیچھے کی طرف واپس کھینچ رہی ہو۔

”نہیں نہیں..... وہاں پر بارے جادوگر ہیں.....“، وہ جھنجھلاتی ہوئی بڑ بڑائی پھر آگے کی طرف جگی اور دوڑنے کی کوشش کرنے لگی۔ ”لوگ آسانوں میں..... ہوا میں ہیں، وکی ان سے دور جا رہی ہے.....“، وہ دوڑتی ہوا راستے کے دوسری طرف کے درختوں میں کہیں غائب ہو گئی تھی۔ وہ بری طرح سے ہانپتی ہوئی گئی تھی۔ وہ خود کو دکنے والی پراسرار طاقت سے پوری قوت سے نبرد آزماتھی۔

”اسے کیا ہو گیا ہے؟“ رون نے ونکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا منہ پھٹا پڑا تھا۔ ”وہ ٹھیک طرح سے کیوں نہیں بھاگ پا رہی ہے؟“

”میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ اس نے اپنے مالک سے چھپنے کی اجازت نہیں لی ہوگی۔ اسی لئے وہ خود سے لڑ رہی ہے۔“ ہیری نے کہا۔ وہ ڈوبی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب بھی وہ ڈوبی ایسا کوئی کام کرتا تھا جو اس کے لحاظ سے مالک گھرانے کو پسند نہیں ہوتا تھا تو وہ ہر بار اسی طرح اپنا سر پٹخنے لگتا تھا۔

”تم جانتے ہو، گھریلو خرس کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کیا جاتا ہے۔“ ہر ماہنی نے غصے سے کہا۔ ”یہ تو سراسر غلامی ہے۔ مسٹر کراوچ نے اسے سٹیڈیم میں اتنی اوپر بیچ دیا حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اوپرخی جگہ پر جانے سے وہ ڈرتی ہے۔ انہوں نے اس پر جادو کر دیا ہوا جس سے وہ تب بھی بھاگ نہیں پائی۔ جب بارے جادو گر خیموں کو نیست ونا بود کر رہے تھے۔ کوئی اس بارے میں کچھ کرتا کیوں نہیں ہے؟“

”دیکھو! گھریلو خرس اپنے حال میں ہی خوش رہتے ہیں۔“ رون نے کہا۔ ”تم نے سنانہیں تھا کہ ونکی نے کھیل میں کیا کہا تھا؟.....“ گھریلو خرس کو لطف اندوں نہیں ہونا چاہئے۔ ونکی کو تو یہی پسند ہے کہ اس کا مالک اس پر حکم چلائے.....“

”یہ سب تم جیسے لوگوں کی وجہ سے ہے، رون!“ ہر ماہنی غصے میں غرا کر بولی۔ ”تم جیسے لوگ ہی برے اور بے رحم رواجوں کو رواج دیتے ہیں صرف اس لئے کہ گھریلو خرس بے بس و مجبور ہوتے ہیں اور تم جیسے لوگ سست اور کامیل الوجود.....“ ٹھیک اسی وقت ایک اور دھماکہ ہوا جس کی آواز جنگل کے کونے کونے میں گنجی۔

”چلو..... جلدی سے کہیں اور..... آگے چلتے ہیں۔“ رون بے چینی سے بولا۔ وہ پریشان ہو کر ہر ماہنی کی طرف دیکھ رہا تھا، شاید ملفوائے کی بات میں کہیں سچائی چھپی ہوئی تھی۔ شاید ہر ماہنی ان سے زیادہ خطرے میں تھی۔ وہ دوبارہ چلنے لگے۔ ہیری اب بھی اپنی جیبوں کو ٹوٹا رہا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی چھڑی وہاں نہیں تھی.....“

وہ اندر ہیرے راستے پر چلتے چلتے جنگل کی گہرائی میں پہنچ گئے تھے۔ وہ اب بھی فریڈ، جارج اور جینی کو ڈھونڈ رہے تھے۔ راستے میں انہیں غوبلن کا ایک جھنڈ دکھائی دیا جو سونے کے سکوں کے متعدد تھیلوں کے پاس کھڑے ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔ یقینی طور پر انہوں نے یہ تمام سونے کے سکوں کے تھیلے کھیل میں شرطیں لگا کر ہی جیتے ہوں گے۔ غوبلن خیمه بستی میں پچھے ہوئے گنگاموں سے ذرا بھی پریشان نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ وہ تینوں ان سے دور ہٹ کر آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ کچھ ہی فاصلے پر انہوں نے دور درختوں کے بیچ میں ایک جگہ پر ملکی دودھیار و شنی دکھائی دی۔ درختوں کے بیچ میں سے دیکھنے پر انہیں وہاں تین لمبی اور خوبصورت مونہیاں دکھائی دیں۔ وہ کھلی جگہ پر کھڑی تھیں۔ آس پاس کے کچھ جادو گر انہیں عجیب نظروں سے گھور رہے تھے اور زور زور سے باتیں کر رہے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

108

ان میں ایک جو شیلے انداز میں بتا رہا تھا۔ ”میں ہر سال سونے کے سکوں کے سبورے کرتا ہوں۔ میں خطرناک درندہ اتنا لاف کمیٹی کا رکن ہوں اور میں ڈریگین ہلاک کرتا ہوں۔“

”جانے دو.....“ اس کے قریب بیٹھا ہوا اس کا دوست ہنستا ہوا بولا۔ ”میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ چند سکوں پر تم خطرناک درندہ اتنا لاف کمیٹی کے شعبے میں برتن دھونے کا کام کرتے ہو..... لیکن میں انسانی خون پینے والی دیوبھل چپگاڑوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ میں اب تک نوے ایسی چپگاڑوں کو مار چکا ہوں۔“

وہاں پر ایک تیسرا جنگجو جادوگر بھی کھڑا تھا۔ وہ بھلا پیچھے کیسے رہ سکتا تھا؟ اس کا مہاسوں سے بھرا ہوا چہرہ دو دھیاروشنی میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تیزی سے بولا۔ ”میں اس ملک کا سب سے زیادہ لائق اور قابل وزیر بننے والا ہوں۔“

یہ سن کر ہیری کو ہنسی آگئی۔ وہ اس مہاسوں والے جادوگر کو اچھی طرح پہچان چکا تھا جس کا نام ٹیکن شن پاک تھا اور وہ درحقیقت تین منزلہ نائنٹ بس میں کنڈکٹر تھا۔ وہ یہ بات بتانے کیلئے رون کی طرف مڑا لیکن رون کا چہرہ بہت عجیب سادکھائی دے رہا تھا۔ اگلے ہی پل رون چلانے لگا۔ ”میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے ایک ایسا جادوئی بہاری ڈنڈے بنایا ہے جو تھوڑی سی مدت میں مجھے مشتری تک پہنچائے گا۔“

”سچ چج!“ ہر ماٹنی نے کہا۔ پھر ہر ماٹنی اور ہیری نے رون کا ایک ایک ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا اور وہاں سے دور لے جانے لگے۔ جب موہنیاں اور ان کے پرستاروں کی آوازیں سنائی دینا بند ہو گئی تھیں۔ اب وہ جنگل کے پیچوں سچ پہنچ چکے تھے۔ یہاں کافی سناثا اور سکون چھایا ہوا تھا۔

”ہمیں یہاں انتظار کرنا چاہئے۔“ ہیری نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یہاں ہمیں ایک میل دور سے بھی کسی کے آنے کی آواز سنائی دے جائے گی۔“

ابھی الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ اسی وقت مسٹر بیگ میں ان کے سامنے والے درخت کے پیچھے سے نمودار ہوئے۔ دو چھڑیوں کی ہلکی روشنی میں ہیری کو دکھائی دے گیا کہ بیگ میں کا حلیہ کافی بدلتا چکا تھا۔ اب ان کے چہرے پرشادابی اور گلابی پن نہیں موجود تھا۔ ان کے قدموں کی چلک بھی جا چکی تھی۔ ان کا چہرہ بہت سفید اور مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔

”کون ہے؟“ مسٹر بیگ میں نے جلدی جلدی آنکھیں جھپکا کر ان کے چہرے دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔ ”تم لوگ یہاں پر تنہا کیا کر رہے ہو؟“

ان تینوں نے جیرانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

”دیکھئے! وہاں پر ہنگامے ہو رہے ہیں.....“ رون نے بتانا چاہا۔

”کیا مطلب؟“ مسٹر بیگ میں نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

109

”خیمہ بستی میں..... کچھ نقاپ پوش جادوگر مالکوں کو ہوا میں اڑا رہے ہیں.....“

”ان کا بیڑہ غرق ہو.....“ مسٹر بیگ میں غصے سے بولے۔ وہ کافی فلکر مند کھائی دیئے اور مزید کوئی بات کے بغیر ہی وہ کھٹ کی آواز کے ساتھ ثقاب اڑاں بھر چکے تھے۔

”مسٹر بیگ میں وہاں ہونے والے خوفناک ہنگاموں پر قابو نہیں پاسکیں گے۔“ ہر ماں تیوریاں چڑھا کر بولی۔

”ویسے وہ کیوڈچ میں بہت عمدہ پشاور ہے ہیں۔“ رون نے کہا جو راستے سے ہٹ کر ایک درخت کے نیچے سوکھی گھاس پر بیٹھ چکا تھا۔ ”جب وہ دیمیرن ویپس کی ٹیم میں تھے۔ ان کی ٹیم نے لگا تار تین مرتبہ لیگ کپ جیتا تھا.....“

اس نے اپنی جیب سے کیرم کا چھوٹا مجسمہ باہر نکلا اور اسے زمین پر رکھ دیا۔ وہ کچھ دریٹک اسے چاروں طرف چلتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اصلی کیرم کی طرح وہ نئے مجسمے کے بھی نجخٹے ہوئے تھے اور کندھے جھکھے ہوئے تھے۔ وہ بھی اپنے بہاری ڈنڈے کے بجائے زمین پر چلتے ہوئے کم تا نگیں گھسیتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے خیمہ بستی کی طرف سے آنے والے شور پر کان لگائے۔ حالات اب کچھ سنبھلے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ شاید وہاں ہونے والے ہنگاموں پر قابو پالیا گیا تھا۔

”مجھے امید ہے کہ باقی لوگ صحیح سلامت ہوں گے۔“ ہر ماں نے کچھ دریکی خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں! وہ لوگ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں گے!“ رون نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”رون! اذرا سوچو تو سہی، اگر تمہارے ڈیڈی لویس ملفوائے کو پکڑ لیں تو کتنا مزہ آئے گا؟“ ہیری نے رون کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ اب کیرم کے چھوٹے مجسمے کو گھور رہا تھا جو سوکھے پتوں پر ٹیڑھا میڑھا چل رہا تھا۔ ”وہ ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ لویس ملفوائے کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا ہوں۔“

”اس کے بعد تو ڈریکو کا چہرے پر چھائی رہنے والی طنزیہ مسکان ہمیشہ کیلئے دم توڑ دے گی۔“ رون اطفا اندوز ہوتے ہوئے بولا۔

”بے چارے مالگو!“ ہر ماں نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔ ”اگر محکمے کے جادوگر انہیں نیچے اتارنا پائے تو پھر کیا ہو گا.....؟“

”وہ ضرور اتار لیں گے۔“ رون نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔ ”تم دیکھ لینا، وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال ہی لیں گے۔“

”نقاب پوش جادوگر پاگل ہو گئے ہیں کیا؟“ ہر ماں نے آہستگی سے کہا۔ ”وہ آج رات ایسی حرکت کر رہے ہیں جب پورا جادوئی محکمہ یہاں پر موجود ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ یہ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ ان کے ناپاک ارادے پورے ہو جائیں گے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ کسی قسم کے نشے میں دھست ہو سکتے ہیں؟“

لیکن اچانک اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور مڑ کر پیچھے دیکھنے لگی۔ ہیری اور رون نے بھی فوراً اپنی گرد نیں گھما دیں اور ارگر دیکھنے لگے۔ سنائی دینے والی آوازوں سے ایسا لگتا تھا جیسے کوئی لڑکھڑا تھا ہوا ان کی طرف آرہا ہے۔ وہ تیزی سے اندر ہیرے میں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

110

ڈوبے ہوئے درختوں کے پیچھے جا چھپے اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ آنے والے کے قدموں کی چاپ سنتے رہے۔ اور پھر قدموں کی آواز اچانک رُک گئی۔

”کون ہے؟“ ہیری نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

گھری خاموشی چھا گئی۔ ہیری کھڑا ہوا اور آنکھیں پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اندھیرا اتنا گھرا تھا کہ وہ زیادہ دور تک نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن اسے اس بات کا احساس ہو گیا کہ کوئی اس کی نظر کی پہنچ سے بس کچھ ہی قدموں کے فاصلے پر کھڑا تھا۔

”وہاں کون ہے؟“ اس نے پوچھا۔

اور پھر اچانک ہی دل دہلا دینے والا دھما کہ ہوا اور سنسناتی ہوئی تیز آوازان کی سماعت کوئی لمحوں تک ماؤف کر گئی۔ ایسی آواز انہوں نے پہلے نہیں سنی تھی۔ یہ آواز دہشت میں بھری آواز میں چیخ رہی تھی۔ ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے وہ کوئی جادوی کلمہ پڑھ رہا ہو.....

”موس موڈرم.....“

پھر اچانک بڑی تیزی سے ایک بڑی اور چمکیلی چیز ہوا میں اوپر اٹنے لگی۔ ہیری نے اسے ٹھیک سے دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ چیز درختوں کی اونچائی سے بھی اوپر آسمان میں پہنچ چکی تھی۔

”وہ کیا ہے؟“ رون نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔ وہ فوراً ٹھکر کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس نمودار ہونے والی چیز کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔ پل بھر کیلئے ہیری کے ذہن میں ابھرا کہ یہ آرٹشی بونوں نے کوئی نیا کرتب دکھایا ہوگا۔ لیکن اسے فوراً ہی یہ احساس ہونے لگا کہ یہ تو ایک دیو یہیکل کھو پڑی تھی۔ جوز مرد کے چمکتے ہوئے سبز ٹکڑوں پر مشتمل تھی جو آسمان میں ستاروں کے جھرمٹ جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ساکن نہیں تھی بلکہ متحرک تھی۔ اس کے منہ سے زبان کی جگہ ایک بڑا المباسانپ نکل کر ادھر ادھر لہرا رہا تھا۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے یہ کھو پڑی اڑ کر اور اونچی ہوتی چل گئی۔ وہ اپنے گرد پھیلی ہوئی سبز دھنڈ میں لپٹی ہوئی تھی اور آسمان میں ستاروں کے خوفناک جھرمٹ کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔

اچانک جنگل میں چاروں طرف چینیں سنائی دینے لگیں۔ ہیری اس کی وجہ نہیں سمجھ پایا تھا۔ حالانکہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ شاید کھو پڑی کو دیکھ کر ہی لوگ چیخنے چلانے لگے تھے۔ کھو پڑی آسمان میں اتنی اوپر پہنچ گئی تھی کہ یہ کسی بڑی گیند جیسی دکھائی دے رہی تھی اور کسی نیون سائن کی طرح چمک کر پورے جنگل میں سبز روشنی پھیلارہی تھی۔ ہیری نے جلدی سے جنگل میں اس شخص کو تلاش کرنے کی کوشش کی جس نے جادوی کلمہ پڑھ کر اس کھو پڑی کو نمودار کیا تھا لیکن اسے کوئی بھی نظر نہیں آیا۔

”وہاں کون ہے؟“ اس نے دوبارہ پوچھا۔

”ہیری جلدی کرو۔ یہاں سے نکل چلو!“ ہر ماننی اس کی جیکٹ کا پچھلا حصہ کھینچتے ہوئے پیچھے کی طرف ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

111

”کیوں کیا ہوا؟“ ہیری نے حیرت سے کہا۔ وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا کہ ہر ماٹنی کا پھرہ سفید پُپکا تھا اور وہ بے حد دہشت زده دکھائی دے رہی تھی۔

”یہ تاریکی کا نشان ہے..... ہیری!“ ہر ماٹنی دکھ بھری آواز میں بولی اور اپنی پوری طاقت سے اسے پچھے کھینچنے کی کوشش کرنے لگی۔ ”وہ تم جانتے ہو کون؟ کا نشان ہے.....“

”والدی مورٹ کا.....؟“

”ہیری چلو بھی.....“

ہیری پلٹا۔ رون نے بھی جلدی سے کیرم کا نہما محسسہ اٹھایا پھر وہ تیزی سے خالی جگہ کے پار چلنے لگے لیکن وہ ابھی کچھ ہی قدم ہی چلے تھے کہ اسی وقت وہاں پر ہوا میں سے بہت سارے جادوگر نمودار ہو گئے اور انہوں نے ان تینوں کو گھیرے میں لے لیا۔

ہیری پلٹ کر گھوما اور پل بھر میں، تی اس نے ایک بات تاڑلی۔ سبھی جادوگروں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال کر ان پر تان رکھی تھیں۔ وہ تینوں چھڑیوں کی زد میں تھے۔ بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ چلا یا۔ ”نیچے جھک جاؤ.....“ اس نے باقی دونوں کو پکڑا اور انہیں زمین پر گرا دیا۔

”ستم سٹم.....“ بیس آوازیں ایک ساتھ گرجیں۔ چند حصیادینے والا شعلہ نکلا اور ہیری کے سر کے بال اس طرح اڑنے لگے جیسے تیز آندھی چل رہی ہو۔ اپنے سر کو نصف انج اٹھا کر اس نے دیکھا کہ جادوگروں کی چھڑیوں سے نکتے ہوئے سرخ شعلے ان کے اوپر سے اڑ کر درختوں سے جاٹکرائیں اور انہیں ہیرے میں اچھل کر ادھر ادھر چلی گئیں۔

”ٹھہر و.....“ کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی جوان تینوں کو پہچان گیا تھا۔ ”ٹھہر و۔ وہ تو میرا بیٹا ہے.....“ ہیری کے بال اڑنا بند ہو گئے تھے۔ اس نے اپنے سر کو تھوڑا اور اوپر اٹھا کر دیکھا۔ اس کے سامنے والے جادوگر نے اپنی چھڑی جھکا لی تھی۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا کہ مسٹر ویزلي دہشت بھرے چہرے کے ساتھ ان کی طرف بھاگے چلے آرہے تھے۔

”رون..... ہیری..... ہر ماٹنی..... تم سب ٹھیک تو ہو؟“ ان کی آواز کا نپ رہی تھی۔

”راستے سے ہٹو آرڑھر!“ ایک ٹھنڈی اور روکھی آواز چیخی۔

یہ آواز مسٹر کراوچ کی تھی۔ وہ اور محکمے کے کافی جادوگران کے قریب آگئے تھے۔ ہیری ان کا سامنا کرنے کیلئے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ مسٹر کراوچ کا چہرہ غصے سے تنا ہوا تھا۔

”تم میں سے کس نے یہ کام کیا ہے؟“ انہوں نے غصیلی آواز میں گر جتے ہوئے کہا اور ان کی باریک بین آنکھیں انہیں ٹوٹنے لگیں۔ ”تم میں سے کس نے تاریکی کا نشان تنقیل دیا ہے؟“

”ہم نے اسے تنقیل نہیں دیا ہے۔“ ہیری نے کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

112

”ہم نے کچھ نہیں کیا.....“ رون نے اپنی ہمنی مسلتے ہوئے غصے سے اپنے ڈیڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”آپ لوگوں نے ہم پر حملہ کیوں کیا.....؟“

”جھوٹ مت بولو.....“ مسٹر کراوچ کی آواز میں تلخی بڑھ گئی۔ اب کی چھڑی اب بھی رون کی طرف تنی ہوئی تھی اور ان کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ وہ تھوڑے پاگل دکھائی دے رہے تھے۔ ”تم لوگ ٹھیک اسی جگہ پر ملے ہو جہاں سے یہ جرم سرزد ہوا ہے۔“

”باری!“ اوپنی ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے ایک جادوگرنی نے دھیرے سے کہا۔ ”باری! یہ تو نچے ہیں۔ یہ اتنا بڑا کام نہیں کر سکتے.....“

”تم تیوں بتاؤ..... یہ نشان کہاں سے نکلا تھا۔“ مسٹرویز لی نے جلدی سے پوچھا۔  
”وہاں سے.....“ ہر ماںتی نے کانپتے ہوئے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے انہیں آواز سنائی دی تھی۔ ”درختوں کے پیچے کوئی کھڑا تھا..... اس نے چلا کر کوئی جادوی کلمہ بولا تھا.....“

”اچھا وہاں کوئی کھڑا تھا؟“ مسٹر کراوچ نے اب اپنی باہر نکلی ہوئی آنکھیں ہر ماںتی پر جمادی تھیں۔ وہ اسے بے یقینی کے عالم میں مشکوک نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ ”اس نے جادوی کلمہ بولا تھا..... ہے نا؟ لڑکی تمہیں بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ نشان کیسے تشكیل دیا جاتا ہے.....“

مسٹر کراوچ کے علاوہ وہاں کھڑے کسی بھی جادوگر کو یہ یقین نہیں تھا کہ اس کھوپڑی کی علامت کو روں، ہیری یا ہر ماںتی میں سے کسی نے تشكیل دیا ہوگا۔ لیکن ہر ماںتی کی بات سننے کے بعد ان کا یقین ڈگمگا گیا تھا اور انہوں نے تیزی سے اپنی چھڑیاں دوبارہ اٹھا لیں اور ہر ماںتی کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ان دھیرے میں ڈوبے ہوئے درختوں کے نیچے میں دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

”ہمیں بہت دیر ہو چکی ہے۔“ اوپنی ڈریسنگ گاؤن والی جادوگرنی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”اب تک وہ ثقاب اڑان سے نجانے کہاں پہنچ چکا ہوگا.....؟“

”مجھے ایسا نہیں لگتا.....“ بھوری ڈاٹھی والا ایک جادوگر بولا۔ وہ آموس ڈیگوری یعنی سیڈر رک ڈیگوری کا باپ تھا۔ ”ہمارے جملے کے واران درختوں کے نیچے میں بھی گئے تھے..... اس بات کا کافی امکان ہے کہ ہمارے واروں کے نتیجے میں وہ یقیناً بے ہوش ہو گیا ہوگا.....“

”آموس! ذرا سنبھل کر جانا.....“ کچھ جادوگروں نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ جب مسٹر دیگوری اپنی چھڑی اٹھا کر ان دھیرے میں درختوں کی طرف بڑھنے لگے۔ ہر ماںتی منہ پر ہاتھ رکھ کر انہیں ان دھیرے میں جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

113

کچھ سینڈ بعد انہیں مسٹر ڈیگوری کے چلانے کی آواز سنائی دی۔

”ہاں ہمیں مجرمل گیا ہے..... یہاں کوئی ہے..... بے ہوش ہے..... یہ تو..... لیکن..... اوہ.....“

”تمہیں کوئی مل گیا؟“ مسٹر کراوچ نے بہت بے قراری سے پوچھا۔ ان کے چہرے پر زن لے جیسے آثار تھے۔ ”کون ہے“

”وہ؟..... کون ہے وہ؟“

انہیں شاخیں ٹوٹنے اور پتے کھلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر قدموں کی آہٹ آئی اور مسٹر ڈیگوری درختوں کے پیچھے سے باہر نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا جسم تھا۔ ہیری نے تو لئے جیسی پوشک پہنے اس جسم کو فوراً پہچان لیا کہ ورنی تھی۔

جب مسٹر ڈیگوری نے ایک گھر بیلوخس کو مسٹر کراوچ کے قدموں میں ڈال دیا تو وہ نہ تو ہلے اور نہ ہی کچھ بولے۔ محکمے کے باقی جادوگر مسٹر کراوچ کو گھور کر دیکھنے لگے۔ کچھ پل تک تو مسٹر کراوچ گم صم کھڑے رہ گئے۔ ان کے چہرہ سفید پڑ گیا اور آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ وہ ورنی کو لگا تار گھورے جا رہے تھے پھر ایسا لگا کہ وہ دوبارہ ہوش میں آگئے۔

”نہیں..... نہیں ہو سکتا..... بالکل نہیں.....“ وہ اٹکتے ہوئے ہکلا ہے۔

مسٹر ڈیگوری کے پاس سے ہوتے ہوئے اس طرف چل دیئے جہاں ورنی ملی تھی۔

”کوئی فائدہ نہیں مسٹر کراوچ!“ مسٹر ڈیگوری نے ان کے عقب میں آواز لگائی۔ ”وہاں اور کوئی نہیں ہے.....“

لیکن مسٹر کراوچ ان کی بات مانے کیلئے بالکل تیار نہیں تھے۔ سبھی کو مسٹر کراوچ کی چاروں طرف گھوم کر دیکھنے کی آوازیں سنائی دیں۔ تلاشی لیتے وقت جب انہوں نے جھاڑیوں کو ہٹایا تو سبھی کو پتوں کی سرسرابہٹ صاف سنائی دی۔

”انہیں تھوڑی شرم محسوس ہو رہی ہو گی۔“ مسٹر ڈیگوری نے سنجیدگی سے ورنی کے بے ہوش جسم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”بارٹی کراوچ کی گھر بیلوخس..... میری رائے میں تو.....“

”چھوڑ و بھی آموس.....“ مسٹرویزی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”تم کہیں یہ تو نہیں سوچ رہے ہو کہ یہ کام اس گھر بیلوخس نے کیا ہے؟ تاریکی کا نشان ایک جادوگر کا نشان ہے، اسے تشکیل دینے کیلئے چھڑی کی ضرورت ہوتی ہے۔“

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو.....!“ مسٹر ڈیگوری نے کہا۔ ”لیکن اس گھر بیلوخس کے پاس چھڑی تھی۔“

”کیا.....؟“ مسٹرویزی اچھل پڑے۔

”یہ رہی..... دیکھو!“ مسٹر ڈیگوری نے ایک چھڑی اٹھا کر مسٹرویزی کو دکھائی۔ ”یہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے اس کا پہلا جرم تو یہی ہے کہ اس نے جادوئی چھڑی کے استعمال کے قانون والی شق کی دفعہ تین کو توڑا، جس کے مطابق کوئی غیر انسانی جاندار جادوئی چھڑی کو نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی اسے جادوئی چھڑی استعمال کرنے کی اجازت ہے۔“

اسی وقت دھم کی آواز کے ساتھ مسٹر لیوڈ و بیگ مین ٹھیک مسٹرویزی کے پاس ہوا میں سے نمودار ہوئے۔ وہ تھوڑے ہانپ رہے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

114

تھے اور کسی قد ر تحسس دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اپنا سر اٹھا کر سبز دھند میں لپٹی ہوئی چمکتی کھوپڑی کو دیکھنے لگے۔

”تاریکی کا نشان.....“ وہ ہانپتے ہوئے بولے اور اپنے ماتحتوں لیس پوچھنے کیلئے مرتبے وقت وہ وکی کے بے ہوش جسم پر چڑھتے چڑھتے بچے۔ ”یہ کس نے بنایا ہے؟ کیا تم لوگوں نے اسے پکڑ لیا؟ باری..... یہاں کیا ہو رہا ہے؟“

مسٹر کراوچ خالی ہاتھ لوٹ آئے تھے۔ ان کا چہرہ اب بھی کسی بھوت کی مانند سفید تھا۔ ان کے ہاتھ اور ان کی ٹوٹھ برش جیسی مونچھیں دونوں ہی کانپ رہے تھے۔

”تم کہاں تھے باری؟.....“ بیگ مین نے شکایتی انداز میں پوچھا۔ ”تم مجھ میں بھی دکھائی نہیں دیئے؟..... تمہاری گھریلو خرس نے تمہاری نشست روکے رکھی تھی؟..... خدا خیر کرے.....“ بیگ مین نے اسی وقت وکی کو اپنے پیروں کے پاس زمین پر پڑے دیکھا۔ ”اسے کیا ہوا؟“

”میں مصروف تھا، لیوڈو!“ مسٹر کراوچ نے کہا جواب بھی اٹک کر بول رہے تھے اور ان کے ہونٹ مشکل سے ہل رہے تھے۔ ”اور میری گھریلو خرس کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔“

”بے ہوش.....؟ تمہارا مطلب ہے کہ تم لوگوں نے اسے مل کر بے ہوش کر دیا لیکن کیوں؟“ مسٹر بیگ مین الجھی ہوئی آواز میں بولے۔

اچانک بیگ مین کے دلکتے ہوئے گول چہرے پر ایسا تاثر پھیل گیا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گئے ہوں۔ انہوں نے پہلے اوپر کھوپڑی کی طرف دیکھا اور پھر بے ہوش پڑی وکی کو گھورا اور پھر اس کی نظریں گھوم کر مسٹر کراوچ کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئیں۔ ”نہیں.....“ وہ جیرانگی سے بڑھتا ہے۔ ”وکی تاریکی کا نشان تشكیل نہیں دے سکتی؟ اسے اس کا طریقہ ہی معلوم نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے تو اسے جادوئی چھڑی کی ضرورت پڑے گی۔“

”لیکن اس کے پاس جادوئی چھڑی تھی۔“ مسٹر ڈیگوری نے تنک کر کہا۔ ”لیوڈو! مجھے اس کے ہاتھ میں جادوئی چھڑی ملی تھی۔“ مسٹر کراوچ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمیں یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ آپ کی گھریلو خرس اپنی صفائی میں کیا کہتی ہے.....؟“

مسٹر کراوچ کوئی فیصلہ نہیں کر پائے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے انہوں نے مسٹر ڈیگوری کی بات سرے سے سنی ہی نہیں تھی۔ بہر حال مسٹر ڈیگوری نے ان کی خاموشی کو اجازت مان لیا۔ انہوں نے اپنی چھڑی اٹھا کر وکی کی طرف موڑی اور بولے۔ ”ختم سُم.....“

وکی دھیرے سے ہلی۔ اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھیں کھلیں اور اس نے کئی بار سپٹائے ہوئے انداز میں جھپکائیں۔ خاموش جادوگروں کی نظروں کے سامنے وہ بھکتے ہوئے دھیرے دھیرے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے مسٹر ڈیگوری کے پیروں کی جھلک دیکھی اور اس نے کاپتے ہوئے آہستگی سے آنکھیں اٹھا کر ان کا چہرہ دیکھا۔ پھر اس نے اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھا۔ ہیری کو وکی کی شیشے جیسی بڑی آنکھوں میں آسمان میں تیرتی ہوئی کھوپڑی کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ وکی نے ایک آہ بھری۔ چاروں طرف گھبرا کر

دیکھا اور پھر دہشت میں سبکیاں بھرنے لگی۔

”گھر میلو خرس!“ مسٹرڈیگوری نے سخت لبجے میں پوچھا۔ ”کیا تم جانتی ہو کہ میں کون ہوں؟..... میں محکمہ انصباطی و قابو جادوئی جاندار کارکن ہوں۔“

وکی زمین پر آگے پیچھے ملنے لگی۔ اس کی سانسیں تیز ہو گئیں۔ اس کی حرکتوں سے ہیری کو ڈوبی یاد آ گیا۔ ڈوبی بھی مالک کے حکم کی تعقیل کرتے ایسی ہی حرکتیں کرتا تھا۔

”گھر میلو خرس! جیسا تم دیکھ سکتی ہو۔ یہاں کچھ دیر پہلے تاریکی کا نشان تشکیل دیا گیا ہے۔“ مسٹرڈیگوری نے کڑک آواز میں کہا۔

”اور اس کے کچھ پل بعد ہی تم اس کے ٹھیک نیچے ملی۔ اس بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے.....؟“

”میں..... میں..... میں نے یہ نہیں کیا سر!“ وکی ہانپتی ہوئے بولی۔ ”میں نہیں جانتی ہوں کہ یہ نشان کیسے بنایا جاتا ہے سر؟“

”تمہارے ہاتھ چھڑی بھی ملی ہے۔“ مسٹرڈیگوری نے اس کے سامنے چھڑی لہراتے ہوئے غرا کر کہا۔ جیسے ہی چھڑی پر آسمان میں تیرتی ہوئی کھوپڑی کی روشنی پڑی، اسی وقت ہیری چھڑی کو دیکھ کر پہچان گیا۔

”ار..... یہ تو میری چھڑی ہے.....“ وہ چونک کر جلدی سے بولا۔

سبھی جادو گرگھور کر اسے دیکھنے لگے۔

”تم نے کیا کہا.....؟“ مسٹرڈیگوری نے اس پر ترچھی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

”یہ تو میری چھڑی ہے۔“ ہیری نے دوبارہ کہا۔ ”یہ مجھ سے کہیں گرگئی تھی.....“

”تم سے گرگئی تھی؟“ مسٹرڈیگوری نے بے یقینی میں دھرا یا۔ ”کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ جرم تم نے ہی کیا ہو؟ شاید تم نے ہی تاریکی کا نشان تشکیل دینے کے بعد اس چھڑی کو پھینک دیا ہوگا.....؟“

”آموس!..... ذرا سوچ تو سہی! تم کس پر الزام لگا رہے ہو؟“ مسٹرویزی نے بہت غصے سے کہا۔ ”کیا ہیری پوٹر..... تاریکی کا نشان تشکیل دے گا.....؟“

”اوہ..... واقعی ایسا نہیں ہو سکتا.....“ مسٹرڈیگوری نے جلدی سے کہا۔ ”معاف کرنا..... میں ذرا جوش میں آگ کیا تھا.....“

”ویسے یہ چھڑی مجھ سے وہاں نہیں گری تھی.....“ ہیری نے اپنی انگوٹھا کھوپڑی کے نیچے کے درختوں کی طرف ہلا یا۔ ”جنگل میں آتے ہی مجھے اس کے کھو جانے کا پتہ چل گیا تھا۔“

مسٹرڈیگوری نے دوبارہ وکی کی طرف سختی سے دیکھا جوان کے پیروں کے پاس جھکی ہوئی تھی پھر وہ غرا کر بولے۔ ”گھر میلو خرس! تو تمہیں یہ چھڑی مل گئی؟ اور تم نے اسے اٹھا کر ایک دلچسپ کام کرنے کا فیصلہ کیا..... ہے نا؟“

”میں نے اس سے جادو نہیں کر رہی تھی سر!“ وکی چیختی ہوا بولی۔ اس کی چھٹی اور پھولی ناک کے دونوں طرف آنسو بہرہ ہے۔

تھے۔ ”میں نے..... میں نے تو بس اسے اٹھا لیا تھا سر..... میں نے تاریکی کا نشان نہیں تشکیل دیا ہے سر..... میں نہیں جانتی کہ اسے کیسے بنایا جاتا ہے؟“

”اس کی آواز و نکی جیسی نہیں تھی۔“ اچانک ہر ماہنی بولی۔ وہ محکمے کے اتنے سارے جادوگروں کے سامنے بولنے سے گھبرائی تھی لیکن اس کے چہرے پر فکرمندی کی جھلک تھی۔ ”ونکی کی آواز پتلی اور لرزتی ہوئی ہے جبکہ جادوئی کلمہ بولنے والے کی آواز بھاری اور موٹی تھی۔“ اس نے مدد کیلئے رون اور ہیری کی طرف دیکھا۔ ”وہ نکی جیسی آواز نہیں تھی..... ہے نا!“

”نہیں!“ ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”وہ یقینی طور پر گھر یلو خرس جیسی آواز نہیں لگ رہی تھی.....“

”ہاں! وہ تو کسی جادوگر جیسی مضبوط اور کڑک دار آواز تھی۔“ رون نے کہا۔

”ہم جلدی ہی اس کا پتہ لگالیں گے۔“ مسٹرڈیگوری اس بات سے متفق ہوئے بغیر بولے۔ ”چھڑی کے آخری جادوئی کلمے کو جاننے کا بہت ہی آسان طریقہ ہے کہ گھر یلو خرس! کیا تم یہ بات جانتی ہو؟“

ونکی کا نپ گئی اور اس نے انکار میں اپنا سر اتنی تیزی سے ہلا کیا کہ اس کے کان زور زور سے ہلنے لگے۔ مسٹرڈیگوری نے اپنی چھڑی نکال کر اس کی نوک ہیری کی چھڑی کی طرف کر دی۔

”کھلمنس.....“ مسٹرڈیگوری نے غراتے ہوئے کہا۔

ہیری کو ہر ماہنی کی دہشت بھری چیخ سنائی دی جب سانپ کی زبان والی ایک دیوہ یکل کھوپڑی دونوں چھڑیوں کے ملنے کی جگہ سے نکلی۔ یہ آسمان میں تیرتی ہوئی دیوہ یکل کھوپڑی کی شبیہ تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ دھند بھرے دھوئیں سے بنی ہوئی تھی اور جادوئی کلمے کی شبیہ تھی۔

”غائب!“ مسٹرڈیگوری نے چلا کر کہا اور دھوئیں والی کھوپڑی غائب ہو گئی۔

”تو.....؟“ مسٹرڈیگوری فاتحانہ انداز میں ونکی کی طرف دیکھنے لگے جواب بری طرح کانپ رہی تھی۔

”میں نے یہ نہیں کیا.....“ وہ چیخنی اور اس کی آنکھیں دہشت میں گول گول گھومنے لگیں۔ ”میں نے یہ نہیں کیا..... مجھے یہ کرنا آتا ہی نہیں..... میں ایک اچھی گھر یلو خرس ہوں۔ میں چھڑی کا استعمال نہیں کرتی..... مجھے یہ کرنا آتا ہی نہیں ہے.....“

”گھر یلو خرس! تم رنگے ہاتھوں پکڑی گئی ہو۔“ مسٹرڈیگوری غرائے۔ ”جس چھڑی سے یہ جادوئی کلمہ پڑھا گیا ہے وہ ہمیں تمہاری ہاتھوں میں پکڑی ہوئی ملی ہے۔“

”آموں!“ مسٹر ویزلي نے غور سے کہا۔ ”ذر اس وچو!..... بہت کم جادوگروں کو یہ جادوئی کلمہ معلوم ہے..... دیکھو! ایک گھر یلو خرس اسے کیسے سیکھ سکتی ہے؟“

”شاپید آموں یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔“ مسٹر کراوچ خشک لبھ میں بولے۔ ان کے ہر لفظ میں عجیب سی تلخی جھلک رہی تھی۔ ”کہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

میں نے اپنے ملازموں کوتاریکی کے نشان تشكیل دینے کے جادوئی کلمے سکھاتا ہوں.....“  
ایک دم گہری خاموشی چھا گئی۔

”مسٹر کراوچ!“ آموس ڈیگوری دہشت زدہ ہو کر گھلایا۔ ”نہیں..... بالکل نہیں!“

”آپ نے یہاں موجود دوایسے لوگوں پر الزام لگایا ہے جن کا اس نشان کو بنانے کا سب سے کم امکانات ہو سکتے ہیں.....“ مسٹر کراوچ تیز لمحے میں بولے۔ ”ہیری پوٹر اور مجھ پر..... میرا مطلب ہے کہ آپ اس لڑکے کی کہانی کو تو اچھی طرح جانتے ہی ہوں گے..... آموس؟“

”ہاں..... ہاں..... کیوں نہیں؟..... سبھی لوگ جانتے ہیں.....“ مسٹر ڈیگوری بوکھلائے ہوئے لمحے میں بولے۔

”اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو وہ بہت سے ثبوت بھی یاد ہی ہوں گے جو میں نے اپنی زندگی بھر کی ملازمت میں دیئے ہیں۔ میں شیطانی قوتوں اور ان کے استعمال کنندگان سے کتنی نفرت کرتا ہوں؟“ مسٹر کراوچ نے کڑوے لمحے میں کہا۔ اب ایک بار پھر ان کی آنکھیں باہر نکل پڑی تھیں۔

”مسٹر کراوچ! میرے کہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ اس کا آپ سے کوئی تعلق ہے۔“ آموس ڈیگوری نے جھینپتے ہوئے کہا۔  
اس کا چہرہ اب ان کی بھوری ڈاڑھی کے نیچے سرخ ہو گیا تھا۔

”ڈیگوری! اگر آپ میری گھریلو خرس پر الزام لگاتے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ مجھ پر براہ راست الزام لگا رہے ہیں۔“ مسٹر کراوچ نے سخت لمحے میں کہا۔ ”وہ تاریکی کے نشان کو تشكیل دینے کا ہنر اور کہاں سے سیکھے گی؟“  
”کہیں سے بھی.....“

”بالکل صحیح کہا آموس!“ مسٹرویزلی بولے۔ ”وہ یہ چھڑی کہیں سے بھی اٹھا سکتی تھی..... وکی؟“ انہوں نے مشغفانہ انداز میں گھریلو خرس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر وہ اس طرح کانپ رہی تھی جیسے وہ بھی اس پر غصہ کر رہے ہوں۔ ”تم نے ہیری کی چھڑی کہاں سے اٹھائی تھی؟“

وکی اپنے تو لئے کے کونے کو اتنی بری طرح سے مروڑ رہی تھی کہ وہ پھٹ گیا۔

”مجھے یہ چھڑی..... یہ چھڑی وہاں ملی تھی سر.....“ اس نے دھیمے لمحے میں کہا۔ ”وہاں!..... درختوں کے بیچ میں.....“

”دیکھو آموس.....!“ مسٹرویزلی نے پر سکون انداز میں کہا۔ ”جس نے بھی یہ نشان تشكیل دیا ہے، وہ اس کام کے ہونے کے ٹھیک بعد وہاں ثقب اڑان بھر گیا اور ہیری کی چھڑی جان بوجھ کر دیں چھوڑ گیا ہوگا..... اس نے بڑی ہوشیاری دکھاتے ہوئے اپنی چھڑی کا استعمال بالکل نہیں کیا۔ ہنگامے کی بھگڑ ریں ہیری کی گردی ہوئی چھڑی اسے مل گئی اور اس نے اسے تاریکی کے نشان کیلئے بھر پور استعمال کیا۔ اگر وہ یہ کام اپنی چھڑی سے کرتا تو یقیناً محکمہ اپنے جادوئی ٹفتیش کے ساتھ اس تک پہنچ جاتا۔ یہ وکی کی بدمقتوں تھی کہ وہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

118

پچھے ہی پل بعد وہاں پہنچ گئی اور چھپڑی ہاتھ میں کپڑی۔ اس طرح وہ مشکوک بن کر ہمارے سامنے آگئی۔“

”لیکن.....تب تو وہ اصلی مجرم سے کچھ ہی قدم کے فاصلے پر موجود ہو گا۔“ مسٹر ڈیگوری نے الجھے ہوئے لبجے میں کہا۔ ”گھر یلو خرس! کیا تم نے کسی کو وہاں دیکھا تھا.....؟“

ونکی پہلے سے بھی زیادہ بڑی طرح سے کانپنے لگا اس کی بڑی بڑی آنکھیں مسٹر ڈیگوری سے ہوتی ہوئی لیوڈ و بیگ میں اور پھر مسٹر کراوچ کے چہرے کی طرف آ کر ٹھہر گئیں۔

”میں نے کسی کو نہیں دیکھا سر.....میں نے کسی کو نہیں دیکھا سر.....وہ تھوک نگتے ہوئے بولی۔

”آموں!“ مسٹر کراوچ نے روکھے پن سے کہا۔ ”میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ عمومی حالات میں تم پوچھ گچھ کیلئے ونکی کو اپنے شعبے میں لے جاتے۔ بہر حال میں تم سے یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ کام مجھے کرنے دو کیونکہ میں اس تقریب کا سربراہ اور منتظم ہوں۔“

مسٹر ڈیگوری کے چہرے کے جذبات دیکھ کر ایسا لگا کہ وہ اس فیصلے سے خاص خوش نہیں تھے لیکن مسٹر کراوچ جیسی مجھے کے بھاری بھر کم شخصیت کے سامنے وہ پر بھی نہیں مار سکتے تھے لہذا انہوں نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔ مسٹر کراوچ آخر مکملے کے اہم شعبے کے سربراہ اور جادوی دنیا کے اہم فرد تھے۔

”یقین رکھئے، اسے سزا ضرور ملے گی۔“ مسٹر کراوچ نے نہایت سرد لبجے میں کہا۔

”ممم ماما.....مالک.....ونکی اٹکتی ہوئی گھلگیائی۔ اپنے آنسو بھری آنکھوں سے مسٹر کراوچ کی طرف دیکھ کر رحم کی بھیک مانگتی ہوئی نظر آئی۔“ مہر مہر بابا بانی کر کے.....“

مسٹر کراوچ نے اسے گھوکر دیکھا۔ ان کے چہرے کی شکنیں اب زیادہ گہری دکھائی دینے لگیں۔ ان کی غصیلی آنکھوں میں رحم و مہربانی کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔

”ونکی نے آج رات ایسی حرکت کی ہے جس کے بارے میں میں سوچ بھی نہیں سکتا۔“ انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ”میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ خیمے میں ہی رہے۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ جب تک میں اس مسئلے سے نبٹ کرو اپس نہ لوٹوں، تب تک وہ وہیں رہے گی لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اس نے میرے حکم کی تعییں نہیں کی۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے اس کو کپڑے دینے ہوں گے۔“

”نہیں مالک.....ونکی زور سے چیخی اور مسٹر کراوچ کے قدموں پر لوٹنے لگی۔ ”نہیں مالک!.....کپڑے نہیں نہیں.....“

ہیری جانتا تھا کہ گھر یلو خرس کو آزاد کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا اور وہ یہ تھا کہ اس کا مالک اسے کپڑے دے دے۔ یہ دیکھنا بہت بڑا افسوس ناک تھا کہ ونکی مسٹر کراوچ کے پیروں میں پڑی سبک رہی تھی اور اپنے تو لئے کوکس کر کپڑے ہوئے تھی۔

”وہ ہنگاموں سے بری طرح خوفزدہ تھی.....“ ہر ماہنی نے غصے سے مسٹر کراوچ کو گھوڑتے ہوئے کہا۔ ”آپ کی گھر یلو خرس کو اونچائی پر ڈر لگتا ہے اور نقاب پوش جادو گر معصوم لوگوں کو ہوا میں اچھاں رہے تھے۔ آپ اس بات کیلئے ونکی کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

کہ وہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی.....”

مسٹر کراوچ ایک قدم پیچے ہے اور گھر یلو خرس کی پہنچ سے خود کو دور کر لیا۔ وہ اسے اس طرح سے گھور رہے تھے جیسے یہ کوئی گندی اور میلی چیز ہو جس کے چھونے سے ان کے چمکتے دمکتے جوتے گندے ہو جائیں گے۔

”اپنے مالک کے حکم کی تعیین نہ کرنے والی گھر یلو خرس کیلئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے،“ انہوں نے ہر ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بے حد روکھے پن سے کہا۔ ”ایسی گھر یلو خرس کے لئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے جو یہ بھول جائے کہ اس کے مالک کی خدمت کرنا اس کا فرض ہے، اور جسے یہ بھی یاد نہ رہے کہ اسے ایسا کوئی کام نہیں کرنا جس سے اس کے مالک کے ناموس پر آج آئے،“ وکی اب اتنی زور زور سے رونے لگی تھی کہ اس کی سکیاں سمجھی لوگوں کو سنائی دے رہی تھیں۔  
بہت دردناک خاموشی چھاگئی تھی۔

”اچھا اگر کسی کو زحمت نہ ہو تو کیا میں اب اپنے بچوں کو اپنے ساتھ نہیں میں لے جاؤں۔“ مسٹرویزی نے خاموشی توڑتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ”آموس! یہ چھڑی جتنا کچھ بتا سکتی تھی اتنا اس نے بتا دیا ہے، اب کیا ہیری کو..... اس کی چھڑی واپس مل سکتی ہے؟“

مسٹر ڈیگوری نے ہیری کو اس کی چھڑی لوٹا دی، جسے پاتے ہی ہیری نے فوراً اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔

”چلو.....“ مسٹرویزی نے دھیمی آواز میں کہا۔ مگر ایسا لگا کہ ہر ماں وہاں سے بالکل بھی نہیں ہلنا چاہتی تھی۔ اس کی نظریں سکیاں بھرتی ہوئی گھر یلو خرس وکی پر جمی ہوئی تھیں۔ مسٹرویزی کی حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے دوبارہ بلند آواز میں بولے۔ ”ہر ماں.....“ ہر ماں مڑی اور ہیری اور رون کے پیچے پیچے چلنے لگی۔ جب وہ لوگ اس جگہ سے کچھ دور نکل آئے تو ہر ماں نے مسٹرویزی سے پوچھا۔ ”ونکی کا کیا ہوگا.....؟“

”کچھ کہہ نہیں سکتا.....“ مسٹرویزی نے نرمی سے کہا۔

”وہ لوگ اس کے ساتھ کتنا برا سلوک کر رہے تھے۔“ ہر ماں غصے سے غراتی ہوئی بولی۔ ”مسٹر ڈیگوری ہر بارا سے گھر یلو خرس کہہ کر اس کی تذلیل کر رہے تھے..... اور مسٹر کراوچ! وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ کام اس نے نہیں کیا تھا پھر بھی انہوں نے اسے اپنے گھر سے نکال دیا۔ انہیں اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی کہ وہ کتنی بری طرح سے ڈری اور گھبرائی ہوئی تھی..... وہ تو اس کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کر رہے تھے جیسے وہ انسان ہی نہ ہو.....“

”وہ انسان ہے بھی نہیں.....“ رون نے سپاٹ لبھے میں کہا۔

ہر ماں طیش میں آ کر رون کی طرف مڑی۔

”اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے دل میں جذبات نہیں ہیں رون! یہ تو بہت ہی برا سلوک ہوا.....“

”ہر ماں! میں تمہاری باتوں سے متفق ہوں۔“ مسٹرویزی نے اس آگے کی طرف چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے دھیکی آواز میں کہا۔ ”لیکن یہ وقت کسی بھی گھر یا خرس کے حقوق کے بارے میں بحث کرنے کا بالکل نہیں۔ میں جلدی سے جلدی تم لوگوں کو لے کر اپنے خیموں میں پہنچنے کیلئے فکر مند ہوں۔ باقی لوگ کہاں گئے.....؟“

”وہ اندر ہیرے میں ہم سے پچھڑ گئے تھے.....“ رون نے کہا۔ ”ڈیڈی! سب لوگ اس کھوپڑی کے نشان کی وجہ سے پریشان کیوں ہو گئے ہیں؟“

”میں تمہارے ہر سوال کا جواب خیمے میں پہنچنے کے بعد ہی دوں گا۔“ مسٹرویزی نے تنا و بھرے لبھے میں کہا۔ لیکن جنگل کے کنارے پہنچ کر انہیں رُکنا پڑا۔

وہاں ڈری اور سہی ہوئی خلقت کی بہت بڑی بھیڑ موجود تھی۔ جادوگر اور جادوگر نیاں خوفزدہ نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ جب انہوں نے مسٹرویزی کو جنگل میں سے نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو ان میں کئی آگے بڑھ کر طرح طرح کے سوال پوچھنے لگے۔

”وہاں کیا ہو رہا ہے؟..... تاریکی کا نشان کس نے بنایا ہے؟..... آر تھر کیا وہ پکڑا گیا؟..... کہیں یہ کام تم جانتے ہو کون؟“ نے تو نہیں کیا.....؟“

”ظاہر ہے کہ یہ اس کا کام نہیں تھا.....“ مسٹرویزی نے بلند آواز میں آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ ”ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ نشان کس نے تشكیل دیا ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ وہ اس کام کے کرتے ہی شاقاب اڑان بھرنے میں کامیاب ہو گئے..... معاف کیجئے..... مجھے اپنے خیمے میں جانا ہے۔“

وہ ہیری، رون اور ہر ماں کو لے کر بجوم کے بیچ میں سے بمثکل راستہ بناتے ہوئے خیمہ بستی تک آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ وہاں پر گھر اسکون چھایا ہوا تھا۔ نقاب پوش جادوگروں کا دور دور تک نام و نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ حالانکہ کئی جلوے ہوئے خیموں میں سے اب بھی دھواں اٹھ رہا تھا۔ جب وہ اپنے خیمے کے قریب پہنچے تو لڑکوں والے خیمے میں سے چارلی نے سر باہر کر دیکھا۔ شاید اس نے ان کے آنے کی آہنیں سن لی تھیں۔

”ڈیڈی! کیا ہو رہا ہے؟ فریڈ، جارج اور جینی تو صحیح سلامت لوٹ آئے ہیں لیکن باقی لوگ.....؟“

”باقی میرے ساتھ ہیں۔“ مسٹرویزی نے جھک کر خیمے کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ہیری، رون اور ہر ماں بھی ان کے پیچے پیچے پیچے اندر چلے آئے۔

بل باور پچی خانے کی میز کے پاس بیٹھا تھا، اس کے ہاتھ سے کافی خون بہہ رہا تھا اور اس نے اس پر ایک چادر لپیٹ رکھی تھی۔ چارلی کی قمیض بری طرح پھٹی ہوئی تھی اور پرسی کی ناک اہولہاں تھی۔ فریڈ، جارج اور جینی زخمی تو نہیں تھے لیکن دہشت کے صدمے میں

ضرور تھے۔

”آپ نے اسے پکڑ لیا ڈیڈی؟“، بل نے بے تابی سے پوچھا۔ ”اس آدمی کو جس نے تاریکی کا نشان بنایا تھا؟“

”نہیں!“، مسٹرو بیزی نے کہا۔ ”ہمیں وہاں پر باری کراوچ کی گھر بیلو خرس و نکی ملی، جس کے ہاتھ میں ہیری کی چھڑی تھی، لیکن ہمیں یہ پتہ نہیں چل پایا کہ نشان کس نے تشکیل دیا تھا؟“

”کیا؟“، بل حیرت سے چینا۔ پر سی بھی یہ سن کر سنائے میں آگیا تھا۔

”ہیری کی چھڑی.....؟“، فریڈ نے عجیب الجھے میں پوچھا۔

”مسٹر کراوچ کی گھر بیلو خرس.....؟“، پر سی نے دہشت بھری نظروں سے کہا۔

ہیری، رون اور ہر ماٹنی کی مدد سے مسٹرو بیزی نے سب کو بتایا کہ جنگل میں کیا ہوا تھا؟ پورا واقعہ سن کر پر سی طیش میں آگیا۔

”مسٹر کراوچ نے ایسی گھر بیلو خرس کو گھر سے نکال کر بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے۔“، وہ بولا۔ ”انہوں نے اسے صاف بتا دیا تھا کہ وہ خیجے میں ہی رہے، اس کے باوجود وہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی..... پورے محکمے کے سامنے انہیں شرمندہ کر کے رکھ دیا۔ اگر محکمہ انصباطی و قابو جادوئی جاندار و نکلی کو پوچھ گچھ کیلئے ساتھ لے جاتا تو مسٹر کراوچ کی تو ناک ہی کٹ جاتی.....“

”ونکی نے کچھ نہیں کیا..... وہ تو صرف غلط وقت پر غلط جگہ پر پہنچ گئی تھی۔“، ہر ماٹنی نے پر سی کو غصے سے ڈانتہ ہوئے کہا۔ ہر ماٹنی کا غصہ دیکھ کر پر سی بھونچ کارہ گیا۔ ہر ماٹنی سے اس کی خوب چھنتی تھی۔ کم از کم باقی سب لوگوں کی بہ نسبت ان دونوں میں کافی مفاہمت تھی۔

”ہر ماٹنی!“، پر سی نے خود کو سنبھالتے ہوئے غصیلے لبجے میں کہا۔ ”مسٹر کراوچ جیسے اونچے عہدیدار جو کہ محکمے کی معزز نژاد سنبھالے ہوئے ہیں، ایسی گھر بیلو خرس کو برداشت نہیں کر سکتے جو پاگلوں کی طرح چھڑی اٹھا کر ڈولتی پھرے.....“

”وہ پاگلوں کی طرح ڈول نہیں رہی تھی۔“، ہر ماٹنی نے بے قابو ہوتے ہوئے کہا۔ ”اس نے بس چھڑی کو زمین سے اٹھا لیا تھا۔“

”دیکھو! کیا کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ وہ کھوپڑی جیسی چیز آخر تھی کیا؟“، رون نے الجھے ہوئے لبجے میں پوچھا۔ ”وہ کسی کا کوئی نقصان تو نہیں کر رہی تھی..... آخر اس میں اتنی خاص کیا بات ہے؟“

”رون! میں نے تمہیں بتایا تھا نا..... وہ کھوپڑی تم جانتے ہو کون؟“، کی علامت ہے۔ ”ہر ماٹنی نے اس کی طرف سر گھما کر کسی اور کے بولنے سے پہلے کہا۔“، میں نے ”تاریک جادو عروج وزوال کی تاریخ“ نامی کتاب میں اس کے بارے میں پڑھا ہے۔“

”اور یہ پچھلے تیرہ سال میں پہلے کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔“، مسٹرو بیزی نے دھیرے سے کہا۔ ”ظاہر ہے کہ اسے دیکھ کر لوگ بڑی طرح خوفزدہ ہو گئے..... انہیں ایسا لگا ہوا کہ جیسے تم جانتے ہو کون؟“، دوبارہ لوٹ آیا ہے۔“

”میں سمجھ نہیں پایا ہوں۔“، رون نے ہنریوں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ”میرا مطلب ہے کہ..... وہ آسمان میں صرف ایک علامت ہی

تو ہے....."

"رون تم جانتے ہو کون؟" اور اس کے وفادار چیلے بھی جب کسی کو مارتے تھے تو آسمان میں تاریکی کا نشان چھوڑ جاتے تھے۔" مسٹرویزی نے بتایا۔ "اس سے کتنی دہشت پھیلتی..... اس کا تمہیں ذرا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ تم ابھی بہت چھوٹے ہو۔ ذرا تصور کرو کہ گھر لوٹنے پر تمہیں اپنے گھر کے عین اوپر تاریکی کا نشان دکھائی دے اور تم یہ سمجھ جاؤ کہ تمہیں اندر کیا دکھائی دینے والا ہے....." مسٹرویزی کی آواز کا نپ گئی۔ "سب جادوگروں کا سب سے بدترین ڈر..... سب سے براڈر....." ایک پل کیلئے گھری خاموشی چھا گئی۔

پھر بل نے اپنے ہاتھ سے چادر ہٹا کر اپنا زخم دیکھا اور بولا۔ "وہ نشان چاہے جس نے بھی بنایا ہو، آج رات کو تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مرگ خوروں نے جیسے ہی اسے دیکھا وہ گھبرا کر فوراً بھاگ نکلے۔ ہم ان میں سے کسی کا بھی نقاب ہٹا کر اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائے۔ اس سے پہلے ہی وہ سب ثقاب اڑان بھر چکے تھے۔ ہم نے رابرٹ اور اس کے بیوی بچوں کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی سنہjal لیا تھا۔ اب ان کی یادداشت کا مکمل جائزہ لیا جا رہا ہے اور اس میں سے وہ سب کچھ مٹا دیا جائے گا جو انہیں یاد نہیں رہنا چاہئے۔"

"مرگ خور.....؟" ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔ "یہ مرگ خور کیا ہوتے ہیں؟"

"تم جانتے ہو کون؟" کے وفادار اور پکے چیلے خود کو اسی علامتی نام سے پکارتے ہیں۔ "بل نے کہا۔" مجھے لگتا ہے کہ آج رات ہم نے اس کے بچے کچھے چیزوں کو دیکھا تھا جو اڑ قبان جانے سے بچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔"

"ہم یہ ثابت نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ واقعی مرگ خور تھے بل۔" مسٹرویزی نے ماہی سبھی بھرے لبھے میں کہا۔ "حالانکہ وہ شاید وہی ہوں گے....."

"ہاں مجھے یقین ہے کہ وہ نقاب پوش یقیناً مرگ خور ہی تھے۔" رون نے اچاک کہا۔ "ڈیڈی! ہمیں جنگل میں ڈریکو ملفوائے ملا تھا اور اس نے ہمیں ایک طرح سے یہ اشارہ دیا تھا کہ اس کے ڈیڈی بھی انہی نقاب پوشوں میں سے ایک ہیں اور ہم بھی جانتے ہیں کہ ملفوائے تم جانتے ہو کون؟ کا پکا چچہ تھا۔"

"لیکن والدی مورٹ کے چیلے یہاں کرنا کیا چاہتے تھے؟" ہیری نے اپنی الجھن کو سلجنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی وقت سب کے منہ سے آہ نکل گئی۔ جادوئی دنیا کے زیادہ تر جادوگروں کی طرح دیزی گھر انہی والدی مورٹ کا نام لینے سے گریز کرتا تھا۔ ہیری نے جلدی سے 'معاف کیجئے!' کہہ کر اپنا سوال دہرا�ا۔ "تم جانتے ہو کون؟" کے وفادار چیلے آخر کیا ثابت کرنا چاہتے تھے جو وہ مالکوؤں کو اس طرح ہوا میں اچھاں کرتماشہ برپا کئے ہوئے تھے۔ میرا مطلب ہے کہ اس سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟"

"فائدہ؟" مسٹرویزی نے کھوکھلی ہنسی ہنسنے ہوئے کہا۔ "ہیری! اس میں انہیں مزہ آ رہا تھا۔ جب تم جانے ہو کون؟" بے حد طاقتور تھا تو مالکوؤں کی آدمی سے زیادہ ہلاکتیں تو محض دل بہلانے کیلئے ہی کی جاتی تھیں۔ مجھے لگتا ہے کہ آج رات انہوں نے زیادہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

123

نشہ آدم مشروب پی لئے ہوں گے اور وہ ہم لوگوں کو یہ یاد دلانے کی کوشش کر رہے ہوں گے کہ ان میں سے کتنے لوگ اب بھی آزاد گھوم پھر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنا چھوٹا سا نامونہ پیش کیا ہے کہ وہ کبھی بھی از سر نو یکجا ہو سکتے ہیں۔“  
”اگر وہ مرگ خور ہی تھے تو وہ تاریکی کے نشان کو دیکھتے ہی کیوں بھاگ نکلے؟ انہیں اسے دیکھ کر خوش ہونا چاہئے تھا۔“ رون نے پوچھا۔

”اپنے دماغ کا استعمال کرنا سیکھو رون!“ بل جھنجلا کر بولا۔ ”اگر وہ واقعی ہی مرگ خور تھے تو تم جانتے ہو کون؟“ کے زوال کے بعد انہوں نے اڑقابان سے باہر رہنے کیلئے بہت کوشش کی ہوگی۔ انہوں نے اس ضمن میں طرح طرح کے جھوٹ بولے ہوں گے کہ تاریکی کے شہنشاہ نے انہیں لوگوں کو مارنے اور ستانے کیلئے مجبور کر دالا تھا۔ میرا خیال ہے کہ کہ انہیں اس کی واپسی کے بارے میں جان کر باقی جادوگروں سے زیادہ دھڑکا لگا ہوگا۔ جب ”تم جانتے ہو کون؟“ کی شیطانی قوتیں بھسم ہو گئی تھیں تو انہیں اپنا پلو چھڑراتے ہوئے صاف کہہ دیا تھا کہ ان کا اس کے ساتھ کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے اور پھر وہ اپنی من چاہی زندگی کے مزے لوٹنے لگے..... مجھ نہیں لگتا کہ ”تم جانتے کون؟“ ان کے روئے کو کبھی معاف کر پائے گا۔“

”تو..... جس نے بھی وہ شیطانی علامت بنائی تھی..... وہ مرگ خوروں کے حوصلوں کو بڑھانا چاہتا تھا یا پھر..... انہیں ڈر کر بھگانا چاہتا تھا.....“ ہر ماہی نے کہا۔

”ہر ماہی! اس بات کا تو صرف اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔“ مسٹر دیزی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”لیکن میں تمہیں یہ بتا دوں..... صرف مرگ خوروں کو، ہی تاریکی کا نشان تشكیل دینے کا ہنر آتا ہے..... جس نے بھی اسے آسمان پر چڑھایا ہوگا..... وہ یقیناً پہلے مرگ خور رہا ہوگا۔ بھلے ہی اب وہ مرگ خور نہ ہو..... سنواب کافی رات ہو چکی ہے۔ اگر تمہاری ممی کو ان حادثات کی خبر ہو گئی ہوئی تو وہ بے حد پریشان ہو جائیں گی۔ ہم کچھ گھنٹے سو لیتے ہیں پھر ہم یہاں سے باہر نکلنے کیلئے صحیح جلدی ہی گھری کنجی پکڑ لیں گے۔“

ہیری دوبارہ اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ اس کا سر چکر ارہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے تھکن سے چور ہونا چاہئے تھا۔ رات کے تین نج رہے تھے لیکن وہ پوری طرح جا گا اور الجھا ہوا تھا۔ تین دن پہلے ..... حالانکہ اب یہ بات بہت پرانی لگ رہی تھی۔ وہ اپنے ماتھے کے نشان میں ہونے والے درد کی وجہ سے جاگ گیا تھا اور آج رات کو تیرہ سالوں میں پہلی بار لارڈ والڈی مورٹ کا خاص نشان آسمان پر دکھائی دیا تھا۔ اس سب باتوں کا کیا آخر کیا مطلب تھا؟

اس نے اپنے اس خط کے بارے میں سوچا جو اس نے پرانیویٹ ڈرائیو سے آنے سے قبل سیر لیں بلیک کو لکھا تھا۔ کیا وہ سیر لیں بلیک کو مل چکا ہوگا؟ وہ جواب کب دے گا؟ ہیری نے لیٹ کر چھٹ کی طرف دیکھا لیکن اب جادوئی بھاری ڈنڈے پر اڑان کا کوئی تختیل اسے سلانے کیلئے موجود نہیں تھا۔ خیمے میں چارلی کے خراٹوں کا شور کافی دور تک گونجتا رہا۔ اس کے بعد ہیری کی آنکھ لگ گئی.....

سوال باب

## جادوئی محکمے میں ہنگامہ خیزی

وہ صرف کچھ ہی گھنٹے سوپائے تھے کہ مسٹرویزی نے انہیں دوبارہ جگا دیا۔ جب وہ سب کپڑے پہن کر باہر نکلے تو مسٹرویزی نے چھڑی سے خیموں کو سمیٹ کر اپنے بستے میں ڈال لیا۔ وہ فناٹ خیمہ بستی سے نکل کر پتھر میلے دروازے کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں انہوں نے مسٹر رابرٹس کو ان کی جھونپڑی کے پاس کھڑے دیکھا۔ ان کے چہرے پر عجیب، گم صم اور ہونقوں والے جذبات کی جھلک نمایاں تھی۔ انہوں نے مسٹرویزی کو کہ مس کی خوشیاں مبارک ہو، کہہ کر ہاتھ ہلایا حالانکہ کہ مس تو ابھی بہت دور تھی۔

”وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔“ مسٹرویزی نے سنسان ویرانے میں چڑھائی چڑھتے ہوئے کہا۔ ”جب کسی کی یادداشت مٹائی جاتی ہے تو کبھی کھاراں کا ذہنی توازن کچھ عرصے کیلئے بگڑ جاتا ہے..... اور مسٹر رابرٹس کے دماغ سے بڑا بھیانک اور سُنگین حادثہ مٹایا گیا ہے.....“

جب وہ اس جگہ کے پاس پہنچے جہاں گھری کنجیاں رکھی تھیں تو انہیں بے ہنگام شور سنائی دیا۔ انہوں نے دیکھا کہ بڑی تعداد میں جادوگ اور جادوگرنیاں گھری کنجیوں کے چوکیدار باسل کو گھیرے کھڑی تھیں۔ سب لوگ جلدی سے جلدی منحوس خیمہ بستی سے دور جانا چاہتے تھے۔ مسٹرویزی نے عجلت میں باسل سے بات کی اور پھر وہ قطار میں کھڑے ہو گئے۔ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے ہی انہیں سٹوٹش ہیڈ پہاڑی تک جانے کیلئے ربوٹ کا ایک پرانا ٹارمل گیا۔ صح کے لطیف اجائے میں وہ اودھی سینٹ کچ پال چرچ سے ہوتے ہوئے گھر کی طرف چلنے لگے۔ ان کے درمیان زیادہ گنتگلو نہیں ہوئی کیونکہ وہ بہت تھکے ہوئے تھے اور اس وقت انہیں بات چیت سے زیادہ صح کے ناشتے کی فکر لاحق تھی۔ جب وہ اس گلی کے موڑ پر مڑے اور ویزی بھٹ، آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگا تو گلی میں کسی کے چلا کر بولنے کی آواز سنائی دی۔

”اوہ شکر ہے..... خدا یا شکر ہے.....“

مسٹرویزی جو اپنے باغیچے میں کھڑیں ان کے انتظار میں ہلکاں ہوئے جا رہی تھیں۔ بھاگتی ہوئی ان کے پاس پہنچیں اور انہوں نے ابھی تک بیڈروم والی چپلیں پہنی ہوئی تھیں۔ ان کا چہرہ زرد ہورہا تھا اور وہ سخت کرب میں مبتلا کھائی دے رہی تھیں۔ ان کے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

125

ہاتھوں میں روزنامہ جادوگر کا تازہ اخبار دبا ہوا تھا۔

”اوہ آرٹھر..... مجھے بہت..... بہت پریشانی ہو رہی تھی.....“

وہ مسٹرویزی کے بازوؤں میں جھوول گئیں۔ روزنامہ جادوگران کے ہاتھوں سے نکل کر زمین پر جا گرا۔ مسٹرویزی نے انہیں سنبھالا اور تسلی دینے کی کوشش کی۔ ہیری کی نظریں گھومتی ہوئی اخبار کی شہ سرخی پر جا پہنچیں۔ کیوڈچ ورلڈ کپ میں دہشت کاراج! نیچے ایک بڑی درختوں کے اوپر منڈلاتے ہوئے تاریکی کے نشان کی بلیک اینڈ وائٹ تصویر تھی۔

”تم سب خیریت سے ہو۔“ مسٹرویزی نے خود کو سنبھالتے ہوئے مسٹرویزی سے ہٹ گئیں اور پھر دوسروں کی طرف اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھا۔ ”تم سب زندہ ہو..... اوہ میرے بچو!.....“ سب کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ انہوں نے فریڈ اور جارج کو پکڑ کر اتنے زور سے گلے لگایا کہ ان کے سر آپس میں نکرانے لگے۔

”اوہ می!..... آپ تو ہمارا گلاہی دبارہ رہی ہیں۔“

”جب تم لوگ گئے تھے تو میں تم پر چیختی چلائی تھی۔“ مسٹرویزی نے سکیاں لیتے ہوئے کہا۔ ”میں اسی بارے میں سوچ رہی تھی، اگر تم جانتے ہو کون؟“ تمہاری جان لے لیتا اور میں نے تم سے آخری بات یہی کہی ہوتی تھیں اور ڈبلیو ایل میں اچھے نمبر نہیں ملے ہیں؟..... اوہ فریڈ..... جارج.....!“

”خود کو سنبھالو ماوی..... ہم سب بالکل خیریت سے ہیں!“ مسٹرویزی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ انہوں نے جڑوال بھائیوں کو ان کی بانہوں کے حصار سے الگ کیا اور اپنی بیوی کو سہارا دیتے ہوئے گھر کی طرف بڑھے۔ انہوں نے گردن گھما کر دھیمی آواز میں کہا۔ ”بل! اخبار اٹھالو، میں اس میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا لکھا گیا ہے؟“

جب وہ سب چھوٹے سے باور پی خانے میں بیٹھ گئے اور ہر ماہی نے مسٹرویزی کیلئے گرم گرم چائے بنانے لگی تو مسٹرویزی نے زور دے کر کہا کہ چائے میں تھوڑی سی پرانی شکر اور کڑوی ادرک کا ٹکڑا ضرور ملا لینا۔ بل نے اپنے ڈیڈی کی طرف اخبار بڑھایا۔ مسٹرویزی اپنی عینک درست کرتے ہوئے اخبار کی شہ سرخی کے نیچے والی خبر پڑھنے لگے۔ پرسی بھی ان کے عقب میں کھڑا پورے دھیان سے اخبار پڑھ رہا تھا۔

”میں جانتا تھا.....“ مسٹرویزی نے بھاری آواز میں کہا۔ ”محکمہ کی مجرمانہ غفلت..... اصل مجرم فرار ہے..... حفاظت کا ناقص انتظام..... شیطانی جادوگروں کا حملہ..... ملک بھر کیلئے شرمناک حادثہ..... اسے کس نے لکھا ہے؟..... اوہ..... ظاہر ہے..... ریٹا سٹیکر، اس سے ایسی ہی توقع ہی رکھنا چاہئے۔“

”یہ عورت تو محکمہ جادو کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑ گئی ہے۔“ پرسی نے غصے سے کہا۔ ”پچھلے ہفتے ہی وہ کہہ رہی تھی کہ ہم کڑا ہیوں کے تلوں کی موٹائی کے بارے میں بحث کر کے محض اپنا وقت بر باد کر رہے ہیں، جبکہ ہمیں انسانی خون پینے والی چگا دڑوں کے صفائیا سے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

126

متعلق منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ حالانکہ خاص طور غیر جادوگر بہ حسہ انسان کے تجزیاتی رہنمائی رویوں نامی قانون کی کتاب کے بارہوں میں پھرہ گراف میں بالکل واضح لکھا ہوا ہے کہ.....“

”پرسی! ہم پر ترس کھاؤ.....“ بل نے جماں لیتے ہوئے کہا۔ ”براہ کرم اپنا منہ بند رکھو۔“

”اس میں تو میرا بھی ذکر ہے۔“ مسٹرویزی نے چونکتے ہوئے کہا۔ عینک کے عدسوں کے پیچے ان کی آنکھیں اور بھی بڑی ہو گئیں۔ وہ روز نامہ جادوگر کے نچلے حصے میں موجود ایک خبر کو پڑھ رہے تھے۔

”کہاں؟“ مسٹرویزی کڑوی ادرک ملی چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے بولیں۔ ”اگر میں نے تمہارا نام دیکھا ہوتا تو میں یہ جان چکی ہوتی کہ تم زندہ ہو.....“

”میرا نام تو نہیں دیا ہے۔“ مسٹرویزی نے کہا۔ ”سنو!“

دہشت میں کا نپتے ہوئے جادوگر اور جادوگر نیاں جنگل کے کنارے پر سانسیں روک کر کھڑے تھے اور محلے کے کسی ذمہ دار اعلان کے بے چینی سے منتظر تھے تو انہیں ما یو ی کے سوا کچھ نہ سننے کو ملا۔ محلے کا ایک ملازم جادوگر، تاریکی کے نشان کے نمودار ہونے کے ٹھیک پندرہ منٹ بعد جنگل سے باہر آیا اور اس نے یہ دکھاوا کیا کہ اس حداثے میں نہ تو کوئی زخمی ہوا اور نہ ہی پکڑا گیا۔ اس نے اس کے علاوہ اور کسی طرح کی معلومات فراہم کرنے سے یکسر انکار کیا۔ اس طرح کی افواہیں اب زوروں پر ہیں کہ ایک گھنٹے کے اندر اندر جنگل میں سے کئی لاشیں پراسرار طریقے سے ہٹائی گئی ہیں۔ ہمیں اب یہ دیکھنا ہے کہ اس سرکاری ملازم کا دعویٰ ان افواؤں کے خاتمے میں کتنا کامیاب ٹھہرے گا.....

”اوہ!“ مسٹرویزی کے منہ سے اچانک نکلا۔ انہوں نے اخبار پر سیکو تھادی اور جلدی سے اٹھ کھرے ہوئے۔

”جب کوئی زخمی نہیں ہوا تھا تو میں اور کیا کہتا۔ اس طرح کی افواہیں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں کہ ایک گھنٹے بعد جنگل میں سے کئی لاشیں ہٹائی گئیں..... اخبار میں یہ سب کچھ چھپنے کے بعد تو یقینی طور پر لوگ انہیں سچ ہی سمجھنے لگیں گے اور.....“ انہوں نے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر تناک کی شکنیں مزید گہری ہو گئی تھیں۔ ”ماڈل! مجھے دفتر جانا ہوگا..... ہمیں اس معاملے کو سنبھالنا ہی پڑے گا۔“

”میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں ڈیڈی!“ پرسی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مسٹر کراوچ کو مدد کی ضرورت ہوگی اور میں کڑا ہیوں کے متعلق تیار کی گئی اپنی رپورٹ انہیں خود دینا چاہتا ہوں۔“

اگلے ہی لمحے پرسی تیرتیز قدم اٹھاتا ہوا بارپی خانے سے باہر نکل گیا۔ مسٹرویزی پریشانی کے عالم میں پرسی کا چہرہ دیکھتے ہی رہ گئے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

127

”آرٹھر!.....“ مسزویزی نے بے چینی سے کہا۔ ”آرٹھر! تم رخصت پر ہو۔ اس حادثے کا تمہارے شعبے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ یقینی طور پر وہ لوگ تمہاری مدد کے بغیر ہی اس سارے معاملے کو سنبھال سکتے ہیں۔“

”مجھے جانا ہی پڑے گا ماولی!“ مسزویزی نے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”میری وجہ سے مسئلہ اور بگڑ گیا ہے۔ میں کپڑے بدل کر دفتر جانے کی تیاری کرتا ہوں۔“

”مسزویزی!“ ہیری اچانک خود کو سوال پوچھنے سے نہیں روک پایا۔ ”کیا ہیڈوگ میرے لئے کوئی خط لا تی تھی.....؟“

”ہیڈوگ؟“ مسزویزی نے بے دھیانی سے کہا۔ ”نہیں..... نہیں! وہ کوئی خط نہیں لائی۔“

رون اور ہر ماں نے ہیری کو تجھ سے دیکھا۔ ان دونوں کی سوالیہ نظرؤں کو دیکھتے ہوئے ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”رون! اگر میں اپنا سامان تمہارے کمرے میں رکھ دوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟“

”نہیں! مجھے بھی تو اپنا سامان رکھنا ہے۔“ رون نے فوراً کہا۔ ”اور ہر ماں تم نے.....؟“

”ہاں!“ ہر ماں نے جلدی سے کہا اور وہ تینوں باورچی خانے سے نکل کر سیرھیاں چڑھنے لگے۔ جیسے ہی وہ رون کے کمرے میں پہنچے تو رون نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

”ہیری! کیا بات ہے؟..... خیریت تو ہے.....“ رون نے پریشان ہو کر پوچھا۔

”میں نے تم لوگوں کو ایک بات نہیں بتائی تھی.....“ ہیری نے رازدارانہ انداز میں کہا۔ ”پچھلے پیر والے دن کی صبح میرے ماتھے کے نشان میں اتنی زیادہ درد ہوئی تھی کہ میں گھری نیند سے جاگ گیا تھا.....“

ہیری اور ہر ماں کے چہروں پر پھیلنے والے جذبات کی کیفیت بالکل ولیسی ہی تھی جیسی ہیری نے اس رات پر ایوبیٹ ڈرائیو کے بیڈروم میں تصور کی آنکھ سے سوچی تھی۔ ہر ماں فوراً اسے مختلف تجویزیں دینے لگی۔ اس نے کئی پڑھی ہوئی کتابوں کے حوالوں کا ذکر کیا اور ڈبل ڈور سے لے کر ہو گورٹس کی نرس میڈم پامفری تک کئی لوگوں سے مشورہ لینے کی بات کہہ ڈالی۔

”لیکن..... وہ وہاں نہیں تھا..... ہے نا؟“ رون نے خوف وحیرت کے ملے جلے جذبات میں کہا۔ ”تم جانتے ہو کون؟..... میرا مطلب ہے کہ..... پچھلی مرتبہ جب تمہارے نشان میں درد ہوا تھا تو وہ ہو گورٹس میں ہی تھا..... ہے نا؟“

”مجھے یقین ہے کہ وہ پر ایوبیٹ ڈرائیو میں نہیں تھا!“ ہیری نے دلوک انداز میں کہا۔ ”لیکن میں اس کے بارے میں ایک خواب دیکھ رہا تھا..... اس کے اور پیٹر یعنی وارم ٹیل کے بارے میں..... مجھے اب پورا خواب تو یاد نہیں ہے لیکن وہ کسی کو ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے؟“

ایک پل کیلئے تو وہ یہ کہنے ہی والا تھا کہ ”مجھے“ مارنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے مگر اس نے خود کو روک لیا۔ ہر ماں پہلی ہی اتنی خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی کہ وہ اسے زیادہ دہشت زد نہیں کرنا چاہتا تھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

128

”یہ صرف خواب تو ہی تھا۔“ رون نے حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”صرف ایک براخواب۔“

”ہاں!..... کیا سچ مجھ وہ صرف براخواب ہی تھا؟“ ہیری یہ کہتے ہوئے کھڑکی کے باہر چمکتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھنے کیلئے مژگیا۔ ”یہ عجیب بات ہے..... ہے نا..... میرے نشان میں درد اٹھتا ہے اور اس کے صرف تین دن بعد ہی مرگ خور..... ورلڈ کپ کے بعد ہنگامہ کھڑا کر دیتے ہیں..... اور پھر والدی مورٹ کی خاص علامت آسمان میں دکھائی دیتی ہے.....“

”اُس کا نا..... نام مت لو ہیری!“ رون اپنے دانت کشنا تا ہوا بولا۔

”اور یاد ہے کہ پروفیسر ٹراویلنی نے کیا کہا تھا؟“ ہیری نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ”گذشتہ سال کے آخر میں.....؟“

ہر ماہنی کا سارا خوف اچانک مت گیا اور وہ ہنسنے لگی۔

”اوہ ہیری! وہ بڑی دھوکے باز عورت ہے۔ تم اس کی کہی کسی بات پر توجہ مت دینا۔“

”تم وہاں نہیں تھی ہر ماہنی!“ ہیری نے کہا۔ ”تم نے ان کی آواز نہیں سن تھی، وہ سچی والی پیشین گوئی تھی..... میں تمہیں بتا دوں، وہ گھری نیند میں چلی گئی تھیں..... اصلی نیند میں..... اور انہوں نے کہا تھا کہ..... عظیم شیطان جادوگر کا دوبارہ ظہور ہو گا..... وہ پہلے سے زیادہ مضبوط اور طاقتور بن جائے گا..... اور ایسا اس لئے ہو گا کیونکہ اس کا خدمت گزار اس کے پاس لوٹ کر جائے گا..... اور اسی رات وار میل بیچ کر بھاگ نکلا تھا.....“

کچھ لمحوں تک گھری خاموشی چھائی رہی۔ رون لاشعوری طور پر بستر کی میلی موٹی چادر کے کونے میں پھٹے ہوئے چھید میں انگلی ڈال کر اسے گھما تارہا۔

”ہیری! تم یہ کیوں پوچھ رہے تھے کہ ہیڈوگ آئی ہے یا نہیں؟“ ہر ماہنی نے پوچھا۔ ”کیا تمہیں کسی کے خط کا انتظار ہے؟“

”میں نے اپنے ماتھے کے نشان کی دھن کے بارے میں سیرلیس کو بتایا تھا۔“ ہیری نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ”میں اسی کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں.....“

”یہم نے بہت اچھا کیا۔“ رون نے کہا اور اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ ”سیرلیس کو یقیناً پتہ ہو گا کہ تمہیں کیا کرنا چاہئے؟“

”مجھے امید تھی کہ اس کا جواب جلد ہی مل جائے گا۔“ ہیری نے پریشانی سے کہا۔

”لیکن ہم یہ تو نہیں جانتے ہیں کہ سیرلیس اس وقت کہاں ہے؟..... ہو سکتا ہے کہ وہ افریقہ میں ہو یا اس سے بھی زیادہ کہیں دور.....؟“ ہر ماہنی نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”ہیڈوگ اتنا طویل سفر کچھ دنوں میں کیسے طے کر سکتی ہے؟“

”ہاں! میں یہ جانتا ہوں۔“ ہیری نے کہا لیکن اس کا دل ڈوبا جا رہا تھا جب اس نے کھڑکی سے آسمان کی طرف دیکھا جہاں ہیڈوگ کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

129

”ہیری..... چلو چل کر با غیبے میں کیوڈچ کھلتے ہیں۔“ رون نے اچانک نئی بات کہہ دی۔ ”چلو..... تین تین کی جوڑیاں بنائیتے ہیں، بیل چارلی اور فریڈ۔ اور میں، تم اور جینی۔ وہ یقیناً کھلینا پسند کرے گی۔ تم چھلاوے کے جھانسے کی مشق کر سکتے ہو۔“ ”رون!“ ہر ماہنی نے اسے جھٹکتے ہوئے کہا۔ جیسے اس کی تجویز قبل عمل نہیں تھی۔ ”ہیری ابھی کیوڈچ نہیں کھلینا چاہتا ہوگا۔..... وہ پریشان اور تھکا ہوا ہے..... ہم سب کو تو چل کر اپنے اپنے بستر پر آرام کرنے کی ضرورت ہے۔“

”ہاں میں کیوڈچ کھلینا چاہتا ہوں۔“ ہیری نے اچانک جوشیلے انداز میں کہا۔ ”ذرائعہ! میں اپنا فائر بولٹ لے کر آتا ہوں۔“ ہر ماہنی کچھ بڑ بڑاتے ہوئے باہر نکل گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہو۔ لڑکے کبھی نہیں سدھر سکتے۔



اگلے ہفتے تک مسزویزی اور پرسی گھر میں زیادہ نہیں دکھائی دیئے۔ وہ دونوں ہر صبح گھرانے کے دوسرا دے جلدی بیدار ہوتے اور بغیر ناشتہ کئے ہی دفتر چلے جاتے۔ رات کو عموماً ان کی واپسی ڈنر کے کئی گھنٹوں بعد ہی ہوتی تھی۔

”محکمے میں بڑی افراتفری مچی ہوئی ہے۔“ پرسی نے انہیں بتایا۔ یہ اتوار کی شام کی بات تھی، اگلے ہی دن پیر کو انہیں پڑھائی کیلئے ہو گورٹس سکول جانا تھا۔ چھٹیاں ختم ہو چکی تھیں۔ پرسی نے کہا۔ ”پورا ہفتہ مجھے آگ بجھانا پڑی۔ لوگ لگا تارغل غپاڑ نے بھج رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ اگر غل غپاڑے کو فوراً نہ کھولا جائے تو وہ دھماکے کے ساتھ پھٹ جاتا ہے، میرے پورے ڈیک پر جلنے کے نشان پڑ چکے ہیں اور میرا سب سے عمدہ قلم بھی جل کر راکھ بن گیا ہے۔“

”لوگ غل غپاڑے کیوں بھج رہے ہیں؟“ جینی نے معصومیت سے پوچھا۔ جو لیونگ روم کے آتشدان کے سامنے بچھی دری پر بیٹھ کر ایک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور کھمبی نامی کتاب کے پھٹے ہوئے ورقوں پر سپلو ٹیپ چپکا رہی تھی۔

”لوگ ورلڈ کپ کے حفاظتی انتظامات پر تقيید کر رہے ہیں اور شکایتی خطوط غل غپاڑے کی شکل میں محکمے کو بھیج رہے ہیں۔“ پرسی نے بتایا۔ ”وہ خیمہ بستی میں ہونے والے نقصان کا معاوضہ طلب کر رہے ہیں۔ مینڈنگز فلی چڑنے بارہ بیڈر روم والے خیمے اور قیمتی باتھ ٹب کا دعویٰ کیا ہے لیکن میں اس کی حقیقت جانتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ بانسوس پر پرانے چونے لٹکا کر ان کے نیچے سوتا تھا۔“

مسزویزی نے کونے میں لگی دیوار والی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ہیری کو یہ گھڑی بہت پسند تھی۔ وقت جاننے کیلئے تو یہ مکمل طور پر بیکار تھی۔ لیکن یہ باقی معلومات بہت عمدہ انداز میں دیتی تھی۔ اس میں نو شہری کا نٹے لگے تھے اور ہر کا نٹے پرویزی گھرانے کے افراد کے نام درج تھے۔ اس گھڑی میں کسی قسم کا کوئی ہندسہ موجود نہیں تھا۔ ان کے بجائے وہاں پر یہ الفاظ درج تھے کہ ویزی گھرانے کا کوئی فرد کہاں ہو سکتا ہے۔ گھر، سکول، دفتر کے علاوہ وہاں پر لاپتہ، ہسپتال، جیل بھی لکھے ہوئے تھے۔ اس دلچسپ گھڑی میں جہاں بارہ بجے کی سوئی ہوتی ہے۔ وہاں پر ایک کائنات دکھائی دے رہا تھا اور اس کی نوک کے سامنے ”خطرہ“ کا لفظ چمک رہا تھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

130

آٹھ کا نئے گھروالے لفظ کے سامنے موجود تھے، جبکہ مسزویزی کے نام والا کائنٹا جو کہ دوسرے کانٹوں سے زیادہ لمبا تھا۔ اس وقت دفتر کے لفظ پر دکھائی دے رہا تھا۔ مسزویزی نے گھڑی کو دیکھ کر آہ بھری۔

”تم جانتے ہو کون؟“ کی شیطانی قوتیں جانے کے بعد پہلی بار تمہارے ڈیڈی کو چھپیوں میں بھی دفتر جانا پڑ رہا ہے۔ وہ بہت کام کر رہے ہیں۔ اگر وہ جلدی ہی گھر نہیں لوٹے تو ان کا کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔“

”ڈیڈی خود سے ہونے والی غلطی کا ازالہ کر رہے ہیں۔“ پرسی نے کہا۔ ”چج کھوں تو انہوں نے متنازعہ بیان دے کر بڑی ناٹھجی کا کام کیا تھا۔ انہیں پہلے اپنے شعبے کے سربراہ سے اس کیلئے خصوصی اجازت لینا چاہئے تھی.....“

”اس گھٹیا عورت سٹیکر کی من گھڑت خروں کیلئے اپنے ڈیڈی کو موردا زام مت ٹھہراو..... صحیح!“ مسزویزی بھڑکتے ہوئے غرامیں۔

”اگر ڈیڈی کچھ نہیں کہتے تو سٹیکر یہ لکھ دیتی کہ ملکے کے ملازمین نے جائے حادثہ پر کوئی معقول اور موزوں کا روایت نہیں کی تو یہ اور بھی زیادہ شرمناک بات ہوتی۔“ بلنے کہا جو دون کے ساتھ شترنخ کھیل رہا تھا۔ ”ریتا سٹیکر کبھی کسی کی تعریف نہیں کرتی ہے۔ اس نے ایک بار گرنگوٹس کی تجویری توڑنے والوں کی گرفتاری پر ہمارے بینک کے ملازمین کا انترو یولیا اور میرے بارے میں لمبے بالوں والا وحشی، لکھا تھا۔“

”دیکھو بیٹے! تمہارے بال تھوڑے زیادہ لمبے تو ہیں۔“ مسزویزی نے دھمکی آواز میں کہا۔ ”اگر تم کہو تو میں انہیں تراش کر چھوٹا کر دیتی ہوں.....“

”نہیں می!.....“

بارش شروع ہو گئی تھی اور اس کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑ کھڑکی سے ٹکرائے گئے لیوگ روم کے اندر آنے لگی۔ ہر ماںی جادوئی کلمات کی کتاب کے چوتھے باب میں ڈوبی ہوئی تھی جو مسزویزی اس کے، ہیری اور رون کیلئے جادوئی بازار سے خرید کر لائی تھیں۔ چارلی اپنی فائر پروف ٹوپی کی مرمت کرنے میں مصروف تھا اور ہیری اپنے فائر بولٹ کے دستے پر پاش کر رہا تھا۔ ہر ماںی نے اس کی تیر ہوئی ساگرہ پر اسے جو بھاری ڈنڈے کی حفاظتی صندوق پہ دیا تھا۔ وہ اس کے پیروں کے پاس کھلا پڑا تھا۔ فریڈ اور جارج دورا یک کونے میں بیٹھ کر خاص بات چیت کر رہے تھے۔ ان کے پنکھووالے قلم ان کے ہاتھوں میں دبے ہوئے تھے اور وہ ایک چرمی کاغذ پر سر جوڑے جھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سر گوشیوں میں کچھ کہہ رہے تھے۔

”تم دونوں وہاں کیا کر رہے ہو؟“ مسزویزی نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے تیکھی آواز میں پوچھا۔

”سکول کا کام..... می!“ فریڈ نے جلدی سے کہا۔

”بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ تمہاری چھپیاں بھی ختم نہیں ہوئی ہیں۔“ مسزویزی بولیں۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”ہاں! ہم نے اسے کافی دیریک چھوڑ دیا تھا۔“ جارج نے کہا۔

”کہیں تم لوگ نیا آرڈر فارم تیار تو نہیں کر رہے ہے؟“ مسزویزی نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے پوچھا۔ ”کہیں پھر سے خطرناک شرارتی مصنوعات کا دھندا شروع کرنے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ہو؟“

فریڈ نے اپنے چہرے پر درد بھرے جذبات لاتے ہوئے مسزویزی کی طرف دیکھا۔

”میں! اگر کل ہو گوٹس ایکسپریس میں کوئی خطرناک حادثہ ہو جائے، میں اور جارج اس میں مارے جائیں..... تو آپ کو یہ سوچ کر کیسا لگے گا کہ آپ نے جانے سے پہلے ہم پر کتنا بڑا الزام لگایا تھا؟“  
یہ سن کر سب لوگ من پڑے اور مسزویزی بھی.....

”لو تمہارے ڈیڈی آگئے ہیں۔“ انہوں نے اچانک گھٹری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

مسڑویزی والا کانٹا اب دفتر سے گھوم کر سفر والے لفظ پر پہنچ گیا تھا۔ ایک لمحے کے بعد ہی وہ باقی سب کاٹھ گھر والے لفظ پر آ کر رُک گیا۔ باورچی خانے میں مسڑویزی کی آواز سنائی دی۔

”آرہی ہوں آرتھر.....“ مسڑویزی نے جلدی سے کمرے کے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

تحوڑی دیر بعد مسڑویزی گرم لیونگ روم میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں کھانے کی طشتہ ریکٹری ہوئی تھی اور ان کا چہرہ بے حد ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ بارش میں ان کے بال بھیگ گئے تھے۔

”حالات ہاتھوں سے نکلتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں۔“ انہوں نے مسڑویزی کو بتایا۔ وہ آتشندان کے قریب والی کرسی پر بیٹھ چکے تھے اور اپنی طشتہ میں پڑے بندگو بھی کے ٹکڑوں کو اٹھا کر انگلیوں میں گھما گھما کروالیں پلیٹ میں پھینک رہے تھے۔ ”ریٹا سٹیکر نے پورا ہفتہ مچکے کے اندر ورنی شعبوں کا بغور جائزہ لیتے ہوئے چھان بین کی ہے اور مچکے میں ہونے والی گڑ بڑ پر کڑی نظر رکھی ہے۔ اسے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ برتھا جور کنس لاطپتہ ہے۔ اس لئے یہ خبر کل کے اخبار روز نامہ جادوگر، میں شہ سرخی کے طور پر چھپ جائے گی۔ میں نے بیگ مین سے بتیرا کہا تھا کہ وہ کسی کواس کی تلاش میں روانہ کردے.....“

”مسڑ کراوچ تو یہ بات پچھلے کئی ہفتوں سے کہہ رہے ہیں۔“ پرسی نے جلدی سے کہا۔

”کراوچ بہت خوش نصیب ہے۔“ مسڑویزی نے چڑھتے ہوئے کہا۔ ”ریٹا کوابھی تک ونکی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا۔ یہ ہفتہ بھر کی سب سے دھماکے دار خبر ہو گی۔ جب ریٹا سٹیکر، کراوچ کی گھر یلو خرس ونکی کو وہ چھڑری پکڑے ہوئے دکھائے گی جس سے تاریکی کا نشان نمودار کیا گیا تھا.....“

”ایکن ہم سب اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ گھر یلو خرس حالانکہ غیر ذمہ دار تھی لیکن اس نے وہ شیطانی علامت نہیں بنائی تھی.....“ پرسی نے ہیجان انگیز لمحے میں کہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

132

”میرے خیال میں تو مسٹر کراوچ کی قسمت بہت اچھی تھی۔“ ہر ماہنی نے غصے سے نیچے میں کو دتے ہوئے کہا۔ ”روزنامہ جادوگر میں کسی کو بھی یہ پہنچ نہیں چلا کہ وہ اپنی گھر یلو خرس سے کتنا گھٹیا سلوک کرتے ہیں۔“

”دیکھو ہر ماہنی!“ پری نے تیزی سے کہا۔ ”مسٹر کراوچ جیسے اونچے عہد یدار اپنے ملازمین سے ہر حکم ماننے کی توقع رکھتے ہیں ناکر حکم عدوی کی.....“

”ملازم نہیں..... غلام کہو پری!“ ہر ماہنی نے اونچی آواز میں کہا۔ ”کیونکہ وہ ونکی کو تخواہ تک تودیتے نہیں تھے۔“

”میرا خیال ہے کہ تم لوگ اب جاؤ۔“ مسزویزی نے اس فضول بحث کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ ”اپنے اپنے کروں میں جا کر اپنا سامان دیکھو اور اسے ٹھیک طرح سے سمیٹ کر صندوق میں رکھو۔ کوئی چیز باہر نہیں رہنا چاہئے۔ یہاں کوئی نہ رُکے..... سب لوگ اور جاؤ..... جلدی!“

ہیری نے جلدی جلدی اپنا بھاری ڈنڈے والا صندوق پے کا سامان سمیٹا اور فائز بولٹ اپنے کندھے پر رکھ کر رون کے ساتھ بالائی منزل کی طرف بڑھ گیا۔ گھر کے بالائی حصے پر بارش کی شدت کا احساس کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا۔ بارش کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑ کی آواز زیادہ تیز تھی اور زنانے والے دار ہوا کی سیٹیاں زور زور سے گونج رہی تھیں۔ ان کے علاوہ کبھی کبھار اونچے باعیچے میں سے بھی بالشتیوں کی درد بھری چینیں بھی اس شور میں سنائی دیتی تھیں۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو رون کا چھوٹا اللو انہیں دیکھ کر پھر پھر انے لگا اور تیز آواز میں چیننے لگا۔ وہ اپنے پنجرے میں چکر کاٹتا ہوا دکھائی دیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کھلے ہوئے صندوقوں کی طرف دیکھ کر ان کی ناکمل تیاری پر چڑھ رہا ہو۔

”اس کے منہ میں جلدی سے یہ مٹھائی ٹھوںسو۔“ رون نے ایک طرف پڑے ایک چھوٹے سے پیکٹ کو اٹھا کر ہیری کی طرف اچھال دیا۔ ”اس سے وہ چپ ہو جائے گا۔“

ہیری نے پگ وجہوں نے پنجرہ کھول کر اس کی پیالی میں مٹھائی کے چند ٹکڑے ڈال دیئے۔ الٰو خاموش ہو کر ان پر جھپٹا۔ جب ہیری مڑا تو اس کی نگاہ صندوق کے قریب پڑے ہوئے ہیڈوگ کے خالی پنجرے پر پڑی۔ اس کا دل مسوس کر رہ گیا۔

”رون! ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے..... تمہیں نہیں لگتا کہ سیریس پکڑا گیا ہو۔“

”نہیں!“ رون نے گردن گھما کر کہا۔ ”اگر وہ گرفتار ہو جاتا تو یہ خبر روزنامہ جادوگر پر شہ سرخی بن جاتی۔ محکمہ سب کو یہ دکھانے کیلئے کہ بڑا بے تاب ہوتا کہ آخر انہوں نے کسی تو کو پکڑا ہی لیا ہے..... ہے نا!“

”ہاں!..... یہ بات تو ہے.....“

”دیکھو می تمہارے لئے جادوئی بازار سے یہ سامان لائی ہیں۔ انہوں نے تمہاری تجویز سے سونے کے کچھ سکے نکال لئے تھے..... اور انہوں نے تمہارے تمام موزے بھی دھو دیئے ہیں۔“ رون نے ہیری کو بتایا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

133

اس نے پلٹ پر کئی پیکٹ رکھ دیئے اور اس کے پہلو میں سکون کی تھیلی اور موزوں کا ڈھیر ٹھنچ دیا۔ ہیری نے سارا سامان کھولنا شروع کر دیا۔ میرنڈا گوشاک کی نصابی جادوئی کلمات والی کتاب حصہ چہارم، کے علاوہ اسے کچھ نئی قلمیں، چرمی کاغذوں کے درجن بھر روانہ اور جادوئی مرکبات بنانے کی کئی چیزیں دکھائی دیں۔ اس کی شیر مچھلی کی ریڑھ کی ہڈی اور عین الشلب کا جو ہر ختم ہو گیا تھا۔ جب وہ کڑا ہی میں اپنے انڈرویئر لپیٹ کر رکھ رہا تھا تو اسی وقت اسے اپنے پچھے سے رون کی درد بھری آواز سنائی دی۔

”یہ کیا ہے؟“

اس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا بلیجی رنگ کا چوغہ تھا ہوا تھا۔ اس کے کار اور کفوں کی جگہ پر گھسی پٹی ڈوریوں کی جھال رک्गی ہوئی تھی۔ اسی لمجھ دروازے پر دستک ہوئی اور مسزویزی ہو گورٹس کی استری کی ہوئی یونیفارم لے کر اندر آئیں۔

”یہ لو.....“ انہوں نے دونوں کے کپڑے الگ الگ کرتے ہوئے کہا۔ ”دھیان رہے کہ تم ان کپڑوں کو اچھی طرح سے رکھنا تاکہ ان پر سلوٹیں نہ پڑ جائیں۔“

”غمی! شاید آپ نے مجھے جینی کے کپڑے دے دیتے ہیں۔“ رون نے ڈوریوں والا چوغہ انہیں دکھاتے ہوئے کہا۔

”نہیں! ایسا نہیں ہے۔“ مسزویزی نے پوشکون لجھے میں کہا۔ ”یہ تمہارے لئے ہی ہے۔ اس سال ایک خاص تقریب میں تمہیں اسے پہننا ہوگا۔“

”کیا..... کک..... کیا مطلب؟“ رون کا چہرہ خوف سے فق پڑ گیا تھا۔

”خاص تقریبات کی خصوصی پوشک!“ مسزویزی نے دھرا۔ ”تمہارے سکول کی فہرست کے ساتھ خصوصی نوٹ لگا ہوا تھا کہ اس سال سکول میں خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے لہذا بھی بچے اپنے خاص تقریباتی پوشک ضرور ساتھ لائیں۔“

”آپ مذاق کر رہی ہیں..... ہے نا!“ رون نے بے پیشی کی کیفیت میں کہا۔ ”میں اسے کسی بھی حالت میں نہیں پہن سکتا.....“

”رون ان پوشکوں کو سب لوگ پہننے ہیں۔“ مسزویزی نے چڑ کر کہا۔ ”تقریباتی پوشک ایسی ہی ہوتی ہیں۔ تمہارے ڈیڈی بھی ملکے کی اہم تقریبات اور خوشی کی محفلوں میں اسی طرح کی پوشک پہن کر جاتے ہیں۔“

”اسے پہننے کے بجائے میں تو میں بغیر کپڑوں کے رہنا پسند کروں گا۔“ رون نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار کنکھیوں سے اسے تاڑ رہا تھا۔

”بیوقوفی کی باتیں مت کرو، رون!“ مسزویزی نے سخت لجھے میں کہا۔ ”تمہارے سکول کی ہدایت ہے کہ تمہیں خصوصی پوشک دے کر سکول بھیجا جائے۔ میں نے ہیری کیلئے بھی ایک پوشک لائی ہوں..... دکھاؤ تو سہی ہیری!“

دل ہی دل میں تھوڑا اگھراتے ہوئے ہیری نے اپنے پلٹ پر پڑے آخری پیکٹ کو کھولا۔ بہر حال وہ پوشک اتنی بری نہیں تھی جتنا کہ اسے امید تھی۔ اس کی پوشک میں کہیں بھی ڈوریاں اور جھالریں نہیں لگی ہوئی تھیں۔ دراصل یہ پوشک اس کے سکول

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

134

یونیفارم کے چوغے جیسی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کارنگ سیاہ نہیں بلکہ سبز تھا۔

”میں نے سوچا کہ اس سے تمہاری آنکھوں کارنگ ابھر کر دکھائی دے گا۔“ مسزویزی نے پیار بھرے لمحے میں کہا۔

”ہیری کی پوشاک تو ٹھیک ہے۔“ رون نے غصے سے ہیری کے سبز چوغے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”آپ میرے لئے بھی ایسی ہی پوشاک کیوں نہیں لائیں؟“

”دیکھو! میں نے تمہاری پوشاک پرانے کپڑوں میں سے خریدی ہے اور وہاں مال کی قلت کی وجہ سے انتخاب کیلئے زیادہ گنجائش نہیں تھی۔“ یہ کہتے ہوئے مسزویزی کا چہرہ کسی قدر سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری جھٹ سے دوسری طرف دیکھنے لگا۔ وہ تو گرناؤس بینک میں رکھا ہوا سارا ذاتی پیسہ ویزی گھرانے کے ساتھ با نئنے کیلئے تیار تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ مسزویزی اس کے پیسے کو چھوئیں گی بھی نہیں.....

”یہ بات طے ہے کہ میں اسے کبھی بھی نہیں پہنھوں گا۔“ رون نے آڑتے ہوئے کہا۔ ”کبھی بھی نہیں.....“

”ٹھیک ہے۔“ مسزویزی نے کہا۔ ”تو پھر ننگے ہی گھومنا۔ ہیری! تم اس حالت میں رون کی ایک تصویر ضرور لے لینا۔ میں اسے دیکھ کر خوب ہنسوں گی.....“

وہ باہر جاتے ہوئے دروازے کو دھڑام سے بند کر گئی تھیں۔ اسی وقت ہیری اور رون کو اپنے عقب میں ایک عجیب سی آواز سنائی دی۔ پگ و جیون نے اپنے منہ میں مٹھائی کا ایک بڑا ٹکڑا بھر لیا تھا جواب اس کے گلے میں اٹک گیا تھا۔

پگ و جیون کے گلے سے مٹھائی نکالنے کیلئے آگے بڑھتے ہوئے رون نے غصیل آواز میں کہا۔ ”مجھے ملنے والی ہر چیز گھٹایا ہی کیوں ہوتی ہے؟“



گیارہواں باب

## ہو گولس ایکسپریس کا سفر

ہیری جب اگلی صبح بیدار ہوا تو گھر کے ماحول میں کافی اُداسی پھیلی ہوئی تھی کیونکہ تعطیلات ختم ہو گئی تھیں۔ جیس اور جیکٹ پہنتے وقت اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا تو معلوم ہوا کہ باہر موسلا دار بارش ہو رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ ریل گاڑی میں ہی کپڑے بدلت کر سکول کی یونیفارم پہن لے گا۔ ہیری، رون، فریڈ اور جارج ناشتے کیلئے ابھی پہلی ہی منزل تک ہی پہنچتے تھے کہ انہوں نے مسزویزی کو سیڑھیوں کے آغاز میں پریشان کھڑے دیکھا۔

”آرٹھر!“ انہوں نے دوسری سیڑھی پر قدم جما کر بلند آواز میں کہا۔ ”آرٹھر! مجھے سے کوئی اہم پیغام آیا ہے..... جلدی نیچے آؤ.....“

ہیری اس وقت دیوار کے ساتھ چپک گیا جب مسٹرویزی الٹا چونگ پہن کر دھڑ دھڑاتے ہوئے اس کے قریب سے نیچے اترے اور تیز قدموں سے چلتے ہوئے اس کی نظر وہ کے سامنے سے او جھل ہو گئے۔ وہ اطمینان سے سیڑھیاں نیچے اترے اور باور پی خانے میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ مسزویزی دروازے میں کچھ بھیج رہی تھیں۔ ”قلم یہیں کہیں تو رکھی تھی۔“ مسٹرویزی آتشدان کے شعلوں میں جھکے ہوئے کسی سے باتیں کر رہے تھے۔

ہیری نے اپنی آنکھیں کس کر بند کیں اور پھر کچھ پلوں بعد دوبارہ کھول کر دیکھا کہ وہ صحیح طریقے سے کام کر رہی تھیں یا نہیں۔ آموس ڈیگوری کا سر کسی بڑے ڈاڑھی والے اونٹ کی طرح شعلوں کے درمیان میں بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ چہرہ ہل جل کر بہت تیزی سے بات چیت کر رہا تھا۔ وہ اپنے گرد اٹھنے والی چنگاریوں اور اڑنے والی راکھ سے قطعاً متاثر دکھائی نہیں دیتا تھا۔

”..... ماگلو پڑوسیوں نے دھماکے اور چینوں کی آوازیں سنی ہیں۔ اس لئے انہوں نے فون کر کے ..... کیا کہتے ہیں؟..... پاٹشیوں (پولیس) کو بلا لیا..... آرٹھر تمہیں وہاں جانا پڑے گا.....“

”یہ لو.....“ مسزویزی نے ہانپتے ہوئے کہا اور انہوں نے مسٹرویزی کے ہاتھ میں چرمی کاغذ، سیاہی کی دوات اور ایک گھسی پٹی قلم تھما دی۔

”قسمت اچھی رہی، مجھے اس بارے میں فوراً پتہ چل گیا۔“ مسٹرڈیگوری کے چہرے نے کہا۔ ”میں آج دفتر جلدی آگیا تھا کیونکہ مجھے ایک دو ضروری الو بھیجننا تھے۔ آتے ہی مجھے پتہ چل گیا کہ غیر قانونی استعمالات جادو کے شعبے کے لوگ سکتے میں آگئے ہیں..... آرٹھر! اگر ریٹا سٹینکر کو اس معاملے کی ذرا بھی بھنک پڑ گئی تو ہنگامہ ہو جائے گا.....“

”میڈ آئی کا کیا کہنا ہے؟“ مسٹرویزی کی دوات کا ڈھکن کھول کر اپنی قلم میں سیاہی بھرنے لگے۔ وہ لکھنے کیلئے تیاری کر رہے تھے۔

”وہ کہتا ہے کہ اس نے اپنے احاطے میں کسی اجنبی کی آوازیں سنی تھیں۔ وہ کہتا ہے کہ اجنبی اس کے مکان کے چاروں طرف سے رینگ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کوڑے دان سے ٹکرایا۔“ مسٹرڈیگوری کے چہرے کی آنکھیں اب اوپر چڑھی ہوئی دھماٹی دے رہی تھیں۔

”کوڑے دان نے کیا کیا؟“ مسٹرویزی نے تیزی سے لکھتے ہوئے پوچھا۔

”اس نے بہت زیادہ شور مچایا اور ہر طرف کوڑا ہی کوڑا پھیلا دیا۔ مجھے تو بس اتنا ہی معلوم ہے۔“ مسٹرڈیگوری نے کہا۔ ”ان کوڑے دانوں میں سے ایک تو تب بھی اچھل اچھل کر شور مچا رہا تھا جب پاشیوں کی گاڑی وہاں پر پہنچی.....“

”اور اس اجنبی کا کیا ہوا؟“ مسٹرویزی نے دکھری آہنکا لتے ہوئے پوچھا۔

”آرٹھر! تم تو میڈ آئی کو اچھی طرح جانتے ہی ہو۔“ مسٹرڈیگوری کے سر نے اپنی آنکھیں دوبارہ چڑھاتے ہوئے کہا۔ ”رات کو اس کے احاطے میں چوری سے بھلا کوئی کیوں گھسے گا؟ اس بات کا امکان زیادہ ہے کہ وہ کوئی جنگلی بلی ہی ہو گی جو یقیناً خنی حالت میں وہاں گھوم رہی ہو گی۔ لیکن اگر جادو کے غیر قانونی استعمالات کے شعبے کے لوگوں نے اسے گرفتار کر لیا تو بہت برا ہو گا۔ ذرا اس کے سابقہ کارناموں کے بارے میں تو سوچو..... ہم اس پر تمہارے شعبے سے متعلق کوئی سا بھی الزام لگا کر پکڑ لیتے ہیں، اور پھر معمولی سی کارروائی کر کے اسے بچالیں گے۔ دھماکے کرنے والے کوڑے دانوں کی سزا کیا ہے؟“

”شاہید صرف خبردار کرنا.....“ مسٹرویزی نے کہا جواب بھی بہت تیزی سے لکھنے میں مصروف دھماٹی دے رہے تھے۔ ان کے بازو تھے ہوئے تھے۔ ”میڈ آئی نے اپنی چھٹری کا استعمال تو نہیں کیا؟..... اس نے کسی پر حملہ تو نہیں کیا؟“

”میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ وہ اپنے بستر سے کودا ہو گا اور کھڑکی سے باہر دھماٹی دینے والی چیز کو دیکھتے ہی جادوئی کلمہ پڑھنے لگا ہو گا۔“ مسٹرڈیگوری کے چہرے نے ملتے ہوئے کہا۔ ”لیکن اسے ثابت کرنا آسان نہیں ہو گا کیونکہ کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔“

”تو پھر ٹھیک ہے، میں وہاں جا کر حالات کا جائزہ لیتا ہوں۔“ مسٹرویزی نے کہا اور پھر انہوں نے چمٹی کا غذ کو پیٹ کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔ جس پر کچھ ہی دیر پہلے انہوں نے ضروری باتیں لکھی تھیں۔ اگلے ہی لمحے وہ باورچی خانے سے باہر دوڑتے ہوئے نکل گئے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

مسڑڈ گوری کے سرنے چاروں طرف نظر دوڑائی اور اس کی آنکھیں ممزودیزی پر جا کر جم گئیں۔

”معاف کرنا ماؤلی.....“ چہرے نے دھیمی آواز میں کہا۔ تمہیں اتنی صحیح پریشان کیا۔ لیکن صرف آرٹھر ہی میڈ آئی کو بچا سکتا ہے اور میڈ آئی آج سے نئی ملازمت شروع کرنے والا تھا۔ اس نے اس بکھیرے کے لئے آج کی رات کو ہی کیوں منتخب کیا؟.....“

”کوئی بات نہیں آموس!“ ممزودیزی نے نرم لہجے میں کہا۔ ”جانے سے پہلے ٹوست تو کھاتے جاؤ۔

”ٹھیک ہے.....“ مسڑڈ گوری کے چہرے نے مسکرا کر کہا۔

ممزویزی نے باور پی خانے کی میز سے مکھن لگا ہوا ٹوست اٹھایا اور اسے چھٹے سے پکڑ کر مسڑڈ گوری کے منہ میں ڈال دیا۔

”شکریہ!“ مسڑڈ گوری نے بھرائی آواز میں کہا اور پھر ان کا چہرہ ملکی سی کھٹ کی آواز کے ساتھ شعلوں کی تہہ میں گھس کر غائب ہو گیا۔ ہیری نے ممزودیزی کو بالائی منزل پر بل، چارلی، پرسی اور لڑکیوں سے الوداع کہتے سن۔ پانچ منٹ کے اندر ہی وہ دوبارہ باور پی خانے میں آگئے۔ انہوں نے اب اپنے چونے کو سیدھا پہن رکھا تھا اور وہ پریشانی کے عالم میں اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش کر رہے تھے۔

”جلدی جانا پڑے گا..... سکول میں دل لگا کر پڑھنا لڑ کو!“ ممزودیزی نے ہیری، رون اور جڑواں بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنے کندھوں پر ایک جبہ ڈال لیا اور ثقاب اڑان بھرنے کی تیاری کرنے لگے۔ ”ماؤلی! تمہیں بچوں کو کنگ کراس سٹیشن تک پہنچانے میں کوئی دقت تو نہیں ہو گی؟“

”بالکل نہیں!“ ممزودیزی نے کہا۔ ”تم میڈ آئی کو سنبھالانا..... میں بچوں کو سنبھال لوں گی۔“

مسڑڈ گوری کے ثقاب اڑان بھرتے ہی مل اور چارلی باور پی خانے میں آگئے۔

”کسی نے یہاں میڈ آئی کا نام لیا ہے؟“ بل نے پوچھا۔ ”اب انہوں نے کیا کر دیا؟“

”معلوم ہوا ہے کہ کل رات کسی نے زبردستی ان کے مکان میں گھسنے کی کوشش کی تھی۔“ ممزودیزی نے بتایا۔

”میڈ آئی موڈی؟“ اپنے ٹوست پر مرتبہ لگاتے ہوئے جارج نے کہا۔ ”کہیں وہی تو نہیں جو تھوڑا سر پھرا.....“

”جارج!..... تمہارے ڈیڈی میڈ آئی موڈی کے بارے میں بہترین اور عمدہ خیالات رکھتے ہیں۔“ ممزودیزی نے کڑک دار آواز میں اُسے کہا۔

جب ممزودیزی کمرے سے باہر چلی گئیں تو فریڈ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”ہاں کیوں نہیں ہوں گے؟ ڈیڈی بھی تو پیک اکٹھے کرتے رہتے ہیں۔ وہ دونوں ایک ہی تھیلی کے چੋپے بٹے ہیں۔“

”اپنی جوانی میں موڈی بہت بڑا جادو گر تھا۔“ بل نے کہا۔

”وہ ڈبل ڈور کا بہت پرانا دوست بھی تو ہے۔“ چارلی نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

138

”ڈمبل ڈور کو بھی تو ڈھنی طور پر بالکل تدرست نہیں کہا جا سکتا ہے نا؟“ فریڈ نے دھمے سے کہا۔ ”میرا مطلب ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ بڑے قابلِ جادوگر ہیں پھر بھی.....“

”یہ مید آئی ہے کون؟“ ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

”وہ پہلے ملکے میں کام کرتے تھے۔“ چارلی نے بتایا۔ ”لیکن اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ میں ان سے ایک بار ملا ہوں جب ڈیڈی مجھے دفتر میں کسی کام کیلئے لے گئے تھے۔ انہوں نے مجھے ان سے ملوایا تھا۔ وہ ایور (جادوئی پولیس کے رکن) تھے۔ وہ ملکے کے سب سے قابل اور عمدہ ایورز میں سے ایک تھے۔ وہ شیطانی جادوگروں کو گرفتار کرتے تھے۔“ اس نے آگے بتایا جب اس نے ہیری کے چہرے کو دیکھ کر یہ بھانپ لیا تھا کہ وہ ایور کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے۔ ”اڑقابان زندان خانے کی تاریک ویران کوٹھریاں کو تو انہوں نے ہی مجرموں سے بھرا تھا۔ حالانکہ اس وجہ سے ان کے ڈھیر سارے دشمن بن گئے ہیں..... خاص طور پر وہ لوگ جن کے عزیزو اقارب کو انہوں نے شیطانی امور میں ملوث ہونے پر گرفتار کیا تھا..... اور میں نے سنا ہے کہ بڑھاپے میں وہ سچ مجھ سٹھیا گئے ہیں۔ وہ اب کسی پررتی بھر بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ انہیں ہر جگہ شیطانی جادوگر ہی دکھائی دیتے ہیں.....“

بل اور چارلی نے یہ طے کیا کہ وہ ان سب کو لے کر کنگ کراس اسٹیشن جائیں گے لیکن پرسی نے بہت بے چارگی سے معدتر کرتے ہوئے کہا کہ اسے دفتر کیلئے دری ہو رہی ہے، وہ ساتھ نہیں جاسکے گا۔ ویسے بھی اس کا دفتر جانا بہت ضروری ہے۔

پرسی نے ان سے یہ بھی کہا۔ ”میں اس وقت ایک بھی پل دفتر سے دور رہنا گوارہ نہیں کر سکتا۔ مسٹر کراوچ جلد ہی تمہارا صحیح نام معلوم ہو مہربان ہو چکے ہیں اور ان کا مجھ پر اعتماد بڑھ چکا ہے۔“

”یہ سب تو ٹھیک ہے پرسی!“ جارج نے نے سنجیدگی سے کہا۔ ”لیکن مجھے لگتا ہے کہ مسٹر کراوچ جلد ہی تمہارا صحیح نام معلوم ہو جائے گا.....“

مسزویزی بہت کر کے گاؤں کے پوسٹ آفس تک گئیں اور انہوں نے وہاں سے فون پر تین سستی مالگلوٹیکسی کاریں بک کروائیں جو انہیں اندن کے کنگ کراس اسٹیشن تک پہنچا سکیں۔

”آرٹھر نے جادوئی ملکے کی کاریں لانے کی کوشش کی تھی۔“ مسزویزی نے ہیری کو دھمی آواز میں بتایا جب وہ باش سے ڈھلنے میں کھڑی تھیں اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو ہو گورٹس کے چھ بھاری صندوق اٹھا کر کاروں میں رکھتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔

”لیکن کوئی کارفارغ نہیں تھی..... اوہ! یہ ٹیکسی ڈرائیور خوش دکھائی نہیں دے رہے ہیں، ہے نا؟“

ہیری مسزویزی کو نہیں بتا سکتا تھا کہ مالگلوٹیکسی ڈرائیور جنگلی الوں کو اپنی گاڑی میں کبھی بھی نہیں بٹھاتے تھے اور پگ و جیون تو اس وقت کاں پھاڑ شور مچا رہا تھا۔ اس کے علاوہ بد قسمتی سے فریڈ کا صندوق کھل گیا تھا اور اس میں سے شاندار گرمی نہیں کریں گے اور گلے ہو کر بھی چلیں گے نامی پٹا خ باہر نکل کر اچانک چلنے لگے تھے۔ اس صندوق کو اٹھانے والا ڈرائیور اچانک ڈرگیا اور پھر درد کی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

139

شدت سے چینخے لگا کیونکہ کروک شانکس خوفزدہ ہو کر اس کے پیروں پر اپنے نوکیلے پنجے مارنے لگی تھی۔ یہ سفر کافی پریشان کن ثابت ہوا۔ اپنے اپنے صندوقوں کے ساتھ انہیں ٹیکسی کے کچھلی نشست پر بہت ٹھس کر بیٹھنا پڑا تھا۔ کروک شانکس کو پٹاخوں کے خوف سے باہر نکلنے میں کچھ وقت لگا تھا۔ لندن پہنچنے تک ہیری، رون اور ہر ماہنی کے بدن پر کھروچوں کے ان گنت نشان پڑ چکے تھے۔ کنگ کراس ٹیشن پر اترتے ہی ان سب کو راحت کی سانس نصیب ہوئی۔ حالانکہ اب بارش پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی تھی۔ اپنے صندوقوں کو اٹھا کر انہوں نے بمشكیل سرک پارکی اور پھر انہیں لے کر ٹیشن میں داخل ہو گئے۔ اس دوران وہ بری طرح بھیگ گئے تھے۔

ہیری کو اب پلیٹ فارم نمبر پونے دس تک پہنچنے کی عادت پڑ چکی تھی۔ اس کے لئے آپ کونو اور دس نمبر کے پلیٹ فارموں کے بیچ میں بنے ایک ٹھوس دکھائی دینے والے ستون میں گھسنے پڑتا تھا۔ اس کام میں صرف اتنی احتیاط کرنا پڑتی تھی کہ اسے چینکے سے کیا جائے تاکہ کسی مالکو کو پتہ نہ چل سکے۔ آج یہ کام انہوں نے آسانی سے کیا تھا۔ سب سے پہلے ہیری، رون اور ہر ماہنی گئے۔ وہ بہت عجیب دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ان کے ساتھ شور مچاتا پگ وجیوں اور کروک شانکس بھی تھے۔ ان تینوں نے لاپرواٹی سے باہت کرتے ہوئے ستون سے ٹیک لگائی اور پھر اگلے ہی لمحے اندر چلے گئے۔ اور پلیٹ فارم نمبر پونے دس ان کے سامنے ظاہر ہو گیا۔

ہو گورٹس ایکسپریس کا بھاپ نکالتا ہوا سرخ انجن پہلے سے وہاں کھڑا تھا۔ اس میں سے بھاپ کے بادل اٹھرہے تھے۔ جن کے بیچ میں ہو گورٹس کے طبلاء اور ان کے والدین کا لے بھوتوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ پگ وجیوں نے دوسرے الاؤں کا شور سن لیا جس سے وہ اور زیادہ شور مچانے لگا۔ ہیری، رون اور ہر ماہنی بیٹھنے کیلئے نشستیں تلاش کرنے میں مصروف تھے۔ جلد ہی ریل گاڑی کے سطحی حصے کے ایک کمپارٹمنٹ میں مطلوبہ جگہ مل گئی اور وہ اپنے صندوق اس میں رکھنے لگے۔ اس کے بعد وہ بل، چارلی اور مسز دیزی کو الوداع کہنے کیلئے پلیٹ فارم پر اتر آئے۔

”میں تم لوگوں سے جلدی ہی ملوں گا..... تمہاری توقع سے کہیں جلدی؟“ چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب اس نے جینی کو گلے لگا کو رخصت کیا۔

”کیوں؟“ فریڈ نے اشتیاق سے پوچھا۔

”تمہیں جلدی ہی پتہ چل جائے گا۔“ چارلی نے کہا۔ ”بس پرسی کو مت بتانا کہ میں نے اس کا ذکر کیا تھا..... یہ خفیہ معلومات، ہیں، جب تک کہ ملکہ خود اعلان کرنے کا فیصلہ نہ لے۔“

چارلی نے پرسی کی نقل اتارتے ہوئے کہا تو سب ہی ہنس پڑے۔

”کاش اس سال میں بھی ہو گورٹس میں پڑھ رہا ہوتا۔“ بل نے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر نظریں چراکر ریل گاڑی کی طرف دیکھنے لگا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

140

”کیوں؟“ جارج نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

”تم لوگوں کا یہ سال نہایت ہی دلچسپ اور یادگار رہے گا۔“ بل کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ”ہو سکتا ہے کہ میں بھی وقت نکال کر اسے دیکھنے کیلئے آؤں.....“

”کیا دیکھنے آؤں.....؟“ رون نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

اسی لمحے ریل گاڑی نے بگل بجا یا اور سرخ انجن گہرے بادل جیسا دھواں اڑانے لگا۔

مسزویزی انہیں دھکیلتی ہوئیں ریل گاڑی کے ڈبوں کی طرف لے گئی اور جلدی جلدی ان کی بلائیں لینے لگیں۔ وہ جب اپنے ڈبوں کے دروازوں میں چڑھ گئے اور جلد ہی اپنے اپنے کمپارٹمنٹ میں پہنچ کر دوسرے طلباء کی طرح کھڑکیوں سے باہر جھانکنے لگے جو اپنے اپنے والدین اور عزیز واقارب کو خدا حافظ کہنے کیلئے اپنے اپنے ہاتھ لہرا رہے تھے۔

”مسزویزی!“ ہر ماہنی نے گردن باہر نکال کر چلا کر کہا۔ ”آپ نے ہمیں اپنے گھر میں ٹھہرایا اور مہمان نوازی کی۔ اس کیلئے بہت بہت شکر یہ.....!“

”میری طرف سے بھی..... مسزویزی آپ کی ہر چیز کیلئے بہت شکر یہ!“ ہیری چینا۔

”اوہ میرے بچو! اس میں مجھے بہت خوشی ملی۔“ مسزویزی نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ”میں تو کرسس پر بھی تمہیں اپنے گھر بلانے کی دعوت دینا چاہتی تھی مگر..... مجھے لگتا ہے کہ تم سب لوگ یقیناً یہ کرسس ہو گوئیں میں گزارنا پسند کرو گے۔ وہاں اتنا پر تکلف جشن جو ہونے والا ہے۔“

”می! آپ تینوں ایسا کیا جانتے ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہے؟“ رون چڑھ کر بولا۔

”مجھے لگتا ہے کہ تمہیں آج رات تک سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔“ مسزویزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اچانک ملنے والی خبر کی خوشی کچھ الگ قسم کی ہوتی ہے۔ کیا تم یہ چاہو گے کہ خوشی کی خبر پا کر تمہارا دل اس سے بھر پور لطف اندو زندہ ہونے پائے..... ویسے میں بھی خوش ہوں کہ انہوں نے قوانین میں کچھ ترا میم کر دی ہیں۔“

”کیسے قوانین می.....؟“ ہیری، رون، فریڈ اور جارج نے ایک ساتھ پوچھا۔

”مجھے یقین ہے کہ پروفیسر ڈیبل ڈور تمہیں اس بارے میں سب کچھ مجھ سے بہتر بتا سکیں گے..... اچھا تم لوگ ڈھنگ سے پڑھائی کرنا اور خوب دل لگا کر..... ٹھیک ہے نا..... ٹھیک ہے نافریڈ؟..... اور تم بھی جارج؟“

ڈبوں کو ہلکا سا جھٹکا گا اور پھر ریل گاڑی رینگنے لگی۔ مسزویزی تیز قدموں کے ساتھ ڈبے کے ساتھ چل رہی تھیں۔

”می! ہمیں صاف صاف بتا بھی دو..... ہو گوئیں میں کیا ہونے والا ہے؟“ فریڈ کھڑکی سے آدھا باہر لٹک کر چیختے ہوئے بولا۔ مسزویزی اچانک رُک گئیں۔ وہ تینوں اب تیزی سے پچھے ہوتے جا رہے تھے۔ بل اور چارلی اپنے ہاتھ ہلا کر انہیں الوداع کہہ رہے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

141

تھے جبکہ مسزویزی کا صرف ہاتھ میں ہوا میں محمد کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

”کون سے قوانین بد لئے والے ہیں؟“ فریڈ کی آواز دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ ریل گاڑی موڑ پر مڑپاتی اور پلیٹ فارم نمبر پونے دس آنکھوں سے اوچھل ہوتا۔ مسزویزی، بل اور چارلی تینوں ثقاب اڑان بھر کر اوچھل ہو گئے تھے۔

ہیری، رون اور ہر ماں نی اپنے کمپارٹمنٹ میں آگئے۔ کھڑکیوں پر اب بارش کی تیز بوچھاڑ پڑنے لگی تھی جس کی وجہ سے باہر کا منظر دیکھنا خاصا مشکل تھا۔ رون نے جھک کر اپنا صندوق کھول کر اس میں سے کلچی رنگ کا پرانا چوغہ نکالا جو خصوصی تقریب کی روایتی پوشک تھی اور اپنے گپ و جیون کے پنجھرے پڑال دیا تاکہ اس کا کان پچھاڑ شور کسی حد تک دب جائے۔

”بیگ میں ہمیں بتانا چاہتے تھے کہ ہو گورٹس میں کیا ہونے والا ہے؟“ اس نے چڑتے ہوئے کہا اور ہیری کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

”ولڈ کپ کے دوران ہی وہ ہمیں بتانے والے تھے۔ یاد ہے نا؟ لیکن میری می یہ بتانے کو تیار نہیں ہیں۔ کیا پتہ؟ وہاں کیا ہونے والا ہے؟“

”شش.....“ ہر ماں نے اچانک سرگوشی کی اور اس نے اپنے ہونٹوں رپ انگلی رکھ کر آگے والے کمپارٹمنٹ کی طرف اشارہ کیا۔

ہیری اور رون بھی سننے کی کوشش کرنے لگے۔ انہیں کھلے دروازے سے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

”.....در اصل ڈیڈی کو مجھے ہو گورٹس کے بجائے ڈرم سٹر انگ سکول بھیجنے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ تمہیں پتہ ہے، وہ وہاں کے ہیڈ ماسٹر کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ ڈمبل ڈور کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ ڈمبل ڈور بذات اتوں کو بہت پیار کرتے ہیں۔ ڈرم سٹر انگ سکول میں اس طرح کی بکواس بالکل نہیں ہوتی ہے۔ لیکن می کو یہ پسند نہیں آیا تھا کہ مجھے گھر سے اتنی دور والے سکول میں پڑھائی کیلئے بھیجا جائے۔ مگر ڈیڈی کا یہ کہنا ہے کہ تاریک جادو کے فن کے بارے میں ہو گورٹس کے بجائے ڈرم سٹر انگ کا معیار کچھ زیادہ اچھا نہیں۔ ڈرم سٹر انگ کے طلباء ہماری طرح تاریک جادو سے بچاؤ کرنا نہیں سکتے ہیں۔ وہ تو صرف شیطانی جادو کرنے کا فن ہی سمجھتے ہیں.....“

ہر ماں نی اٹھ کر کھڑی ہوئی اور اس نے دبے پاؤں کمپارٹمنٹ کے دروازے پر جا کر آہستگی سے دروازہ بند کر دیا تاکہ ڈریکو ملفوائے کی آواز اندر سنائی نہ دے۔

”تو اسے لگتا ہے کہ ڈرم سٹر انگ اس کیلئے زیادہ اچھا رہتا..... ہے نا؟“ اس نے غصے سے کہا۔ ”کاش وہ وہیں گیا ہوتا۔ تب کم از کم ہمیں اسے جھیلنا تو نہیں پڑتا۔“

”ڈرم سٹر انگ جادو گروں کا ایک اور سکول ہے؟“ ہیری نے سوال کیا۔

”ہاں!“ ہر ماں نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔ ”اور اس کی بہت بدہیئت شہرت ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق یورپ میں جادوی تعلیم دینے والے سکولوں میں یہ اپنی نوعیت کا واحد سکول ہے جو شیطانی علوم اور تاریک جادو کافن سکھانے پر زیادہ زور دیتا ہے۔“

”مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس کے بارے میں کہیں کچھ سنا ہے!“ رون نے ابھی ہوئی آواز میں دھینے سے کہا۔ ”لیکن یہ ہے کہاں..... یہ کس ملک میں ہے؟“

”یہ کوئی بھی نہیں جانتا.....“ ہر ماہنی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

”ار..... کیوں نہیں جانتا؟“ ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

”جادوگری کے تمام سکولوں میں کافی روایتی رقابت پائی جاتی ہے۔“ ہر ماہنی نے سپاٹ لجھ میں بتایا۔ ”ڈرم سٹر انگ انی طیوٹ اور بیاوس بیٹن اکیڈمی دونوں سکول اپنا پتہ ٹھکانہ چھپا کر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کوئی ان کے قیمتی اسرار چرانہ سکے.....“

”چھوڑ دبھی ہر ماہنی!“ رون نے ہستے ہوئے کہا۔ ”ڈرم سٹر انگ بھی ہو گورٹس جتنا ہی بڑا ہو گا۔ کوئی اتنی بڑی بلند و بالا عمارت کو کیسے چھپا سکتا ہے؟“

”لیکن ہو گورٹس بھی تو پوشیدہ ہے.....“ ہر ماہنی حیرت بھری آواز میں کہا۔ ”ہر شخص یہ بات جانتا ہے..... میرا مطلب ہے کہ جس نے بھی ہو گورٹس ایک تاریخی مطالعہ نامی کتاب پڑھی ہے وہ یہ بات جانتا ہے۔“

”اس کا مطلب ہے کہ صرف تم یہ یہ بات جانتی ہو!“ رون نے کہا۔ ”لیکن یہ تو بتاؤ..... ہو گورٹس جتنی بڑی عمارت کو کیسے چھپایا جاسکتا ہے؟“

”اس پر جادو کا نہ دکھائی دینے والا خول چڑھایا گیا ہے۔“ ہر ماہنی نے بتایا۔ ”اگر کوئی مالگواں کی طرف دیکھتا ہے تو اسے بس ایک پرانا ٹوٹا پھوٹا کھنڈر دکھائی دیتا ہے، جس کے صدر دروازے پر بڑا سائز بورڈ لگا ہوا ہے کہ..... فطرہ! اندر مت جائیں، عمارت نظرناک ہے!“

”تو ہو گورٹس اجنبیوں کو باہر سے ٹوٹا پھوٹا کھنڈر جیسا دکھائی دیتا ہو گا؟“

”شاید!“ ہر ماہنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ”یا شاید انہوں نے اسے یہ کیوڑچ ورلڈ کپ کے سٹیڈیم کی طرح مالگو مخالفت جادو کا جادوئی خول چڑھادیا ہو گا اور غیر ملکی جادوگر اسے کہیں ڈھونڈنے لیں، اس لئے انہوں نے یہ انتظام کر دیا ہو گا کہ اسے نقشہ پر اتارا جاسکے۔“

”کیا کہا..... پھر سے بتانا؟“

”کسی بھی عمارت پر اس طرح کا جادوئی خول چڑھایا جاسکتا ہے تاکہ اسے نقشہ پر نہ دیکھا جاسکے۔“ ہر ماہنی نے وضاحت کی۔

”اگر..... تم یہ سب کہتی ہو تو ہم یہ مان لیتے ہیں۔“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

”لیکن مجھے لگتا ہے کہ ڈرم سٹر انگ یقیناً شمال کی جانب ہی ہو گا۔“ ہر ماہنی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”وہاں بہت سردی پڑتی ہے کیونکہ ان کے یونیفارم موٹی فریعنی اون کے ہوتے ہیں۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

143

”اوہ سوچو تو سہی..... کتنی ڈھیر ساری آسانیاں میسر ہو جاتیں ہیں۔“ رون نے پھنکارتے ہوئے غرایا۔ ”ملفوائے کو کسی اونچے گلیشیر سے دھکا دے کر اسے اتفاقی حادثے کا نام دینا کتنا آسان تھا..... کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس کی ممی نے اسے وہاں نہیں جانے دیا.....“

جیسے جیسے ریل گاڑی شمال کی سمت میں آگے بڑھی، اس کی رفتار اور بھی تیز ہوتی چلی گئی۔ آسمان بے حد سیاہ دکھائی دے رہا تھا اور کھڑکیوں پر اتنی دھند چھا گئی کہ بھری دوپہر میں ہی کمپارٹمنٹ کی لائلینیں جلنے لگیں۔ دوپہر کے کھانے کی ٹرامی کھڑکھڑ کی آواز کرتی ہوئی ڈبے کی راہداری میں آتی۔ ہیری نے لپک کر سب کیلئے ایک بڑا کڑا ہی کیک خرید لیا۔

دوپہر ہو چکی تھی مگر ابھی تک ان کا کوئی ساتھی یاد دوست ان سے ملنے کیلئے کمپارٹمنٹ میں نہیں آیا تھا۔ لیکن جو نہیں انہوں نے اپنا کیک کا پہلا ٹکڑا ختم کیا تو تین ٹکڑے کے ان کے کمپارٹمنٹ میں داخل ہوئے۔ ان میں سمیس فنی گن، ڈین تھامس اور نیول لانگ باٹم شامل تھے۔ نیول گول چہرے والا، بہت ہی بھلکل ٹکڑا کا تھا، جس کی نگہداشت اور پروش اس کی بوڑھی دادی نے کی تھی۔ وہ خود ایک انہتائی قابل اور سخت گیر جادوگرنی تھیں۔ سمیس اپنے آئر لینڈ والے گلاب کے ساتھ ہو گوڑس جا رہا تھا جو ابھی تک اس کے پاس محفوظ تھا۔ اس کی جادوئی تازگی اب مدھم پڑنے لگی تھی۔ اس میں سے ابھی تک ٹرلوئے، میولٹ، موران کے ناموں کے جوشی نعروں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں جن کا گلا اب رندھا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ آدھے گھنٹے تک ان سب کی گفتگو کا محور کیوڈچ ورلڈ کپ ہی رہا جس سے بالآخر ہر ماہی اکتا نے لگی۔ اس نے اپنی نصابی جادوئی کلمات کی کتاب حصہ چہارم پکڑی اور اس کا چوتھا باب کھول کر اسے پڑھنے لگی۔ وہ اس میں سے جادوئی طبلی کا کلمہ سیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ورلڈ کپ کے بارے میں دوسروں کی دلچسپ اور جوش بھری گفتگوں کر نیول کو تھوڑا افسوس ہونے لگا۔ وہ دکھ بھری آواز میں بولا۔ ”دادی وہاں جانا ہی نہیں چاہتی تھیں، انہوں نے ٹکٹ بھی نہیں خریدے۔ تم لوگوں کو وہاں بہت مزہ آیا ہوگا..... ہے نا؟“

”بہت زیادہ مزہ آیا۔“ رون نے ٹھکلکھلا کر کہا۔ ”اس کی طرف دیکھو، نیول!.....“

اس نے اپنے صندوق میں ہاتھ ڈال کر وکٹر کیرم کے چھوٹے مجسمے کو باہر نکال لیا۔

”ارے واہ!“ نیول نے بڑی گرم جوشی سے کہا۔ جب رون نے مجسمے کو اس کی موٹی ہتھیلی پر رکھ دیا۔

”ہم نے تو اسے بالکل قریب سے دیکھا تھا۔“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”ہم لوگ خاص مہماںوں والے کیپن میں بیٹھے تھے۔“

”ویزلي! ایسا تمہاری زندگی میں پہلی اور آخری بار ہوا تھا۔“

ڈریکو ملفوائے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کے پیچے اس کے ہاتھی جیسے دکھائی دینے والے کلاس فیلو کریب اور گول کھڑے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان گرمیوں میں وہ کم از کم ایک فٹ لمبے ہو گئے تھے۔ یہ ظاہر تھا کہ انہوں نے کمپارٹمنٹ کے کھلے دروازے سے ان کی بات چیت سن لی تھی جسے ڈین اور سمیس نے کھلا ہی چھوڑ دیا تھا۔

”ہم تمہیں تو اپنی بات چیت میں شامل ہونے کیلئے بلا نہیں تھا، ملفوائے!“ ہیری نے سرد لمحے میں کہا۔

”ویزی! وہ کیا ہے.....؟“ ملفوائے نے گپ و جیون کے پنجرے کی طرف اشارہ کیا، جہاں رون کی تقریبائی پوشک پنجرے کے اوپر لٹک رہی تھی اور میل گاڑی کے ہچکوں کے باعث ایک لٹکا ہوا باز و ہوا میں ہلکوں کے کھار ہاتھا۔ بازو کے نیچے گھسی پی ڈوریوں والی جھال رصاف دکھائی دے رہی تھی۔ رون نے اٹھ کر پوشک کو چھپانے کی کوشش کی مگر ملفوائے نے کچھ زیادہ ہی پھرتی دکھائی اور لپک کر اس کی آستین پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

”اس کی طرف تو زراد کیکھو!“ ملفوائے نے چہکتے ہوئے کہا اور رون کی تقریبائی پوشک کریب اور گول کو دکھاتے ہوئے کہا۔

”ویزی! تم اسے پہننے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ہو..... میرا مطلب ہے کہ..... یہ 1890ء میں..... یعنی لگ بھگ ایک صدی پہلے کے فیشن میں ہوا کرتے تھے۔“

رون کا چہرہ بھی اب اس کی پوشک کی رنگت جیسا گہرا ہو گیا تھا۔ اس نے ملفوائے سے پوشک چھینتے ہوئے کہا۔ ”گوبر کھاؤ ملفوائے.....“ ملفوائے اس کی بے چارگی پرمادق اڑانے والی ہنسی ہنسنے لگا۔ کریب اور گول بھی احتمالوں کی طرح اس کے پیچھے کھی کھی کرنے لگے تھے۔

”تو..... اس میں شامل ہو رہے ہو، ویزی! تم یقیناً خاندان کا کھویا ہوانام بلند کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو؟ تمہیں تو پتہ ہی ہوگا، اس میں پیسے بھی ملیں گے..... اگر تم جیت گئے تو تم کچھ اپنے ڈھنگ کی پوشک لیں بھی خرید سکتے ہو.....“

”تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟“ رون کے غصے کی جگہ حیرت نے لے لی تھی۔

”تو کیا تم اس میں شامل ہو رہے ہو پوٹر؟“ ملفوائے نے ہیری کی طرف گردن گھما کر کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ تم تو ضرور شامل ہو رہے ہو گے۔ تم کبھی شان جھاڑنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے ہو..... ہے نا؟“

”یہ تو بتاؤ کہ کس بارے میں بات کر رہے ہو؟ ورنہ یہاں سے دفع ہو جاؤ ملفوائے۔“ ہر ماں نے چڑ کر اپنی جادوئی کلمات والی کتاب کے باب چہارم کے اوپر سے جھانکتے ہوئے کہا۔ ملفوائے کے خوشی بھرے زرد چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

”یہ مست کہنا کہ تم کچھ پتہ نہیں ہے، ویزی!“ اس نے خوش ہو کر کہا۔ ”تمہارے ڈیڈی اور بھائی جادوئی محکمے میں کام کرتے ہیں۔ اس کے باوجود تمہیں کچھ نہیں پتا؟ ہائے خدا! میرے ڈیڈی نے تو مجھے اس کے بارے میں بہت پہلے ہی بتا دیا تھا..... انہوں نے یہ بات محکمے کے سب سے بڑے عہدیدار یعنی وزیر اعظم کارنیلوں فوج نے خود بتائی تھی۔ میرے ڈیڈی ہمیشہ ہی محکمے کے سب سے اوپر لگوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ بہر حال! ویزی، چونکہ تمہارے ڈیڈی کسی معمولی عہدے پر کام کرتے ہیں اس لئے انہیں یہ بات معلوم نہیں ہو پائی ہوگی..... ہاں..... شاید محکمے کے اعلیٰ عہدیدار ان کے سامنے اہم معلومات کا تبادلہ نہیں کرتے ہوں گے۔“

ایک بار پھر ہنسنے ہوئے ملفوائے نے کریب اور گول کی طرف کچھ اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں کھلکھلاتے ہوئے وہاں چل دیئے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

145

جلتا بھنتر اون اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر کمپارٹمنٹ کا دروازہ اتنی زور سے بند کیا کہ اس کا شیشہ ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔  
”رون!“ ہر ماں نے اسے جھٹکا اور اس نے جھٹکی نکال کر کچھ بڑھا دیا۔ کانچ کے ٹکڑے فرش سے اوپر اٹھے اور تیزی سے آپس میں جڑتے ہوئے واپس دروازے میں جا کر لگ گئے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کبھی ٹوٹے ہی نہ ہوں۔

”وہ ایسے جتار ہاتھا جیسے وہی سب کچھ جانتا ہے اور ہم کچھ نہیں جانتے۔“ روں غراتا ہوا بولا۔ ”ہونہہ..... بڑا آیا ڈیڈی ہمیشہ ہی محکمے کے اوپر لوگوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں..... میرے ڈیڈی کو کبھی بھی ترقی مل سکتی ہے..... لیکن وہ جس عہدے پر کام کر رہے ہیں، اسی پر کام کرنا پسند کرتے ہیں.....“

”ہاں روں!..... ہم یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں..... تم ملغوائے کی بکواس کو اپنے دل پر مت لو۔“ ہر ماں نے اسے نرم لبجے میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

”اس کی بکواس..... اور دل پر لوں گا۔ ہونہہ!“ روں نے بچے ہوئے کڑاہی کیک کے ٹکڑے کو اٹھا کر اس کا فالودہ بناتے ہوئے کہا۔ روں کا مزاج سفر کے خاتمے تک نہیں سدھر پایا۔ سکول کے یونفارم پہنچتے وقت بھی وہ کچھ زیادہ نہیں بولا۔ جب ہو گورٹس ایکسپریس کی رفتار ڈھیمی ہوئی اور وہ بالآخر ہو گورٹس سٹیشن پر گھپ اندر ہیرے میں جا رکی، تب بھی وہ غصے سے تملکاتا ہوا ہی دکھائی دیا۔ جیسے ہی ریل گاڑی کے دروازے کھلے۔ آسمان پر بادلوں کے گرجنے کی آواز سنائی دی۔ ہر ماں نے کروک شانکس کو اپنے چونے کے نیچے ڈھک لیا اور روں نے ریل گاڑی سے اترتے وقت پک ڈیکون کے پنجھے پر اپنی تقریبیاتی پوشک کو پڑھے رہنے دیا۔ وہ موسلا دار برستی ہوئی بارش میں نیچے اترے اور اپنے سروں کو جھکائے اور آنکھوں کو نیم سکوڑے چلنے لگے۔ اب بارش کی شدت میں اتنا اضافہ ہو گیا تھا جیسے کوئی ان کے سروں پر لگا تار بر فیلا پانی کی بالٹیاں بھر بھر کر ڈال رہا ہو۔

”ہیلو ہیگرڈ!“ ہیری نے چیخ کر کہا جب اسے پلیٹ فارم کے دوسرے کنارے پر ایک دیو ہیکل ہیولہ دکھائی دیا۔

”خوش آمدید..... ٹھیک ہو..... نا، ہیری!“ ہیگرڈ ہاتھ ہلاتے ہوئے چلا دیا۔ ”اگر ہم جھیل میں نہ ڈوبے تو تم سے دعوت میں ملیں گے۔“ روایت کے مطابق صرف پہلے سال کے طباۓ ہی ہیگرڈ کے ساتھ کشیوں میں بیٹھ کر جھیل کے راستے سے ہو گورٹس کی عمارت تک جاتے تھے۔

”اوہ!“ ہر ماں بولی۔ ”میں تو اس موسم میں جھیل کا سفر کسی بھی صورت میں نہیں کر سکتی۔“ ہجوم کے ساتھ اندر ہیرے پلیٹ فارم پر دھیرے دھیرے چلتے ہوئے وہ لوگ سردی سے کانپ رہے تھے۔ سو بغیر گھوڑوں کی بگھیاں سٹیشن کے باہر کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھیں۔ ہیری، روں، ہر ماں اور نیول ایک بگھی میں گھس گئے۔ دروازہ جھٹکے سے بند ہو گیا اور کچھ پل بعد بگھی کا لمبا قافلہ بچپڑا اڑاتا ہوئے ہو گورٹس کی بلند و بالا عمارت کی طرف جانے والے پھریلے اور اونچے نیچے راستے پر ڈھیمی رفتار میں روں دوال ہو گیا۔

بارہواں باب

## جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ

بیرونی دروازے کے دونوں طرف نصب بارہ دیوبھیکل مجسموں کے درمیان سے نکل کر بھیاں تیزی سے برستی ہوئی بارش میں سکول کے صدر دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔ ہوا کے طوفانی جھکڑوں کی وجہ سے بھیاں بری طرح لہر رہی تھیں۔ بارش کی خونخوار بوچھاڑ کے موٹے پردوں کے پیچھے بلند و بالا عمارت کی روشن کھڑکیوں کی چمک دھنڈلی پڑ رہی تھی۔ جب ان کی بکھری ہو گولیں کے بلوط کی لکڑی سے بنے ہوئے دیوبھیکل دروازے کے سامنے جا کر رکی تو آسمان میں تیز گرگڑاہٹ کے ساتھ بجلی چمکنے لگی۔ دروازے تک پہنچنے کیلئے انہیں پتھر کی سیڑھیاں عبور کرنا تھیں۔ اگلی بھیوں میں بیٹھے لوگ اتر پکھے تھے اور سیڑھیوں پر جلدی جلدی چڑھ رہے تھے۔ ہیری، رون، ہر ماٹی اور نیول اپنی بکھری سے نیچے کو دے اور انہوں نے سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ انہوں نے آنکھیں اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا جب وہ بیرونی ہال کے سامنے بحفاظت پہنچ گئے تھے۔ جہاں سنگ مرمر کی سیڑھیاں نظر آ رہی تھیں۔ رون نے اپنا سر جھکا جس سے چاروں طرف پانی کی چھینٹے اڑنے لگے۔ پھر وہ بولا۔ ”اوہ! اگر اسی طرح بارش ہوتی رہی تو جھیل میں سیلا بآجائے گا۔ میں تو بری طرح سے بھیگ گیا ہوں..... اوہ!“

اچانک پانی سے بھرا ایک بڑا سرخ غبارہ چھت سے نیچے آیا اور رون کے سر سے ٹکرایا کہ پھٹ گیا۔ رون پانی کی بوچھاڑ میں نہا گیا۔ وہ حیرانگی سے اچھل پڑا جس سے وہ پہلو میں چلتے ہوئے ہیری سے ٹکرایا۔ اسی لمحے چھت سے ایک اور غبارہ نیچے آیا اور ہر ماٹی کو لگتے لگتے بچا۔ وہ غبارہ ہیری کے پیروں کے پاس جا پھٹا۔ جس سے اس کے جوتوں سے اوپر موزوں تک بر فیلے پانی کے چھینٹے گھس گئے۔ پانی کی بوچھاڑ ہوتے دیکھ کر بچے خوف سے چینتے لگے اور اس سے بچنے کی کوشش کرنے لگے، وہ ایک دوسرے کو دھکے دے رہے تھے۔ ہیری نے سر اٹھا کر دیکھا ان کے میں فٹ اوپر پیوس نامی بھوت ہوا میں اوپر تیر رہا تھا۔ اس نے گھٹیوں سے ڈھکا ہوا ہیٹ اور نارنجی رنگ کی بوٹائی پہنچ کر کی تھی۔ اس کے چوڑے چہرے پر شیطانی صاف جھلک رہی تھی۔ وہ اب دوبارہ نشانہ سیدھا کرتا ہوا دکھائی دیا۔

”پیوس.....!“ ایک غصے سے بھری ہوئی تیز آواز گوئی۔ ”پیوس فوراً نیچے اترو۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

147

یہ آواز پروفیسر میک گوناگل کی تھی جو ہو گورس کی ڈپٹی ہیڈ مسٹرس اور گری فنڈ رفریق کی منتظم تھیں۔ بچوں کی خوف و ڈر سے بھری چیزیں سن کروہ استقبالیہ ہال سے بھاگتی ہوئی باہر آگئی تھیں۔ فرش گیلا ہونے کے باعث وہ سنبھل نہ سکیں اور پھسل گئیں۔ گرنے سے بچنے کیلئے انہوں قریب کھڑی ہر ماہنی کی گردان پکڑ لی۔ ”اوہ..... سوری مس گرینجر.....“

”کوئی بات نہیں پروفیسر!“ ہر ماہنی اپنی گردان سہلاتے ہوئے بولی۔

”پیوس..... اتر کر فوراً نیچے آ جاؤ۔“ پروفیسر میک گوناگل چیختے ہوئے بولیں۔ انہوں نے اپنی نوکیلی ٹوپی کو درست کیا اور اپنے چوکور چشمے سے گھوکرا سے دیکھا۔

”میں کچھ بھی تو نہیں کر رہا ہوں پروفیسر!“ پیوس نے کلکاری بھرتے ہوئے پانی کا ایک غبارہ پانچویں سال طالبات کی طرف اچھال دیا۔ جو چیختی ہوئی بڑے ہال میں چلی گئیں۔ ”وہ تو پہلے ہی گیلی ہیں ہے نا۔ بچوں کو تو اس میں مزہ آ رہا ہو گا..... ہاہاہا!“ اتنا کہتے ہی اس نے دوسرے سال کے بچوں پر اپنانشانہ سیدھا کیا جو ابھی ابھی بارش سے بچنے بچاتے اندر داخل ہوئے تھے۔

”میں ہیڈ ماسٹر کو ابھی بلا کر لاتی ہوں۔“ پروفیسر میک گوناگل نے چیخ کر کہا۔ ”میں تمہیں خبردار کر رہی ہوں، پیوس!“ پیوس نے اپنی لمبی زبان نکال کر انہیں چڑھانے لگا اور پھر اس نے پکڑے ہوئے تمام غبارے ہوا میں اچھال دیئے اور حکمل حلا تا اور قہقہے لگا تا ہوا اڑ کر سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھ گیا۔

”چلو چلو آگے چلو!“ پروفیسر میک گوناگل نے پریشان طباء کی بھیڑ سے کہا۔ ”بڑے ہال میں چلو..... جلدی کرو!“ ہیری، رون اور ہر ماہنی نیچے نیچے میں چلتے ہوئے استقبالیہ ہال کے دروازے پر پہنچ گئے۔ وہ دائیں طرف سے ہوتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ رون اپنے گیلے بالوں کو اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے غصے سے بڑ بڑا رہا تھا۔

استقبالیہ ہال ہمیشہ کی طرح بے حد شاندار اور خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اسے نئی پڑھائی کے پہلے نصابی مرحلے کی شروعات سے قبل استقبالی دعوت کیلئے سجا یا گیا تھا۔ میزوں کے اوپر سینکڑوں موم تباہ ہوا میں تیرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں، جن کی روشنی میں سنہری پلیٹیں اور پیالے چمک رہے تھے۔ چاروں فریقوں کی لمبی میزوں پر طباء لگا تار با تیں کر رہے تھے۔ ہال کے سامنے والے حصے اونچے چبوترے پر اساتذہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ کر طباء کو دیکھ رہے تھے۔

ہیری، رون اور ہر ماہنی سلے درن، ہفل بپ اور ریون کلا فریقوں کے میزوں کے قریب سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے اور ہال کے دوسرے سرے پر موجود گری فنڈ رفریق کے میز کے پار پہنچ کر اپنی نشتوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے قریب ہی لگ بھگ سرکٹا بھوت نک بھی بیٹھا ہوا تھا جو گری فنڈ رفریق کا بھوت تھا۔ موئی کی طرح سفید اور شفاف دکھائی دینے والے نک آج بھی ہمیشہ کی طرح جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے اپنی گردان پر ایک کافی بڑا گلو بند بھی باندھ رکھا تھا۔ اس گلو بند کو پہننے کے دو مقصد تھے۔ ایک تو یہ جشن میں پہننے کیلئے موزوں تھے اور دوسرا اس کی وجہ سے اس کا سراس کی کٹی ہوئی گردان پر زیادہ ڈول نہیں رہا تھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

148

”شب بخیر.....“ سرکٹ نک ان سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کون کہتا ہے کہ آج کی رات خیریت والی ہے۔“ ہیری نے اپنے جوتے اتار کر ان میں پانی کو باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ”امید ہے کہ انتخاب کے دورانیہ جلدی ہی پورا ہو جائے گا۔ میں تو بھوک سے مر نے والا ہوا ہوں۔“

ہو گورڈس میں پڑھنے آنے والے نئے طلباء کو سکول کے چار فریقوں میں منتخب کیا جاتا تھا۔ یہ مرحلہ سکول کے ہر نئے نصابی مرحلے کے آغاز سے قبل پورا ہوتا تھا۔ حیرت انگیز طور پر ہیری اپنے انتخاب کے بعد ایک بار بھی اس مرحلے میں شامل نہیں ہو پایا تھا۔ وہ آج اسے دیکھنے کیلئے بے تاب ہو رہا تھا۔ اسی وقت اسے گری فنڈر کی میز پر ایک بہت اشتیاق بھری اور ہانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ”ہیلو ہیری.....“

یہ تیسرا سال کا طالبعلم کوں کریوی تھا جو ہیری کو اپنا ہیر و اور تصوراتی دیوتا مانتا تھا۔

”اوہ ہیلو کولن..... کیسے ہو؟“ ہیری نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

”ہیری! تمہیں پتہ ہے کہ میرا بھائی بھی اس بار پڑھنے کیلئے آیا ہے۔ میرا بھائی ڈینس.....“

”ار..... اچھا.....“ ہیری نے کہا۔

”وہ سچ مجھ حیرت زدہ ہے۔“ کولن نے اپنی نشست پر اچھلتے ہوئے کہا۔ ”میں بس یہی دعا کرتا ہوں کہ وہ گری فنڈر میں ہی آجائے۔ تم بھی اس کیلئے دعا کرو، ہیری!“

”اوہ..... ہاں! ٹھیک ہے.....“ ہیری نے کہا پھر وہ ہر ماں، روں اور لگ بھگ سرکٹ نک کی طرف مڑا اور اس نے کہا۔ ”بہن بھائی عام طور پر ایک ہی فریق میں رہتے ہیں ہے نا؟ وہ ویز لی گھرانے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو تمام کے تمام گری فنڈر میں منتخب ہوئے تھے۔“

”اوہ نہیں..... ایسا ضروری تو نہیں ہے۔“ ہر ماں نے کہا۔ ”گری فنڈر کی پاروتوی پاٹیل کی ایک جڑ واں بہن ریون کلا میں ہے جبکہ دونوں ایک جیسی دکھائی دیتی ہیں۔ تمہارے حساب سے تو نہیں ایک ہی فریق میں ہونا چاہئے تھا..... ہے نا!“

ہیری نے سٹاف کی میر کی طرف دیکھا۔ وہاں پر ہمیشہ کی طرح زیادہ کر سیاں خالی دکھائی دے رہی تھیں۔ ظاہر ہے کہ ہمگرد ڈاپ بھی فرست ائر کے طلباء کو جھیل پار کرتے ہوئے لا رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل پانی سے گیلے فرش کو سکھانے کے کام کی نگرانی کر رہی تھیں۔ لیکن وہاں ایک اور خالی کرسی تھی۔ ہیری صحیح طرح سے سوچ نہیں پار رہا تھا کہ وہاں ان کا کون سا استاد موجود نہیں ہے۔

ہر ماں بھی اساتذہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ بولی۔ ”تاریک جادو سے حفاظت کی کلاس کے نئے استاد دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔“

اب تک تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا کوئی بھی استاد ایک سال سے زیادہ نہیں نکال پایا تھا۔ ان میں ہیری کے سب

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

149

سے پسندیدہ استاد پروفیسر میکس لوپن تھے جنہوں نے گذشتہ سال استعفی دے دیا تھا۔ اس نے ٹاف کی میز کی طرف غور سے دیکھا۔  
جیرت انگیز طور پر ہاں ایک بھی نیا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔  
”شاید انہیں کوئی نیا استاد ملا ہی نہیں ہوگا۔“ ہر ماہنی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری نے پوری توجہ سے ایک بار پھر میز کی طرف دیکھا۔ جادوئی پرواز کے استاد پروفیسر فلکٹ وک بہت ساری گدیوں کے اوپر جم کر بیٹھے تھے۔ ان کے پاس ہی جڑی بوٹیوں کی کلاس کی استانی پروفیسر سپراوٹ بیٹھی ہوئی تھیں، ان کا ہبیٹ ان کے اڑتے ہوئے بھورے بالوں پر ترچھا کھا ہوا تھا۔ وہ علم فلکیات کی پروفیسر سین سڑا سے باقیں کر رہی تھیں۔ پروفیسر سین سڑا کی دوسری طرف زرد چہرے، خمارناک پیچھے بالوں والے جادوئی مرکبات کے استاد پروفیسر سنیپ بیٹھے تھے جنہیں ہیری ہو گورٹس میں سب سے زیادہ ناپسند کرتا تھا۔ ہیری پروفیسر سنیپ سے جتنا چڑھتا تھا، پروفیسر سنیپ بھی اس سے اتنی ہی زیادہ نفرت کرتے تھے۔ یہ نفرت پچھلے سال اور بھی زیادہ بڑھ گئی تھی جب ہیری نے سنیپ کی بڑی ناک کے نیچے سے بھگانے میں سیر لیں کی مدد کی تھی۔ سنیپ اور سیر لیں میں سکول کے زمانے سے دشمنی چلی آ رہی تھی۔

سنیپ کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی خالی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ یہ یقیناً پروفیسر میک گوناگل کی ہی ہوگی۔ اس کرسی کے پہلو والی کرسی پرمیز کے بالکل وسط میں ہو گورٹس کے ہیڈ ماسٹر پروفیسر ڈیمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی لمبی سفید ڈاڑھی اور بال مووم بیٹیوں کی روشنی میں چمک رہے تھے۔ ان کے گہرے سبز چونخ پر چاند اور ستارے کڑھے ہوئے تھے۔ ڈیمبل ڈور کی لمبی، تپلی انگلیاں آپس میں کس کر بندھی ہوئی تھیں اور ان پر انہوں نے اپنی ٹھوڑی ٹکار کھی تھی۔ وہ اپنے آدھے چاند کے نشان والی عینک کے اوپر سے چھپت کو گھور رہے تھے، جیسے وہ گہری سوچ میں گم ہوں۔ ہیری نے بھی چھپت کی طرف دیکھا۔ اس پر ایسا جادو کیا گیا تھا کہ وہ باہر کے آسمان کی طرح دکھائی دیتی تھی۔ ہیری نے اس سے پہلے بھی بھی چھپت کو اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا۔ وہاں سیاہ اور بنیگنی بادل گھوم رہے تھے اور جب باہر بادل گر جنے کی آواز سنائی دیتی تو چھپت پر بچل کر کرنے کی چمک دکھائی دیتی تھی۔

”اوہ جلدی کرو.....“ ہیری کے پہلو میں بیٹھا ہوارون تڑپ کر بولا۔ ”اتنی بھوک لگ رہی ہے کہ اس وقت تو مجھے اگر قشنگر دکھائی دے تو میں اسے بھی کھا جاؤں.....“

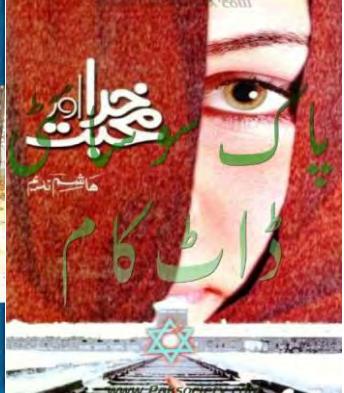
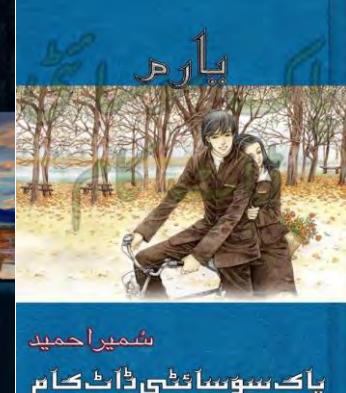
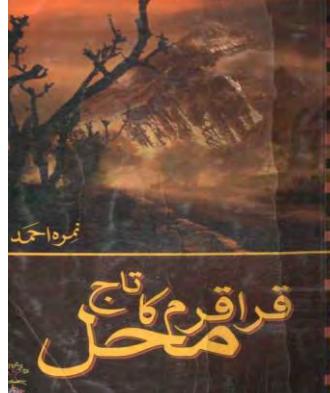
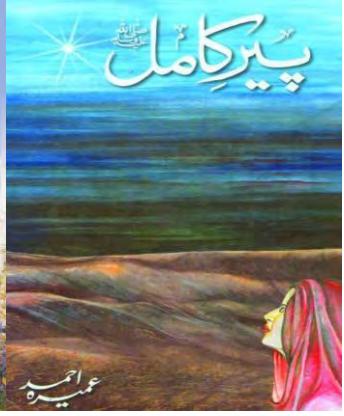
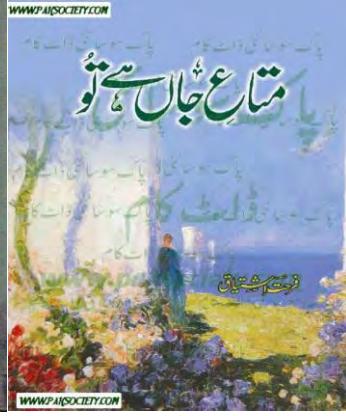
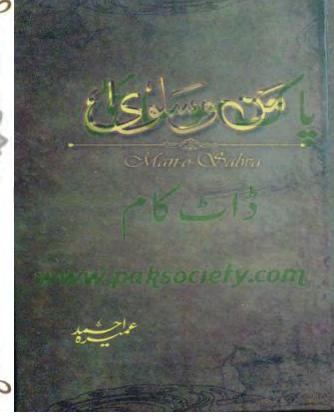
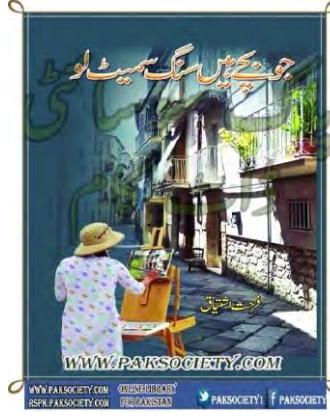
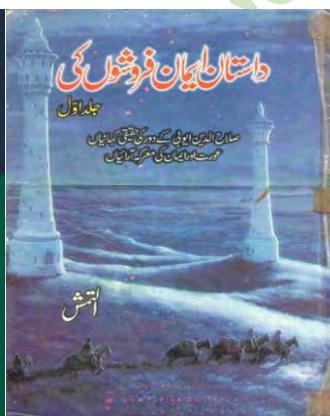
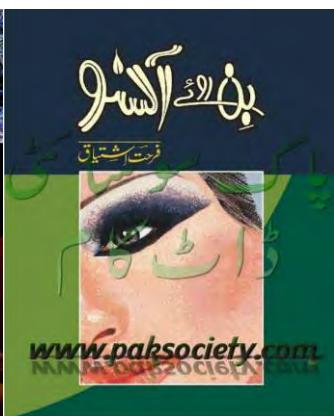
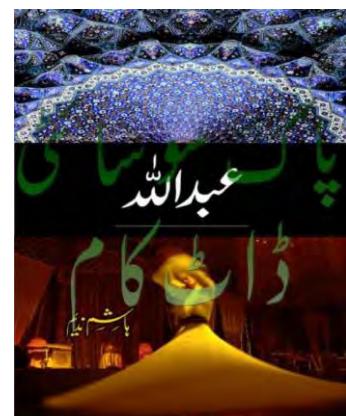
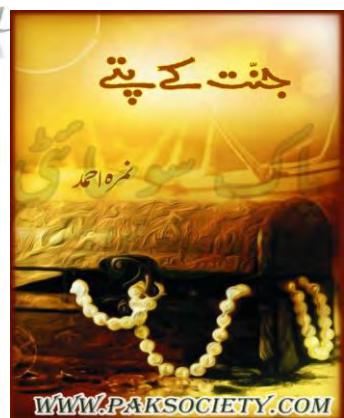
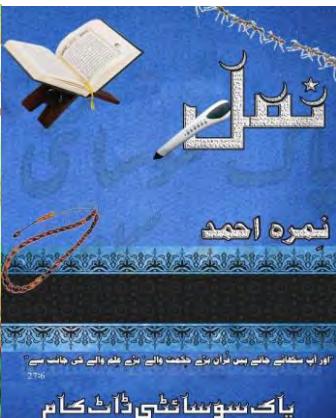
جیسے ہی اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے، ٹھیک اسی وقت بڑے ہاں کا دروازہ کھلا اور ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ پروفیسر میک گوناگل پہلے سال کے نئے بچوں کے ساتھ اندر داخل ہوئیں۔ چھوٹے بچے ایک قطار میں اندر آ رہے تھے۔ اگر ہیری، رون اور ہر ماہنی گیلے تھے تو نئے سال کے بچوں کا حال اور بھی برداشت۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کشتوں میں بیٹھ کر نہیں بلکہ جھیل کو تیر کر آئے ہوں۔ جب پہلے سال کے بچے اساتذہ کے میز کے سامنے پہنچ گئے اور ایک سیدھی قطار میں کھڑے ہو گئے تو سبھی سر دی اور گھبراہٹ سے کاپنے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان میں صرف ایک لڑکا ایسا تھا جو بالکل کانپ نہیں رہا تھا۔ وہ ان میں سب سے چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ ان کے

بالوں کی رنگت چوہے کے رنگ جیسی تھی۔ اس کے نہ کانپنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ ہمگرد کے چھپھوندر کی کھال والے اور کوٹ میں لپٹا ہوا تھا۔ کوٹ اس کے لحاظ سے بہت بڑا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ سیاہ شامیانے میں لپٹا کھڑا ہو۔ اس کا چھوٹا سا چہرہ کا لر کے جھانکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بڑا پر جوش دکھائی دے رہا تھا جب وہ ساتھ قطار میں کھڑے خوفزدہ ساتھیوں کو دیکھ رہا۔ اس نے ہال میں نظر دوڑائی اور اس کی نگاہیں کلون کریوی پر آ کر ٹھہر گئیں۔ نخے بچے نے اپنا انگوٹھا اور پڑھا کر چیخ کر جو شیلے انداز میں بتایا۔ ”میں جھیل میں گر گیا تھا۔“ یہ بتاتے ہوئے وہ بڑا خوش دکھائی دیا۔

اب پروفیسر میک گوناگل نے پہلے سال کے بچوں کے سامنے تین ٹانگوں والا سٹول رکھ دیا پھر انہوں نے اس سٹول پر ایک بہت ہی پرانی، گندی اور پیوند لگنگی ٹوپی رکھ دی۔ پہلے سال کے بچوں نے ٹوپی کو گھوکر دیکھا۔ باقی سبھی لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ ایک پل کیلئے ہال میں خاموشی چھائی رہی۔ پھر ٹوپی کے جوڑ کا ایک سوراخ کسی منہ کی طرح کھل گیا اور ٹوپی بولنے لگی۔

”یہ ایک ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ جب میں نہیں تھی، تب یہاں چار بڑے مشہور جادوگر ہتے تھے جن کے نام آج تک مشہور ہیں۔ دلیر گری فنڈر جو دیران جنگل سے آیا تھا۔ بے عیب ریون کلا پہاڑی دروں سے آئی تھی۔ خوش اخلاق ہفل پف بڑی گھاٹیوں سے آئی تھی۔ عیار و طرار سلے درن گھری دلدل سے آیا تھا۔ ان سبھی کی ایک ہی خواہش تھی، ایک ہی خواب تھا۔ انہوں نے ایک بے کھلک منصوبہ بندی کی کہ وہ جادوگری کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کریں گے۔ اس طرح ہو گوٹس سکول شروع ہوا۔ چاروں عظیم جادوگروں نے اس کے بعد اپنے اپنے فریق بنائے کیونکہ وہ سب اپنے اپنے طلباء میں کچھ الگ الگ قسم کی خوبیوں کو پسند کرتے تھے۔ گری فنڈر کا خواب تھا کہ اس کے طلباء سب سے بہادر و شجاع ہوں کیونکہ وہ ہی زندگی میں سب سے اچھے ثابت ہوتے ہیں۔ ریون کلا کے الفاظ میں چالاک اور ذہین طلباء زندگی میں زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔ ہفل پف کا خیال تھا کہ سب سے محنتی طلباء ہی پڑھائی کیلئے سب سے زیادہ مستحق ہوتے ہیں اور طاقت کے حریص سلے درن کو سب کچھ پانے کی خواہش رکھنے والے طلباء پسند تھے۔ وہ اپنی زندگی میں اسی معیار کے مطابق جادوگروں کے بچوں میں سے اپنے اپنے فریقوں کیلئے طلباء منتخب کرتے رہے۔ ایک دن انہوں نے سوچا کہ ان کے مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ پھر اس کے پسندیدہ معیار کے مطابق کون بچوں کا انتخاب کرے گا؟ اس مسئلے کے حل کیلئے گری فنڈر نے ایک طریقہ سوچا۔ انہوں نے اپنے سرپرپ سے مجھے اتارا اور پھر چاروں جادوگروں نے مجھ میں اپنا تھوڑا تھوڑا دماغ بھر دیا تاکہ ان کی جگہ میں اس کام کو انجام دیا کروں۔ تب سے میں یہی کرتا آرہا ہوں۔ اب تم مجھے اپنے سرپرکھلو۔ میرا فیصلہ آج تک غلط ثابت نہیں ہوا ہے۔ میں تمہارے دماغ کے اندر پل بھر میں جھانک لوں گا۔ تمہاری صلاحیتوں کو پرکھ لوں گا اور بتا دوں گا کہ تمہیں کس فریق میں ہونا چاہئے؟“

## پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آن ٹائم بیسٹ سیلرز:-



## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

151

بولتی ٹوپی نے جو نہیں اپنی تقریب ختم کی تو پورے ہال میں طلباء نے خوب تالیاں بجا کیں۔ ہیری نے بھی باقی سب طلباء کے ساتھ تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔ ”جب اس نے ہمیں منتخب کیا تھا تب تو یہ سب نہیں کہا تھا.....؟“

”یہ ہر سال نئی نئی تقریبیں کرتی ہے۔“ رون نے بتایا۔ ”اس ٹوپی کی زندگی بھی کتنی بے زار ہو گی مجھے تو لگتا ہے کہ یہ پورا سال شلف میں پڑے پڑے اپنی الگی تقریبی کی تیاری کرتی رہتی ہو گی۔“

پروفیسر میک گوناگل نے ایک چرمی کاغذ کا ایک بڑا روکھوں کے سامنے کر لیا۔ انہوں نے پہلے سال کے طلباء کی طرف اور بولیں۔ ”میں جس کا نام لوں گی وہ یہاں آجائے گا اور بولتی ٹوپی سر پر رکھ کر اس سٹوول پر بیٹھ جائے گا۔ جب ٹوپی بتادے گی کہ تمہیں کس فریق میں جانا ہے تو تم اسے اتنا کریں گے اور بتائے گئے فریق کی میز پر جا بیٹھو گے۔ سمجھ گئے!“

”ایکر لے سٹورٹ!“

ایک لڑکا آگے آیا۔ وہ سر سے پیروں تک کانپ رہا تھا۔ اس نے بولتی ٹوپی اٹھا کر پہنی اور سٹوول پر بیٹھ گیا۔

”ریون کلا.....؟“ بولتی ٹوپی نے دھاڑ کر کہا۔

سٹورٹ ایکر لے نے ٹوپی اتاری اور ریون کلا کی میز کی طرف نیزی سے بڑھ گیا۔ جہاں بیٹھے تمام طلباء نے تالیاں بجا کر اس کا استقبال کیا۔ اسی وقت ہیری کو ریون کلا کی کیوڈچ متنالاشی چوچینگ کے چہرے کی جھلک دکھائی دی جو سٹورٹ ایکر لے کیلئے تالیاں بجا رہی تھی۔ جانے کیوں ایک پل کیلئے ہیری کے دل میں یہ خواہش ابھری کہ وہ ریون کلا کی میز پر پہنچ جائے۔

”بیڈڈک مالکوم!“

”سلے درن!“

ہال کی دوسری طرف والی میز پر خوشی بھرا شور ہونے لگا۔ ہیری نے دیکھا کہ سلے درن کی میز پر مالکوم کے بیٹھتے وقت ڈریکو ملغوا نے بھی تالیاں بجا رہا تھا۔ ہیری نے دل میں سوچا۔ ”کیا مالکوم بیڈڈک جانتا ہے کہ سلے درن فریق سے جتنے شیطانی جادوگر اور جادوگرنیاں نکلے ہیں اتنے کسی دوسرے فریق سے نہیں نکلے۔“ فریڈ اور جارج نے مالکوم بیڈڈک کے بیٹھتے ہوئے لمبھوں میں کوئی سرگوشی کی اور اس کا مذاق اڑایا۔

”برانسٹون ایلی نزا!“

”ہفل پف!“

”کاؤلڈ اوین!“

”ہفل پف!“

”کریوی ڈینیس.....!“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

152

چھوٹا سا لڑکا ڈینس کریوی آگے بڑھا۔ وہ ہیگرڈ کے چھچھوندر والے اور کوت کی وجہ سے گرتے گرتے بچا۔ اسی وقت ہیگرڈ اساتذہ کی میز کے عقبی دروازے سے ہال میں داخل ہوا تھا۔ ہیگرڈ عام صحمند انسان سے دو گنا لمبے قد اور تین گنا چوڑی جسامت کا ماں تھا۔ اس کے لمبے کچھڑی والے سیاہ بال اور بے ترتیب ڈاڑھی دیکھ کر دہشت ہونے لگتی تھی۔ لیکن سچ کہا جائے تو اس میں دہشت والی کوئی بات نہیں تھی۔ ہیری، رون اور ہر ماں اچھی طرح جانتے تھے کہ ہیگرڈ بے ضرر انسان ہے۔ ہیگرڈ نے اساتذہ کی میز پر ایک کونے والی کرسی اپنے لئے منتخب کی۔ اس نے ان تینوں کی طرف آنکھ دبا کر خوشی کا اظہار کیا۔ وہ اب ڈینس کو بولتی ٹوپی پہننے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

”گری فنڈر.....“ بولتی ٹوپی نے چلا کر کہا۔

گری فنڈر کے طلباۓ کے ساتھ ہیگرڈ بھی تالیاں بجانے لگا۔ ڈینس کریوی نے اپنی بتیسی دکھاتے ہوئے ٹوپی اتاری، سٹول سے اتر اور ٹوپی واپس رکھی۔ وہ بھاگتا ہوا گری فنڈر کی میز کی طرف آیا۔

”کولن! میں جھیل میں گر گیا تھا۔“ اس نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے تیکھی آواز میں کہا۔ ”بڑا مزہ آیا تھا۔ پانی میں سے کسی بڑے جانور نے مجھے کپڑا اور واپس کشٹی میں اچھا دیا۔“

”بہت خوب!“ کولن نے بھی پر جوش لبھے میں کہا۔ ”شاید وہ دیو ہیکل انجو ط ہو گا۔“

”واہ!“ ڈینس یوں بولا جیسے اس سے اچھی کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی کہ کوئی طوفانی موسم میں گہری جھیل میں گرجائے اور اسے ایک بڑا انجو ط دبوچ لے اور پھر اوپر کی طرف اچھا دے۔

”ڈینس..... ڈینس! وہاں بیٹھے لڑکے کو دیکھو؟ جس کے بال کا لے ہیں اور جو عنینک پہنے ہوئے ہے؟..... دیکھا؟..... ڈینس!

جانستہ ہو وہ کون ہے؟“

ہیری دوسری طرف دیکھنے لگا۔ وہ عجیب سی نظروں سے بولتی ٹوپی کو گھورنے لگا۔ جیسے شکایت کر رہا ہو کہ پہلے کیا ایک کم تھا کہ ایک اور بھیچ دیا؟ بولتی ٹوپی اس وقت ایما ڈوبس کا فیصلہ کر رہی تھی۔ طلباء کی چھانٹی کا عمل چلتا رہا۔ ڈرے ہوئے بچے ایک ایک کر کے تین ٹانگوں والے سٹول پر بیٹھتے رہے۔ ان کی قطار دھیرے دھیرے سکڑ کر چھوٹی ہوتی چلی گئی۔ اب پروفیسر میک گوناگل لام کے حرف تک پہنچ گئی تھیں۔

”اوہ جلدی کرو!“ رون نے اپنا پیٹ مسلتے ہوئے تکلیف دہ لبھے میں کہا۔

”رون! انتخاب کا مرحلہ پیٹ پوچا کرنے سے کہیں زیادہ دلچسپ ہوتا ہے۔“ لگ بھگ سر کٹے نکلنے کہا۔ جب میدلے لورا پفل پپ کیلئے منتخب ہوئی تھی۔

”مرے ہوئے آدمی کو تو ایسا ہی لگتا ہے۔“ رون نے تڑک کر جواب دیا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

153

”کاش گری فنڈر کے نئے طلباء قابل اور اعلیٰ معیار کے ثابت ہوں!“ سرکٹے نک نے میکڈونالڈز نیلی کو گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ”ہماری جیت کا سلسلہ نہیں ٹوٹنا چاہئے۔“ گری فنڈر گذشتہ تین سال سے لگاتار ہاؤس چمپین شپ جیت رہا تھا۔

”پرچڑ گراہم!“

”سلے دران!“

”قیورک اُرلا!“

”ریون کلا!“

اور پھر آخر میں وہی کو ون (ہفل پف) کے ساتھ ہی چھانٹی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ پروفیسر میک گوناگل بلوتی ٹوپی اور سٹول اٹھا کر باہر لے گئیں۔

”اوہ! وقت ہو گیا۔“ رون نے جلدی سے چھری کا نٹے اٹھاتے ہوئے سنبھری پلیٹ کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھا۔

پروفیسر ڈمبل ڈور اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ طلباء کو دیکھ کر دھیما سامسکرائے اور انہوں نے اپنے دونوں بازو پھیلا کر ان کا استقبال کرتے ہوئے بھاری آواز میں کہا۔ ”میں اس موقع پر صرف تین الفاظ کہنا چاہوں گا..... شروع ہو جاؤ!“

”واہ واہ.....“ ہیری اور رون ایک ساتھ خوش ہوتے ہوئے زور سے بولے۔ پھر اگلے ہی پل ان کے سامنے خالی ڈنگوں میں رنگارنگ پکوان نمودار ہو گئے جن سے گرم گرم بھاپ اٹھ رہی تھی اور ان کی تیز خوشبو سے پورا ہاں مہکنے لگا۔ جب ہیری، رون اور ہر ماں نے اپنی اپنی پلیٹوں میں کھانے کی چیزیں بھریں تو لگ بھگ سرکٹا بھوت نک ان کی طرف حرست بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

”واہ! یہ بڑا مزیدار ہے.....“ رون اپنے کھلے ہوئے منہ میں مصالعے دار ابلا ہوا آلوٹھونتے ہوئے کہا۔ یہ الگ بات تھی کہ منہ میں گنجائش سے زیادہ بھرنے سے اس کی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

”تم لوگ بڑے خوش قسمت ہو۔“ سرکٹے نک نے کہا۔ ”تمہیں آج جشن کی دعوت میں کھانا مل گیا، ورنہ آج باور پی خانے میں کافی ہنگامہ مچا تھا.....“

”کیوں..... کیا ہوا تھا؟“ ہیری نے ڈرم سٹک کا بڑا ٹکڑا کھاتے ہوئے پوچھا۔

”پیوس کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟“ سرکٹے نک نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کا سر خطرناک طریقے سے لٹکنے لگا۔ سرکٹے نک نے اسے سنبھالنے کیلئے اپنے گلو بنڈ کو کھینچ کر تھوڑا اوپر سر کا دیا تھا۔ پھر وہ بولا۔ ”وہی پرانی بحث!..... وہ جشن کی دعوت میں شامل ہونا چاہتا تھا لیکن اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم تو جانتے ہی ہو، وہ بالکل جنگلی اور بد تہذیب ہے۔ وہ ہر میز پر پڑی ہر چیز اٹھا کر پٹخنا چاہتا ہے۔ اگر اسے جشن کی دعوت میں آنے دیا جاتا تو وہ کھانے کی پلیٹیں اٹھا کر پٹخنے لگتا۔ ہم بھتوں نے اس معا ملے کو سمجھا نہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

154

کیلئے ایک اجلاس طلب کیا تھا..... میں موٹے، شخی باز اور شریر پیوس کو موقع دینا چاہتا تھا۔ لیکن میرے لحاظ سے خونی نواب نے سختی دکھائی اور سمجھداری سے کام لیا۔“

خونی نواب سلے درن فریق کا بھوت تھا۔ وہ دبلا پتلا اور خاموش طبع بھوت تھا۔ اس کے کپڑوں پر چاندی جیسے سفید خون کے دھبے پڑے ہوئے تھے۔ پورے ہو گوڑس میں صرف وہی تھا جو شراری پیوس کو قابو میں رکھ سکتا تھا۔

”ہاں میں لگتا تو تھا کہ پیوس کسی بات پر چڑھا ہوا تھا،“ رون نے کہا۔ ”ویسے اس نے باور پی خانے میں کیا کیا تھا.....؟“

”وہی ہمیشہ کی مکاری.....“ سرکٹے نک نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ”وہ ہنگامہ کرنے اور ہڑ بڑی مچانے لگا۔ برتن اٹھا کر چاروں طرف پھینکنے لگا۔ جس سے باور پی خانے میں بخشنی کی ندی بہنے لگی۔ اس کی حرکتوں کو دیکھ کر گھر یلو خرس بری طرح دہشت زده ہو گئے تھے.....“

”دھم..... ہر ماں کے ہاتھوں سے اس کا سنبھال پیالہ چھوٹ کر میز پر کر گیا۔ کدو کارس سفید میز پوٹ پر پھیل گیا۔ جس کی وجہ سے وہ کئی فٹ دور تک سفید کے بجائے نارنجی دکھائی دیئے لگا۔ بہر حال، ہر ماں نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

”لک..... کیا یہاں پر بھی گھر یلو خرس ہوتے ہیں..... ہو گوڑس میں؟“ اس نے خوفزدہ لمحے میں سرکٹے نک سے پوچھا۔

”بالکل..... ہوتے ہیں۔“ لگ بھگ سرکٹے نک نے اس کے خوف پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ یہاں پر جتنے گھر یلو خرس ہیں اتنے تو بربادی کی کسی بھی بڑی عمارت میں نہیں ہوں گے۔ یہاں سو سے بھی زیادہ گھر یلو خرس رہتے ہیں۔“

”لیکن مجھے تو آج تک ایک بھی دکھائی نہیں دیا؟“ ہر ماں نے حیرت سے کہا۔

”وہ رات کی تاریکی میں راہداریوں کی صفائی کرنے آتے ہیں۔“ سرکٹے نک نے بتایا۔ ”وہ رات بھر جلنے والے آتشدانوں کا خیال رکھتے ہیں..... اور اگر وہ تمہیں آج تک نہیں دکھائی نہیں دیئے تو اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ایک اچھے گھر یلو خرس کی نشانی ہے کہ تمہیں اس کے ہونے کا احساس تک نہ ہو پائے.....“  
ہر ماں اسے گھور کر دیکھتی رہ گئی۔

”دنہیں تنخواہ تو ملتی ہوگی؟“ اس نے کہا۔ ”انہیں چھٹیاں بھی ملتی ہوں گی۔ بیماری کی رخصت، پنپش اور دیگر سہولیات.....؟“  
لگ بھگ سرکٹا بھوت نک اتنی زور سے کھلکھلا کر ہنسا کہ اس کا گلو بندگردن سے نیچے سرک گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کا سر بے قابو ہو کر ایک انچ کھال کے ساتھ نیچے کی طرف لٹک گیا اور جھو لئے لگا۔ جو اس کے سر کو گردن کے ساتھ جوڑے ہوئے تھا۔

”بیماری کی رخصت اور پنپش.....؟“ اس نے دوبارہ کندھے سے اپنے سر کو اپڑاٹھا کر گردن پر رکھا اور نیچے سر کتے ہوئے گلو بند کو صحیح کرتے ہوئے کہا۔ ”گھر یلو خرس بیماری کیلئے چھٹیاں اور پنپش نہیں مانگتے ہیں۔“

ہر ماں اپنی بھری ہوئی پلیٹ کی طرف غصے سے دیکھنے لگی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں کپڑے چھری کا نٹ کو نیچے رکھا اور پلیٹ کو

پچھے سر کا دیا۔

”کیا کر رہی ہو ہر ما نی؟“ رون نے بھرے ہوئے منہ سے کہا۔ کھاتے ہوئے بولنے کی وجہ سے اس کے منہ سے زرد گھاس کی پڈنگ کے کچھ ٹکڑے نکل کر ہیری کے کپڑوں پر جا گرے۔ ”اوہ معاف کرنا ہیری!“ اس نے اپنا نوالہ نگتے ہوئے کہا۔ ”ہر ما نی! تمہارے بھوکے رہنے سے تو انہیں بیماری کی چھٹیاں نہیں مل جائیں گی۔“

”علماء کا بیگار.....“ ہر ما نی نے تیزی سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”یہ کھانا علماء کی بیگاری سے بنایا ہے.....“ اس کے بعد اس نے ایک بھی نوالہ کھانے سے انکار کر دیا۔

بارش کی بوچھاڑیں اب بھی اوپنی اندر ہیری کھڑکیوں سے زور زور سے ٹکرائی تھیں۔ اسی وقت بادل ایک بار پھر زور سے گر جے، جس سے کھڑکیاں لرزائیں۔ پھر اندر طوفانی موسم والی چھٹ پر بجلی کڑکی۔ جس کی روشنی میں سنہری پلیٹیں چمکنے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی کھانے کا پہلا دور ختم ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے میز پر خوشبودار میٹھے پکوان نمودار ہو گئے۔

”دیکھو ہر ما نی..... گڑ کے شیرے والا لوگ چڑا (میٹھا پکوڑا)۔“ رون نے اس کی طرف جان بوجھ کر ڈونگا بڑھاتے ہوئے کہا، جس میں سے گرم گرم بھاپ اٹھ رہی تھی۔ ”دیکھو تو سہی، کتنا لذیذ کھانے ہیں..... چاکلیٹ کیک بھی ہے.....“

ہر ما نی اسے پروفیسر میک گوناگل کے انداز میں گھورنے لگی۔ اس پر رون نے کوشش چھوڑ دی۔ جب میٹھے پکوان کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا تو پلیٹوں میں بچا کچھ کھانا بھی غائب ہو گیا۔ اب برتن بالکل کورے دکھائی دینے لگے۔ پلیٹیں چمک رہی تھیں اور ڈونگے ایسے دکھائی دے رہے تھے جیسے بالکل نئے لا کر رکھے گئے ہوں۔ جب ایلیبس ڈمبل ڈور دوبارہ کھڑے ہوئے تو ہال میں خاموشی چھاگئی۔ ہر کوئی سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ اب ہال میں صرف ہوا کی سائیں سائیں اور بارش کی بوچھاڑوں کے ٹکرانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”تو.....“ ڈمبل ڈور نے سب کی طرف مسکرا کر دیکھا اور پھر بولے۔ ”اب ہم سبھی اچھی طرح سے کھاپی کر فارغ ہو چکے ہیں۔ (ہونہہ! ہر ما نی غرائی) تو میں آپ کو کچھ اہم بتائیں بتانا چاہتا ہوں۔ ہمارے چوکیدار مسٹر فلچ نے مجھے آپ سب کو یہ بتانے کیلئے کہا ہے کہ سکول کے اندر ممنوعہ چیزوں کی فہرست اس سال کچھ زیادہ طویل ہو گئی ہے۔ اب اس میں چیخنے والے یو یو، بھٹٹے والی دانت پلاسٹک تھیلیاں، حملہ کرنے والی الٹی کیل پلیٹ بھی شامل ہو چکی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ پوری فہرست میں چار سو سینتیس قسم کی خطرناک چیزیں ہیں اور اگر کسی کی خواہش ہو تو وہ مسٹر فلچ کے دفتر میں جا کر اس پوری فہرست کو ملاحظہ کر سکتا ہے۔“

ڈمبل ڈور کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ اور گہری دکھائی دینے لگی۔

”ہمیشہ کی طرح میں اس بار بھی آپ کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ تاریک جنگل میں کسی بھی طالعمنم کو جانے کی بالکل اجازت نہیں ہے اور تیرے سال سے چلی کلاسوں کے بچوں کو مخصوص دنوں میں تفریح کیلئے ہاگس میڈ قبے میں گھومنے جانا منع ہے۔ اس کے علاوہ

مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ اس سال فریقوں کے مابین کیوڈچ کپ کے مقیم نہیں کھلے جائیں گے۔“  
”کیا.....؟“ ہیری نے چونکر کر کہا۔ اس نے فریڈ اور جارج کی طرف سوالیہ نظر وہ سے دیکھا جو اسی کی کیوڈچ ٹیم کا حصہ تھے۔  
وہ اتنے سخن پا تھے کہ ڈبل ڈور کی طرف احتاجی نظر وہ سے دیکھ رہے تھے۔

” یہ فیصلہ ایک خاص وجہ سے کرنا پڑا ہے۔“ ڈبل ڈور نے آگے کہا۔ ”اکتوبر میں آپ کی پڑھائی کے ساتھ ساتھ ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے جو آپ کی تمام نصابی سہ ماہیوں میں جاری رہے گی اور امتحانات کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔ چونکہ اس میں اساتذہ کا کافی وقت اور توجہ صرف ہوگی..... لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ تمام لوگ اپنی پڑھائی کے ساتھ اس تقریب کے مراحل سے بے حد مزہ اٹھائیں گے۔ مجھے یہ اعلان کرنے میں بڑی خوشی ہوگی کہ اس سال ہو گوڑس میں.....“

ٹھیک اسی لمحے بادولوں کی تیزگر ج سنائی دی جس کی وجہ سے وہ بولتے بولتے رُک گئے۔ استقبالیہ ہال کا دروازہ دھاڑتی ہوئی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ وہاں ایک آدمی کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ جو اپنی لمبی لاٹھی کے سہارے کھڑا ہوا تھا اور سیاہ سفری چونگے میں ملبوس تھا۔ بڑے ہال میں موجود ہر ایک کی آنکھیں اس پر جم کر رہے تھیں۔ وہ چھت پر کڑکتی ہوئی بجلیوں کی روشنی میں بالکل واضح دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنی برساتی ٹوپی نیچ کھسکائی اور اپنے کھجڑی بجھوڑے بالوں کو زور سے ہلاکر پانی کے چھینٹے اڑائے۔ وہ لاٹھی کے سہارے سے چلتا ہوا اساتذہ کی میز کی طرف بڑھنے لگا۔

اس کے ہر دوسرے قدم اٹھانے پر ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دیتی تھی۔ وہ میز کے قریب پہنچ کر دائیں طرف مڑا اور لگکراتے ہوئے ڈبل ڈور کی جانب بڑھا۔ چھت پر بجلی ایک بار پھر چمکی اور ہر ماہی کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکل گئی۔

بجلی کی روشنی میں اس نووارد کا چہرہ پوری طرح سے صاف دکھائی دے گیا تھا۔ ہیری نے آج تک ایسا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس چہرے کو پرانی لکڑی سے تراشا گیا ہوا اور اسے جس کسی نے بھی بنایا ہوگا اسے ٹھیک سے معلوم نہیں ہوگا کہ انسانوں کے چہرے کیسے دکھائی دیتے ہیں؟ اس کے علاوہ اس کے خدوخال بھی اتنے بحدے تھے کہ لگتا تھا کہ جیسے بنانے والا ٹھیک سے چھینی چلانا ہی نہ جانتا ہو۔ پورے چہرے پر جگہ بہ جگہ جلنے اور زخموں کے پرانے نشان پھیلے ہوئے تھے۔ منہ اپنی جگہ سے ہٹا ہوا ٹیڑھے دہانے جیسا تھا۔ ناک کا ایک بڑا حصہ غائب تھا۔ یہی نہیں بلکہ اس آدمی کی ایک آنکھ تو بہت ہی ڈراوئی تھی۔

ان میں سے ایک آنکھ چھوٹی، کالی اور منکے جیسی تھی۔ دوسری آنکھ سکے کی مانند گول اور بڑی تھی۔ اس کی رنگت نیلی تھی۔ نیلی آنکھ بغیر جھکتے ہوئے لگاتار اوپر نیچ اور دائیں بائیں میں گھوم رہی تھی۔ نیلی آنکھ کا اس کی صحیح کالی آنکھ سے کوئی تعلق نہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ کبھی کھمار اس آدمی کے سر کے پچھلے حصے کی طرف بھی چلی جاتی تھی، جس کی وجہ سے لوگوں کو صرف اس کی آنکھ کی سفیدی ہی نظر آتی تھی۔  
اجنبی ڈبل ڈور کے پاس پہنچا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھایا۔ چہرے کی طرح اس کے ہاتھ پر بھی جلنے اور زخموں کے نشان دکھائی دیئے۔ ڈبل ڈور نے اس اجنبی سے ہاتھ ملایا اور دھیرے سے کچھ کہا۔ جسے ہیری نہیں سن پایا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

157

جنبی سے کچھ پوچھ رہے تھے۔ جنبی نے بنا مسکرائے اپنا سر ہلا کیا اور دھمکی آواز میں ان کے سوال کا جواب دینے لگا۔ ڈمبل ڈور نے سر ہلا کر جنبی کو اپنی دائیں طرف کی خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جنبی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے چہرے پر لٹکتے کالے بھورے بالوں کی لٹ ہلائی اور پھر اس نے کتاب کی ایک پلیٹ کو اپنی طرف کھینچا اور اسے اپنی ناک کے پاس لگا کر سونگھنے لگا۔ اس کے بعد اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا چاقو نکالا اور اس سے کتاب کاٹ کر کھانے لگا۔ اس کی صحیح آنکھ کتاب پر ٹکی ہوئی تھی جبکہ نیلی آنکھ ادھر ادھر گوم رہی تھی اور لگا تار ہال میں بیٹھے ہوئے بچوں کے چہروں کا جائزہ لے رہی تھی۔

”اوراب!“ ڈمبل ڈور طباء کی طرف دوبارہ متوجہ ہوئے۔ ”میں آپ کا تعارف تاریک جادو سے تحفظ کے نئے استاد سے کروانا چاہتا ہوں۔“ ڈمبل ڈور نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔ ”پروفیسر موڈی!“

عام طور پر نئے استاد کی آمد پر اس کا استقبال بھر پورتا یوں میں کیا جاتا ہے مگر اس بار ڈمبل ڈور اور ہیگر ڈ کے علاوہ کسی استاد یا طالب علم نے تالی نہیں بجائی۔ ان دونوں کی تالیوں کی آواز استقبالیہ ہال میں بہت ہی کمزور اور عجیب طرح سے گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھی، اس لئے ان دونوں نے بھی اپنے ہاتھ روک لئے۔ باقی تمام لوگ موڈی کے عجیب اور بوسیدہ حیلے کو دیکھ کر اتنے دم بخوبی بیٹھے تھے کہ وہ انہیں گھورنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

”موڈی؟“ ہیری نے رون کی طرف چہرہ گھما کر سرگوشی کی۔ ”میڈ آئی موڈی.....؟ وہی ناجس کی مدد کرنے کیلئے تمہارے ڈیڈی آج صحیح گئے تھے.....؟“

”شاید.....وہی ہوں گے!“ رون نے دھمکی آواز میں کہا۔

”انہیں کیا ہوا؟“ ہر ماہنے نے پوچھا۔ ”ان کے چہرے کو کیا ہوا ہے؟“

”معلوم نہیں!“ رون نے جواب دیا اور موڈی کو عجیب سی نظروں سے گھورنے لگا۔

موڈی نے اپنے پھیکے استقبال پر ذرا بھی دھیان نہیں دیا۔ اور نہ ہی انہوں نے اپنے سامنے رکھے ہوئے کدو کے رس کے جگ کی طرف بھی دیکھنے کا تکلف کیا۔ انہوں نے اپنے سفری چونگے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس میں سے ایک پتلی سی چھاگل نکالی۔ اور پھر اسے منہ سے لگا کر ایک لمبا سا گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔ جب انہوں نے پینے کیلئے اپنا ہاتھ اٹھایا تھا تو ان کا چوغز میں سے کچھ انچ اور اٹھ گیا تھا۔ ہیری نے میز کے نیچے دیکھا کہ ان کا ایک پیر لکڑی کا تھا۔

ڈمبل ڈور نے دوبارہ کھنکا کر اپنا گلا صاف کیا۔

”جبیسا کہ میں کہہ رہا تھا۔“ انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے طباء کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ جو سبھی میڈ آئی موڈی کو حیرت اور خوف بھری نظروں سے گھور رہے تھے۔ ”ہمیں اس نصابی سال میں ایک بہت ہی دلچسپ سلسلے کی میزبانی کا اعزاز مل رہا ہے۔ ایک

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

158

ایجاد لچک سلسلہ..... جو گذشتہ ایک صدی سے زیادہ عرصے تک نہیں حاصل ہو پایا ہے۔ مجھے آپ لوگوں کو یہ بتانے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ اس سال ہو گورٹس میں جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔“

”آپ مذاق کر رہے ہیں.....“ فریڈ وویزی نے بلند آواز میں کہا۔

مودی کی پراسرار آمد کے بعد ہال میں جوتا و پیدا ہو گیا تھا، وہ اچانک ختم ہو گیا تھا۔

”میں کوئی مذاق نہیں کر رہا ہوں مسٹر وویزی! حالانکہ تمہاری بات سے مجھے ایک بہت چنکلا یاد آگیا ہے۔ ایک بار ایک عفریت، ایک ڈائن اور ایک آرٹشی بونا ایک بار میں گئے.....“

اسی لمحے پر فیسر میک گوناگل نے زور سے کھکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

”اوہ..... شاید یہ چکلے سنانے کا وقت نہیں ہے..... بالکل نہیں.....“ پروفیسر ڈیبل ڈور مسکرا کر بولے۔ ”میں کہاں تھا؟..... اوہ ہاں..... سہ فریقی ٹورنامنٹ پر..... آپ میں سے کچھ لوگ اس ٹورنامنٹ کے بارے میں نہیں جانتے ہوں گے۔ اس لئے اس کے بارے میں جاننے والے لوگ مجھے معاف کریں کیونکہ میں اس کے بارے میں موٹی موٹی باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ اس دوران جاننے والے لوگوں کو اپنا دھیان ادھر ادھر بھٹکانے کی پوری چھوٹ ہو گی۔“

”جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ سات سو سال پہلے شروع ہوا تھا۔ یورپ کے تین سب سے بڑے سکولوں یعنی ہو گورٹس، بیاوس بیٹن اور ڈرم سٹر انگ..... کے درمیان۔ یہ سلسلہ دوستانہ اور قابلیت و مہارت کی بنیاد پر شروع ہوا تھا۔ اس ٹورنامنٹ میں ہر سکول کا ایک فرد حصہ لے سکتا تھا جو مختلف جادوی سرگرمیوں میں چمپین کا اعزاز حاصل کرتا تھا۔ تینوں سکولوں کے منتخب چمپین افراد کو تین مختلف جادوی اہداف کو طے کرنا پڑتا تھا۔ تینوں سکول باری باری ہر پانچ سال بعد اس سہ فریقی مقابلے کا اہتمام کرتے تھے۔ الگ الگ ملکوں کے بہادر اور شجاع جادوگروں اور جادوگرنوں کے مابین باہمی خوشنگوار تعلقات بڑھانے کا یہ بہت عمدہ طریقہ تھا۔ لیکن پھر جیت کی ضد اور قوانین کی خلاف ورزی نے اس قدر دخل اندازی کرنا شروع کر دی۔ تینوں امیدوار ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ تشدداور مار پیٹ بڑھ جانے کے باعث ان ٹورنامنٹ کی سیریز کو بند کرنا پڑا۔“

”یہ مقابلے بننے تھے بلکہ موت کے ہتھیار تھے!“ ہر ماں نے دہشت بھری آواز میں کہا۔ لیکن ہال میں بیٹھے ہوئے دوسرے طلباء کے چہروں پر کوئی ایسا تاثر نہیں موجود تھا کہ وہ یہ سب سن کر خوفزدہ ہوں۔ وہ توجو شیلے انداز میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مگن تھے جن کے چہروں گھری دلچسپی چھائی ہوئی تھی۔ ہیری بھی سینکڑوں سال پہلے مرنے والوں امیدواروں میں دلچسپی لینے کے بجائے نئی نئی معلومات سننے میں زیادہ کھویا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کو اس نو شروع کرنے کیلئے کافی کوششیں کی گئیں۔“ ڈیبل ڈور نے کہا۔ ”لیکن یہ تمام کوششیں ناکام رہیں۔ بہر حال، ہمارے ملک کے دو شعبوں، شعبہ بین الاقوامی تعلقات عامہ اور شعبہ جادوی کھیل اور فنون اطیفہ نے ایک بار پھر مل کر

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

159

اس سلسلے کیلئے اپنی کوشش کی۔ ہم نے پچھلی گریوں میں اس بارے میں بھرپور محنت کی تاکہ یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ پھر سے منعقد ہو سکے۔ اور اس میں ایسے جادوئی مرافق کو منتخب کیا گیا جس سے کسی بھی امیدوار کی جان جانے کا خطروہ باقی نہ رہے۔“

”بیا وکس بیٹن اور ڈرم سٹرائگ کے منتظمین اپنے مخصوص منتخب طلباء کے ساتھ اکتوبر میں یہاں آئیں گے۔ تینوں سکولوں کے امیدواروں کا ہیلووئین کے دن انتخاب کیا جائے گا۔ ایک غیر جانبدارانہ نجی یہ فیصلہ کرے گا کہ کون سے طلباء بطور امیدوار مقابلوں میں حصہ لینے اور اپنے سکول کا نام روشن کرنے اور ایک ہزار گیلن (سو نے کے سکے) کا انعام پانے کیلئے سب سے زیادہ موزوں ہیں۔“

”میں تو ضرور حصہ لوں گا۔“ فریڈ ویزلي نے چہک کر کہا۔ اس کا چہرہ جوش و خروش سے شہرت اور دولت کے امکان پر سرخ ہو کر دمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ وہاں پر موجود اکتوبر اطلاع علم نہیں تھا، جو ہو گورٹس کا چمپن بننے کا خواب دیکھ رہا تھا۔ ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ ہر فریق کی میز پر بہت سے طلباء ڈیبل ڈور کو منہ پھاڑ رہے ہوئے دیکھ رہے تھے یا اپنے گرد بیٹھے دوسرے ساتھیوں سے سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔ اسی وقت ڈیبل ڈور دوبارہ بولنے لگے اور پورے ہاں میں ایک بار بھر گہری خاموشی چھا گئی۔

”میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کا کپ آپ سب ہو گورٹس میں لانے کیلئے بہت بے تاب ہوں گے۔“ انہوں نے کہا۔ ”لیکن تینوں سکولوں کے منتظمین اور جادوئی محلے نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ اس سال امیدواروں کے لئے عمر کی حد مقرر کی جانا ضروری ہے۔ صرف سترہ سال یا اس سے زیادہ عمر کے طلباء ہی اس مقابلے میں حصہ لینے کے اہل ہوں گے۔ یہ..... ڈیبل ڈور کو اپنی آواز کچھ بلند کرنا پڑی کیونکہ ان کے اس جملے نے بہت سارے طلباء میں غصے کی اہر دوڑادی تھی اور وہ احتیاج میں شور مچانے لگے تھے۔ ویزلي جڑواں بھائی تو اس فیصلے پر کافی براہم ہو رہے تھے۔ ”ایک ایسا قدم ہے جو ہمارے حساب سے بے حد ضروری تھا کیونکہ ہم چاہے کتنی بھی احتیاط بر تھے، مقابلے کے مرافق انتہائی خطرناک اور مشکل تھے۔ چھٹے اور ساتویں سال کے طلباء سے نچلی کلاسوں کے طلباء کسی بھی صورت میں ان مرافق کو آسانی سے پار نہیں کر پائیں گے۔ میں خود اس بات کو یقین بنانا چاہوں گا کہ سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی طالب علم جادوگری کے اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کے قوانین کو دھوکہ دے کر ہو گورٹس کا چمپن نہ بن سکے۔“ فریڈ اور جارج کے غصے بھرے چہروں کو دیکھ کر ان کی نیلی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی۔ انہوں نے مزید کہا۔ ”اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ کی عمر سترہ سال سے کم ہو تو آپ اپنانام دینے کی کوشش میں وقت اور توانائی بر بادنہ کریں۔“

”بیا وکس بیٹن اور ڈرم سٹرائگ کے وفد اکتوبر میں آئیں گے اور نصابی پڑھائی ختم ہونے تک ہمارے ساتھ ہی رہیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ ہمارے غیر ملکی مہمانوں کا شاندار استقبال کریں گے اور جو بھی امیدوار ہو گورٹس کا چمپن منتخب ہو گا، اس کی بھرپور حمایت اور حوصلہ افزائی کریں گے۔ اب کافی دیر ہو چکی ہے، میں جانتا ہوں کہ کل صحیح سے آپ کی نئی پڑھائی شروع ہونے جا رہی ہے، اس کیلئے آپ پوری طرح چاق و چوبندا اور توتا زہ ہو کر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں گے۔ اس لئے اب آپ آرام کریں۔ سونے کا وقت ہو چکا ہے..... شب بخیر!“

ڈمبل ڈور اپنی کرسی پر بیٹھ کر میڈی آئی مودی کے ساتھ با تین کرنے لگے۔ اب طلباء اٹھ کر کھڑے ہوئے تو کرسیوں اور میزوں کے نکرانے، سر کنے اور چڑھانے کی آوازیں سنائی دیں۔ طلباء گروہوں کی شکل میں قطار بنایا کر استقبالیہ ہال سے باہر جانے لگے۔ ”وہ ایسا نہیں کر سکتے.....“، جارج ویزی نے کہا جو دروازے کی طرف جانے والی قطار میں شامل نہیں ہوا تھا بلکہ وہاں کھڑے کھڑے غصے سے ڈمبل ڈور کو گھوڑے جا رہا تھا۔ ”ہم اپریل میں سترہ برس کے ہو جائیں گے۔ ہمیں یہ موقعہ کیوں نہیں دیا جا سکتا.....؟“

”وہ مجھے شامل ہونے سے نہیں روک سکتے۔“ فریڈ نے اڑیل انداز میں کہا۔ وہ بھی غصے سے اساتذہ کی میز کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ”چمپین کو ایسی بہت سی ہوتیں ملے گی جو دوسرے طلباء کو عام طور پر میسر نہیں ہوتیں۔ اس کے علاوہ انعام میں ایک ہزار گیلین بھی تو ملیں گے.....“

”ہاں!“ رون کے چہرے پر بھی زہری لیٹنی جھلک رہی تھی۔ ”ایک ہزار گیلین.....“

”چلو.....“ ہر ماںی بولی۔ ”اگر ہم نہیں چلے تو یہاں صرف ہم لوگ ہی بھیں گے۔“

ہیری، رون، ہر ماںی، فریڈ اور جارج بالآخر ہال کے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ فریڈ اور جارج دونوں اس بارے میں ہوا میں گھوڑے دوڑا رہے تھے کہ ڈمبل ڈور سترہ سال سے کم عمر طلباء کو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہونے سے کیسے روک پائیں گے؟ ”یہ غیر جانبدارانہ نجح کون ہوں گے جو مقابلے کیلئے امیدواروں کا انتخاب کریں گے؟“ ہیری نے پوچھا۔

”کیا پتہ؟“ فریڈ نے کہا۔ ”لیکن یہ بات طے ہے کہ وہ جو کوئی بھی ہوں گے ہم انہیں آسانی سے دھوکا دے دیں گے۔ جارج مجھے لگتا ہے کہ عمر بڑھانے والے جادوئی مرکب کی دوبوندیں اس کام کیلئے کافی ثابت ہوں گی.....“ ”لیکن ڈمبل ڈور کو تو معلوم ہے کہ تمہاری عمر کم ہے۔“ رون نے پیچ میں کہا۔

”یہ بات تو صحیح ہے، مگر چمپین کون ہوگا، اس بات کا فیصلہ ڈمبل ڈور نہیں کریں گے۔“ فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ جب غیر جانبدارانہ نجح کو امیدواروں کے نام معلوم ہو جائیں گے تو عمر کی پرواہ کئے بغیر ہر سکول کے سب سے اچھے کھلاڑی کو منتخب کر لے گا۔ ڈمبل ڈور تو صرف ہمیں اپنے نام دینے کی چالاکی سے روکنے کی کوشش کریں گے۔“

”لیکن کئی امیدوار ان مقابلوں میں مارے جا چکے ہیں۔“ ہر ماںی نے پریشانی بھرے لہجے میں کہا۔ جب وہ دیوار پر لکھتے پردوں کے پچھے چھپے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے اور سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

”ہاں!“ فریڈ نے ہلکے ہلکے انداز میں کہا۔ ”لیکن یہ تو برسوں پرانی بات ہے۔ ویسے بھی، زندگی میں مشکلات کا مقابلہ کئے بغیر جینے کا کوئی خاص مزہ نہیں ہے۔ اگر ہمیں ڈمبل ڈور کو چکمہ دینے طریقہ مل گیا تو کتناز بر دست رہے گا۔ کیا تم شامل ہونے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

161

”تمہیں کیا لگتا ہے؟“ رون نے ہیری سے پوچھا۔ ”اس میں شامل ہو جائیں؟ لیکن مجھے لگتا ہے کہ زیادہ عمر والے طلباء ہی اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں..... ہمیں ابھی زیادہ جادو بھی تو نہیں آتا ہے۔“

”مجھے تو تم سے کم جادو آتا ہے۔“ فریڈ اور جارج کے پیچھے نیول کی مایوسی بھری آواز سنائی دی۔ ”میری دادی تو یہی چاہیں گی کہ میں اس میں شامل ہونے کی پوری کوشش کروں۔ مجھے توبس ..... اف .....“

نیول اپنی بات پوری نہیں کر پایا کیونکہ اسی وقت اس کا پیر سٹریٹھی میں ڈنس گیا۔ ہو گورٹس میں ایسی کئی چالاک سٹریٹھیاں تھیں۔ زیادہ تر پرانے طلباء عادتاً ان خاص پائیدان کو پھلانگ کر پا کرتے تھے مگر نیول کی یادداشت بہت ہی کمزور تھی۔ ہیری اور رون نے اسے پکڑ کر باہر نکلا۔ سٹریٹھی کے پائیدان کا بالائی حصہ ان کے پریشان چہرے دیکھ کر حملہ صلا کر ہنسنے لگا۔

”اپنا منہ بند رکھو.....“ رون نے غرا کر کہا اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی ٹوپی کے الگ حصے کو نیچے کر دیا۔ وہ گری فنڈر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھے۔ یہ دروازہ ایک فربہ عورت کی بڑی تصویر کے پیچے پوشیدہ تھا۔ فربہ عورت نے گلابی رنگ کا ریشمی لباس پہن رکھا تھا۔

”شاخت.....“ اس نے ان کے قریب آنے پر پوچھا۔

”بکواس.....“

”شاخت بکواس ہے، نیچے بیٹھے ایک مانیٹر نے مجھے یہ بتایا تھا۔“ جارج نے انہیں بتایا۔

تصویر سامنے سے ہٹ گئی اور دیوار میں ایک راستہ دکھائی دینے لگا جس میں سے گزر کر وہ سب اندر پہنچ گئے۔ گولائی کی شکل والے ہال کو گرم رکھنے کیلئے وہاں آگ کا آتشدان جل رہا تھا۔ وہاں بہت سی میزیں اور کرسیاں پڑی تھیں۔ ہر ماں نے جلتی ہوئی آگ کی طرف گھوکر دیکھا اور ہیری نے اسے بڑھاتے ہوئے سنا۔ ”غلاموں کی بیگار.....“ پھر ہر ماں نے ان سے شب بخیر کہ کر رخصت لی اور لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والے دروازے پر نظروں سے اوچھل ہو گئی۔

ہیری، رون اور نیول گھما و دار سٹریٹھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں پہنچ گئے۔ جو گری فنڈر مینار کے بالائی حصے میں واقع تھا۔ وہاں پانچ مسہری دار پینگ لگے ہوئے تھے۔ ان پر گہرے سرخ رنگ پردے لٹک رہے تھے۔ ہر پینگ کے پاس اس کے مالک کا صندوق رکھا ہوا تھا۔ ڈین اور سمیس اپنے پلنگوں پر لیٹ چکے تھے۔ سمیس نے اپنے آئرلینڈ کے گلاب کو پاس والے بورڈ پر پن سے لگا دیا اور ڈین نے وکٹر کیرم کے پوستر کو اپنے پینگ کی میز پر رکھ دیا۔ اس کے پاس ہی ویسٹ ہام فٹ بال ٹیم کا پرانا پوستر بورڈ پر پنوں سے لگا ہوا تھا۔

رون نے غیر متحرک فٹ بال کھلاڑیوں کو دیکھ کر اپنا سر ہلایا اور آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”یہ کتنے عجیب ہیں.....؟“

ہیری، رون اور نیول نے اپنے اپنے کپڑے تبدیل کئے اور پاجامے پہنے اور پینگ پر چڑھ گئے۔ حیرت انگیز طور پر کسی گھر یلو

خرس..... نے ان کی چادری کو اس طرح سے رکھا تھا کہ وہ گرم رہیں۔ پلٹ پر لیٹ کر باہر گرفتے ہوئے طوفان کی آوازیں سننا بہت آرام دہ تھا۔

”میں اس میں حصہ لے سکتا ہوں.....“ رون نے خوابیدہ آواز میں کہا۔ ”اگر فریڈ اور جارج کوئی راستہ نکال لیتے ہیں..... مقابلے میں..... کون جانتا ہے کہ وہ ایسا کر بھی لیں؟ کیا تم اس میں حصہ لو گے؟“

”نہیں.....“ ہیری نے بستر پر کروٹ لیتے ہوئے کہا۔ اس کے من میں بہت سی نئی رنگیں تصویریں ابھر آئیں..... اس نے غیر جاندار جح کو چکمہ دے کر یہ یقین دلا دیا تھا کہ وہ سترہ سال کا ہی ہے..... وہ ہو گورٹس کا چیپن بن گیا تھا..... وہ میدان میں پورے سکول کے سامنے ہاتھ اٹھا کر کھڑا تھا اور سبھی طلباء تالیاں بجا رہے تھے اور چیخ رہے تھے..... اس نے ابھی ابھی سفریقی ٹورنامنٹ جیت لیا تھا..... دھندلی بھیڑ کے درمیان چو چینگ کا چہرہ بہت صاف دکھائی دے رہا تھا اور اس کے چہرے پر تعریفی جذبات جھلک رہے تھے۔

ہیری دھیرے سے مسکرا یا۔ اسے اس بات کی بہت خوشی تھی کہ وہ جو تصور کر رہا تھا۔ رون کو اس کا ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔



تیرہواں باب

## میڈ آئی مودی

طوفانِ اگلی صبح تک تھم گیا تھا حالانکہ بڑے ہال کی چھت ابھی تک بادلوں کی سیاہی سے ڈھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جب ہر ماں، روں اور ہیری نے ناشتے کے وقت اپنے نئے میز پوش پر نظر ڈالی تب بھی چھت پر بادل منڈلاتے رہے۔ فریڈ، جارج اور لی جارڈن کچھ کنشتیں دور بیٹھ کر اپنی عمر بڑھانے کے جادوئی طریقوں کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تاکہ وہ دھوکہ دے کر سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہو سکیں۔

”آج کی کلاسیں اتنی بڑی نہیں ہیں..... تمام باہر ہی ہوں گی۔“ روں نے اپنے ٹائم ٹیبل کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ پیروالے دن کی کلاسون کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ ”ہفل پف کے طلباء کے ساتھ جادوئی جزی بٹیوں کی کلاس، پھر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال..... لعنت ہے ہمیں اس سال بھی سلے درن کے طلباء ساتھ پڑھائی کرنا ہو گی.....“

”دو پھر میں علم جوش و نجوم کی دو کلاسیں ہیں۔“ ہیری نے ٹائم ٹیبل کو دیکھتے ہوئے گھری آہ بھری۔ جادوئی مرکبات کو چھوڑ دیا جائے تو علم جوش اس کا سب سے کم پسندیدہ مضمون تھا۔ پروفیسر ٹراویٹی ہمیشہ ہیری کی موت کی پیش گوئیاں کرتی رہتی تھی، جن سے وہ بہت بڑی طرح چڑھا تھا۔

”تمہیں بھی میری طرح علم جوش کا مضمون چھوڑ دینا چاہئے تھا۔ تب تم جادوئی علم الاعداد جیسا عمدہ مضمون اپنے لئے منتخب کر سکتے تھے۔“ ہر ماں نے اپنے ٹوست پر مکھن لگاتے ہوئے کہا۔

”میں دیکھ رہا ہوں کہ تم دوبارہ سے کھانے لگی ہو؟“ روں نے ہر ماں کو مکھن لگے ٹوست پر ڈھیر سارا مرتبہ لگاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

”میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ گھر بیوی خرس کے معاملے پر کڑھنے کے بجائے یہ زیادہ اچھا طریقہ ہے۔“ ہر ماں نے ناک چڑھا کر کہا۔

”ہاں..... تمہیں سخت بھوک بھی لگ رہی ہو گی..... ہے نا!“ روں دھیمی مسکراہٹ سے بولا۔

اسی وقت اوپر سے پروں کے پھڑکھڑا نے کی آواز سنائی دی۔ کھلی کھڑکیوں سے الٹتے ہوئے اندر آئے۔ وہ صحیح کی ڈاک لے کر آئے تھے۔ ہیری نے بھی سڑاٹھا کرا پردیکھا۔ لیکن بھورے اور میا لے رنگ کے الٹوں میں اسے سفید ہیڈوگ کی کوئی جھلک دکھائی نہیں دی۔ الٹوں کے اوپر چکر کاٹ رہے تھے اور اپنے مطلوبہ افراد کی تلاش کرنے لگے۔ وہ ان کیلئے خط اور پارسل لے کر آئے تھے۔ ایک بڑا الٹاٹ کرنیوال لانگ بامٹم کے پاس آیا اور اس نے اس کی گود میں ایک پارسل پھینک دیا۔ نیول ہمیشہ کوئی نہ کوئی چیز گھر پر بھول آتا تھا۔ ہال کی دوسری جانب ڈریکو ملفوائے کا ایگل الٹو اس کے کندھے پر بیٹھ گیا۔ وہ ہمیشہ کی طرح اس کے گھر سے چاکلیٹ اور کیک لے کر آیا تھا۔ اپنی مایوسی کے احساس کو زائل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری اپنے دلیے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہیڈوگ کے ساتھ کوئی حادثہ رونما ہو گیا ہوا اور سیریس تک اس کا خط پہنچا، ہی نہ ہو۔

وہ اس وقت انہی سوچوں میں گم تھا جب وہ کچھ زدہ راستے پر چلتا ہوا با غصے کی طرف جا رہا تھا۔ وہ بوجھل انداز میں گرین ہاؤس کے تین نمبر والے با غصے میں پہنچا۔ وہاں پر اس کی توجہ پروفیسر سپراؤٹ کے دکھائے گئے پوتوں میں بٹ گئی۔ ہیری نے آج تک ایسے بد صورت پوڈے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ وہ پوڈے کم اور گلگلے گھونگے زیادہ لگتے تھے۔ وہ موٹے، کالے اور بڑے گھونگوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے جو مٹی میں سے سیدھے اوپر آسمان کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ وہ اپنی جگہ پر تھوڑے کسم سا بھی رہے تھے۔ اور ان سب میں جگہ جگہ موٹی، پھولی ہوئی اور بڑی گانٹھیں تھیں۔

”املبوند.....“ پروفیسر سپراؤٹ نے انہیں بتایا۔ ”انہیں دبا کر پھوڑنا پڑتا ہے۔ تمہیں ان کا عرق جمع کرنا ہو گا۔“

”کیا.....؟“ سمیں فنی گن نے چلا کر کہا۔ اس کی آواز میں خوف اور حیرت کی جھلک تھی۔

”عرق..... فنی گن!“ پروفیسر سپراؤٹ نے سختی سے کہا۔ ”اور یہ عرق بہت قیمتی ہوتا ہے اس لئے اسے بر باد ملت کرنا۔ تم اس عرق کو ان بوتوں میں جمع کر دے گے۔ ڈریکن کے چڑیے والے اپنے دستا نے پہن لو۔ املبوند کے خالص عرق سے تمہارے ہاتھ جل سکتے ہیں۔“

املبوند کو ہاتھ لگانا اور پھر اسے دبانا بہت گھناؤنا اور غلیظ کام لگتنا تھا لیکن اس کے گلگلے پن کی وجہ سے اس میں مزہ آنے لگا۔ ہر گانٹھ کے پھوٹنے پر کافی سارا زرد اور گاڑھا عرق باہر نکلتا تھا جس میں پڑوں جیسی بدبو آرہی تھی۔ انہوں نے پروفیسر سپراؤٹ کی ہدایات کے مطابق عرق کو بوتوں میں بھر لیا۔ کلاس کا وقت ختم ہونے تک انہوں نے ڈھیر ساری بوتلیں بھر لی تھیں۔

”انہیں دیکھ کر میڈم پامفری بہت خوش ہو جائیں گی۔“ پروفیسر سپراؤٹ نے کہا جب وہ آخری بوتل کے منہ پر لکڑی کا موٹا کارک لگا رہی تھیں۔ ”املبوند کا یہ عرق جسے املبوز، کہا جاتا ہے، چہرے کے مہاسوں کے علاج کیلئے ایک مؤثر دوا ہے۔ اس سے نوجوان افراد کو اپنے مہاسوں سے نجات پانے کیلئے کوئی خطرناک کام نہیں کرنا پڑے گا۔“

”جبیسا بے چاری ایلوئیس مڈگن نے کیا تھا!“ ہفل پف فریق کی ہائی ایبٹ دھیرے سے بولی۔ ”اس نے مہاسوں کو جادوئی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

165

کلمے سے مٹانے کی کوشش کی تھی۔“

”بیوقوف لڑکی!“ پروفیسر سپراوٹ نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”اس کوشش میں اس نے اپنی ناک کا استینا ناس کر لیا تھا۔ وہ ایک طرف مڑ کر کافی بھدی ہو گئی تھی۔ میڈم پامفری کو اسے درست کرنے میں کافی محنت کرنا پڑی تھی۔“

اسی وقت کچھ زدہ میدان کے پار سکول میں گھنٹی بجی، جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کا یہ پیریڈ ختم ہو چکا ہے۔ گرین ہاؤس سے باہر نکلتے ہوئے کلاس کے طلباء و حضور میں بٹ گئے۔ ہفل پپ کے طلباء پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر اپنی الگی کلاس جادوئی تبدیلی بیت کیلئے جانے لگے اور گری فنڈر کے طلباء مختلف سمت میں جنگل کی طرف بڑھ گئے۔ ان کی یہ کلاس تاریک جنگل کے کنارے پر ہونا تھی۔

ہیگر ڈاپنی جھونپڑی کے باہر کھڑا انہی کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اس کے دیوبھیکل کا لے کتے فنگ کے پڑ پر گرفت جمائے ہوئے تھا۔ اس کے پیروں کے پاس زمین پر لکڑی کے کئی صندوق رکھے ہوئے تھے۔ فنگ کیاں کیاں کر رہا تھا اور ہیگر ڈکی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ واضح تھا کہ وہ صندوقوں کے اندر رکھی چیزوں کو زیادہ قریب سے دیکھنا چاہتا تھا۔ جیسے ہی بچے پاس پہنچے تو انہیں عجیب سی کھڑکھڑانے والی آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے چھوٹے موٹے دھماکے ہو رہے ہوں۔

”صحیخ!“ ہیگر ڈنے ہیری، رون اور ہر ماں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ”ہمیں سلے درن کے طلباء کا انتظار کرنا ہوگا۔ وہ آج کی پڑھائی کو چھوڑنا نہیں چاہیں گے..... دھماکے دار سقرط.....“

”کیا کہا.....؟“ رون حیرت سے منہ چھاڑ کر بولا۔

ہیگر ڈنے صندوقوں کی طرف اشارہ کیا۔

”اوہ.....“ لیونڈر براؤن پیچھے کی طرف اچھلتی ہوئی چھی۔

ہیری کے خیال میں ’اوہ‘ ہی دھماکے دار سقرط کا اچھا تعارف تھا۔ وہ بھدے اور بے ڈول دکھائی دیتے تھے۔ بغیر سر کے وہ کسی سمندری جھینگے کی طرح لگ رہے تھے۔ وہ میلے زرداور گندے تھے۔ ان کے پیر بہت عجیب تھے۔ ہر صندوق میں سو دھماکے دار سقرط پڑے تھے جو لوگ بھگ چھانچ لبے تھے۔ یہ عجیب سے کچوے رینگ رینگ کر ایک دوسرے پر چڑھ رہے تھے۔ وہ صندوقوں کے کناروں پر پہنچ کر اس سے ٹکراتے۔ ان سے سڑی ہوئی مچھلی جیسی ناگوار بدبو پھوٹ رہی تھی۔ کبھی کبھار کسی دھماکے دار سقرط کے سر سے چنگاریاں نکلنے لگتی تھی اور وہ دھیمے دھماکے کے ساتھ اپنی جگہ سے کچھ انچ آگے اچھل جاتا تھا۔

”یہ نہیں منے ابھی ابھی پیدا ہوئے ہیں۔“ ہیگر ڈنے ان کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اس لئے تم لوگ اسے آسانی سے پال سکتے ہو۔ ہم نے سوچا کہ ہم اس کا پرو جیکٹ رکھ دیتے ہیں۔“

”ہم انہیں پالنا ہی کیوں چاہیں گے؟“ ایک ٹھنڈی آوازان کے عقب میں سنائی دی۔ سلے درن کے طلباء وہاں پہنچ چکے تھے اور

یہ بات ڈریکو ملفوائے نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے پوچھی تھی۔ اس کے پیچے کریب اور گنل دانت نکال کر کھی کھی کر رہے تھے۔  
یہ سوال سن کر ہیگرڈ کے چہرے پر حیرانگی پھیل گئی۔

”میرا مطلب ہے کہ وہ کرتے کیا ہیں؟“ ملفوائے نے پوچھا۔ ”انہیں پانے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوگا؟“  
ہیگرڈ نے اپنا منہ کھولا اور اپنے دماغ پر زور ڈالنے لگا۔ وہ اس سوال پر گڑ بڑا یا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ دوبارہ کھنکار کر بولا۔ ”یہ ہم تمہیں اگلے سبق میں پڑھائیں گے ملفوائے! آج تم سب انہیں کھانا کھلاوے گے۔ دیکھو! تم انہیں الگ الگ چیزیں کھلانا۔ ہم انہیں پہلی بار پال رہے ہیں، اس لئے ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ ہمارے پاس انڈے، مکڑیاں، مینڈ کوں کے لا روے اور کچھ گھاس والے سانپ ہیں..... انہیں ہر چیز کھلا کر دیکھنا پڑے گا.....“

”پہلے امیوند کا عرق اور اب یہ بد بودا رکھوے.....“ سمیس بڑا بڑا۔

ہیگرڈ کی گہری چاہت کے باعث ہی ہیری، رون اور ہر ماٹنی نے اپنی مٹھیوں میں مینڈ کوں کے لا روے بھر لئے۔ اور انہیں صندوقوں میں نیچے کر کے دھماکے دار سقرطوں کو لپچانے کی کوشش کرنے لگے۔ ہیری کو لوگ رہا تھا کہ اس پوری کارروائی کا کوئی مقصد نہیں تھا کیونکہ ایسا لگ رہا تھا جیسے دھماکے دار سقرط کا کوئی منہ ہی نہیں ہے۔

”آہ.....“ دس منٹ بعد ڈین تھامس کی چیخ گوئی۔ ”اس نے مجھے زخمی کر دیا ہے۔“

ہیگرڈ پریشانی کے عالم میں اس کی طرف بڑھا۔

”جب میں نے ہاتھ نیچے کیا تو اس کے سر سے دھماکہ ہو گیا۔“ ڈین غصے سے بولا اور اس نے ہیگرڈ کو اپنی جلی ہوئی انگلی دکھائی۔

”اوہ..... ہاں! جب وہ دھماکے کرتے ہیں تو ایسا امکان ہو سکتا ہے۔“ ہیگرڈ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”اوہ.....“ لیونڈر براؤن نے ایک بار پھر گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”اوہ ہیگرڈ! ان پر یہ نوکیلی چیز کیا ہے؟“

”اوہ..... ان میں سے کچھ کے ڈنک ہیں۔“ ہیگرڈ نے لچپسی سے کہا۔ لیونڈر نے فوراً اپنا ہاتھ صندوق سے دور ہٹا لیا۔ ”ہمیں لگتا ہے کہ ڈنک والے دھماکے دار سقرط نظر ہیں..... اور مادہ دھماکے دار سقرط کے پیٹ میں چو سنے والی تھوڑنی ہے..... ہمیں لگتا ہے کہ وہ خون چوتی ہوں گی.....“

”اچھا!..... اب میں سمجھ گیا کہ انہیں کیوں پالا جا رہا ہے؟“ ملفوائے نے طنزیہ لمحے میں کہا۔ ”ایسے جانوروں کو بھلا کون نہیں پالنا چاہے گا جو ایک ساتھ جلا بھی سکیں، کاٹ بھی سکیں، خون بھی چوس سکیں اور ڈنگ بھی ماریں..... متعدد خوبیوں والے جانور.....!“

”وہ بحدے اور بد صورت ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان سے کوئی افادیت نہیں حاصل ہوتی ہوگی۔“ ہر ماٹنی نے اس کو ٹوکتے ہوئے کہا۔ ”ڈریگین کا خون خاص قسم کے جادوئی اثرات رکھتا ہے لیکن کوئی انہیں گھر پر پالنے کی خواہش کبھی نہیں کرے گا.....“  
”..... ہے نا!“

ہیری اور رون ہیگرڈ کی طرف دیکھ کر مسکرائے جوانی کچھ روپی ڈاڑھی کے نیچے دھیرے کھجاتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ ہیگرڈ ڈریگن پالنا چاہتا تھا۔ یہ ہیری، رون اور ہر ماں بہت اچھی طرح سے جانتے تھے۔ وہ ناروے کا نگروں والا ڈریگن تھا جس کا نام اس نے ”narbet“ رکھا تھا۔ دراصل ہیگرڈ کو درندے اور عفریتوں جیسے جانور بے حد مرغوب تھے۔ وہ جتنے زیادہ خونخوار ہوتے تھے، اسے اتنے ہی زیادہ پسند آتے تھے۔

”ان میں ایک بات اچھی ہے کم از کم یہ دھماکے دار سقرط جسامت میں چھوٹے ہیں۔“ رون نے کہا جب وہ ایک گھنٹے بعد دوپہر کا کھانا کھانے کیلئے سکول کی طرف لوٹ رہے تھے۔

”وہ ابھی بچے ہیں۔“ ہر ماں نے چڑ کر کہا۔ ”لیکن جب ہیگرڈ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ تو مجھے امید ہے کہ کچھ ہی وقت میں وہ چھفت تک لمبے ہو جائیں گے۔“

”اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اگر ان سے سمندری سفر کی کمزوریوں کا کوئی علاج ہو سکتا ہو گایا کوئی اور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہوگا..... ہے نا؟“ رون نے مسکرا کر اس کی طرف چالا کی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے وہ بات صرف ملغوئے کامنہ بند کرنے کیلئے کہی تھی۔“ ہر ماں نے کرخت لبھ میں کہا۔ ”صحیح تو یہ ہے کہ میرے حساب سے ملغوئے صحیح کہہ رہا تھا۔ دھماکے دار سقرط کے ساتھ سب سے اچھا کام یہی کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہم پر حملہ کریں، اس سے پہلے ہی انہیں کچل کر مار دیا جائے.....“

وہ گری فنڈر کی میز پر بیٹھ گئے اور یہ میوں چوپس اور ابلے ہوئے آلو کھانے لگے۔ ہر ماں اتنی تیزی سے کھا رہی تھی کہ ہیری اور رون اسے گھور کر دیکھتے رہ گئے۔

”اوہ!..... کیا یہ گھریلو خرس کے حقوق کی لڑائی کیلئے تمہارا نیا قدم ہے کہ تم ان کا بنا یا ہوا کھانا چٹ کرنا چاہتی ہو؟“ ”نہیں!“ ہر ماں نے منہ میں فرائی کی ہوئی دال کا نوالہ بھرے ہونے کے باوجود بڑی آسانی سے کہا۔ ”میں تو بس جلدی سے لا بہری میں جانا چاہتی ہوں۔“

”کیا؟“ رون نے جیرانگی سے کہا۔ ”ہر ماں! آج سکول میں ہمارا پہلا دن ہے۔ ابھی تو ہمیں ہوم ورک بھی نہیں ملا.....“ ہر ماں نے کندھے اچکائے اور اتنی ہی تیزی سے کھانا کھاتی رہی جیسے اس نے کئی دنوں سے کچھ نہ کھایا ہو پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی۔ ”شام کے کھانے پر ملاقات ہوگی۔“ اس کے بعد وہ لمبے ڈگ بھرتی ہوئی ان کی نظرؤں سے اوچھل ہو گئی۔

جب دوپہر کی کلاس کے آغاز کیلئے سکول کی گھنٹی چینی تو ہیری اور رون اپنے لستے سنبھال کر مینار کی طرف چل دیئے۔ گھماڑ دار سیٹرھیوں سے ہوتے ہوئے وہ مینار کے بالائی حصے تک پہنچ گئے۔ کمرے میں پہنچ کر انہیں ایک سفید سیٹرھی دکھائی دی جوان کے کمرہ جماعت تک جا رہی تھی۔ وہ سیٹرھی انہیں چھٹ میں بننے ہوئے ایک گول چور دروازے سے اندر لے گئی۔ وہ پروفیسر ٹراولینی کی کلاس

میں پہنچ چکے تھے۔

جیسے ہی وہ سیڑھی کے پائیڈ ان چڑھ کر کلاس میں داخل ہوئے تو ایک جانی پہچانی بھینی بھینی مہک ان کے نہنوں میں گھسنے لگی۔ ہمیشہ کی طرح تمام پردے گرے ہوئے تھے اور دائری کمرے میں دھیمی سرخ روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ یہ روشنی کئی لاٹھیوں سے پھوٹ رہی تھی، جن پر سکارف اور شال جیسے کپڑے ڈھکے ہوئے تھے۔ ہیری اور رون کمرے میں رکھی ہوئی کرسیوں اور موٹے کشنوں کے قریب سے گزر کر کوئے میں موجود ایک گول میز کے گرد کر سیاں کھنچ کر بیٹھ گئے۔

”گلدڑے.....“ ہیری کو اپنے پیچھے سے پروفیسر ٹراویلنی کی لرزتی ہوئی تھی آواز سنائی دی جسے سن کروہ اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ پروفیسر ٹراویلنی بڑی گول عینک والی بہت دبلي پتلی خاتون تھیں۔ عینک کے موٹے عدسوں کی وجہ سے ان کی آنکھیں ان کے چہرے کے لحاظ سے بہت زیادہ بڑی دکھائی دیتی تھیں۔ وہ ہیری کو ہمیشہ کی طرح بڑی دکھ بھری نظروں سے دیکھنے لگیں۔ دھیمی سرخ روشنی میں ان کے بدن پر بہت سارے منکے، ہار اور چھپماتے ہوئے کڑے دکھائی دے رہے تھے۔

”تم پریشان ہوئے!“ انہوں نے پریشان کن لمحے میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”میری اندر ونی آنکھ تمہارے بہادر چہرے کے پیچھے جا کر تمہارے من کی پریشانی کو بھانپ رہی ہے۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ تمہاری مصیبتیں ابھی ختم نہیں ہوئیں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے سامنے بہت سی دشواریاں ہیں..... بہت ہی کڑا وقت آنے والا ہے..... مجھے یہ بھی دکھائی دے رہا ہے کہ تم جس چیز سے ڈر رہے ہو، وہ سچ مچ ہو کر رہے گی..... اور شاید وہ تمہارے خیال سے بھی کہیں زیادہ جلدی رونما ہوگی.....“

ان کی آواز دھیمی ہوتے ہوئے بڑا ہٹ میں بدل گئی۔ رون نے اپنی آنکھیں چڑھا کر ہیری کی طرف دیکھا جو بس پروفیسر ٹراویلنی کو گھورے جا رہا تھا۔ پروفیسر ٹراویلنی ان کے پاس سے گزر کر آتشدان کے سامنے پڑی ایک کری پرڈھم سے بیٹھ گئیں اور ان کی بڑی بڑی آنکھیں سب بچوں کے چہروں کو ٹھوٹ لے لگیں۔ یونڈر براؤن اور پاروٹی پاٹیل پروفیسر ٹراویلنی کو بے حد پسند کرتی تھیں اور ان کے بہت قریب رکھے ہوئے کشنوں پر جرم کر بیٹھی ہوئی تھیں۔

”بچو!..... اب وقت آگیا ہے کہ ہم علم نجوم کے ستاروں کو کھنگالیں۔“ پروفیسر ٹراویلنی نے کہا۔ ”طلوع سمسمی کی درست گھڑیاں، ستاروں کے حرکات اور ان سے جڑے ہوئے خس و سعد اثرات و شگون صرف ان کی سمجھ آتی ہیں جو فلکیاتی رقص کے رموز سمجھ سکتے ہیں۔ انسان کی تقدیر کو صرف ستاروں کی باہمی حرکات اور نقل و حرکت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ جو آپس میں قران.....“

لیکن ہیری کا دھیان بھٹک گیا تھا۔ پروفیسر ٹراویلنی کے کمرے میں جلتی ہوئی آگ کی عجیب سی خوبیوں سے اسے ہمیشہ نیندا نے لگتی تھی۔ اس وجہ سے اس کا دل پروفیسر ٹراویلنی کی علم نجوم پر پیچیدہ اور دقیق تقریر پر نہیں لگ پا رہا تھا۔ وہ ان باتوں کے بارے میں الجھا ہوا تھا جو کچھ ہی دیر پہلے پروفیسر ٹراویلنی نے اس سے کہی تھیں۔ مجھے یہ بھی دکھائی دے رہا ہے کہ تم جس چیز سے ڈر رہے ہو، وہ سچ مچ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

169

ہو کر رہے گی۔

ہیری نے چڑتے ہوئے سوچا کہ ہر ماہنی کی بات صحیح تھی۔ پروفیسر ڈراو لینی سچ مجھ دھوکے باز تھیں۔ اسے اس وقت کسی بھی چیز کا ڈر نہیں تھا..... جب تک کہ سیریس کے گرفتار ہو جانے کا ڈرنہ ہو۔ لیکن پروفیسر ڈراو لینی اس بارے میں کیسے جان سکتی ہیں؟ وہ بہت پہلے ہی اس نتیجے پر تباہی پکھنا تھا کہ ان کی پیش گوئیاں اندازوں اور قیاسوں سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی ہیں۔

صرف ایک ہی بار انہوں نے سچی پیش گوئی کی تھی۔ پہلے نصابی سال کے آخر میں انہوں نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ والدی مورٹ دوبارہ طاقت وربن جائے گا..... اور جب ہیری نے ڈمبل ڈور کو اس کے بارے میں بتایا تھا تو انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ یہ پیش گوئی سچی تھی.....

”ہیری.....“ رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”کیا.....؟“ ہیری چونکر بولا۔

ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ کلاس کے تمام بچے اسے گھوکر دیکھ رہے تھے۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ گرمی اور اپنے خیالوں کے دھارے میں کھونے کی وجہ سے وہ لگ بھگ سو گیا تھا۔

پروفیسر ڈراو لینی اس کی طرف دیکھ کر بول رہی تھیں۔ ”میرے بچے! میں کہہ رہی تھی کہ تم واضح طور سے سرطان کے گلامی اثر کی ساعت میں پیدا ہوئے ہو گے۔“ ان کی آواز میں اس بات پر تھوڑی سی ناراضگی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی کیونکہ انہیں لگا کہ ہیری ان کے پڑھائے جانے والے سبق کو دھیان سے نہیں سن رہا تھا۔

”معاف کیجیے.....“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”کس کے اثر میں پیدا ہوا؟“

”سرطان.....!“ پروفیسر ڈراو لینی نے دوبارہ کہا۔ ”برج سرطان کے زیر اثر.....“ وہ بات سے کافی ناخوش دکھائی دے رہی تھیں کہ وہ اس خبر سے ابھی تک آگاہ رہی نہ تھا۔ ”میں یہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری پیدائش کے وقت تمہارے طالع میں برج سرطان طاقتو رگھر میں رہا ہوگا..... تمہارے کالے بال..... تمہارا چھوٹا قد..... اتنی کم عمری میں اتنی ساری تکالیف..... بچے! مجھے لگتا ہے کہ تم یقیناً سخت کڑا کے دارسردی کے موسم میں پیدا ہوئے ہو گے۔“

”بالکل نہیں..... میں توجہ لائی میں پیدا ہوا تھا۔“ ہیری نے تیزی سے کہا۔ رون نے جلدی سے اپنی پنسی کو روک کر اسے بمشکل کھانسی میں بدلا۔

آدھے گھنٹے کی تقریر کے بعد پروفیسر ڈراو لینی نے انہیں ایک گول مستدری چارٹ دے دیا۔ وہ تمام اس میں سے اپنی اپنی پیدائش کے وقت ستاروں کی بروج میں چالوں کو تلاش کر کے انہیں اپنے اپنے چرمی کا غذ پر لکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ زاچے بنانا کافی بیزار کن کام تھا۔ اس میں بار بار مستدری چارٹ میں موجود لاکھوں ستاروں کی چالوں میں سے مطلوبہ طالع کھنگا لئے اور انہیں یاد

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

رکھنے کی ضرورت پڑتی تھی۔

کچھ دیر بعد ہیری نے تیوریاں چڑھا کر اپنے چرمی کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”میرے چارٹ کے حساب سے میری پیدائش کے زاپچے میں دونپیچون موجود ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہو سکتے..... ہے نا!“

”اوووہ.....“ رون نے پروفیسر ٹراولینی کی نقل اتارتے ہوئے دھمی آواز میں کہا۔ ”ہیری! جب کسی زاپچے میں برج کے ایک گھر میں دونپیچون اکٹھے دکھائی دیں تو یہ اس بات کی واضح نشانی ہے کہ عینک والا ایک پستہ قدڑ کا پیدا ہونے والا ہے.....“ یہ سن کر قریب بیٹھے ہوئے ڈین تھامس اور سمیس فنی گن زور زور سے کھل کھل کرنے لگے۔ بہر حال اتنی زور سے بھی نہیں کہ لیونڈر براؤن کی حیرانگی بھری جیخ دب جائے۔

”اوہ پروفیسر! دیکھئے تو سہی۔ مجھے لگتا ہے کہ میرے چارٹ میں ایک برج پر تو دوسرے ستارے کا نام ہی لکھا ہے، ہی نہیں، اوہ! یہ کون سا ستارہ ہے پروفیسر؟“

”یہ یورنیس ہے میری بچی!“ پروفیسر ٹراولینی نے اس کے زاپچے کی طرف دھیان سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ذرائع ہے تو اپنا یورنیس دکھاؤ..... لیونڈر!“ رون نے اشتیاق بھرے لبھے میں کہا۔

بدمقتو سے اس کی بات پروفیسر ٹراولینی کے کانوں تک پہنچ گئی تھی، شاید اسی وجہ سے انہیں کلاس کے آخر میں ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا تھا۔

اپنے مخصوص لبھ کو ترک کرتے ہوئے انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کی طرح درشت آواز میں کہا۔ ”پوری توجہ سے اپنے زاپچوں کو تشكیل دینا اور اگلے مہینے میں ستاروں کی نقل و حرکت سے تمہارے زاپچوں پر کیسے اثرات مرتب ہوں گے۔ یہ کام اگلے پیر تک مکمل ہو جانا چاہئے۔ دھیان رہے کہ کوئی بہانہ نہیں چلے گا.....“

”مصیبت، ہی مصیبت.....“ رون چڑتے ہوئے بولا جب وہ سیڑھیاں اتر کر بڑے ہال کی طرف ڈنر کیلئے لوٹ رہے تھے۔

”اس میں تو پورا اتوار کا دن لگ جائے گا..... ہے نا!“

”کیا بہت ہوم ورک ملا ہے؟“ ہر ماہنی نے لپک کر ان کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔ ”پروفیسر وکٹر نے ہمیں کوئی ہوم ورک نہیں دیا۔“

”پروفیسر وکٹر پر تمہیں فخر ہے.....“ رون نے چڑ کر کہا۔

وہ بڑے ہال کے بیرونی دروازے پر پہنچ گئے تھے جو ڈنر کیلئے آنے والے طباۓ و طالبات کی قطاروں سے کھاکھچ بھرا ہوا تھا۔ وہ ابھی قطار کے سرے پر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ انہیں اپنے عقب میں تیز آواز سنائی دی۔

”ویزیلی..... سنوویزیلی!“

ہیری، رون اور ہر ماٹنی نے مڑ کر دیکھا۔ وہاں ملفوائے، کریب اور گول کھڑے تھےں کے چہروں پر خوشی کی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

”کیا بات ہے؟“ رون نے دھیرے سے پوچھا۔

”تمہارے ڈیڈی کے بارے میں اخبار میں خبر پھیپھی ہے ویزی!“ ملفوائے روزنامہ جادوگر کا اخبار اس کے سامنے لہراتے ہوئے بلند آواز میں بولا تاکہ کھچا کچھ بھیڑ جو کہ ہال کے اندر تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، سب لوگ اچھی طرح سے سن لیں۔ ”ذر اسنوتو سہی.....“

### جادوئی ملکے کی فاش غلطیاں

صحافت کی اعلیٰ قابلیت کی حامل اور خبروں کو سات پردوں سے نکالنے والی ریٹائلسٹر کے مطابق، ایسا لگتا ہے کہ جادوئی ملکے کی پریشانیوں کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ حال ہی میں منعقد کئے گئے کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران ملکے نے بھرتی ہوئی آگ میں ہجوم کو سنبھالنے کے لئے پختہ قدم نہیں اٹھائے تھے جس کے لئے ان کی کافی بدنا می ہوئی۔ اس کے علاوہ وہ اپنی ایک لاپتہ جادوگرنی کے بارے میں بھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے پائے ہیں۔ کل ’شعبہ منوعہ مالکو مصنوعات استعمالات‘ کے آرناٹڈ ویزی کی عجیب حرکتوں کی وجہ سے ملکہ ایک بار پھر پریشانی میں پڑ گیا ہے۔

یہاں پر ملفوائے رُک گیا اور سر اٹھا کر رون کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے کہا۔ ”ذر ادیکھو تو سہی! اخبار والوں نے ان کا نام بھی غلط چھاپ دیا ہے، ویزی! جیسے تمہارے ڈیڈی کو کوئی بھی جانتا نہیں ہے..... ہے نا؟“

وہاں موجود تمام طباہ و طالبات سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھ رہے تھے اور بڑے غور سے ملفوائے کی باتیں سن رہے تھے۔ ملفوائے نے جھٹکے سے اخبار سیدھا کیا اور آگے کے پڑھنے لگا۔

آرناٹڈ ویزی، جن پر دو سال پہلے اُڑتی ہوئی کار کے مالک ہونے کا الزام لگا تھا، کل کئی مالکو قانون محافظوں (پولیس) کے ساتھ بھڑ گئے۔ معاملہ بے حد شور شراہ بے مچانے والے کوڑے دانوں کے بارے میں تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ مسٹر ویزی وہاں پر میڈ آئی مودی کی مدد کرنے کیلئے گئے تھے۔ مودی سابقہ ایور ہے، جسے ملکے سے اس سال نکال دیا گیا تھا جب وہ ہاتھ ملانے اور قتل کی کوشش کرنے کے درمیانی فرق کو نہیں پہچان پائے تھے۔ اس نے اس میں تجہب کی کوئی بات نہیں ہے کہ مسٹر مودی کے گھر کے دروازے پر پہنچنے کے بعد مسٹر ویزی نے دیکھا کہ اس نے خواہ مخواہ طوفان مچا رکھا ہے مسٹر ویزی نے پولیس والوں سے اسے بچانے سے پہلے کئی لوگوں کی یادداشت بدلتا پڑی۔ جب نامہ نگارنے ان سے سوال کیا کہ انہوں نے ملکے کو اتنی شرمناک اور گھناؤنی پریشانی میں کیوں دھکیلا تو

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

172

انہوں نے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے صاف انکار کر دیا۔

”اور ایک تصور بھی شائع ہوتی ہے اس میں۔ ویزی!“ ملفوائے نے اخبار کو پڑھا اور کافی اونچا کرتے ہوئے اسے اور سب لوگوں کو دکھانے کی کوشش کی۔ ”اس میں تمہاری ممی اور ڈیڈی تمہارے گھر کے باہر کھڑے ہیں..... اور اس بھٹ کو تم اپنا گھر کہتے ہو..... تمہاری ممی کتنی موٹی اور ناتھی ہیں..... ہے نا؟“

رون کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا اور وہ فرط طیش سے کاپنے لگا۔ تمام طلباء اس کی طرف عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔

”دفع ہو جاؤ..... ملفوائے!“ ہیری نے درشت لبھے میں کہا۔ ”چلوون.....“

”اوہ! تم بھی اتنی سخت گرمی میں ان کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے..... ہے نا پوٹر!“ ملفوائے نے استہزا تیہ اندماز میں مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ ”مجھے سچ سچ بتاؤ کہ کیا اس کی ممی واقعی اتنی موٹی ہیں یا پھر تصوری میں ایسی دکھائی دے رہی ہیں۔“

”تم اپنی ممی کے بارے میں بتاؤ ملفوائے!“ ہیری نے تنک کر کہا۔ اس نے اور ہر ماں تی، دونوں نے رون کے چونے کو پیچھے سے کس کر پکڑ رکھا تھا کہ کہیں وہ غصے میں اس پر چھلانگ نہ لگادے۔ ”ان کے چہرے پر ایسا تاثر کیوں رہتا ہے کہ جیسے ان کی ناک کے نیچے گو بر لگا ہو؟ کیا وہ ہمیشہ ہی ایسی ہی دکھائی دیتی ہیں یا پھر ایسا اس لئے تھا کہ تم ان کے ساتھ تھے؟“

ملفوائے کا زرد چہرہ تھوڑا لگابی ہو گیا۔ ”میری ممی کی بے عزتی کرنے کی جرأت مت کرنا پوٹر.....“

”تو پھر اپنا غلیظ منہ کو بند رکھا کرو.....“ ہیری نے ملفوائے کی طرف اپنی پشت کر کے مرٹے ہوئے کہا۔

”دھاڑ.....“

کئی لوگوں کی چینیں نکل گئیں۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے کوئی سفید گرم چیز اس کے چہرے کو چھوٹی ہوئی نکل گئی ہو۔ اس نے چھڑی نکلنے کیلئے چونے میں ہاتھ ڈالا لیکن وہ چھڑی نکال پاتا۔ اس سے پہلے اسے دھاڑ جیسی ایک تیز اور بھاری آواز سنائی دی۔ بڑے ہال میں ایک بلند آواز گوئی۔

”ایسا بکھی مت کرنا لڑ کے.....“

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ پروفیسر موڈی سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے لنگڑاتے ہوئے اندر آ رہے تھے۔ ان کی چھڑی باہر نکلی ہوئی تھی اور ایک سفید نیول کی طرف تی ہوئی تھی جو پتھریلے فرش پر کانپ رہا تھا۔ یہ نیوالاٹھیک اسی جگہ پر تھا جہاں ملفوائے کھڑا تھا۔ بڑے ہال میں دہشت بھری خاموشی چھا گئی۔ پروفیسر موڈی کے علاوہ وہاں کوئی بھی سانس تک نہیں لے پا رہا تھا۔ وہ ہیری کی طرف دیکھنے کی لئے مرٹے۔ یعنی ان کی صحیح آنکھ اب ہیری کے چہرے پر گڑی ہوئی تھی جبکہ ان کی دوسری آنکھ ان کے پچھلے حصے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

”تمہیں چوت تو نہیں لگی.....؟“ پروفیسر موڈی نے غراتے ہوئے ہیری سے پوچھا۔ ان کی آواز دھیمی اور بھرائی ہوئی تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”نہیں..... بال بال نج گیا۔“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”اسے ہاتھ مت لگانا.....“ پروفیسر موڈی چلا کر بولے۔

”ہاتھ مت لگانا..... مگر کسے؟“ ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

”میں تم سے نہیں..... اُس سے کہہ رہا ہوں۔“ پروفیسر موڈی نے اپنے پیچھے کریب اور گول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جو سفید نیولے کو اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اب وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ پروفیسر موڈی کی نیلی آواز جادوئی تھی جو ان کے پیچھے کی طرف ہونے والی حرکات و سکنات بھی دیکھ سکتی تھی۔

پروفیسر موڈی لگنڈراتے ہوئے کریب، گول اور سفید نیولے کی طرف بڑھے۔ انہیں دیکھ کر سفید نیولے نے دہشت بھری چیخ ماری اور اگلے ہی پل تہہ خانے کی طرف دوڑ لگا دی۔

”نہیں..... اتنی جلدی نہیں.....“ پروفیسر موڈی گرجتے ہوئے بولے اور انہوں نے دوبارہ اپنی چھڑی نیولے کی طرف کر دی۔ نیولا ہوا میں دس فٹ تک اچھلا اور دھمکی آواز کے ساتھ فرش پر جا گرا۔ پھر وہ ایک بار پھر اچھلا.....

”مجھے وہ لوگ بالکل پسند نہیں ہیں جو اپنے مخالف پر پیٹھ سے وار کرتے ہیں۔“ پروفیسر موڈی غصیلے انداز میں گرجے اور نیولا درد سے چینتے ہوئے اور اونچا اچھلتا رہا۔ ”یا انتہائی بزدی کا، گھنا و نا اور گھٹیا کام ہے.....“

”دوبارہ کمھی ایسا مامت کرنا.....“ وہ ایک لفظ چبا کر بول رہے تھے۔ نیولا بار بار پھر کے فرش پر گرتا اور پھر ہوا میں اونچا اچھل جاتا۔

”پروفیسر موڈی.....“ ایک صدمہ سے بھری ہوئی تینکھی آواز ہاں میں گونجی۔

پروفیسر میک گوناگل ہاتھ میں کتاب لئے سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترتی ہوئی دکھائی دیں۔

”ہیلو پروفیسر میک گوناگل.....“ پروفیسر موڈی نے اطمینان کے ساتھ جواب دیا اور نیولا کچھ زیادہ ہی اونچا اچھال دیا۔

”اوہ..... یہ آپ..... کیا کر رہے ہیں؟“ پروفیسر میک گوناگل نے پریشان ہو کر پوچھا۔ ان کی فکر مند نظریں ہوا میں اچھلتے ہوئے نیولے پر جمی ہوئی تھیں۔

”اسے تھوڑا سبق سکھا رہا ہوں.....“ پروفیسر موڈی نے پرسکون لجھے میں کہا۔

”سبق سکھا رہے ہیں..... موڈی! کیا یہ کوئی طالب علم ہے؟“ پروفیسر میک گوناگل چینیں اور ان کے ہاتھ سے کتاب گرگئی۔

”آپ کا اندازہ صحیح ہے.....“ پروفیسر موڈی نے مسکرا کر کہا۔

”نہیں.....“ پروفیسر میک گوناگل زور سے چینیں۔ وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتریں اور انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ایک پل بعد ایک تیز آواز کے ساتھ ڈریکو ملفوائے دوبارہ نظر آنے لگا۔ وہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے سنبھلے بال اس کی گلابی چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

174

”پروفیسر موڈی! ہم سزادی نے کیلئے بچوں پر بھیس بدل چوپائی جادو کا استعمال نہیں کرتے ہیں۔“ پروفیسر میک گوناگل نے کمزور سی آواز میں کہا۔ ” واضح طور پر پروفیسر ڈبل ڈور نے آپ کو یہ بتایا ہی ہو گا.....“

”ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بتایا ہو.....“ پروفیسر موڈی نے لاپرواٹی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنی ٹھوڑی بجائے تھے۔ ”لیکن مجھے لگا کہ صحیح طرح سے سبق سکھانے کا یہی صحیح طریقہ ہو گا.....“

”پروفیسر موڈی! طلباء کی غلطیوں پر ہم سزادیتے ہیں یا پھر ڈھٹائی اختیار کرنے کی وجہ سے اس فریق کا منتظم سے اس کی شکایت کی جاتی ہے۔“

”تب تو میں یہ کام بھی کروں گا۔“ پروفیسر موڈی نے ملفوائے کو بہت ناپسندیدگی سے گھورتے ہوئے کہا۔ فرش کی چوٹوں کی تکلیف اور بھرے ہال میں ہونے والی بے عزتی کی وجہ سے ملفوائے کی آنکھوں میں آنسو بھرائے تھے۔ اس نے موڈی کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور بڑھانے لگا۔ جس میں میرے ڈیڈی ہی سمجھا آپا یا تھا۔

”اوہ ہاں؟“ پروفیسر موڈی نے دھیرے سے کچھ قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ جس سے ہال میں ان کے لکڑی کے پیر کی ٹھک کی آواز گونجنے لگی۔ ”میں تمہارے ڈیڈی کو بہت پہلے سے جانتا ہوں لڑکے..... تم انہیں بتا دینا کہ موڈی ان کے ہونہار بیٹھ پر کڑی نظر رکھ رہا ہے..... تم انہیں میری طرف سے یہ بتا دیا..... اوہ! تمہارے فریق کا منتظم سنیپ ہو گا..... ہے نا؟“

”ہاں!“ ملفوائے نے چڑک رکھا۔

”اوہ! ایک اور پرانا دوست.....“ پروفیسر موڈی نے غرا کر کہا۔ ”میں سنیپ سے بات چیت کرنے کیلئے بے تاب ہوں..... چلو مجھے اس کے پاس لے چلو.....“ انہوں نے ملفوائے کو بازو سے پکڑا اور اسے تھہ خانے کی طرف کھینچتے ہوئے لے گئے۔ پروفیسر میک گوناگل نے فکر مندی سے کچھ پل تک ان کی طرف دیکھا پھر انہوں نے اپنی گری ہوئی کتاب کو دیکھا۔ انہوں نے چھڑی کا رُخ اس کی طرف کیا۔ کتاب اپنی جگہ سے اچھلی اور ہوا میں اڑتی ہوئی ان کے ہاتھوں میں آگئی۔

”میرے ساتھ ابھی کوئی بات مت کرنا.....“ رون نے دھیرے سے ہیری اور ہر ماٹنی کو کہا۔ پھر وہ کچھ پل بعد گری فنڈر کی میز پر بیٹھ گئے۔ ہر طرف طلباء اور طالبات سر جوڑے دچپسی اور خوف بھرے انداز میں نیولے والے حادثے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

”کیوں کیا ہوا.....؟“ ہر ماٹنی نے حیرت سے رون سے پوچھا۔

”میں اس عجیب حادثے کو اپنی یادداشت میں ہمیشہ کیلئے محفوظ کر لینا چاہتا ہوں۔“ رون نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے اور اپنے چہرے پر مسرت انگیز جذبات بکھیرتے ہوئے کہا۔ ”ڈریکو ملفوائے ..... اچھلتا ہوا سفید نیوالا.....“ ہیری اور ہر ماٹنی دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ہر ماٹنی نے ہاتھ بڑھا کر سب کیلئے کھانا نکالا اور شہری پلیٹیں ان کے سامنے کر دیں۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”ویسے ملغواے کو حقیقت میں کوئی گھری چوت لگ سکتی تھی۔“ وہ دھیمی آواز میں بولی۔ ”یہ اچھا ہوا کہ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں بروقت روک دیا.....“

”ہر ماںی!“ رون غصے سے اپنی آنکھیں دوبارہ کھولتے ہوئے بولا۔ ”تم میری زندگی کے سب سے حسین پل کو بر باد کر رہی ہو،“ ہر ماںی نے بے چینی سے آہ بھری اور ایک بار پھر جلدی جلدی کھاناٹھونے لگی۔

”اب یہ مت کہنا کہ تم آج شام کو بھی لا بھریری جا رہی ہو۔“ ہیری نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔  
”جانا ہی پڑے گا..... بہت کام پڑا ہے۔“ ہر ماںی نے جلدی سے کہا۔

”لیکن تم نے تو ہمیں کہا تھا کہ پروفیسر وکٹر نے تمہیں کوئی ہوم ورک نہیں دیا ہے؟“

”وہ پڑھائی کا کام نہیں ہے۔“ اس نے کہا۔ پانچ منٹ میں ہر ماںی نے اپنی پلیٹ صاف کر دی اور پھر دندناتی ہوئی لا بھریری کی طرف چلی گئی۔ جیسے ہی وہ گئی تو فریڈ ویزلی آکر خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دھیمی آواز میں بولا۔ ”مودی تو بہت زبردست جادوگر ہیں۔“

”ایک عام جادوگر سے کہیں زیادہ زوردار.....“ جارج نے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہیری اور رون کو بتایا۔ ”آج دوپھر کو انہوں نے ہماری کلاس میں پڑھایا تھا۔“

”وہ کیا پڑھاتے ہیں.....؟“ ہیری نے اشتیاق بھرے لبجے میں پوچھا۔

فریڈ، جارج اور لی جارڈن نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

”آج تک ایسی کلاس نہیں ہوئی.....؟“ فریڈ نے کہا۔

”وہ حق تاریک جادو جانتے ہیں.....؟“ لی جارڈن نے ہنس کر کہا۔

”کیا جانتے ہیں؟“ رون نے جیرت بھری آواز میں پوچھا۔

”وہ جانتے ہیں کہ یہ کام کیسے کیا جاتا ہے؟“ جارج نے جلدی سے کہا۔

”کون سا کام.....؟“ ہیری بھی کچھ نہیں سمجھ پایا تھا۔

”تاریک شیطانی جادو کا مقابلہ کیسے کیا جاتا ہے؟“ فریڈ نے جوشی لی آواز میں کہا۔

”انہیں اس بارے میں کافی گھر اعلم حاصل ہے۔“ جارج بولا۔

”کمال کے آدمی ہیں۔“ لی جارڈن نے لفغمہ دیا۔

رون نے اپنے لستے میں ہاتھ ڈال کر ٹائم ٹیبل نکالا۔ پھر وہ مایوسی بھری آواز میں بولا۔

”ان کی کلاس تو جمعرات تک نہیں ہوگی.....؟“

چودھوال باب

## ناقابل معافی وار

اگلے دو دن میں کوئی اہم واقعہ رونما نہیں ہوا۔ بر احادیث آپ صرف اسی کو مان سکتے ہیں کہ نیول لانگ بالٹم نے جادوی مرکبات کی کلاس میں اپنی چھٹی کڑا ہی بھی تیز آنچ پر پکھلا دی تھی۔ پروفیسر سنیپ میں گرمیوں کے بعد سے گری فنڈر کے طلباء کیلئے اور بھی زیادہ انتقامی جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ اس لئے انہوں نے نیول کی غلطی کا پورا پورا فائدہ اٹھایا اور اسے سینگوں والے مینڈ کوں کی آنٹیں نکالنے کی سزا سنائی، وہ بھی ایک بڑا بیتل بھرنے کی۔ یہ کام کرنے کے بعد جب نیول واپس لوٹا تھا تو اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ ہر ماں نے نیول کو امدادی جادوی کلمہ سکھانے لگی تاکہ وہ اپنے ناخنوں میں پھنسی ہوئی آلاتشوں کے ٹکڑوں کو باہر نکال سکے۔

”تم جانتے ہو کہ ان دونوں سنیپ کا مزادج اتنا خراب کیوں رہتا ہے؟“ رون نے پوچھا۔

”ہاں..... پروفیسر موڈی کے باعث!“ ہیری نے دلوک جواب دیا۔

سب لوگ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ سنیپ دراصل تاریک جادو سے تحفظ والا مضمون پڑھانے کیلئے شدت کی خواہش رکھتے تھے لیکن انہیں لگا تار چوتھے سال بھی اس کی اجازت نہیں مل پائی تھی۔ سنیپ تاریک جادو سے تحفظ کے مضمون کے تمام اساتذہ کو ناپسند کرتے تھے اور وہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار ان کے سامنے کرنے سے قطعاً نہیں بچکاتے تھے۔ لیکن پروفیسر میڈ آئی موڈی کے سامنے وہ بہت محظا طریقے سے پیش آتے تھے۔ جب بھی ہیری نے دونوں کو ساتھ ساتھ دیکھا..... کھانے کے وقت یا راہداری میں ایک دوسرے کے سامنے گزرتے وقت..... اسے یہی لگا کہ سنیپ پروفیسر موڈی کی آنکھوں سے بچنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کی قدرتی آنکھ سے بھی اور نیلی جادوی آنکھ سے بھی.....

”میرا خیال ہے کہ سنیپ ان سے خوفزدہ رہتے ہیں۔“ ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔

”ذرائع تصور تو کرو..... پروفیسر موڈی، پروفیسر سنیپ کو سینگوں والے مینڈ کیلئے بدلتے ہیں۔“ رون نے اوپر خلاوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اور انہیں ان ہی کے تہہ خانے میں ہوا میں اچھا اور پر نیچے اچھا رہے ہوں.....“ گری فنڈر کے چوتھے سال کے طلباء پروفیسر موڈی کی پہلی کلاس میں جانے کیلئے کچھ زیادہ ہی بے تاب دکھائی دیتے تھے۔ وہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

177

لچ کرنے نور بعد کلاس روم کی طرف بھاگ کر جانے لگے۔ وہ سکول کی گھنٹی بجھنے سے پہلے ہی کمرہ جماعت کے باہر قطار بنائے کھڑے ہو چکے تھے۔ صرف ایک ہی فرد ایسا تھا جو وہاں ابھی تک نہیں پہنچا تھا..... وہ ہر ماہی تھی جو گھنٹی بجھنے کے بعد وہاں پہنچتی تھی۔

”میں.....“ ہر ماہی نے کچھ کہنا چاہا۔

”لابریری میں تھی.....“ ہیری نے اس کا جملہ فوراً پورا کر دیا۔ ”جلدی کرو ورنہ تمیں پیچھے والی نشتوں پر بیٹھنا پڑے گا۔“

کلاس روم کا دروازہ کھلتے ہی وہ اندر گئے اور استاد والی میز کے بالکل سامنے والی نشتوں پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنے بستوں میں سے تاریک قوتیں۔ ذاتی دفاع کی خود رہنمائی نامی کتاب نکال کر اپنے سامنے رکھ لی تھی اور وہ بے صبری سے پروفیسر موڈی کا انتظار کرنے لگے۔ جو خاص بات ہوئی، وہ یہی تھی کہ راہداری میں پروفیسر موڈی کے لکڑی والے پاؤں کی ٹھک ٹھک زور زور سے سنائی دے رہی تھی۔ وہ لنگڑاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔ وہ ہمیشہ کی طرح عجیب اور ڈراؤنے دکھائی دے رہے تھے۔ طلباء کو ان کے چونے کے نیچے سے لکڑی کا پیر جھاٹکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”تم لوگ اپنی کتابیں سمیٹ کر بستوں میں رکھلو.....“ وہ اپنی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے غرائے۔ ”تمہیں ان کی ضرورت نہیں پڑے گی۔“

تمام طلباء نے جلدی سے اپنی کتابیں واپس بستوں میں ڈالنا شروع کر دیں۔ رون ان کی طرف کافی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ پروفیسر موڈی نے رجسٹر باہر نکلا اور اپنے سفید اور بھورے کھجڑی بالوں کو اپنے ماتھے اور جلنے ہوئے چہرے سے پیچھے ہٹایا۔ وہ طلباء کی حاضری لینے لگے۔ ان کی قدرتی آنکھ ناموں کی فہرست پر جمی ہوئی تھی جبکہ جادوئی آنکھ چاروں طرف بغور جائزہ لے رہی تھی۔ وہ اس طالب علم پر نکل جاتی تھی جو اپنے نام پر ہاتھ کھڑا کر کے ”لیں“ پکارتا تھا۔

”ٹھیک ہے.....“ انہوں نے رجسٹر ہٹاتے ہوئے کہا۔ ”مجھے پروفیسر لوپن نے خط لکھ کر تمہاری کلاس کی قابلیت کے بارے میں بتا دیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ تم لوگوں میں تاریک قوتیں سے مقابلہ کرنے کی عدمہ صلاحیت اور اچھا علم پایا جاتا ہے۔ تم لوگ چھلاوے، سرخ ٹوپی، ہنکی پنکی، انبوط اور بھیڑیائی انسان کے بارے میں پڑھ چکے ہو..... ٹھیک ہے نا!“

تمام طلباء نے اثبات میں سرہلا یا۔

”لیکن تم شیطانی کلمات کے واروں کا مقابلہ کرنے میں پیچھے ہو..... بہت پیچھے ہو۔“ پروفیسر موڈی نے کہا۔ ”اس لئے میں تمہیں یہ بتاؤں گا کہ جادوگر ایک دوسرے کا کتنا برا حشر کر سکتے ہیں۔ تاریک جادو سے کیسے نبٹا جا سکتا ہے؟..... تمہیں یہ سکھانے کیلئے میرے پاس صرف ایک سال ہے.....“

”کیوں؟ آپ اس کے بعد یہاں نہیں رکیں گے.....؟“ رون کے منہ سے نکل گیا۔

پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ گھومی اور رون کے چہرے کو گھورنے لگی۔ رون کا چہرہ حق پڑ گیا۔ لیکن ایک ہی پل بعد پروفیسر

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

178

مودی کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ہیری نے انہیں پہلی بار مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا بڑی طرح سے رگیدا اور جلا ہوا چہرہ اور بھی زیادہ مژتڑ سا گیا۔ لیکن سب کو یہ دیکھ کر راحت کا احساس ہوا کہ وہ مسکرانے جیسا دوستانہ کام بھی کر سکتے ہیں۔ رون کا چہرہ پھر سے ہلکا پھلا کا دکھائی دینے لگا۔

”تم آرٹھروزیل کے بیٹے ہو..... ہے نا؟“ پروفیسر مودی نے کہا۔ ”تمہارے باپ نے کچھ دن پہلے مجھے بہت بڑی مصیبت سے بچایا تھا..... ہاں! میں یہاں صرف ایک ہی سال تک رکوں گا۔ ڈیبل ڈور کی پرزو درخواست پر..... ایک سال بعد میں اپنی پرسکون ریٹائرمنٹ کی زندگی میں واپس لوٹ جاؤں گا۔“

وہ روکھے پن سے ہنسے اور پھر انہوں نے اپنے گانڈھدار ہاتھوں سے تالی بجائی۔

”تو..... اب براہ راست پڑھائی شروع کرتے ہیں..... جادوئی وار..... یعنی جادوئی کلمات کے ذریعے کسی پر حملہ کرنا..... جادوئی وار..... کئی طرح کے ہوتے ہیں اور ان کی قوتیں بھی الگ الگ طرح کی ہوتی ہیں۔ دیکھو! جادوئی ممحکے کی ہدایات کے مطابق مجھے تمہیں صرف جادوئی وار سے مقابلہ کرنے کافی سکھانے کی اجازت ہے۔ مجھے یہی سکھانا چاہئے اور بات کو یہیں ختم کر دینا چاہئے، جب تک تم لوگ چھٹے سال میں نہ پہنچ جاؤ..... تب تک مجھے یہ ہرگز نہیں بتانا چاہئے کہ غیر قانونی شیطانی جادوئی وار کیسے کئے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ کیسے نبٹا جاتا ہے؟ ایسا مانا جاتا ہے کہ جب تک تم لوگ اتنے بڑے نہ ہو جاؤ کہ ان سے مقابلہ کر سکو۔ لیکن تمہارے بارے میں پروفیسر ڈیبل ڈور کی رائے بہت اچھی ہے۔ انہیں لگتا ہے کہ تم ان سے آسانی نسبت سکتے ہو اور مجھے بھی لگتا ہے کہ تمہیں ان جادوئی وار کے بارے میں جتنی جلدی معلوم ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے گا۔ تم کسی ایسی چیز سے ذاتی دفاع کیسے کر سکتے ہو؟ جسے تم نے دیکھا ہی نہ ہو۔ جو جادوگر تم پر غیر قانونی جادوئی حملہ کرے گا وہ تمہیں یہ کبھی نہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرنے والا ہے؟ وہ یہ کام شرافت یا ہمدردی سے نہیں کرے گا۔ اس لئے تمہیں تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ تمہیں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے..... مس براون! میرے پڑھاتے وقت آپ اسے دور ہٹا دیں۔“

لیونڈر اچانک اچھل پڑی اور جھینپ سی گئی۔ وہ میز کے نیچے سے پاروٹی کو اپنا زاچھہ دکھاری تھی۔ سب سمجھ گئے کہ پروفیسر مودی کی جادوئی آنکھوں لکڑی کے پار بھی جھانک سکتی تھی جس طرح یہاں کے سر کے پیچھے کی طرف دیکھ سکتی تھی۔

”تو کیا تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہے کہ جادوگروں کے قانون میں کن جادوئی واروں کے استعمال کرنے پر سب سے زیادہ سزا ملتی ہے؟“

کئی ہاتھ ہوا میں جھکتے ہوئے اُٹھے جس میں رون اور ہر ماں کے ہاتھ بھی شامل تھے۔ پروفیسر مودی نے رون کی طرف اشارہ کیا۔ حالانکہ ان کی جادوئی آنکھا بھی تک لیونڈر تک جمی ہوئی تھی۔

”میرے ڈیڈی نے مجھے ایک جادوئی وار کے بارے میں بتایا تھا..... شاید جرکٹ وار!“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

179

”اوہ ہاں!“ پروفیسر مودی نے خوش ہو کر کہا۔ ”تمہارے ڈیڈی اس کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہوں گے۔ ایک ایسا وقت بھی تھا جب جبرکٹ جادوئی وارکی وجہ سے ملکے کو سخت پریشانی اٹھانا پڑی تھی۔“

پروفیسر مودی اپنے لکڑی کے پیر پر زور دے کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنی میز کی دراز کھوٹی۔ اس میں سے کانچ کی ایک چھوٹی ڈبیا باہر نکالی۔ اس کے اندر تین بڑی بڑی مکڑیاں چل رہی تھیں۔ رون یہ دیکھ کر تھوڑا ایچھے ہٹ گیا..... اسے مکڑیوں سے سخت نفرت تھی۔

پروفیسر مودی نے ڈبیا میں ہاتھ ڈال کر ایک مکڑی کو پکڑ کر باہر نکالا اور اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا تاکہ سب لوگ اسے آسانی سے دیکھ سکیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی چھپڑی مکڑی کی طرف کی اور بڑا کر بولے..... ”ایپر وسم!“

مکڑی پروفیسر مودی کی ہتھیلی سے ریشم کے ایک دھاگے پر اچھلی اور آگے پیچھے ایسے ڈلنے لگی جیسے جھولا جھول رہی ہو۔ اس نے اپنے پیر کس کر آپس میں باندھ رکھے تھے پھر وہ پیچھے کی طرف الٹ گئی۔ وہ دھاگے کو توڑ کر میز کے اوپر کو دی اور گول گول گھونٹنے لگی۔ پروفیسر مودی نے اپنی چھپڑی لہرائی۔ مکڑی فوراً اپنے پیچھے دو پیروں پر کھڑی ہو کر ناچنے لگی۔

سبھی لوگ یہ تماشہ دیکھ کر ہنس رہے تھے..... سوائے اس مکڑی کے۔

”تم لوگوں کو یہ دلچسپ لگ رہا ہے ہے نا؟“ وہ غرائے۔ ”اگر کوئی تمہارے ساتھ ایسا سلوک کرے تب بھی تمہیں یہ اتنا ہی مزیدار لگے گا؟“

یکدم سب کے منہ بند ہو گئے اور وہ سنجیدہ ہو کر دیکھنے لگے۔

”مکمل طور پر قبضہ.....“ پروفیسر مودی نے دھیرے سے کھا جب مکڑی ایک بار پھر قلابازیاں کھانے لگی تھی۔ ”میں اسے حکم دوں گا تو یہ کھڑکی سے باہر کو دجائے گی، پانی میں خود کو ڈبو دے گی یا تم میں سے کسی کی گردن پر چپک کر نیچے کپڑوں میں گھس جائے گی.....“ یہ سن کر رون کی کلپکی چھوٹ گئی۔

”برسول پہلے بہت سے جادوگروں اور جادوگرنیوں کو جبرکٹ وار سے شکست دی جاتی تھی۔“ پروفیسر مودی نے آگے کہا۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان دنوں کی بات کر رہے ہیں جب والڈی مورٹ پورے عروج پر تھا۔ ”مکھے کے لوگوں کو یہ پتہ لگانے میں بڑی دقت آتی تھی کہ کون جادوئی وارکی بدولت مجبوری میں کام کر رہا تھا اور کون اپنی خواہش سے کام کر رہا تھا۔“

”جبرکٹ جادوئی وار سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے اور میں تمہیں سکھاؤں گا کہ یہ کام کیسے کیا جاسکتا ہے؟ لیکن اس میں اعلیٰ کردار کی پی قوت کی ضرورت پڑتی ہے جو ہر فرد میں نہیں ہوتا ہے۔ اگر اس سے نج سکو تو پچنا ہی بہتر ہے..... سب ہوشیار!“ وہ چلا کر بولے جس کی وجہ سے ہر کوئی اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ پروفیسر مودی قلابازیاں کھاتی مکڑی کو پکڑا اور دوبارہ ڈبیا میں ڈال دیا۔

”کسی کوکسی اور جادوئی وار کے بارے میں پتہ ہے؟ کوئی اور غیر قانونی جادوئی وار؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

180

ہر ماہنی کا ہاتھ ایک بار پھر ہوا میں اٹھ گیا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ نیول کا ہاتھ بھی اٹھ گیا تھا۔ عام طور پر نیول صرف ایک ہی کلاس میں سوال کے جواب دیتا تھا..... جادوئی جڑی بوٹیوں کی کلاس میں..... جو اس کا سب سے پسندیدہ مضمون تھا۔ نیول اپنی ہمت پر خود بھی حیران دکھائی دے رہا تھا۔

”ہاں تم بتاؤ.....“ پروفیسر موڈی کی انگلی گھومتے ہوئے نیول پر آ کر رُک گئی تھی۔

”ایک جادوئی وار ہے..... سفا کلت وار!“ نیول نے دھیمے لبھے لیکن واضح آواز میں کہا۔

پروفیسر موڈی اب اپنی آنکھوں سے نیول کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔

”تم لاںگ باثم ہو..... ہے نا!“ انہوں نے پوچھا اور ان کی جادوئی آنکھ طباء کی نام والے رجسٹر کو دیکھنے لگی۔ نیول نے گھبرا کر سر ہلایا لیکن پروفیسر موڈی نے اس سے مزید کوئی سوال نہیں پوچھا۔ کلاس کی طرف دیکھتے ہوئے انہوں نے کانچ کی ڈبیا میں سے دوسرا مکڑی باہر نکالی۔ انہوں نے اسے میز پر رکھ دیا۔ جہاں وہ سکون سے بیٹھی رہی۔ وہ شاید ہلنے سے بھی ڈر رہی تھی۔

”سفا ک کٹ جادوئی وار.....“ پروفیسر موڈی نے کہا۔ ”ہم مکڑی کو تھوڑا بڑا کر دیتے ہیں تاکہ یہ تم لوگوں کو صحیح طرح دکھائی دے۔“ انہوں نے اپنی چھڑی مکڑی کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ”بڑی ہو جاؤ.....“ مکڑی پھول گئی اور کئی گناہ بڑی دکھائی دینے لگی۔ اب توروں نے ڈر کے مارے اپنی کرسی تھوڑی پیچھے کھسکا لی تھی اور پروفیسر موڈی کی پیٹھ سے جتنا دور ہو سکتا تھا اتنی دور ٹیک لگا کر پیچھے ہٹ گیا۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی کی نوک مکڑی کی طرف کی اور بڑا بڑا کر کہا۔

”اینگور یسم.....“

مکڑی کے پیروں راؤ اس کے بدن کی طرف مڑ گئے۔ وہ پلٹ گئی اور بری طرح سے تڑپنے لگی اور ادھر ادھر لڑکیاں کھانے لگی۔ اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی لیکن ہیری جانتا تھا کہ اگر وہ بول سکتی تو اس وقت یقیناً اذیت سے چیخ رہی ہوتی۔ پروفیسر موڈی نے اب بھی اپنی چھڑی نہیں ہٹائی۔ مکڑی کے تڑپنے میں کافی شدت پیدا ہو گئی تھی۔ وہ خود کو بچانے کی کوشش میں چھڑی کی نوک سے دور ہٹنے کی ناکامی کو شش کر رہی تھی۔

”اسے روک دیجئے سر!“ کمرے کی گہری خاموشی میں ہر ماہنی کی تیکھی آواز گوئی۔

ہیری نے پلٹ کر ہر ماہنی کی طرف دیکھا۔ ہر ماہنی مکڑی کو نہیں بلکہ نیول کی طرف لگاتار دیکھ رہی تھی۔ ہیری نے بھی گردان گھما کر نیول کی طرف دیکھا۔ نیول سامنے والے ڈیک کوکس کر پکڑے ہوئے تھا۔ اس کے ہاتھ سفید تھے اس کی آنکھیں دہشت کے مارے پھٹپٹی پڑی تھیں۔

پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی پیچھے ہٹا لی۔ مکڑی کے پاؤں پر سکون ہو گئے لیکن وہ اب بھی کانپ رہے تھے۔ ”کر کیوں!“ پروفیسر موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔ مکڑی اپنی اصلی حالت میں آگئی۔ انہوں نے اسے ڈبیا میں ڈال کر جتے ہوئے کہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

181

”ناقابل برداشت درد.....اگر تمہیں سفاک کٹ جادوئی وار سے حملہ کرنا آتا ہو.....تو کسی کوستا نے کیلئے تمہیں چاک بک یا چاقو کی ضرورت نہیں ہوگی.....ایک زمانے میں یہ جادوئی وار بھی مقبول اور قابل استعمال تھا۔“

”ٹھیک ہے.....کسی کوتیرے جادوئی وار کے بارے میں معلوم ہے؟“ انہوں نے پوچھا۔

ہیری نے چاروں طرف دیکھا سبھی یہ سوچ رہے تھے کہ آخری مکڑی کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے؟ ہر ماں کا تیسری بار دھیرے سے ہاتھ ہلا اور اوپر اٹھ گیا۔

” بتاؤ.....“ پروفیسر موڈی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

” جھٹ کٹ وار.....“ ہر ماں دھیمے سے کہا۔

کئی لوگوں نے اس کی طرف گھبرا کر دیکھا جن میں روں بھی شامل تھا۔

” اوہ!“ پروفیسر موڈی نے چونک کر کہا ایک ہلکی سی مسکان ان کے چہرے پر رینگ گئی۔ ”ہاں! آخری اور سب سے بھیانک جھٹ کٹ وار..... چٹ پٹ موت..... ہلاک کرنے والا جادوئی وار!“

انہوں نے اپنا ہاتھ کا نج کی ڈبیا میں دوبارہ ڈالا۔ ایسا لگا جیسے تیسری مکڑی کو سمجھ میں آگیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ وہ ان کی انگلیوں سے بچنے کیلئے کا نج کی دیوار سے ٹکرا کر ادھر ادھر بھاگنے لگی۔ لیکن پروفیسر موڈی نے اسے پکڑ کر میز پر پٹخت دیا۔ مکڑی کلکڑی کی سطح پر دہشت میں تیزی سے بھاگنے لگی۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھپڑی سیدھی کی اور اسی وقت ہیری کو عجیب جھر جھری کا احساس ہوا۔

”ایودا کو دیسم.....!“ وہ سفا کا نہ لبھجے میں گر جے۔

سبرروشنی کی آنکھیں چند صیادینے والی چمک پیدا ہوئی۔ ایسا لگا جیسے کوئی دیوبھیکل چیز ہوا میں اُڑ رہی تھی..... فوراً مکڑی پلٹ کر الٹ گئی۔ اس پر کوئی نشان نہیں تھا لیکن وہ ساکت ہو چکی تھی۔ کئی لڑکیوں کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ جب مکڑی بھاگ کر روں کی طرف بڑھ رہی تھی تو وہ پیچھے ہٹنے کی کوشش میں اپنی نشست سے گرتے گرتے بچا تھا۔

پروفیسر موڈی نے مری ہوئی مکڑی کو میز سے نیچے فرش پر پھینک دیا۔ وہ ہیری کی طرف مرے اور بولے۔ ” یہ اچھا نہیں ہے۔ بالکل بھی اچھا نہیں ہے..... اور اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ اس سے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ آج تک اس سے صرف ایک ہی انسان بچا ہے اور وہ اس وقت میرے ٹھیک سامنے بیٹھا ہوا ہے.....“

ہیری کا چہرہ سرخ ہو گیا جب پروفیسر موڈی کی دونوں آنکھیں اس پر مراکوز ہو گئیں۔ اس نے محسوس کیا کہ باقی سب لوگ بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔ ہیری سیاہ تنخے کو خالی نظروں سے گھورنے لگا حالانکہ اس کا دماغ اس طرف بالکل نہیں تھا..... تو اس کے ماں باپ کی موت اس طرح ہوئی تھی..... ٹھیک اسی مکڑی کی طرح۔ کیا ان کے بدن پر بھی کوئی نشان نہیں بنا ہوگا؟ کیا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

182

انہوں نے صرف سبز روشنی کی چمک، ہی دیکھی ہوگی؟ تیزی سے آتی ہوئی موت کی آواز سنی ہوگی اور پھر ان کے بدن سے جان نکل گئی ہوگی؟ ہیری تین سال سے اپنے ماں باپ کی موت کو مختلف زاویوں سے اپنے ذہن کے دریچوں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسی وقت سے جب اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ کار حادثے میں نہیں بلکہ ایک خوفناک جادوگر کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے۔ ہیری کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اس رات کو کیا ہوا تھا؟ کیسے وارم ٹیل نے اس کے ماں باپ کے ٹھکانے کا راز والدی مورٹ کو بتا دیا تھا، جوان کے گھر پر آیا تھا۔ کیسے ہیری کے ڈیڈی جیس پوٹر نے والدی مورٹ کو روکنے کی کوشش کی تھی؟ کیسے انہوں نے چیخ کر اپنی بیوی لیلی سے کہا تھا کہ وہ ہیری کو لے کر بھاگ جائے؟ کیسے والدی مورٹ نے ہیری کے ڈیڈی کو پہلے ہلاک کیا اور پھر اس کی ماں لیلی پوٹر کی طرف بڑھا۔ اس نے لیلی کو ایک طرف ہٹنے کیلئے کہا تاکہ وہ ہیری کو بھی مار سکے..... لیکن لیلی نہیں ہٹی۔ کیسے لیلی نے والدی مورٹ سے کہا کہ وہ ہیری کے بجائے اس کی جان لے لے..... یہ سن کر والدی مورٹ نے لیلی کو بھی مار ڈالا..... اور پھر اس کے بعد اس نے اپنی چھڑی ہیری کی طرف تاں لی..... ہیری یہ ساری باتیں اس لئے جانتا تھا کہ گذشتہ سال روح کھڑروں سے الجھتے وقت اس نے اپنے می ڈیڈی کی آوازیں سنی تھیں۔ روح کھڑروں میں یہ بھی انک طاقت ہوتی ہے کہ ان کے سامنے آتے ہی ان کے شکار کو اپنی زندگی کی سب سے برے لمحات اور حادثات یاد آ جاتے ہیں اور وہ ما یوسی کی گھری دلدوں میں ڈوب کر رہ جاتا ہے.....

پروفیسر موڈی ایک بار پھر بولنے لگے تھے۔ ہیری کو ان کی آواز تھیں دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ بہت کوشش کے بعد وہ خود کو سنبھالنے اور ہوشیار کرنے میں کامیاب ہوا اور پروفیسر موڈی کی باتیں سننے لگا۔

”جھٹ کٹ ایک ایسا جادوئی وار ہے جسے کرنے کیلئے بہت زیادہ طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تم لوگ چاہو تو ابھی اپنی چھڑیاں میری طرف تاں کر یہ الفاظ کہہ دو۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس سے میری ناک سے خون بھی نکلے گا۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں یہاں پر تمہیں یہ سکھانے نہیں آیا ہوں کہ یہ جادوئی وار کیسے کام کرتا ہے؟“

”اگر اس کا کوئی توڑ موجود نہیں ہے تو پھر میں تمہیں یہ دکھا کیوں رہا ہوں؟ کیونکہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ برے سے برا کیا ہو سکتا ہے؟ تمہیں یہ نہیں چاہو گے کہ تم ایسی قوت میں رہو جہاں تمہارا اس جادوئی وار سے مقابلہ ہو۔ سب ہوشیار!“ وہ گر جے اور ایک بار پھر پوری کلاس چونک کراچھل پڑی۔

”اب یہ تین جادوئی وار..... جبر کٹ، سفا ک کٹ اور جھٹ کٹ..... غیر قانونی وار اور ناقابل معافی وار کھلاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا استعمال کرنے اڑ قبان میں قید کی سزا ملتی ہے۔ تمہیں ان جادوئی واروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ میں تمہیں سکھاؤں گا کہ ان سے کیسے لڑا جا سکتا ہے؟ تمہیں تیاری کی ضرورت ہے۔ تمہیں مسلح ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مکمل ہوشیاری اور کامل توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنے اپنے قلم باہر نکالو..... اسے لکھ لوا!“

باقی کا وقت انہوں نے ناقابل معافی واروں کے بارے میں ضروری ہدایات لکھوانے میں گزار دیئے۔ گھنٹی بجنے تک کوئی بھی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

183

پچھنہیں بولا۔ لیکن جب پروفیسر موڈی نے انہیں جانے کی اجازت دے دی اور وہ سب کلاس روم سے باہر نکل آئے تو دھڑ دھڑاتے ہوئے سب ایک ساتھ بولنے لگے۔ زیادہ تر طلباء جادوئی واروں کے متعلق تعجب سے باتیں کر رہے تھے۔ ”کیا تم نے اس مکڑی کو تڑپتے ہوئے دیکھا؟“.....”اور جب انہوں نے اسے مارڈا لایسے.....“

ہیری نے سوچا، یہ لوگ تو اس طرح باتیں کر رہے ہیں جیسے کلاس میں کوئی بہترین تماشہ ہوا ہو۔ بہر حال یہ سب ہیری اور ہر ماں کو بھی ذرا سادلچسپ نہیں لگا تھا۔

”جلدی چلو!“ ہر ماں نے ہیری اور روون کو کھینچتے ہوئے مضطرب آواز میں کہا۔

”کیا دوبارہ لا بھریری جانا ہے؟“ روون نے پوچھا۔

”نہیں.....“ ہر ماں نے دھیمی آواز میں پہلو والی راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”نیو!.....“

نیو راہداری میں کچھ فاصلے پر بالکل اکیلا کھڑا تھا اور سامنے کی پتھر کی دیوار کو دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اسی طرح کا تاثر چھایا ہوا تھا اور آنکھیں بھی ویسے ہی پھٹی ہوئی تھیں جیسی تب تھیں، جب پروفیسر موڈی نے اس کے سامنے سفاک کٹ دار کا مظاہرہ کیا تھا۔

”نیو!.....؟“ ہر ماں نے نرم لبجے میں اسے پکارا۔

نیو نے پلٹ کر دیکھا۔

”اوہ..... تم ہو!“ اس نے کہا۔ اس کی آواز ہمیشہ سے زیادہ اوپھی تھی۔ ”لچسپ کلاس تھی ہے نا؟ کیا پتہ ڈنر میں کیا ہے؟ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔“

”نیو!..... تم ٹھیک تو ہو.....؟“ ہر ماں نے پوچھا۔

”اوہ ہاں! بالکل ٹھیک ہوں!“ نیو قدرتی انداز میں اوپھی آواز میں بولا۔ ”بہت ہی لچسپ ڈنر تھا..... میرا مطلب ہے کہ کلاس تھی..... کھانے میں کیا ہے؟“

روون نے ہیری کی طرف جیرا گی سے دیکھا۔

”نیو!..... کیا؟“

لیکن اسی وقت انہیں پچھے سے ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دی۔ انہوں نے پلٹ کر دیکھا کہ پروفیسر موڈی انہی کی طرف آرہے تھے۔ وہ چاروں چپ ہو گئے اور ان کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ لیکن پاس آ کر پروفیسر موڈی بہت نرمی سے بولے۔ انہوں نے پہلی بار پروفیسر موڈی کو اتنی نرمی سے بولتے ہوئے سناتھا۔

”سب ٹھیک تو ہے، بیٹی؟“ انہوں نے نیو سے کہا۔ ”تم میرے دفتر میں کیوں نہیں چلتے؟ چلو..... ہم دونوں وہاں چل کر ایک

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

184

ایک کپ چائے کا پیتے ہیں.....؟

نیول پروفیسر موڈی کے ہمراہ چائے پینے کی پیشکش سے مزید خوفزدہ ہو گیا۔ وہ اپنی جگہ سے بالکل نہیں ہلا۔ نہ ہی اس نے کوئی جواب دیا۔ پروفیسر موڈی نے اپنی جادوئی آنکھ سے ہیری کو دیکھا اور پوچھا۔ ”تم تو ٹھیک ہو..... پوٹر؟“

”ہاں!“ ہیری نے بہادری دکھاتے ہوئے کہا۔

پروفیسر موڈی کی نیلی آنکھ ہیری کو دھیان سے دیکھتے ہوئے اپنے سوراخ میں تھوڑی بلی۔

”تمہیں سب کچھ پتہ ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تھوڑا ڈراونا لگے..... لیکن تمہیں سب کچھ پتہ ہونا چاہئے۔ اداکاری کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے..... اچھا..... چلو انگ بامگ! میرے پاس کچھ کتابیں ہیں جو تمہیں یقیناً اچھی لگیں گی.....؟“

نیول نے ہیری، رون اور ہرمانی کی طرف رحم بھری نظروں سے دیکھا لیکن انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا۔ اس لئے نیول کے پاس پروفیسر موڈی کے ساتھ جانے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ وہ پروفیسر موڈی کے ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔

رون نے نیول اور پروفیسر موڈی کو موڑ پر مرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ”وہ اسے کیوں لے گئے ہیں؟“

”میں نہیں جانتی.....“ ہرمانی نے پریشانی کے عالم میں مٹھیاں بھنپتے ہوئے کہا۔

”کتنا بہترین سبق تھا..... ہے نا؟“ رون نے ہیری سے کہا جب وہ ہال کی طرف چلنے لگے۔ ”فریڈ اور جارج نے صحیح کہا تھا..... ہے نا؟ پروفیسر موڈی کو صحیح مجھ ان سب چیزوں کی واقفیت ہے۔ جب انہوں نے جھٹ کٹ دار کیا تھا تو مکڑی کتنی جلدی مر گئی تھی۔ تڑک سے.....؟“

اسی وقت رون کی نگاہ ہیری کے چہرے پر پڑی اور وہ بولتے بولتے چپ ہو گیا۔ پھر وہ تب تک کچھ نہیں بولا جب تک وہ بڑے ہال میں نہیں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر اس نے کہا کہ انہیں آج رات کو پروفیسر ٹراولینی کی پیش گوئی لکھ لینا چاہئے کیونکہ اس کام میں گھنٹہ لگ جائے گا۔

ڈنر کے دوران ہرمانی، ہیری اور رون کی بات چیت میں شریک نہیں ہوئی۔ اس نے پھر تی سے اپنا کھانا کھایا اور لا سبریری کی طرف چل دی۔ ہیری اور رون گری فنڈر ہال کی طرف جانے لگے۔ چلتے چلتے ہیری نے خود ہی ناقابل معافی واروں کا ذکر چھیڑ دیا۔ جب وہ فربہ عورت کی تصویر کے پاس پہنچ گئے تو ہیری نے پوچھا۔ ”اگر جادوئی محکمے کو یہ پتہ چل گیا کہ پروفیسر موڈی نے ہمیں یہ دار کر کے دکھائے تھے تو کیا وہ اور ڈمبل ڈور مشکل میں نہیں پڑ جائیں گے.....؟“

”ہاں!..... شاید،“ رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”لیکن ڈمبل ڈور ہمیشہ اپنے حساب سے کام کرنا پسند کرتے ہیں اور پروفیسر موڈی تو برسوں سے مشکل میں پہنستے چلے آ رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ حملہ پہلے کرتے ہیں اور مشورہ بعد میں لیتے ہیں..... کوڑے دانوں

والے حادثے کو، ہی دیکھ لو..... بکواس!

شناخت سنتے ہی فربہ عورت آگے کی طرف جھول گئی اور گری فنڈر کا دروازہ کھل گیا۔ وہ ہال کے اندر پہنچ تو وہاں بھیڑ اور شور نے قبضہ جمکھا تھا۔

”کیا ہم علم جوش کا ہوم ورک کر لیں؟“ ہیری نے ہال کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ظاہر ہے.....“ رون نے کراہتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اپنی کتابیں اور مستدری کی چارٹ لینے کیلئے جب اپنے کمرے میں پہنچ تو وہاں پر صرف نیول موجود تھا جو اپنے بستر پر بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مگن تھا۔ پروفیسر مودی کی کلاس ختم ہوتے وقت اس کی جو حالت تھی، اب وہ اس سے کہیں بہتر دکھائی دے رہا تھا لیکن اب بھی وہ پوری طرح معمول کی کیفیت میں نہیں آپایا تھا۔ اس کی آنکھیں تھوڑی لال تھیں۔

”تم ٹھیک ہو..... نیول؟“ ہیری نے اس سے پوچھا۔

”اوہ ہاں!“ نیول نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”میں ٹھیک ہوں شکریہ! میں یہ کتاب پڑھ رہا ہوں جو مجھے پروفیسر مودی نے دی ہے.....“ اس نے انہیں کتاب کا سرورق دکھایا جس کا عنوان ”جادوی آبی نباتات اور ان کی افادیت“ تھا۔

”پروفیسر پراوٹ نے شاید پروفیسر مودی کو بتا دیا ہے کہ میں جڑی بوٹیوں کے علم میں زیادہ دلچسپی لیتا ہوں۔“ نیول نے کہا۔ اس کی آواز میں فخر کی ہلکی سی جھلک تھی جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں محسوس کی تھی۔ ”اس لئے انہیں لگا کہ مجھے یہ کتاب دلچسپ لگے گی۔“

ہیری نے سوچا کہ پروفیسر پراوٹ کی تعریف کے بارے میں نیول کو بتانا، اسے خوش کرنے کیلئے بہت ہی آسان اور عمده طریقہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ نیول کی شاید ہی کسی اور مضمون میں کبھی تعریف ہوتی تھی۔ یہ کام تو ویسا ہی تھا جیسے پروفیسر لوپن کیا کرتے تھے۔

ہیری اور رون نے ”مستقبل بینی کا خلاصہ“ نامی اپنی اپنی کتاب اٹھائی اور گری فنڈر ہال میں واپس لوٹ آئے۔ وہاں وہ ایک خالی میز ڈھونڈ کر بیٹھ کر گئے۔ وہ اب خاموشی سے ستاروں کی چالوں کے ذریعے اگلے مہینے کی پیش گوئیوں پر کام کر رہے تھے۔ ایک گھنٹے کی لگا تاریخت کے بعد لگا کہ ان کا تیار کردہ مقالہ پوری طرح کار آمد نہیں تھا۔ حالانکہ ان کی میز پر بہت سارے چرمی کاغذوں کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے، جن میں ڈھیر سارے ستارے اور چاند بنے ہوئے تھے۔ ہیری کا دماغ اسی طرح دھند کے دیز پردوں میں ال جما ہوا تھا جس طرح پروفیسر پراوٹ کی کلاس میں آتشدان کے دھوئیں سے اس کی آنکھیں دھند لا جاتی تھیں۔

اس نے بروج کے گھروں میں موجود طالع کی لمبی فہرست کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مجھے اس بات کا ذرا بھی اندازہ نہیں ہے کہ ان سب کا کیا مطلب ہے؟“

”دیکھو!“ رون نے کہا جس کے بال اب کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ وہ الجھن میں اپنے سر میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں علم جوش میں اپنی پرانے فن کا استعمال کرنا چاہئے۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

186

”کیا.....؟ من گھڑت پیش گوئیاں لکھیں؟“

”ہاا!“ رون نے میز سے بے ترتیب اور عجلت میں لکھے گئے چرمی کاغذوں کے ڈھیر کو پرے ہٹاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا قلم سیاہی میں ڈبوایا اور پھر لکھنے لگا۔

”اگلے پیر کو.....“ اس نے جلدی سے، لاپرواں سے اور تیز لکھتے ہوئے کہا۔ ”محض سردی کا زکام ہو جائے گا کیونکہ مرخ اور مشتری کی تسلیں میرے لئے خس ثابت ہو رہی ہے۔“ اس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم تو پر فیسر ٹراولینی کو جانتے ہی ہو۔ بہت عجیب اور منحوس باتیں لکھ دینا تو وہ بہت خوش ہو جائے گی۔“

”ٹھیک ہے.....“ ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب تک جس چرمی کاغذ پر لکھ رہا تھا، اس نے اسے مٹھی میں چرم کر کے پہلے سال کے ان طلباء کے سر کے اوپر سے آتشدان میں پھینک دیا جو آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ”ٹھیک ہے،..... پیر کو مجھے جلنے یا کوئی تکلیف پہنچنے کا خدشہ ہے.....“

”وہ تو ہو گا ہی.....“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”ہمیں پیر کو پھر آتش گیر دھما کے دار سفر طوں کے پاس جو جانا ہے۔ ٹھیک ہے منگل کو میری..... ار.....“

”کوئی میری قیمتی چیز کو جائے گی.....“ ہیری نے جلدی سے لقمہ دیا۔ جوئی نئی منحوس باتیں اپنے ذہن میں تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر وہ مستقبل بینی کے خلاصے کے اوراق کو الٹ پلٹ کرنے لگا۔

”عمردہ خیال ہے.....“ رون نے اسے لکھتے ہوئے کہا۔ ”اور..... بدھ کو کیا کریں؟ آہ..... تم یہ لکھ دو کہ کوئی ایسا شخص تمہاری پیٹھ میں چھری گھونپ دے گا جسے تم اپنا دوست مانتے ہو.....“

”ہاا یہ عمردہ ہے.....“ ہیری نے تیزی سے لکھتے ہوئے کہا۔ ”کیونکہ..... زہرہ بارہویں گھر میں براجمان ہے.....“

”اوہ بدھ..... مجھے لگتا ہے کہ میں کسی لڑوں گا مگر ہار جاؤں گا.....“

”اوہ لڑائی کرنے تو میں جا رہا تھا..... چلو خیر کوئی بات نہیں میں شرط ہار جاتا ہوں۔“

”ہاا! تم اس بات پر شرط لگاؤ گے کہ میں لڑائی میں جیت جاؤں گا.....“

وہ دونوں ایک گھنٹہ تک سوچ کر من گھڑت پیش گوئیوں بناتے رہے جو ہر طرف سے خس اور بدارثات کی حامل تھیں۔ ہاا دھیرے دھیرے خالی ہونے لگا کیونکہ طلباء تھک کر سونے کیلئے جا رہے تھے۔ کروک شانکس ان کے پاس آئی اور اچھل کر ایک خالی کر سی پر بیٹھ گئی۔ وہ ہیری کی طرف عجیب نظر وہ سے گھور رہی تھی۔ ایسا لگا کہ وہ بالکل اسی طرح دیکھ رہی تھی جیسے ہر ماں اپنی صحیح طریقے سے ہوم و رک نہ کرنے پر گھور کر دیکھا کرتی تھی۔

ہیری ہاا میں چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ ایسی کون سی خس بات باقی رہ گئی ہے جس کا اس نے ابھی تک

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

187

استعمال نہیں کیا۔ اسی وقت اس کی نظریں فریڈ اور جارج پر چپک کر رہے گئیں جو ایک کونے میں الگ تھلک بیٹھ کر سر جوڑے ایک چرمی کاغذ پر جھکے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں قلم دبے ہوئے تھے اور یہ بڑی حیران کن بات تھی کہ وہ دونوں بڑی شرافت اور خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر پڑھائی میں مصروف تھے۔ ورنہ عام طور پر وہ سب کی توجہ اور پڑھائی کو بر باد کر کے کھیل تماشہ زیادہ پسند کرتے تھے جس طرح وہ چرمی کاغذ پر لکھ رہے تھے، وہ بڑا پر اسرار لگ رہا تھا۔ ہیری کو یاد آیا کہ وہ رون کے گھر پر بھی ساتھ بیٹھ کر چوری سے کچھ لکھ رہے تھے۔ تب اس نے سوچا تھا کہ وہ شاید اپنی شراری چیزوں کے دھنے کیلئے آرڈر فارم تیار کر رہے ہوں گے۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ یقینی طور سے اس مذاق میں لی جا رہا کوئی شامل کرتے۔ پھر اس کے دماغ میں آیا کہ کہیں اس کا تعلق جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ سے تو نہیں ہے۔

ہیری نے دیکھا کہ جارج نے فریڈ کی طرف دیکھ کر سر ہلا کیا۔ اپنی قلم سے کچھ لکھا اور بہت دھیمی آواز میں کہا جو ہال خالی ہونے کے باعث ہیری سنائی دے گیا تھا۔ ”نہیں..... اس سے تو ایسا لگے گا کہ ہم ان پر الزام لگا رہے ہیں، ہمیں مکمل طور پر محتاط رہنا ہو گا.....“ پھر جارج نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے ہیری کی آنکھیں اپنی طرف لگی ہوئی دکھائی دے گئیں۔ ہیری نے فوراً سر جھکا کر اپنے چرمی کاغذ پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ فریڈ اور جارج کو ایسا لگے کہ وہ چوری چوری ان کی باتیں سن رہا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد جڑواں بھائیوں نے اپنے چرمی کاغذ، قلم اور دوسرے سامان کو سمیٹا اور سب کو شب بخیر کہتے ہوئے اپنے کمرے میں سونے کیلئے چلے گئے۔

فریڈ اور جارج کے جانے کے ٹھیک دس منٹ بعد فربہ عورت کی تصویر والا دروازہ کھلا اور ہر ماہنی گری فنڈر ہال میں اندر داخل ہوئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں چرمی کاغذ تھے اور دوسرے ہاتھ میں ایک چھوٹا صندوق تھا۔ جس کے اندر کی چیز اس کے چلنے کی وجہ سے کھڑکھڑا ہی تھیں۔ کروک شاکن اپنی ماکہ کو دیکھ کر پیار کا اظہار کرتے ہوئے ڈُم ہلانے لگی۔

”ہیلو..... میرا کام تو پورا ہو گیا ہے۔“ ہر ماہنی نے کہا۔

”اوہ میرا بھی.....“ رون نے اپنی قلم پرے پھینکتے ہوئے فاتحانہ انداز میں کہا۔

ہر ماہنی بیٹھ گئی اور اس نے اپنے ہاتھوں میں کپڑا ہوا سامان خالی کری پر کھدیا۔ وہ رون کا چرمی کاغذ اٹھا کر اس کی پیش گوئیاں پڑھنے لگی۔

”تمہارا اگلامہ بینہ زیادہ اچھا نہیں گزرے گا..... ہے نا؟“ اس نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ کروک شاکن اس کی گود میں اچھل کر بیٹھ گئی تھی۔

”ہاں! کم از کم مجھے خبردار تو کر دیا گیا ہے.....“ رون نے جماں لیتے ہوئے کہا۔

”اوہ تم دوبار ڈوبنے والے ہو.....؟“ ہر ماہنی نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

188

”اچھا؟“ رون نے اپنی پیش گوئیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”میں ان میں سے ایک کو بدل دیتا ہوں۔ اس کی جگہ پر لکھ دیتا ہوں کہ کوئی پاگل قشنگر مجھے کچل دے گا۔“

”کہیں وہ سمجھنے جائیں کہ تم نے یہ سب با تین من گھڑت بنائی ہیں.....؟“

”یہ بات کہنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟“ رون نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”ہم یہاں پر گھریلو خرس کی طرح ڈٹ کر محنت کر رہے ہیں۔“

یہ سن کر ہر ماہنی کی بھنوئیں تن گئیں۔

”میں نے تو صرف ایک مثال دی تھی.....“ رون جلدی سے کہا۔

ہیری نے اپنی قلم نیچے رکھ دی۔ اس نے اپنی آخری پیش گوئی میں یہ لکھا تھا کہ سرکٹ جانے سے اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ اس نے صندوق پی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس میں کیا ہے؟“

”بڑا اچھا سوال ہے۔“ ہر ماہنی نے رون کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے صندوق پی کا ڈھلن کھولا اور اندر رکھا ہوا سامان دکھایا۔ اس کے اندر پچاس بیجزر کھے ہوئے تھے جو الگ الگ رنگ کے تھے لیکن سبھی ہر ایک ہی لفظ لکھا ہوا تھا۔ ایس پی ای ڈبلیو!

”سپیو.....؟“ ہیری نے ایک تجھٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یہ کس بارے میں ہے؟“

”سپیو نہیں.....؟“ ہر ماہنی نے اس کی لٹھج کرتے ہوئے کہا۔ ”یہ ایس پی ای ڈبلیو ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تنظیم برائے نیادی حقوق و ترقی گھریلو خرس.....؟“

”اس کے بارے میں میں پہلے کبھی نہیں سنا۔“ رون نے منہ بسوار کر کہا۔

”ظاہر ہے سن بھی کیسے سکتے ہو؟“ ہر ماہنی نے سینہ پھیلا کر کہا۔ ”تنظیم تو میں نے ابھی ابھی بنائی ہے.....؟“

”اچھا؟“ رون نے تھوڑا احیرت سے کہا۔ ”تمہاری اس تنظیم میں کتنے لوگ شامل ہیں؟“

”دیکھو اگر تم دونوں اس میں شامل ہو جاؤ تو ہم تین رکن ہو جائیں گے۔“ ہر ماہنی بولی۔

”تمہیں کیا لگتا ہے؟“ رون نے چڑ کر کہا۔ ”یہ سپیو والے بلے لگا کر گھومنا ہمیں اچھا لگے گا۔“

”ایس پی ای ڈبلیو.....؟“ ہر ماہنی نے غصیلے لمحے میں کہا۔ ”میں اس کے بجائے اس کا کوئی دوسرا نام رکھنا چاہتی تھی، ہمارے ساتھی جادوئی جانداروں پر ظلم و ستم بند کرو اور ان کے نیادی حقوق کو غصب کرنے سے باز آ جاؤ۔ مگر یہ سب بہت لمبا تھا اس لئے میں نے اپنی تنظیم کے نام ”تنظیم برائے نیادی حقوق و ترقی گھریلو خرس“ کا مخفف بنالیا۔ یہ بولنے میں آسان اور مفید ثابت ہو سکتا ہے۔“

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

189

اس نے ہاتھ میں ایک چمٹی کاغذ لے رکا۔

”میں نے لا ببری میں بیٹھ کر کافی تحقیق کی ہے۔ گھر بیلو خرس کی غلامی صدیوں سے چلی آ رہی ہے۔ مجھے یقین ہی نہیں ہوتا ہے کہ کسی نے پہلے کبھی اس بارے میں کچھ کیوں نہیں کیا؟“

”ہر ماں! کان کھول کر سن لو۔“ رون نے غصے سے کہا۔ ”انہیں یہ سب پسند ہے، انہیں جادوگروں کی خدمت کرنا پسند ہے.....“

”ہمارے مختصر مدت کے مقاصد یہ ہیں۔“ ہر ماں نے رون سے بھی زیادہ بلند آواز میں کہا اور ایسا اظہار کیا کہ جیسے اس نے رون کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ”ہم گھر بیلو خرس کو معقول تباہ دلوائیں گے اور ان کے کام کا دورانیہ اور نوعیت طے کریں گے۔ جبکہ ہمارے طویل مدتی مقاصد یہ ہوں گے کہ ہم گھر بیلو خرس کے جادوئی چھپڑی کے استعمال کی ممانعت کے قانون کو تبدیل کروائیں گے اور جادوئی محکمے کے شعبہ انصباطی و قابو جادوئی جاندار میں گھر بیلو خرس کو نمائندگی دلوانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ اس وقت وہاں ان کا ایک بھی نمائندہ موجود نہیں ہے.....“

”اوہ یہ سب ہم کیسے کر سکتے ہیں؟“ ہیری نے چونک کر پوچھا۔

”ہم رکنیت کے فارم بھیج کر اس کام کو شروع کریں گے۔“ ہر ماں نے خوش ہو کر کہا۔ ”میں نے سوچا ہے کہ اس تنظیم میں رکنیت حاصل کرنے کی فیض صرف دو سکل مقرر کی جائے۔ یہ ٹھیک رہے گی۔ اس میں سے ایک نجی آجائے گا اور باقی پیسوں سے ہم اپنے مقاصد کے کتابچے اور اشتہار بنا سکیں گے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کا ہماری تنظیم میں شمولیت کا امکان بڑھ جائے۔ اس کام میں فی الوقت ہم تین ہی کام کریں گے۔ رون تم تنظیم کے خزانچی بنو گے۔ میرے پاس ایک ڈبہ ہے جس میں تم تنظیم کیلئے چند اکٹھا کرو گے۔ اور تم ہیری! تم میرے مشیر ہو۔ اس لئے تم میری اس وقت کی کہی ہوئی ساری باتیں لکھ لوتا کہ ہماری پہلی مجلس کا ریکارڈ بن سکے۔“

ایک پل کیلئے وہ رُکی اور ان دونوں کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔ ہیری بیٹھا ہوا ہر ماں کے پر عزم چھرے پر استقلال کے جذبات کے بارے میں سوچتا رہا اور کبھی رون کے چہرے پر کھلیے ہوئی مسرت کے بہاؤ کو دیکھتا رہا۔ رون تو یہ سن کر بالکل دیوانہ لگ رہا تھا۔ اسی وقت کھڑکی پر ہونے والی کھٹکھٹ نے ہال میں چھائی ہوئی خاموشی کو توڑ ڈالا۔ ہیری نے خالی ہال کے پار کھڑکی میں دیکھا۔ چاندنی کی روشنی میں اسے کھڑکی کی چوکھت پر پانی سفید اٹو ہیڈوگ دکھائی دی۔

”ہیڈوگ.....“ وہ خوشی سے چلا یا اور اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ وہ ہال کے خالی حصے کو عبور کرتا ہوا کھڑکی تک پہنچا اور اس کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ ہیڈوگ اڑ کر اندر آ گئی۔ اس نے پورے کمرے کا چکر لگایا اور پھر رون کے سامنے میز پر رکھی ہوئیں ہیری کی پیشگوئیوں والے چمٹی کا گند پر بیٹھ گئی۔ ہیری نے جلدی سے اس کی طرف لپکا۔

”تم نے بہت دیر لگا دی.....“

”وہ جواب لے کر آئی ہے، ہیری!“ رون نے جو شیلے انداز میں ہیڈوگ کے پیر پر بندھے ہوئے گندے میلے چمٹی کا گند کی

طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے جلدی سے اسے کھولا اور پڑھنے لگا۔ ہیڈوگ اس کے گھٹنے پر چڑھ کر بیٹھ گئی اور دھیرے دھیرے آواز نکالنے لگی۔

”سیریس نے کیا لکھا ہے؟“ ہر ماہنی نے بے چینی سے پوچھا۔

خط بہت چھوٹا تھا اور صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے بہت جلدی میں لکھا گیا تھا، ہیری اسے زور سے پڑھنے لگا۔

ہیری!

میں بہت ہی تیزی سے شمال کی جانب آ رہا ہوں۔ تمہارے ماتھے کے نشان کی تکلیف، یہ فہر بہت پریشان کن ہے۔ میں نے بہت ساری عجیب اقواییں سنی ہیں۔ اکر تمہارا نشان دوبارہ تکلیف دے تو تلفیر کئے بغیر سیدھے ڈمبل ڈور کے پاس جانا..... لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے مید آٹی موڈی کو ریٹائرمنٹ سے واپس بلا لیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے مستقبل کے مددوш امکانات کو پڑھ لیا ہے۔ بولے باقی لوگ اسے نہ پڑھ پائیں۔

میں جلد ہی تم سے رابطہ کروں گا۔ رون اور پدر ماٹی کو میرا پیار دینا۔ اپنی آنکھیں کھولی رکونا۔

سیریس

ہیری نے رون اور ہر ماہنی کی طرف دیکھا جو ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”وہ شمال کی طرف آ رہا ہے؟“ ہر ماہنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”یعنی وہ واپس لوٹ رہا ہے؟“

”ڈمبل ڈور نے مستقبل کے کون سے امکانات پڑھ لئے ہیں؟“ رون نے الجھن سے کہا۔ ”ہیری..... کیا ہوا؟“

ہیری مسلسل اپنی میٹھی سے اپنا سڑھوںک رہا تھا۔ اس کے بدن میں پیدا ہونے جھٹکوں کے ارتعاش کے باعث ہیڈوگ اس کی گود سے نکل کر نیچے گرتے گرتے بچی۔

”مجھے اسے یہ بات نہیں بتانا چاہئے تھی۔“ ہیری نے غصے سے کہا۔

”تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟“ رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

”میری ہی وجہ سے وہ واپس لوٹ رہا ہے۔“ ہیری نے کہا اور اس بار اس نے میز پر اتنے زور سے مکامارا کہ ہیڈوگ اچھل کر رون کی کرسی پر پہنچ گئی اور غصے سے چیننے لگی۔ ”وہ واپس لوٹ رہا ہے کیونکہ اسے لگتا ہے کہ میں مشکل میں ہوں جبکہ میرے ساتھ کوئی گڑبرڑ والا مسئلہ نہیں ہے..... اور ہاں! میرے پاس تمہارے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔“ ہیری نے ہیڈوگ کو جھٹکتے ہوئے ہوئے کہا جو اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ کر اپنی چونخ کٹکٹھا رہی تھی۔ ”تمہیں اگر کھانا چاہئے تو الگھر میں چلی جاؤ.....“

ہیڈوگ نے اسے بہت چڑھ کر دیکھا اور کھلی ہوئی کھڑکی سے اڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔ جاتے جاتے وہ اپنے پنکھا اس کے سر پر مارتی

ہوئی گئی تھی۔

”ہیری.....،“ ہر ماں نے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”میں سونے جا رہا ہوں ..... صحیح ملاقات ہوگی۔“ ہیری نے بے چینی سے کہا۔ وہ دونوں خاموشی سے اس کی طرف دیکھتے رہ گئے۔

اپنے کمرے میں آ کر اس نے پاجامہ پہنا اور مسہری دار پلنگ پر چڑھ گیا لیکن اسے ذرا سی بھی نیند نہیں آ رہی تھی۔ اگر سیر لیں بلیک والپس لوٹتا ہے اور محکمے کے لوگ اسے گرفتار کر لیتے ہیں تو یہ سراسر اس کی ہی غلطی تھی۔ اس نے اپنا منہ بند کیوں نہیں رکھا؟ کچھ پلوں کا ہی درد تھا۔ اس سے برداشت نہیں ہوا اور اسے لکھنے بیٹھ گیا..... کاش وہ سمجھداری سے کام لیتے ہوئے اپنا منہ بند ہی رکھتا..... اس نے تھوڑی دیر بعد رون کے کمرے میں آنے کی آواز سنی لیکن وہ اس سے کچھ نہیں بولا۔ ہیری کافی دیر تک لیٹا لیٹا اندر ہیرے بستر میں اوپر دیکھتا رہا۔ کمرے میں پوری طرح سناٹا چھایا ہوا تھا اور اگر ہیری تھوڑا کم پریشان ہوتا تو اسے یہ ضرور احساس ہو جاتا کہ عام طور پر گونجنے والے نیول کے خراؤں کی آواز اس وقت نہیں سنائی دے رہی تھی۔ جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اکیلا ہی نہیں جاگ رہا تھا بلکہ نیول بھی جاگ رہا تھا.....



پندرہوال باب

## بیاوس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ

اگلی صبح ہیری جلدی ہی بیدار ہو گیا۔ اب اس کے ذہن میں ایک ترکیب نمود پا چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سوتے وقت اس کے دماغ نے اس پر ساری رات بھر پورٹگ و دوکی تھی۔ اس نے بیدار ہو کر سحر کی پہلی روشنی میں کپڑے پہنے اور رون کو باخبر کئے بغیر ہی باہر نکل گیا۔ وہ گری فنڈر کے خالی ہال میں نیچے پہنچا۔ وہاں ایک میز پر اس کا علم جوش والا مقالہ اور دیگر سامان اب بھی بکھرا پڑا تھا۔ اس نے میز سے ایک چرمی اٹھایا اور اس پر جلدی جلدی ایک تحریر لکھنے لگا۔

پیارے سیریس!

ایسا لگتا ہے کہ مبعے اپنے ماٹھے کے نشان کی تکلیف کا مخفن وہیم ہو گیا تھا۔ پھولی مرتبہ میں نے تمہیں نیم فوایدہ کیفیت میں فقط لکھ دیا تھا لہذا تمہارے واپس لوٹے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ یہاں پر سب کھو ٹوکیک ہے۔ میرے بارے میں پریشان مت ہونا۔ میرے ماٹھے کے نشان کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ہیری

پھر اس نے چرمی کا غذ کو لپیٹا اور چونگے کے اندر رکھ لیا۔ وہ تصویر کے دروازے سے باہر نکلا، سنسان راہداریوں میں ہوتا ہوا وہ اوپر پہنچا (البتہ پیوس کی وجہ سے اسے تھوڑی دیر کنا پڑا کیونکہ چوتھی منزل کی راہداری میں اس نے ہیری پر ایک بڑا گلدن چینکنے کی کوشش کی تھی) آخرا رہیری الگھر میں پہنچ گیا جو مغربی میnar کے بالائی حصے پر بنایا گیا تھا۔

الگھر پتھروں سے بنا ہوا ایک گول کمرہ تھا۔ کسی بھی کھڑکی میں کاخ نہیں لگایا گیا تھا اس لئے یہاں پر سردی اور نرمی تھی۔ پورا فرش تنکوں، بیٹوں کی گندگی، مرے ہوئے چوہوں کے نیچے کچھ اعضا اور ٹوٹی ہڈیوں سے بھرا پڑا تھا۔ وہاں پر الگھوں کی رہائش کیلئے لکڑیوں کے شلف بنے ہوئے تھے، جو فرش سے لیکر چھت تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان خانوں میں ہر نسل کے سینکڑوں الگھی بیٹھے ہوئے تھے۔ لگ بھگ تمام الگھاں وقت آنکھیں بند کر کے نیند کے مزے لے رہے تھے۔ حالانکہ وہاں پر کئی الگھوں نے ہیری کو ناگواری سے گھوکر دیکھا تھا۔ ہیری کی نظروں نے جلد ہی ہیڈوگ کو تلاش کر لیا جو ایک دل جیسے چہرے والے الگھا اور ایک گندمی رنگت کے الگھے کے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

193

درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ہیری تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کوشش میں وہ بیٹوں سے بھرے فرش پر پھسل کر گرتے گرتے بچا۔

ہیڈوگ کو جگانے اور اس کا دھیان اپنی طرف مبذول کرانے میں ہیری کو تھوڑی محنت کرنا پڑی کیونکہ وہ ادھر ادھر حرکت کرتی رہی اور اسے اپنی دم دکھاتی رہی۔ یہ صاف نظر آرہا تھا کہ وہ ہیری سے سخت ناراض تھی۔ ہیری نے گذشتہ رات اس کے ساتھ درشتنگی والا روپ یہ اپنایا تھا جس پر وہ برامان گئی تھی۔ آخر کار ہیری نے کہا کہ شاید وہ بہت تحکم گئی ہو گی اس لئے وہ رون کے الوگ و جیون کے ذریعے اپنا خط بھیج دے گا۔ یہ سنتے ہی ہیڈوگ نے اپنا پیر باہر نکال لیا اور اس پر خط بندھوا لیا۔

”سیرلیں کوتلاش کر لینا ٹھیک ہے؟“ ہیری نے اس کی پشت تھیچ پھاتے ہوئے کہا جب وہ اسے دیوار میں بنے ایک سوراخ کی طرف اٹھا کر لے گیا۔ ”اس سے پہلے کہ روح کھڑا اس کا پیٹ لگانے میں کامیاب ہو جائیں.....“

ہیڈوگ نے اس کی انگلی پر چونچ ماری۔ اس بار اس نے عام معمول سے ہٹ کر ذرا سخت مزاجی کا مظاہرہ کیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کی آواز میں تسلی دینے کا انداز نمایاں تھا۔ پھر وہ اپنے پر پھر پھراتے ہوئے آسمان کی طرف بڑھی اور جلد ہی نظر وہ اوجھل ہو گئی۔ ہیری اسے تکلیکی باندھ کر دور جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ کل تک اسے یقین تھا کہ سیرلیں کا جواب پا کر اس کی سب پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ اسے یہ قطعی امید نہیں تھی کہ سیرلیں کو خط لکھنے کی وجہ سے اس کی پریشان کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائیں گی۔



”تم نے جھوٹ کیوں لکھا، ہیری؟“ ہر ماٹنی نے ناشتے کی میز پر اس سے دریافت کیا۔ جب اس نے ہر ماٹنی اور رون کو بتایا کہ اس نے صحیح سوریرے کیا کیا تھا؟ ”تمہیں نشان کی تکلیف کا کوئی وہم نہیں ہوا تھا اور تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو.....“

”اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔“ ہیری نے کہا۔ ”مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو گا کہ وہ صرف میری نادانی کی وجہ سے ایک بار پھر اڑ قبان پہنچ جائے۔“

”چھوٹ و بھی.....“ رون نے تکمیلی آواز میں ہر ماٹنی سے کہا۔ جب اس نے ہیری سے بحث کرنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا۔ ہر ماٹنی نے رون کی بات مان لی اور خاموش ہو گئی۔

ہیری نے پوری کوشش کی کہ وہ اگلے دو ہفتے تک سیرلیں کی پریشانی نہ مولے۔ یہ سچ تھا کہ جب صحیح الوداک لے کر آتے تھے وہ بیقرار ہو کر ان میں ہیڈوگ کوتلاش کرنے کی کوشش سے خود کو روک نہیں پاتا تھا۔ رات کو بستر پر جانے کے بعد اس کے ذہن کے سیاہ پروتوں پر سیرلیں کے بارے میں بھی انک اور دل دھلادینے والے خیالات کی ان گنت تصویریں کسی فلم کی مانند دوڑ نہ لگتیں۔ کبھی وہ ایسے تخيّل میں الجھا ہوتا کہ انندن کی اندر ہیری اور ویران سڑک پر سیرلیں، روح کھڑوں میں گھرا ہوا بے بسی سے رحم کی درخواست کر رہا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

194

تھا۔ لیکن دن بھروسہ اپنے قانونی سرپرست کے بارے میں نہ سوچنے کی کوشش میں مصروف رہتا تھا۔ اس نے سوچا کہ کاش اس کا دھیان باٹنے کیلئے ابھی کیوں ج کی مشقیں جاری ہوتی تو لکنا اچھا ہوتا۔ دوسری طرف پڑھائی اب بھی پہلے سے زیادہ مشکل ہوتی جا رہی تھی۔ خاص طور پر تاریک جادو سے تحفظ کے فن والامضمون.....

پوری کلاس کو حیرت ہوئی جب پروفیسر موڈی نے یہ اعلان کیا کہ وہ تمام طلباء پر باری باری سے جبرکٹ وار کا استعمال کریں گے تاکہ انہیں اس کی قوت کا صحیح طور پر اندازہ ہو سکے اور یہ بھی واضح ہو جائے کہ وہ اس کو کس قدر برداشت کر سکتے ہیں؟

”لیکن..... لیکن پروفیسر! آپ ہی تو کہا تھا یہ غیر قانونی ہے؟“ ہر ماں نے پریشانی کے عالم میں کہا جب پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی نکال کر گھمائی، جس سے کلاس روم کے ڈیکھ اچھل کر ایک طرف ہٹ گئے اور کمرے کے وسط میں کافی جگہ خالی ہو گئی۔ ”آپ ہی نے تو کہا تھا..... کسی دوسرے انسان کے خلاف اس کا استعمال کرنا.....“

”ڈبل ڈور چاہتے ہیں کہ تم اس کے بارے میں اچھی طرح سے جان لو۔“ پروفیسر موڈی نے دو ٹوک انداز میں کہا۔ ان کی جادوئی آنکھ ہر ماں پر جنمی ہوئی تھی اور پلکیں جھپکائے بغیر اسے گھور رہی تھی۔ ”اگر تم مشکل طریقے سے سیکھنا چاہو..... جب کوئی تم پر اس کا استعمال کر کے تمہیں اپنے اشاروں پر نچائے..... تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔ میری طرف سے تمہیں پوری آزادی حاصل ہے۔ تم کلاس سے باہر جاسکتی ہو۔“ انہوں نے اپنی ایک گانٹھ دار انگلی سے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

ہر ماں کا چہرہ گلابی ہو گیا اور وہ بڑا بڑا کہ اس کا یہ مطلب قطعی نہیں تھا کہ وہ کلاس سے باہر جانا چاہتی ہے۔ ہیری اور رومن نے مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ وہ جانتے تھے کہ ہر ماں اتنا ہم سبق چھوڑنے کے بجائے البونڈ کا عرق پینا زیادہ پسند کرے گی۔ پروفیسر موڈی نے باری باری تمام طلباء کو اپنے پاس بلاؤ کر ان پر جبرکٹ وار کا استعمال کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے ہم جماعت ساتھی اس دوار کے زیر اثر بہت سی خلاف معمول حرکتیں کر رہے تھے۔ ڈین تھامس نے پھد کتے ہوئے کمرے کے تین چکر لگائے اور اس دوران قومی ترانہ گنگنا تارہا۔ لیونڈر براؤن نے گلہری کی نقل اتاری۔ نیول نے جمناسٹک کے کئی تعجب انگیز کرتب دکھائے جو وہ عام حالت میں کبھی نہیں دکھا سکتا تھا۔ ان میں سے کوئی بھی جبرکٹ وار کی زد سے خود کو باوجود کوشش کے چھڑا نہیں پایا جب تک پروفیسر موڈی نے خود اپنی چھڑی کو ہٹا کر تاریک کلے کو ختم نہ کیا۔

”پوٹر..... اب تمہاری باری ہے!“ پروفیسر موڈی نے گرجتے ہوئے کہا۔

ہیری آگے بڑھا اور کمرہ جماعت کے وسط میں آن کھڑا ہوا۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی اٹھا کر ہیری کی طرف کی اور تاریک کلمہ پڑھا۔ ”ایمپروسم!“

یہ بہت عجیب و غریب احساس تھا۔ ہیری کو لگا کہ وہ ہلکا ہو کر ہوا میں تیر رہا تھا۔ اس کے دماغ میں اب کوئی خیال باقی نہیں تھا۔ اس کی ساری پریشانیاں غائب ہو گئی تھیں۔ اس کے بجائے اب وہاں پر ایک حیرت انگیز خوشی کا احساس تھا۔ وہ وہاں پر بہت راحت

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

195

محسوس کرتے ہوئے کھڑا رہا اور اسے اس بات کا ملکا سا احساس تھا کہ سبھی لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔

پھر اسے پروفیسر میڈ آئی مودی کی آواز سنائی دی جو اسی کے خالی دماغ کے کسی کونے کی گہرا سیوں میں نکل کر آ رہی تھی۔ ”ڈیک پر کو دو..... ڈیک پر کو دو!“

ہیری نے ان کی بات مانتے ہوئے اپنے گھٹنے ٹیک لئے اور کو دنے کی تیاری کرنے لگا۔

”ڈیک پر کو دو.....!“

لیکن بھلا کیوں؟

اس کے دماغ میں ایک اور آواز گوئی۔ اس آواز نے کہا کہ ایسا کرنا محض حماقت ہو گا۔

”ڈیک پر کو دو.....!“

”نہیں..... میں نہیں کو دنا چاہتا۔“ دوسری آواز نے کسی قدر مضبوطی سے کہا۔

”کو دو.....!“

اگلے ہی لمحے ہیری کو شدید درد کا احساس ہوا۔ وہ کوہ بھی گیا تھا اور اس نے خود کو دنے سے روکنے کی کوشش بھی کی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سر کے بل ڈیک سے ٹکرا گیا جس وجہ سے ڈیک گر گیا اور اس کے پیروں میں اتنا درد ہو رہا تھا جیسے اس کے دونوں گھٹنوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔

”یہ ہوئی نابات.....“ پروفیسر مودی گر جے اور اچانک ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے دماغ سے خالی پن کا احساس اور گنجتی ہوئی آواز دونوں ہی غائب ہو گئی تھیں۔ اسے پوری طرح سے یاد آ گیا کہ کیا ہورہا تھا اور اس کے پیروں کا درد گناہو گیا۔

”تم سبھی توجہ کرو..... پوٹر نے مقابلہ کیا۔ اس نے اس وار کا مقابلہ کیا تھا اور اس نے اسے لگ بھگ شکست ہی سے دی تھی۔ پوٹر! ہم ایک بار پھر کوشش کرتے ہیں۔ اور سب لوگ اس بار دھیان سے دیکھیں..... بہت عمدہ پوٹر! واقعی بہترین کار کردگی..... تم پر اس وار کا استعمال کر کے تمہیں مطیع کرنے میں شیطانی جادوگروں کو بہت مشکل پیش آئے گی۔“

”وہ تو اس طرح بات کرتے ہیں جیسے کسی بھی مل ہم پر حملہ ہونے والا ہو۔“ ہیری نے بربڑاتے ہوئے کہا۔ جب وہ ایک گھٹنے بعد تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس باہر نکل رہے تھے۔ پروفیسر مودی نے ہیری پر چار بار جرکٹ وار کا استعمال کیا تھا۔ وہ اتنی دریتک پوری کوشش کرتے رہے جب تک ہیری نے پوری قوت سے مکمل طور پر ان کے وار کو شکست نہ دے دی تھی۔

”ہاں میں جانتا ہوں۔“ رون نے کہا جو ہر دوسرے قدم پر لنگڑا رہا تھا۔ ہیری کی کامیابی کے بعد اسے وار کا مقابلہ کرنے میں زیادہ مشکل پیش آئی تھی۔ حالانکہ پروفیسر مودی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس کا اثر دوپھر کے کھانے تک ختم ہو جائے گا۔ ”زر اپاگل پن ہے.....“ رون نے پچھے گردن گھما کر تسلی کرتے ہوئے کہا کہ کہیں پروفیسر مودی تو اس کی بات سن نہیں رہے

ہیں۔ پھر اس نے آگے کہا۔ ”کوئی حیرت والی بات نہیں ہے کہ جادوئی ملکے نے انہیں ملازمت سے کیوں برطرف کر دیا؟ تم نے سناء..... وہ سمیس کو بتا رہے تھے کہ جب ایک جادوگرنی نے اپر میل فول والے دن انہیں پیچھے سے ڈرانے کیلئے زور سے بُو، کہا تو انہوں نے اس جادوگرنی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ ہم پر پہلے سے ہی پڑھائی کا اتنا بوجھ ہے۔ ہم جرکٹ وار کا مقابلہ کرنے کے بارے میں کیسے سوچ سکتے ہیں؟“

چوتھے سال کے طلباء کو اس نصابی مرحلے میں بہت زیادہ پڑھائی کرنا پڑ رہی تھی۔ جب طلباء تبدیلی ہیئت کے ہوم ورک پر بری طرح آہ بھر رہے تھے تو پروفیسر میک گوناگل نے سن لیا۔ انہوں نے ڈائٹنٹ ہوئے طلباء کو پڑھائی کے اس اضافی بوجھ کی وجہ بتائی۔ ”اب تم لوگ اپنی جادوئی تعلیم کے ایک بہت ہی اہم دور میں قدم رکھ رہے ہو۔“ انہوں نے کہا اور ان کی آنکھیں چوکور فریم والی عینک کے پیچھے سے خطرناک انداز میں چمکنے لگیں۔ ”تمہاری معمول کی جادوگری تعلیم کے نصابی مرحلے کے امتحان یعنی اوڈبلیو ایل قریب آرہے ہیں۔“

”اوڈبلیو ایل..... ڈین تھامس نے غصے سے کہا۔“ یہ امتحان تو پانچویں سال کی پڑھائی میں ہوں گے۔ ”ہاں تھامس! لیکن میرا یقین کرو۔ تمہیں اس کیلئے بہت تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کلاس میں ابھی تک مس گر بخبر ہی تھا طالبہ ہیں جس نے صحیح طور پر خارپشت کے کانٹے کو سلامی کی سوئی میں تبدیل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ تھامس! میں تمہیں یادداووں کے تمہاری سلامی کی لچھے دار سوئی کی طرف جب کوئی دھاگہ بڑھاتا ہے تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔“ ہر ماہنی کا چہرہ تھوڑا گلابی ہو گیا تھا۔ وہ بہت خوش تھی لیکن وہ اپنی خوشی کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہیری اور رون کو بڑا مزہ آیا جب پروفیسر ٹراؤ لینی نے علم جوش کی الگی کلاس میں انہیں بتایا انہیں ان کے ہوم ورک پر پوری کلاس میں سب سے زیادہ نمبر ملے ہیں۔ انہوں نے ان کی زیادہ پیش گویاں پوری کلاس کو پڑھ کر سنا تھیں۔ انہوں نے ان دونوں کی عمدہ الفاظ میں تعریف کی کہ وہ اتنے بھیاں کنک حادثوں کو جاننے کے باوجود ذرا سے گھبرائے نہیں دکھائی دے رہے ہیں، لیکن ہیری اور رون کو اس وقت ذرا بھی مزہ نہیں آیا جب پروفیسر ٹراؤ لینی نے ان سے کہا کہ وہ اگلے مہینے کے بعد والے مہینے کی پیش گویاں بھی لکھیں۔ دونوں کے پاس اور زیادہ بھیاں نک واقعات اور حادثات کا ذخیرہ لگ بھگ ختم ہو چکا تھا.....

اس دوران پروفیسر بینز یعنی جادوئی تاریخ پڑھانے والے بہوت استاد اپنے انہیں اٹھا رہوں صدی میں غوبلن (جادوئی جاندار) کی بغاوت کے اسباب اور سرکوبی پر ہفتہواری مضمون لکھنے کی ہدایت کی تھی۔ پروفیسر سنیپ انہیں مہلک زہرمار یعنی زہروں کے تریاق کے کارآمد مخلص سیال بنانے کے بارے مجبور کر رہے تھے۔ طلباء نے ان کی بات کو نہایت سنجیدگی سے لیا کیونکہ سنیپ نے یہ صاف بتا دیا تھا کہ کرسمس کی چھٹیوں سے پہلے ہی وہ ہر نصابی پیریڈ میں ان میں سے کسی ایک منتخب کریں گے اور اسے زہر دے کر یہ جائزہ لیں گے کہ اس کا بنایا ہوا تریاقی سیال کتنا اثردار ہے۔ پروفیسر فلنت وک نے چیزوں کی جادوئی پرواہ کی تیاری کیلئے تمام طلباء سے تین زائد

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

197

کتاب میں پڑھنے کی تاکید کی تھی۔

یہاں تک کہ ہیگرڈ نے بھی ان کے کام کے بوجھ میں اضافہ کرنے میں کمی نہیں چھوڑی تھی۔ دھماکے دار سفر طاب بہت تیزی سے بڑھ رہے تھے جو انتہائی تجھب انجیز تھا کیونکہ اب تک کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ ہیگرڈ بہت خوش تھا۔ اس نے یہ ان کے پروجیکٹ کا حصہ بنادیا تھا کہ وہ ہر دوسری شام کو اس کے جھونپڑے میں آ کر سفر طاب کو دیکھیں اور ان کے غیر معمولی روئے پر نوٹس تیار کیا کریں۔

”میں ایسا ہر گز نہیں کروں گا.....“ ڈریکو ملفوائے نے صاف صاف کہہ دیا جب ہیگرڈ نے یہ بات طلباء سے اس انداز میں کہی جیسے سانتا کلاش بچوں کو اپنے تھیلے میں سے کوئی بڑا کھلونا نکال کر دے رہا ہو۔ ”میں ان بیکار چیزوں کو کلاس میں دیکھ لیتا ہوں۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔“

ہیگرڈ کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

”تم وہی کرو گے جو تم سے کہا جا رہا ہے۔“ ہیگرڈ غرایا۔ ”ورنہ ہم بھی وہی کریں گے جو پروفیسر موڈی نے کیا تھا..... ہم نے سنا ہے کہ تم بہت اچھے نیو لے بنے تھے..... ملفوائے!“

گری فنڈر کے طلباء اس بات پر قہقہے لگا گا کر ہنسنے لگے۔ ملفوائے کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہو کر رہ گیا تھا۔ پروفیسر موڈی کی سزا کی یاد بھی اتنی دردناک تھی کہ اس نے کوئی بد تیزی انہوں جواب نہیں دیا۔ کلاس کے بعد ہیری، رون اور ہر ماںی اور اپنے سکول کی عمارت میں بے حد مسرت آمیز قدموں سے لوٹے۔ ہیگرڈ نے ملفوائے کے گھمنڈ کا بت پاش پاش کرڈا تھا۔ یہ حاتم ان کیلئے بے حد لذش اور اطمینان بخش تھے۔ خصوصاً اس لحاظ سے کہ ملفوائے نے سابقہ برس ہیگرڈ کو ملازمت سے برطرف کرانے کا پورا جتن کیا تھا۔

جب وہ استقبالیہ ہال کی طرف بڑھے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ مزید آگے نہیں جاسکتے کیونکہ وہاں پر طلباء کی بھاری بھیڑ جمع تھی۔

تمام بچے ایک بڑے سیاہ تختے کے گرد کھڑے ہوئے اس پر موجود تحریر کو پڑھنے میں مشغول تھے جو سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے یونچ نصب کیا گیا تھا۔ رون جوان تینوں میں زیادہ اونچا تھا۔ بچوں کے بل کھڑا ہوا تاکہ آگے کھڑے طلباء کے سر کے اوپر سے پڑھ سکے کہ وہاں پر کیا اعلان کیا گیا ہے۔ اس نے کافی تگ دو کے بعد سیاہ تختے پر لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر ان دونوں کو سنائی۔

سے فریقی جادوگری ٹورنا منٹ

بیاوس بیٹن اور ڈرم سٹر انگ سکولوں کے وفد 30 اکتوبر بروز جمعہ شام 6 بجے ہو گوٹس پہنچیں گے۔ اس دن تمام کلاسیں نصف گھنٹے پہلے ختم ہو جائیں گی۔

”بہت عمدہ!“ ہیری نے خوشی کا اظہار کیا۔ ”جمعے کو آخری پیریڈ جادوئی مرکبات کی کلاس کا ہے۔ پروفیسر سنیپ کو ہمیں زہر دینے کا موقع نہیں ملے گا۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

198

تمام طلبا و طالبات اپنے بستے، کتابیں اور دیگر سامان اپنے اپنے کمروں میں رکھنے کے بعد سکول کے سامنے اکٹھے ہوں گے تاکہ دعوت کی تقریب سے پہلے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا جاسکے۔

”صرف ایک ہفتہ ہی تو بچا ہے۔“ ہفل پف کے ارنئی میکلمین نے ہجوم سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ”کیا پتہ!..... سیڈر ک کو یہ بات معلوم بھی ہے یا نہیں؟ میں جا کر اسے بتاتا ہوں.....“

”سیڈر ک .....؟“ رون نے ناک سکوڑ کر تجھ بھرے انداز میں کہا۔ ارنئی تیزی سے چلتا ہوا آنکھوں سے او جھل ہو گیا تھا۔

”ڈیگوری ..... وہ شاید مقابلے میں حصہ لے رہا ہوگا۔“ ہیری نے کہا۔

”وہ گدھا ..... ہو گورٹس کا چمپین کیسے بن سکتا ہے؟“ رون نے کہا جب وہ خوشی سے سرشار بھیڑ میں سے نکل کر سیرھیوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔

”وہ گدھا بالکل نہیں ہے۔ تم اسے صرف اس لئے پسند نہیں کرتے ہو کیونکہ اس نے کیوڈچ میں گری فنڈر کو ہر ادیا تھا۔“ ہر ماہی نے تنک کر کہا۔ ”میں نے سنا ہے کہ وہ پڑھائی میں بھی خاصا تیز ہے ..... اور وہ ہیڈ بوائے بھی ہے۔“ اس نے اس طرح کہا جیسے اس کے بعد بحث کی گنجائش ہی ختم ہو گئی ہو۔

”تم اسے صرف اس لئے پسند کرتی ہو کیونکہ وہ وجہہ نوجوان ہے۔“ رون نے ہننوں چڑھا کر کہا۔

”معاف کرنا!“ ہر ماہی نے چڑتے ہوئے کہا۔ ”میں لوگوں کو صرف اس وجہ سے پسند نہیں کرتی ہوں کہ وہ وجہہ نوجوان ہوتے ہیں۔“

رون مصنوعی کھانی کھانتا ہوا زیر لب بڑھا ایسا۔ ”لاک ہارٹ!“

استقبالیہ ہال میں لگے اعلاء میے کا پورے سکول میں بہت گہرا اثر ہوا۔ اگلے ہفتے کے دوران ہیری جہاں بھی گیا، وہاں اسے لگا کہ لوگوں کے پاس گفتگو کا صرف ایک ہی موضوع بچا تھا..... اسے ہر جگہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے ہی با تیں سنائی دیں۔ انہوں کا بازار زور و شور سے گرم تھا۔ ایک طالب علم سے دوسرے تک اور پھر تیسرے اور چوتھے تک من گھڑت با تیں پھیلتی ہی جا رہی تھیں۔ ہر دوسرا فرد افواہ کو خوب مرچ مسالہ لگا کر بیان کرتا ہوا دھائی دے رہا تھا۔ وہ کون ہے جو ہو گورٹس کا چمپین بننے والا ہے؟ مقابلوں میں کون کون سے مراحل شامل ہوں گے؟ بیا وس بیٹھن اور ڈرم سڑا نگ ان سے کتنے مختلف ہوں گے؟

ہیری کا ذہن اس طرف بھی مبذول ہوا کہ اب سکول میں زوردار صفائی ہو رہی تھی۔ بہت ساری گندی تصاویر کو دھویا جا رہا تھا، جس سے ان میں رہنے والے لوگوں کو بڑی کوفت ہو رہی تھی۔ جب ان کے چہروں کو کس کر گڑا گیا اور گلابی کیا گیا تو وہ اپنے فریم میں ایک طرف بیٹھ کر بڑھا نے لگے۔ وہ انتہائی چڑھتے دکھائی دے رہے تھے۔ قبضے اچانک چمکنے لگے اور چوں چوں کی آواز کئے بغیر چلنے لگے۔ سکول کا چوکیدار آرگس فتح ہر اس طالب علم سے خونخوار طریقے سے پیش آ رہا تھا جو اپنے جو تینیں صاف رکھتا تھا۔ ایک بار تو

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

199

وہ پہلے سال کی دولڑ کیوں پر اتنی زور سے چینا کہ وہ دہشت زدہ ہو کر رونے لگیں۔  
ٹاف کے باقی لوگ بھی تنا و کاشکار دکھائی دیتے تھے۔

”لاگ بام، مہربانی کر کے تم ڈرم سٹر انگ کے کسی طالب علم پر یہ مت ظاہر کرنا کہ تم ایک آسان سامعمولی جادوئی کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتے ہو،“ پروفیسر میک گوناگل ایک مشکل سبق کے آخر میں غصے سے چین کر بولیں، جادوئی تغیرات کی کلاس میں جب نیول نے غلطی سے اپنے کانوں کو تھوہر کے کانٹے دار پودے میں بدل ڈالا تھا۔

جب وہ تمیں اکتوبر کی صبح ناشتے کیلئے بڑے ہال میں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ بڑے ہال میں لفربیب سجاوٹ کی جا چکی تھی۔  
دیواروں پر بڑے بڑے ریشمی بیزرنز لٹکے ہوئے تھے۔ وہاں ہو گورٹس کے ہر فریق کا ایک ایک بیزرنگ لگا ہوا تھا۔ سرخ بیزرن پر گری فنڈر کا سنہرہ اشیر ہوا تھا۔ نیلے بیزرن پر ریون کلا کا کاسنی رنگت والا عقاب ہوا تھا۔ زرد بیزرن پر ہفل پف کا سیاہ نجگو ہنا ہوا تھا۔ سبز بیزرن پر سلے درن کا سفید سانپ منقش تھا۔ اس اتذہ کی میزوں کے پیچھے سب سے بڑے بیزرن پر ہو گورٹس کا مونو گرام ہنا ہوا تھا۔ بڑا تیچ کا حرف، جس کے چاروں طرف شیر، عقاب، بجو اور سانپ بل کھاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری، رون اور ہر ماہی نے فریڈ اور جارج کو گری فنڈر کی میز پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ایک بار پھر وہ غیر معمولی طور پر باقی تمام لوگوں سے دوہست کر بیٹھے تھے اور دھمکی آواز میں بتیں کر رہے تھے۔ رون ان کی طرف بڑھا۔

”یہ تو بہت بڑی بات ہے۔“ جارج کافی ناراضگی بھرے لمحے میں فریڈ کر کہہ رہا تھا۔ ”لیکن اگر وہ ہم سے آمنے سامنے بات نہیں کرتے ہیں تو ہمیں انہیں خط بھیجنا پڑے گا یا پھر ہم اسے ان کے ہاتھ میں دے دیں گے۔ وہ ہم سے ہمیشہ تو نہیں نج سکتے۔“

”تم سے کون نج رہا ہے؟“ رون نے ان کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

”کاش تم نج جاتے؟“ فریڈ نے اس دخل اندازی پر چڑتے ہوئے کہا۔

” بتاؤ تو سہی ..... بڑی بات کیا ہے؟“ رون نے جارج سے پوچھا۔

”تم جیسے بھائی کا ہونا ..... جو ہر جگہ اپنی ناک نج میں گھسادیتا ہے۔“ جارج نے کہا۔

”کیا تم دونوں کو جادوگری سفریتی ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کی کوئی ترکیب سوجھی؟“ ہیری نے تجسس بھرے انداز میں دریافت کیا۔ ”کیا تم شامل ہونے کی کوشش کرو گے؟“

”میں نے پروفیسر میک گوناگل سے پوچھا تھا کہ چمپین کو کیسے منتخب کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔“ جارج نے تاسف بھرے لمحے میں کہا۔ ”انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنا منہ بند کر لوں اور اپنے خرسک کی تبدیلی ہیئت پر دھیان لگاؤں .....“

”کیا پہنچمپین کو کون کون سے کام کرنا ہوں گے؟“ رون نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”ہیری! مجھے پورا بھروسہ ہے کہ ہم وہ کام کر سکتے ہیں۔ دیکھو! ہم نے پہلے بھی تو خطرناک کام کئے ہیں۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

200

”وہ کام تم نے جوں کے پینل کے سامنے نہیں کئے تھے..... ہے نا؟“ فریڈ بولا۔ ”میک گوناگل کہتی ہیں کہ چمپین کو اس کا میابی پر نمبر ملیں گے کہ انہوں نے کتنی عمدگی کے ساتھ اپنے اہداف کو مکمل کیا ہے.....“

”جج کون ہیں؟“ ہیری نے پوچھا۔

”دیکھو! حصہ لینے والے سکولوں کے ہیڈ ماسٹر تو ہمیشہ جوں کے پینل میں رہتے ہی ہیں۔“ ہر ماہی نے فوراً جواب دیا۔ اس کی بات سن کر سبھی لوگ اسے تھوڑی حیرت سے دیکھنے لگے۔ ”کیونکہ وہ تینوں ہی 1792ء کے ٹورنامنٹ میں زخمی ہو گئے تھے جب وہ اڑدھا بے قابو ہو گیا تھا جسے تینوں چمپین کو پکڑنا تھا.....“

ہر ماہی نے دیکھا کہ سب لوگ اسے گھوڑر ہے ہیں تو وہ اس پر چڑ کر بولی۔ ”یہ تمام معلومات ہو گورٹس۔ ایک تاریخی مطالعہ نامی کتاب میں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ اور کسی کو یہ معلومات صرف اس لئے نہیں حاصل ہیں کیونکہ کسی بھی طالب علم نے اس کتاب کا مطالعہ کرنے کی رتی بھر بھی کوشش نہیں کی ہے۔“ ہر ماہی نے سکول میں آنے سے پہلے ہی اس کتاب کو اچھی طرح پڑھا تھا۔ وہ مزید بولی۔ ”ویسے تو یہ کتاب بھی پوری طرح قابل بھروسہ نہیں ہے۔ اس سے زیادہ مفید کتاب ہو گورٹس کی تاریخ تزمیں و اضافہ شدہ ایڈیشن، ہو گیا پھر ہو گورٹس کی بے حد متعصب اور منتخب تاریخ، جو سکول کے برے پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے۔“

”تم کہنا کیا چاہتی ہو؟“ رون نے جھنجلا کر پوچھا۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا جواب کیا ملے گا؟

”گھر بیلو خرس.....!“ ہر ماہی نے زور دے کر کہا اور ہیری کی توقع کے عین مطابق اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ ”ہو گورٹس ایک تاریخی مطالعہ کے ایک ہزار صفحات میں ایک بار بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ یہاں پر سو غلام کر رہے ہیں اور ہم سب ان پر جاری ظلم و ستم میں برابر کے شریک ہیں۔“

ہیری نے اپنا سر ہلا کیا اور انڈے کھانے میں مشغول ہو گیا۔ اس کی اور رون کی لاکھ کوششوں کے باوجود ہر ماہی کا گھر بیلو خرسوں کو انصاف دلانے کا عزم ذرہ بھر بھی نہیں ڈگم کیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ ان دونوں نے ایس پی ای ڈبلیو بیجز کے بد لے میں اسے دو سکل دے دیئے تھے لیکن انہوں نے ایسا صرف اس کا منہ بند رکھنے کیلئے کیا تھا۔ بہر حال ان کے سکل دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ اس وجہ سے تو ہر ماہی کا جوش و جذبہ مزید بڑھ گیا اور وہ اسی دن سے ہیری اور رون کا دماغ چاٹ رہی تھی۔ پہلے تو اس نے کہا کہ وہ خود بیجز لگائیں پھر وہ بولی کہ وہ دوسروں کو بھی بیجز پہنچ کیلئے تیار کریں۔ یہی نہیں، وہ تو ہر شام کو گری فنڈر ہال میں طلباء و طالبات کے سامنے چندے کا ڈبہ کھلکھلتی تھی اور ان سے چندہ مانگتی تھی۔

وہ غصے سے پوچھتی تھی۔ ”کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری چادریں کون بدلتا ہے؟ آتشدانوں میں آگ کون جلاتا ہے؟ کلاس روڈم کون صاف کرتا ہے؟ کھانا کون بناتا ہے؟..... یہ سبھی کام گھر بیلو خرس کرتے ہیں جو غلامی کی زندگی جی رہے ہیں اور جنہیں تنخواہ یا معاوضہ بھی نہیں دیا جاتا ہے.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

201

نیول اور اس جیسے کچھ لوگوں نے مخصوص اس لئے ہر ماہنی کو چندہ دے دیا تھا تاکہ وہ انہیں شعلہ بار نظرلوں سے نہ گھوڑے۔ ان میں سے کچھ تو اس باتوں میں تھوڑی بہت دلچسپی لینے لگے تھے لیکن اس کام میں زیادہ شرکت یا کوئی ذمہ داری نبھانے کیلئے قطعاً رضا مند نہیں تھے۔ کئی طلباء نے تو ہر ماہنی کی تحریک کو مذاق کا نشانہ بنایا اور اس پر پہنچتی کرنے سے باز نہ آئے۔

رون نے اپنی آنکھیں چھت کی طرف گھما لیں جہاں پر خزان کی دھوپ کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ فریڈ اپنے قورمے میں مشغول ہو گیا۔ (دونوں جڑواں بھائیوں نے یہ جزو خریدنے سے صاف انکار کر دیا تھا) بہرحال، جارج ہر ماہنی کی طرف مڑا۔

”سنو ہر ماہنی! کیا تم کبھی باور پی خانے میں گئی ہو؟“

”نہیں!“ ہر ماہنی نے نفی میں سر ہلا کیا۔ ”محظی لگتا ہے کہ طلباء کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے۔“

”ہم گئے ہیں.....“ جارج نے فریڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”کئی بار۔ کھانا لینے کیلئے۔ ہم گھر یا خرسوں سے ملے ہیں اور وہ وہاں پر خوش و خرم ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ ان کے پاس دنیا کا سب سے اچھا کام ہے.....“

”ایسا صرف اس لئے ہے کہ وہ ذہنی طور پر معذور ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں سالوں سے ان کے ذہن میں غلامی کا خیال..... ایک لاجواب اور مسحور کن روپ میں بھا دیا گیا ہے۔“ ہر ماہنی نے غصے سے کہا۔ لیکن اس سے اگلے جملے اوپر سے آتی ہوئی آوازوں کے شور میں دب کر رہ گئے تھے۔ الٰو ڈاک لے کر آئے تھے۔ ہیری نے عجلت میں اوپر دیکھا اور اگلے ہی لمحے اسے اپنادل بیٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ سفید ہیڈوگ پھر پھر اتنی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھی۔ ہر ماہنی نے فوراً باتوں کا سلسلہ بند کر دیا۔ ہیری کی طرح ہر ماہنی اور رون نے بھی ہیڈوگ کو پریشانی کے عالم میں دیکھا۔ وہ نیچے اتری اور ہیری کے کندھے پر آ کر بیٹھ گئی۔ ہیڈوگ نے اپنے پنکھ سمیٹنے اور نیچہ باہر نکال کر تھکے ہوئے انداز میں ہیری کی طرف بڑھا دیا۔

ہیری نے سیر لیں کا جوابی خط نکال لیا اور ہیڈوگ کو اپنا قورمہ میں ایک بڑی بوٹی نکال کر دے دی جو اس نے جھٹ پٹ ہڑپ کر لی تھی۔ ہیری نے جب تسلی کر لی کہ فریڈ اور جارج اب بھی جادوگری سے فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں گفتگو میں مصروف تھے تو وہ سرگوشی کے انداز میں سیر لیں کا خط رون اور ہر ماہنی کو پڑھ کر سنانے لگا۔

ہیری!

دھوکہ دینے کی کوشش اپھی تھی۔ میں واپس آپلا ہوں اور مکمل طور پر محفوظ اور روپوش ہوں۔ تم مجھے ہو گوئیں میں ہونے والے ہر اپہم واقعے یا ہادیت کی خبر دیتے رہنا۔ بار بار ہیڈوگ کا استعمال مت کردنا۔ الٰو بدلتے رہنا اور میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بس اپنا دھیان رکھنا اور اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔ میں نے تمہارے نشان کے بارے میں بھوکا تھا، اسے مت بھولنا۔

سیر لیں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

202

”اس تمہیں نے الودلنے کی تاکید کیوں کی ہے؟“ رون نے دھیرے سے پوچھا۔

”ہیڈوگ کو بار بار دیکھ کر لوگوں کو شک ہو جائے گا۔“ ہر ماہی نے فوراً جواب دیا۔ ”وہ الگ دھائی دیتی ہے۔ لوگوں کا دھیان اس کی طرف جاسکتا ہے کہ ایک سفید الوسیر لیں کی روپیشی کی جگہ تک بار بار کیوں جاتا ہے..... میرا مطلب ہے کہ ہیڈوگ کی نسل کے الہ ہمارے ملک میں عام طور پر نہیں پائے جاتے ہیں..... ہے نا؟“

ہیری نے خلط تھہ کر کے اپنے چونگے کی اندر ورنی جیب میں رکھ لیا اور سوچنے لگا کہ اس سے اس کی پریشانی کم ہوئی ہے یا پھر مزید بڑھ گئی ہے۔ اسے لگ رہا تھا کہ کسی کی نظر وہ میں آئے بغیر سیر لیں کا واپس لوٹ آنا بہت بڑی بات تھی۔ وہ اس بات سے بھی انکار نہیں کر سکتا تھا کہ سیر لیں کے قریب ہونے کی خبر پا کر اس کے من میں اطمینان سا چھا گیا تھا۔ کم از کم اسے اپنے خط کے جواب کیلئے زیادہ انتظار تو نہیں کرنا پڑے گا۔

”شکر یہ ہیڈوگ!“ اس نے اسے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ہیڈوگ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کلاکاری بھری۔ اس نے اپنی چونچ کچھ لمبھوں کیلئے سنگترے کے جوں والے پیالے میں ڈالی اور پھر اڑ کر چل گئی۔ یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ الگھر میں جا کر پُرسکون اور لمبی نیند لینے کی خواہش مند تھی۔

اس دن فضایں خوش کن توقعات کا احساس پھیلا ہوا تھا۔ کوئی بھی کلاس روم میں پڑھائی پر صحیح طرح سے توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔ سمجھی کے دل و دماغ پر شام کو آنے والے دو اجنبی سکولوں کے طلباء اور منتظمین کا الگ الگ تخیلاتی خا کہابھر رہا تھا۔ انہیں پڑھائی سے زیادہ آنے والے مہمانوں میں دلچسپی تھی۔ یہاں تک کہ جادوئی مرکبات کی کلاس بھی انہیں ہمیشہ جتنی مشکل نہیں لگی تھی کیونکہ وہ آدھا گھنٹہ پہلے ختم ہو رہی تھی۔ گھنٹی بجتے ہی ہیری، رون اور ہر ماہی نے جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹا اور گری فنڈر ہال کی راہ لی۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے بستے اور کتابیں رکھیں، انہیں جو ہدایت دی گئی تھی، اسی کے مطابق انہوں نے اپنے چونگے پہنے اور دوڑتے ہوئے نیچے اترے۔ وہ بڑے ہال میں پہنچ گئے تھے۔

تمام فریقوں کے سربراہ اپنے طلباء کی قطار میں بنوانے میں مصروف تھے۔

”ویزلي! اپنی ٹوپی سیدھی کرو،“ پروفیسر میک گوناگل نے رون کو جھپٹ کتے ہوئے کہا۔ ”مس پاٹیل! اس احمقانہ چیز کو اپنے بالوں میں سے نکالو،“

پاروتی پاٹیل نے منہ بسور کراپنی چھیا کے سرے پر سجاوٹی تیلی والا لکپ اتار لیا۔

”میرے پیچے چلو!“ پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ”پہلے سال والے بچے سب سے آگے رہیں گے..... کوئی حکم پیل نہیں کرے گا..... سمجھے!“

وہ سب قطار میں سامنے والی سیڑھیوں سے اترے اور سکول کے باہر میدان میں کھڑے ہو گئے۔ شام ٹھنڈی اور سہانی تھی۔

آسمان پر سرخی کا رنگ شروع ہو چکا تھا۔ پورا چاند سورج کی روشنی میں بھی آسمان کے پردے پر تاریک جنگل کے درختوں کی زرد ہوتی ہوئی چوٹیوں پر چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری سامنے کی چوٹی قطار میں جبکہ رون اور ہر ماٹی میں درمیان میں کھڑے تھے۔ اس نے دیکھا کہ سب سے سامنے والی قطار میں پہلے سال کے نئے بچے خوشی اور خوف کے ملے جلدیات میں کانپ رہے تھے، جن میں نہماڑ نہیں کریوی بھی شامل تھا۔

”لگ بھگ چمنج چکے ہیں۔“ رون نے اپنی چھڑی کو دیکھتے ہوئے سڑک کی طرف نظر دوڑائی۔ ”تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کیسے آئیں گے؟“

”محض معلوم نہیں.....“ ہر ماٹی نے سپاٹ لمحے میں کہا۔

ہیری نے آسمان کی طرف دیکھا جس میں اب ستارے نمودار ہونے لگے تھے۔

”تو پھر کیسے..... بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر.....؟“

”محض ایسا نہیں لگتا..... اتنی دور سے تو نہیں.....!“

”تو پھر یقیناً گھری کنجی سے؟“ رون نے اپنا خیال پیش کیا۔ ”یا پھر وہ ثقب اڑان بھرتے ہوئے آسکتے ہیں۔ وہ جہاں سے آ رہے ہوں گے، وہاں شاید سترہ سال سے کم عمر طلبہ کو ثقب اڑان بھرنے کی اجازت ہوگی؟“

”کوئی بھی ثقب اڑان کے ذریعے ہو گوئیں میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔“ ہر ماٹی نے بے چینی سے کہا۔ ”یہ بات محض تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی؟“

وہ تجسس بھری نظروں سے میدان کی طرف دیکھتے رہے جہاں اب آہستہ آہستہ اندر ہیرا ہونے لگا تھا۔ کوئی بھی چیز متحرک نہیں تھی۔ ہر چیز ساکت، صحیح سلامت اور بالکل پہلے ہی جیسی تھی۔ ہیری کو اب سردی کا احساس ہونے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ لوگ جلدی سے آ جائیں..... شاید غیر ملکی طلباء کسی ڈرامائی انداز سے آئیں۔ اسے یاد آیا کہ مسٹرویزی نے کیوڈنچ ورلڈ کپ سے پہلے خیمه لبستی میں کیا کہا تھا..... ہمیشہ یہی ہوتا ہے، جب ہم جادو گر کہیں اکٹھے ہوتے ہیں تو شان جھاڑ نے سے نہیں چوکتے ہیں۔“

اسی لمحے ان کے عقب میں سے ڈبل ڈور کی بلند آواز سنائی دی۔ ہیری نے لپٹ کر دیکھا۔ وہ دیگر اساتذہ کے ساتھ صدر دروازے میں کھڑے تھے۔

”اوہ! اگر میں غلط نہیں ہوں تو بیاوس بیٹن کا وفد آ رہا ہے۔“

”کہاں؟“ طلباء کے بڑے ہجوم میں سے کئی آوازیں گونجیں۔ وہ مختلف سمتوں میں گردان موڑ موڑ کر دیکھ رہے تھے۔

”وہاں.....“ چھٹے سال کا ایک طالب علم جو شیلے انداز میں تاریک جنگل کے اوپر اشارہ کرتے ہوئے چینا۔

کوئی بڑی چیز گھرے نیلے آسمان کو چیرتی ہوئی سکول کی طرف بڑھ رہی تھی۔ یہ چیز بہاری ڈنڈے سے ..... یا پھر سو بہاری

ڈنڈوں سے بھی.....کافی بڑی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ جوں قریب ہو رہی تھی اس کی جسامت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ”اوہ یہ کوئی ڈریگن ہے.....“ پہلے سال کا ایک طالب علم خوف سے چینا۔ مسلسل اوپر کی طرف دیکھنے کی وجہ سے اس کی گردان میں بل پڑ گیا تھا۔

”احمقوں جیسی بات مت کرو.....“ ڈنیس کریوی نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔ ”یہ اڑنے والا مکان ہے۔“ ڈنیس کا اندازہ کافی حد تک درست رہا۔....جب دیوہیکل ہیولہ تاریک جنگل کے درختوں کے اوپر سے ہوتا ہوا پاس پہنچا اور اس پر سکول کی بلند روشن کھڑکیوں کی روشنی پڑی تو سب نے دیکھا کہ یہ ایک نیلے رنگ کی دیوہیکل، بکھری، تھی جس کی جسامت کسی بڑے مکان کے برابر ہی تھی۔ وہ ہوائی بکھری اڑنے کی طرف آ رہی تھی۔ اسے پروں والے ایک درجن گھوڑے ہوا میں کھینچ رہے تھے۔ تمام گھوڑے آگے پیچھے سیدھی قطار میں جتے ہوئے تھے اور ان کی جسامت کسی ہاتھی سے کم نہیں تھی۔

جب ہوائی بکھری میدان کے قریب پہنچ گئی اور تیز رفتاری سے زمین پر اترنے کی تیاری کرنے لگی تو سامنے کی تین قطاروں کے پیچھے کی طرف کھسکنے لگے۔ پھر ان کے سامنے تیز دھماکہ دار آواز گونجی۔ جسے سن کر نیوں زمین سے کئی انجوں اور اچھل گیا اور اپنے عقب میں کھڑے سلے درن کے پانچویں سال کے طالب علم کے پاؤں پر چڑھ گیا۔ دھماکے کی آواز دراصل گھوڑوں کے بھاری بھرم کھروں کے زمین پر ٹکرانے سے پیدا ہوئی تھی۔ ایک سینئڈ بعد ہی بکھری کا پچھلا حصہ بھری زمین پر اتر گیا۔ بکھری ابھی تک اپنے بڑے بڑے پہیوں پر بربی طرح اچھل رہی تھی اور خوفناک گڑگڑا ہٹ کر رہی تھی۔ دیوہیکل سنہری گھوڑوں نے اپنے سر بلند کئے اور اپنی بڑی بڑی لال آنکھیں گھمائیں۔

ہیری نے دروازہ کھلنے سے پہلے ہی اس پر منقص نشان دیکھ لیا۔ (دو سنہری چھڑیاں ایک دوسرے کو ضرب کی شکل میں کاٹ رہی تھی، جن میں سے تین ستارے نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے)

ہلکے نیلے رنگ کا چوغہ پہننے ایک لڑکی ہوائی بکھری سے نیچے کو دی اور آگے جھکی۔ اس نے بکھری کے فرش پر جانے کیا کیا؟ کہ سنہری سیڑھیاں کھول کر لگا دیں۔ وہ موبد انداز میں پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ ہیری نے دیکھا کہ بکھری کے اندر سے اوپنی ایڑھی والا ایک چمکتا ہوا سیاہ جوتا باہر نکل رہا تھا۔....یہ جوتا بچے کی تین پہیوں والی سائیکل جتنا بڑا تھا۔ جوتے کے فوراً بعد اسے ایک عورت دکھائی دی۔ ہیری نے اپنی زندگی میں اتنی لمبی عورت پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اسے اگلے ہی پل دیوہیکل بکھری اور دیوہیکل گھوڑوں کا جوڑ سمجھ آ گیا تھا۔ کچھ بچوں نے اس سیخیم عورت کو جب دیکھا تو لا شعوری طور پر ان کے ہونٹوں سے آنکل گئی۔

ہیری نے اپنی زندگی میں اتنا مبارچوڑا ایک ہی شخص دیکھا تھا اور وہ ہیگر ڈا اور اس عورت کے پاؤں میں شاید ایک انج کا بھی فرق نہیں ہو گا۔ لیکن اسے ہیگر ڈا کو دیکھنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔ اس لئے یہ عورت (جواب سیڑھیوں سے نیچے اتر چکی تھی اور استقبال کے کیلئے منتظر مگر ششدرا بھیڑ کو دیکھ رہی تھی) کچھ زیادہ ہی لمبی لگ رہی تھی۔ وہ عورت اندر ہیرے میں سے نکل کر صدر

دروازے کی روشنی میں آئی تو لوگوں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ خوبصورت، زیتونی رنگت کا اور کافی چکنا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور کافی تھیں۔ اس کی ناک کسی قدر چونچ دار دکھائی دیتی تھی۔ اس کے بال اس کی گردن کے سرے پر چمکتے ہوئے جوڑے کی شکل میں بند ہے ہوئے تھے۔ وہ سر سے پاؤں تک سیاہ چمکدار لیشمی لبادے میں ملبوس تھی۔ اس کی موٹی گانٹھ دار انگلیوں میں شاندار قیمتی دودھیا نگینے جگہ گاریے تھے۔

ڈمبل ڈور تالیاں بجانے لگے۔ ان کی دیکھا دیکھی حیرت میں ڈوبے طلباء بھی تالیاں بجانے لگے۔ ان میں کچھ تو اس عورت کو پوری طرح سے دیکھنے کیلئے اپنے پنجوں کے بل پر کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ عورت پر سکون انداز میں مہربانیہ انداز میں مسکرائی اور ہاتھ بڑھا کر ڈمبل ڈور کی طرف بڑھنے لگی۔ ڈمبل ڈور ویسے تو کافی قد آور تھے مگر انہیں اس عورت کا ہاتھ چومنے کیلئے زیادہ جھکنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔

”ہر دلعزیز میڈم میکسم!“ انہوں نے کہا۔ ”ہو گورٹس میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔“

”ایشی ڈور!“ میڈم میکسم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ”مجھے امید ہے کہ آپ بالکل بخیریت ہوں گے۔“

”شکریہ..... میں بالکل ٹھیک ہوں۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔

”میرے شاگرد!“ میڈم میکسم نے اپنا ایک بڑا ہاتھ لا پر واٹی سے عقبی سمت میں ہلا کیا۔

ہیری کا دھیان اب تک پوری طرح سے میڈم میکسم پر مرکوز تھا۔ اس نے ہوائی بکھی کی طرف دیکھا۔ وہاں پر ایک درجن اڑکیاں لڑ کے کھڑے تھے جو سبھی سترہ سے انیس سال کی عمر والوں کے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بکھی سے اتر کر میڈم کا انتظار کر رہے تھے جو نہیں میڈم کا اشارہ ملا تو وہ قطار میں چلتے ہوئے میڈم کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ کانپ رہے تھے جس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں تھی کیونکہ وہ باریک ریشمی لبادے پہنے ہوئے تھے، ان پر کسی نے بھی موٹا چوغنہ نہیں پہننا ہوا تھا۔ ان میں سے کچھ نے تو سردی سے پچنے کیلئے اپنے سر سر پر اسکارف اور بدن پر شال لپیٹی ہوئی تھی۔ جہاں تک ہیری کو ان کے چہروں سے دکھائی دے رہا تھا (وہ میڈم میکسم کے چوڑے سائے میں کھڑے تھے) کہ وہ ہو گورٹس کی بلند و بالا قلعہ نما عمارت کو سہی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

”کارکروف آگیا.....؟“ میڈم میکسم نے پوچھا۔

”وہ کسی بھی پل یہاں آسکتے ہیں۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”آپ ان کا استقبال کرنے کیلئے یہیں رُکنا چاہیں گی یا پھر اندر چل گرمائی سے لطف اندوڑ ہونا پسند کریں گی۔“

”میرا خیال ہے کہ مجھے اور بچوں کو گرمائی کی زیادہ ضرورت ہے۔“ میڈم میکسم دھیمی سی مسکان کے ساتھ کہا۔ ”لیکن میرے گھوڑے.....“

”ہمارا جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والا استاد ان کی دیکھ بھال کر کے بے حد خوش ہو گا۔“ ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔ ”اس

وقت وہ اپنے جانوروں سے پیدا ہونے والے ایک سنگین معاہلے کو سلجنے کیلئے گیا ہوا ہے.....”

”دھماکے دارسترو!“ رون نے اچانک ہیری کی طرف سرگوشی کی۔

”میرے گھوڑوں کو سنبھالنے کیلئے کسی طاقت اور مضبوط شخص کی ضرورت پڑے گی۔“ میڈم میکسم نے کہا جیسے انہیں یہ شک ہو کہ ہو گوڑس کا جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کا کوئی بھی استادیہ کام شاید ہی کر پائے۔ ”وہ بہت منہ زور ہیں.....“

”میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ ہیگر ڈی یہ کام بآسانی کر لے گا۔“ ڈبل ڈور نے اپنی مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے.....“ میڈم میکسم نے اپنا سر تھوڑا جھکاتے ہوئے کہا۔ ”کیا آپ اپنے اس ہیگر ڈی کو یہ بتا دیں گے کہ میرے گھوڑے صرف جو کا پانی ہی پینا پسند کرتے ہیں؟“

”یہ کام ہو جائے گا.....“ ڈبل ڈور نے بھی اپنا سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”چلو.....“ میڈم میکسم نے رعب دار لمحے میں اپنے طلباء و طالبات سے کہا۔ ہو گوڑس کے ہجوم نے انہیں اور ان کے شاگردوں کو پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر جانے کیلئے راستہ دے دیا۔

”تمہیں کیا لگتا ہے کہ ڈرم سٹرانگ کے گھوڑے کتنے بڑے ہوں گے؟“ سمسیس فنی گن نے لیونڈر براؤن اور پاورتی پائل کے قریب کسی قدر جھکتے ہوئے ہیری اور رون سے پوچھا۔

”اگر وہ ان سے بھی بڑے ہوئے تو مجھے خدشہ ہے کہ ہیگر ڈانہیں بالکل سنبھال نہیں پائے گا۔ میرا مطلب ہے کہ اگر وہ اپنے دھماکے دارستروں کے حملے سے نجیگیا تب بھی وہ ان سے بڑے گھوڑوں کو نہیں سنبھال سکتا۔ کیا پتہ دھماکے دارستروں نے کیا کیا ہو گا؟“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”شاید وہ بھاگ نکلے ہوں گے!“ رون نے امید بھرے لمحے میں کہا۔

”اوہ..... ایسا مت کہو۔“ ہر ماٹی کا نپتی ہوئی بولی۔ ”ان کا میدان میں کھلے گھونمنے کا تصور ہی بڑا بھی انک ہے.....“ وہ اب تھوڑا کا نپتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے ونڈ کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ زیادہ تر طلباء منتظر نگاہوں سے آسمان کو ٹوٹا رہے تھے۔ کچھ منٹوں تک گھری خاموشی چھائی رہی۔ صرف میڈم میکسم کے دیو یہیکل گھوڑوں کے ہنہنے نے اور کھروں کو پٹختنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

.....  
پھر اچانک

”کیا تم نے کچھ سنا؟“ رون نے اچانک سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے سن لیا تھا۔ اندھیرے میں انہیں ایک عجیب سی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ یہ چوسنی جیسی آواز تھی جیسے کوئی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

207

بڑا وکیوم لکیز پانی میں چل رہا ہو۔

”جھیل.....“ لی جا رہا نے جھیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ”جھیل کی طرف دیکھو.....!“

وہ لوگ صحن کے بالائی حصے میں کھڑے تھے جہاں سے میدان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں سے انہیں جھیل کی چکنی کا لی سطح بھی واضح دکھائی دے رہی تھی۔ لیکن اب جھیل کی ہموار اور ساکت سطح میں عجیب ساتھ مبرپا تھا۔ جھیل کے پیچوں نیچ سے پانی اچھل اچھل کر کناروں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پانی بڑے بڑے بلبلوں میں ابلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ پانی کی لہریں بڑی ہو رہی تھیں اور وہ کچھ زدہ کناروں سے ٹکرانے لگیں۔ پھر اسی وقت جھیل کے عین وسط میں ایک یہ نرمودار ہوا جیسے کوئی بہت بڑا اپلگ جھیل کے فرش سے باہر نکلا ہو..... اس بھنوں کے نیچ سے ایک لمبا اور سیاہ کھمبا دھیرے دھیرے اوپر آٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ اور پھر ہیری کو مستول دکھائی دینے لگا۔

”یہ تو کسی بحری جہاز کا مستول محسوس ہوتا ہے۔“ اس نے رون اور ہر ماہنے سے کہا۔

دھیرے دھیرے شان کے ساتھ باد بانی جہاز پانی کی تہہ سے برآمد ہوتا چلا گیا اور پھر وہ پانی کی بالائی سطح پر جمنے لگا۔ وہ چاندنی میں چمک رہا تھا جیسے کسی حادثے کے بعد اس کی اچھی طرح مرمت کی گئی ہو۔ اس کی دھیمی روشنی کسی بھوت کی آنکھ کی مانند چمک رہی تھی۔ آخر کار زور دار دھماکے کی آواز کے ساتھ جہاز اچھل کر پانی سے پورا باہر نکل آیا۔ اب وہ بھرے ہوئے پانی کی سطح پر رینگتا ہوا کنارے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کچھ پل بعد انہیں پانی میں تیز چھپا کے کے ساتھ لنگر چھیننے کی آواز آئی اور پھر ایک تنخوا نیچے کی طرف جھکنے لگا۔

جہاز میں سے لوگ اترنے لگے۔ سب کو جہاز کی روشنی میں ان کی متھر پر چھائیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے دیکھا کہ سب کا حلیہ کریب اور گول جیسا ہی تھا..... لیکن جب وہ ایک قطار میں چلتے ہوئے بڑے ہال کے دروازے کی روشنی میں پہنچ تو اس نے دیکھا کہ ان کا قد کا ٹھنا تالماں باس لئے دکھائی دے رہا تھا کہ وہ موٹے اونی فر کے چونے پہنے ہوئے تھے۔ جو آدمی سکول کی طرف سب سے آگے آ رہا تھا وہ کچھ مختلف اونی کپڑوں میں ملبوس تھا۔ یہ باس اس کے بالوں کی طرح ریشمی اور سفید تھا۔

”ڈمبل ڈور.....“ اس نے ڈھلان چڑھ کر قریب آتے ہوئے جو شیلے انداز میں کہا۔ ”کیسے ہو ڈمبل ڈور..... میرے عزیز! کیسے ہو؟“

”بالکل ٹھیک..... تمہارا شکر یہ پروفیسر کا رکروف!“ ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

کار کروف کی آواز مخلی اور چکنی چڑھی تھی جب وہ سکول کے سامنے والے دروازے سے آتی ہوئی روشنی میں آیا تو طلباء نے دیکھا کہ وہ بھی ڈمبل ڈور کی طرح لمبا اور دبلا پلا تھا۔ لیکن ان کے سفید بال چھوٹے تھے اور بکری جسمی ڈاڑھی (جو ایک خمیدہ لچھے پر ختم ہوتی تھی) ان کی کمزور ٹھوڑی کوکمل طور پر ڈھانپ نہیں پا رہی تھی۔ جب وہ ڈمبل ڈور کے پاس پہنچ تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں ڈمبل ڈور کے ہاتھ جکڑ لئے۔

”آہ.....شاندار ہو گوڑس!“ انہوں نے سکول کی بلند و بالا عمارت کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کے دانت کسی قدر پیدے نظر آئے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں مسکراہٹ کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ ان کی آنکھوں میں مکاری اور عیاری کی چمک بھری ہوئی تھی۔ کارکروف آگے بولے۔ ”یہاں آ کر کتنا اچھا لگ رہا ہے۔ کتنا عمدہ..... وکٹر! ساتھیوں کو ساتھ لے کر اندر گرمائی میں چلو..... تمہیں یہ برا تو نہیں لگے گا، ڈمبل ڈور؟ وکٹر کو تھوڑا سردی سے زکام ہے.....“

کارکروف نے اپنے ایک شاگردو پکڑ کر آگے آنے کا اشارہ کیا۔ جب وہ لڑکا پاس سے گزرتا تو ہیری کو ایک بڑے اور خمیدہ ناک کی جھلک دکھائی دی اور موٹی سیاہ گھنی بھنوں میں بھی۔ تبھی رون نے ہیری کے ہاتھ پر مکا مارا اور اس کے کان میں سرگوشی کی حالانکہ ہیری پہلے ہی اس لڑکے کو پہچان چکا تھا۔

”ہیری..... یہ تو کیرم ہے!“



سوہواں باب

## شعلوں کا پیالہ

”مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔“ رون نے بے تابی سے کہا۔ جب ہو گورٹس کے طلباء سیڑھیوں پر ڈرم سٹر انگ کے وفد کے تعاقب میں قطار بنا کر چڑھنے لگے۔ ”کیرم آیا ہے ہیری..... وکٹر کیرم!“

”رون! تم اتنے بے قابو کیوں ہو رہے ہو، وہ محض ایک کیوڈچ کھلاڑی ہی تو ہے۔“ ہر ماں کی بولی۔

”صرف ایک کیوڈچ کھلاڑی؟“ رون نے بھنوئیں تانتے ہوئے کہا اور ہر ماں کی طرف اس انداز سے دیکھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا ہو۔ ”ہر ماں! وہ کیوڈچ کی دنیا کا سب سے اچھا متلاشی ہے۔ میں نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ سکول میں پڑھتا ہو گا؟“

جب وہ ہو گورٹس کے باقی طلباء و طالبات کے ساتھ راہداریوں کو طے کرتے ہوئے استقبالیہ ہال میں جانے لگے تو ہیری نے دیکھا کہ لی جا رہا ہے اچھل کر کیرم کے سر کے عقبی حصے کو اچھی طرح سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چھٹے سال کی کچھ لڑکیاں چلتے چلتے اپنی جیبوں میں بے قراری سے ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

”اوہ! مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔ میرے پاس ایک بھی قلم نہیں ہے۔“

”تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ لپ سٹک سے میرے ہیئت پر آٹو گراف دے گا؟“

”واقعی.....“ ہر ماں نے تیز آواز میں کہا جب وہ لپ سٹک کی بحث میں اُبھی لڑکیوں کے پاس سے گزری۔

”اگر موقع ملا تو میں بھی اس کا ایک آٹو گراف لے لوں گا۔“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”تمہارے پاس قلم تو ہے نا ہیری!“

”نہیں! میری ساری قلمیں اوپر بستے میں پڑی ہیں۔“ ہیری نے جواب دیا۔

وہ گری فنڈر کی میز تک پہنچے اور اپنی نشستیں سنپھال لیں۔ رون ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے دروازہ دکھائی دیتا ہو کیونکہ کیرم اور ڈرم سٹر انگ کے باقی طلباء اب بھی ہال میں ہی کھڑے تھے۔ وہ یہ طنہیں کر پار ہے تھے کہ کہاں بیٹھا جائے؟ بیاوس بیٹھن کے لوگوں نے بیٹھنے کیلئے ریون کلا کی میز چھتی تھی اور وہ بڑے ہال کو اسی بھری نظر وں سے دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے تین نے تواب بھی اپنے سر پر

اسکارف اور بدن پر شال لپیٹی ہوئی تھی۔

”اتنی زیادہ سردی تو نہیں ہے۔“ ہر ماٹنی نے انہیں چڑھ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ”وہ لوگ اپنے چونے کیوں نہیں لائے؟“

”یہاں آ جاؤ..... یہاں آ کر بیٹھ جاؤ!“ رون نے پھسپھسا کر کہا۔ ”یہاں آ جاؤ ہر ماٹنی! تھوڑا اکھسکو..... جگہ بناؤ!“

”کیا.....؟“

”اوہ! بہت دیر ہو گئی.....“ رون نے مایوسی بھرے لبجے میں کہا۔

وکٹر کیرم اور ڈرم سٹر انگ کے باقی لوگ سلے درن کی میز پر بیٹھ چکے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ملفواۓ، کریب اور گول اس بات پر بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ملفواۓ آگے جھک کر کیرم سے بتائیں کرنے لگا۔

”ٹھیک ہے..... اسے مکھن لگاؤ، ملفواۓ!“ رون نے غصے سے کہا۔ ”میں شرط لگاتا ہوں کہ کیرم اس کی حقیقت پہچان لے گا..... لوگ اسے ہر وقت مکھن لگاتے رہتے ہوں گے..... تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ لوگ کہاں سوئیں گے؟ ہیری، ہم کیرم کو اپنے کمرے میں سلاسلتے ہیں..... میں اسے اپنا پلٹگ دے دوں گا اور خود خیمه بستر پر سو جاؤں گا..... اس میں مجھے ذرا بھی پریشانی نہیں ہوگی۔“

یہ سن کر ہر ماٹنی بے ساختہ ہنس پڑی۔

”ڈرم سٹر انگ کے طلباء بیا وکس بیٹھن کے طلباء سے زیادہ خوش و خرم دکھائی دے رہے ہیں۔“ ہیری نے اچانک کہا۔

ڈرم سٹر انگ کے طلباء نے اب اپنے اضافی موٹی فروائے اونی چونے اتار دینے تھے اور وہ اب بڑی دلچسپی سے بڑے ہال کی ستاروں بھری چھپت کو دیکھ رہے تھے۔ ان میں دو تین تو میز پر رکھی سنہری پلیٹوں اور پیالوں کو اٹھا کر اور الٹ پلٹ کر غور سے معائنہ کرنے میں مصروف تھے۔ وہ خاصے متاثر دکھائی دیتے تھے۔

اسا تذہ والی میز پر چوکیدار فلیچ اضافی کرسیاں لگاتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ موقعہ کی مناسبت سے اپنا پرانا ٹیل کوٹ پہنے ہوئے تھا۔

ہیری کو یہ دیکھ کر حیراگی ہوئی کہ اس نے چار اضافی کرسیاں لگائی تھیں۔ دو ڈبل ڈور کی دائیں طرف اور دو ان کی بائیں طرف۔

”دو ہی لوگ تو آئے ہیں؟“ ہیری نے پلٹ کر کہا۔ ”فلیچ چا کر سیاں کیوں رکھ رہا ہے؟ اور کون آنے والا ہے.....؟“

”ار..... ہاں!“ رون کے منہ سے عجیب سی آواز لگی۔ اس کا پورا دھیان ابھی تک کیرم پر جما ہوا تھا۔ اب تمام طلباء بڑے ہال میں پہنچ چکے تھے اور اپنی اپنی نشتوں پر بیٹھ گئے تھے۔ کچھ دیر بعد اساتذہ اندر داخل ہوئے۔ تمام اساتذہ بلند چبوترے پر رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھے اور اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان ہو گئے۔ آخر میں میڈم میکسیم اور پروفیسر کارکروف، ڈبل ڈور کے ہمراہ ہال میں آئے۔ اپنی ہیڈ مسٹر کو دیکھ کر بیا وکس بیٹھن کے تمام طلباء اچھل کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ ہو گورٹس کے کچھ طلباء یہ منظر دیکھ کر ہنسنے لگے لیکن بیا وکس بیٹھن کے طلباء کو یہ دیکھ کر کوئی فرق نہیں پڑا اور وہ تب تک انتظار میں کھڑے ہی رہے جب تک میڈم میکسیم ڈبل ڈور کی بائیں طرف بیٹھ نہیں گئی تھیں۔ بہر حال ڈبل ڈور کھڑے رہے۔ انہیں کھڑا دیکھ کر بڑے ہال میں خاموشی چھا گئی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

211

”شام بخیر..... حاضرین و ناظرین! ..... سب سے خاص طور پر ..... مہماںوں سے!“ ڈبل ڈور نے غیر ملکی طباء کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ”آپ سبھی کو ہو گوڑس میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ مجھے پوری امید اور کامل یقین ہے کہ آپ یہاں پر آرام اور خوشی سے رہیں گے۔“ بیا کس بیٹن کی ایک اڑکی جواب بھی سر پر مفلر باندھے ہوئے تھی، یہ سن کر طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔ ہر ماں نے اس کی طرف شعلہ بارنگا ہوں سے گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ”کوئی بھی تمہیں یہاں زبردستی تو نہیں روک رہا ہے۔“

”سہ فریقی ٹورنامنٹ کا باضابطہ آغاز اس جشن کی دعوت کے بعد کیا جائے گا۔“ ڈبل ڈور نے کہا۔ ”اب میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بلا تکلف کھائیے پینے ..... اور ہو گوڑس میں گھر جیسی راحت محسوس کیجئے۔“ جیسے ہی وہ اپنی بات مکمل کر کے کرسی پر بیٹھے تو ہیری نے دیکھا کہ پروفیسر کارکروف فوراً ڈبل ڈور کی طرف جھک کر گفتگو کرنے لگے۔ اگلے لمحہ ہمیشہ کی طرح سب کے سامنے رکھی ہوئی خالی ٹرے اور ڈنگوں میں گرم اور خوشبودار کھانا نمودار ہو گیا جس میں سے بھاپ اٹھ رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ باورچی خانے کے تمام گھر بیلو خرسوں نے دعوت کیلئے اپنی پوری تو انائی صرف کر دی تھی۔ ہیری نے اس سے پہلے اپنی میزوں پر اتنی انواع کا کھانا نہیں دیکھا تھا۔ ان میں سے کئی جیرت انگیز طور پر غیر ملکی دکھائی دے رہے تھے۔ ”وہ کیا ہے؟“ رون نے ایک پکوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جو بام مچھلی کے قورے جیسی دکھائی دے رہی تھی اور خورد نی کھمبی کے سالن اور گردوں کی پڈنگ کے درمیان میں رکھی ہوئی تھی۔

”بولا باس!“ ہر ماں نے جلدی سے بتایا۔

”خدا بھلا کرے .....“ رون منہ سکوڑ کر بولا۔

”یہ فرانسیسی پکوان ہے۔“ ہر ماں نے کہا۔ ”میں نے دو سال پہلے فرانس میں گرمیوں کی چھٹیاں مناتے ہوئے اسے کھایا تھا۔ یہ بہت مزیدار ہوتا ہے۔“

”میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔“ رون نے کہا اور کالے رنگ کی پڈنگ لے لی۔

بڑے ہال میں مشکل سے میں غیر ملکی طباء کا ہی اضافہ ہوا تھا۔ لیکن نجانے کیوں آج بڑے ہال میں ہمیشہ سے کچھ زیادہ ہی بھیڑ کا احساس ہو رہا تھا۔ شاید ایسا اس لئے تھا کہ ان کی رنگیں یونیفارم ہو گوڑس کے طباء کے سیاہ لبادوں سے کافی الگ تھی۔ فر کے اونی چوغے اتارنے کے بعد ڈرم سٹر انگ کے طباء کے خون جیسے گھرے سرخ رنگ کے لبادے نظر آنے لگے۔

جشن کی دعوت شروع ہونے کے میں منٹ بعد ہمگر ڈسانتڈ کی میز کے عقبی دروازے سے ہال میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ کنارے پر پڑی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہیری، رون اور ہر ماں کی طرف دیکھا اور اپنا ہاتھ ہلا کر انہیں اشارہ کیا۔ اس کے ہاتھ پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

”دھماکے دار سفر طھیک ٹھاک ہیں ہیگر ڈ؟“ ہیری نے زور سے پوچھا۔

”مزے میں ہیں.....“ ہیگر ڈ نے خوشی سے جواب دیا۔

”ہاں! مجھے یقین ہے کہ وہ بہت مزے میں ہوں گے۔“ رون دھیرے سے بولا۔ ”ایسا لگتا ہے کہ آخراب انہیں اپنا من پسند کھانا ملے ہی گیا ہے؟ ہیگر ڈ کی موٹی موٹی انگلیاں.....“

”معاف کیجئے..... کیا میں یہ بولا باس لے سکتی ہوں؟“ اسی پل ایک سریلی آواز سنائی دی۔ یہ بیاوس بیٹن کی وہی لڑکی تھی جو ڈبل ڈور کے خطاب کے دوران ہنسی تھی۔ اس نے اب اپنا مفلر ہٹایا تھا۔ اس کے سنبھارے لمبے بال کرتک آرہے تھے۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں گہری نیلی تھیں اور اس کے دانت بہت سفید اور جاذب نظر تھے۔ رون کا چہرہ چینگنی پڑ گیا۔ وہ اسے ٹکلٹکی باندھ کر دیکھے جا رہا تھا۔ اس نے جواب دینے کی کوشش میں منہ کھولا لیکن منہ سے ایک بھی لفظ باہر نکل نہیں پایا۔

”ہاں..... اسے لے لجئے!“ ہیری نے بولا بس کا ڈونگا اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”آپ لوگوں نے اسے چکھا ہے؟“

”ہاں!“ رون نے زور زور سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”ہاں! یہ بہت مزیدار ہے۔“

اس لڑکی نے ڈونگا اٹھایا اور اسے احتیاط کے ساتھ ریون کلا کی میز کی طرف لے گئی۔ رون اب بھی اس لڑکی کو اس طرح گھور رہا تھا جیسے اس نے زندگی میں پہلے کبھی کوئی لڑکی دیکھی ہی نہ ہو۔ ہیری اس کی حالت دیکھ کر ہنسنے لگا۔ اس کی ہنسی کی آواز سن کر رون دوبارہ ہوش میں آگیا۔

”وہ بالکل موتنی ہے۔“ اس نے ہیری سے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”ظاہر ہے، وہ نہیں ہے۔“ ہر ماہنی چڑتے ہوئے بولی۔ ”کوئی اور لڑکا تو اس کی طرف گدھوں کی طرح نہیں دیکھ رہا ہے۔“ لیکن یہ بات پوری طرح درست نہیں تھی۔ جب وہ لڑکی ہال کے پار گئی تو کئی لڑکوں کے سر گھومے اور ان میں کچھ تو رون کی طرح ہی کچھ لمحوں کیلئے مہبوت ہو کر رہ گئے تھے۔

”میں تمہیں بتا دوں کہ وہ لڑکی عامتی بالکل نہیں ہے۔“ رون نے ایک طرف جھکتے ہوئے کہا تاکہ وہ اسے اچھی طرح سے دیکھ سکے۔ ”ہو گورٹس میں ایسی لڑکیاں کہاں ہیں؟“

”ہو گورٹس کی لڑکیاں بھی بہت اچھی ہیں۔“ ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ چوچینگ سنہری بالوں والی لڑکی سے کچھ ہی فاصلے پڑنے لگی ہوئی تھی۔

”جب تم دونوں کی آنکھیں واپس یہاں لوٹ آئیں گی۔“ ہر ماہنی نے درشت لبھ میں کہا۔ ”تب تمہیں یہ دکھائی دے گا کہ ابھی یہاں کون آیا ہے؟“

وہ اساتذہ کی میز کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ باقی بچی ہوئی دو خالی کرسیاں اب بھر چکی تھیں۔ لیوڈ و بیگ میں، پروفیسر کا رووف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ میدم میکسیم کے ساتھ پرسی ویزی کے باس مسٹر کراوچ بیٹھے ہوئے تھے۔

”یہ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟“ ہیری نے انہیں دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا۔

”انہوں نے ہی جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا ہے۔ ہے نا؟ مجھے لگتا ہے کہ وہ اب یہاں پر اس کا باقاعدہ آغاز دیکھنے کیلئے پہنچے ہیں۔“ ہر ماہنی نے جواب دیا۔

جب کھانے کا دوسرا دور شروع ہوا تو انہیں کئی تعجب انگیز چیزیں دیکھنے کو ملیں۔ رون نے ایک عجیب سی زرد فرانسیسی پڈنگ کو غور سے دیکھا اور اسے اپنے دائیں طرف سر کا دیا تاکہ یہ ریون کلا کی میز پر صاف دکھائی دے سکے۔ ایسا لگتا تھا کہ موقتی جیسی لڑکی کا پیٹ بھر چکا تھا، اس لئے وہ اسے لینے کیلئے نہیں آئی تھی۔

جب کھانے کا دور مکمل ہوا اور پلیٹیں بالکل صاف اور کوری ہو گئیں اور پکوانوں کے ڈو نگے غائب ہو گئے تو ڈبل ڈوراپنی نشست سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہال میں اب ایک عجیب سے تناول کی فضا پھیل گئی۔ ہیری کو بھی ہلاکا ساتھ محسوس ہوا اور وہ سوچنے لگا کہ اب کیا ہونے والا ہے؟ کچھ دور بیٹھے فریڈ اور جارج آگے جھک کر ڈبل ڈور کو بہت غور سے نکلنکلی باندھے دیکھ رہے تھے۔

”اب وقت آچکا ہے۔“ ڈبل ڈور نے اپنی طرف مڑی گردنوں کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ”جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ بس شروع ہونے ہی والا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم صندوق یہاں لاٹیں۔ میں آپ کو کچھ بتیں بتانا چاہوں گا.....“

”صندوق.....؟“ ہیری نے تعجب بھری آواز میں کہا۔ رون نے محض کندھے اچکا دیئے۔

”میں آپ کو اس سال کے قوانین بتانا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں آپ کا تعارف دو ہستیوں سے کروانا چاہوں گا۔ مسٹر بارٹی میوس کراوچ، جو جادوئی ملکے میں بین الاقوامی تعلقات عامہ کے شعبے کے سربراہ ہیں۔“ بلکی سی تالیاں بھیں۔ ”اور مسٹر لیوڈ و بیگ میں، جادوئی کھیل اور فنونِ لطیفہ کے شعبے کے سربراہ۔“

مسٹر کراوچ کی بہت مسٹر بیگ میں کیلئے کچھ زیادہ ہی زور سے تالیاں بھیں۔ شاید اس لئے کہ وہ کیوڈچ کے مشہور کھلاڑی تھے یا صرف اس لئے کہ وہ زیادہ ملنسار اور بنس مکھ دکھائی دیتے تھے۔ انہوں نے تالیوں کا جواب بنس کر اور ہاتھ ہلا کر دیا۔ جبکہ مسٹر بارٹی میس کراوچ اپنانام لئے جانے پر نہ تو مسکرائے اور نہ ہی انہوں نے اپنا ہاتھ اٹھایا تھا۔ کیوڈچ ورلڈ کپ میں مسٹر کراوچ کے نئے سوت کو یاد کرتے ہوئے ہیری نے سوچا کہ وہ سوت کے بجائے جادوگروں کے لباس میں زیادہ عجیب دکھائی دے رہے تھے۔ ڈبل ڈور کے لمبے سفید بالوں اور ڈاٹھی کے پاس ان کی ٹوٹھ برش جیسی موچھیں اور نفاست سے سیدھی نکلی ہوئی مانگ بہت عجیب دکھائی دے رہی تھی۔

”مسٹر بیگ میں اور مسٹر کراوچ، جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کی تیاری کیلئے پچھلے کچھ مہینوں سے مشقت آمیز محنث کر رہے ہے۔“

ہیں اور وہ دونوں پروفیسر کارکروف، میڈم میکسیم اور میرے ساتھ تینوں سکولوں کے چمپین کی صلاحیتوں کی جانچ اور انتخاب، مقابلوں کے نتائج کو مرتب کرنے اور حتمی فیصلے کیلئے جوں کے فرائض ادا کرنے کی ذمہ داری بھائیں گے یعنی سفریقی مقابلوں کیلئے پانچ رکنی جوں کا پینل تشکیل دیا گیا ہے۔“

چمپین کا لفظ سنتے ہی سب طلباء کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ شاید ڈبل ڈور طلباء کے اچانک خاموش ہو جانے کا مطلب سمجھ گئے کیونکہ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مسٹر فلچ! براہ کرام وہ صندوق اندر لے آئیے۔“

فلچ جوہاں کے دور والے کونے میں منڈلا رہا تھا، اب ڈبل ڈور کے پاس آگیا۔ اس کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک بڑا صندوق تھا جس پر بیش قیمت جواہرات سے جڑے ہوئے تھے۔ یہ صندوق خاصا پرانا دکھائی دے رہا تھا۔ طلباء اب ڈھیمی آواز میں چہ میگویاں کرنے لگے۔ ڈینس کریوی تو صندوق کو اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے اتنا بے تاب ہوا کہ وہ اپنی کرسی پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ بہر حال اس کی لمبا اتنی کم تھی کہ کرسی پر چڑھنے کے بعد بھی اس کا سر زرا سا اونچا نہیں ہو پایا تھا۔

” منتخب ہونے والے چمپین نے جن مراحل کو طے کرنا ہے ان کا مکمل معائنہ مسٹر کراوچ اور مسٹر بیگ میں پہلے ہی کر چکے ہیں۔“ ڈبل ڈور کہا جب فلچ نے صندوق کو پوری احتیاط سے میز کے اوپر سب کے سامنے رکھ دیا تھا۔ ”اور انہوں نے ہر چمپین کے لئے خصوصی انتظام کر دیئے ہیں۔ کل تین اہداف سر کرنا ہوں گے جو سکول کے پورے رقبے میں کہیں بھی رکھے جائیں گے۔ کئی الگ الگ طریقوں سے چمپین کا امتحان لیا جائے گا..... اُن کی جادوگری منصوبہ بندی ..... اُن کی بلند ہمت ..... اُن کی چھپی ہوئی صلاحیتیں اور ظاہر ہے، خطرات کا سامنا کرنے کی جرأت۔“

آخری جملے کو سن کر پورے ہاں کو سانپ سو نگھ لیا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی سانس بھی نہیں لے رہا ہو۔

” جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس ٹورنامنٹ میں صرف تین چمپین حصہ لیں گے۔“ ڈبل ڈور نے اطمینان بھرے لمحے میں کہا۔ ” ہر سکول کا ایک ایک چمپین اس میں حصہ لے گا۔ ہر چمپین کو اس کی کوشش اور کامیابی پر نمبر دیئے جائیں گے۔ آخر میں ان کی کارکردگی کو جانچا جائے گا کہ کس نے اپنے کٹھن مرحلے کو کس قدر خوبصورتی اور مہارت کے ساتھ مکمل کیا ہے؟ ہر مرحلے کے نمبروں کو آخر میں جمع کیا جائے گا جو چمپین سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا، وہی اس سفریقی ٹورنامنٹ کے انعامی کپ کا حقدار سمجھا جائے گا۔ اصل چمپین کا انتخاب ایک بالکل غیر جائز اندھج کرے گا..... یعنی شعلوں کا پیالہ!“

ڈبل ڈور نے اب اپنی چھڑی باہر نکالی اور اس سے صندوق کو تین بار ٹھوzn کا ڈھکن چر کی آواز نکالتا ہوا دھیرے دھیرے کھلنے لگا۔ ڈبل ڈور نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا اور لکڑی کا ایک بڑا پیالہ باہر نکالا۔ یہ بہت ہی عام سا پیالہ تھا، فرق صرف اتنا تھا کہ اس میں نیلے اور سفید شعلے اٹھ رہے تھے۔ پیالہ نکالنے کے بعد ڈبل ڈور نے صندوق بند کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے شعلوں

کے پیالے کا احتیاط کے ساتھ صندوق کے اوپر رکھ دیتا کہ ہال میں موجود ہر فرد اسے اچھی طرح دیکھ لے۔

”جو بھی فرد چمپین کے دعویدار کے روپ میں اپنا نام غیر جانبدارانہ نجح کے سپرد کرنا چاہتا ہے، اسے ایک چرمی کا غذ پر اپنا اور اپنے سکول کا نام لکھ کر اس پیالے میں ڈالنا ہوگا۔“ ڈمبل ڈور نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ”اپنے سکول کے چمپین بننے کی امیدواری کیلئے آپ کے پاس چوبیس گھنٹے ہیں۔ اسی دوران آپ نے اپنے نام شعلوں کے پیالے میں ڈالنا ہیں۔ کل ہیلو و مین کی رات کو یہ پیالہ ان تین چمپین کے نام ہمیں بتا دے گا جو اس کی رائے میں اپنے اپنے سکولوں کا نام روشن کرنے کیلئے سب سے زیادہ باصلاحیت ہوں گے۔ پیالہ آج تمام رات بیرونی ہال میں پڑا رہے گا۔ جہاں چمپین شپ میں حصہ لینے کا امیدوار کوئی بھی طالب علم اس میں اپنا نام ڈال سکتا ہے۔“

”کوئی نابالغ اس میں اپنا نام نہ ڈال پائے۔“ ڈمبل ڈور نے گری فنڈر کی میز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اس لئے بیرونی ہال میں شعلوں کا پیالہ رکھنے کے بعد میں اس کے چاروں طرف عمر کی طے شدہ حد کا حصار کھینچ دوں گا۔ سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی طالب علم اس حصار کے اندر قطعی داخل نہیں ہو پائے گا۔“

”اوہ آخر میں..... آپ میں سے جو بھی اس سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کے امیدوار ہیں، انہیں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ محض شو قیہ طور پر ان مقابلوں میں اپنا نام مت ڈالنے۔ اگر شعلوں کے پیالے نے آپ کو منتخب کر لیا تو اس کے بعد آپ کو مقابلے کے تمام پر خطر مر احل میں یقینی طور پر حصہ لینا ہوگا۔ پیالے میں آپ کا نام پہنچنے کے بعد آپ ایک الٹ جادوئی معاملہ میں بندھ جائیں گے۔ چمپین بننے کے بعد آپ کسی بھی طور پر اپنا فیصلہ نہیں بدلتے ہیں۔ اس لئے شعلوں کے پیالے میں اپنا نام ڈالنے سے پہلے یہ خوب اچھی طرح سے سوچ بچار کر لیجئے کہ آپ واقعی خطرات سے گھرے مقابلوں میں حصہ لینے کیلئے دل و جان سے تیار ہیں..... اب مجھے لگتا ہے کہ سونے کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ سب کوشب بخیر!“

”حدود عمر کا حصار.....؟“ فریڈ ویزی نے کہا، جب وہ لوگ بڑے ہال سے نکل کر گری فنڈر مینار کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ فریڈ کی آنکھوں میں عجیب سی چمک موجود تھی۔ وہ بولا۔ ”اسے تو عمر بڑھانے والے سیال سے چکھہ دیا جا سکتا ہے ہے نا؟ اور ایک بار ہمارا نام پیالے میں پہنچ گیا تو پھر کوئی پریشانی نہیں ہے..... شعلوں کے پیالے کو یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ ہم سترہ سال کے ہیں یا نہیں.....“

”مجھے نہیں لگتا ہے کہ سترہ سال سے کم عمر والے کسی جادوگر کے پاس چمپین بننے کا زیادہ موقعہ ہے۔“ ہر مائی نے کہا۔ ”ہمیں اتنا زیادہ جادو نہیں آتا ہے.....“

”یقیناً تمہیں نہیں آتا ہوگا۔“ جارج نے فوراً کہا۔ ”ہیری! تم تو شعلوں کے پیالے میں اپنا نام ڈالنے کی کوشش کرو گے، ہے نا؟“

ہیری نے کچھ لمحوں تک ڈبل ڈور کی بھی ہوئی باتوں کے بارے میں سوچا کہ سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی طالب علم اپنا نام نہ ڈالے لیکن پھر جادوگری کے سفر لیقی ٹور نامنٹ کا کپ کے فاتح کے روپ میں اس اپنی تخیل کا دھنڈ کا دیکھا..... اس نے سوچا، اگر سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی جادوگر حدم عمر کا حصار پار کرنے میں کامیاب ہو گیا تو ڈبل ڈور کتنے ناراض ہوں گے.....؟  
”وہ کہاں ہے؟“ رون نے کہا جو نسلگو کا ایک بھی لفظ نہیں سن پایا تھا بلکہ ہجوم میں کیرم کو ڈھونڈ رہا تھا۔ ”ڈبل ڈور نے یہیں بتایا تھا کہ ڈرم سٹرانگ کے طلباء کہاں سوئیں گے؟“

لیکن سلے درن کی میز کے پاس پہنچتے ہی اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا۔ وہاں پر پروفیسر کارکروف اپنے طلباء کو اٹھا رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ ”چلو! واپس جہاز میں چلتے ہیں۔ وکٹری میں کیسا محسوس ہو رہا ہے؟ تمہاری طبیعت تواب ٹھیک ہے نا؟ کیا تم نے ٹھیک طرح سے کھانا کھایا؟ کیا میں تمہارے لئے باور پی خانے تھوڑی سی گرم سخنی بھجواؤں.....؟“

ہیری نے دیکھا کہ کیرم نے اپنے فر کے موٹے کپڑے پہنٹے ہوئے انکار میں سر ہلا دیا۔

”پروفیسر! مجھے تھوڑی سخنی چاہئے۔“ ڈرم سٹرانگ کے ایک طالب علم نے بڑے امید بھرے لمحے میں کہا۔

”پولیسکوف! میں نے تم سے نہیں پوچھا تھا۔“ پروفیسر کارکروف نے اسے جھوٹ کرنے ہوئے کہا اور ان کا مشقانہ لہجہ پل بھر میں غائب ہو گیا۔ ”میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے ایک بار پھرا پنے کپڑوں پر کھانا گرا لیا ہے..... پھوہڑ کے!“

کارکروف مڑے اور اپنے طلباء کے گروہ کو ساتھ لے کر دروازے کی طرف بڑھے۔ وہ ٹھیک اسی وقت دروازے پر پہنچے جب

ہیری، رون اور ہر ماٹنی وہاں پہنچے تھے۔ ہیری نے رک کر انہیں پہلے گزرنے کیلئے راستہ دے دیا۔

”شکریہ.....“ کارکروف نے اسے دیکھتے ہوئے لاپرواٹی سے کہا اور اگلے ہی لمحے وہ ٹھیک کر ڈک کر رک گئے۔ انہوں نے اپنا سر واپس ہیری کی طرف گھما یا اور اس کی طرف ایسے گھورا جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا ہو۔ اپنے ہیڈ ماسٹر کے پیچھے چلتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے طلباء بھی رُک گئے تھے۔ کارکروف کی آنکھیں ہیری کے چہرے کا طواف کرتے ہوئے اس کے ماتھے کے نشان پر جا کر ٹھہر گئیں۔ ڈرم سٹرانگ کے طلباء بھی ہیری کی طرف حیرانگی سے دیکھنے لگے، ہیری نے انکھیوں سے دیکھا کہ ان میں سے کچھ لڑکوں نے یہ جان لیا تھا کہ وہ ہیری پوٹر ہے۔ جس لڑکے نے اپنے کپڑوں کے سامنے حصے پر کھانا گرا لیا تھا، وہ اپنے پاس کھڑی لڑکی کو کہنی مار کر ہیری کے ماتھے کی طرف اشارہ کرنے لگا۔

”ہاں..... یہ ہیری پوٹر ہی ہے.....“ عقب میں سے ایک غراثی ہوئی آواز آئی۔

پروفیسر کارکروف ایسے قدموں پر گھوم گئے۔ وہاں پر پروفیسر میڈیا آئی موڈی کھڑے تھے۔ وہ اپنی لاٹھی پر وزن ڈال کر پہلو کے بل کھڑے تھے اور ان کی جادوئی آنکھ بغیر جھپکے ڈرم سٹرانگ کے ہیڈ ماسٹر کو گھوڑا ہی تھی۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے کارکروف کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ ان کے چہرے پر غصے اور دہشت کا ملا جلا بھیا نک عمل نمودار ہو گیا۔

”تم..... انہوں نے کہا اور پروفیسر مودی کو اتنی حیراگی سے دیکھا جیسے انہیں یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

”ہاں میں.....!“ پروفیسر مودی نے خوفناک لمحے میں غراتے ہوئے کہا۔ ”اگر تمہیں پوٹر سے کچھ نہ کہنا ہو، کارکروف! تو بہتر یہی ہوگا کہ تم یہاں سے چل دو..... تم نے سارا راستہ روک رکھا ہے۔“

یہ سچ تھا کہ ہاں کے آدھے طلباء اب ان کے پیچھے جمع ہو کر انتظار کر رہے تھے اور ایک دوسرے کے کندھوں کے اوپر سے جھانک کر دیکھ رہے تھے کہ راستہ کیوں رکا ہوا ہے؟

بغیر کچھ بولے پروفیسر کارکروف اپنے طلباء کے گروہ کو وہاں سے ساتھ لے گئے۔ پروفیسر مودی انہیں وہاں سے جاتے اور اوجھل ہوتے ہوئے دیکھتے رہے۔ ان کی جادوئی آنکھ کارکروف کی پشت پر چمکی ہوئی تھی اور ان کے کرخت چہرے پر گہری نفرت کا تاثر جھلک رہا تھا۔



اگلا دن ہفتہ تھا۔ زیادہ تر طلباء عام طور پر ہفتے کو دیر سے ناشتا کرتے تھے۔ بہر حال اس دن صرف ہیری، رون اور ہر ماں نی ہی جلدی نہیں اٹھے تھے۔ جب وہ بڑے ہاں میں نیچے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں بیس لوگ تھے جن میں کچھ ٹوٹ کھاتے ہوئے شعلوں کے پیالے کو بغوردی کیھر رہے تھے۔ شعلوں کا پیالہ ہاں کے بالکل وسط میں اسی سٹوول پر کھا گیا تھا جس پر عام طور بولتی ٹوپی رکھی رہتی تھی۔ فرش پر ایک پتلا سنہر اخٹھنچا ہوا تھا جو ہر سمت میں دس فٹ کا دائیہ بنائے ہوئے تھا۔

”کسی نے اب تک اپنانام اس میں ڈالا.....؟“ رون نے تیسرا سال کی ایک لڑکی سے اشتیاق بھرے انداز میں پوچھا۔

”ڈرم سٹرائگ کے گروہ کے سبھی طلباء نے اپنانام اس میں ڈال چکے ہیں۔“ اس نے جواب دیا۔ ”لیکن میں نے ابھی تک ہو گوٹس کے کسی طالب علم کو نام ڈالتے نہیں دیکھا.....“

”مجھے یقین ہے کہ ان میں سے کچھ نے رات کو ہی نام ڈال دیا ہوگا، جب ہم سبھی سور ہے ہوں گے۔“ ہیری نے کہا۔ ”اگر میں اس جگہ ہوتا تو ایسا ہی کرتا..... میں یہ نہیں چاہتا کہ سب لوگ مجھے ایسا کرتے ہوئے دیکھیں، اگر شعلوں کے پیالہ سب کے سامنے مجھے مسترد کر دیتا تو مجھے اس پر کتنی شرمندگی اٹھانا پڑتی.....“

ہیری کے پیچھے کوئی نہ سا۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ فریڈ، جارج اور لی جارڈن جلدی جلدی سیڑھیاں اتر رہے تھے۔ وہ تینوں بہت پراسرار جوشی دے رہے تھے۔

”پی لیا ہے۔“ فریڈ نے ہیری، رون اور ہر ماں کو فاتحانہ لمحے میں بتایا۔ ”ابھی ابھی پیا ہے۔“

”کیا.....؟“ رون نے تجسس سے پوچھا۔

”عمر بڑھانے والا سیال..... گدھے!“ فریڈ نے جلدی سے کہا۔

”ہم تینوں نے اس کی ایک ایک بوندپی لی ہے۔“ جارج نے اپنے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔ ”ہمیں صرف کچھ مہینے ہی تو بڑا ہونا تھا.....“

”اگر ہم میں سے کوئی جیت جائے گا تو ہم ایک ہزار گیلن آپس میں بانٹ لیں گے۔“ لی جارڈن نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ”مجھے نہیں لگتا کہ تمہاری یہ چال کامیاب ہوگی۔“ ہر ماں نے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ ”مجھے یقین ہے کہ ڈیمل ڈور نے اس بارے ضرور سوچا ہوگا۔“

فریڈ، جارج اور لی جارڈن نے اس کی بات ان سنی کر دی۔

”تیار.....“ فریڈ نے جوش سے تھر تھراتے ہوئے کہا۔ ”تو پھر چلو..... سب سے پہلے میں جاتا ہوں۔“

ہیری پورے انہاک سے انہیں دیکھنے لگا۔ جب فریڈ نے اپنی جیب سے چرمی کاغذ کا ٹکڑا انکالا جس پر بڑے لفظوں میں ’فریڈ ویزی۔ ہو گورس‘ نمایاں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ فریڈ حصار کے خط تک پہنچا اور وہاں اپنے بیجوں کے بل کھڑے ہو کر اس طرح ہلتا رہا جس طرح کوئی غوطہ خور پچاس فٹ نیچے چھلانگ لگانے کی تیاری کرتا ہے۔ پھر بڑے ہال میں موجود ہر فرد کے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے گہری سانس لی اور حصار کے خط کر پا کر لیا۔

ایک پل کیلئے تو ہیری کو لگا کہ فریڈ کی چال کامیاب ہو گئی تھی۔ جارج تو حیرت انگیز طور پر ایسا لگا تھا کیونکہ وہ خوشی سے چلا اٹھا اور اس نے بھی فریڈ کے پچھے چھلانگ لگا دی تھی لیکن اگلے ہی پل ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دونوں جڑواں بھائی شہرے حصار سے باہر پھینک دیئے گئے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی غیبی پہلوان نے انہیں اٹھا کر رنگ سے باہر پٹخنخ دیا ہو۔ وہ در دن اک انداز میں ہوا میں لڑھکتے ہوئے پتھر کے فرش پر دس فٹ دور جا گرے۔ یہی نہیں، کھٹ کی سی ایک آواز سنائی دی اور پھر اگلے ہی لمحے دونوں کے چہروں پر لمبی سفید ڈاڑھیاں نمودار ہو گئیں۔

بڑا ہال زور دار ہنسی اور قہقہوں کے شور سے گونج اٹھا۔ یہاں تک کہ فریڈ اور جارج ہاتھ جھاڑاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے کی صورت دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگے۔

”میں نے تم لوگوں کو پہلے خبردار کیا تھا.....“ ایک بھاری آواز سنائی دی، جس میں خوشی کی جھلک بکھری ہوئی تھی۔ سب نے مرکر دیکھا، پروفیسر ڈیمل ڈور بڑے ہال سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ انہوں نے اپنی چمکتی آنکھوں سے فریڈ اور جارج کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”میں تم دونوں کو میڈم پامفری کے پاس جانے کی صلاح دیتا ہوں۔“ وہ پہلے ہی ریون کلا کی مس فاسیٹ اور ہنفل پف کے مسٹر سمرس کا علاج کر رہی ہیں۔ ان دونوں نے بھی اپنی عمر بڑھانے کی کوشش کی تھی۔ حالانکہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ان میں سے کسی کی بھی ڈاڑھی تمہارے جتنی اچھی نہیں تھی۔“

فریڈ اور جارج خاموشی سے ہسپتال کی طرف چل دیئے۔ لی جارڈن بھی ان کے پچھے پچھے لپکا۔ وہ پیٹ پکڑ کر ہنسے جا رہا تھا اور

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

219

دو ہرا ہور ہاتھا۔ ہیری، رون اور ہر مائنی بھی اپنی ہنسی پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے ناشتے کی میز کی طرف بڑھ گئے۔

بڑے ہال میں ترکیں و آرائش آج بالکل بدل گئی تھی۔ چونکہ آج ہیلوئین کا دن تھا، اس لئے جادوئی چھت پر چاروں طرف زندہ چمگاڈڑوں کے گھونسلے لگادیئے گئے تھے۔ سینکڑوں کدو ہر کونے میں ڈھکے رکھے تھے۔ ہیری سب کے ساتھ ڈین اور سمیس کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ دونوں ہو گورٹس کے سترہ سال سے زیادہ ان طلباء کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے جو سفریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہو سکتے تھے۔ ”ہر طرف یہ افواہ اڑ رہی ہے کہ وارنگٹون نے صحیح جلدی اٹھ کر اپنا نام ڈال دیا ہے۔“ ڈین نے ہیری کو بتایا۔ ”سلے درن کا وہ لمبا ٹرینگا لڑکا جو کسی عفریت جیسا دکھائی دیتا ہے۔“

ہیری کیوڑچ میچ میں وارنگٹون کے خلاف کھیل چکا تھا۔ اس نے نفرت سے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ہم سلے درن کے چمپین کو برداشت نہیں کر سکتے۔“

”اور ہفل پف کے سبھی طلباء ڈیگوری کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔“ سمیس نے حفارت سے کہا۔ ”لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ اپنے خوبصورت چہرے کو برپا کرنے کی اذیت قبول کرے گا۔“ ”دیکھو.....“ ہر مائنی نے اچانک کہا۔

بڑے ہال میں تالیاں نج رہی تھیں۔ وہ سبھی اپنی کرسیوں پر گھوم گئے اور انہوں نے دیکھا کہ انجلینا جانسن بڑے ہال میں تھوڑی شرماتی اور مسکراتی ہوئی آرہی تھی۔ انجلینا لمبی اور سیاہ فام لڑکی کی تھی جو گری فنڈر کی کیوڑچ ٹیم میں نقاش کے طور پر کھلیتی تھی۔ وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور بولی۔ ”میں نے آخر یہ کام کر رہی دیا۔ میں نے ابھی ابھی اپنا نام ڈالا ہے۔“

”تم مذاق کر رہی ہو۔“ رون نے تعجب آمیز لمحے میں کہا۔

”تو کیا تم سترہ سال کی ہو چکی ہو۔“ ہیری نے سوال کیا۔

”ظاہر ہے کہ وہ ہو چکی ہے۔ کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا ہے کہ اس کی ڈاڑھی نکل آئی ہے۔“ رون نے منہ بسور کر رہی سے کہا۔ ”میری سالگرہ پچھلے ہفتے میں تھی۔“ انجلینا نے مسکرا کر کہا۔

”مجھے بہت خوشی ہے کہ گری فنڈر سے کسی نے تو نام ڈالا۔“ ہر مائنی نے فخر سے کہا۔ ”انجلینا! مجھے سچ مچ امید ہے کہ تم ہو گورٹس کی چمپین بن جاؤ گی۔“

”مشکر یہ ہر مائنی!“ انجلینا نے مسکرا کر اس کی دیکھا۔

”ہاں کم از کم وہ جیہے ڈیگوری سے تو تم بہترین ہو۔“ سمیس نے کہا۔ یہ سن کر ان کی میز کے پاس سے گزرتے ہوئے ہفل پف کے کئی طلباء نے سمیس کو غصے سے گھور کر دیکھا۔

”تو آج ہم لوگ کیا کرنے والے ہیں؟“ رون نے ہیری اور ہر مائنی سے پوچھا۔ جب وہ اپنا ناشتہ ختم کر کے بڑے ہال سے

باہر نکل رہے تھے۔

”ہم اس نصابی دورانے میں اب تک ہیگرڈ سے ملنے نہیں گئے ہیں۔“ ہیری بولا۔

”ٹھیک ہے.....“ رون نے زور سے کہا۔ لیکن وہ ہم سے یہ نہ کہے کہ ہم اپنی کچھ انگلیاں اس کے سقر طوں کو کھلا دیں۔“ اچانک ہر ماہنی کے چہرے پر گھری دلچسپی کا تاثر پھیل گیا۔

”مجھے ابھی یاد آیا..... میں نے ابھی تک ہیگرڈ کو ایس پی ای ڈبلیو میں شامل ہونے کی پیشکش تو کی ہی نہیں۔“ اس نے اشتیاق بھرے لبجے میں کہا۔ ”میرے لئے رکنا۔ میں اوپر سے یہ جز لے کر آتی ہوں۔“

”وہ بھی کمال کرتی ہے۔“ رون نے مضطرب انداز میں کہا جب ہر ماہنی سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر بھاگتی ہوئی اور پر جاری تھی۔

”دیکھو رون..... تمہاری موئی!“ ہیری نے اچانک رون سے کہا۔

بیاوس بیٹن کے طلباء میدان سے آتے ہوئے اب سامنے والے دروازے میں داخل ہو رہے تھے۔ ان میں موئی جیسی دکھائی دینے والی لڑکی بھی شامل تھی۔ شعلوں کے پیالے کے چاروں طرف کھڑے طلباء نے انہیں اندر آنے کا راستہ دیا اور دلچسپی سے ان کی طرف دیکھنے لگے۔

میڈم میکسیم اپنے طلباء کے عقب میں ہال میں آئیں اور انہوں نے ان سے قطار بنوائی۔ ایک ایک کر کے بیاوس بیٹن کے امیدواروں نے عمر کا جادوئی حصہ پار کیا اور نئی سفید شعلوں میں اپنا چارچمی کاغذ ڈال دیا۔ شعلوں میں نام ڈالتے ہی ان کی رنگت میں تبدیلی رونما ہوتی اور کچھ لمحوں کیلئے سرخ دکھائی دیتے اور ان میں سے چنگاریاں اُڑتی ہوئی نظر آتیں۔

جب موئی جیسی لڑکی نے اپنا چارچمی کاغذ شعلوں کے پیالے میں ڈالا تو رون نے ہیری سے پوچھا۔ ”تمہیں کیا لگتا ہے کہ جن لوگوں کو نہیں منتخب کیا جائے گا ان کا کیا ہوگا؟ کیا وہ اپنے سکول لوٹ جائیں گے یا پھر مقابلے کو دیکھنے کیلئے یہیں رکیں گے؟“

”معلوم نہیں!“ ہیری نے کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ یہیں رُک کر مقابلوں کے اختتام پر اپنے ہیڈ ماسٹروں کے ساتھ ہی لوٹیں گے..... یہ مت بھلوکہ میڈم میکسیم ان مقابلوں میں نجح کے فرائض بھی انجام دے رہی ہیں۔“

جب بیاوس بیٹن کے تمام طلباء اپنے ناموں کی پرچیاں ڈال چکے تو میڈم میکسیم انہیں اپنے ہمراہ ہال سے باہر میدان کی طرف لے گئیں۔

”وہ لوگ رات کو کہاں سوتے ہیں؟“ رون نے سامنے والے دروازے کی طرف جاتے ہوئے پوچھا اور انہیں دور جاتا ہوا دیکھنے لگا۔ اسی لمحے پیچھے سے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی جسے سن کر وہ سمجھ گیا کہ ہر ماہنی اپنے تنظیمی یہ جز لے کر آچکی ہے۔

”اوہ شکر ہے..... اب جلدی جلدی چلو!“ رون نے کہا۔ وہ پتھر کی سیڑھیوں پر کو دگیا۔ اس کی آنکھیں اس موئی لڑکی کی پشت پر جمی ہوئی تھیں جواب میڈم میکسیم کے ساتھ آدھا میدان پار کر چکی تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

221

جب وہ تاریک جنگل کے کنارے پر بنے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے کے پاس پہنچے تو انہیں یہ پتہ چل گیا کہ بیاوس بیٹن کا وفر رات کہاں گزارتا تھا؟ جس دیوہیکل نیلی بکھی وہ لوگ آئے تھے۔ وہ ہیگرڈ کی جھونپڑی سے دوسو گز دور کھڑی ہوئی تھی۔ بیاوس بیٹن کے لوگ اب بکھی کی سیڑھیاں چڑھ کر اندر جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بکھی کو کھینچنے والے دیوہیکل ہاتھی جتنے بڑے اڑنے والے گھوڑے اب بکھی سے الگ ایک طرف عارضی طور پر بنائے گئے لکڑی کے اصلبل میں موجود تھے اور وہاں گھاس چر رہے تھے۔ ہیری نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھلتا ہٹایا۔ اندر موجود فنگ نے فوراً بھونکنا شروع کر دیا۔

”کافی دنوں کے بعد ہماری یاد آئی.....“، ہیگرڈ نے دروازہ کھولتے ہوئے ان کے چہرے دیکھ کر کہا۔ ”ہم تو یہ سوچ رہے تھے کہ تم لوگ بھول ہی گئے ہو کہ ہم کہاں رہتے ہیں؟“

”ہم سچ مجھ کافی زیادہ مصروف تھے ہیگرڈ.....!“ ہر ماہی نے کہنا شروع کیا، ہی تھا لیکن یکا یک رُک گئی۔ اس نے ہیگرڈ کو بغور دیکھا۔ ہیگرڈ نے اپنا سب سے عمدہ (اور بہت بھیانک) بھورے رنگ کا بالوں سے بھرا ہوا سوت پہن رکھا تھا۔ صرف یہی نہیں، اس نے گلے میں زرد اور نارنجی رنگ کی چوڑی عطائی بھی لگا رکھی تھی۔ اس سے بھی بری بات یہ تھی کہ اس نے اپنے بالوں کو سنوارنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ اس نے اپنے بالوں پر چکنائی کا بہت زیادہ ملبدال رکھا تھا۔ اب اس کے چکنائی سے تربال دو گھوون میں لٹک رہے تھے۔ غیر معمولی طور پر اس نے بل ویزی کی طرح چلیا بنانے کی کوشش کی ہو گئی لیکن پھر اسے یہ پتہ چلا ہو گا کہ اس کے سر پر بہت زیادہ بال تھے۔ ہیگرڈ کا یہ حلیہ بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ ایک پل تک ہر ماہی نے اسے گھوکر دیکھا لیکن پھر یہ فیصلہ کیا کہ اس بارے میں کچھ نہ کہنا، ہی اچھا ہو گا۔ اس نے پوچھا۔

”دھماکے دار سقرط کہاں ہیں؟“

”وہ کدو کے باغیچے میں ہیں۔“ ہیگرڈ نے خوشی سے کہا۔ ”وہاب بڑے ہونے لگے ہیں، تین فٹ لمبے ہو چکے ہیں، صرف یہ پریشانی ہے، وہاب ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگے ہیں۔“

”اوہ نہیں..... واقعی؟“ ہر ماہی نے رون کو روکنے کیلئے آنکھوں سے اشارہ کیا جو ہیگرڈ کے عجیب سے ہیر اسٹائل کے بارے میں کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولنے والا تھا۔

”ہاں!“ ہیگرڈ نے غمگین لمحے میں کہا۔ ”ویسے اب کوئی زیادہ وقت نہیں ہے، ہم نے انہیں الگ الگ صندوقوں میں ڈال دیا ہے۔ صرف بیس ہی بچے ہیں.....“

”یہ تو بہت اچھی بات ہے.....“ رون نے جلدی سے کہا۔ ہیگرڈ کو اس بات میں چھپا ہوا طنز سمجھ بالکل نہیں آیا تھا۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں ایک ہی کمرہ تھا۔ اس کے ایک کونے میں ایک بڑا کتفاٹنگ لیٹا ہوا تھا جس پر پیوند لگا کمبل ڈالا ہوا تھا۔ آگ کے سامنے لکڑی کی بڑی بڑی کرسیاں اور ایک میز رکھی ہوئی تھیں۔ چھت پر کئی مردہ پرندے اور سکھائی ہوئی پشت ران کی ٹکڑیاں لٹک رہی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

222

تھیں۔ وہ تینوں کرسیوں پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ ہمگرڈ ان کیلئے چائے بنانے لگا۔ جلدی ہی وہ سب جادوگری سے فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ ہمگرڈ بھی انہی کی طرح خاصے جوشیے جذبات کا اظہار کر رہا تھا۔

”تم ٹھہر و تو سہی.....“، اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”ارے تم ٹھہر و تو سہی۔ اتنی عمدہ چیز دکھائیں گے جو تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔ پہلا مرحلہ..... اوہ نہیں!..... ہم اس بارے میں تمہیں بالکل نہیں بتاسکتے۔“

” بتا بھی دو..... ہمگرڈ!“، ہیری، رون اور ہر ماٹی نے بھرپور اصرار کیا لیکن اس نے کچھ بھی نہیں بتایا، بس مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلاتا رہا۔

” ہم تمہیں بتا کر تمہاری دلچسپی اور تجسس ختم نہیں کرنا چاہتے۔“، ہمگرڈ نے کہا۔ ” لیکن ہم تمہیں اتنا ضرور بتا دیتے ہیں کہ یہ بہت شاندار ہوگا۔ ان تینوں چمپین کو بہت کٹھن مرحلہ طے کرنا ہو گا جو تم نے پہلے کبھی سنائیں ہو گا..... ہم نے کبھی خواب و خیال میں بھی یہ سوچا نہ تھا کہ ہم اپنے جیتے جی جادوگری کا یہ ٹورنا میٹنگ پر بھی دیکھ پائیں گے.....“

انہیں ہمگرڈ کے ہمراہ دوپھر کا کھانا کھانا پڑا۔ حالانکہ انہوں نے زیادہ کچھ نہیں کھایا۔ ہمگرڈ نے گوشت کے سمو سے بنائے تھے لیکن جب ہر ماٹی کو اپنی پلیٹ میں ایک بڑا خدن دکھائی دیا تو اس کے بعد ہر ماٹی، ہیری اور رون کی بھوک ہی اڑ گئی۔ وہ ہمگرڈ سے بار بار مقابلوں میں شامل کٹھن مرحلے کے بارے میں الگوانے کی کوشش کرتے رہے، لیکن وہ ناکام رہے۔ وہ یہ اندازے لگاتے رہے کہ کن کن طلباء کے چمپین بننے کی سب سے زیادہ توقع ہو سکتی ہے؟ انہوں نے اس ضمن میں بھی سوچا کہ فریڈ اور جارج کی ڈاٹھی اب تک غائب ہو چکی ہو گی یا نہیں.....

دوپھر تک ہلکی سی بارش ہونے لگی۔ آگ کے پاس بیٹھنا بہت آرام دہ تھا۔ آگ کے پاس بیٹھ کروہ کھڑکیوں پر بارش کی بوندوں کی ہلکی ٹپٹپ سن رہے تھے۔ ہمگرڈ نے اپنا موزہ نکال کر سینے لگا تو ہر ماٹی اور اس کے درمیان گھر بیلوخس کے حقوق کی بحث چھپر گئی، جسے ہیری اور رون دونوں سننے میں مشغول ہو گئے۔ جب ہر ماٹی نے ہمگرڈ کو اپنے بیجڑ دکھائے تو اس نے ایس پی ای ڈبلیو میں شامل ہونے سے صاف انکار کر دیا۔

” یہ ان پر سراسر ظلم ہو گا..... ہر ماٹی!“، اس نے بڑی ہڈی والی سوئی میں موٹا پیلا دھاگہ ڈالتے ہوئے بھڑک کر کہا۔ ” انسانوں کی دیکھ بھال کرنا ان کی فطرت کا خاصہ ہے، دیکھو! انہیں یہ اچھا لگتا ہے۔ اگر تم ان سے ان کا کام چھین لوگی تو وہ غمگین ہو جائیں گے اور اگر تم انہیں اس کے بد لے میں پیسے دینے کی کوشش کرو گی تو یہ ان کی سراسر بے عزتی ہو گی.....“

” لیکن ہیری نے جب ڈوبی کو آزاد کیا تھا تو وہ اس بات سے بہت خوش ہوا تھا۔“، ہر ماٹی نے کہا۔ ” اور ہم نے سنا کہ وہ اب تنخواہ لے کر کام کر رہا ہے۔“

” دیکھو! ہر نسل میں عجیب لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ غیر معمولی حالات میں کچھ گھر بیلوخس آزادی نہیں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

چاہتے ہوں گے لیکن تم ان میں سے اکثریت کو اس بات کیلئے کبھی تیار نہیں کر پاؤ گی..... نہیں ہر ماں، بالکل نہیں!

ہر ماں اس بحث کے بعد بہت چڑچڑی ہو گئی تھی اور اس نے اپنے بیجنز کا ڈب واپس اپنے چونگے کی جیب میں ڈال لیا تھا۔ سارا ہے پانچ بجے تک اندھیرا پھیلنے لگا۔ ہیری، رون اور ہر ماں کو محسوس ہوا کہ اب ہیلووین کے جشن کیلئے سکول میں واپس لوٹنے کا وقت ہو چکا تھا اور جشن سے بھی اہم بات یہ تھی کہ اس کے فوراً بعد شعلوں کا پیالہ سکولوں کے چمپین کے ناموں کا اعلان کرنے والا تھا۔

”ہم بھی تمہارے ساتھ ہی چلتے ہیں۔“ ہیگر ڈنے اپنا سلاٹی کام ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔ ”بس ایک منٹ کا ٹھہر و.....“ ہیگر ڈاٹھ کر کھڑا ہوا اور اپنے پنگ کے پاس والی الماری کا دروازہ کھول کر اس میں کچھ تلاش کرنے لگا۔ انہوں نے اس کی طرف کچھ زیادہ توجہ نہیں دی لیکن جب انہیں ایک وحشت ناک بدبو کا احساس ہوا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

”ہیگر ڈ..... یہ کیا ہے؟“ رون بدبو سے کھانستا ہوا بولا۔

”اوہ!“ ہیگر ڈنے اپنے ہاتھ میں ایک بڑی بوقلمون کھڑکی تھی۔ اس نے پلٹ کر کہا۔ ”تمہیں اس کی خوبصورتی آئی؟“

”کیا یہ آفتر شیو آئی ہے.....؟“ ہر ماں نے تھوڑی رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

”ارے نہیں..... یہ تو خوبصوردار پر فیوم ہے۔“ ہیگر ڈنے تصحیح کرتے ہوئے بتایا۔ وہ کسی قدر شرم مانگا تھا۔ ”شاہید یہ تھوڑا زیادہ ہو گیا ہے.....“ اس نے روکھے پن سے کہا۔ ”ہم جا کر اسے تھوڑا کم کر لیتے ہیں..... ذرا ٹھہر و!“

وہ جھونپڑے سے باہر نکل گیا۔ ان لوگوں نے کھڑکی میں سے باہر دیکھا کہ وہ پانی بالٹی میں اپنا چہرہ دھورتا تھا۔

”خوبصوردار پر فیوم..... اور ہیگر ڈ؟“ ہر ماں نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اور اس کے بال اور لباس بھی.....“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

”دیکھو.....“ رون نے اچانک کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیگر ڈاٹھ کر کھڑا ہوا اور گھوم گیا۔ اگر وہ پہلے شمارا تھا تو اس کی شرم کا ٹھکانہ نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہر ماں ہیگر ڈ کی نظروں سے بچ کر بڑی احتیاط سے اٹھے۔ انہوں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ میڈم میکسیم اور ان کے طبلاء بکھی میں سے باہر نکل رہے تھے۔ یہ واضح تھا کہ وہ یقیناً جشن کی تقریب میں شامل ہونے کیلئے سکول کی طرف جا رہے ہوں گے۔ ہیری یہ تو نہیں سن پایا کہ ہیگر ڈ کیا کہہ رہا تھا لیکن میڈم میکسیم سے بات چیت کرتے ہوئے اس کے چہرے پر بہت ہی کھرا لوڈا ظہار تھا۔ ایسا تاثر ہیری نے اس کے چہرے پر صرف ایک ہی بار دیکھا تھا..... جب وہ اپنے چھوٹے ڈریگن ناربٹ کو پیار کر رہا تھا۔

”وہ ان کے ہمراہ سکول کی طرف جا رہا ہے۔“ ہر ماں نے غصے سے کہا۔ ”میں تو سوچ رہی تھی کہ وہ ہمارا منتظر کر رہا تھا؟“

ہیگر ڈ اپنے جھونپڑے کی طرف ایک بار بھی نگاہ ڈالے بغیر میڈم میکسیم کے ساتھ میدان میں چلنے لگا۔ بیا وکس بیٹن کے طبلاء و طالبات ان کے پیچے پیچے جا رہے تھے اور ان کے بڑے بڑے ڈگ کی برابری کرنے کیلئے دھیرے دھیرے بھاگ رہے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

224

”وہ تو ان پر لٹو ہو گیا ہے.....“ رون نے تشویش بھری آواز میں کہا۔ ”دیکھو! اگر ان کے بچے ہوئے تو وہ یقیناً ولڈریکارڈ بنادیں گے۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ ان کے کسی بھی بچے کا وزن ایک ٹن سے کم نہیں ہو گا.....“  
وہ تینوں جھونپڑے سے باہر نکلے اور انہوں نے دروازہ اچھی طرح سے بند کیا۔ باہر کافی اندر ہیرا چھاپ کا تھا۔ اپنے چوغوں کو کس کر پلٹتھے ہوئے وہ ڈھلوان میدان میں چلنے لگے۔

”اوہ ادھر تو دیکھو.....؟“ ہر ماں نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ڈرم سٹر انگ کا گروہ جھیل سے نکل کر سکول کی طرف جا رہا تھا۔ ڈکٹر کیرم، پروفیسر کارکروف کے ٹھیک پہلو میں چل رہا تھا۔ ڈرم سٹر انگ کے باقی طلباء ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ رون نے کیرم کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھا لیکن کیرم اسے نہیں دیکھ پایا۔ کیرم ان سے تھوڑا آگے چل رہا تھا اس لئے وہ اس سے پہلے دروازے تک پہنچ گیا اور پھر اندر چلا گیا۔

جب وہ موم بتیوں سے روشن بڑے ہال میں داخل ہوئے تو یہ تقریباً کھا کچ بھرا ہوا تھا۔ شعلوں کا پیالہ بیرونی ہال سے ہٹالیا گیا تھا۔ اب اسے اساتذہ کی میز پر ڈمبل ڈور کی خالی کرسی کے عین سامنے رکھ دیا گیا تھا۔ فریڈ اور جارج کی ڈاڑھی غائب ہو چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انہوں نے اپنی مایوسیانہ کیفیت کو مزاح میں بدل لیا تھا۔ ہیری، رون اور ہر ماں ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔

”کاش انجلینا چمپین بن جائے.....“ فریڈ نے حسرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں! میں بھی یہی چاہتی ہوں!“ ہر ماں نے جلدی سے کہا۔ ”ہمیں جلد ہی یہ معلوم ہو جائے گا۔“

ہیلووئین کے جشن کی تقریب معمول سے ہٹ کر کافی دیر تک چلتی ہوئی لگ رہی تھی۔ شاید ایسا اس لئے تھا کہ یہ دو دن کے اندر دوسری پر تکلف تقریب تھی۔ ہیری بہترین پکوانوں کا مزہ بھر پور انداز سے نہیں لے پا رہا تھا جتنا وہ عام طور پر لیتا تھا۔ ہال میں سبھی لوگ بار بار اپنی گھما کر بے چینی سے کسم ساتے ہوئے یا پھر کھڑے ہو کر یہ دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ پروفیسر ڈمبل ڈور نے اپنا کھانا ختم کر لیا ہے یا نہیں۔ وہ بڑی بے تابی سے یہ جاننے کے خواہشمند تھے کہ سفریقی ٹورنامنٹ کیلئے کس کس کو چمپین منتخب کیا جائے گا؟

آخر کار سنبھری پلٹیں صاف ہو گئیں۔ میزوں سے بچے کچھ پکوان غائب ہو گئے۔ ہال میں چہ میگیوں کا شور کافی بڑھ گیا۔ جب ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے تو یکا یک پورے ہال میں گھر اسٹاٹا چھا گیا۔ ان کے ایک طرف پروفیسر کارکروف اور دوسری طرف میڈم میکسیم بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے چہروں پر دوسروں کی مانند اضطراب اور ہیجان پھیلا ہوا دھائی دے رہا تھا۔ لیوڈ و بیگ میں کا چہرہ دوسروں سے بالکل الگ تھا۔ وہ طلباء کی بے قراری سے بھر پور لطف انداز ہوتے ہوئے دھائی دے رہے تھے۔ مسٹر کراوچ کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس تقریب میں شریک ہونے پر کافی بیزار ہوں۔

”شعلوں کا پیالہ..... اب اپنا فیصلہ سنانے کیلئے تقریباً تیار ہے۔“ ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔ ”میرا مطلب ہے کہ اب اس

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

225

کے اعلان میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا ہے۔ جب منتخب چمپین کے نام پکارے جائیں گے تو وہ ہال میں سے اٹھ کر یہاں اوپر چبوترے پر آئیں گے اور بغیر کسی بات چیت کے خاموشی کے ساتھ اساتذہ کی میز کے قریب سے ہو کر گزرتے ہوئے عقبی دروازے سے پچھلے کمرے میں چلے جائیں گے۔ انہوں نے رُک کر اساتذہ کی میز کے پیچھے موجود ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ ”جہاں انہیں یہ بتایا جائے گا کہ انہیں آگے کیا کرنا ہے؟“

انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور تیزی سے لہرائی۔ فوراً ہوا میں لہر اتی ہوئی تمام موسم بتیاں بجھ گئیں۔ صرف کدوؤں کے اندر جلتی ہوئی موسم بتیاں روشن رہیں۔ پورے ہال میں ہلاکا سا اندر ہیرا پھیل گیا۔ بڑی خوابیدہ کیفیت پیدا ہو گئی تھی جو بے قراری کو بھڑکارتا ہی تھی۔ اب ہال میں سب سے تیز روشنی صرف شعلوں کے پیالے کی ہی تھی۔ اس کے بھڑکتے ہوئے نیلے سفید شعلے طلباء کی آنکھوں میں لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ سب خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور انتظار کر رہے تھے..... کچھ طلباء تو اپنی گھر بیوں میں ایک منٹ کے پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

”اب کسی بھی پل.....“ لی جاڑاں جو شیلے انداز میں بڑا بڑا جو ہیری سے دوستیں دور بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک شعلوں کے پیالے کی رنگت بدل گئی۔ اس کے شعلے کسی قدر بلند اور سرخ ہو گئے تھے۔ ان میں سے چنگاریاں اڑنے لگیں۔ اگلے ہی پل شعلوں کی زبان ہوا میں اوپر اچھلی اور اس میں سے ایک چرمی کاغذ پھر پھر اتا ہوا باہر نکلا۔ ہال میں بیٹھے تمام طلباء کی بے ساختہ آہ نکل گئی۔

ڈمبل ڈور نے چرمی ٹکڑے کو جھپٹ کر کپڑا لیا اور اسے شعلوں کی روشنی کے قریب کرتے ہوئے پڑھنے لگے جو ایک بار پھر نیلی اور سفید ہو چکی تھی۔ انہوں نے بلند آواز میں کہا۔

”ڈرم سڑاگ کے چمپین ہیں..... وکٹر کیرم!“

”مجھے تو پہلے ہی یہ پتہ تھا.....“ رون نے جو شیلے انداز میں چینا۔ تالیوں اور خوشیوں کی آواز پورے ہال میں گونجنے لگی۔ ہیری نے دیکھا کہ وکٹر کیرم بڑی نجوت کے ساتھ سلے درن کی میز سے اٹھا اور ڈمبل ڈور کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ دا میں جانب مڑا اور اساتذہ کی میز کے پاس سے گزرتا ہوا دروازے کی طرف گیا اور اگلے ہی لمحے وہ سب کی نظر وہی سے اچھل ہو گیا۔

”شabaش وکٹر!“ پروفیسر کارکروف اتنی زور سے گرج کر بولے کہ تالیوں کے شور کے باوجود پورے ہال میں ان کی آواز سنائی دی۔ ”میں پہلے ہی جانتا تھا کہ تم میں کافی دم ہے۔“

تالیوں اور باتوں کا شور بالآخر کتم گیا۔ سب لوگوں کی توجہ ایک بار پھر شعلوں کے پیالے کی طرف مبذول ہو گئی تھی۔ اگلے چند لمحوں کے بعد اس کے شعلے ایک بار پھر سرخ ہوئے اور اس نے ایک بار پھر ایک چرمی کاغذ کو باہر اگل دیا جو ہوا میں پھر پھر انے لگا۔ ”بیا وکس بیٹیں کی چمپین ہیں..... مس فلیور ڈیلا کور!“ ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔

”وہی لڑکی .....رون!“ ہیری نے اسے جوش میں کہنی مارتے ہوئے کہا۔ اپنا نام سن کر متون جیسی دکھائی دینے والی لڑکی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے اپنے سنبھلے بالوں کو پیچھے ہٹایا اور ریون کلا اور سلے درن کی میزوں کے درمیان میں سے گزرتی ہوئی چبوترے کی طرف جانے لگی۔

”دیکھو تو سہی ..... باقی لوگ کتنے مایوس دکھائی دے رہے ہیں؟“ ہر ماٹنی نے شور و غلغلے کے نقش میں بیا و کس بیٹیں کے باقی گروہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری نے سوچا کہ مایوس، شاید تھوڑا کمزور لفظ تھا۔ جن امیدواروں کو نہیں چنانچہ ان میں سے دو لڑکیاں اپنے ہاتھ پر سرکھ کر رورہی تھیں۔

جب فلورڈیا کو رجھی پچھلے کمرے میں چلی گئی تو ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ لیکن اس بار کی خاموشی میں گھری دلچسپی کا عصر شامل تھا کہ ہر ایک کواس کا احساس تھا۔ اب آخری اور ہو گورٹس کے چمپین کا نام بتایا جانے والا تھا..... اور شعلوں کا پیالہ ایک بار پھر سرخ ہو گیا اور اس میں سے چنگاریاں بکھر نے لگیں۔ شعلوں کی زبان اوپر ہوئی اور ڈبل ڈور نے اس سے نکلتا ہوا چرمی کا غذ فوراً جھپٹ لیا۔ انہوں نے چرمی کا غذ پرنگاہ ڈالی اور پھر بلند آواز میں سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

”اور ہو گورٹس کے چمپین ہیں ..... سیڈرک ڈیگوری!“

”نہیں .....“ رون نے چیخ کر کہا لیکن ہیری کے علاوہ اس کی بات کسی نے بھی نہیں سنی تھی کیونکہ پاس والی میز پر زبردست ہنگامہ خیز شور بلند ہوا تھا۔ ہفل اپ کا ہر طالب علم اور طالبہ اپنی نشست سے اُٹھ کر اچھل کو دکھل کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ وہ بڑی طرح چیخ رہے تھے اور اُٹھتے ہوئے سیڈرک ڈیگوری کی پیٹھ تھپتی پھر ہے تھے۔ سیڈرک ان کے قریب سے مسکراتا ہوا گزر رہا اور پیچے والے کمرے کی طرف بڑھا۔ وہ اس انتہا کی میز کا چکر کاٹ کر عقبی دروازے میں گم ہو گیا۔ سیڈرک کے انتخاب پر اتنی دیر تک تالیوں کی گونج برپا رہی کہ ڈبل ڈور کو ان کے تھمنے تک خاموش رہنا پڑا۔

”بہت اعلیٰ .....“ ڈبل ڈور نے خوش ہو کر کہا جب شور و غل آخر کا رکھم گیا۔ ”تواب ہمارے پاس تین چمپین ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سبھی کو جن میں بیا و کس بیٹیں اور ڈرم سٹرائلگ کے نام تھے شدہ طباء شامل ہیں۔ اپنے اپنے چمپین کی بھرپور انداز میں حوصلہ افزائی کریں گے۔ اپنے چمپین کی بہت بڑھائیں گے اور ایسا کرتے ہوئے آپ سب لوگ اس سے فریقی مقابلوں میں اپنا اپنا حصہ“.....

یک ایک ڈبل ڈور کو رکنا پڑا۔ سب لوگوں کو یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ کس وجہ سے ان کا دھیان بھٹک گیا تھا؟ شعلوں کے پیالے کی رنگت ایک بار پھر سرخ ہو چکی تھی۔ لال شعلوں میں سے چنگاریاں بھڑکتی ہوئی نکل رہی تھیں۔ اچانک ایک اونچا شعلہ ہوا میں اچھلا اور ایک اور چرمی کا غذ اڑتا ہوا باہر آگیا۔

ڈمبل ڈور نے سوچے سمجھے بغیر اپنا لمبا ہاتھ بڑھا کر اس چرمی کا غذ کو پکڑ لیا۔ انہوں نے اسے اپنے سامنے رکھا اور اس پر لکھے ہوئے نام کو کافی دیر تک گھورتے رہے۔ اس دوران خاموشی چھائی رہی اور کمرے میں موجود سبھی لوگ ڈمبل ڈور اور ان کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چرمی کا غذ کو گھور کر دیکھتے رہے۔ پھر ڈمبل ڈور نے اپنا گلا صاف کیا اور چرمی کا غذ پر لکھے ہوئے نام کو بلند آواز میں پڑھا۔

”ہیری پوٹر.....“



ستر ہواں باب

## چار گھنپتے

ہیری کسی مردے کی طرح ساکت بیٹھا رہا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ بڑے ہال میں بیٹھا ہوا ہر فرد مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہا ہو گا۔ وہ گم صم اور سن بیٹھا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ یقیناً بیٹھے نیند میں ڈوب چکا ہے کہ اور کوئی خواب دیکھ رہا ہو گا۔ اس نے شاید ٹھیک سے نہیں سننا تھا۔

کسی نے بھی تالی نہیں بجائی۔ اس کے بجائے ناراض شہد مکھیوں کی طرح بجھنا ہٹ جیسا شور پورے ہال میں بھر گیا۔ کچھ طلباۓ ہیری کو اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ وہ ابھی تک اپنی کرسی پر ہی بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اٹھنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ اساتذہ کی میز کے پیچے بیٹھی ہوئیں پروفیسر میک گونا گل اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور لیوڈ و بیگ مین اور پروفیسر کارکروف کے پاس سے جلدی سے نکل کر پروفیسر ڈبل ڈور کے کان میں کچھ سرگوشی کرنے لگیں۔ ان کی بات سنتے ہوئے پروفیسر ڈبل ڈور کی تیوریاں تھوڑی چڑھی ہوئی تھیں۔

جب ہیری، رون اور ہر ماٹنی کی طرف مڑا تو اس نے دیکھا کہ گری فنڈر کی لمبی میز پر بیٹھے سبھی طلبا۽ و طالبات اسے منہ پھاڑے دیکھ رہے تھے۔

”میں نے اپنا نام نہیں ڈالا.....“ وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔ ”تم تو جانتے ہی ہو کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔“ وہ دونوں کچھ نہیں بولے بلکہ خالی نظروں سے اسے گھوڑتے رہے۔ اساتذہ کی میز پر ڈبل ڈور ایک بار پھر سیدھے کھڑے ہو گئے اور پروفیسر میک گونا گل کی طرف دیکھ کر سر ہلا یا۔

”ہیری پوٹر.....“ انہوں نے دوبارہ آواز لگائی۔ ”ہیری! یہاں اوپر آؤ.....“

”جاو.....“ ہر ماٹنی نے سرگوشی کی اور اس نے ہیری کو دھیرے سے دھکا دیا۔

ہیری اٹھ کر کھڑا ہوا۔ بے دھیانی میں اپنے چونگے کے نچلے حصے پر پیر کھدیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا۔ وہ گری فنڈر اور ہفل بپ کی میزوں کے درمیان میں سے ہو کر جانے لگا۔ اتنا سافاصلہ طے کرنا بھی کسی طویل سفر کی طرح مشکل لگ رہا تھا۔ سرچ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

229

لائٹ جیسی سینکڑوں آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ بھنھناہٹ کی آواز لگاتار تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اسے ایسا لگا جیسے ڈبل ڈور کے سامنے پہنچنے میں اسے ایک گھنٹہ لگ گیا ہو۔ تمام اساتذہ اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔  
”دروازے سے اندر چلے جاؤ..... ہیری!“ ڈبل ڈور نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے وہ ذرا بھی نہیں مسکرائے تھے۔

ہیری اساتذہ کی میز کے پاس چل دیا۔ ہیگر ڈمیز کے دوسراے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ہیری کو آنکھیں ماری، ہاتھ نہیں ہلا�ا اور کسی طرح کا اشارہ بھی نہیں کیا۔ جب ہیری اس کے پاس سے گزراتو دوسروں کی طرح وہ بھی جیرانگی میں ڈوبا ہوا اس کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ ہیری دروازے سے ہوتا ہوا بڑے ہال سے باہر نکل گیا۔ وہ ایک چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا تھا جس میں کئی جادوگروں اور جادوگرنیوں کی تصویریں قطار میں لگی ہوئی تھیں۔ اس سامنے کی طرف ایک آتشدان دکھائی دیا جس میں متعدل آگ بھڑک رہی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی سب تصویریں میں موجود لوگوں کے چہرے اس کی طرف مڑ گئے۔ اس نے دیکھا کہ جھریوں سے بھرے چہرے والی ایک جادوگرنی اپنے فریم میں سے نکل کر ساتھ والی تصویر کے فریم میں پہنچ گئی تھی جس میں بڑی بڑی موچھوں والا ایک جادوگر دکھائی دے رہا تھا۔ جھریوں والے چہرے کی مالکہ اس جادوگر کے کانوں میں کچھ سرگوشیاں کرتی ہوئی دکھائی دی۔

وکٹر کیرم، فلیور ڈیلا کور اور سیدر ک ڈیگوری آتشدان کے گرد کھڑے ہوئے تھے۔ وہ آگ کی روشنی میں کافی بڑے بڑے دکھائی دے رہے تھے۔ کیرم ان دونوں سے کچھ الگ کھڑا تھا۔ وہ کندھے جھکا کر آتشدان سے ٹیک لگائے گھری سوچوں میں گم تھا۔ سیدر ک ڈیگوری اپنی کمر پر ہاتھ باندھے آتشدان کی آگ کو گھور رہا تھا۔ فلیور ڈیلا کور نے جب ہیری کو اندر آتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنے لمبے بال حیرت سے پیچھے کی طرف جھٹکے۔

”کیا ہوا..... کیا وہ تمیں ہال میں واپس بلارہے ہیں؟“ اس نے جلدی سے پوچھا۔

فلیور کو لگ رہا تھا کہ وہ کوئی پیغام دینے کیلئے وہاں آیا ہے۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ انہیں کیسے بتائے کہ ابھی ابھی کیا ہوا تھا؟ وہ وہاں کھڑا کھڑا تینوں چمپین کو دیکھتا رہا اور اسے اچانک یہ احساس ہوا کہ وہ تینوں اس سے بہت لمبے اور بڑے ہیں۔ اسی وقت اپنے پیچھے سے تیز قدموں کی آواز سنائی سی اور لیوڈ ویگ مین کمرے میں اندر آئے۔ انہوں نے ہیری کا بازو پکڑا اور اسے ایک طرف لے گئے۔

”بہت عجیب بات ہوئی ہے۔“ وہ ہیری کا بازو دباتے ہوئے بڑا بڑا تھے۔ ”بہت ہی عجیب بات ہوئی ہے۔“ انہوں نے آتشدان کے پاس پہنچ کر باقی تینوں سے کہا۔ ”حالانکہ یہ بڑا عجیب لگتا ہے لیکن میں آپ کا تعارف سفر لیتی ٹورنامنٹ کے چوتھے چمپین سے کرانا چاہتا ہوں.....“

وکٹر کیرم یکدم سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ چڑھا کر دکھائی دیا جب اس نے ہیری کو غور سے دیکھا۔ سیدر ک دم

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

230

بخود کھڑا ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے پہلے بیگ مین کو اور پھر ہیری کو دیکھا..... اسے لگ رہا تھا کہ شاید اس نے بیگ مین کی بات غلط سنی تھی۔ بہر حال فلیور ڈیلاکور نے اپنے بال پیچھے اچھا لے اور مسکرا کر بولی۔

”واہ..... یہ بہت دلچسپ مذاق ہے مسٹر بیگ مین!“

”مذاق.....“ بیگ مین نے حیرت سے دوہرایا۔ ”نہیں..... بالکل بھی نہیں..... ہیری کا نام ابھی ابھی شعلوں کے پیالے سے برآمد ہوا ہے۔“

کیرم کی گھنی بھنوئیں کسی قدر سکر گئیں۔ سیڈر ک کے چہرے پر حیرانگی کی تھہ اور دیز ہو گئی تھی۔ فلیور کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

”یقیناً کوئی غلطی ہوئی ہے.....“ اس نے بیگ مین سے روکھی آواز میں کہا۔ ”وہ حصہ نہیں لے سکتا۔ وہ ابھی بہت کم سن ہے۔“

”ہاں..... یہی تو تعجب والی بات ہے۔“ بیگ مین نے اپنی چکنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے کہا اور ہیری کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ ”لیکن

جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ عمر کی قید اسی سال صرف ٹورنا منٹ کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائی گئی تھی، چونکہ اس کا نام شعلوں کے پیالے سے برآمد ہوا ہے..... میرا مطلب ہے کہ مجھے نہیں لگتا کہ اب اس کے پاس ان مقابلوں میں حصہ نہ لینے کا کوئی اختیار باقی رہ گیا ہو..... قوانین میں صاف لکھا ہے کہ آپ کو یقینی طور پر ان میں حصہ لینا ہی ہو گا..... ہیری جیت تو نہیں سکتا مگر اسے بس اپنی پوری قوت کا مظاہرہ کرنا پڑے گا.....“

ان کے پیچھے دروازہ ایک بار پھر کھل گیا اور بہت سارے لوگ ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔ پروفیسر ڈیمل ڈور، مسٹر بارٹی کراوچ، پروفیسر کارکروف، میڈم میکسیم، پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر سینیپ۔ کھلے دروازے کے دوسرا طرف ہال میں بیٹھے سینکڑوں طلباء کی بھنبھنا ہٹ ہری کو صاف سنائی دے رہی تھی۔ جو پروفیسر میک گوناگل کے دروازہ بند کرتے ہی فوراً غالباً ہو گئیں۔

”میڈم میکسیم!“ فلیور نے فوراً اپنی ہیڈ مسٹر س کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ چھوٹا سا بچہ بھی مقابلے میں حصہ لے گا.....؟“

ہیری کے دماغ میں غصے کی ایک لہڑاٹھی..... چھوٹا سا بچہ؟

میڈم میکسیم پوری طرح تن کرکٹری ہو گئیں۔ وہ اچانک بہت زیادہ لمبی دکھائی دینے لگی تھیں۔ ان کے سر کا بالائی حصہ موم بتیوں سے بھرے فانوس تک پہنچ گیا اور کالے ریشم سے بنا ہوا ان کا لبادہ سینے پر کچھ زیادہ ہی پھولا ہوا دکھائی دیا۔

”اس کا کیا مطلب ہے، الہی ڈور؟“ انہوں نے غصے سے پہنکارتے ہوئے پوچھا۔

”میں بھی یہی جانا چاہتا ہوں، ڈیمل ڈور؟“ پروفیسر کارکروف نے کہا۔ وہ مسکرانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے لیکن ان کی نیلی آنکھیں برف کے گلوں کی طرح ٹھنڈی دکھائی دے رہی تھیں۔ ”ہو گورٹس کے دو دو چمپین.....؟“ مجھے کسی نے یہ بتایا نہیں تھا کہ میز بان سکول کے دو چمپین مقابلوں میں حصہ لیں گے..... یا پھر میں نے قوانین ٹھیک سے نہیں پڑھے تھے؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

وہ اب حقارت بھرے طنزیہ انداز سے مسکرا رہے تھے۔

”یہ ناممکن ہے.....“ میڈم میکسیم ٹھوس لبجے میں غرائیں۔ جن کا چمکتے ہوئے دودھیا نگینوں کی انگوٹھیوں سے بھرا وزنی ہاتھ فلیور کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔ ”ہو گورٹس کے دو چپیں ان مقابلوں میں بالکل حصہ نہیں لے سکتے..... یہ تو سارنا انصافی ہے۔“

”ڈمبل ڈور! ہمارا خیال تھا کہ آپ کے عمر کی حدود والے جادوئی حصار کے باعث نابالغ جادوگران مقابلوں میں حصہ نہیں لے پائیں گے۔“ پروفیسر کارکروف نے کہا۔ جن کی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی لیکن آنکھوں اب پہلے سے زیادہ ٹھنڈی دکھائی دے رہی تھیں۔ ”ورنہ ہم بھی اپنے سکول سے لاٹ اور قابل نابالغ بچوں کو ساتھ لے کر آتے۔“

”کارکروف..... اس میں قصور کسی اور کا نہیں بلکہ پوڑکا ہے۔“ سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ان کی سیاہ آنکھوں میں گہری نفرت جھلک رہی تھی۔ ”قوانین توڑنے کی پوٹر کی عادت کیلئے ڈمبل ڈور کو ازالامت دو..... وہ جب سے اس سکول میں آیا ہے، سب کیلئے مسائل اور مشکلات کو بڑھا رہا ہے۔“

”تمہارا شکر یہ سیورس!“ ڈمبل ڈور نے درشت لبجے میں کہا۔ سنیپ خاموش ہو گئے لیکن ان کی آنکھوں سے ان کے چھپے بالوں کے پیندے کے بیچ میں کمینگی اور نفرت جھلکتی ہوئی صاف دکھائی دی۔ پروفیسر ڈمبل ڈور نے اب ہیری کو بڑے دھیان سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری بھی انہیں دیکھ رہا تھا اور نصف چاند کی شکل والی عینک کے بیچھے آنکھوں کو پڑھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

”ہیری کیا تم نے شعلوں کے پیالے میں اپنانام ڈالا تھا؟“ انہوں نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

”نہیں.....“ ہیری نے دلوک کہا۔ وہ جانتا تھا کہ سبھی لوگ اسے دھیان سے دیکھ رہے ہیں۔ سنیپ نے سائے میں کھڑے کھڑے بے یقینی بھری آوازنگی۔ ڈمبل ڈور نے سنیپ کی حقارت بھری ہونہ کے نظر انداز کر دیا۔

”کیا تم نے اپنانام کسی بڑے طالب علم کو شعلوں کے پیالے میں ڈالنے کیلئے کہا تھا؟“

”نہیں..... بالکل نہیں!“ ہیری نے کہا۔

”اوہ..... ظاہر ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔“ میڈم میکسیم چیختی ہوئی بولی۔ سنیپ اب اپنا سر ہلا رہے تھے، ان کے ہونٹ سکڑ گئے تھے۔

”وہ عمر کے حدود والے حصار کو پار نہیں کر سکتا تھا۔“ پروفیسر میک گوناگل تیکھی آواز میں بولیں۔ ”مجھے یقین ہے کہ ہم سب اس بات پر پوری طرح متفق ہیں.....“

”ڈمبل ڈور سے جادوئی حصار کی تشکیل میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔“ میڈم میکسیم نے کندھے اچکا کر کہا۔

”ہاں!..... ایسا ہو سکتا ہے۔“ ڈمبل ڈور نے شکست خورده انداز میں کہا۔

”ڈمبل ڈور! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ سے کوئی غلطی نہیں ہوتی ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے کہا۔ ”یہ کیا

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

232

بکواس ہے؟ ہیری نابالغ ہونے کی وجہ سے خود تو جادوئی حصار میں داخل نہیں ہو سکتا تھا اور پونکہ پروفیسر ڈیمبل ڈور کو بھروسہ ہے کہ اس نے کسی بڑے لڑکے سے بھی یہ کام نہیں کروایا ہے اس لئے مجھے لگتا ہے کہ ہم سبھی کو یہ بات غیر مشروط طور پر تسلیم کر لینا چاہئے۔ ”انہوں نے پروفیسر سنیپ کی طرف آگ بگوانظر وہ سے دیکھا۔

”مسٹر بیگ میں..... مسٹر کراوچ!“ کارکروف نے ایک بار پھر اپنی چکنی چپری آواز میں کہا۔ ”آپ لوگ ہمارے معروفی نجی ہیں، آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ یہ بات غلط ہے یا نہیں؟“

بیگ میں نے اپنے لڑکوں جیسے گول چہرے پر نمودار ہونے والے پسینے کو رو مال سے پونچھ کر صاف کیا اور مسٹر کراوچ کی طرف دیکھا جو آگ کی روشنی کے دائرے سے کچھ ہٹ کر کھڑے تھے۔ جس وجہ سے ان کا آدھا چہرہ اندر ہیرا میں گم تھا۔ وہ تھوڑے عجیب دکھائی دے رہے تھے۔ کم روشنی میں وہ پہلے سے زیادہ بوڑھے محسوس ہوئے۔ ان کا حلیہ کسی مردہ کھوپڑی جیسا دکھائی دیتا تھا۔ بہر حال، انہوں نے اپنے حسبِ معمول سپاٹ لبجے میں کہا۔

”ہمیں قوانین کا احترام کرتے ہوئے ان کے مطابق عمل درآمد کرنا ہوگا۔ قوانین میں یہ واضح لکھا ہوا ہے کہ شعلوں کا پیالہ جن جن لوگوں کے نام منتخب کر کے ہمارے حوالے کرے گا، انہیں ہر صورت میں یقینی طور پر ٹورنامنٹ میں حصہ لینا ہی ہوگا.....“

”بارٹی نے قوانین کی کتاب گھوٹ کر پی رکھی ہے۔“ بیگ میں نے مسکرا کر کارکروف اور میڈم میکسیم کی طرف مڑتے ہوئے یوں کہا جیسے مسٹر کراوچ کے اس قدم کے بعد ساری مشکل ہی ختم ہو گئی ہو۔

”میں چاہتا ہوں کہ میرے باقی ماندہ طبلاء شعلوں کے پیالے میں اپنا نام دوبارہ ڈالیں۔“ کارکروف نے کہا۔ اس کی چکنی چپری آواز اور مسکراہٹ دونوں ہی غائب ہو چکے تھے اور ان کا چہرہ نہایت بد صورت دکھائی دے رہا تھا۔ ”آپ ایک بار پھر شعلوں کے پیالے کو کھول دیں اور ہم اس میں تک نام ڈالتے رہیں گے جب ہر سکول کے دو دو لوگ منتخب نہیں ہو جاتے۔ انصاف تو یہی کہتا ہے..... ڈیمبل ڈور!“

”لیکن کارکروف! ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟“ بیگ میں حیرت بھری آواز میں بولے۔ ”شعلوں کا پیالہ تو اب بچھ چکا ہے..... اور یہ اگلے ٹورنامنٹ تک دوبارہ روشن نہیں ہوگا۔“

”اگلے ٹورنامنٹ ..... ڈرم سٹر انگ واضح طور پر ان میں حصہ بالکل نہیں لے گا۔“ کارکروف نے غصے سے کہا۔ ”ہماری اتنی نشستیں، مشوروں، تجاویز اور سمجھوتوں کے بعد مجھے ذرا بھی امید نہیں تھی کہ ایسی کوئی بات رونما ہوگی۔ میرا تو دل یہ کر رہا ہے کہ میں اسی وقت اس ٹورنامنٹ سے قطع تعلق کر کے واپس لوٹ جاؤں.....“

”گیڈر بھکبیاں مت دو..... کارکروف!“ دروازے کے پاس سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ”تم اس وقت اپنے چمپین کو یہاں سے نہیں لے جاسکتے ہو۔ اسے حصہ لینا ہی پڑے گا۔ سبھی چمپین کو حصہ لینا پڑے گا۔ جیسا ڈیمبل ڈور نے کہا تھا۔ یہ ٹوٹ جادوئی

بندھن ہے، ویسے یہاں سے جاناتھارے لئے بڑا آسان ہوتا..... ہے نا؟“  
یہ پروفیسر موڈی کی آواز تھی جو اسی وقت کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ وہ لنگراتے ہوئے آتشدان کے پاس پہنچ جب بھی ان کا دایاں پاؤں فرش سے ٹکراتا تھا تو ٹھک ٹھک کی آواز آتی تھی۔

”آسان؟“ کارکروف نے کہا۔ ”میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھ پایا، موڈی؟“  
ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ پروفیسر کارکروف، پروفیسر موڈی کی بات کو ہوا میں اڑانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ سب کے سامنے یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ موڈی کی بات پر دھیان نہیں دینا چاہئے لیکن ان کے ہاتھوں نے ان کا پول دیا۔ ان کی ہتھیلیاں مڑ کر مک میں بندھ گئی تھیں۔

”واقعی نہیں سمجھے.....؟“ موڈی نے دھیرے سے کہا۔ ”بہت سیدھی سی بات ہے کارکروف! کسی نے شعلوں کے پیالے میں پوٹر کا نام جان بوجھ کر ڈالا ہے اور وہ یہ بات اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اگر شعلوں کے پیالے میں سے اس کا نام باہر نکلا تو اسے اس سفریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینا ہی پڑے گا۔“

”یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جس نے بھی یہ کام کیا ہوگا۔ وہ یہی چاہتا ہوگا کہ ہو گورٹس کے جتنے کی امیدگی ہو جائے۔“ میڈم میکسم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”بالکل!..... میں آپ کی بات سے سوفیصدی متفق ہوں، میڈم میکسم!“ کارکروف نے ان کی طرف سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ”میں محکمہ جادو کے وزیر اعظم اور جادوگری کے بین الاقوامی اتحادی تنظیم سے اس کی بھرپور شکایت کروں گا۔“

”اگر کسی کو شکایت کرنے کا حق حاصل ہے تو وہ صرف پوٹر کو ہے۔“ موڈی غرائے۔ ”لیکن..... عجیب بات ہے..... وہ تو ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکال رہا ہے.....؟“

”وہ شکایت کیوں کرے گا؟“ فلیور ڈیالا کو نے اپنا پیر پٹختہ ہوئے غصے سے کہا۔ ”اے تو مقابله میں حصہ لینے کا موقعہ مل رہا ہے۔ ہے نا! ہم سب کئی ہفتوں سے چمپن چنے جانے کی آس لگائے بیٹھے تھے۔ ہمارے سکولوں کے لئے یہ کتنے اعزاز کی بات ہوگی؟ انعام میں ایک ہزار گلین ملیں گے..... یہ ایک ایسا موقعہ ہے جس کے لئے لوگ مر مٹنے کیلئے تیار ہوں گے۔“

”شاید کوئی یہی امید لگائے بیٹھا ہو کہ اس کیلئے پوٹر واقعی مر جائے!“ موڈی نے دھیمے انداز میں غرأتے ہوئے کہا۔ اس جملے کے بعد بہت ہی تباہ بھری خاموشی چھا گئی۔

لیوڈ و بیگ میں کافی فکر مند دکھائی دینے لگے۔ وہ اپنے پیروں کو ادھرا دھر ہلاتے ہوئے بولے۔ ”موڈی!..... تم نے بھی یہی کیسی عجیب بات کہہ دی؟“

”ہم سب جانتے ہیں کہ پروفیسر موڈی جب تک دو پھر سے پہلے قتل کے چھ محرکات کا پتہ نہیں لگا لیتے ہیں تب تک وہ اپنی صبح کو

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

234

بر باد سمجھتے ہیں۔” کارکروف نے زور سے کہا۔ ”یہ صاف ہے کہ وہ اب اپنے طلباء کو بھی قتل کی سازشوں سے ڈرانا سکھا رہے ہیں۔ ڈمبل ڈور! تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے استاد میں ایسی خوبیاں بہت عجیب ہیں لیکن حیرت انگیز طور پر آپ نے انہیں یہاں کس وجہ سے ملازمت فراہم کی ہوئی ہے.....؟“

”یہ میرا خیال ہو؟“ پروفیسر مودی غرائے۔ ”یہ میرا وہم ہو؟ لیکن میں صاف کہے دیتا ہوں، اس لڑکے کا نام شعلوں کے پیالے میں کسی انتہائی مکار و عیار جادو گریا جادو گرنی نے ہی ڈالا ہے.....؟“

”اوہ! اس بات کا کیا ثبوت ہے؟“ میڈم میکسیم تملما کر بولیں۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں اچھا ل کر بات کر رہی تھیں۔

”ثبوت.....؟“ پروفیسر مودی نے ناک سکیڑ کر مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ”ایک بہت ہی طاقتور اور صرف اول کی جادوئی خوبیوں کی مالک شے کو دھوکا دیا گیا ہے..... صرف بہت ہی مضبوط اور طاقتور شیطانی جادو جانے والا اپنے جادوئی کلمات سے شعلوں کے پیالے کو یہ بھولنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ مقابلے میں صرف تین ہی سکول حصہ لے رہے ہیں..... میرا اندازہ ہے کہ جس نے بھی یہ کام کیا ہے، اس نے پوٹر کا نام چوتھے سکول کے امیدوار کے طور پر اس میں ڈالا ہو گا تاکہ اس سکول میں وہی اکیلا امیدوار ہے اور شعلوں کے پیالے کے پاس اس سکول کے چمپین کے انتخاب کیلئے کوئی اور چارہ نہ ہو.....؟“

”لگتا ہے آپ نے اس بارے میں بہت گہرائی تک سوچا ہے، مودی؟“ کارکروف نے سرد لبجے میں کہا۔ ”اور یہ بہت ہی عیارانہ خیال ہے۔ میں نے سنائے کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے آپ کو کسی نے سالگرہ پر تختے میں گھٹری دی تھی۔ لیکن آپ نے یہ سوچا کہ اس میں چالاکی و ہوشیاری سے شیطانی جادو کا انڈہ چھپایا گیا ہے۔ آپ نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، تب کہیں جا کر آپ کو سچائی کا پتہ لگا۔ اس لئے اگر ہم آپ کی بات کو سمجھیں گی سے نہ لیں تو آپ اس پر برامت منائیے گا.....؟“

”کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اچھی تقریبات کے استعمال بھی اپنے ناپاک ارادے پورا کرنے کیلئے کرتے ہیں۔“ پروفیسر مودی نے خطرناک آواز میں کہا۔ ”میرا کام یہ ہے کہ میں شیطانیت کے حامل جادو گروں کی طرح سوچ کر ان کے ارادوں کو ناکام کر دوں اور میں ایسا پہلے بھی کئی بار کر چکا ہوں، کارکروف..... جیسا تمہیں اچھی طرح یاد ہو گا.....؟“

”الیسٹر.....؟“ ڈمبل ڈور نے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ ہیری کو ایک پل کے لئے تو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کسے مخاطب کر رہے ہیں؟ پھر اسے احساس ہوا کہ مودی کا اصلی نام میڈ آئی تو ہونہیں سکتا۔ مودی یکا یک خاموش ہو گئے۔ حالانکہ وہ اب کارکروف کے چہرے کو بڑے سفا کا نہ انداز میں دیکھ رہے تھے..... کارکروف کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ چکا تھا۔

”ہم یہ حقیقت نہیں جانتے کہ یہ صورت حال کیسے پیدا ہوئی ہے؟“ ڈمبل ڈور نے کمرے میں موجود تمام لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہمارے پاس اسے قبول کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ سیڈر ک اور ہیری دونوں کو ہی ان مقابلوں میں حصہ لینے کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ ہمیں اس بات کو تھے دل سے قبول کرنا ہو گا.....؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

235

”اوہ نہیں.....ابی ڈورا!“

”میڈم میکسیم! اگر آپ کوئی تبادل راستہ فراہم کر سکتی ہیں تو مجھے یہ سن کر خوشی ہو گی۔“

ڈبل ڈور نے انتظار کیا مگر میڈم میکسیم کوئی حل نہ بتا سکیں۔ وہ بس غصے سے گھورتی رہی۔ ایسا صرف وہ ہی نہیں کر رہی تھیں۔

سینیپ بھی آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے اور کارکروف تو جیسے دیکھ رہے تھے۔ بہر حال، بیگ میں اس گھمبیر صورت حال میں پر جوش دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ مسلنے ہوئے اور سب کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”اچھا تو ہم شروع کریں؟..... ہمیں تمام چیزیں کو ضروری ہدایات بھی دینا ہیں..... ہے ناباری! یہ کام آپ ہی کریں۔“  
ایسا لگا جیسے مسٹر کراوچ گھری نیند سے بیدار ہوئے ہوں۔

”ہاں!“ انہوں نے کہا۔ ”ہدایات..... پہلا ہدف..... یا پھر پہلا امتحان.....“

وہ آگے بڑھ کر آگ کی روشنی میں آئے۔ ہیری کو قریب سے دکھائی دینے پر وہ کچھ بیمار لگے۔ ان کی آنکھوں کے نیچے حلقے دکھائی دے رہے تھے اور ان کی جھریلوں والی جلد بہت بے رنگ دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کو یہ عجیب لگا کیونکہ کیوڈچ ورلڈ کپ کے موقع پران کی حالت بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔

”ہاں پہلا ہدف.....“ مسٹر کراوچ نے ہیری، سیڈر ک، فلیور اور کیرم کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ”پہلے ہدف میں آپ کی ہمت کا امتحان لیا جائے گا، اس لئے ہم آپ کو یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کو کیا کرنے کیلئے ملے گا؟ کسی نامعلوم خطرے سے پوری ہمت اور عالی حوصلے کے ساتھ مقابلہ کرنا کامل جادوگروں کی عظیم خوبی ہے..... بہت ہی عظیم.....“ وہ توقف کے بعد بولے۔

”آپ کی پہلی کڑی آزمائش 24 نومبر کو تمام طلباء و طالبات اور معزز ججوں کے سامنے لی جائے گی۔ یہ ان سفری تیاری ٹورنامنٹ کا پہلا پڑا ہوگا۔ یاد رہے کہ تمام چیزیں افراد کو ان مقابلوں کے کسی بھی مرحلے کو انجام دینے میں اپنے اساتذہ سے کسی طرح کی مدد مانگنے یا قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلی آزمائش کا سامنا کرنے کیلئے چیزیں کے پاس صرف اور صرف ان کی ذاتی چھڑی ہی ہو گی۔ جب پہلا ہدف پورا ہو جائے گا تب ہی انہیں دوسرے پڑا ہو میں لی جانے والی آزمائش کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔ مقابلوں کی تیاری میں چیزیں لوگوں کو کڑی محنت کرنا ہو گی اور خصوصی وقت صرف کرنا پڑے گا، اس لئے انہیں سالانہ نصابی امتحان نہیں دینا ہو گا۔“

”مجھے لگتا ہے کہ آج کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔“ مسٹر کراوچ نے ڈبل ڈور کی طرف مرتے ہوئے کہا۔

”میں آپ سے متفق ہوں!“ ڈبل ڈور نے کہا جو مسٹر کراوچ کو کسی قدر پریشانی سے دیکھ رہے تھے۔ ”باری! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ آج رات ہو گورٹس میں رُکنا نہیں چاہتے؟“

”نہیں ڈبل ڈور! مجھے جادوئی ملکے میں واپس لوٹنا ہی ہو گا۔“ مسٹر کراوچ نے کہا۔ ”یہ نہایت تکلیف دہ اور دشوار وقت چل رہا ہے..... میں سب کچھ نوجوان ہونہاڑ کے بھروسے پر چھوڑ کر آیا ہوں..... وہ بہت پر جوش ہے..... اگر سچ کہوں تو ضرورت سے زیادہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

ہی پر جوش ہے۔“

”جانے سے پہلے آپ کم از کم کچھ نوش ہی فرمائیجئے؟“، ڈمبل ڈور نے کہا۔

”سنوبارٹی! میں تو رُک رہا ہوں۔“ بیگ مین نے جو شیلے انداز میں کہا۔ ”ہو گورٹس میں جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ دفتر کے بجائے یہاں رُکنا زیادہ دلچسپ رہے گا۔“

”مجھے ایسا نہیں لگتا..... لیوڈوا!“ مسٹر کراوچ نے خشک لبجے میں کہا، جن کی پرانی بے صبری ایک بار پھر جملکے لگی تھی۔

”میڈم میکسِم..... پروفیسر کارکروف..... تھوڑا ماحول بدل لیا جائے۔“ ڈمبل ڈور نے کہا

لیکن میڈم میکسِم، فلیور کے کندھوں پر ہاتھ رکھ لکھی تھیں اور اب اسے تیزی سے کمرے سے باہر لے جا رہی تھیں۔ ہیری کو سنائی دے رہا تھا کہ بڑے ہال سے باہر جاتے ہوئے وہ دونوں فرانسیسی زبان میں تیزی سے باتیں کرتی جا رہی تھیں۔ کارکروف نے کیرم کی طرف اشارہ کیا اور وہ دونوں بھی چلے گئے۔ وہ بالکل خاموشی سے باہر نکل گئے تھے۔

”ہیری..... سیدرک! میں تم دونوں کو اپنے فریقوں کے ہال میں جانے کا مشورہ دیتا ہوں۔“ ڈمبل ڈور نے ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ”مجھے یقین ہے کہ گری فنڈر اور ہفل پف کے طلباء تم لوگوں کے ساتھ جشن منانے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ یہ بہت شرمناک بات ہو گی کہ ہم انہیں شور شرابا کرنے کے اتنے عمدہ بہانے سے محروم کریں.....“

ہیری نے سیدرک کی طرف دیکھا جس نے سر ہلا دیا اور وہ دونوں ایک ساتھ چل دیئے۔ بڑے ہال اب بالکل خالی پڑا تھا۔ ہوا میں تیرتی ہوئیں موم بتیاں اب چھوٹی ہو گئی تھیں اور ان کی جھلملاتی ہوئی روشنی میں کدوں کو کاٹ کر بنائی مسکراہٹ بڑی عجیب دکھائی دے رہی تھی۔

”ہم لوگ ایک بار پھر ایک دوسرے کے مقابل آ کھڑے ہوئے ہیں۔“ سیدرک نے آہستگی سے کہا۔

”ہا!“ ہیری نے بوجھل آواز میں کہا۔ وہ سوچ نہیں پا رہا تھا کہ کیا جواب دے؟ اس کا دماغ بالکل ماوف ہو چکا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے اس کے دماغ کے سارے قیمتی سامان کو لوٹ کر اسے بالکل خالی کر ڈالا ہو۔

”مجھے بتاؤ.....“ سیدرک نے جھکتے ہوئے کہا۔ ”تم نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں کیسے ڈالا؟“ وہ بڑے ہال سے باہر نکل رہے تھے جہاں اب شعلوں کا پیالہ موجود نہیں تھا اور نہ ہی اس کی روشنی باقی تھی۔ وہاں صرف ایک مشعل جل رہی تھی۔

”میں نے نام نہیں ڈالا۔“ ہیری نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ”میں کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ میں نے شعلوں کے پیالے میں اپنا نام نہیں ڈالا تھا..... نہیں ڈالا تھا.....“

”اوہ ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے!“ سیدرک ڈگری جھینپتے ہوئے بولا۔ ہیری کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے ہیری کی بات پر بالکل بھی یقین نہیں تھا۔ ”ٹھیک ہے..... پھر ملیں گے!“

سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھنے کے بجائے سیڈر ک اپنے دائیں طرف کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری نے وہاں کھڑے ہو کر اس کے قدموں کی چاپ سنی، وہ پتھر کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا پھر ہیری نے دھیرے دھیرے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنا شروع کیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ رون اور ہر ماہی کے علاوہ کوئی اور اس کی بات پر یقین کرے گا؟ یا پھر سب یہی سوچیں گے کہ اسی نے اپنا نام ڈالا تھا؟ بہر حال کوئی ایسا کیسے سوچ سکتا ہے جبکہ اس کا مقابلہ ایسے ماہر جادوگروں سے تھا جو اس سے تین سال بڑے تھے اور جنہوں نے اس سے تین سال زیادہ پڑھائی حاصل کر رکھی تھی۔ جبکہ اسے بہت خطرناک مراحل طے کرنا ہوں گے اور وہ بھی سینکڑوں لوگوں کے سامنے؟ ہاں اس نے اس کے بارے میں سوچا تھا..... اس نے اس کے بارے میں خواب بھی دیکھا تھا..... لیکن دراصل وہ صرف ایک خواب ہی تو تھا۔ ایک طرح کا جھوٹا خواب ہی تو تھا..... مقابلے میں شامل ہونے کے بارے میں اس نے کبھی سنجیدگی سے سوچا نہیں تھا..... لیکن کسی اور نے اس کے بارے میں سوچا تھا..... کوئی اور سوچتا تھا کہ وہ مقابلے میں حصہ لے اور اس نے انتظام بھی کر دیا تھا..... لیکن کیوں؟..... اس کی بھلانی کیلئے؟..... اسے ایسا نہیں لگتا تھا..... اسے احمد ثابت کرنے کیلئے؟..... تب تو اس کی خواہش ضرور پوری ہو جائے گی.....

یا..... پھر اسے ہلاک کرنے کیلئے؟ کیا پروفیسر موڈی بے سروپا باتیں کر رہے تھے؟ کیا کسی نے ہیری کا نام شعلوں کے پیالے میں برے ارادے سے ڈالا تھا؟ کیا کوئی بچ پچ اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا؟

ہیری کو ان سوالوں کے جواب فوراً مل گئے تھے۔ ہاں! کوئی اسے مارنا چاہتا تھا جب وہ محض ایک سال کا بچہ تھا..... لا رڈ والڈی مورٹ..... لیکن والڈی مورٹ یا انتظام کیسے کر سکتا تھا کہ ہیری کا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا جائے؟ والڈی مورٹ تو بہت دور تھا اور ایسا مانا جاتا تھا کہ وہ اکیلا کسی دور ویرانے میں چھپا ہوا ہے۔ کمزور اور شیطانی قوتوں سے محروم..... اس نے جو خواب دیکھا تھا جس کے بعد اس کے نشان میں درد اٹھنے لگا تھا اس میں والڈی مورٹ اکیلا نہیں تھا..... وہ وارم ٹیل سے باتیں کر رہا تھا..... اور ہیری کی موت کی منصوبہ بندی کر رہا تھا.....

ہیری کو یہ دیکھ کر گہرا صدمہ پہنچا کہ وہ فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچ چکا تھا۔ اسے یہ پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کے پیارے آپ اسے یہاں تک کیسے لے آئے تھے؟ اسے یہ دیکھ کر اور بھی حیرانی ہوئی کہ فربہ عورت تصویر کے فریم میں تباہ نہیں تھی۔ اس کے ہمراہ جھریلوں سے بھرے چہرے والی ایک جادوگرنی بھی تھی جو نخلی منزل پر اپنے موچھوں والے پڑوسی جادوگر کی تصویر میں جا کر سرگوشیاں کرتی ہوئی دی تھی، جب ہیری پچمپنوں کے پاس گیا تھا۔ ہیری سے پہلے یہاں پہنچنے کیلئے اس جادوگرنی کو سات منزلوں کی تصویریوں میں سے بھاگ کر آنا پڑا ہوا گا۔ اس نے اور موٹی عورت نے ہیری کو بہت دلچسپی سے دیکھا۔

”واہ واہ واہ.....“ فربہ عورت نے کہا۔ ”وائلٹ نے مجھے ابھی اساری بات بتا دی ہے۔ سکول کا چمپین کون چنا گیا ہے؟“ ”بکواس.....“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

”اس نام کا کوئی چمپین نہیں منتخب ہوا ہے۔“ جھریوں والی جادوگرنی نے غصے سے کہا۔

”نہیں..... نہیں والی! یہ تو شناخت بتا رہا ہے۔“ فربہ عورت نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور ہیری کو اندر جانے کا راستہ دینے کیلئے آگے کی طرف جھکی۔

تصویر کھلنے پر ہیری کو شور کا بڑا طوفان سنائی دیا، وہ گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا لیکن اگلے ہی مل درجنوں ہاتھوں نے اسے پکڑ کر اندر ہاں میں کھٹک لیا۔ اب وہ گری فنڈر فریق کے طلباء کے بیچ میں کھڑا تھا۔ ہر کوئی چیخ رہا تھا، تالیاں بجارتھا اور ہاں میں سیٹیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

”تمہیں ہمیں بتا دینا چاہئے تھا کہ تم بھی شامل ہو رہے ہو۔“ فریڈ نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وہ تحوڑا چڑھڑا مگر کافی پر جوش دکھائی دے رہا تھا۔

”تم نے ڈاڑھی اُگائے بغیر یہ کام کیسے کر لیا۔..... بہت اعلیٰ!“ جارج نے چلا کر کہا۔

”میں نے ایسا کچھ نہیں کیا.....“ ہیری نے کہا۔ ”مجھے نہیں معلوم یہ کیسے ہوا؟“

لیکن اسی وقت انجلینا جنسن لپک کر اس کے پاس آگئی۔ ”اوہ! میں چمپین نہیں بن پائی تو کیا ہوا؟ کم از کم چمپین گری فنڈر کا ہی تو ہے.....“

”تم سیدر ک سے پچھلے کیوڑچ میچ کا بدلہ ضرور لینا، ہیری!“ گری فنڈر کی کیوڑچ ٹیم کی نقاش کیٹی بل چھت ہوئی بولی۔

”ہم کھانے پینے کا سامان لے آئے ہیں..... آ جاؤ ہیری! کچھ جشن ہو جائے.....“

”مجھے بھوک نہیں ہے، میں نے تقریب میں کافی زیادہ کھالیا تھا.....“

لیکن کوئی بھی یہ سنتا نہیں چاہتا تھا کہ اسے بھوک نہیں ہے۔ کوئی بھی یہ سنتا نہیں چاہتا تھا کہ اس نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا۔ کسی کا بھی دھیان اس طرف نہیں گیا کہ اس کا جشن منانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے..... لی جارڈن نے جانے کہاں سے گری فنڈر کا بڑا بیز نکال لیا تھا اور اسے ہیری کے بدن پر چوغنے کی طرح لپیٹ دیا تھا۔ ہیری کسی طرح بھی بیچ نہیں پایا تھا۔ جب بھی اس نے اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیر ہیوں پر چڑھنے کی کوشش کی، اس کے چاروں طرف بھیڑ نے اس کا راستہ روک دیا۔ انہوں نے زبردستی اسے بڑی پلاٹی اور اس کے ہاتھ میں چپس اور موگ پھلی دیتے رہے..... ہر کوئی یہ جانا چاہتا تھا کہ اس نے یہ کام کیسے کیا تھا، اس نے ڈبل ڈور کے عمر کی حد والے جادوی حصار کیسے چکمہ دیا تھا اور اپنا نام شعلوں کے پیالے میں کیسے ڈالا تھا؟

”میں نے ایسا نہیں کیا۔“ ہیری نے بار بار کہا۔ ”میں نہیں جانتا کہ یہ کیسے ہوا؟“

لیکن کسی کو بھی اس بات پر یقین نہیں آیا تھا۔

”میں اب تھک گیا ہوں۔“ آخر کار آدھے گھنٹے کے بعد وہ جھنجلا کر چینا۔ ”نہیں جارج! اب میں سونے جا رہا ہوں.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

239

اس وقت اس کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ وہ رون اور ہر ماں سے مل کر اس معاملے پر ٹھنڈے دماغ سے سوچ بچار کر سکے۔ لیکن وہ دونوں ہی ہاں میں نہیں تھے۔ اسے نیندا آرہی ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے ہیری تیزی سے اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھ گیا۔ اس دوران کریوی بھائی گرتے گرتے بچے، جو ہیری کو سیڑھیوں سے نیچے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہیری کو یہ دیکھ کر بڑا اطمینان ہوا کہ رون خالی کمرے میں اپنے بستر پر لیٹا تھا اور اب تک جاگ رہا تھا۔ اس نے ابھی تک اپنے کپڑے تبدیل نہیں کئے تھے، جب ہیری نے اپنے پیچھے دروازے کو دھرا م سے بند کیا تو رون نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

”تم کہاں تھے؟“ ہیری نے بے چینی سے پوچھا۔

”اوہ..... کیسے ہو؟“ رون بولا۔

وہ مسکرا رہا تھا لیکن اس کی مسکراہٹ بڑی عجیب اور اکھڑی تی تھی۔ ہیری کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ اس کے بدن پر اب بھی گری فنڈر کا سرخ بیز لپٹا ہوا تھا جو لی جا رہا۔ اس کے چاروں طرف لپیٹ دیا تھا۔ اس نے جلدی سے اسے اتارنے کی کوشش کی مگر لی جا رہا نے اس پر بہت مضبوط گرہ لگادی تھی۔ رون ہلے بغیر اپنے پنگ پر لیٹا رہا اور ہیری کو گرہ کے ساتھ کھینچتا نی کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔

جب ہیری نے بالآخر بیز سے پیچھا چھپڑا لیا تو اسے لپیٹ کر ایک کونے میں اچھال دیا۔

”مبارک ہو!“ رون نے کہا۔

”مبارک ہو..... تمہارا کیا مطلب ہے؟“ ہیری نے رون کو گھورتے ہوئے کہا۔ رون جس طرح سے مسکرا رہا تھا اس میں کچھ گڑ بڑ دکھائی دے رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ طنزیہ طور پر اس کا مذاق اڑا رہا ہو۔

”کوئی بھی کم عمر جادوئی حصار پار نہیں کر پایا۔“ رون بولا۔ ”فریڈ اور جارج بھی پوری کوشش کے باوجود ناکام رہے۔ تم نے کس چیز کا استعمال کیا تھا..... غیبی چونگے کا؟“

”غیبی چونگہ کسی کو بھی جادوئی حصار کے اندر نہیں لے جاسکتا تھا۔“ ہیری نے جواب دیا۔

”ہاں ٹھیک ہے۔“ رون نے کہا۔ ”میرا بھی یہی خیال تھا کہ اگر تم چونگے کا استعمال کرتے تو مجھے ضرور بتاتے..... کیونکہ وہ ہم دونوں کو ڈھانپ سکتا تھا ہے نا؟ لیکن تم نے کوئی دوسرا طریقہ نکال لیا تھا..... ہے نا؟“

”سنوا!“ ہیری نے تملک کر کہا۔ ”میں نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا۔ یہ کام کسی اور نے کیا ہوگا؟“

”کوئی دوسرا یہ کام کیوں کرے گا؟“ رون نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

”معلوم نہیں!“ ہیری نے کہا۔ اسے لگا کہ مجھے مارنے کیلئے جواب دینا بہت ہی ڈرامائی ہوگا۔ رون نے اپنے بازو اتنے اٹھائے

کاس کے بالوں تک پہنچ گئے۔

”دیکھو اگر تم دوسروں کو نہیں بتانا چاہتے تو کوئی بات نہیں۔ لیکن تم مجھے سچائی بتاسکتے ہو۔ ویسے مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ تم جھوٹ کیوں بول رہے ہو۔ اس کی وجہ سے تم کسی مشکل میں نہیں پڑے ہو۔ فربے عورت کی سہیلی والٹ نے ہم سب کو پہلے ہی بتادیا ہے کہ ڈیمبل ڈور تمہیں مقابلوں میں شامل ہونے کی اجازت دے چکے ہیں۔ ایک ہزار گیلین کا انعام؟ اور تمہیں سالانہ امتحان بھی نہیں دینا پڑے گا.....“

”میں نے اپنا نام اس منحوس پیالے میں نہیں ڈالا تھا.....“ ہیری نے سخت لمحے میں کہا۔ اب اسے غصہ آنے لگا تھا۔

”ہاں! ٹھیک ہے۔“ رون نے بھی سیدر ک جیسے لمحے میں کہا۔ ”لیکن تم نے آج صحی تو کہا تھا کہ تم اگر یہ کام رات کو کرتے تو کوئی تمہیں نہیں دیکھ پاتا..... میں بیوقوف نہیں ہوں۔“

”تم اس وقت بیوقوفوں جیسی ہی باتیں کر رہے ہو!“ ہیری نے اسے جھوڑ کتے ہوئے کہا۔

”اچھا!“ رون نے کہا، اب اس کے چہرے کی مسکراہٹ غالب ہو گئی تھی۔ ”ہیری! شاید اب تم سونا چاہتے ہو گے۔ مجھے امید ہے کہ کل صحی تمہیں فو ٹسیشن یا پھر کسی اور چیز کیلئے جلدی جا گنا پڑے گا۔“

اس نے اپنے پنگ کے پردے کھینچ کر لگا دیئے۔ ہیری دروازے کے پاس کھڑے کھڑے ان سرخ مخملی پردوں کو گھوڑتار ہا جن کے پیچھے اس کا دوست سونے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ وہی دوست تھا جس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ کوئی اور بھروسہ کرے یا نہ کرے، کم از کم وہ تو اس کی بات پر ضرور بھروسہ کرے گا.....



اٹھارہواں باب

## چھڑیوں کا معاشرہ

جب ہیری اتوار کی صبح بیدار ہوا تو اسے ایک پل کیلئے تو یہ یاد ہی نہیں آیا کہ وہ اتنا غمگین اور پریشان کیوں تھا؟ پھر گذشتہ رات کی گھریاں اس کے دماغ کے پردوں پر فلم کی مانند چل پڑیں۔ اس نے اٹھ کر اپنے پلنگ کے پردے کھول دیئے۔ وہ رون سے بات کرنا چاہتا تھا۔ وہ رون کو یقین دلانا چاہتا تھا کہ اس نے اپنانام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا لیکن رون اپنے پلنگ پر نہیں تھا۔ یہ عیاں تھا کہ وہ ناشتہ کرنے کیلئے نیچے چلا گیا تھا۔

ہیری نے کپڑے تبدیل کئے اور بل دار سیٹھیوں سے اترنے لگا۔ جس پل وہ گری فنڈر کے ہال میں پہنچا تو اسے کچھ طباء دکھائی دیئے جو اپنا ناشتہ ختم کر کے واپس لوٹ چکے تھے۔ وہ لوگ ایک بار پھر تالیاں بجانے لگے۔ اب ہیری کا دل قطعی نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ نیچے بڑے ہال میں جائے۔ وہ وہاں پر گری فنڈر کے باقی طباء کا سامان نہیں کرنا چاہتا تھا جو اسے ہیر و قرار دے رہے تھے۔ بہر حال، اس کے پاس کوئی اور راستہ بھی نہ تھا۔ اگر وہ وہیں رُکا رہا تو بھی اسے یہی کچھ جھیلنا پڑے گا کیونکہ کریوی بھائی زور زور سے ہاتھ ہلا کر اسے اپنے پاس بلارہے تھے۔ وہ ناخوشگواری سے تصویر کی طرف بڑھا۔ وہ جو نبی تصویر کے راستے سے باہر نکلا تو اسے سامنے سے ہر ماںی آتی ہوئی دکھائی دی۔

”اوہ ہیری!“ ہر ماںی نے کہا۔ وہ اپنے نیپکن میں بہت سارے ٹوست بھر کر لائی تھی۔ ”تمہارے لئے لاٹی ہوں..... گھومنے چلو گے؟“

”یا اچھا خیال ہے۔“ ہیری نے کڑھتے ہوئے کہا۔

وہ سیٹھیوں سے نیچے اترے۔ انہوں نے بڑے ہال میں جھانکے بغیر چھوٹے ہال کو عبور کیا اور جلدی ہی بیرونی دروازے سے نکل کر میدان میں پہنچ گئے۔ وہ گھاس پر چلتے ہوئے جھیل کے کنارے کی طرف جا رہے تھے۔ جہاں ڈرم سٹرائگ کا جہاز لنگر انداز تھا۔ پانی میں اس کی سیاہ پر چھائی دکھائی دے رہی تھی۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا میں چلتے چلتے وہ ٹوست چباتے رہے اور ہیری نے ہر ماںی کو بتایا کہ پچھلی رات گری فنڈر کی میز سے جانے کے بعد اس کے ساتھ کیا کیا ہوا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر بڑا سکون ملا کہ ہر ماںی نے بنا کوئی سوال

کئے اس کی بات پر یقین کر لیا تھا۔

جب ہیری نے ہر ماہنی کو پوری بات بتا دی تو وہ بولی۔ ”میں جانتی تھی کہ تم نے خود اپنا نام نہیں ڈالا ہے۔ جب ڈیمبل ڈور نے تمہارا نام پڑھا تھا تو تمہارے چہرے کے تاثرات دیکھ کر میں سمجھ گئی تھی، لیکن سوال یہ ہے کہ کوئی طالب علم یہ کام کر سکتا ہے..... کوئی طالب علم شعلوں کے پیالے کو یوقوف نہیں بن سکتا تھا اور ڈیمبل ڈور کی عمر کی حد والے جادوی حصار کو پانہیں کر سکتا تھا.....“

”کیا تم نے رون کو دیکھا ہے؟“ ہیری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

”ہر ماہنی بھیک پھر وہ بولی۔“ ہاں ..... وہ ناشتہ کر رہا ہے!

”کیا وہ اب بھی یہی یقین کئے ہوئے ہے کہ میں نے ایسا کیا ہے؟“

”دیکھو! ..... نہیں مجھے نہیں لگتا..... دراصل نہیں.....“ ہر ماہنی نے عجیب طریقے سے کہا۔

”تمہاری بات کا مطلب کیا ہے؟“

”اوہ ہیری! کیا یہ صاف نہیں ہے؟“ ہر ماہنی نے گہر انسانس لیتے ہوئے کہا۔ ”اسے حسد کی آگ جلا رہی ہے۔“

”حسد کی آگ .....؟“ ہیری کے چہرے پر حیرانگی پھیل گئی تھی۔ ”کس بات کی جلن ہو رہی ہے؟ کیا وہ پورے سکول کے سامنے خود کو حمق ثابت کرنا چاہتا ہے۔“

”دیکھو ہیری!“ ہر ماہنی لفظوں کو ناپتے تولتے ہوئے بولی۔ ”ہمیشہ سب لوگوں کی پوری توجہ تمہاری ہی طرف رہتی ہے، ہے نا؟ میں جانتی ہو کہ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔“ اس نے فوراً آگے کہا، جب اس نے دیکھا کہ ہیری غصے میں آ کر اپنا منہ کھولنا چاہتا تھا۔ ”میں جانتی ہوں کہ تم ایسا نہیں چاہتے ہو..... لیکن ..... دیکھو! تم تو جانتے ہی ہو، گھر پر رون کو اپنے بھائیوں کے درمیان توجہ اور حیثیت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، یہاں پر تم اس کے سب سے اچھے دوست ہو اور سچ پچ تم مشہور ہو..... لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ اسے برداشت کرتا ہے اور کبھی اس کا ذکر کرنا پنی زبان پر نہیں لاتا ہے۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس بار وہ یہ سب برداشت نہیں کر پایا.....“

”بہت خوب!“ ہیری نے کرنگی سے کہا۔ ”واقعی ..... بہت خوب! اسے میرا پیغام دے دینا کہ وہ جب بھی چاہے مجھ سے جگہ بدل سکتا ہے۔ اسے یہ بھی بتا دینا کہ اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ماتھے کے نشان کو ہر وقت گھوڑ گھوڑ کر دیکھیں تو میں خوشی خوشی ایسا کرنے کیلئے تیار ہوں۔“

”میں اسے کچھ بھی نہیں بتاؤں گی۔“ ہر ماہنی نے جھٹکتے ہوئے کہا۔ ”تم خود ہی اسے بتا دینا۔ یہی اس معاملے کو حل کرنے کا اکتوتا طریقہ ہے۔“

”میں اسے یہ سمجھانے کیلئے اس کے پچھے پچھے بھاگ سکتا کہ اسے پکوں جیسی حرکتیں نہیں کرنا چاہئے۔“ ہیری اتنی زور سے

گر جا کہ پاس والے درخت پر بیٹھے کئی الودر کر اڑ گئے۔ ”شاید اسے میری بات کا یقین اس وقت آئے جب میری گردان ٹوٹ جائے گی۔“

”یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔“ ہر ماں نے دھیرے سے کہا۔ ”یہ بالکل بھی مذاق کی بات نہیں ہے۔“ وہ کافی مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔ ”ہیری! میں یہ سوچ رہی ہوں..... تم جانتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا چاہئے؟ ہم جیسے ہی سکول میں واپس لوٹیں گے تو سب سے پہلے تمہیں کیا کرنا چاہئے۔“

”ہاں! میں جانتا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے؟ رون کو ہمچنچ کر ایک لات مارنا چاہئے۔“

”نہیں..... سیر لیں کو خط لکھنا چاہئے۔ تمہیں اسے بتانا ہی چاہئے کہ کیا ہوا ہے؟ اس نے تمہیں کہا تھا کہ تم اسے ہو گوڑس میں ہونے والی ہراہم واقعہ کی خبر دینا..... ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے اسے اسی طرح کے کسی حادثے کا پہلے سے ہی اندر یشہ تھا۔ میں چرمی کاغذ اور قلم ساتھ لائی ہوں۔“

”جانے دو!“ ہیری نے چاروں طرف دیکھ کر یہ تسلی کی کہ کوئی ان کی باتیں تو نہیں سن رہا ہے، لیکن میدان پوری طرح خالی تھا۔

”میرے نشان کی تکلیف کی خبر سن کرو وہ واپس لوٹ آیا تھا۔ اب اگر میں اسے یہ تاؤں گا کہ کسی نامعلوم فرد نے میرا نام جادو گری کے سفر لیقی ٹورنامنٹ میں شامل کر دیا ہے تو وہ دندنا تاہو اسکول میں آ گھسے گا۔“

”وہ خبر تمہارے منہ سے سننا چاہے گا۔“ ہر ماں نے سنجیدگی سے کہا۔ ”ویسے بھی اسے یہ بات معلوم تو ہو جائے گی۔“

”وہ کیسے؟“

”ہیری! یہ خبر دبی نہیں رہے گی۔“ ہر ماں نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ ”یہ مقابلوں کا ٹورنامنٹ بڑا مشہور ہے، جو طویل عرصے کے بعد دوبارہ شروع ہو رہا ہے اور جادوی دُنیا میں تم بھی مشہور ہو۔ مجھے واقعی بے حد حیرانگی ہو گی، اگر روز نامہ جادو گری میں تمہارے مقابلے میں حصہ لینے کے بارے میں نہ چھپے..... تمہارا نام پہلے ہی تم جانتے ہو کون؟ پرانچی گئی آڈھی کتابوں میں موجود ہے..... اور سیر لیں یہ خبر تم سے سننا چاہے گا۔ میں جانتی ہوں کہ وہ تم سے ہی سننا چاہے گا۔“

”ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے! میں اسے خط لکھ دوں گا۔“ ہیری نے اپنے ٹوست کا آخری نکٹرا جھیل کے پانی میں چینکتے ہوئے کہا۔ ان دونوں نے دیکھا کہ ٹوست کا نکٹرا ایک پل کیلئے تو پانی کی سطح پر تیرا لیکن پھر پانی میں سے ایک بڑا پنجہ باہر نکلا اور اسے پکڑ کر اپنے ساتھ پانی کی تہہ میں لے گیا۔ پھر وہ دونوں سکول کی طرف واپس لوٹ آئے۔

”میں خط بھیجنے کیلئے کس کے الو کا استعمال کروں؟“ ہیری نے سیرھیاں چڑھتے ہوئے پوچھا۔ ”اس نے ہیڈوگ کو دوبارہ بھیجنے کیلئے منع کیا تھا؟“

”رون سے پوچھ لو کہ تم اس کے الو.....“

”میں رون سے کسی چیز کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔“ ہیری نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

”تو پھر سکول کے کسی الوں کے ذریعے خط بھیج دو۔“ ہر ماں نے کہا۔ ”ان کا استعمال کوئی بھی کرسکتا ہے۔“

وہ سیڑھیاں چڑھ کر الوگھر پہنچے۔ ہر ماں نے چرمی کاغذ، قلم اور سیاہی کی دوات اس کی طرف بڑھائی۔ پھر وہ بہت سے الوں میں ہوتے ہوئے آگے بڑھے۔ ہیری ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور لکھنے لگا۔

پیارے سیدریں!

تم نے مجھے کہ تھا کہ میں تمپیں ہو گورنس میں ہونے والی باتوں سے باہبر رکھوں۔ اس لئے یہ جان لو۔

میں نہیں جانتا کہ تمپیں یہ بات معلوم ہے یا نہیں۔ لیکن اس سال ہو گورنس میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کا

انعقاد ہونے والا ہے۔ ہفتے کی رات میدان نام چمپئن کے طور پر منصب ہو گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میدان نام

شعلوں کے پیالے میں کس نے ڈالا تھا؟ کیونکہ ایسا میں نے ہرگز نہیں کیا تھا۔ ہو گورنس کا دوسرا چمپئن

ہفل پف کا سیدرک ڈیکوری ہے۔

یہاں تک لکھنے کے بعد وہ کچھ دیر کیلئے رُک گیا۔ وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ کل رات سے ہی اس کے سینے پر تاؤ کا بھاری بوجھ تھا لیکن

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس بات کو الفاظ میں کیسے اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اپنا قلم سیاہی کی دوات میں ڈبو کر اس نے لکھا۔

امید ہے کہ تم اور بک ییک دونوں ٹھیک ٹھواک ہو کے۔ ہمہری

”لکھ لی۔“ اس نے کھڑے ہوئے کہا اور اپنے چونگے میں لگنکوں کو جھاڑنے لگا۔ یہ سنتے ہی ہیڈوگ اڑ کر اس کے

پاس آئی اور اس کے کندھے پر جم کر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنا پاؤں خط بندھوانے کیلئے آگے بڑھا دیا۔

”میں تمہیں نہیں بھیج سکتا۔“ ہیری نے کہا اور سکول کے الوں کی طرف دیکھنے لگا۔ ”محض ان میں سے کسی کو بھیجنा ہو گا.....“

ہیڈوگ زور سے چھپتی ہوئی جھٹکے سے اڑی، اڑتے وقت اس نے اپنے پنجے ہیری کے کندھے میں چھبودیتے تھے۔ جب ہیری

ایک بڑے کڑیل الو کے پیر میں اپنا خط باندھ رہا تھا تو ہیڈوگ اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔ کڑیل الو کے اڑنے کے بعد ہیری، ہیڈوگ کو

چھپانا کیلئے آگے بڑھا تو اس نے اپنی چونچ تیزی سے کٹکٹائی اور اس سے دور جا کر بیٹھ گئی۔

”پہلے رون اور اب تم.....“ ہیری غصے سے چلایا۔ ”اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔“



اگرچہ ہیری نے یہ سوچا تھا کہ کچھ ہی وقت بعد سب مسئلہ حل ہو جائیں گے اور باقی طلباء اسے بھی چمپئن مان لیں گے۔ لیکن اگلے ہی دن اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کتنا غلط سوچ رہا تھا۔ اب وہ سکول کے باقی طلباء سے نہیں بچ سکتا تھا کیونکہ پڑھائی شروع ہو گئی تھی اور ہیری کلاسوں میں جانے لگا۔ یہ ظاہر تھا کہ گری فنڈر کے طلباء کی طرح سکول کے باقی طلباء بھی یہی سوچ رہے تھے کہ ہیری نے اپنا نام

خود شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا۔ بہر حال، گری فنڈر کے طباء کی طرح باقی طباء اس بات سے مطمئن یا خوش نہیں تھے۔ عام طور پر ہفل پپ اور گری فنڈر کے طباء کی اچھی طرح مطابقت ہو جاتی تھی لیکن اب ان کا رو یہ یکسر بدل گیا تھا۔ وہ بے حد روکھے اور عداوت پسند کھائی دینے لگے تھے۔ جڑی بوٹیوں کی ایک کلاس میں یہ پتہ چل گیا کہ ہفل پپ کے طباء کو یہ لگ رہا تھا کہ ہیری نے ان کے چمپین کی شہرت پر ڈاکہ ڈالا تھا۔ شاید انہیں زیادہ بر اس وجہ سے لگتا تھا کیونکہ ہفل پپ کے پاس ایسے موقع کم ہی آتے تھے کہ وہ کسی معاملے میں شہرت حاصل کر پائیں۔ سیڈر رک ڈیگوری ان گئے چنے لوگوں میں سے ایک تھا جو اس فریق کی عزت کو چار چاند لگا سکتے تھے۔ سیڈر رک نے ایک بار گری فنڈر کو کیوڈچ میچ میں شکست دے کر ہفل پپ کا سرخرا سے بلند کیا تھا۔ حالانکہ ارنی میکمن اور جسٹن فچن فلوچلی کے ساتھ ہیری کے عمدہ تعلقات استوار رہتے تھے لیکن آج انہوں نے اس سے بات تک نہیں کی حالانکہ وہ اچھلنے والی گھلیوں کو دوبارہ گملوں میں لگاتے ہوئے ایک ہی کیاری میں کام کر رہے تھے۔ بہر حال، جب ایک اچھلنے والی گھلی ہیری کی گرفت سے چھوٹ گئی اور اس نے ہیری کے چہرے پر تیزی سے وار کیا تو وہ مذاق اڑانے والے انداز میں ہنسنے لگے۔ رون بھی ہیری سے بات چیت نہیں کر رہا تھا۔ ہر مائن ان دونوں کے درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی اور بات چیت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ دونوں اس کی باتوں کا معمول کے مطابق جواب دے رہے تھے مگر آپس میں نہ تو جملوں کا تبادلہ کر رہے تھے اور نہ ہی نظریں ملارہے تھے۔ ہیری کو لگا جیسے پروفیسر سپراوٹ بھی اس سے تھوڑا روکھا سلوک کر رہی تھیں لیکن وہ ہفل پپ فریق کی منتظم تھیں۔

عام حالات میں ہیگرڈ سے مل کر اسے خوشی ہوتی لیکن اس سے ملنے کا مطلب یہ تھا کہ جادوی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں اسے سلے درن کے طباء کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ چمپین بننے کے بعد پہلی بار ان لوگوں سے اس کا سامنا ہوگا۔ جیسی اسے توقع تھی، کچھ دیسا ہی ہوا۔ ملغوائے اپنے چہرے پر زہری ملی مسکان سجائے ہیگرڈ کے جھونپڑے پر پہنچا۔ جیسے ہی وہ ہیری کے پاس پہنچا تو اس نے کریب اور گول کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ! تمام لوگ چمپین کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ اپنی آٹو گراف بک لے کر آئے ہو یا نہیں؟ اچھار ہے گا کہ ابھی اس کا آٹو گراف لے لو کیونکہ مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ ہمارے درمیان زیادہ دیر تک رہ پائے گا..... جادو گری کے سفریقی ٹورنامنٹ میں آدھے سے زیادہ چمپین موت کے منہ میں جا چکے ہیں..... پوٹر! تمہیں کیا لگتا ہے تم کتنا عرصہ نکال پاؤ گے؟ میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ تم پہلے ہی مر جلے میں دس منٹ کے اندر ڈھیر ہو جاؤ گے..... کام تمام!“

کریب اور گول چچے گیری کرتے ہوئے کھی کھی کرنے لگے لیکن ملغوائے آگے کچھ نہیں بولا۔ کیونکہ ہیگرڈ اپنے جھونپڑے سے نکل آیا تھا۔ اس نے کافی سارے صندوق اٹھار کئے تھے۔ ہر ایک صندوق میں ایک بہت بڑا سقرط طرکھا ہوا تھا۔ طباء انہیں دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے۔ جب ہیگرڈ نے انہیں بتایا کہ دھماکے دار سقرط ایک دوسرے کو اس لئے مار رہے تھے کہ ان کی رُکی ہوئی تو انائی کا صحیح استعمال نہیں ہو پا رہا تھا۔ ہیگرڈ نے انہیں مسئلے کا یہ مطلب سمجھایا کہ کلاس کا ہر طالب علم دھماکے دار سقرط کو رسی سے باندھ کر کچھ دور تک

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

246

ٹھہلا کر لائے۔ اس کرتب میں صرف ایک، ہی اچھی چیز تھی کہ ملفوائے کا دھیان پوری طرح بھٹک گیا تھا۔

”اس چیز کو گھمانے کیلئے لے جائیں؟“ اس نے خوات بھرے لبجے میں کہا اور ایک صندوق کے اندر جھانک کر گھورا۔ ”اور ہم رسی باندھیں گے کہاں؟ اس کے ڈنک پر، دھماکے کرنے والے سر پر یا پھر چوسنی پر.....؟“

”درمیان میں.....“ ہیگر ڈنے رسی باندھ کر دھاتے ہوئے کہا۔ ”دیکھو! حفاظتی مداری کو اختیار کرتے ہوئے تم لوگ ڈریگن کی کھال کے دستانے پہن لو۔ ہیری! تم یہاں آ کر اس بڑے دھماکے دار سقرط کو باندھنے میں ہماری مدد کرو.....“

در اصل ہیگر ڈا سے اپنے قریب اس لئے بلارہا تھا کیونکہ وہ اس سے تھائی میں کچھ بات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے تب تک انتظار کیا جب تک کہ باقی طلباء اپنے اپنے سقرط کو ساتھ لے کر چلنے میں گئے۔ پھر وہ ہیری کی طرف مڑ کر بہت سنجیدگی سے بولا۔ ”تو تم ٹورنا منٹھیں حصہ لے رہے ہو۔ ہیری! ان مقابلوں میں تم سکول کے چمپین ہو۔“

”دو چمپئوں میں سے ایک ہوں۔“ ہیری نے اس کی بات کی اصلاح کرتے ہوئے کہا۔ ہیگر ڈنے کی گھنی بھنوں کے نیچے اس کی بُن جیسی کالی آنکھیں بہت مضطرب دکھائی دے رہی تھیں۔

”ہیری! تمہیں اندازہ ہے کہ تمہارا نام کس نے ڈالا ہوگا؟“

ہیری نے ہیگر ڈنے کے جملے کو سن کر وار فلکی سے کہا۔ ”تو تمہیں یقین ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا؟“

”ظاہر ہے، ہمیں یقین ہے۔“ ہیگر ڈنے کے تھے۔ ”تم کہتے ہو کہ تم نے ایسا نہیں کیا اور ہمیں تمہاری بات پر پورا بھروسہ ہے..... اور ڈمبل ڈور کو بھی تم پر یقین ہے۔ ہمارے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔“

”کاش میں جانتا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟“ ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں گھاس کے میدان کی طرف دیکھنے لگے۔ طلباء اب دور دور بکھر چکے تھے اور بڑی مشکل میں دکھائی دیتے تھے۔ دھماکے دار سقرط اب تین فٹ سے زیادہ لمبے ہو چکے تھے اور طاقتور بھی۔ اب وہ پہلے کی طرح بے رنگ اور بے ہنگ نہیں دکھائی دیتے تھے بلکہ ان کے بدن پر بھورے رنگ کی موٹی اور چمکیلی چڑی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ دیوہیکل کچھوں اور لمبے گھونکوں کی ملی جانش کے جانور دکھائی دینے لگے تھے۔ لیکن ان کے سر یا آنکھ پہچانی نہیں جاسکتی تھی۔ وہ اب بہت طاقتور ہو چکے تھے اور انہیں قابو میں رکھنا بہت مشکل کام تھا۔

”ایسا لگتا ہے کہ انہیں مزہ آ رہا ہے۔“ ہیگر ڈنے خوشی سے کہا۔ ہیری کو لگا کہ وہ دھماکے دار سقرط کے بارے میں بات کر رہا ہوگا کیونکہ اس کے ساتھیوں کو غیر معمولی طور کوئی مزہ نہیں آ رہا تھا۔ کبھی کبھار کسی سقرط کے سر میں ہلکا چکلکا پٹانخہ ابھرتا تھا، جس سے فضا میں زور دار دھماکہ رونما ہو کر گونج اٹھتا تھا۔ دھماکے ساتھ سقرط کئی فٹ تک آگے اچھل جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آدھے سے زیادہ طلباء اپنے پیٹ کے بل گھسنے لگے تھے اور دوبارہ کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

”اوہ نہیں نہیں معلوم، ہیری!“ ہمگر ڈنے اچانک آہ بھری اور اسے پریشان نظرؤں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم سکول چمپین بن گئے..... ہر چیز تمہارے ہی ساتھ کیوں ہوتی ہے؟“

ہیری نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ہاں ہر چیز اسی کے ساتھ ہوتی تھی..... کم و بیش یہی بات ہر ماہنی نے جھیل کے پاس گھومتے ہوئے کہی تھی اور اس کے مطابق اسی وجہ سے اس کا گہرا دوست رون ناراض ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔

☆☆☆☆

اگلے کچھ دن ہو گوڑُس میں ہیری کے سب سے بڑے دنوں میں سے تھے۔ اس سے ملتا جلتا ناخوشگوار رو یہ اسے اپنے دوسرا سال کی پڑھائی میں برداشت کرنا پڑا تھا۔ جب سکول کے زیادہ تر لوگ یہ یقین کرنے لگے تھے کہ وہ ان کے ساتھی طلباء پر حملہ کر رہا تھا لیکن تب رون اس کے ساتھ تھا۔ ہیری نے سوچا کہ اگر رون سے اس کی دوبارہ دوستی ہو جاتی تو وہ باقی طلباء کے سلوک کو برداشت کر سکتا تھا۔ بہر حال، اگر رون اس سے دوستی نہیں رکھنا چاہتا تھا تو وہ بھی اسے منانا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ بہت اکیلا پن محسوس کر رہا تھا کیونکہ چاروں طرف اسے نفرت اور طعنے سننے کوں رہے تھے۔

اُسے ہفل پف کے طلباء کا اکھڑا رو یہ پسند نہیں تھا لیکن اسے ان کا نظر یہ سمجھ آرہا تھا کہ انہیں تو اپنے چمپین کا ساتھ دینا تھا۔ اسے سلے درن کے طلباء سے بھی کم ظرفی کے علاوہ کسی اور چیز کی امید نہیں تھی۔ وہ وہاں نہ کبھی قابل فخر تھا اور نہ ہی کبھی ہو سکتا تھا کیونکہ اس نے کیوڈچ اور انٹر ہاؤس چمپین شپ میں سلے درن کوئی بارشکست دی تھی۔ لیکن اسے یہ امید تھی کہ ریون کلا کے طلباء سیڈر ک اور اس کا مشترکہ طور ساتھ ضرور دیں گے۔ بہر حال، اس کا اندازہ غلط تھا۔ ریون کلا کے زیادہ تر طلباء کا یہی خیال تھا کہ وہ شہرت پانے کیلئے اتنا بے تاب تھا کہ اس نے نہایت عیاری سے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں ڈال دیا تھا۔

پھر یہ بات بھی تھی کہ اس کے بجائے سیڈر ک چمپین کے روپ میں زیادہ چوتا تھا کیونکہ وہ وجبہہ شخصیت کا مالک تھا۔ اس کی ناک بالکل سیدھی تھی۔ کالے بالوں اور بھوری آنکھوں والے سیڈر ک ڈیگوری کو کون پسند نہیں کرتا؟ یہ کہنا مشکل تھا کہ ان دنوں سکول میں کون زیادہ مشہور تھا۔ سیڈر ک یا پھر کستر کیرم..... چھٹے سال کی جوڑ کیاں کیرم کا آٹو گراف لینے کیلئے تڑپتی پھر رہی تھیں، ایک دن ہیری نے انہیں دوپھر کے کھانے کے دوران سیڈر ک سے اپنے بستوں پر آٹو گراف دینے کی استدعا کرتے ہوئے دیکھا۔

اس دوران سیر لیں کا کوئی جواب نہیں آیا۔ ہیڈ وگ اس کے آس پاس بھی نہیں پھٹکتی تھی۔ پروفیسر ٹراویلنی اس کی موت کی پیش گوئیاں اب اور بھی زیادہ زور شور سے کرنے لگی تھیں اور اس نے مسٹر فلنت وک کی اشیاء کی جادوئی پرواز والی کلاس میں نہایت برا مظاہرہ کیا کہ فلنت وک نے اسے ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا۔ اس کلاس میں نیوں کے علاوہ صرف اسی کو اتنا زیادہ ہوم ورک ملا تھا۔ ہر ماہنی کو اشیاء کی جادوئی پرواز میں کوئی مشکل نہیں پیش آتی تھی۔ وہ کلاس میں پورے سامان کو اٹرا کر اپنے پاس بلا لیتی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی مقناطیس تھی جس کی طرف ڈسٹر، ردی کاغذ کی ٹوکری اور چاند دیکھنے والی دوربین اُڑے چلے آرہے ہوں۔ فلنت

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

248

وک کی کلاس سے باہر نکلنے ہوئے ہر ماٹنی نے ہیری کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ”جادوئی پرواز کافن دراصل اتنا مشکل نہیں ہے، ہیری تم ٹھیک طرح سے توجہ مرتنکرنہیں کر پا رہے تھے.....“

”کیا معلوم ایسا کیونکر تھا؟“ ہیری نے بوجھل انداز میں کہا۔ سیڈر ک ڈیگوری ان کے قریب سے گزر گیا، اسے بہت سی دانت نکلتی ہوئی لڑکیوں نے گھیر رکھا تھا۔ ان سمجھی نے ہیری کو ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی بڑا دھماکے دار سقرط ہو۔ ”لیکن کوئی فرق نہیں پڑتا ہے ..... ہے نا؟ آج دوپہر کو جادوئی مرکبات کے دوپیریڈ ہیں۔ اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟“

مرکبات کے لگاتار دوپیریڈ ہمیشہ بھیانک ہوتے تھے لیکن ان دونوں یہ کسی بھی انک سزا سے کم نہیں تھے۔ تہہ خانے ڈیڑھ گھنٹے تک سنپ اور سلے درن کے طباء سے گھرے رہنے کا خیال بڑا ہولناک تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ سب ساتھ مل کر ہیری کو اس بات کیلئے سزا دینے کیلئے آمادہ ہوں کہ اس نے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کی جرأت کیسے کی اور گری فنڈر کا چمپین حاصل کرنے اعزاز کیوں حاصل کیا؟ ہیری کو یہ بہت برالگتا تھا۔ اس نے گذشتہ جمع کو ان سمجھی کے طعنے سے تھے جب ہر ماٹنی اس کے پہلو میں بیٹھی دھیرے دھیرے بول رہی تھی۔ ”دھیان مت دو..... ان کی طرف دھیان مت دو..... دھیان مت دو ہیری!“ اور ہیری کو اندیشہ تھا کہ آج بھی حالات بہتر نہیں ہوں گے۔

جب وہ اور ہر ماٹنی دوپہر کے کھانے کے بعد سنپ کے تہہ خانے کے سامنے پہنچ تو انہیں وہاں سلے درن کے طباء دروازہ کھلنے کا انتظار کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان سب نے اپنے چوغوں کے اوپر ایک بڑا نیچ لگا رکھا تھا۔ ایک پل کیلئے ہیری کو ایسا لگا کہ وہ ایس پی ای ڈبلیو کے بیجڑ ہیں..... لیکن پھر اس نے دیکھا کہ ان سمجھی پر چمکتے ہوئے سرخ الفاظ میں لکھا تھا۔

”سیڈر ک ڈیگوری ہیرو ہے۔“

”ہو گوروس کا اصلی چمپین ہے۔“

”پسند آئے پوٹر؟“ ہیری کے پاس آنے پر ملفوائے زور سے بولا۔ ”اور دکھاؤں پوٹر! یہ صرف اتنا ہی نہیں ہے..... کچھ آگے بھی ہے۔“

اس نے اپنے نیچ کو سینے پر دبایا۔ فوراً اس پر لکھے ہوئے جملے غالب ہو گئے اور ان کی جگہ نئے جملے مختلف رنگوں میں چمکنے لگے۔

”ہیری پوٹر زیرو ہے۔“

”ہو گوروس کا نفلی ہیرو ہے۔“

سلے درن کے طباء زور زور سے قہقہے لگانے لگے اور خوب ٹھٹھا بازی کرنے لگے۔ انہوں نے اپنے اپنے بیجڑ دکھائے اور ہیری پوٹر زیرو ہے کے الفاظ ہیری کے چاروں طرف چمکنے لگے۔ اس کا دماغ بھنا کر رہ گیا۔

”اوہ بہت ہی دلچسپ ہے۔“ ہر ماٹنی نے پسپنی پار کنسن اور سلے درن کی باقی لڑکیوں سے طنزیہ لمحے میں کہا جو بے تحاشا نہیں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

249

رہی تھیں۔ ”بہت ہی غفلندا نہ بات لکھی ہوئی ہے۔“

رون، ڈین اور سسیس کے ساتھ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔ وہ نہیں رہا تھا لیکن وہ ہیری کا ساتھ بھی نہیں دے رہا تھا۔  
”تمہیں بھی ایک چاہئے گر بخیر؟“ ملفوائے نے ہر ماں کی طرف تج بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”میرے پاس بہت سارے ہیں، لیکن میرا ہاتھ مت چھونا۔ میں نے ابھی دھوئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی بد ذات کے چھونے سے یہ گندے ہو جائیں۔“

پچھلے کئی دنوں کے ضبط کا دامن ہیری سے بالآخر چھوٹ گیا۔ اس نے غصے کے عالم میں تھوک اڑاتے ہوئے بنا سوچے سمجھے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ اس کے چاروں طرف کھڑے طلباء جھٹکے سے اس کے راستے سے پیچھے ہٹ گئے۔ راہداری میں اب ہیری اور ملفوائے آمنے سامنے تھے اور باقی طلباء دیواروں کے ساتھ چپکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”نہیں..... ہیری!“ ہر ماں نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں پوٹر!“ ملفوائے نے دیرے سے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے کہا۔ ”آج یہاں پر تمہیں بچانے کیلئے ’مودی‘ موجود نہیں ہے..... اگردم ہے تو وار کر کے دکھاؤ.....“

ایک پل کیلئے دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور پھر دونوں ایک ساتھ چلائے۔

”جلدم بگٹرم.....“ ہیری چینا۔

”ذاتم کھگم.....“ ملفوائے چینا۔

دونوں کی چھڑیوں سے روشنیاں برآمد ہوئیں اور ہوا میں ایک دوسرے کے ساتھ جا کر ٹکرا کر پہلوؤں میں مڑ گئیں۔ ہیری کا جادوئی کلمے کا وار پیچھے ہٹ کر گول کے چہرے پر پڑا اور ملفوائے کے جادوئی کلمے کا وار ہر ماں کے چہرے پر پڑا۔ گول نے اپنے ہاتھوں کو اپنی ناک پر رکھ لیا جس پر بڑے بڑے بحدے پھوڑے نمودار ہو گئے تھے۔ ہر ماں دہشت میں کراہ رہی رھی اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔

”ہر ماں.....“ رون جلدی سے یہ دیکھنے کیلئے آگے بڑھا یا کہ اسے کیا ہوا تھا؟ ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ رون، ہر ماں کا ہاتھ اس کے چہرے سے پیچھے ہٹا رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے جو دیکھا وہ کسی طرح اچھا نہیں تھا۔ ہر ماں کے سامنے دانت..... جو پہلے ہی دوسرے دانتوں کی نسبت کچھ بڑے تھے..... اب بہت تیز رفتاری سے بڑھ رہے تھے۔ وہ اود بلاو، جیسی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ اب اس کے دانت اس کے نچلے ہونٹ سے نیچے جاتے ہوئے اس کی ٹھوڑی تک پہنچ گئے تھے۔ ہر ماں نے جب انہیں چھو کر دیکھا تو دہشت زدہ ہو کر چیخنے لگی۔

”اتنا شور کیوں مچا ہوا ہے یہاں؟“ ایک دھیمی اور سرد آواز سنائی دی۔ پروفیسر سنیپ وہاں آگئے تھے۔ سلے درن کے طلباء نے غصے میں چلاتے ہوئے ایک ساتھ بتانے لگے۔ سنیپ نے ملفوائے کی طرف لمبی زرد انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”تم بتاؤ.....“

”پوٹر نے مجھ پر حملہ کیا تھا.....اوڑ“

”ہم دونوں نے ایک دوسرے پر ایک، ہی وقت میں حملہ کیا تھا۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔

”اور اس نے گول کرزخی کر دیا..... دیکھئے سر!“

سنیپ نے گول کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے اسے زہریلی پھپھوندی والی کسی کتاب میں ہونا چاہئے تھا۔

”جلدی سے ہسپتال جاؤ، گول!“ سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔

”ملفوائے نے ہر ماہنی کو زخمی کر دیا ہے۔“ رون نے تیزی سے بولا۔ ”اوہ رد دیکھے!“

اس نے ہر ماہنی کو مجبور کیا کہ وہ سنیپ کو اپنے دانت دکھائے۔ وہ اپنے ہاتھوں سے دانت چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ حالانکہ یہ کام مشکل تھا کیونکہ اب وہ دانت لمبے ہو کر اس کی گردن کے پاس لٹکنے لگے تھے۔ پینسی پارکنسن اور سلے درن کے دوسرے طبلاء خاموشی سے ہنسے جا رہے تھے اور سنیپ کی آڑ میں ہر ماہنی کی طرف طنزیہ اشارے کر رہے تھے۔

”مجھے تو کوئی فرق دکھائی نہیں دے رہا۔“ سنیپ نے ہر ماہنی کی طرف دیکھتے ہوئے ٹھنڈے لبجے میں کہا۔ یہ سن کر ہر ماہنی کی آہ نکل گئی اور اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ تیزی سے راہداری میں بھاگتی ہوئی نظروں سے او جھل ہو گئی۔

شاید یہ خوش قسمتی رہی کہ ہیری اور رون، دونوں ہی ایک ساتھ سنیپ پر چیختنے اور چلانے لگے۔ یہ بھی خوش قسمتی ہی رہی کہ ان کی آواز پتھر کے راہداری میں اتنی تیز گنجی کہ شوروں میں سنیپ کو صحیح طرف سنائی نہیں دی۔ وہ ان کے چہروں کے تاثرات سے ان کی باتوں کا مطلب ضرور سمجھ گئے تھے۔

”گری فنڈر کے پچاس پاؤنسٹ کم کئے جاتے ہیں اور پوٹر اور رویزی دنوں کو بد تیزی پر سزا بھی ملے گی۔ اب خاموشی سے اندر چلے جاؤ اور نہ تم دونوں کو ہفتے کی سزا بھگتنا پہ سکتی ہے۔“ انہوں نے ملامم لبجے میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری کے کان ابھی تک نجح رہے تھے اور سرخ ہورہے تھے۔ یہ نا انصافی دیکھ کر اس کی خواہش ہو رہی تھی کہ وہ سنیپ کے ایک ہزار لکڑے کر ڈالے۔ وہ رون کے ساتھ چلتا ہوا سنیپ کے قریب سے گزر اور دروازہ پار کر کے کلاس روم میں اندر پہنچ گیا۔ اس نے اپنا بستہ ٹھنڈے کر ڈیک پر رکھا۔ رون کا بدن بھی غصے کی شدت سے کانپتا ہوا نظر آیا۔ ایک پل کیلئے ایسا لگا کہ ان کے درمیان سب کچھ معمول کے مطابق ہو چکا تھا لیکن اچانک رون مڑا اور وہ ڈین اور سمیس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ ہیری اپنے ڈیک پر اکیلا رہ گیا تھا۔ تہہ خانے کی دوسری طرف ملفوائے نے سنیپ کی طرف پیٹھ کر کے اپنا نجح ہیری کو دکھایا اور ہنسنے لگا۔ ہیری پوٹر زیر وہیں ہے۔ ایک بار پھر کمرے میں چمکنے لگا۔

جب کلاس شروع ہوئی تو ہیری بیٹھے بیٹھے سنیپ کو گھور کر دیکھتا رہا اور وہ یہ تصور کرنے لگا کہ سنیپ کے ساتھ نہایت بھیانک

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

حادثہ رونما ہو رہے ہیں..... کاش اسے پتہ ہوتا کہ جبرکٹ جادوئی وار کیسے کیا جاتا ہے؟..... وہ سنیپ کو اسی مکڑی کی طرح تڑپنے اور گڑگڑانے پر مجبور کر دیتا۔

”ٹھیک ہے.....“ پروفیسر سنیپ نے طلباء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ان کی سرد کالی آنکھوں میں درشتگی اور کمینگی کی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ”اب تک تم سب لوگوں کو مار خور تریاق سیال بنانے کی ترکیب یاد ہو چکی ہو گی۔ تم سبھی اپنے اپنے تریاق دھیان سے بنانا۔ ہم کلاس کے آخر میں کسی طالب علم کو منتخب کر لیں گے اور اس پر اس کے بنائے ہوئے سیال کا استعمال کرتے ہوئے اس کی جانچ کریں گے.....“

سنیپ کی نظریں ہیری پر جم گئیں اور ہیری سمجھ گیا کہ کیا ہونے والا ہے؟ سنیپ اسے زہر دینے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ وہ اپنی کڑا، ہی اٹھا کر آگے جائے اور اسے سنیپ کے چھپے بالوں والے سر پر دے مارے.....

لیکن اسی وقت تہہ خانے کے دروازے پر ایک دستک ہوئی جس سے ہیری کا دھیان بھٹک گیا۔ دروازے پر کولن کریوی کی شکل دکھائی دی جو کمرے میں دھیرے دھیرے اندر آیا۔ ہیری کی طرف دیکھ کر وہ مسکرا یا اور پھر جا کر وہ سنیپ کی میز کے پاس کھڑا ہو گیا۔ ”کیا بات ہے؟“ سنیپ نے روکھی آواز میں کہا۔

”سر ہیری پوٹر کو بالائی منزل پر بلا یا گیا ہے۔“ کولن نے دھیمے انداز میں کہا۔

سنیپ نے اپنی مرٹی ہوئی ناک کے اوپر سے کولن کو گھوڑ کر دیکھا۔ کولن کے کھلے چہرے پر سے مسکرا ہٹ غائب ہو گئی۔

”پوٹر کو ابھی ایک گھنٹے تک مرکبات کی پڑھائی کرنا ہے۔“ سنیپ نے ٹھنڈے لبجے میں کہا۔ ”وہ کلاس ختم ہونے کے بعد بالائی منزل پر آجائے گا۔“

کولن کا چہرہ گلابی ہو گیا۔

”سس..... سر! مسٹر بیگ مین نے اسے بلا یا ہے، سبھی چمپین کو وہاں بلا یا گیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ان کی تصویر یہ اتنا ناہیں.....“ کولن نے پروفیسر سنیپ کو گھوڑتے ہوئے کہا۔

ہیری کو کولن کے یہ آخری الفاظ بالکل اچھے نہیں لگے تھے۔ ان کی ادائیگی کو روکنے کیلئے وہ اپناب سچھ قربان کر سکتا تھا۔ اس نے دھیرے سے رون کی طرف دیکھا لیکن رون جان بوجھ کر چھت کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”ٹھیک ہے پوٹر! اپنا سامان یہاں چھوڑ جاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ تم لوٹ کر یہاں آؤ تاکہ میں تم پر تمہارے تریاق سیال کی جانچ کر سکوں۔“ سنیپ نے سپاٹ لبجے میں کہا۔

”پرو..... فیسر! اسے اپنا سامان بھی لے جانا ہے۔“ کولن نے چوں کرتے ہوئے کہا۔ ”تمام چیزیں.....“

”ٹھیک ہے.....“ سنیپ نے غرا کر کہا۔ ”پوٹر! اپنا بستہ اٹھا ڈا اور میری نظروں کے سامنے سے دفع ہو جاؤ.....“

ہیری نے اپنابستہ اپنے کندھے پر ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ جب وہ سلے درن کے ڈیسکوں کے قریب سے گزر اتو سمت میں ہیری پوٹر زیر و ہے کے لفظ چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جیسے ہی ہیری نے باہر آ کر تھہ خانے کا دروازہ بند کیا۔ کولن نے بولنا شروع کر دیا۔

”ہیری! یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے، ہے نا..... تم چمپین بن گئے؟“

”ہاں! سچ مجھ حیرت کی ہی بات ہے۔“ ہیری نے بوچل انداز میں کہا۔ جب وہ بڑے ہال کی طرف جا رہے تھے۔ ”وہ تصویر یہ کیوں بنوانا چاہتے ہیں؟“

”مجھے لگتا ہے کہ شاید روز نامہ جادوگر، میں شائع کروانے کیلئے.....“

”اچھی بات ہے!“ ہیری نے اداسی بھرے لبجے میں کہا۔ ”یہ تو میں چاہتا ہوں اور بھی زیادہ شہرت.....“

”گذلک!“ کولن نے کہا جب وہ مطلوبہ کمرے تک پہنچ گئے تھے۔ ہیری نے دروازے پر دستک دی اور اندر داخل ہو گیا۔ وہ ایک چھوٹا کلاس روم تھا۔ زیادہ تر ڈسیک کمرے کی عقبی دیوار کے ساتھ لگا دیئے گئے تھے، جس کی وجہ سے کمرے کے وسط میں خاصی جگہ خالی ہو گئی تھی۔ بہرحال، تین میزوں میں تختہ سیاہ کے نیچے لگائی گئی تھیں اور محلہ کی ایک لمبی چادر اس پر میز پوش کی طرح بچھی ہوئی تھی۔ ان میزوں کے پیچھے پانچ کرسیاں لگی ہوئی تھیں جن میں سے ایک پر لیوڈ بیگ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ایک جادوگرنی سے با تین کر رہے تھے۔ اسے ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے سرخ لباس پہن رکھا تھا۔

وکٹر کیرم ہمیشہ کی طرح ایک کونے میں چڑچڑے انداز میں کھڑا تھا اور کسی گھری سوچ میں گم دکھائی دے رہا تھا۔ سیڈر رک ڈیگوری اور فلیور ڈیلا کور آپس میں با تین کر رہے تھے۔ فلیور پہلے سے زیادہ خوش دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بار بار اپنے سر کو پیچھے کی طرف جھٹک رہی تھی جس سے اس کے لمبے سنہری بال چمکنے لگتے تھے۔ ایک موٹی تو ندوالا شخص ہاتھوں میں کیسہ رہتا ہے تھا جس میں سے تھوڑے دھوائیں اٹھ رہا تھا۔ وہ نکھلیوں سے فلیور کی طرف دیکھ رہا تھا۔

مسٹر بیگ میں نے اچانک ہیری کو دیکھ لیا۔ وہ تیزی سے اٹھ کر اس کی طرف لپکے۔

”اوہ..... یہ رہا ہمارا چوتھا چمپین.....! اندر آ جاؤ ہیری! اندر آ جاؤ..... پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ یہاں تو صرف چھڑیوں کا معائنہ ہونے والا ہے۔ باقی نجج بھی کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے۔“

”چھڑیوں کا معائنہ.....“ ہیری نے گھور کر ان کی طرف دیکھا۔

”ہم یہ معائنہ کریں گے کہ تم لوگوں کی چھڑیاں بالکل صحیح طرح سے کام کر رہی ہیں، ان میں کسی فتم کی کوئی گٹ بڑھ تو نہیں ہے۔ دیکھو! چھڑی کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آگے آنے والے مراحل میں وہی تمہاری سب سے اہم اور محفوظ ہتھیار ثابت ہوں گی۔“ بیگ میں نے اسے بتایا۔ ”ابھی ماہرین بالائی منزل پر ڈیمبل ڈور سے بات چیت کر رہے ہیں اور اس سب سے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

253

فارغ ہو کر تصور کہ چھوائی جائے گی۔ اوہ ہاں! ان سے ملو..... یہ ریٹا سٹیکر ہیں۔ ”انہوں نے سرخ لباس والی جادوگرنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ” یہ روزنامہ جادوگر کیلئے سہ فریقی ٹورنا منٹ پر ایک چھوٹا سا اداریہ لکھنے والی ہیں.....“ ”شاید اتنا چھوٹا..... بھی نہیں، لیوڈو!“ ریٹا سٹیکر نے ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ریٹا سٹیکر کے بال بڑے بڑے گھنگھریا لے چھلوں میں بندھے ہوئے تھے جو ان کے بھاری جبڑے والے چہرے پر عجیب لگ رہے تھے۔ انہوں نے دمکتے ہوئے نگینوں سے مزین عینک لگا رکھی تھی۔ ان کی موٹی انگلیاں مگر مچھکی کھال سے بنے ہوئے ایک ہینڈ بیگ کو پکڑے ہوئے تھیں۔ ان کے ناخن دو اونچ لمبے تھے ان پر سرخ رنگ کی نیل پالش لگی ہوئی تھی۔

”میں سوچ رہی تھی کہ کیا یہ کام شروع ہونے سے قبل دو منٹ کیلئے ہیری پوٹر سے کچھ بات کر سکتی ہوں؟“ انہوں نے بیگ میں سے پوچھا۔ لیکن ان کی آنکھیں اب بھی ہیری پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ”سب سے چھوٹا چمپن..... ہے نا..... اداریے کو تھوڑا دلچسپ بنانے کیلئے؟“

”یقینی طور پر.....“ بیگ میں مسکرا کر بولے۔ ”یعنی اگر ہیری کو اس میں کوئی اعتراض نہ ہو تو.....“

”ہم مم مم.....“ ہیری ہکلا گیا۔

”بہت خوب!“ ریٹا سٹیکر بولیں اور ایک پل میں ہی ان کے لال ناخن والی انگلیوں نے ہیری کی بازو کو سختی سے جکڑ لیا۔ وہ اسے کمرے سے باہر لے گئیں اور پاس والے ایک دروازے کے اندر گھستی چلی گئیں۔

”ہم اتنے شور شرابے میں بات نہیں کر سکتے تھے۔“ وہ بولیں۔ ”چلو دیکھتے ہیں..... اوہ ہاں! یہ کافی پرسکون اور خاموش جگہ لگتی ہے۔“

یہ دراصل جھاڑوں اور بالٹیوں کی الماری تھی۔ ہیری نے ریٹا سٹیکر کو گھوکر دیکھا۔

”چلو! ٹھیک ہے..... بہت خوب.....!“ ریٹا سٹیکر نے ایک الٹی بالٹی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ہیری کو دھکا دے کر ایک زنگ آلوڈ صندوق پر بٹھا دیا جس میں جھاڑو بھرے ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ اس سے الماری میں اندھیرا سا چھا گیا۔

”اچھا..... اب دیکھتے ہیں.....“

انہوں نے اپنے مگر مچھکی کھال والے ہینڈ بیگ کو کھولا اور اس میں سے کچھ موم بتیاں باہر نکالیں۔ اپنی چھڑی لہرا کر انہیں جلانے لگیں۔ پھر انہوں نے موم بتیوں کو ہوا میں اوپر معلق کر دیا تاکہ وہاں پر اجالا ہو جائے۔

”ہیری! اگر میں سرعت رفتار قلم کا استعمال کروں تو اس سے تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں ہوگی؟ اس طرح میں تم سے تسلی کے ساتھ بات کر سکتی ہوں.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

254

”میں کچھ سمجھا نہیں.....؟“ ہیری نے الجھے ہوئے لمحے میں کہا۔

ریٹا سٹیکر کی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ہیری کو ان کے منہ میں سونے کے تین دکھائی دیئے۔ انہوں نے ایک بار پھر مگر مچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ میں ہاتھ ڈالا اور اس میں ایک لمبا سبز پنکھ والا قلم اور چرمی کاغذ کا روپ باہر نکالا۔ چرمی کاغذ کے روپ کو انہوں نے مسز سکوور کے ہر طرح کے داغ دھبے مٹانے والے جادوئی ریموور کے صندوق پر پھیلا دیا۔ انہوں نے انہوں نے سبز پنکھ والا قلم کی نوک کو اپنے منہ میں ڈال کر دانتوں سے دبایا۔ اسے ایک پل کیلئے چوسا اور پھر اسے چرمی کاغذ پر سیدھا کھڑا کر دیا۔ قلم اپنی نوک پر بالکل سیدھا سا کست کھڑا ہوا اور پھر اگلے پل دھیما دھیما تھر تھرانے لگا۔

”میں اس کی لکھائی کو پرکھلوں..... میں روز نامہ جادوگر کی نامہ نگار ریٹا سٹیکر ہوں۔“

ہیری نے فوراً قلم کی طرف دیکھا۔ ریٹا سٹیکر نے جس لمحے بولنا شروع کیا، سبز پنکھ والا قلم خود بخود اسی لمحے حرکت میں آگیا۔ وہ تیزی سے چرمی کاغذ پر الفاظ لکھنے لگا۔

”تینتا لیس سال کے تجربے کی حامل مشہور زمانہ ریٹا سٹیکر، جن کے زور قلم نے بہت سارے لوگوں کی کالی کرتوتوں کا پردہ فاش کیا ہے.....؟“

”بہت اچھے.....“ ریٹا سٹیکر نے خوش ہو کر کہا اور اگلے لمحے انہوں نے چرمی کاغذ کا لکھا ہوا حصہ پھاڑ کر اپنے مگر مچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ میں ڈال دیا۔ پھر وہ ہیری کی طرف مڑیں اور بولیں۔ ”تو ہیری..... تم نے جادوگری کے سفریقی ٹور نامنٹ میں حصہ لینے کا فیصلہ کیوں کیا؟“

”اوو وہ.....“ ہیری ایک بار پھر ہکلایا کیونکہ قلم کو دیکھنے کی وجہ سے ان کا دھیان بھٹک گیا تھا۔ حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں بولا تھا لیکن قلم چرمی کاغذ پر سر پٹ گھوڑے کی طرف بھاگ رہا تھا۔ وہ اب اس کے لکھے ہوئے جملے پڑھ سکتا تھا۔

”ہیری پوٹر کے خوبصورت چہرے پر ایک بد صورت نشان کسی بدنماد ہبے کی طرح دکھائی دیتا ہے جو اس کے حادثاتی ماضی کی تلخ یادگار ہے۔ اس کی آنکھیں.....؟“

”قلم کی طرف مت دیکھو، ہیری!“ ریٹا سٹیکر نے سخت لمحے میں کہا۔ غیر شعوری طور ہیری کی نظریں ان کی طرف مبذول ہو گئیں۔ ”اب ہیری! یہ بتاؤ کہ تم نے مقابلے میں حصہ لینے کا فیصلہ کیوں کیا؟“

”یہ فیصلہ میرا نہیں ہے۔“ ہیری نے دھمی آواز میں کہا۔ ”میں نہیں جانتا ہوں کہ میرا نام شعلوں کے پیالے میں کس نے پہنچایا تھا؟ میں نے اپنا نام اس میں ہرگز نہیں ڈالا.....؟“

”دیکھو ہیری! اس بات سے مت ڈرو کر تم مشکل میں پھنس جاؤ گے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ تمہیں دراصل ٹور نامنٹ میں حصہ لینا ہی نہیں چاہئے تھا۔ لیکن اس بارے میں اب پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارے قارئین غیر ملکی لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔“ ریٹا

سٹیکر نے اپنا ایک پوٹا اور اٹھاتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں نے اپنا نام نہیں ڈالا.....“، ہیری نے دھرا۔ ”میں نہیں جانتا کہ ایسا کس نے کیا.....؟“

”تمہیں جو خطرناک مراحل طے کرنا ہیں ان کے بارے میں تم کیسا محسوس کرتے ہو؟“، ریٹا سٹیکر اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔ ”پر جوش ہو یا پھر گھبرائے ہو.....؟“

”میں نے دراصل اس بارے میں کچھ سوچا نہیں ہے..... ہاں شاید گھبرا رہا ہوں۔“، ہیری نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے اسے اپنے اندر عجیب سا احساس ہونے لگا تھا۔

”ماضی کے مقابلوں میں کئی چمپین مارے جا چکے ہیں ہے نا؟“، ریٹا سٹیکر نے تیزی سے کہا۔ ”کیا تم نے اس کے بارے میں سوچا ہے؟“

”دیکھئے!“، ہیری بولا۔ ”لوگ کہتے ہیں کہ اس سال یہ مقابلے زیادہ محفوظ رہیں گے۔“

قلم چرمی کاغذ پر بھاگتا رہا، جیسے وہ چرمی کاغذ پر نہیں بلکہ برف پر پھسلتا جا رہا ہوا۔

”ظاہر ہے، تم پہلے بھی موت کا سامنا کر چکے ہو، ہے نا؟“، ریٹا سٹیکر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم کیا کہو گے کہ اس بات کا تم پر کیا اثر پڑا ہے؟“

”ار.....“، ہیری نے دوبارہ بولنے کی کوشش کی۔

”تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم مااضی کے صدمے کی وجہ سے اپنی شوقین مزا جی کو ثابت کرنا چاہتے ہو۔ اپنی استعداد کو قائم کرنے کیلئے؟ اپنے نام کو چار چاند لگانے کیلئے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم جادوگری کے سفر لیقی ٹورنامنٹ میں نام ڈالنے کیلئے اس لئے بتا تھے کہ

.....

”میں نے اپنا نام نہیں ڈالا.....“، ہیری نے چیخ کر کہا۔ اب اسے تھوڑا غصہ آگیا تھا۔

”کیا تمہیں اپنے والدین کی یاد آتی ہے؟“، ریٹا سٹیکر نے لاپرواں سے پوچھا۔

”نہیں.....“، ہیری نے دلوک جواب دیا۔

”تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ جان کر انہیں کیا محسوس ہوتا کہ تم جادوگری کے سفر لیقی ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہے ہو؟ انہیں اس پر فخر ہوتا یا وہ پریشان ہو جاتے ..... یا پھر وہ ناراض ہو جاتے؟“

ہیری اب سچ مجھ چڑنے لگا تھا۔ اسے یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر اس کے ماں باپ زندہ ہوتے تو انہیں کیسا لگتا؟ اسے احساس ہو رہا تھا کہ ریٹا سٹیکر اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھیں۔ اپنے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے اس نے ان چہرے سے نظریں ہٹائیں اور نیچے ان کے الفاظ کو دیکھنے لگا جو قلم نے ابھی ابھی لکھے تھے۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

256

اس کی سبز آنکھوں میں آنسو بھر گئے جب ہماری بات چیت اس کے ممی ڈیڈی کی طرف بڑھی جن کی اسے یاد کن نہیں ہے۔

”میری آنکھوں میں آنسو بالکل نہیں ہیں.....“ ہیری نے زور سے کہا۔

اس سے پہلے کہ ریٹا سٹیکر ایک لفظ بھی کہہ پاتیں، جھاڑوؤں کی الماری کا دروازہ کھل گیا۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ اچانک ہونے والی تیز چمکدار روشنی کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ وہاں ایلپس ڈبل ڈور کھڑے تھے اور ان دونوں کو الماری میں بیٹھا ہوا دیکھ رہے تھے۔

”اوہ ڈبل ڈور!“ ریٹا سٹیکر خوشی کا اظہار کرتی ہوئی چلا کیں۔ لیکن ہیری نے دیکھا کہ ان کی قلم اور چرمی کاغذ اچانک جادوی ریبوور کے صندوق سے غائب ہو چکے تھے اور وہ اب اپنے مگر مچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ کو فٹ بند کر رہی تھیں۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اپنا مردانہ ہاتھ ڈبل ڈور کی طرف بڑھایا اور پوچھا۔ ”آپ کیسے ہیں؟ جادوگروں کے بین الاقوامی تعلقات و مفاہمت کی مشاورتی مجلس کے بارے میں میں نے گرمیوں میں جو لکھا تھا، امید ہے کہ وہ آپ نے یقیناً پڑھا ہوگا.....“

”وہ اداریہ بہت ہی دلچسپ اور براحتا۔ ڈبل ڈور نے چمکتی ہوئی نظروں سے کہا۔“ آپ نے اس میں مجھے دیانتوں کی ہوسٹ کا خطاب دیا تھا۔ یہ بات مجھے خاص طور پر پسند آئی۔“

ریٹا سٹیکر کے چہرے پر شرمندگی کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔

”ڈبل ڈور!“ اس نے مسکرا کر کہا۔ ”میں تو صرف یہ کہنا چاہتی تھی کہ آپ کے خیالات تھوڑے پرانے اور ناقابل عمل ہو چکے ہیں اور عام جادوگروں .....“

”ریٹا مجھے اس بد تیزی کے پیچھے موجود حقیقت سننے میں زیادہ خوشی ہوگی۔“ ڈبل ڈور نے اپنا سر جھکاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہم اس ضمن میں ہمیں تفصیلی بات چیت کرنے کی ضرورت ہوگی، چونکہ چھپریوں کے معائنے کا آغاز ہونے والا ہے اگر ہمارا ایک چمپین اسی طرح جھاڑوؤں کی الماری میں ہی چھپا رہے گا تو یہ کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ پائے گا.....“

ریٹا سٹیکر سے چھٹکارا پا کر ہیری کو بڑا سکون ملا۔ وہ تیزی سے وہاں سے نکلا اور کلاس روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ باقی چمپین دروازے کے پاس لگی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی جلدی سے سیڈرک کے ساتھ والی کرسی جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے مخملیں میز پوش والی میز کی طرف دیکھا۔ جہاں چارنج حضرات براجماں دکھائی دیئے۔ پانچویں کرسی خالی تھی۔ پروفیسر کارکروف، میڈم سٹیکس، مسٹر بارٹی کراوچ اور مسٹر لیوڈ و بیگ میں۔ پروفیسر ڈبل ڈور کمرے میں داخل ہوئے تو ان کے عقب میں ریٹا سٹیکر بھی تھیں۔ وہ ایک کونے میں خالی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے اپنا بیگ کھولا اور اس میں چرمی کا غذ کا روں اور سبز پنکھ والا قلم باہر نکالا۔ چرمی کا غذ کا روں اپنے گھٹنوں پر پھیلا کر انہوں نے قلم کو ایک بار پھر منہ میں ڈال کر چوسا اور اسے چرمی کا غذ پر سیدھا کھڑا کر کے چھوڑ دیا۔ قلم تھر تھرایا اور پھر تیزی سے کچھ لکھنے لگا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

257

ڈمبل ڈور باقی معزز جوں کے پاس بیٹھ گئے اور چمپین کی طرف دیکھ کر کہا۔

”اب میں مسٹر اولیونڈر سے آپ کا تعارف کرانا چاہوں گا، وہ آپ لوگوں کی چھڑیوں کا معاشرہ کریں گے اور مکمل اطمینان کریں گے کہ مقابلوں سے پہلے کیا وہ واقعی تدرست ہیں؟“

ہیری نے چونک کر چاروں طرف دیکھا۔ اسے یہ دیکھ کر حیراگی ہوئی کہ بڑی بڑی پیلی آنکھوں والا ایک بوڑھا جادوگر کھڑکی کے پاس چپ چاپ کھڑا تھا۔ ہیری مسٹر اولیونڈر سے پہلے بھی مل چکا تھا..... اس نے تین سال پہلے جادوئی بازار میں انہی سے تو اپنی چھڑی خریدی تھی۔

”مسڈیلا کور، سب سے پہلے آپ آئیے!“ مسٹر اولیونڈر نے خالی جگہ میں قدم رکھتے ہوئے کہا۔ فلیور ڈیلا کور، اپنی کرسی سے اٹھی اور ان کے پاس چلی گئی۔ اس نے اپنی چھڑی ان کے ہاتھ میں تھما دی۔

”ہونہے.....“ مسٹر اولیونڈر نے ہنکار بھرا۔ انہوں نے چھڑی کو اپنی لمبی انگلیوں میں ڈنڈے کی طرح گھما�ا۔ چھڑی سے گلابی سنہری چنگاریاں نکلنے لگیں پھر انہوں نے اسے اپنی آنکھوں کے قریب لا کر غور سے دیکھا۔

”ہاں.....“ انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ”سائز ہے نواخچ لمبی..... بے پچ..... گلاب کی لکڑی سے بنی ہوئی..... اور اس میں ہے..... اوہ!“

”موہنی کا بال..... یہ میرے دادی کی ہے.....“ فلیور ڈیلا کور نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے سوچا کہ فلیور تو خود کسی حد تک موہنی ہی ہے۔ اس نے یہ بھی سوچا کہ وہ رون کو یہ بات ضرور بتائے گا..... لیکن پھر اسے یاد آیا کہ رون اور اس کے تجھ بول چال بند تھی۔

”ہاں!“ مسٹر اولیونڈر نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”ہاں! میں نے اپنی چھڑیوں میں کبھی موہنی کے بال استعمال نہیں کیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ اس سے چھڑیاں تھوڑی چنچل سی ہو جاتی ہیں..... بہر حال، اگر تمہیں یہ چھتی ہے تو کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے.....“

مسٹر اولیونڈر نے اپنی انگلیاں چھڑی پر گھما کر اس کا معاشرہ کیا۔ اس پر کوئی کھڑوچ یا ابھار تو نہیں ہے۔ پھر وہ بڑھ رہا ہے۔

”گلگاشم.....“ چھڑی کی نوک سے رنگ برنگے پھلوں کا گلددستہ نمودار ہو گیا، جس کی خوبی پورے کمرے میں مہنگی لگی۔

”بہت اعلیٰ..... بہت اعلیٰ..... یہ بالکل صحت مند ہے۔“ مسٹر اولیونڈر نے سمسینتے ہوئے کہا اور پھلوں کا گلددستہ کے ساتھ چھڑی مسفلیور کے ہاتھ میں واپس تھما دی۔

”مسٹر ڈیگوری..... اب آپ کی باری ہے۔“

فلیور مسکراتی ہوئی واپس اپنی کرسی پر جا بیٹھی۔ جب سیڈر ک اس کے قریب سے گزرادہ اسے دیکھ کر دھیما سامسکرائی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

258

سیدر کے اپنی چھڑی مسٹر اولیونڈر کے دی تو انہوں نے تھوڑی زیادہ دلچسپی سے کہا۔

”آہ! یہ چھڑی تو میری ہی بنائی ہوئی ہے ہے نا!..... ہاں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اس میں ایک بہترین نریک سنگھے کی دُم کا ایک بال ہے..... وہ سترہ ہاتھ لمبا ہو گا جب میں نے اس کی دُم کا بال کھینچا تو اس نے مجھے سینگ مار کر لہو لہان کر دیا تھا..... سوابارہ انچ..... خاکستر لکڑی..... تھوڑی لچکدار..... یہاں یہی حالت میں دکھائی دے رہی ہے..... کیا تم اس کی باقاعدہ دلکھ بحال کرتے ہو؟“

”ابھی کل رات ہی تو اس پر پاش کی ہے۔“ سیدر کے نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

ہیری نے اپنی چھڑی کی طرف دیکھا۔ اس پر ہر طرف انگلیوں کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے اپنے چوغے کے پلوکوکٹر اور اس سے چپکے سے چھڑی رگڑ کر صاف کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ چھڑی کے سرے سے سنہری چنگاریاں نکلنے لگیں۔ جب فلیورڈیلانے اسے مریبانہ نظروں سے دیکھا تو اس نے اپنی کوشش فوراً ترک کر دی۔

مسٹر اولیونڈر نے سیدر کی چھڑی کی نوک سے نقری دھوئیں کے چھلنے نکالے اور انہیں پورے کمرے میں پھیلا دیا۔ مسٹر اولیونڈر نے چھڑی کو بالکل صحیح قرار دیتے ہوئے سیدر کو واپس دے دی۔ سیدر کی چھڑی لے کر واپس مڑا۔

”اب مسٹر کیرم آپ آئیے.....“

وکٹر کیرم آگے آیا۔ وہ لنگڑا کر چل رہا تھا، اس کے پنجے باہر کی طرف نکلے تھے اور اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے۔ وہ مسٹر اولیونڈر کے پاس پہنچا۔ اس نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے اپنی چھڑی آگے بڑھائی اور اپنے ہاتھ اپنے چوغے کی جیبوں میں گھسائے۔

”ہونہہ.....“ مسٹر اولیونڈر بولے۔ ”اگر میں غلط نہیں ہوں تو یہ چھڑی رگڑ گیر دوچ نے بنائی ہے۔ بہت عمدہ چھڑی بنائی ہے حالانکہ اس کی ہیئت ویسی نہیں ہے، جیسی مجھے..... بہر حال!“

انہوں نے چھڑی اٹھا کر اس کی باریکی سے معاشرہ کیا اور اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھا۔ ”ہاں!..... ڈریگن اور خون آشام کے دل کی رگ.....؟“ انہوں نے کیرم کی طرف دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ ”عام چھڑیوں کی نسبت کسی قدر موٹی ہے..... بہت سخت ہے..... سوا دس انچ..... طیرا سم.....“

موٹی چھڑی کی نوک پر بندوق کی طرح دھماکہ ہوا اور اس میں سے کئی چھوٹے رنگ برلنگے پرندے چھپاتے ہوئے نمودار ہو گئے۔ انہوں نے کمرے میں چکر لگایا اور کھلی ہوئی کھڑکی میں سے نکل کر باہر ہلکی دھوپ میں چلے گئے۔

”بہت خوب!“ مسٹر اولیونڈر نے کیرم کی چھڑی اسے واپس لوٹاتے ہوئے کہا۔ ”بالکل ٹھیک!..... اب بچے ہیں مسٹر پوٹر!“

ہیری اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور کیرم کے قریب سے گزرتا ہوا مسٹر اولیونڈر کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے اپنی چھڑی ان کے ہاتھ میں تھما دی۔

”اوہ ہاں.....“ مسٹر اولیونڈر نے کہا۔ ان کی زرد آنکھوں میں اچانک چمک آگئی۔ ”ہاں!..... ہاں! مجھے بہت اچھی طرح یاد

.....  
ہے

ہیری کو بھی بہت اچھی طرح یاد تھا۔ ہیری کو چھڑیوں کی دکان کی حادثاتی ملاقات کا ایک ایک منظر اچھی طرح یاد تھا جیسے یہ سب کل ہی ہوا ہو.....

چار سال پہلے گرمیوں میں، اپنی گیارہویں سالگرہ پر وہ ہیگرڈ کے ساتھ چھڑی خریدنے کیلئے مسٹر اولیونڈر کی دکان میں گیا تھا۔ اس کا ماپ لینے کے بعد مسٹر اولیونڈر نے اسے ڈھیر ساری چھڑیاں دکھائی تھیں۔ ہیری نے ان سب کو گھما کر دیکھا تھا لیکن کوئی بھی اس کو نجح نہیں پائی تھی۔ جب تک کہ آخر کار اسے وہ چھڑی نہ مل گئی جو اس کیلئے بالکل موزوں تھی..... یہ چھڑی سدا بہار لکڑی کی بنی تھی۔ گیارہ انج لمبی اور اس میں قفس کی دم کا ایک پنکھ تھا۔ مسٹر اولیونڈر اس بات پر بڑے حیران ہوئے کہ ہیری کو وہی چھڑی راس آئی تھی، انہوں نے کہا تھا۔ عجیب بات ہے..... بڑی عجیب بات ہے۔ جب ہیری نے ان سے پوچھا کہ اس میں عجیب بات کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا تھا کہ ہیری کی چھڑی میں جس قفس کا پنکھ ہے، اسی قفس کے ایک اور پنکھ والی چھڑی لاڑ والدی مورٹ کو راس آئی تھی، جس سے ہیری کے ماتھے پر زخم کا نشان لگایا گیا تھا۔

ہیری نے یہ بات کبھی کسی کو نہیں بتائی تھی۔ اسے اپنی چھڑی سے بے حد محبت تھی اور جہاں تک والدی مورٹ کی چھڑی سے اس کے تعلق کا سوال تھا، اس میں کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بہر حال وہ من ہی من میں یہ سوچنے لگا کہ کہیں مسٹر اولیونڈر کمرے میں موجود سبھی لوگوں کو کہیں یہ بات نہ بتا دیں۔ اس کے دماغ میں یہ دلچسپ خیال آیا کہ اگر انہوں نے ایسا کر دیا تو ریٹا سٹیکر کی سرعت رفتار قلم میں زبردست انکشاف سے زور دار دھماکہ ضرور ہو سکتا ہے.....

مسٹر اولیونڈر نے اس کی چھڑی کا معاشرہ باقی چھڑیوں کے مقابلے میں کافی باریک بنی سے کیا۔ کافی دیراں سے الجھنے کے بعد انہوں نے اس کی نوک سے ایک جھرنانا کالا اور پھر انہوں نے چھڑی واپس ہیری کے ہاتھ میں تھامتے ہوئے اعلان کیا کہ یہ بہت اچھی حالت میں ہے۔

”آپ تمام لوگوں کا بہت شکریہ!“ ڈبل ڈور نے جھوں کی میز سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ”اب آپ لوگ اپنی اپنی کلاسوں میں جا سکتے ہیں..... یا پھر شاید آپ اپنے دوپہر کے کھانے کیلئے دوسروں سے زیادہ جلدی پہنچ سکتے ہیں کیونکہ کلاسوں کا وقت کچھ ہی لمحوں میں ختم ہونے والا ہے.....“

ہیری اس بات پر بہت خوش ہوا کہ آخر آج کوئی چیز تو صحیح ہوئی۔ وہ وہاں سے جانے ہی والا تھا لیکن اسی وقت سیاہ کیمرے والا آدمی کو درس امنے آگیا اور اس نے اپنا گلا صاف کیا۔

”تصویری..... ڈبل ڈور..... تصویری!“ بیگ میں پر جوش انداز میں چیخنے۔ ”سبھی جھوں اور چمپین کی مشترکہ تصویر ہونا چاہیے..... آپ کا کیا خیال ہے ریٹا سٹیکر؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

260

”اوہ ہاں! پہلے ہم سب کی مشترک تصویر بنانیتے ہیں۔“ ریٹا سٹیکر نے کہا جن کی آنکھیں ایک بار پھر ہیری پر مرکوز تھیں۔ ”اور پھر شاید ہم ہر ایک کی الگ الگ تصویر لے لیں گے۔“

تصویر کھینچنے میں کافی وقت صرف ہوا۔ میڈم میکسیم جہاں بھی کھڑی ہوتی تھیں۔ باقی لوگ ان کے پیچھے چھپ جاتے تھے اور فوٹو گرافر اتنا پیچھے نہیں ہو سکتا تھا کہ انہیں بھی فریم میں لے سکے۔ بالآخر اس کا حل یہی نکلا گیا کہ میڈم میکسیم بیٹھ جائیں اور باقی لوگ ان کے آس پاس کھڑے رہیں۔ پروفیسر کارکروف اپنی بکری جیسی ڈاڑھی کو اپنی انگلیوں سے گھماتے رہے تاکہ یہ تھوڑی اور زیادہ گھنگریاں دکھانی دے۔ ہیری کو لگا تھا کہ کیرم کو تو تصویر کھینچوانے کی عادت ہو گئی لیکن وہ سب سے پیچھے آدھا چھپا ہوا تھا۔ فوٹو گرافر مس فلیور ڈیلا کو رکوب سے آگے لانے میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ جبکہ ریٹا سٹیکر بار بار ہیری کو دھکا دے کر سب سے نمایاں جگہ پر کھڑی کرتی رہیں۔ پھر انہوں نے تمام چمپین کے علیحدہ تصویریں لینے پر اصرار کیا۔ کافی دیر تک کھینچاتا تھا کہ بعد انہیں وہاں سے جانے کی اجازت مل پائی۔

ہیری کھانا کھانے کیلئے بڑے ہاں میں پہنچا۔ ہر ماہنی وہاں نہیں تھی، ہیری سمجھ گیا کہ وہ ابھی تک ہسپتال میں اپنے دانت ٹھیک کروار ہی ہو گی۔ وہ میز کے سرے پر اکیلا بیٹھ کر کھانا کھانے لگا۔ پھر وہ گری فنڈر کے ہاں کی طرف لوٹا۔ وہ سوچتا جا رہا تھا کہ اسے جادوئی پرواز کے بارے میں ڈھیر سارا ہوم ورک ملا تھا، اسے وہ پورا کرنا تھا۔ اپنے کمرے میں پہنچنے پر وہ رون کے پاس سے نکلتا ہوا آگے بڑھا۔ جیسے ہی وہ اندر پہنچا۔ رون جلدی سے بولا۔ ”تمہارے لئے ایک الٰ آیا ہے۔“ اس نے ہیری کے تیکے کی طرف اشارہ کیا۔ سکول کا کڑیل الٰ وہاں پر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

”اوہ ٹھیک ہے.....“ ہیری نے الٰ کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

”اوہ سنیپ نے ہمیں کل رات اپنے تمہارے خانے میں سزا دینے کیلئے بلا یا ہے۔“ رون نے کہا۔ اس کے بعد وہ ہیری کا جواب سننے سے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ کیا وہ اس کے پیچے جائے۔ وہ طنہیں کر پا رہا تھا کہ وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا یا اسے مارنا چاہتا تھا۔ دونوں ہی خیال اسے بہت پرکشش لگ رہے تھے لیکن سیر لیں کا جواب کا تجسس کچھ زیادہ ہی پرکشش تھا۔ ہیری نے کڑیل الٰ کی طرف قدم بڑھائے۔ اس کے پیر میں بندھا ہوا خط الگ کیا اور اسے پڑھنے لگا۔

ہیری!

میں ہو کہنا پاہتا ہوں وہ سب میں فقط میں نہیں لکھ سکتا۔ یہ فطر ناک بھی ہے کیونکہ الٰ کو راستے میں پکڑا بھی جا سکتا ہے۔ ہمیں آمنے سامنے بات کرنا ہو گی۔ کیا تم کری خنثر ہاں میں بائیس اور تیس نومبر کے درمیانی شب کو ایک بھی آتشدان کے سامنے آکیلے رہ سکتے ہو۔

میں بہت اپھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم اپنا دھیان رکھ سکتے ہو۔ ویسے بھی جب ڈمبل ڈور اور موڈی  
تمہارے آس پاس ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ کوئی تمہیں نعمان پہنچا پائے گا۔ بہر حال، کوئی بہت مکاری سے  
کوشش کر رہا ہے۔ مقابلے میں تمہارا نام شامل کرنا بہت خطرناک کام تھا۔ خاص طور پر اس لئے کہ یہ کام  
ڈمبل ڈور کی ناک کے نیچے ہوا تھا۔

اپنی آنکھیں کھولی، رکونا ہیدری۔ اگر کوئی بھی غیر متوقع بات ہو تو مجھے ضرور بتانا۔ بائیس اور تیس نومبر  
کی درمیانی شب کے بارے میں مجھے جلد از جلد خبر کرنا۔

سینریس



انیسوال باب

## ہنگری کا سینکروں کی دم والا ڈریکن

سیریس سے بات چیت کی امید سے ہیری کو اگلے پندرہ دنوں تک کافی سہارا ملا۔ ماحول خاصاً بوجھل اور دل شکن تھا اور ایسے میں سیریس ہی مستقبل کے آسمان میں چکنے والا ایک واحد ستارہ تھا۔ سکول چمپین منتخب ہونے کا صدمہ اب تھوڑا کم ہو چکا تھا۔ اب ہیری کا ایک اور ڈراؤن سے ستانے لگا۔ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے پہلے ہدف کی تاریخ اب نزدیک آتی جا رہی تھی۔ اسے نہ جانے کس خطرناک چیز کا سامنا کرنا ہوگا؟ اسے محسوس ہوا کہ جیسے پہلا مرحلہ کسی بھی انک درندے کی مانند اس کی راہ رو کے کھڑا ہے۔ اتنی گھبراہٹ اور یہجانی اسے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ تو کیوڑچ میچ سے پہلے جیسی اضطرابی کیفیت سے کہیں زیادہ شدید تھی۔ جس میں یہ فیصلہ ہونا تھا کہ کیوڑچ کپ کون جیتے گا؟ مستقبل کے بارے میں سوچنے پر ہیری کو بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے مقابلوں کے اس ابتدائی مرحلے میں ہی اس کا کام تمام ہو جائے گا.....

جس کہا جائے تو ہیری کو یہ امید ہی نہیں تھی کہ سیریس کی گفتگو سے اسے سینکروں کے سامنے کسی مشکل اور خطرناک جادوئی مرحلہ طے کرنے میں کوئی مدد ملے گی۔ صرف دوستانہ مسکراہٹ کی جھلک ہی اس وقت اس کے لئے بہت اہمیت کی حامل تھی۔ ہیری نے سیریس کو لکھ کر آگاہ کر دیا تھا کہ اس کے مقرر کردہ دن اور وقت پر وہ گری فنڈر ہال کے آتش دان کے سامنے موجود ہے گا۔ اس نے اور ہر ماں نے کافی دیریک منصوبہ بندی کی کہ اگر اس رات کو کوئی ہال میں دیریک بیٹھا رہا تو اسے وہاں سے باہر کیسے بھیجن گے؟ اگر حالات بہت ناموزوں ہوئے تو وہ گوبرم پھاڑ کر اسے وہاں سے بھگا سکتے ہیں۔ لیکن وہ امید کر رہے تھے کہ اس کی نوبت نہ آئے..... ورنہ پیچ ان کے بال نوچ ڈالے گا۔

اس دوران سکول کے اندر ہیری کی زندگی بہت دو بھر ہو چکی تھی کیونکہ جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں ریٹائلر کا اداریہ چھپ چکا تھا۔ اس ادارتی مضمون میں مقابلوں پر کم اور ہیری کی حادثاتی زندگی پر زیادہ ہی فسانہ نگاری کی گئی تھی۔ روزنامہ جادوگر کے صفحہ اول پر ہیری کی بڑی تصویر شائع کی گئی تھی اور اس کے نیچے خبر کی تفصیل لکھی تھی (جو صفحہ دوم اور پھر صفحہ سات تک تسلسل کے ساتھ پھیلی ہوئی تھی) بہر حال وہیں ڈرم سٹرائنگ اور بیاوس بیٹن سکولوں کے چمپین کے نام بھی لکھے ہوئے تھے (جن کے بچے تک

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

263

غلط تھے) جو کہ اداریے کی آخری سطر میں لکھے گئے تھے..... اور تو اور تمام مضمون میں سیدر ک ڈیگوری کا ذکر ہی غائب تھا۔ یہ اداریہ دس دن پہلے شائع ہوا تھا اور اس کے بارے میں سوچ کر اب بھی ہیری کے روئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ وہ جب بھی اس بارے میں سوچتا تھا تو وہ شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتا تھا۔ ریٹائلر نے کئی من گھڑت باتیں اس کی طرف منسوب کی تھیں جو اس نے جھاڑوؤں کی الماری میں تو کیا..... زندگی میں بھی کبھی نہیں کہی تھیں۔

”مجھے لگتا ہے کہ مجھے اپنے ماں باپ کی یاد سے طاقت ملتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر وہ مجھے اس وقت دیکھتے تو انہیں مجھ پر بہت فخر ہوتا..... ہاں مجھے یہ قبول کرنے میں ذرا بھی عار نہیں کہی بار رات کو میں ان کی یاد میں آنسو بھاتا ہوں..... میں جانتا ہوں کہ مقابلوں میں مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ وہ میری حفاظت کریں گے.....“ لیکن ریٹائلر نے صرف تخلیقی باتیں ہی نہیں لکھی تھیں، انہوں نے ہیری کے بارے میں دوسرے لوگوں سے انٹرویو بھی لئے تھے۔

”ہیری کو ہو گورٹس میں آخر اپنی پہچان مل گئی ہے۔ اس کے قریبی دوست کوں کریوی کے مطابق ہیری ہمیشہ ہر ماہنی گرینجر نام کی ایک لڑکی کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ہر ماہنی مالگو خاندان میں پیدا ہوئی ایک لکش اور خوبصورت لڑکی ہے جو ہیری کی ہی طرح سکول کے سب سے ذہین طلباء میں سے ایک ہے.....“

جس دن سے وہ اداریہ اخبار میں چھپا تھا، ہیری کو بہت سے لوگوں، خصوصاً سلے درن کے طلباء کی طعنہ زنی اور فقرے بازی سے سابقہ پڑا تھا۔ جب بھی وہ ان کے پاس سے گزرتا تھا وہ اس پر پھیتیاں کسنے سے باز نہیں رہتے تھے۔

”رومال چاہئے..... پوٹر ہو سکتا ہے کہ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں تم رونا شروع کر دو.....“

”تم کب سے سکول کے سب سے ذہین طالب علم بن گئے ہو، پوٹر؟ یا پھر یہ کہو کہ یہ نیا سکول ہے جو تم نے اور لائگ بامُم نے مل کر کھولا ہے؟“

”سنو..... ہیری!“

”ہاں! یہ سچ ہے۔“ ہیری اب طعنوں سے دلب داشتہ ہو گیا تھا اس لئے وہ مڑے بغیر ہی راہداری میں چیخ کر چلانے لگا۔ ”میں اپنی ماں کی یاد میں رورہا ہوں اور ابھی مزید رونے کیلئے جا رہا ہوں.....“

”نہیں! میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری قلم گرگئی ہے.....“ وہ بات چوچینگ نے کہی تھی۔ ہیری کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

”اوہ..... ٹھیک ہے..... معاف کرنا!“ وہ بڑا بڑا اور اس نے اپنی قلم اٹھا لی۔

”اگلے منگل کو پہلے مرحلے کیلئے میری نیک تمنائیں ہیں۔“ چوچینگ نے کہا۔ ”مجھے سچ مجھ امید ہے کہ تم یقیناً عمدہ مظاہرہ پیش کرو گے.....“

یہ سن کر ہیری کو خود کو بہت ہی بڑا حق سمجھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔  
ہر ماں کی کوچھی کافی باتیں سننا پڑ رہی تھیں لیکن وہ اپنے ساتھی طلبہ اور طالبات پر چیخ نہیں رہی تھی۔ وہ جس طرح ہمت اور صبر سے ان سب کا مقابلہ کر رہی تھی، ہیری خود بھی دل سے اس کا معرف تھا۔ ریٹائلر کے ادارے کی اشاعت کے بعد جب عیسیٰ پارکنسن نے ہر ماں کو پہلی بار دیکھا تو اس نے چلا کر کہا تھا۔ ”بے حد خوبصورت؟..... یہ؟..... ریٹائلر اس کا موازنہ کس سے کر رہی تھی..... شاید کسی بندر یا سے؟“

”جانے دو..... اس کی بات پر دھیان مت دو۔“ ہر ماں نے مضبوط لمحے میں ہیری سے کہا اور اپنا سرتان کر سلے درن کی تضمیک اڑاتی ہوئی لڑکیوں کے پاس سے گزر گئی جیسے اس نے ان کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ”اس کی بات پر دھیان مت دو، ہیری!“  
لیکن ہیری کیسے دھیان نہیں دیتا؟ رون نے اس سے تب سے کوئی بات نہیں کی تھی جب اس نے اسے سینیپ کی سزا کے بارے میں بتایا تھا۔ ہیری کو اس بات کی تھوڑی امید تھی کہ سینیپ کے تہہ خانے میں دو گھنٹے تک چوہوں کے مغز کا اچار ڈالتے ہوئے ان میں دوستی کی فضاقائم ہو جائے گی لیکن اسی دن ریٹائلر کا ادارے شائع ہو گیا۔ جس سے رون کو پورا یقین ہو گیا کہ ہیری واقعی شہرت کا بھوکا تھا اور اسے یہ سب بہت دلچسپ لگ رہا ہے۔

ہر ماں ان دونوں سے ہی بہت ناراض تھی۔ وہ ایک سے دوسرے کے پاس جاتی تھی اور انہیں آپس میں ناراضگی ختم کرنے کیلئے مناتی تھی لیکن ہیری اس بات پر اڑا ہوا تھا کہ وہ رون سے اسی شرط پر بات چیت کرے گا جب رون خود یہ تسلیم کر لے گا کہ ہیری نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا اور وہ ہیری کو جھوٹ کہنے کیلئے اس سے معافی مانگے گا۔

”یہ میں نے شروع نہیں کیا تھا۔“ ہیری نے ضدی لمحے میں کہا۔ ”یہ اس کا مسئلہ ہے۔“

”تمہیں اس کی یاد آتی ہے۔“ ہر ماں نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ”اور میں جانتی ہوں کہ اسے بھی تمہاری یاد آتی ہے.....“

”اس کی یاد آتی ہے؟“ ہیری نے منہ ب سور کر کہا۔ ”مجھے اس کی ذرا بھی یاد نہیں آتی ہے۔“

لیکن یہ سراسر جھوٹ تھا۔ ہیری ہر ماں کو بہت پسند کرتا تھا لیکن وہ رون جیسی بالکل نہیں تھی۔ جب ہر ماں سب سے اچھی دوست ہو تو ہنسی ٹھٹھا کم ہی ہوتا ہے اور لا بھریری میں زیادہ دیر تک رہنا پڑتا ہے۔ ہیری اب تک اشیاء کی جادوی پرواز میں مہارت حاصل نہیں کر پایا، ایسا لگتا تھا کہ اس ضمن میں کوئی بڑا بوجھا ب اس کے دماغ پر قفل ڈال چکا تھا۔ ہر ماں نے زور دے کر کہا کہ شاید اس کے بارے میں پڑھنے سے اسے کچھ مدد مل سکتی ہے لہذا وہ ظہرانے کی چھٹی میں کافی دیر تک کتابیں پڑھنے لگے۔

وکٹر کیرم بھی لا بھریری میں بہت دیر تک بیٹھا رہتا تھا۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس فریق میں شامل ہے۔ کیا وہ پڑھ رہا تھا یا پھر وہ پہلے مرحلے میں مدد کرنے والی چیزوں کی تلاش کر رہا تھا؟ ہر ماں اکثر کیرم کے وہاں بیٹھے رہنے کی شکایت کرتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ اس لئے نہیں کہ وہ اسے تنگ کرتا تھا بلکہ اس کیلئے کہ، ہی کرنے والی لڑکیاں اسے دیکھنے کیلئے کتابوں کی الماریوں کے پیچھے

چھپ جاتی تھیں اور ان کی آوازوں سے ہر ماں کا دھیان بھک جاتا تھا۔

”وہ تو وجہہ لڑکا بھی نہیں ہے۔“ وہ کیرم کی طرف دیکھتی ہوئی غصے سے بڑھا۔ ”لڑکیاں اسے صرف اس لئے پسند کرتی ہیں کہ وہ شہرت یافتہ ہے۔ اگر وہ اس مغالطے والی بڑبوگ جیسی چیز کا مظاہرہ نہ کرتا تو وہ اس کی طرف دوبارہ پلٹ کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتیں.....“

”مغالطے والی بڑبوگ؟“ ہیری نے بھنچے ہوئے دانتوں کے درمیان میں سے کہا۔ اس کے دل میں فوراً یہ مزیدار خیال ابھر گیا کہ اگر رون ہر ماں کو بڑبوگ کہتے ہوئے سن لیتا تو اس کے چہرے پر کیسے تاثرات بکھر جاتے۔



بڑی عجیب بات ہے کہ لیکن جب آپ کسی چیز سے ڈرتے ہیں کہ وقت آہستہ آہستہ چلے تو یہ اور بھی سرعت سے بھاگنے لگتا ہے۔ پہلے مرحلے کی مقررہ تاریخ تیزی سے پاس آتی جا رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے گھریوں کی رفتار دو گنی کر ڈالی ہو۔ ہیری جہاں بھی جاتا تھا، دہشت کے انجانے محسوسات اس کے دل و دماغ پر چھائے رہتے تھے۔ جبکہ روزنامہ جادوگر کے اداریے سے جڑی استہزا یہ پہنچیاں باہر کے ماحول میں اس کا تعاقب کرتی رہتی تھی۔

پہلے مرحلے سے قبل چار دن پہلے ہفتے کے روز تیرے سال اور اس سے بڑی کلاسوں کے طلباء و طالبات کو ہاگس میڈ قصبے میں سیر و فرتع کی اجازت دی گئی۔ ہر ماں نے ہیری سے کہا کہ سکول سے باہر رہنا اس کیلئے خوشگوار رہے گا۔ ہیری خود بھی یہی چاہتا تھا۔

”اور رون کا کیا ہو گا؟“ اس نے پوچھا۔ ”کیا تم رون کے ساتھ جانا نہیں چاہتی ہو؟“

”اوہ!“ ہر ماں کا چہرہ تھوڑا سا گلابی ہو گیا۔ ”میں نے سوچا تھا ہم اس سے تھری برو مسٹکس میں مل لیں گے.....“

”نہیں!..... میں اس سے نہیں ملنا چاہتا۔“ ہیری نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

”اوہ ہیری..... یہ بہت احمقانہ بات ہے.....“

”میں چلوں گا لیکن رون سے نہیں ملوں گا اور اپنا غیبی چوغہ پہن کر جاؤں گا.....“

”ٹھیک ہے.....“ ہر ماں نے جلدی سے کہا۔ ”لیکن غیبی چونگے میں تم سے بات کرنا مجھے بالکل پسند نہیں ہے۔ مجھے یہ پتہ ہی چلتا ہے کہ میں تمہاری طرف دیکھ کر بول رہی ہوں یا نہیں؟“

ہیری نے کمرے میں جا کر اپنا غیبی چوغہ پہنا اور سیڑھیوں سے نیچے اترा۔ پھر وہ ہر ماں کے ساتھ ہاگس میڈ کی طرف روانہ ہو گیا۔ چونگے کے اندر ہیری بہت اطمینان محسوس کر رہا تھا۔ جب وہ قصبے میں پہنچنے تو اس نے دیکھا کہ ہو گوٹس کے طلباء اور طالبات اس کے آس پاس سے گزر رہے ہیں، ان میں سے زیادہ تر لوگوں نے سیڈر ک ڈیگوری ہیرو ہے..... والے بیجز لگا رکھے تھے لیکن اب نہ تو کوئی پریشان کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے من گھرست اداریے پر طعنہ زنی کر رہا تھا۔ جب وہ میٹھائیوں کی دکان ہنی ڈیوکس سے باہر

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

266

نکل کر ملائی سے بھری چاکلیٹ کھانے لگے تو ہر ماں نی چڑ کر بولی۔ ”لوگ بار بار میری ہی طرف دیکھ رہے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ میں خود سے با تین کر رہی ہوں۔“

”تو اپنے ہونٹ کم ہلا و.....“

”چھوڑ دبھی..... تھوڑی دیر کیلئے تم اپنا چونخ اتار لو۔ یہاں تمہیں کوئی پریشان نہیں کرے گا۔“ ہر ماں نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا؟“ ہیری نے تنک کر کہا۔ ”ذر اپنے پیچھے مڑ کر تو دیکھو.....“

ریٹا سٹیکر اور ان کا فوٹو گرافر دوست ابھی ابھی تھری برو مسٹکس کیفے سے باہر نکلے تھے۔ دھمی دھمی آواز میں با تین کرتے ہوئے وہ ہر ماں کے قریب سے نکل گئے۔ انہوں نے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔ ہیری ہنی ڈیوکس کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا تاکہ ریٹا سٹیکر کا مگر مچھ کی کھال والا ہینڈ بیگ اس سے ٹکرانہ جائے۔

”وہ بھی قصہ میں بھری ہوئی ہیں۔ میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ مقابلوں کے پہلے مرحلے کو دیکھنے کیلئے آئیں گی۔“ ان کے جانے کے بعد ہیری بولا۔

یہ کہتے ہی اس کے پیٹ میں دہشت کے مردڑاٹھنے لگے۔ اس نے اس بات کا ذکر پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ اس نے اور ہر ماں نے اس بارے میں کبھی بات چیت نہیں کی تھی کہ پہلے مرحلے میں کیا ہونے والا ہے؟ اسے ایسا لگتا تھا کہ ہر ماں اس کے بارے میں سوچنا تک نہیں چاہتی تھی۔

”وہاب جا چکلی ہیں۔“ ہر ماں نے بڑی سڑک کی طرف ہیری کے آر پار دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کیوں نہ ہم لوگ تھی برو مسٹکس میں چل کر بڑی بیسر پئیں؟ تھوڑی خنکی ہو رہی ہے ہے نا؟ تمہیں رون سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ اس نے چڑتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے صحیح اندازہ لگایا تھا کہ ہیری نے اس کی بات کا جواب کیوں نہیں دیا تھا۔

تھری برو مسٹکس کیفے کھچا کھج بھرا ہوا تھا۔ وہاں پر ہو گورٹس کے بہت زیادہ طباء موجود تھے جو مختلف مشروبات کا بھر پور لطف اٹھا رہے تھے۔ ساتھ ہی وہاں پر بہت سے اجنبی جادوئی لوگ بھی موجود تھے جو کہیں اور کم ہی دھائی دیتے تھے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ ہاگس میڈ ہی برطانیہ کا اکلوتا اور مخصوص جادوئی قصہ ہے، اس لئے یہ ڈائن اور توں کیلئے کسی جنت سے کم نہیں تھا جو عام جادوگروں کی مانند خود کو کامیابی سے چھپا نہیں پاتی تھیں۔

غیبی چونخ پہن کر بھیڑ میں چانا مشکل کام تھا۔ غلطی سے اگر کسی کے پیر پر پیر پڑ جائے تو کئی عجیب سوال پوچھے جا سکتے تھے۔ ہر ماں پینے کیلئے مشروبات لینے کیلئے کاؤنٹر کی طرف چلی گئی اور ہیری کو نے میں پڑی ہوئی ایک خالی میز کی طرف محتاط قدموں سے بڑھنے لگا۔ کیفے میں اپنا راستہ بناتے ہوئے ہیری نے رون کو دیکھا جو فریڈ، جارج اور لی جارڈن کے ساتھ بیٹھا ہوا لطف اندوز ہو رہا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

267

تھا۔ ہیری کا دل چاہا کہ رون کو پیچھے سے ایک تیز مکار سید کر دے لیکن اس نے اپنی اس خواہش کو دبایا اور میز پر پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہر ماںی ایک ہی لمحے بعد اس کے پاس پہنچ گئی تھی اور اس نے ہیری کے چوغنے کے نیچے سے اسے بڑھی سر کی بوتل تھما دیا۔

”میں یوں تنہا بیٹھی ہوئی بڑی عجیب دکھائی دے رہی ہوں۔“ وہ بڑھا تھا۔ ”یہ تو اچھی بات ہے کہ میں اپنے ساتھ کچھ کام لے آئی تھی۔“

یہ کہتے ہوئے اس نے ایک بڑی کاپی باہر نکال لی جس میں اس نے ایس پی سی ڈبلیو کے ممبران کے نام اندر ارج کیا ہوا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس مختصر فہرست میں اس کا اور رون کا نام سب سے اوپر لکھا ہوا تھا۔ اسے ایسا لگا کہ جیسے یہ بہت پرانی بات ہو، جب وہ اور رون ایک ساتھ بیٹھ کر من گھڑت پیش گویاں لکھ رہے تھے اور ہر ماںی نے وہاں آکر زبردستی انہیں خود ساختہ تنظیم کا سیکرٹری اور خزانچی بناؤ الاتھا۔

”دیکھو مجھے لگتا ہے کہ ہاگس میڈ کے کچھ لوگوں کو بھی ایس پی ای ڈبلیو میں شامل کیا جا سکتا ہے۔“ ہر ماںی نے سوچتے ہوئے کہا اور کیفے میں چاروں طرف نظر دوڑا۔

”ہاں! ٹھیک ہے۔“ ہیری نے کہا۔ اس نے چوغنے کے نیچے سے بڑھی سر کا گھونٹ بھرا اور بولا۔ ”ہر ماںی! تم ایس پی ای ڈبلیو کا یکار و بار کب بند کرو گی؟“

”جب گھر یلو خرس کو معقول تتخواہ اور کام کرنے کی باعزت سہولیات میسر ہو جائیں گی۔“ اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”دیکھو! اب میں یہ سوچنے لگی ہوں کہ زیادہ سیدھا قدم اٹھانے کا وقت آگیا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ سکول کے باور پچی خانے میں کیسے پہنچا جاتا ہے؟“

”معلوم نہیں! فریڈ اور جارج سے پوچھ لینا.....“ ہیری نے دھیسے لجھے میں کہا۔

ہر ماںی خاموشی سے کچھ سوچنے لگی۔ ہیری بڑھی سر کے گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کیفے میں موجود لوگوں کا جائزہ لینے لگا۔ سب کے چہروں پر خوشی اور دلچسپی چھائی ہوئی تھی۔ قریب کی ایک میز پر ارعی میکمن اور ہائنا ایبٹ چاکلیٹی مینڈک کے کارڈوں کا آپس میں تبادلہ کر رہے تھے۔ ان دونوں نے ہی اپنے چوغنوں پر سیڈر ک ڈیگوری ہیرو ہے کے بیجز لگا رکھے تھے۔ دروازے کے ٹھیک پاس اسے ریون کلا کی چوچینگ اپنی کئی سہیلیوں میں گھری ہوئی دکھائی دی۔ چوچینگ نے اپنے چوغنے پر سیڈر ک والا بچ نہیں لگایا تھا..... یہ دیکھ کر ہیری کو تھوڑی خوشی کا احساس ہوا۔

ہیری یہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ بھی انہی لوگوں جیسا ہوتا۔ کاش وہ بھی اسی طرح بے فکری سے بیٹھ کر بنس بول رہا ہوتا اور اسے ہوم ورک کے سوا کسی اور چیز کی پریشانی نہ ہوتی۔ وہ اپنے ذہن کے پردوں پر اس تخلیل کے سائے دوڑتے دیکھنے لگا کہ اگر اس کا نام شعلوں کے پیالے میں سے نہ نکلا ہوتا تو وہ یہاں کیا کر رہا ہوتا۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ ان لمحات میں وہ کبھی غیبی چوغنے پہن کر یہاں نہ بیٹھا ہوتا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

268

دوسری بات یہ تھی کہ رون اس کے ہمراہ بیٹھا ہوا خوشی سے با تین کر رہا ہوتا۔ وہ تینوں یقیناً نہس کر قیاس آرائیاں کر رہے ہوتے کہ سکول کے چمپین کو منگل والے دن پہلے مرحلے میں کون سا خطرناک کام سرانجام دینا ہوگا؟ چاہے وہ خطرہ کیسا ہی جان لیوا کیوں نہ ہوتا؟ ..... ہیری ان چمپین کو اپنی نظروں سے اس مرحلے کو طے کرتے ہوئے دیکھنے کیلئے بے قرار ضرور ہوتا..... وہ باقی سب لوگوں کے ساتھ محفوظ بیٹھا ہوا سیڈر کر ڈیگوری کی حوصلہ افزائی کر رہا ہوتا.....

اس نے سوچا کہ باقی چمپین کی حالت کیسی ہوگی؟ پچھلے کچھ دنوں میں سیڈر ک اسے جب بھی دکھائی دیا، وہ اپنے پرستاروں میں گھرا ہوا تھا، وہ گھبرایا ہوا مگر کسی قدر پر جوش لگتا تھا۔ ہیری کو بھی کبھار فلیور ڈیلا کور بھی راہداریوں میں دکھائی دیتی رہی۔ وہ پہلے جیسی مغروڑ اور بے فکر دکھائی دیتی تھی اور کیرم تو بس لا نہ بیری میں بیٹھا کتابوں کے اوراق پلٹتا رہتا تھا۔

ہیری نے سیرلیں کے بارے میں سوچا اور اس کے سینے کی بھیخی ہوئی گانٹھ جیسے کچھ ڈھیلی پڑ گئی تھی۔ وہ بارہ گھنٹے سے بھی کم وقت میں سیرلیں سے بات کر رہا ہوگا۔ آج رات کو ہی ہال کے آتشدان کے سامنے اس سے ملاقات ہونا تھی..... بشرطیکہ کوئی گڑ بڑھنے ہو، جیسا کہ ان دنوں ہر معاٹے میں ہو رہی تھی.....

”اوہ دیکھو! یہاں ہیگر ڈبھی ہے۔“ اچانک ہر ماٹی بول اٹھی۔

بھیڑ کے اوپر ہیگر ڈکا بڑا سر الگ ہی دکھائی دے رہا تھا۔ خوش قسمتی سے اس نے آج اپنے بالوں میں چلیا نہیں باندھی ہوئی تھی۔ ہیری اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ ہیگر ڈا سے پہلے کیوں نہیں دکھائی دیا؟ حالانکہ ہیگر ڈکافی دیوہ یکل جسامت کا مالک تھا۔ محتاط انداز میں کھڑے ہو کر ہیری نے دیکھا کہ ہیگر ڈ جھک کر پروفیسر موڈی سے بات چیت کر رہا تھا۔ ہیگر ڈ کے سامنے اسی کے لحاظ سے بڑی بیڑ کا ایک بڑا جگ رکھا ہوا تھا لیکن پروفیسر موڈی اپنی ہی چھڑے کی چھاگل میں سے پیتے ہوئے نظر آئے۔ کیفے کی خوبصورت مالکن مُسیدِ روزِ مرٹا، کو یہ بات زیادہ پسند نہیں آئی تھی۔ وہ ان کے قریب کی میزوں سے گلاس اور خالی بوتلیں اکٹھی کر رہی تھیں اور پروفیسر موڈی کو نکھیوں سے دیکھ رہی تھیں۔ شاید انہیں یہ لگ رہا تھا کہ موڈی ان کے بہترین مشروبات کی بے حرمتی کر رہے ہیں لیکن ہیری حقیقت اچھی طرح جانتا تھا۔ موڈی نے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی آخری کلاس میں سب طلباء کو بتایا تھا کہ وہ ہمیشہ اپنی ہی بنائی ہوئی چیزیں اور مشروبات پینا پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کے مخالف شیطانی جادوگر کسی بھی وقت کھانے پینے کی چیزوں میں آسانی سے زہر ملا سکتے ہیں۔

ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیگر ڈ اور موڈی اٹھ کر جانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ ہیری بنا سوچے سمجھے اپنا ہاتھ ہلانے لگا لیکن اسی وقت اسے یاد آگیا کہ وہ غبی چونے میں چھپا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہیگر ڈ اسے دیکھنہیں سکتا تھا۔ بہر حال، پروفیسر موڈی ٹھہر گئے۔ ان کی جادوئی آنکھ اس کو نے کی طرف پڑی جہاں ہیری کھڑا تھا۔ انہوں نے ہیگر ڈ کی پیٹھ تھپتھپائی (کیونکہ ان کا ہاتھ اس کے کندھے تک نہیں نہیں پہنچ سکتا تھا) اور اس سے دھیکی آواز میں کچھ کہا۔ اس کے بعد وہ دونوں ہیری اور ہر ماٹی کی میز کی طرف بڑھنے لگے۔

”کیسی ہو ہر ماں نی؟“ ہیگر ڈنے زور سے کہا۔

”میں اچھی ہوں!“ ہر ماں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

پروفیسر موڈی لٹکراتے ہوئے میز کے پاس پہنچے اور نیچے جھک گئے۔ ہیری کو لگا کہ ایس پی ای ڈبلیوکی ڈائری کو پڑھ رہے تھے لیکن تھوڑی دیر بعد وہ بڑا ہے۔

”عمردہ چوغہ ہے، پوٹر!“

ہیری نے جیرانگی میں انہیں گھورا۔ موڈی کی ناک کے غائب حصے کا نشان کچھ انچ کے فاصلے پر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پروفیسر موڈی مسکرا دیئے۔

”کیا آپ کی جادوئی آنکھ غبی چوغے کے اندر بھی دیکھ سکتی ہے..... میرا مطلب ہے کہ کیا آپ .....؟“

”ہاں! یہ کسی بھی غبی چوغے کے اندر دیکھ سکتی ہے۔“ پروفیسر موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”اور میں تمہیں بتا دوں کہ اس سے کئی بار بہت مدد ملی ہے۔“

ہیگر ڈبھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ ہیگر ڈا سے دیکھنے کیا ہو گا لیکن پروفیسر موڈی نے اسے یقیناً بتا دیا ہو گا کہ ہیری کہاں کھڑا ہے؟

ہیگر ڈا ب ایس پی ای ڈبلیوکی ڈائری پڑھنے کے بہانے کافی نیچے جھکا اور دھیمی آواز میں بڑا یا جو صرف ہیری کے کانوں تک ہی پہنچ پائی تھی۔ ”ہیری! آج آدمی رات کو ہمارے جھونپڑے میں چلے آنا۔ اپنا غبی چوغہ پہن کر ہی آنا.....“

پھر سیدھے کھڑے ہوئے ہیگر ڈنے زور سے کہا۔ ”تمہیں دیکھ کر اچھا لگا ہر ماں نی!“

ہیگر ڈنے ان دونوں کو آنکھ ماری اور ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ پروفیسر موڈی بھی اس کے پیچے پیچھے اپنا پاؤں گھستنے ہوئے چل پڑے۔

”وہ مجھے آدمی رات کو اپنے یہاں کیوں بلارہا ہے؟“ ہیری نے جیرانگی سے کہا۔

”اوہ!“ ہر ماں نے حیرت بھری نظر وہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مجھے معلوم نہیں کہ تمہیں وہ کیوں بلارہا ہے؟ میرا خیال ہے کہ تمہیں وہاں نہیں جانا چاہئے ہیری.....“ اس نے گھبراۓ ہوئے لبھ میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی کی اور پھر بولی۔ ”ہو سکتا ہے کہ تم سیریں سے ملاقات کے وقت تک واپس لوٹ نہ پاؤ.....“

یہ سچ تھا کہ ہیگر ڈ سے آدمی رات کو ملنے جانے کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ سیریں سے ملاقات کے وقت تک لوٹ نہ پائے۔

ہر ماں نے ہیری کو مشورہ دیا کہ وہ ہیڈوگ کے ذریعے ہیگر ڈ کو یہ پیغام بھیج کر اسے مطلع کر دے کہ وہ وہاں نہیں آ سکتا ہے۔ اس نے اس کی تجویز مان لی تھی۔ مگر کیا ہیڈوگ ہیری کا خط لے جانے کیلئے رضا مند ہو سکتی تھی؟ بہر حال ہیری نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی رہے گا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

270

کہ وہ جلدی سے ہیگرڈ سے مل کر واپس لوٹ آئے۔ وہ یہ جانے کیلئے بہت بے چین تھا کہ آخر ایسی کیا بات تھی؟..... ہیگرڈ نے اس سے پہلے ہیری کو کبھی بھی آدھی رات کے وقت نہیں بلا�ا تھا۔



اُس رات ہیری نے جلدی سونے کیلئے جانے کا ناٹک رچایا۔ سڑھے گیارہ بجے اس نے اپنا غیبی چونگہ پہننا اور دبے پاؤں سیڑھیاں اتر کر ہال میں پہنچا۔ کئی طلباء ابھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ کریوی بھائی سیڈر رک ڈیگوری ہیرو ہے، کے کچھ بیجز پر جادو کے ذریعے انہیں ہیری پوٹر ہیرو ہے..... میں بد لئے کی کوشش کر رہے تھے۔ بہر حال، انہیں اس میں اب تک کوئی کامیابی نہیں ملی تھی اور بیجز ہیری پوٹر ہیرو ہے..... پر اٹک گئے تھے۔ ہیری ان کے قریب سے ہوتا ہوا تصویر کے راستے تک پہنچا اور ایک دو منٹ تک انتظار کرتا رہا۔ اس کی ایک آنکھ اپنی گھٹری پر ٹکی ہوئی تھی۔ پھر ہر ماں نے منصوبے کے مطابق باہر سے فربہ عورت کا دروازہ کھولا۔ وہ ہر ماں کو سرگوشی میں ’الوداع‘ کہہ کر باہر نکل گیا۔ وہ نیچے پہنچا اور سکول کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

میدان میں کافی اندر ہیرا چھایا ہوا تھا۔ ہیری لگاس پر چلتا ہوا ہیگرڈ کے جھونپڑے کی روشنی کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ بیاوس بیٹن کی دیو ہیکل بکھی میں سے بھی روشنی پھوٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کے کانوں میں میڈم میکسٹ کی بھرائی ہوئی آوازیں پڑ رہی تھیں۔ پھر اس نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا سامنے والا دروازہ کھلکھلایا۔

”تم ہو، ہیری؟“ ہیگرڈ نے دروازہ کھول کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں!“ ہیری نے جواب دیا۔ جھونپڑے کے اندر جا کر اس نے اپنا غیبی چونگہ سر سے نیچے کر لیا۔ ”کیا بات ہے.....؟“ ”تمہیں کچھ دکھانا ہے.....“ ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔ وہ بے حد پر جوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے کوٹ کے کاج میں ایک بڑا پھول لگا کر دکھانا تھا جو بڑے چند رجبیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس نے ایکسل گریس (پرفیوم) کا استعمال بند کر تھا لیکن اس نے حیرت انگیز طور پر اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش ضرور کی تھی۔ ہیری کو اس کے بالوں میں کنکھی کا ایک ٹوٹا ہوا دندانا پھنسا دکھائی دیا۔

”تم مجھے کیا دکھانا چاہتے ہو؟“ ہیری نے محتاط لمحے میں پوچھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں دھماکے دار سفرت نے انڈے تو نہیں دے دیئے تھے یا پھر ہیگرڈ نے کیفے میں کسی اجنبی سے تین سروالا ایک اور کتا تو نہیں خرید لیا تھا۔

”ہمارے پیچھے پیچھے آؤ..... چپ چاپ چلنا اور چونگہ پہنے رکھنا۔“ ہیگرڈ نے کہا۔ ”ہم فینگ کو ساتھ نہیں لے جائیں گے، اسے یہ نظارہ پسند نہیں آئے گا.....“

”سنو ہیگرڈ!..... میں زیادہ دیر تک نہیں رکوں گا..... مجھے ایک بجے سے پہلے سکول واپس لوٹا ہوگا۔“ ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

271

لیکن ہیگرڈ اس کی بات نہیں سن رہا تھا۔ وہ تو جھونپڑے کا دروازہ کھول کر انہیں میں باہر چل دیا تھا۔ ہیری بھی جلدی سے اس کے پیچے لپکا۔ باہر اسے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ ہیگرڈ بیاوس بیٹن کی بگھی کی طرف جا رہا تھا۔

”ہیگرڈ..... یہ کیا.....؟“

”دشش شش.....“، ہیگرڈ نے مڑ کر سرگوشی کی۔ پھر اس نے بگھی کے دروازے کو تین بار ٹکھٹھایا جس پر سنہری چھڑیوں والی علامت بنی ہوئی تھی۔ میڈم میکسم نے دروازہ کھولا۔ وہ اپنے کندھوں پر ایک ریشمی شال لپیٹھے ہوئے تھیں۔ ہیگرڈ کو دیکھ کر وہ مسکرانے لگیں۔

”اوہ ہیگرڈ! ..... تو وقت ہو گیا.....؟“

”بالکل.....!“، ہیگرڈ نے ان کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا پھر اس نے سنہری سیڑھیاں اترنے میں میڈم میکسم کی مدد کرنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

میڈم میکسم نے باہر آ کر دروازہ بند کر دیا۔ ہیگرڈ نے ان کا ہاتھ تھاما اور وہ دونوں دیوبیکل اڑنے والے گھوڑوں کے اصطبل کی طرف بڑھے۔ ہیری پوری طرح دم بخود تھا اور اسے ان دونوں کے ساتھ چلنے کیلئے دوڑنا پڑ رہا تھا۔ کیا ہیگرڈ اسے میڈم میکسم کو دکھانا چاہتا تھا؟ وہ انہیں تو کبھی بھی دیکھ سکتا تھا..... وہ اتنی قدر آ ورتو تھیں، ہی.....

لیکن ایسا لوگ رہا تھا کہ ہیگرڈ نے ہیری کی طرح میڈم میکسم سے بھی کوئی دلچسپ چیز دھانے کا وعدہ کر رکھا تھا کیونکہ تھوڑی دیر بعد انہوں نے محبت بھرے لبجے میں پوچھا۔ ”تم مجھے کیا دکھانے لے جا رہے ہو، ہیگرڈ؟“

”تمہیں اس میں دلچسپی ملے گی۔“، ہیگرڈ بھاری آواز میں کہا۔ ”یقین کرو! وہ واقعی ہی دیکھنے کے لائق ہے..... لیکن دیکھو! کسی یہ مت کہنا کہ ہم نے تمہیں کچھ دکھایا ہے۔ یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے۔“

”بالکل نہیں.....“، میڈم میکسم اپنی لمبی کالی پلکیں جھپکتے ہوئے بولیں۔

وہ لوگ چلتے رہے۔ ان کے ساتھ چلتے چلتے ہیری کی اکتاہٹ لگاتار بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ بار بار اپنی گھٹری دیکھ رہا تھا۔ ہیگرڈ کے ذہن میں کوئی احتمانہ خناس بھرا ہوا معلوم ہو رہا تھا جس کے باعث اسے سیریس سے ملنے میں واقعی دیر ہو جائے گی۔ ہیری نے سوچا کہ اگر وہ لوگ جلد ہی اپنی منزل تک نہیں پہنچے تو وہ مڑ کر واپس سکول کی راہ لے لے گا اور ہیگرڈ کو میڈم میکسم کے ساتھ چاندنی رات میں بھٹکنے کیلئے چھوڑ دے گا.....

لیکن اسی وقت جب وہ جنگل سے اتنا دور تھے کہ وہاں سے سکول اور جھیل دکھائی دینا بند ہو جائے تو ہیری کو کچھ سنائی دیا۔ آگے کی طرف کچھ فاصلے پر کچھ لوگ چلا رہے تھے..... اچانک کان کا پردہ پھاڑ دینے والی زبردست چنگھاڑ سنائی دی۔

ہیگرڈ میڈم میکسم کو درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس لے گیا اور وہاں پر رُک گیا۔ ہیری بھی ان کے قریب چلا آیا۔ ایک پل کیلئے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

272

اسے لگا جیسے وہ آتش بازی پھوٹتے ہوئے دیکھ رہا ہوا اور سامنے کھڑے لوگ پٹانے چلا رہے ہوں .....  
لیکن اگلی ہی ساعت میں بے ساختہ اس کامنہ کھلا رہ گیا۔  
”ڈریگن.....“

ہولناک، دیوبیکل اور خونخوار دکھائی دینے والے چار ماہہ ڈریگن ایک بڑے احاطے میں اپنے پچھلے پیروں پر کھڑی تھیں۔ وہ بڑی طرح چنگھاڑ رہی تھیں اور بادلوں کی طرح گڑگڑا ہٹ پیدا کر رہی تھیں۔ ان کے کھلے، زہریلے دانتوں والے منہ سے آگ کے شعلے نکل کر سیاہ آسمان کو روشن کر رہے تھے۔ گردن کو سیدھا کر کے ان کی لمبائی کو شمار کیا جائے تو وہ پچاس فٹ لمبے ضرور ہوں گے۔ ان میں سے ایک ڈریگن چمکدار نیلے رنگ کی تھی۔ اس کے جسم پر موجود متعدد سینگ نہایت نوکیلے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ماہہ ڈریگن زمین پر کھڑے لوگوں کو دیکھ کر بڑی طرح غرار رہی تھی۔ دوسرا ماہہ ڈریگن سبز رنگ والی تھی۔ وہ اپنی پوری طاقت سے خود کو نزغ سے چھپڑانے کی کوشش کر رہی تھی اور زور زور سے پاؤں پٹخت رہی تھی۔ تیسرا ماہہ ڈریگن سرخ رنگ کی تھی۔ اس کے چہرے کے چاروں طرف سنہری کمیں دکھائی دے رہی تھیں اور ان کے سب سے پاس کھڑی چوتھی ڈریگن سیاہ رنگ کی تھی۔ وہ باقی ماہہ ڈریگن سے زیادہ بڑی اور خطرناک لگتی تھی۔

ان کے ارد گرد کم از کم جادوگر موجود تھے۔ ہر ڈریگن کے گرد سات آٹھ جادوگر کھڑے تھے اور اس پر قابو پانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر ڈریگن کی گردن اور پاؤں کے چاروں طرف چڑیے کے موٹے پٹے بندھے ہوئے تھے۔ جادوگران سے بندھی ہوئی زنجیروں کو کھینچ رہے تھے۔ خوف کے مارے ششدروں کھڑے ہیری نے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا۔ اسے سیاہ ماہہ ڈریگن کا بڑا سر دکھائی دیا جس کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں۔ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آیا کہ وہ ڈریگن کی وجہ سے باہر نکلی ہوئی تھیں یا پھر غصے کی وجہ سے ..... وہ بہت بھی انداز میں چنگھاڑ رہی تھی۔

”دور ہی رہنا، ہیگر ڈا!“ بارٹھ کے پاس کھڑے ایک جادوگر نے چیخ کر اسے متنبہ کیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی موٹی زنجیر کو ایک طرف کھینچنے لگا۔ ”وہ بیس فٹ کے فاصلے تک آگ کے شعلے پھینک سکتی ہے۔ میں نے ہارن ٹیل کو چالیس فٹ تک شعلے پھینکنے ہوئے دیکھا ہے۔“

”اوہ..... کتنی لا جواب ہے.....“ ہیگر ڈاشتیاق بھرے لبھ میں بولا۔

”کوئی فائدہ نہیں.....“ ایک اور جادوگر چیختے ہوئے بولا۔ ”تین کی گنتی کے ساتھ تمام لوگ ایک ساتھ باکمال جادوئی کلمہ بولیں گے.....“

ہیری نے دیکھا کہ یہ سنتے ہی ڈریگن کے تمام نگہبانوں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکالیں۔  
”ستون فائم.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

273

وہ سب ایک ساتھ بولے اور سب کی چھپڑیوں میں سے جادوئی گلہے کی روشنی نمودار ہوئی اور ماڈہ ڈریگن کے موٹی کھال کے ساتھ ٹکرا کر ستاروں کی ماندا چھلی۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کے سب سے نزدیک والی ماڈہ ڈریگن خطرناک طریقے سے اپنے پچھلے پیروں پر لڑ کھڑائی۔ اس کے جڑے خاموش غراہٹ میں چوڑے ہو گئے۔ اس کے نہنوں سے آگ کے شعلوں غالب ہو گئے حالانکہ اب بھی وہاں سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ پھر وہ نہایت آہستگی کے ساتھ زمین پر ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ کئی ٹن وزنی ڈریگن زمین پر اتنی زور دار دھم کے ساتھ ساتھ گرے کہ آس پاس کے درخت تک لرز کر رہ گئے تھے۔

ڈریگن کے نگہبانوں نے اپنی اپنی چھپڑیاں جھکا لیں اور گری ہوئی ماڈہ ڈریگن کے نزدیک جانے لگے۔ ہر ڈریگن کسی چھوٹے پہاڑ جتنی اوپنجی دکھائی دے رہی تھی۔ جادوگر تیزی سے ان کی زنجیروں کے بند چڑے کے پٹوں پر کسنے لگے اور زمین پر پڑی ہوئی لوہے کی مضبوط کھوٹیوں سے ان کی زنجیریں باندھنے میں مصروف ہو گئے۔

”اور قریب سے دیکھوگی؟“ ہیگر ڈنے پر جوش لجھے میں میڈم میکسٹم سے کہا۔ وہ دونوں باڑھ کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے۔ ہیری بھی ان کے پیچھے پیچھے گیا۔ جس جادوگر نے ہیگر ڈنے کو پاس آنے سے خبردار کیا تھا وہ جب مڑا تو ہیری اسے فوراً پہچان گیا۔ وہ چارلی ویزلي تھا۔

”ٹھیک ہو ہیگر ڈ!“ وہ ہنستے ہوئے اس سے بات کرنے کیلئے پاس پہنچا۔ ”اب وہ پر سکون ہیں..... ہم نے انہیں یہاں لاتے ہوئے نیند کی دوا پلا دی تھی۔ یہ چاروں ماڈہ ڈریگن ہیں۔ ہم نے سوچا تھا کہ وہ یہاں رات کے سنائی میں پر سکون رہیں گی اور کسی قسم کا شور شراب نہیں مچائیں گی لیکن جیسا تم نے دیکھا..... وہ یہاں آکر بالکل خوش نہیں ہیں..... بالکل بھی نہیں!“

”یہ کس نسل کی ہیں چارلی؟“ ہیگر ڈنے سب سے قریب والی ماڈہ ڈریگن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آنکھیں بس تھوڑی سی کھلی ہوئی تھیں۔ وہ ہیری کو اس کی کالی پلکوں کے نیچے زرد دھاری جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔

”یہ ہنگری کی ہارن ٹیل ہے یعنی خونخوار نو کیلے سینگوں والی ڈریگن.....“ چارلی نے کہا۔ ”وہ سبز رنگ والی چھوٹی ڈریگن، جنوبی انگلستان کی ولیس گرین ہے۔ نیلے رنگ والی ڈریگن سویڈن کی شارت سناؤٹ ہے۔ اور وہ سرخ رنگ والی ڈریگن چین کی فائر بال کہلاتی ہے۔“

چارلی نے ار د گر دیکھا۔ میڈم میکسٹم احاطے کے پاس سے بیہوش ڈریگن کو عجیب سی نظر وہ سے گھور رہی تھیں۔

”مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم انہیں بھی ساتھ لارہے ہو ہیگر ڈ!“ چارلی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ”مقابلے میں حصہ لینے والے جمپین کو یہ بات معلوم نہیں ہونا چاہئے تھی کہ اسے ایک ڈریگن کے ساتھ مقابلہ کرنا ہوگا..... وہ اپنی شاگرد کو یقیناً ہوشیار کر دیں گی..... ہے نا؟“

”ہم نے سوچا کہ انہیں ڈریگن دیکھنا اچھا لگے گا۔“ ہیگر ڈنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ وہ اب بھی ڈریگن کو محبت بھری

نفروں سے دیکھ رہا تھا۔

”لگتا ہے کہ تم دونوں اس چاندنی رات میں تفریح کیلئے گھونے نکلے ہو شاید!“ چارلی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”چارڈر ڈین..... یعنی ہر ایک چمپین کیلئے ایک ایک.....“ ہیگرڈ نے مسکرا کر کہا۔ ”لیکن انہیں کرنا کیا ہو گا..... ان سے مبازرتی

مقابلہ؟“

”میرا خیال ہے چمپین کو انہیں صرف پار کرنا ہو گا۔“ چارلی نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ ”کوئی گڑ بڑنہ ہو جائے اس لئے ہم لوگ پاس ہی رہیں گے اور جادوئی کلمہ پڑھنے کیلئے اپنی چھپڑیاں تیار رکھیں گے۔ انہوں نے ایسی مادائیں لانے کی ہدایت کی تھی جنہوں نے حال ہی میں انڈے دیئے ہوں۔ میں نہیں جانتا، انہوں نے ایسی مادائیں کیوں چاہئے تھیں..... لیکن میں تمہیں بتاؤں۔ خدا ہی اس پر حرم کرے جس کا مقابلہ ہارن ٹبل سے ہو گا، وہ بہت ہی خطرناک اور خونخوار ہے۔ اس کی دُم بھی اس کے سر جتنی ہی خطرناک ہے..... دیکھو!“

چارلی نے ہارن ٹبل کی دُم کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس میں سرمنی رنگ کے چھوٹے چھوٹے سینگ باہر نکلے ہوئے تھے۔ اسی وقت چارلی کے پانچ ساتھی ہارن ٹبل کے نزدیک آگئے۔ وہ ایک کمبل میں گردآ لو دا انڈے لپیٹ رہے تھے۔ ہیگرڈ حسرت بھری نگاہوں سے انڈوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”میں نے انڈوں کو گن لیا ہے ہیگرڈ!“ چارلی نے سخت لمحے میں کہا پھر اس نے پوچھا۔ ”ہیری کیسا ہے.....؟“

”ٹھیک ہے.....“ ہیگرڈ نے کہا۔ وہاب بھی انڈوں پر اپنی حسرت بھری نظریں جمائے ہوئے تھا۔

”امید ہے کہ اس مقابلے کے بعد وہ صحیح سلامت رہے گا۔“ چارلی نے سنجیدگی سے ڈریگن کے احاطے میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ ”میری ممی کو یہ بتانے کی ہمت نہیں ہوئی کہ اس کا پہلا ہدف ایک ڈریگن سے مقابلہ کرنا ہو گا۔ وہ پہلے ہی اس بارے میں بہت گھبرائی ہوئی ہیں.....“ پھر چارلی نے اپنی ممی کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا۔ ”وہ اسے اس خبیث ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کی اجازت کیسے دے رہے ہیں؟ وہابھی بہت چھوٹا ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ میرے بچے پوری طرح محفوظ ہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ عمر کی قید لازم ہو گی۔ روزنامہ جادوگر کے طویل اداریے میں ہیری کے بارے میں پڑھنے کے بعد تو ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔“

”وہاب بھی اپنے ممی ڈریگن کی یاد میں روتا ہے۔ بیچارہ بچہ..... مجھے تو یہ بات معلوم ہی نہیں تھی.....“

ہیری نے کافی کچھ دیکھ اور سن لیا تھا۔ وہ یہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ ہیگرڈ کو اس کے جانے کا پتہ نہیں چلے گا۔ میڈم میکسیم اور چارڈر ڈین اس کا دھیان کھینچنے کیلئے کافی تھے۔ وہ دھیرے سے مڑا اور سکول کی طرف چلنے لگا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ پہلے مرحلے کے بارے میں جاننے سے اُسے خوشی ہوئی تھی یا نہیں..... ایک طرح سے یہ اچھا ہوا تھا۔ پہلا صدمہ اب ختم ہو گیا تھا۔ اگر وہ منگل کے روز پہلی بار ڈریگن کو اپنے سامنے دیکھتا تو شاید پورے سکول کے سامنے بے ہوش ہو جاتا..... لیکن شاید وہ اب بھی بے ہوش ہو جائے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

275

گا.....اس کے پاس صرف اس کی تھپڑی ہوگی.....جو پچاس فٹ اونچے سینگوں والے اور آگ برسانے والے ڈریگن کے سامنے لکڑی کے ٹکڑے سے زیادہ کچھ نہیں ہوگی۔ اسے ڈریگن کو مات دینا ہوگی، سب کی نظرؤں کے سامنے.....وہ یہ کام کیسے سرانجام دے پائے گا؟

ہیری اب تیزی سے چلنے لگا۔ وہ جنگل کے کنارے سے گھوم کر جانے لگا۔ اسے سیریس سے بات کرنا تھی۔ اب آتشدان کے سامنے پہنچنے کیلئے اس کے پاس صرف پندرہ منٹ باقی بچے تھے اور اس وقت کسی سے بات کرنے کیلئے اس کے من میں جس قدر بے تابی مچل رہی تھی اتنی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اسی وقت وہ اچانک کسی سے ٹکرا گیا۔ ہیری پیٹھ کے بل پیچھے جا گرا۔ اس کی آنکھوں پر عینک تھپڑی ہو گئی تھی۔ اس نے تیزی سے اپنے غیبی چونگے کو اپنے چاروں طرف مضبوطی سے لپیٹ لیا۔ اسے قریب ہی سے ایک آواز سنائی دی۔ ”اووچ.....کون ہے؟“

ہیری نے جلدی سے اپنے بدن پر نظر دوڑائی کہ غیبی چونگے نے اسے مکمل طور پر ڈھانپ رکھا ہے یا نہیں۔ وہ چپ چاپ وہیں پڑا رہا۔ وہ اس جادوگر کو خدا نظرؤں سے دیکھ رہا تھا، جس سے وہ ابھی ابھی ٹکرایا تھا.....اس نے اس کی بکری جیسی ڈاڑھی پہچان لی تھی۔ وہ پروفیسر کارکروف تھے۔

”کون ہے؟“ کارکروف نے دوبارہ پوچھا۔ وہ شک بھری نظرؤں سے انہیں کہے ہے کہ وہ اپنے چاروں طرف دیکھنے لگے۔ ہیری ایک دم بے سدھ ہو کر وہیں پڑا رہا۔ ایک منٹ کے بعد کارکروف نے فیصلہ کیا کہ وہ ضرور کسی غیبی جانور سے ٹکرا گیا ہو گا۔ وہ کمرکی اوچائی تک دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے انہیں کسی کتے کے دکھائی دینے کی امید ہو۔ پھر وہ درختوں کے بیچ سے ہوتے ہوئے اسی طرف جانے لگے جدھر ڈریگن موجود تھے۔

بہت آہستگی اور احتیاط کے ساتھ ہیری دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا اور وہ دوبارہ چلنے لگا۔ وہ اب دبے پاؤں پوری رفتار سے سکول کی طرف بھاگ رہا تھا۔

کارکروف کیا کر رہے تھے؟ اس بارے میں ذرا بھی شک نہیں تھا کہ وہ اپنے جہاز سے چوری سے باہر نکل کر یہ پتہ لگانے آئے تھے کہ پہلا ہدف کیا ہو سکتا ہے؟ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہیگر ڈاومیڈم میکسیم کو جنگل میں جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ دور سے انہیں دیکھ لینا کچھ خاص مشکل نہیں تھا۔ اب کارکروف کو صرف آوازوں کی سمت میں ہی تو بڑھنا تھا۔ اس کے بعد میڈم میکسیم کی طرح انہیں بھی پتہ چل جائے گا کہ چمپین کو سب سے پہلے کس چیز سے مقابلہ کرنا تھا؟ ایسا لگ رہا تھا کہ منگل کو انجانے خطرے کا سامنا کرنے والا اکلوتا چمپین سیڈر ک، ہی ہو گا.....

ہیری سکول کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا۔ وہ سامنے والے دروازے سے ہوتا ہوا سنگ مرمر کی سیٹرھیاں چڑھنے لگا۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا لیکن اس نے اپنی رفتار کم نہیں کی تھی۔ آتشدان تک پہنچنے کیلئے اس کے پاس صرف پانچ منٹ سے بھی کم وقت بچا

..... تھا

”بکواس.....“ اس نے فربے عورت سے ہانپتے ہوئے کہا جو تصویر کے راستے کے سامنے اپنے فریم میں اونگھر تھی۔

”اوہ..... تو وہ تم کر رہے ہو!“ فربے عورت نے اپنی آنکھیں کھولے بغیر خوابیدہ آواز میں کہا۔ پھر تصویر سرک گئی اور راستہ کھل گیا۔

ہیری جست لگا کر اندر چلا گیا۔ ہال بالکل خالی تھا اور وہاں کوئی ناگوار بد بونیں پھیلی ہوئی تھی، اس لئے وہ جان گیا کہ ہر ماں کو طلباء کو وہاں سے بھگانے کیلئے گوبرم پھوڑنے کی نوبت پیش نہیں آئی تھی۔ یہ اس منصوبہ بندی کا حصہ تھا جس میں ہیری اور سیریس میں بات چیت کو خفیہ رکھنا مقصود تھا۔

ہیری نے غیبی چوغما تار دیا اور آگ کے سامنے ایک کرسی پر لٹک گیا۔ کمرے میں تھوڑا مند ہیرا تھا، صرف شعلوں کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ پاس کی میز پر سیڈرگ ڈیگوری ہیرا ہے، کے الفاظ والے بیجز آگ کی روشنی میں چمک رہے تھے، جنہیں کیریوی بھائیوں جادو سے بدلنے کی کوشش کرتے رہے تھے۔ ان پر اب بھی یہ لکھا ہوا تھا ہیری پوٹر زیر وہ ہے۔ ہیری نے دوبارہ آگ کے شعلوں کی طرف دیکھا اور پھر وہ اچھل پڑا۔

شعلوں کے نجی میں سیریس کا سرا بھرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اگر ہیری نے ویزی لگرانے کے باور پھی خانے میں مسٹر ڈیگوری کے سر کو اسی طرح نہ دیکھا ہوتا تو وہ بڑی طرح گھبرا چکا ہوتا۔ اسے دیکھ کر ہیری کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی جو کئی دنوں میں پہلی بار آئی تھی۔ وہ اپنی کرسی سے اٹھا اور آتشدان کے قریب پہنچ کر بولا۔ ”سیریس! تم کیسے ہو؟“

سیریس کا حلیہ کافی بدلا ہوا دکھائی دے رہا تھا جب انہوں نے آخری بار ایک دوسرے کو دیکھا اور الودواع کہا تھا تو سیریس کا چہرہ دپلا پتلہ اور دھنسا ہوا تھا اور اس کے لمبے سیاہ بال بے حد گندے تھے۔ لیکن اب اس کے بال چھوٹے اور صاف تھے، اس کا چہرہ گوشت سے بھر گیا تھا اور وہ تھوڑا جوان دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ کافی حد تک ویسا ہی دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اس کے ماں باپ کی شادی والی ایک متحرک تصویر میں دکھائی دے رہا تھا جو ہیری کی الیم میں لگی ہوئی تھی۔

”میری فکر چھوڑو..... تم اپنی بتاؤ.....؟“ سیریس نے سنجیدہ لبجے میں کہا۔

ہیری ایک پل کیلئے کہنے والا تھا کہ میں ٹھیک ہوں لیکن وہ ایسا نہیں کہہ پایا۔ اس سے پہلے کہ وہ خود کوروک پاتا۔ وہ تیزی سے باتیں کرنے لگا جو اس نے کئی دنوں سے نہیں کی تھیں۔ اس نے کہا کہ سب کو یہ یقین ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اس ٹورنمنٹ میں حصہ لے رہا ہے۔ ریٹاسٹیکر نے روزنامہ جادوگر میں اس کے بارے میں جھوٹ اور من گھر تباہیں چھاپ دی ہیں۔ راہداریوں میں لوگ اسے طنز کرتے ہیں، طعنے دیتے ہیں اور رون تک اس کا یقین نہیں کر رہا ہے بلکہ وہ اس سے حسد کرنے لگا ہے.....

”..... اور اب ہیگر ڈنے مجھ دکھادیا ہے کہ مجھے پہلے ہدف میں کیا کرنا ہے، سیریس! ہمیں خونخوار حقیقی ڈریگن کا سامنا کرنا ہوگا اور یہ کام میں کسی بھی طرح نہیں سرانجام دے سکتا،“ اس نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

277

سیرلیں نے اسے پریشانی بھری نظر وہ سے دیکھا۔ ان آنکھوں میں اب بھی اڑ قبان کے دنوں کی دہشت بھری جھلک عیاں تھیں۔ ہیری کے بولتے وقت وہ ایک بار بھی بیچ میں نہیں بولا تھا لیکن اب اس نے کہا۔ ”ڈریگن سے تو ہم نبٹ سکتے ہیں ہیری! لیکن اس کے بارے میں ہم ایک منٹ بعد میں بات کریں گے..... میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے..... میں آگ کا استعمال کرنے کیلئے ایک جادوگر کے گھر میں چوری سے گھسا ہوں لیکن وہ کبھی بھی لوٹ سکتا ہے۔ مجھے تمہیں کئی چیزوں کے بارے میں خبردار کرنا ہے۔“

”کیسی چیزیں.....؟“ ہیری کی برداشت اور کم ہوتی جا رہی تھی۔ غیر معمولی طور پر ڈریگن سے اور کیا برا ثابت ہو سکتا تھا؟

”کارکروف.....!“ سیرلیں نے محتاط لبھ میں کہا۔ ”ہیری! وہ ایک مرگ خور ہے، تم جانتے ہو کہ مرگ خور کون ہوتے ہیں.....؟“

”ہاں..... وہ..... کیا؟“

”وہ پکڑا گیا تھا اور میرے ساتھ اڑ قبان میں قید کاٹ رہا تھا لیکن اسے چھوڑ دیا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ اسی لئے ڈبل ڈور اس سال ہو گوڑس میں ایک ایریور کو رکھنا چاہتے ہوں گے..... اس پر نظر رکھنے کیلئے۔ موڈی نے ہی کارکروف کو گرفتار کیا تھا۔ موڈی نے ہی اسے اڑ قبان بھجوایا تھا۔“

”کارکروف کو چھوڑ دیا گیا؟“ ہیری نے دھیرے سے کہا۔ اس کا دماغ اس صدمے بھری خبر پر بھونچ کا کر رہ گیا تھا۔ ”لیکن انہوں نے اُسے کیوں چھوڑا؟“

”اس نے ملکہ جادو کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا تھا۔“ سیرلیں نے دانت کٹکٹھا تے ہوئے کہا۔ ”اس نے کہا کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے اور پھر اس نے وعدہ معاف گواہ بنتے ہوئے اپنے چند پرانے ساتھیوں کے نام بتا کر انہیں پھنسا دیا تھا اور خود آزاد ہو گیا..... اس نے اپنی جگہ پر کئی لوگوں کو اڑ قبان بھجوادیا..... میں تمہیں بتا دوں..... وہ وہاں پر زیادہ اچھی شہرت کا حامل نہیں ہے اور میری معلومات کے مطابق آزاد ہونے کے بعد وہ اپنے سکول کے ہر طالب علم کو منوعہ شیطانی تاریک جادو سکھا رہا تھا۔ اس لئے تم ڈرم سٹر انگ کے چمپین سے پوری طرح ہوشیار رہنا.....“

”ٹھیک ہے۔“ ہیری نے دھمی آواز میں کہا۔ ”لیکن..... کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ کارکروف نے ہی میرا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا؟ اگر انہوں نے ایسا کیا تھا تو وہ سچ مجھ اچھی ادا کاری کر لیتے ہیں۔ وہ اس بارے میں بہت زیادہ ناراض دکھائی دیتے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ مجھے سفر لیتی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے سے ہر طرح سے روکنا چاہتے ہوں۔“

”ہم جانتے ہیں کہ وہ بڑا منجھا ہوا ادا کار ہے۔“ سیرلیں نے کہا۔ ”کیونکہ اس نے جادوئی ملکے کے سامنے ایسی بے بسی اور ندامت کا اظہار کیا تھا کہ وہ سب متاثر ہو کر اسے آزاد کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ دیکھو! میں روز نامہ جادوگر پر بھی پوری طرح نظریں رکھے ہوئے ہوں.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”تم کیا..... پوری جادوئی دنیا اس پر نظریں گاڑے ہوئے ہے۔“ ہیری نے اس اخبار کا نام سن کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔  
 ”..... میں نے گذشتہ مہینے ریٹاسٹیکر کے ادارے میں شائع ہوئی باتوں کے پیچھے چھپی ہوئی باتوں کو بھی سمجھ لیا ہے۔ ہو گورٹس آنے سے پہلے والی رات کو موڈی ہر جملہ کیا گیا تھا۔ ہاں! میں جانتا ہوں کہ ریٹا نے لکھا تھا کہ یہ موڈی کا وہم ہے۔“ سیرلیس نے جلدی سے کہا جب اس نے دیکھا کہ ہیری نجی میں کچھ بولنے کیلئے منہ کھونے والا تھا۔ ”لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا بلکہ میرا خیال ہے کہ کسی نے اسے ہو گورٹس پہنچنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ جس نے بھی ایسا کیا تھا، وہ جانتا تھا کہ اگر ہو گورٹس میں رہے گا تو اس کا کام بہت زیادہ مشکل ہو جائے گا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کوئی بھی موڈی پر ہونے والے حملے کے معاملے میں زیادہ سنجیدگی اور باریکی سے چھان بین نہیں کرے گا۔ موڈی اجنبیوں کی بابت کئی مرتبہ محکمے کو شکایت کر چکا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اب بھی اصلی چیز دیکھنہیں سکتا۔ یہ مت بھلوکہ موڈی محکمے کے سب سے قابل جادوئی محافظوں میں سے ایک تھے۔“

”تو تم ..... یہ کیا کہہ رہے ہو؟“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”کارکروف مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟..... لیکن کیوں؟“

سیرلیس بھجوگا۔

”میں کچھ بہت عجیب باتیں سن رہا ہوں۔“ اس نے آہستگی سے کہا۔ ”مرگ خور ان دونوں کچھ زیادہ ہی فعال دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کیوڈچ ولڈ کپ میں ہنگامہ برپا کیا..... اور ان میں سے کسی نے آسمان پر تاریکی کا نشان بھی بنایا..... پھر کیا تم نے جادوئی محکمے کی اس جادوگرنی کے بارے میں سنائے جو لاپتہ ہو گئی ہے؟“

”برتحاجور کنس .....؟“ ہیری نے کہا۔

”ہاں! ..... وہ البانیہ میں غائب ہوئی تھی اور وہیں پر والڈی مورٹ کے موجود ہونے کی افواہ گرم ہے..... اور وہ جانتی ہو گی کہ جادوگری سے فریقی مقابلے ہو گورٹس میں ہونے والا ہے..... ہے نا؟“ سیرلیس نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

”ہاں! لیکن ..... اس بات کی قطعی توقع نہیں ہے کہ وہ براہ راست والڈی مورٹ سے نکل رکھی ہو گئی ہو گی..... ہے نا؟“

”سنو! میں برتحاجور کنس کو اچھی طرح جانتا تھا۔“ سیرلیس نے سنجیدگی سے کہا۔ ”وہ ہمارے دور میں ہی ہو گورٹس میں پڑھتی تھی۔ وہ تمہارے ڈیڈی اور مجھ سے کچھ سال آگے تھی۔ وہ کافی حد تک بیوقوف بھی تھی۔ وہ دوسروں کے معاملے میں بہت زیادہ دلچسپی لیتی تھی لیکن اس میں ذرا بھی عقل نہیں تھی۔ یہ اچھا ملا پ نہیں ہیری! میں تو یہ کہوں گا کہ اسے بڑی آسانی کے ساتھ کسی بھی جال میں پھنسایا جا سکتا ہے۔“

”تو ..... تو کیا والڈی مورٹ کو ٹورنا منٹ کے بارے میں معلوم ہو چکا ہو گا۔“ ہیری نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ ”کیا تمہارا یہ مطلب ہے؟ کیا تمہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ کارکروف یہاں اسی کی ہدایت پر کام کر رہا ہے؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”میں نہیں جانتا۔“ سیرلیں نے دھیرے سے کہا۔ ”میں قطعی نہیں جانتا..... ویسے مجھے لگتا ہے کہ کارکروف، والڈی مورٹ کے پاس تک نہیں جائے گا، جب تک کہ اسے یقین نہ ہو جائے کہ والڈی مورٹ اتنا طاقتور ہو گیا کہ اس کی پوری طرح سے حفاظت کر سکے لیکن جس نے بھی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈال ہے، اس نے ایسا کسی نہ کسی مقصد کے تحت کیا ہو گا۔ مجھے لگتا ہے کہ مقابلوں میں تم پر حملہ کرنا نہایت محفوظ اور آسان طریقہ ہے۔ ہر کسی کو یہ محض حادثہ ہی لگے گا۔“

”ایسا لگتا ہے کہ یہ عیارانہ منصوبہ بندی ہے۔“ ہیری نے اُداسی سے کہا۔ ”انہیں کچھ بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ وہ تو بس پیچھے کھڑے رہیں گے اور ان کا کام ڈریگین ہی کر دیں گے۔“

”ٹھیک ہے..... ڈریگین!“ سیرلیں نے کہا اور اب وہ بہت جلدی جلدی بول رہا تھا۔ ”ایک طریقہ ہے ہیری! باکمال جادوئی کلمے کے چکر میں مت پڑنا..... ڈریگین بے حد طاقتور ہوتے ہیں اور ان میں اتنی ذہانت اور ضبط ہوتا ہے کہ صرف ایک جادوگر کے جادوئی کلمے سے بے ہوش نہیں ہوں گے۔ کم از کم چھ جادوگروں کے ایک ساتھ باکمال جادوئی کلمہ کے پڑھنے پر ہی وہ بے ہوش ہوتے ہیں.....“

”ہاں! میں یہ جانتا ہوں ..... میں کچھ ہی دیر پہلے ایسا دیکھا ہے۔“

”لیکن تم یہ کام تنہا سر انجام دے سکتے ہو۔“ سیرلیں نے سنبھیگی سے کہا۔ ”ایک طریقہ ہے اور تمہیں اس کیلئے ایک آسان جادوئی کلمہ کی ضرورت ہے۔ بس.....“

لیکن اسی وقت ہیری نے اسے خاموش رہنے کیلئے اپنا ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا۔ اس کا دل اچانک اتنی زور سے دھڑ کنے لگا جیسے وہ پھٹ جائے گا۔ اسے اپنے پیچھے بل دار سیڑھیوں پر کسی کے اترنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”جاو۔.....“ اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”جاو! کوئی آرہا ہے.....“

ہیری اٹھ کر آگ کے ٹھیک سامنے کھڑا ہو گیا۔ اگر کسی نے سیرلیں کا چہرہ ہو گورٹس کی دیواروں کے اندر دیکھ لیا تو بہت ہنگامہ مچ جائے گا۔ جادوئی محلہ فوراً حرکت میں آجائے گا..... ہیری سے سیرلیں کے چھپنے کے خفیہ ٹھکانے کے بارے میں پوچھ چکھ شروع ہو جائے گی.....

ہیری کو اپنے عقب میں آتشدان میں ہلکی سی کھٹ کی آواز سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ سیرلیں جا چکا ہے۔ اس نے بل دار سیڑھیوں کے سرے کی طرف نگاہ دوڑائی۔ رات کو ایک بجے کون گھومنے نکلا تھا اور کس نے سیرلیں کو یہ بتانے سے روک دیا تھا کہ ڈریگین سے نچ کر کیسے نکلا جا سکتا ہے؟..... یہ دون تھا۔ اپنے ٹیکھی رنگ کے پھولوں والے پاجامے میں ملبوس رون چلتا ہوا ہیری کے سامنے آ کر رُک گیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔

”تم کس سے باتیں کر رہے ہے؟“ اس نے جیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اس سے تمہیں کیا لینا دینا؟“ ہیری نے روکھے انداز میں غرا کر کہا۔ ”تم آدھی رات کو یہاں کیا کر رہے ہو؟“ ”میں سوچ رہا تھا کہ تم کہیں.....“ رون نے بیچ میں رُک گیا اور اس نے اپنے کندھے اچکائے۔ ”کچھ نہیں! میں سونے جا رہا ہوں۔“

”تم میری جاسوسی کرنے تھے، ہے نا؟“ ہیری تیز آواز میں چیخا۔ وہ جانتا تھا کہ رون کو ذرا بھی پہنچیں تھا کہ وہ کتنے غلط موقع پر آیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رون نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی..... اس پل اسے رون کی ہر چیز سے نفرت تھی، اس کے پا جامے کے نیچے جھاکنے ہوئے ٹخنوں سے بھی.....

”رکاوٹ ڈالنے کیلئے معافی چاہتا ہوں۔“ رون بولا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔ ”محضے معلوم ہونا چاہئے تھا تمہیں بیچ میں دخل اندازی بالکل پسند نہیں آئے گی۔ میں اب تمہیں اگلے انٹرویو کی تیاری اطمینان سے کرنے دوں گا.....“

ہیری نے میز پر پڑے ہوئے بیجڑ میں سے ایک اٹھایا اور پوری طاقت کے ساتھ ہال کے دوسرے کنارے کی طرف پھینک دیا۔ بیچ ہوا میں اڑتا ہوا رون کے ماتھے سے جاٹکرایا اور اچھل کر دور جا گرا۔

”یہ لو.....“ ہیری نے کہا۔ ”منگل کو اسے پہن لینا۔ تمہاری قسمت اچھی ہوئی تو تمہارے ماتھے پر بھی ایک نشان بن جائے گا..... یہی تو تم چاہتے تھے، ہے نا؟“

وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے قطعی امید نہیں تھی کہ رون اسے روکے گا۔ اگر رون اسے مکار تاب بھی اسے کوئی پریشانی نہیں ہوتی لیکن رون اپنے کسی قدر اوپنے پا جامے میں وہیں کھڑا رہا۔ ہیری بالائی منزل پر جا کر اپنے پنگ پر کافی دریتک لیٹا رہا اور غصے سے بھنا تارہا۔ اسے رون کے کمرے میں آنے کی آواز سنائی دی.....



بیسوال باب

## پہلا ہدف

ہیری اتوار کی صبح اٹھا اور بہت لاپرواٹی سے کپڑے پہنے لگا۔ اتنی لاپرواٹی سے کہ کچھ دیر بعد اسے یہ احساس ہوا کہ وہ اپنے پاؤں میں جرابوں کی بجائے ٹوپی پہننے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب اس نے بالآخر اپنے بدن پر صحیح کپڑے پہن لئے تو تو وہ جلدی سے ہر ماٹنی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ وہ اسے بڑے ہال میں گری فنڈر کی میز پر مل گئی جہاں وہ جینی کے ساتھ بیٹھ کرنا شستہ کر رہی تھی۔ ہیری کا کچھ کھانے کو بالکل دل نہیں کر رہا تھا۔ اس نے انتظار کیا، جب تک ہر ماٹنی نے دلئے کا آخری نوالہ حلق سے نیچے نہیں اتار لیا پھر وہ اسے کھینچ کر میدان کی طرف گھمانے کیلئے لے گیا۔ وہاں جھیل کے چاروں طرف دور تک گھومتے ہوئے ہیری نے ہر ماٹنی کو ڈریگین اور سیر لیں سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتایا۔ حالانکہ ہر ماٹنی کا رکروف کے متعلق سیر لیں کے اندازیوں کی وجہ سے خوفزدہ ہو گئی تھی لیکن اس کا کہنا تھا کہ اس وقت ڈریگین کا معاملہ زیادہ اہم ہے۔

”پہلی پریشانی تو تمہارے منگل کی شام تک زندہ نہیں کی ہے۔ کا رکروف کی پریشانی تو ہم بعد میں بھی مولے سکتے ہیں۔“ اس نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔

وہ تین بار جھیل کے چاروں طرف گھومے اور ڈریگین کو قابو میں کرنے والے کسی آسان جادوئی کلمے کو یاد کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ انہیں ایسا کوئی جادوئی کلمہ یاد نہیں آیا، اسی لئے وہ لا بیری میں چلے گئے۔ وہاں وہاں ہیری نے ڈریگین پر ملنے والی ہر کتاب نکال کر اپنی میز پر ڈھیر کر لی۔ کچھ دیر بعد وہ اور ہر ماٹنی کتابوں کے ڈھیر میں اپنے کام کے جادوئی کلمے کو تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے۔

”سحر سے ناخن تراشا..... چھڑی گلانے والا اعلان..... اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ تو ہیر ڈ جیسے دیوانوں کیلئے ہے جو انہیں تندرست رکھنا چاہتے ہیں.....“

”ڈریگین کو مارنا بہت مشکل ہے..... کیونکہ ان کی موٹی کھال میں قدیمی جادوئی تہہ موجود ہوتی ہے۔ اس جادو کو صرف بہت طاقتور جادوئی کلمات سے ہی زخمی کیا جا سکتا ہے..... لیکن سیر لیں نے تو کہا تھا کہ ایک آسان جادوئی کلمے سے کام ہو جائے گا.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

282

”چلو کچھ آسان جادوئی کلمات کی کتابیں دیکھتے ہیں۔“ ہیری نے ایک کتاب کپڑتے ہوئے کہا جس کا عنوان تھا۔ ان لوگوں کیلئے جو ڈریگن سے بہت محبت کرتے ہیں!

ہیری جادوئی کلمات کی کتابوں کا انبار لے کر واپس میز پر پہنچا۔ کتابوں کو نیچے رکھ کروہ باری باری انہیں دیکھنے لگا۔ ہر ماہی اس کے پہلو میں بیٹھی ہوئی مسلسل بول رہی تھی۔ ”دیکھو! یہاں تبدیلی ہیئت کا جادوئی کلمات تو ہیں لیکن ڈریگن کا روپ بدلنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ جب تک کہ تم اسے کم خطرناک بنانے کیلئے اس کے زہر میلے دانتوں کو چیونگم یا ایسی ہی کسی چیز میں نہ بدل دو۔۔۔ جیسا اس کتاب میں لکھا تھا۔ مشکل یہ ہے کہ ڈریگن کی موٹی کھال کو چیننا آسان نہیں ہے۔۔۔ میں تو کہوں گی کہ اس کی تبدیلی ہیئت کرنا ہی سب سے اچھا ہے گا لیکن اتنے بڑے ڈریگن کو سی دوسری چیز میں کیسے بدلا جاسکتا ہے؟۔۔۔ تم سے یہ نہیں ہوگا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ پروفیسر میک گوناگل بھی یہ کام نہیں کر پائیں گی۔۔۔ ہاں! تم خود پر جادوئی کلمہ پڑھ کر اپناروپ ضرور تبدیل کر سکتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے تمہیں کچھ زیادہ قوت مل جائے لیکن ایسے جادوئی کلمات آسان نہیں ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ ہم نے کلاس میں اب تک ان کے بارے میں نہیں پڑھا ہے۔ میں تو ان کے بارے میں صرف اس لئے جانتی ہوں کیونکہ میں اوڈیبلیوائل (OWL) کے مشقی پر چہ جات کیلئے انہیں پڑھ رہی ہوں۔۔۔“

”ہر ماہی!“ ہیری دانت بھینچ کر بولا۔ ”کیا تم تھوڑی دیر کیلئے چپ رہو گی؟ میں اپنی توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔“ ہر ماہی فوراً خاموش ہو گئی لیکن اس کے باوجود ہیری اپنا دھیان یکسوہنیں کر پایا۔ اس کے دماغ میں تو ہاچل مچی ہوئی تھی۔ وہ مضطرب اور پریشان لوگوں کے لئے کارآمد جادوئی کلمات کی فہرست کو گھورتا رہا، جس کے ابواب تھے، درندوں کے سر کے بال اتارنا۔۔۔ لیکن ڈریگن کے بال نہیں ہوتے تھے۔۔۔ پودینے کی مہک بھری سانس۔۔۔ اس سے شاید ڈریگن کی آگ اگلنے کی قوت بڑھ جائے گی۔۔۔ سینگ دار زبان۔۔۔ اسی کی تو اسے ضرورت تھی، اس سے ڈریگن کو ایک اور تھیار مل جائے گا۔۔۔

”اوہ نہیں! وہ دوبارہ آگیا ہے۔ وہ اپنے جہاز پر کیوں نہیں پڑھتا؟“ ہر ماہی چڑتے ہوئے لگھیا تی، جب وکٹر کیرم لگڑاتے ہوئے اندر داخل ہوا اور ان دونوں پرنا گوار نظریں ڈالتا ہوا دروازے کونے میں کتابوں کے ڈھیر کے پاس بیٹھ گیا۔ ”چلو ہیری! ہم ہاں میں واپس جاتے ہیں۔۔۔ اس کی چوہیاں ایک ہی پل بعد یہاں کھی کھی کرتے ہوئے آ جائیں گی۔۔۔“

ایسا ہی ہوا۔۔۔ جب وہ لائبریری سے باہر جا رہے تھے تو انہیں کئی لڑکیاں بچوں کے بل لائبریری کے اندر داخل ہوتی دکھاتی دیں۔ ان میں سے ایک نے اپنی کمر میں بلغاریہ کا سکارف پہن رکھا تھا۔



ہیری کو اس رات مشکل سے نیند آئی۔ جب وہ پیر کی صبح بیدار ہوا تو اس نے زندگی میں پہلی بار ہو گوڑس سے فرار ہونے کے بارے میں سوچا لیکن جب اس نے ناشتے کے وقت بڑے ہاں میں چاروں طرف دیکھا اور اس بارے میں سوچا کہ سکول چھوڑنے کا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

283

کیا مطلب ہوگا؟ تو وہ سمجھ گیا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ یہ اکتوبر جگہ تھی جہاں اسے خوشی مل تھی..... اسے لگا کہ شاید وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ خوش رہ رہا ہوگا لیکن اسے اس وقت کی یاد نہیں تھی۔

آخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ پرانے یوٹ ڈرائیور میں جا کر ڈریلی کے ساتھ رہنے سے بہتر یہ ہوگا کہ وہ بیہیں رہ کر ڈریگین کا سامنا کرے۔ یہ فیصلہ لینے بعد وہ تھوڑا سا پر سکون ہو گیا تھا۔ اس نے اپنانا شیشہ مشکل سے ختم کیا (اس کا حلقت اچھی طرح سے کام نہیں کر رہا تھا) اس کے بعد جب وہ اور ہر ماننی اٹھ کر کھڑے ہوئے تو اس نے دیکھا کہ سیدرک ڈیگوری بھی ہفل پف کی میز سے اٹھ رہا تھا۔ سیدرک کوڈریگین کے بارے میں معلوم نہیں تھا..... وہ اکتوبر تھی کیونکہ میڈم میکسیم اور پروفیسر کا رووف نے فلیور اور کیرم کوڈریگین سے آگاہ کر دیا ہوا۔

”ہر ماننی میں تم سے گرین ہاؤس میں ملوں گا۔“ ہیری نے کہا جب اس نے سیدرک کو ہال سے نکلتے ہوئے دیکھ کر ایک فیصلہ کر لیا تھا۔ ”تم چلو! میں ابھی آتا ہوں۔“

”ہیری! تمہیں دریہ ہو جائے گی، گھنٹی بجھنے ہی والی ہے۔“

”تم فکرنا کرو۔ میں ایک منٹ میں آتا ہوں، ٹھیک ہے؟“

جب تک ہیری سنگ مرمر کی سیٹری ہیوں کے پاس پہنچا، سیدرک بالائی منزل پر پہنچ چکا تھا۔ اس کے ساتھ چھٹے سال کے بہت سارے دوست تھے۔ ہیری ان لوگوں کے سامنے سیدرک سے بات چیت نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ ریٹریٹریکر کے لکھے ادارے کی باتیں سنانا کر اسے طعنہ مارتے رہتے تھے۔ ہیری کچھ فاصلے پر رہ کر سیدرک کا تعاقب کرتا رہا۔ سیدرک جادوئی پرواز کے کلاس روم کی طرف جا رہا تھا۔ اس سے ہیری کو ایک ترکیب سوجھی۔ سیدرک سے کچھ پیچھے ٹھہر کر اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور محتاط انداز سے اس کی نوک سیدرک کی طرف سیدھی کی۔

”پھاڑم گدم.....“

ہیری کا نشانہ صحیح جگہ پر لگا اور سیدرک کا بستہ پھٹ گیا۔ اس میں رکھی ہوئی چیزیں، چرمی کاغذ، قلم اور کتابیں فرش پر گرتی چلی گئیں۔ پھر سیاہی کی بڑی دوات بھی زمین پر گرمی اور ٹوٹ گئی۔

”فکر مت کرو.....“ سیدرک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا جب اس کے دوست اس کی مدد کرنے کیلئے جھکے۔ ”سرفلنٹ وک سے کہہ دینا کہ میں بس آ رہا ہوں، تم لوگ کلاس میں جاؤ۔“

ہیری کو اسی موقع کی تلاش تھی۔ اس نے اپنی چھڑی دوبارہ چونے کے اندر رکھی اور سیدرک کے دوستوں کے کلاس روم میں جانے کا انتظار کرنے لگا۔ ان کے جاتے ہی وہ تیزی سے سیدرک کی طرف بڑھا۔ راہداری میں اب اس کے سیدرک کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔

”کیسے ہو؟“ سیدر ک نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب وہ تبدیلی ہیئت کی مہارت یافتہ رہنمای کتاب، اٹھا رہا تھا جو سیاہی سے پوری طرح لمحڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ”میرا بستہ نجاتے کیسے پھٹ گیا..... بالکل نیا ہی تو تھا.....؟“

”سیدر ک!“ ہیری نے سپاٹ لبھ میں کہا۔ ”پہلے ہدف میں ہمیں ڈریگن کومات دینا ہوگی۔“  
”کیا.....؟“ سیدر ک نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

”ڈریگن!“ ہیری نے جلدی سے کہا تا کہ کہیں پروفیسر فلنت وک یہ دیکھنے کیلئے کمرہ جماعت سے باہر نہ نکل آئیں کہ سیدر ک کہاں چلا گیا۔ ”کل چار ڈریگن ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کیلئے ایک ڈریگن ہے اور ہمیں اسے مات دینا ہوگی۔“  
سیدر ک نے اسے گھوڑ کر دیکھا۔ اتوار کی رات سے ہیری جس دہشت میں بتلا رہا تھا، وہی اب سیدر ک کی بھوری آنکھوں میں بھی چمکنے لگی تھی۔

”کیا تمہیں پورا یقین ہے؟“ سیدر ک نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

”سو فیصد!“ ہیری نے کہا۔ ”میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔“

”لیکن تمہیں یہ پتہ کیسے چلا؟..... ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہونا چاہئے تھی.....؟“

”اسے چھوڑو!“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سچائی بتادی تو ہمیگر ڈمشکل میں پڑ جائے گا۔ ”لیکن میں اکیلا ہی نہیں ہوں جسے یہ بات معلوم ہے، فلیور اور کیرم بھی اب تک یہ جان چکے ہوں گے..... کیونکہ میڈم میکسیم اور پروفیسر کا کروف نے بھی ڈریگن دیکھ لئے ہیں۔“

سیدر ک اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں سیاہی سے لمحڑے ہوئے چرمی کاغذ، قلم اور کتابیں تھیں۔ اس کا پھٹا بستہ اس کے کندھے پر جھول رہا تھا۔ اس نے ہیری کو شک بھری نظروں سے دیکھا اور اس کی آنکھوں حیرانگی و پریشانی کی چمک جھلنک لگی۔

”تم مجھے یہ کیوں بتا رہے ہو؟“ اس نے پوچھا۔

ہیری نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر سیدر ک خود ڈریگن دیکھ لیتا تو یہ سوال نہیں پوچھتا۔ ہیری کسی تیاری کے بغیر اپنے برے سے برے دشمن کو بھی ان ڈریگن کے نہیں جانے دیتا..... ہاں! جب تک کہ وہ ملفوائے یا سنبیپ نہ ہوں.....

”یہ بے ایمانی ہے، ہے نا؟“ اس نے سیدر ک سے کہا۔ ”اب ہم سب چمپیں جانتے ہیں۔ اب ہم سبھی برابری سطح پر آگئے ہیں، ہے نا؟“

سیدر ک اب بھی اسے شک آلو نظر وہ سے دیکھ رہا تھا۔ اسی وقت ہیری کو اپنے عقب میں ٹھک ٹھک کی جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا کہ پروفیسر میڈ آئی مودی نزدیکی کلاس روم سے باہر نکل رہے تھے۔

”میرے ساتھ چلو، پوٹر!“ وہ غرا کر بولے۔ ”سیدر ک! تم اپنی کلاس میں جاؤ۔“

ہیری نے خوفزدہ نظر وہ سے پروفیسر مودی کو دیکھا۔ کیا انہوں نے ان دونوں کی باتیں سن لی تھیں؟

”پروفیسر مودی! مجھے جڑی بوٹیوں کی کلاس میں جانا ہے.....“

”اس کی فکر چھوڑو، پوٹر..... میرے دفتر میں آؤ.....“

ہیری ان کے پیچھے پیچھے چلا دیا۔ وہ سوچتا جا رہا تھا کہ اب اس کے ساتھ جانے کیا ہونے والا ہے۔ کہیں پروفیسر مودی یہ تو نہیں جاننا چاہیں گے کہ اسے ڈریگن کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟ کہیں وہ ڈبل ڈور کے پاس جا کر ہمیگرڈ کے بارے میں تو نہیں بتا دیں گے یا پھر ہیری کو نیو لے میں تو نہیں بدلتیں گے؟ ہیری نے سوچا کہ اگر وہ نیولا بن جائے تو اسے ڈریگن کو مات دینے میں زیادہ آسانی ہو گی۔ تب وہ بہت چھوٹا ہو جائے گا اور پچاس فٹ کی اونچائی سے ڈریگن اسے دیکھنیں پائے گا۔.....

وہ پروفیسر مودی کے پیچھے پیچھے ان کے دفتر میں پہنچ گیا۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور ہیری کی طرف مڑے۔ ان کی جادوئی اور قدرتی دونوں آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

”تم نے ابھی ابھی بہت اچھا کام کیا ہے، پوٹر!“ پروفیسر مودی نے آہستگی سے کہا۔

ہیری کو سمجھ میں نہیں آپایا کہ وہ کیا جواب دے؟ کیونکہ اسے پروفیسر مودی سے اس طرح کے روئے کی بالکل امید نہیں تھی۔

”بیٹھ جاؤ.....“ پروفیسر مودی نے کہا۔

ہیری خاموشی سے بیٹھ گیا اور اپنے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ بچھلے دوسرا تنہ کے دور میں بھی اس دفتر میں آچکا تھا۔ پروفیسر لاک ہاٹ کے زمانے میں دفتر کی دیواروں پر ان کی مسکراتی اور آنکھ مارتی ہوئی تصویریں ہر طرف سنگی ہوئی دکھائی دیتی تھیں اور چیزوں کی سجاوٹ دیکھنے کے لائق ہوتی تھی۔ جب پروفیسر لوپن یہاں رہتے تھے تو یہاں پر کوئی نہ کوئی پراسرار عجیب جادوئی جاندار کھا رہتا تھا جس کے بارے میں وہ کلاس میں پڑھانا چاہتے تھے۔ ہر حال، اب اس دفتر میں بہت سی بے حد عجیب چیزیں بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے سوچا کہ پروفیسر مودی ان چیزوں کا استعمال اس وقت کرتے ہوں گے جب وہ ایرور ہے ہوں گے.....

ان کی میز پر ایک بڑا اور چٹا ہوا کانچ کا لٹور کھا رہا تھا۔ اسے ہیری اسے دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا تھا، وہ مجرلوٹ تھا۔ اس کے پاس بھی ایک مجرلوٹ حالانکہ وہ پروفیسر مودی کے مجرلوٹ کے مقابلے میں بہت چھوٹا تھا۔ ایک کونے میں ایک چھوٹی تپائی رکھی ہوئی تھی جس پر خمار سنہری ٹیلی فون کے ایریل جیسی ایک چیز رکھی ہوئی تھی۔ اس میں سے حصی حصی بھنسنا ہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری کے سامنے والی دیوار پر ایک آئینہ لٹکا ہوا تھا لیکن اس میں کمرے کا عکس دکھائی نہیں دے رہا تھا بلکہ اس کی جگہ اس آئینے میں سیاہ پر چھائیاں گھوم رہی تھیں جو واضح طور پر دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔

”تاریک جادو کو قابو کرنے والے میرے ہتھیار تھیں پسند آئے؟“ پروفیسر مودی نے کہا جو ہیری کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

”وہ کیا ہے؟“ ہیری نے خمار سنہری ایریل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

”خفیہ حسیاتی سراغرساں!“ وہ بولے۔ ”کسی کے جھوٹ بولتے ہی یہ کانپ اٹھتا ہے..... ظاہر ہے کہ یہاں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے..... ہر طرف طلباً جھوٹ بولتے رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا ہوم ورک کیوں نہیں کیا؟ جب سے میں یہاں آیا ہوں، یہ لگاتار کانپ رہا ہے۔ مجھے اپنے مخبر لٹوکواں لئے بند کرنا پڑا کیونکہ اس کی سیٹی ہمیشہ بھتی ہی رہتی تھی۔ یہ بہت ہی انتہائی حساس اور دورس ہے، یہ ایک میل سے بھی زیادہ فاصلے تک ہونے والی کسی بھی غلط چیز یا کام کو جھٹ سے پکڑ لیتا ہے۔“ انہوں نے غراتے ہوئے آگے کہا۔ ”ظاہر ہے کہ طلباء کے غلط کاموں کے علاوہ بھی یہ کی اہم چیزیں پکڑ سکتا ہے.....“

”اور وہ آئینہ کس لئے ہے؟“

”اوہ! یہ تو میرا دشمن پکڑ آئینہ ہے۔“ پروفیسر موڈی نے بتایا۔ ”اس میں میرے دشمن چاروں طرف منڈلاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جب تک کہ ان کی آنکھیں نہ دکھائی دے جائیں، تب تک مجھ پر کوئی مشکل نہیں آسکتی اور اُس وقت میں اپنا صندوق کھول لیتا ہوں.....“

انہوں نے ہلکی سی روکھی ہنسی ہنتے ہوئے کھڑکی کے نیچے رکھے ایک بڑے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ صندوق میں ایک قطار میں سات چاپیوں کے سوراخ دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ اس کے اندر جانے کیا ہوگا؟ لیکن پروفیسر موڈی کا اگلا سوال اسے خیالوں کی دنیا سے نکال کر حقیقت کی دنیا میں لے آیا تھا۔

”تو..... تم نے فیصلہ کر لیا کہ تم ڈریگن سے کیسے بنٹو گے؟“

ہیری جھجکا۔ اسے اسی بات کا اندیشہ تھا لیکن اس نے سیدر کو نہیں بتایا تھا اور حیرت انگیز طور پر پروفیسر موڈی کو بھی نہیں بتانے والا تھا کہ ہیگر ڈنے تو انہیں توڑے تھے۔

”ٹھیک ہے.....“ پروفیسر موڈی نے بیٹھتے ہوئے اور گھری سانس بھرتے ہوئے اپنے لکڑی کے پیر کو پھیلایا۔ ”دھوکا دینا جادو گری کے سفر لیقی ٹورنامنٹ کا لازمی جزو سمجھا جاتا ہے اور ایسا ہمیشہ سے ہوتا ہے۔“

”میں نے دھوکہ نہیں دیا.....“ ہیری جلدی سے بولا۔ ”یہ تو محض ایک اتفاق تھا کہ مجھے پتہ چل گیا۔“

”لڑکے! میں تمہیں قصور دار نہیں ٹھہر ا رہا ہوں۔“ پروفیسر موڈی مسکرا کر بولے۔ ”میں تو شروع سے ہی ڈبل ڈور کو کہہ رہا تھا کہ چاہے جتنے ہی پاک اصول پسند بن جائیں لیکن کارکروف اور میکسیم سے اس کی امید بالکل نہیں رکھی جاسکتی ہے، انہوں نے اپنے چمپیں کواب تک ہر بات بتا دی ہوگی جو وہ بتا سکنے کی اہلیت رکھتے ہوں گے۔ وہ جتنا چاہتے ہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ اچھا رہے گا کہ وہ ڈبل ڈور کو ہر انہاں چاہتے ہیں۔ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ڈبل ڈور بھی انسان ہی ہیں۔“

پروفیسر موڈی روکھی ہنسی ہنسنے لگے اور ان کی جادوئی آنکھ اتنی تیزی سے گھومنے لگی کہ ہیری کو اس کی طرف دیکھنے پر بھی دہشت کا احساس ہونے لگا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”تو..... کچھ سوچا کہ تم ڈریگن کومات کیسے دو گے؟“ پروفیسر مودی نے پوچھا۔

”نہیں.....“ ہیری نے دلوک انداز میں کہا۔

”دیکھو! میں تمہیں اس کا طریقہ نہیں بتاؤں گا۔“ پروفیسر مودی نے روکھے پن سے کہا۔ ”میں بے ایمانی نہیں کرتا۔ میں تمہیں

بس عامتی سمجھ بوجھ کا مشورہ دے سکتا ہوں اور یہی چیز یہ ہے کہ اپنی زبردست قوتوں کا لطف حاصل کرو۔“

”مگر میرے پاس کوئی ایسی قوت نہیں ہے جو ڈریگن کا مقابلہ کر سکے۔“ ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ وہ ایسی بات نہیں کہنا چاہتا تھا۔

”بیوقوفوں جیسی باتیں مت کرو!“ پروفیسر مودی غرا کر بولے۔ ”اگر میں کہتا ہوں کہ تمارے پاس قوت ہے، تو تمہارے پاس ضرور ہوگی۔ اس بارے میں اچھی طرح سوچو! تم بھلا کون سا کام آسانی اور مہارت کے ساتھ کر سکتے ہو؟“

ہیری نے سوچنے کی کوشش کی کہ ایسا کون سا کام تھا جو وہ نہایت عمدگی سے کر سکتا تھا؟ اس کا جواب بے حد آسان تھا.....

”کیوڈچ.....“ اس نے ڈینی آواز میں کہا۔ ”لیکن اس سے کیا مدد.....“

”بالکل صحیح.....“ پروفیسر مودی نے اسے سختی سے گھورتے ہوئے کہا اور ان کی جادوئی آنکھ نے گھومانہ کر دیا۔ وہ بالکل ساکت ہو گئی تھی۔ ”میں نے سنا ہے کہ تم بہت عمدہ اڑان بھرتے ہو۔“

”ہاں لیکن.....“ ہیری نے انہیں گھور کر دیکھا۔ ”مجھے بہاری ڈمنڈ اے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ میرے پاس تو صرف میری جادوئی چھپڑی رہے گی.....“

”میری دوسری عامتی صلاح یہ ہے۔“ پروفیسر مودی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے زور دے کر کہا۔ ”جس چیز کی تمہیں ضرورت ہے، اسے پانے کیلئے کسی آسان اور عمدہ جادوئی کلے کا استعمال کرو.....“

ہیری نے ہونقوں کی طرح ان کی طرف دیکھا، اسے کس چیز کی ضرورت تھی؟

”دیکھو اڑ کے!..... دونوں چیزوں کو جوڑ دو..... یہ کرنا کوئی خاص مشکل کام نہیں ہے۔“ پروفیسر مودی سرگوشی نما انداز میں غرائے۔

اگلے ہی لمحے ہیری کو سمجھ آ گیا تھا۔ وہ اڑنے میں مہارت یافتہ تھا، اسے ڈریگن کومات دینا تھی۔ اس کے لئے اسے اپنے فائر بولٹ کی ضرورت تھی اور اپنے فائر بولٹ کیلئے اسے ضرورت تھی ہر ماں تی کی..... دس منٹ بعد ہیری گرین ہاؤس نمبر تین میں بھاگتے ہوئے پہنچا۔ ہیری نے پروفیسر اپر اؤٹ سے فوراً معدہرت کی اور ان کے پاس سے نکلتے ہوئے ہر ماں تی کے پاس پہنچ کر بولا۔

”ہر ماں تی! مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔“

”تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، ہیری؟“ اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جس پھر پھر اتی جھاڑی

کوہ تراش رہے تھے اس کے اوپر اس کی آنکھیں پر بیٹھنی سے گول ہو گئیں۔

”ہر ماںی! مجھے کل دوپہر سے پہلے سحر آمیزی کا سبق ازبر کرنا ہے.....“



انہوں نے جم کر مشق کی، انہوں نے دوپہر کے کھانے کو بھی چھوڑ دیا تھا۔ وہ اس وقت بڑے ہال میں جانے کے بجائے ایک خالی کلاس روم میں چلے گئے۔ جہاں ہیری نے کئی چیزوں کو کمرے کی دوسری طرف سے اپنی طرف اٹانے کی جان توڑ کو شش کی۔ اسے اس کام میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔ کتابیں اور قلم ہوا میں اڑتے ہوئے کمرے میں نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد دھڑام سے پھر کے فرش پر گرجاتے تھے۔

”اپنی توجہ کو یکسو کرو..... اپنی توجہ کو یکسو کرو، ہیری!“

”تمہیں کیا لگتا ہے؟ میں کیا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟“ ہیری نے غصے سے کہا۔ ”لیکن نجانے کیوں میرے دماغ میں ایک گندی سی بڑی ڈریگن بار بار آ جاتی ہے..... ٹھیک ہے میں دوبارہ کوشش کرتا ہوں.....“

مشق کرنے کیلئے وہ اپنی علم جوش کی کلاس بھی چھوڑنا چاہتا تھا لیکن ہر ماںی نے صاف انکار کر دیا کہ وہ جادوئی علم الاعداد کا اہم پیریڈ کسی بھی صورت میں چھوڑ سکتی۔ ہر ماںی کے بغیر وہاں رکنا بے معنی تھا، اس لئے ہیری کو مجبوراً ایک گھنٹے سے زیادہ وقت پر ویسرا ٹراؤلنی کو برداشت کرنا پڑا جو آدھے گھنٹے تک کلاس کو یہ بتاتی رہیں کہ اس وقت برج سرطان میں مرخ کی تسلیں سے ایسی صورت حال پیدا ہوئی ہے کہ جولائی کی ایسی گھنٹی میں پیدا ہونے والے لوگوں کو دردناک اور اچانک موت کا صدمہ جھینلنے کا بہت زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے۔

”اچھا! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔“ ہیری نے زور سے کہا کیونکہ اسے بہت زیادہ غصہ آ گیا تھا۔ ”بشرطیکہ میں گھست گھست کرنے مروں..... میں زیادہ دیریکہ اذیت نہیں اٹھانا نہیں چاہتا۔“

ایک پل کیلئے رون نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ ایسا لگا جیسے وہ ہنسنے والا ہو۔ اس نے کئی دنوں بعد ہیری سے نظریں ملائی تھیں لیکن ہیری اب رون سے اتنا چڑنے لگا تھا کہ اس بات کی پرواہ نہیں تھی۔ کلاس کے باقی وقت میں ہیری اپنی امیز کے نیچے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو چھڑی کی مدد سے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا رہا۔ ایک مکھی سیدھے اس کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گئی تھی حالانکہ ہیری کو پوری طرح بھروسہ نہیں تھا کہ یہ جادوئی پرواز کا نتیجہ تھا یا پھر..... وہ مکھی حمق تھی۔

علم جوش کی کلاس کے بعد اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی تھوڑا سا کھانا کھایا اور پھر ہر ماںی کے ساتھ خالی کلاس روم میں چلا گیا۔ اساتذہ کی نظریوں سے بچنے کیلئے اس نے غلبی چوغہ پہن لیا۔ وہ نصف شب تک سحر آمیزی کی مشق کرتے رہے۔ وہ وہاں مزید وقت گزار پاتے مگر وہاں پیوس نامی بھوت آ گیا تھا۔ اسے یہ محسوس ہوا کہ ہیری یہ چاہتا ہے کہ اس کی طرف چیزیں چھینکی جائیں اس لئے وہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

289

ہیری کی طرف کر سیاں چینکنے لگا۔ ہیری اور ہر ماں نی جلدی سے کمرے میں باہر نکل گئے۔ وہ جانتے تھے کہ آواز سن کر قیچ کسی بھی لمحے وہاں آ سکتا تھا۔ وہ گری فنڈر کے ہاں میں آ گئے جواب بالکل خالی ہو چکا تھا۔

رات کو دو بجے ہیری آشداں کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اس کے آس پاس بہت ساری چیزوں کا انبار لگا ہوا تھا۔ جس میں کتابیں، قلمیں، کئی الٹی کرسیاں اور نیول کامینڈر کٹریور شامل تھے۔ صرف آخری نصف گھنٹے میں، ہی ہیری اشیاء کی جادوئی پرواز میں کامیاب ہو پایا تھا۔

”یہ سب سے بہتر ہے، ہیری!..... پہلے سے زیادہ بہتر ہے۔“ ہر ماں نے تھکے مگر مسرت آمیز لمحے میں کہا۔

”ہاں اب پتہ چل گیا کہ اگلی بار جب مجھے کسی کا میں مہارت حاصل کرنا ہو گی تو کیا کرنا ہے؟“ ہیری نے علم المل کی ڈکشنری ہر ماں کی طرف چینکتے ہوئے کہا تا کہ وہ دوبارہ کوشش کر سکے۔ ”مجھے ڈریگن سے خوفزدہ ہونا چاہئے..... ٹھیک ہے نا!“ اس نے ایک بار پھر اپنی چھڑی اٹھائی۔..... ”ایکو شیم ڈکشنری.....“

بھاری بھر کم ڈکشنری ہر ماں کے ہاتھ سے نکل کر ہیری کی طرف اڑی اور ہیری نے اسے آسانی سے پکڑ لیا۔

”ہیری! مجھے لگتا ہے کہ اب تم صحیح اس کے ماہربن چکے ہو۔“ ہر ماں نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”لبس یہ کل ساتھ دے جائے.....!“ ہیری فکر مندی سے بولا۔ ”فار بولٹ ان چیزوں کی بہ نسبت بہت دور رہے گا..... وہ سکول کے اندر ہو گا جبکہ میں باہر میدان میں رہوں گا.....“

”اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔“ ہر ماں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم اس پر واقعی توجہ مرکوز کرنے میں کامیاب رہو گے تو وہ ضرور آجائے گی۔ ہیری! اچھا رہے گا کہ اب ہمیں تھوڑی دریسو لینا چاہئے..... تمہیں نیند کی ضرورت ہے۔“

☆☆☆☆

سحر آمیزی والے جادوئی کلمے کو سیکھنے کیلئے ہیری گذشتہ شام اتنا زیادہ محنت کر رہا تھا کہ اس کا خوف کافی حد تک مت گیا تھا۔ لیکن اگلی صحیح بیدار ہوتے ہی وہ پوری شدت کے ساتھ واپس لوٹ آیا تھا۔ سکول کا ماحول کافی جوشیلا اور تجسس بھرا تھا۔ کلاس میں دو پھر سے پہلے ہی ختم ہونے والی تھیں تا کہ سبھی طبلاء ڈریگن کا مقابلہ دیکھنے کیلئے باڑے تک پہنچ سکیں حالانکہ وہ یہ بات نہیں جانتے تھے کہ میدان میں پہنچنے کے بعد انہیں ڈریگن دکھائی دینے والے تھے۔

ہیری خود اپنے گرد و نواح کے تمام لوگوں سے بالکل الگ تھلک محسوس کر رہا تھا۔ بھلے ہی اس کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ اس کی حوصلہ افزائی کیلئے گڈلک کہہ رہے ہوں یا پھر سرگوشیوں میں یہ کہہ رہے ہوں: ”تم تمہارے لئے رومال تیار رکھیں گے، پوٹر! وہ اتنا زیادہ گھبرا یا ہوا تھا کہ اس نے سوچا کہیں ڈریگن کو سامنے دیکھتے ہی وہ اپنے ہوش حواس نہ کھو بیٹھے اور بوکھلا کر اپنے ارڈر گرد موجود دیکھنے والے لوگوں پر جادوئی وار کرنے لگے۔

وقت بڑے عجیب طریقے سے گزرنے لگا۔ یہ لمبے لمبے ڈگ بھر رہا تھا۔ اسے لگا ایک پل وہ اپنی پہلی کلاس جادو کی تاریخ ایک مطالعہ، میں بیٹھا ہوا تھا اور دوسرا سے پل وہ دوپھر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی میز پر پہنچ گیا تھا۔ (صح کہاں چلی گئی تھی؟ ڈریگن آخری گھنٹے میں کہاں چلے گئے تھے؟) اور پھر پروفسر میک گوناگل بڑے ہال میں جلدی سے اس کی طرف آئیں۔ بہت سے طلباء کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔

”پوٹر! چمپین کو میدان میں پہنچنا ہے۔۔۔ تمہیں پہلے ہدف کیلئے تیاری کرنا ہے۔۔۔“

”ٹھیک ہے۔۔۔“ ہیری نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا نٹا چھپن کی آواز نکالتا ہوا پلیٹ میں گر گیا تھا۔

”گُلڈ ک ہیری!“ ہر ماہی نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔“

”ہاں!“ ہیری نے ایک ایسی آواز میں کہا جو اس کی نہیں لگ رہی تھی۔

وہ پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ بڑے ہال سے باہر نکلا۔ یہاں تک کہ وہ بھی آج کافی الگ دکھائی دے رہی تھیں۔ دراصل وہ بھی ہر ماہی جتنی ہی پریشان دکھائی دے رہی تھیں۔ اب وہ اس کے ساتھ پھر کی سیڑھیوں پر نیچے اتریں اور نومبر کی سردوپھر میں باہر نکلیں تو انہوں نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

”خوفزدہ مت ہونا۔ بس اپنے دماغ کو قابو میں رکھنا.....“ وہ بولیں۔ ”اگر حالات بگڑے تو انہیں سنبھالنے کیلئے جادوگر پاس ہی رہیں گے۔۔۔ خاص بات یہ ہے کہ تم اپنی بھرپور کوشش کرنا۔ اگر تم ہار بھی گئے تب بھی کوئی تمہارے بارے میں بری رائے نہیں رکھے گا۔۔۔ تم ٹھیک ہونا؟“

”ہاں!“ ہیری نے خود کو کہتے ہوئے محسوس کیا۔ ”ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں۔“

وہ اسے جنگل کے کنارے پر گھوم کر ڈریگن کے احاطے کی طرف لے جا رہی تھیں لیکن جب وہ درختوں کے جھرمٹ کے پاس پہنچیں۔۔۔ جہاں سے احاطہ نظر آتا تھا تو ہیری نے دیکھا کہ ڈریگن کے احاطے کو چھپانے کیلئے ایک بڑا شامیانہ لگادیا گیا تھا تاکہ چمپین کو ڈریگن نظر نہ آئیں۔

”تمہیں باقی چمپین کے ہمراہ اس شامیانے میں جانا ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے تھوڑی کا نپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”اپنی باری کا انتظار کرنا پوٹر! مسٹر بیگ میں اندر ہی ہیں۔۔۔ وہ تمہیں بتائیں گے کہ کب کیا کرنا ہے؟۔۔۔ گُلڈ ک!“

”شکریہ پروفیسر!“ ہیری نے کہا۔ اسے اپنی ہی آواز اجنبی لگ رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل اسے شامیانے کے دروازے کے قریب چھوڑ کر واپس لوٹ گئیں۔ ہیری شامیانے کے اندر داخل ہو گیا۔

فلیور ڈیلا کور ایک کونے میں لکڑی کی تپائی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ آج وہ ہمیشہ کی طرح پر سکون دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کا چہرہ تھوڑا زرد اور پسینے سے شرابور دکھائی دے رہا تھا۔ وکٹر کیرم معمول سے زیادہ بد مزاج دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو لگا کہ ایسا شاید

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

291

گھبراہٹ کے باعث ہوگا۔ سیدرک ڈیگوری ادھراً دھڑکن کروقت گزار رہا تھا۔ ہیری کے اندر آتے ہی سیدرک دھیرے سے مسکرا یا۔ ہیری بھی مسکرا یا لیکن اسے احساس ہوا کہ اس کے چہرے کے چہرے عضلات سخت ہو گئے تھے، جیسے وہ یہ بھول گیا ہو کہ مسکرا یا کیسے جاتا ہے؟

”ہیری.....بہت اچھے!“ مسٹر بیگ مین نے اسے دیکھ کر خوشی سے کہا۔ ”اندر آ جاؤ.....اندر آ جاؤ.....تحوڑی دری آ رام کرلو.....“ زرد چہروں والے چمپین کے درمیان کھڑے ہوئے بیگ مین کسی حد تک کارٹون جیسے لگ رہے تھے۔ انہوں نے آج پھر بھڑکیلا طوطیائی چوغہ پہن رکھا تھا۔

”اچھا تو پھر..... تمام چمپین یہاں آچکے ہیں۔“ انہوں نے جو شیلے انداز میں کہا۔ ”آپ لوگوں کو کچھ بتائیں بتانا ہیں، جب دیکھنے والے شاکین اپنی نشتوں پر بیٹھ جائیں گے تو میں آپ کے سامنے یہ تھیلا کھلوں گا۔“ انہوں نے بنینگنی رنگ کا ایک چھوٹا سا ریشمی تھیلا اٹھا کر دکھایا۔ اس میں سے آپ نے اس چیز کا نہما ماذل چننا ہوگا جس کا آپ کو سامنا کرنا ہے۔ وہ سب الگ الگ اقسام کے ہیں۔ میں آپ کو کچھ اور بھی بتاتا ہوں.....اوہ ہاں!.....آپ کا پہلا ہدف یہ ہے کہ آپ نے مقررہ جگہ سے ایک انڈے کو اٹھا کر لانا ہے۔“

ہیری نے باقی چمپین کی طرف دیکھا۔ سیدرک نے یہ دکھانے کیلئے سر ہلایا کہ وہ بیگ مین کے الفاظ کا مطلب سمجھ گیا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک بار پھر شامیانے میں ادھراً دھڑکنے لگا۔ اس کا چہرہ تھوڑا اسبر دکھائی دے رہا تھا۔ فلیور ڈیلا کور اور وکٹر کیرم نے کسی قسم کی پریشانی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ شاید انہیں یہ لگ رہا ہوگا کہ اگر انہوں نے اپنا منہ کھولا تو انہیں قہوجہے گی۔ غیر معمولی طور پر ہیری کو تو ایسا ہی لگا تھا لیکن وہ لوگ تو اس خطرناک امتحان میں اپنی مرضی سے شامل ہوئے تھے۔

تحوڑی دری بعد انہیں شاکین کے وہاں پہنچنے کی آوازیں سنائی دیتا شروع ہو گئیں۔ سینکڑوں افراد جو شیلے انداز میں بتائیں کرتے اور ہنسی مذاق کرتے ہوئے شامیانے کے قریب سے گزرتے ہوئے محسوس ہوئے۔ ہیری شاکین کی بھیڑ سے خود کو اس طرح الگ محسوس کرنے لگا جیسے وہ کسی الگ سیارے کی مخلوق ہو۔ پھر ہیری کو لگا کہ ایک سینڈ بعد ہی..... بیگ مین ریشمی بنینگنی رنگ کے تھیلے کو کھولتے ہوئے دکھائی دیئے۔

”پہلے خاتون.....“ انہوں نے فلیور ڈیلا کور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

فلیور نے تھیلے کے قریب پہنچ کر کاپنے ہوئے ہاتھ کو اس میں ڈالا اور ڈریگن کا چھوٹا ماذل اس میں سے باہر نکالا۔ ویس گرین..... اس کی گردن میں لٹکتے ہوئے کارڈ پر دکا ہند سہ چمک رہا تھا۔ فلیور کے چہرے پر حیرانی کا نہیں بلکہ اطمینان کا تاثر جھلک رہا تھا جس سے ہیری سمجھ گیا کہ اس کا اندازہ صحیح تھا۔ مدیم میکسیم نے فلیور کو ڈریگن سے باخبر کر دیا تھا کہ پہلا ہدف کیا ہو سکتا ہے؟ یہی کیرم کے بارے میں بھی سچ تھا۔ اس نے سرخ چینی فائر بال کے ماذل کو باہر نکالا۔ اس کی گردن میں لٹکتے ہوئے کارڈ پر تین

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

292

کا ہندسہ نمایاں تھا۔ اس نے پلکیں تک نہیں جھپکائیں۔ بس لگا تارز میں گھوڑتارہ۔ پھر سیدر ک ڈیگوری نے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور نیلے بھورے سو یڈش شارت سناؤٹ کے ماڈل کو باہر نکالا، جس کی گردن میں لٹکتے ہوئے کارڈ پر ایک کا ہندسہ موجود تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اب کیا باقی بچا ہے؟ اس نے اپنا ہاتھ ریشمی تھیلے میں ڈالا اور خطرناک سینگوں والے ہارن ٹیل کے ماڈل کو باہر نکالا، جس کی گردن میں موجود کارڈ پر چار کا ہندسہ چمک رہا تھا۔ جب اس نے ڈریگن کی طرف دیکھا تو ڈریگن نے اپنے پنکھ پھیلائے اور اپنے چھوٹے چھوٹے دانت دکھانے لگا۔

”تو ٹھیک ہے۔“ بیگ میں بولے۔ ”آپ سب کو ڈریگن کا جو ماڈل ملا ہے، آپ کو اسی کا سامنا کرنا ہوگا۔ ان پر باریوں کی ترتیب کے ہندسے لکھے ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں کو اسی ترتیب سے باہر نکل کر ڈریگن کا سامنا کرنا ہوگا۔ ٹھیک ہے؟ میں ایک پل بعد آپ لوگوں کو اکیلا چھوڑ کر چلا جاؤں گا کیونکہ مجھے کمنٹری کے فرائض بھی انجام دینا ہیں۔ مسٹر ڈیگوری! آپ کو سب سے پہلے جانا ہے..... بس سیٹی بنجے کی آواز سنتے ہی آپ باری باری شامیانے سے باہر نکل کر احاطے میں آجائیں گے..... ٹھیک ہے؟..... اوہ ہیری!..... ایک منٹ سفرو؟..... ذرا باہر آؤ گے.....“

”ار..... ہاں!“ ہیری نے کھوکھلی آواز میں کہا اور بیگ میں کے ساتھ شامیانے سے باہر چلا گیا۔ بیگ میں اسے درختوں کے جنڈ کے قریب کچھ فاصلے پر لے گئے اور پھر اپنے چہرے پر چھائی ہوئی فکرمندی کو سینٹنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

”ہیری سب کچھ ٹھیک ہے نا، کیا میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں؟“

”ار.....“ ہیری ٹپٹا کر بولا۔ ”نہیں..... مجھے کوئی مدد نہیں چاہئے۔“

”تمہارے دماغ میں کچھ چل رہا ہے کیا؟“ بیگ میں نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے کہا جیسے وہ کوئی سازش کر رہے ہوں۔

”اگر تم چاہو..... تو میں تمہیں کچھ ٹوٹکے سکتا ہوں۔“ انہوں نے اپنی آواز مزید دھیمی کر لی۔ ”تم سب سے چھوٹے چپیں ہو ہیری!..... اگر تمہیں کسی طرح کی مدد کی ضرورت ہو تو اشارہ کر دو.....“

”نہیں،“ ہیری نے جھٹ سے کہہ تو دیا تھا لیکن پھر اسے لگا کہ بیگ میں کو اتنے روکھے انداز میں جواب دینا بارگ سکتا ہے، اسی لئے نے جلدی سے آگے کہا۔ ”نہیں! میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے..... آپ کا بہت شکریہ!“

”کسی کو بھی پتہ نہیں چلے گا، ہیری!“ بیگ میں نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

”معاف کیجئے..... مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔“ ہیری نے کہا اور یہ سوچنے لگا کہ اسے لوگوں سے یہی بات کیوں کہنا پڑ رہی ہے حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ بہت گھبرا یا ہوا تھا۔ ”میں نے ایک لائن عمل ترتیب دے دیا کہ میں.....“

اسی وقت دور سیٹی بنجے کی آواز سنائی دی۔

”اوہ خدا یا!..... مجھے بھا گنا پڑے گا۔“ بیگ میں گھبراہٹ سے بولے اور پھر نہایت سرعت سے چلے گئے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

293

ہیری واپس شامیانے میں لوٹ آیا۔ اس نے دیکھا کہ سیدر ک شامیانے میں سے باہر نکل رہا تھا۔ اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ زرد کھائی دے رہا تھا جب وہ اس کے قریب پہنچا تو ہیری نے اسے گڈک، کہا لیکن اس کے منہ سے الفاظ کے بجائے صرف ایک ہنکار کی سی آواز نکلی تھی۔

ہیری شامیانے میں فلیور اور کیرم کے پاس چلا آیا۔ کچھ سینکڑ بعد انہیں شاکین کا شور سنائی دیا جس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ سیدر ک احاطے میں پہنچ چکا ہے اور ڈریگن کے سامنے پہنچ چکا ہے.....

شامیانے میں بیٹھ کر شاکین کا شور سننا بہت ہی ڈراونا تھا۔ یہ تو ہیری کے خواب و خیال سے زیادہ برا تھا۔ جب سیدر ک سویڈش کی شارت سیناٹ کو مات دینے کی کوشش کر رہا تھا تو شاکین چیخ رہے تھے..... چلا رہے تھے..... اور آئیں بھر رہے تھے۔ کیرم اب بھی زمین کو گھوڑے جا رہا تھا۔ فلیور اب سیدر کی طرح شامیانے میں ادھر ادھر بے چینی سے ٹھہلنے لگی تھی۔ ادھر بیگ میں کی کمنٹری کی وجہ سے ہیری کا ڈر مزید بڑھتا جا رہا تھا..... اس سے ہیری کے دماغ میں خوفناک مناظر گھوم رہے تھے۔ جب اس نے سنا۔ ”اووووو..... بال بال بچا، بہت ہی قریبی جملہ تھا۔ ..... وہ لکنا بڑا مشکل قدم اٹھانے جا رہا ہے۔ ..... چالاکی کا مظاہرہ..... افسوس یہ کام نہیں آپایا۔“

اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ہیری کو کان پھاڑ شور شرابہ سنائی دیا، جس کا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا تھا کہ سیدر ک نے ڈریگن کو مات دے کر اس کا سنہرالانڈا اٹھا لیا ہے۔

”بہت ہی عمدہ مظاہرہ!“ بیگ میں نے چلا کر کہا۔ ”اور اب نج حضرات اس کیلئے سکور دکھائیں گے۔“ بیگ میں نے سیدر ک کے سکور نمبر نہیں بتائے تھے۔ ہیری کو لگا کہ نج حضرات تختیوں پر نمبر لکھ کر دکھار ہے ہوں گے۔

”ایک ہو گیا ہے اور اب تین باقی بچے ہیں.....“ بیگ میں کی چلاتی ہوئی آواز سنائی دی جب سیٹی دوبارہ بجی۔ ”مس فلیور آپ کی باری ہے.....“

فلیور سر سے پیر تک کانپ رہی تھی۔ جب وہ اپنی سرتان کر اور ہاتھ میں چھڑی پکڑ کر شامیانے سے باہر نکلی تو ہیری کے دماغ میں خوف کا غلبہ سیلا ب کی مانند بہنے لگا۔ اب شامیانے میں ہیری اور کیرم ہی باقی رہ گئے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے فاصلے پر الگ تھلگ کھڑے تھے اور ایک دوسرے سے نظریں چدار ہے تھے۔

وہی کمنٹری ایک بار پھر شروع ہو گئی..... اوہ مجھے تو یقین ہی ہو رہا ہے..... یہ کام کافی سمجھ داری کا ہے۔ انہوں نے بیگ میں کی خوشی بھری آواز سنی۔ ”اوہ!..... خطرہ! سچھو کرنکلا ہے..... اب ہوشیار ہنا پڑے گا..... اوہ خدا یا! میں نے سوچا تھا کہ اس سے کام بن جائے گا۔“

دس منٹ بعد ہیری کو ایک بار پھر شاکین کی تالیوں اور زور دار شور سنائی دیا۔ فلیور بھی کامیاب ہو گی۔ کچھ دریر ک خاموشی

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

294

چھائی رہی۔ ہیری نے سوچا، شاید نجح حضرات، فلیور کے سکوننبر دکھار ہے ہوں گے۔ پھر تیز تالیاں نجح اٹھیں..... اور پھر تیسرا بار سیٹی کی آواز سنائی دی۔

”اب آر ہے ہیں مسٹر کیرم!“ بیگ میں خوشی سے چلائے اور کیرم لگنگڑا تا ہوا شامیانے سے باہر نکل گیا۔ اب ہیری وہاں اکیلا رہ گیا تھا۔

اب اس کا دھیان اپنے بدن پر جا ٹھہرا جو عام حالات میں کبھی نہیں جاتا تھا۔ اسے لگا کہ اس کا دل اب زیادہ تیز دھڑک رہا تھا اور اس کی انگلیاں ڈر کے مارے سن پڑ چکی تھی..... لیکن وہ اپنے پیر سے دھیان ہٹا کر شامیانے کی دیواروں کو دیکھنے لگا اور شاکین کا شور سننے لگا، وہ بہت خوف اور اندریشوں کے نقچے گھر اہوا تھا۔

تالیوں نے سرد ہوا کونا زک شیشے کی مانند توڑا۔ کیرم نے اپنا ہدف پورا کر لیا تھا..... اب کسی بھی پل ہیری کی باری تھی۔ ہیری اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے پاؤں کیکپا رہے تھے۔ وہ انتظار کرنے لگا۔ اور پھر اسے سیٹی بنخے کی آواز سنائی دی۔ وہ شامیانے سے دھیمے قدموں چلتا ہوا باہر نکلا۔ وہ احاطے کی لگی ہوئی بارٹھ کے قریب جا رہا تھا تو اس کے ذہن میں دہشت کے سوا اور کچھ بھی باقی نہیں بچا تھا.....

اس نے اپنے سامنے کی ہر چیز کو اس طرح دیکھا جیسے وہ کوئی بہت ہی انوکھا خواب دیکھ رہا ہو۔ سینکڑوں چہرے اشتیاق بھرے جذبات اور جوشی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ اس وقت وہیں موجود تھا جہاں کھڑے ہو کر اس نے رات کو ڈریگن کو دیکھا تھا۔ وہاں پر جادو سے ایک بڑا سٹیڈیم بنادیا گیا تھا، جس میں شاکین بیٹھے یہ خطرناک مناظر دیکھ رہے تھے۔ احاطے کے دوسرے کنارے پر ہارن ٹیل موجود تھی۔ وہ اپنے انڈوں پر جھکی ہوئی تھی۔ اس کے لمبے چوڑے پرصف کھلے ہوئے تھے اور اس کی شیطانی زرد آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اپنی سینگوں والی دُم کو ہرا کر پچھر رہی تھی جس کی وجہ سے سخت زمین پر ایک گز لبے نشان بن رہے تھے۔ شاکین کا ہجوم اب بہت زیادہ شور مچا رہا تھا۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ شاکین کا شور اس کی حوصلہ افزائی کیلئے تھا یا پھر اس کا تمسخر اڑایا جا رہا تھا۔ دراصل اسے اس کی پرواہ ہی نہیں تھی۔ اب وہ کام کرنے کا وقت آگیا تھا جو اسے انجام دینا تھا..... اب اسے اپنے فائر بولٹ پر مکمل ارتکاز یکسو کرنا تھا۔ صرف وہی اسے نجات دلا سکتا تھا.....

اس نے اپنی چھڑی اٹھائی اور زور سے جادوئی کلمہ پڑھا۔ ”ایکوشیم فائر بولٹ.....“

اس نے انتظار کیا۔ اس کا پورا پورا امید اور انتظار کر رہا تھا..... اگر یہ ترکیب کامیاب نہ ہوئی..... اگر فائر بولٹ نہیں پہنچ پایا..... تو کیا ہوگا؟ وہ ہر چیز کو جیسے دھنڈ میں دیکھ رہا تھا۔ اسے احاطہ اور اپنے چاروں طرف کی تمام چیزیں دھنڈ میں تیرتی ہوئی لگ رہی تھیں۔ اور پھر اسے فائر بولٹ کی سرسر اہٹ سنائی دی۔ وہ اس کے پیچپے کی طرف تیز رفتاری سے اڑتا ہوا آرہا تھا۔ اس نے مڑ کر اسے دیکھا، اس کا فائر بولٹ بہاری ڈنڈا تاریک جگل کے کنارے سے اڑتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ احاطے میں پہنچ گیا

اور اس کے پاس آ کر ہوا میں تیرتا ہوا ٹھہر گیا تا کہ وہ اس پر سوار ہو جائے۔ ہجوم اب اور بھی زیادہ قوت سے چیختے چلانے لگا۔ بیگ میں چلا کر کچھ بول رہے تھے..... لیکن ہیری کے کان صحیح طرح سے کام نہیں کر رہے تھے..... اب کچھ بھی سننا اس کیلئے اہم نہیں تھا..... اس نے اپنا پیر فائز بولٹ پر ڈالا اور زمین پر پاؤں مارتے ہوئے ہوا میں اٹھ گیا۔ ایک پل بعد ایک مجوزہ ہو گیا.....

اب ہوا کے دوش پر اوپر اڑ رہا تھا، ہوا اس کے بالوں کو چیرتی ہوئی نکل رہی تھی۔ شاکین کے چہرے سوئوں سے بنے چھوٹے چھوٹے سوراخوں کی طرف دکھائی دینے لگے اور ہارن ٹیل کسی کے جتنی چھوٹی دکھائی دینے لگی۔ اوپر پہنچنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ نہ صرف زمین کو اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہے بلکہ ذہن پر قبضہ کئے ہوئے سارے ڈرخوف اور اندیشہ بھی پیچھے چھٹ گئے تھے..... وہ اپنے جانے پہچانے ماحول میں تھا.....

یہ ایک اور کیوڈچ میچ تھا..... محض ایک کیوڈچ میچ..... اور ہارن ٹیل ایک مخالف ٹیم تھی۔ اس نے نیچے موجود انڈوں کی طرف دیکھا سے ایک سنہری انڈا دکھائی دیا جو سرمی رنگ کے دوسرا انڈوں کے نیچے میں پڑا چمک رہا تھا۔ یہ سبھی انڈے ڈریگن کے اگلے پیروں کے درمیان میں رکھے ہوئے تھے۔ ہیری نے خود سے کہا۔ ”ٹھیک ہے، دھیان بھٹکانے کا حرہ آزمانا ہوگا..... چلو!“ اس نے غوطہ لگایا۔ ہارن ٹیل کا سراس کی سمت میں گھوم گیا۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ کیا کرنے والی ہے۔ اس لئے وہ پوری قوت کے ساتھ مڑ گیا۔ ڈریگن نے آگ کا لمبا شعلہ ٹھیک اسی جگہ پر اگل دیا جہاں ہیری مڑنے سے پہلے موجود تھا..... لیکن ہیری کو پرواہ نہیں تھی..... یہ تو کیوڈچ میں بالجر جیسا تھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا.....

”بہت عمدہ! وہ تو کمال کا اڑ رہا ہے۔“ بیگ میں چلا کر بولے جب شاکین آنکھیں پھاڑ کر اس سنگین دفاع کو دیکھ کر چیختے لگے تھے۔ ”مسٹر کیرم! کیا آپ دیکھ رہے ہیں؟“

ہیری اور اوپنچائی پر جا کر ایک دائیے میں اڑنے لگا۔ ہارن ٹیل اب بھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کا سراس کی لمبی گردان پر گھوم رہا تھا۔ ہیری نے سوچا، اگر ہارن ٹیل کا سراسی طرح دائیے میں گھومتا رہے گا تو وہ یقیناً چکرا جائے گی..... لیکن ہارن ٹیل کو زیادہ ستانٹھیک نہیں ہوگا، ورنہ وہ پھر آگ برسانے لگے گی۔

جیسے ہی ہارن ٹیل نے اپنے پنکھ کھولا، ہیری نیچے آ گیا لیکن اس بار اس کی قسمت اتنی اچھی نہیں تھی..... وہ آگ کے شعلے سے تو نیچے گیا تھا لیکن ہارن ٹیل کی زدم کی زد میں آ گیا جو اوپر اٹھ گئی اور جب ہیری با میں طرف مڑا تو سینگ دارنو کیلی دم اس کے کندھے کو چھو کر نکل گئی جس سے اس کا چوغہ پھٹ گیا..... اسے درد کی شدت کا احساس ہوا اور شاکین کی چینیں اور آہیں نکل گئیں۔ لیکن زخم گہر انہیں لگ رہا تھا..... اب وہ ہارن ٹیل کے پیچھے کی طرف اڑنے لگا اور اچانک اسے ایک حل دکھائی دیا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ ہارن ٹیل اڑنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ اپنے انڈوں کی حفاظت کیلئے کافی فکر مند تھی حالانکہ وہ کسماں رہی تھی اور ہل جل رہی تھی۔ اپنے پنکھ پھٹ پھٹا کر وہ غصے کا اظہار کر رہی تھی۔ اس کی ڈراؤنی زرد آنکھیں بدستور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

296

انڈوں سے زیادہ دور جانے سے کترار ہی تھی..... مگر ہیری کو اسے ایسا کرنے کیلئے مجبور کرنا ہی تھا، ورنہ وہ بھی بھی انڈوں کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چالاکی اور ہوشیاری کا تقاضا یہ بھی تھا کہ وہ یہ کام پوری سمجھداری کے ساتھ احتیاط اور رست رفتاری سے انجام دے۔

وہ اُڑنے لگا..... پہلے ادھر پھر ادھر..... بالکل ویسے ہی جیسے سنہری گیند کی تلاش میں کیوڈج میدان کے اوپر گھومتا رہتا تھا۔ وہ ہارن ٹیل کے زیادہ قریب نہیں آ رہا تھا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں ہارن ٹیل پھر سے آگ نہ اُگل دے۔ لیکن پھر بھی وہ اتنا خطرہ ضرور مول لے رہا تھا تاکہ ہارن ٹیل کی آنکھیں ہیری پر جھی رہیں۔ ہارن ٹیل کا سر ادھر سے ادھر ڈگنا گتار رہا۔ وہ اسے اپنے اوپر پتلياں چڑھا چڑھا کر دیکھتی رہی۔ اب اس کے دانت صاف دکھائی دینے لگے۔

ہیری اور اونچائی پہنچ کر اُڑنے لگا۔ ہارن ٹیل کا سر بھی مزید اوپر اٹھ گیا۔ اس کی گردان اب پوری طرح تن چکی تھی۔ وہ اب بھی اپنا سر اسی طرح ہلا رہی تھی جیسے کوئی سانپ سپیرے کی بین کے سامنے جھوم رہا ہو.....

ہیری کچھ فٹ اور اوپر ہوا۔ ہارن ٹیل پر بیشان ہو کر گرجی۔ ہیری اس کے لئے ایک مکھی کی طرح تھا جس کا وہ کچور بنانا چاہتی تھی۔ اس کی دُم ایک بار پھر ہوا میں لہرائی لیکن اب ہیری اتنی زیادہ اونچائی پر تھا کہ سینگوں والی دُم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی..... اس نے ہوا میں آگ اُگل دی لیکن ہیری اس سے بآسانی نجیگیا۔ ہارن ٹیل کا جبڑا چوڑا ہو گیا.....

”آ جاؤ..... آ جاؤ!“ ہیری بڑھایا اور اسے لپچانے کیلئے اس کے بالکل اوپر دائرے میں اُڑنے لگا۔ ”آ جاؤ..... شاباش..... آ جاؤ..... مجھے بکڑو..... آ جاؤ..... آ جاؤ.....“

ڈریگن نے کئی قدم پیچھے ہٹ کر اپنے سیاہ دیوہیکل پنکھ پوری طرح کھول کر پھر پھڑائے جو کسی چھوٹے ہوائی جہاز جتنے چوڑے تھے..... اور پھر ہیری نے غوطہ کھایا۔ اس سے پہلے کہ ڈریگن پوری طرح سمجھ پاتی کہ ہیری نے کیا کیا ہے یا وہ کہاں غائب ہو گیا ہے؟ ہیری سرعت رفتاری سے زمین کی طرف آیا اور وہ ان انڈوں کی طرف بڑھ رہا تھا جن کی حفاظت اب ہارن ٹیل نہیں کر رہی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ فائر بولٹ کے دست سے ہٹا لئے اور اگلے ہی پل سنہری انڈے کو دبوچ لیا.....

پھر وہ وقت گنوائے بغیر پوری رفتار کے ساتھ ہوا میں اوپر اٹھا۔ وہ ایک بار پھر اور اُڑنے لگا۔ اب وہ ڈریگن سے ہٹ کر شاًائقین کے اوپر منڈلا رہا تھا۔ بھاری سنہری انڈہ صحیح سلامت اس کے بازوں میں محفوظ دبا ہوا تھا۔ تبھی اسے ایسا لگا جیسے کسی نے شاًائقین کے شور مچانے والا بُٹن دبادیا ہو۔ چیخوں، زور دار نعروں اور تالیوں کا سیلا ب اس کے کانوں میں گستاخلا گیا۔ اس کی سماut میں پہلی بار شور غل کا احساس پوری طرح بیدار ہوا۔ وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہے تھے اور زور زور سے تالیاں بجارتے تھے۔ وہ بالکل کیوڈج ورلڈ کپ جیسا ماحول بنارہے تھے۔

”ذراد کیھو تو سہی.....“ بیگ میں کی پر جوش آواز سے سنائی دی۔ ”ذراد کیھو تو سہی..... ہمارا سب سے چھوٹا چمپیں اپنے انڈے تک سب سے جلدی پہنچ گیا ہے۔ اب مسٹر پوٹر کے جیتنے کی امید اتنی کم نہیں لگ رہی ہے جتنی کہ ہمیں پہلے محسوس ہو رہی تھی.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

297

ہیری نے اڑتے ہوئے دیکھا کہ ڈریگن کے نگہبان ہارن ٹیل کو قابو میں کرنے کیلئے بھاگے چلے آ رہے تھے اور ڈریگن کے احاطے کے دروازے پر پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر موڈی اور ہیگر ڈس سے ملنے کیلئے آ رہے تھے۔ وہ سب اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے۔ اتنے فاصلے سے بھی ان کی مسکراہٹ صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ دوبارہ شاائقین کے اوپر اڑنے لگا۔ ہجوم کے شور کی وجہ سے اس کے کان کے پردے پھٹے جا رہے تھے۔ پھر وہ آرام سے زمین پر اتر آیا۔ کئی ہفتوں کے بعد اب پہلی بار اس کا دماغ ہلاکا ہوا تھا..... اب اس نے پہلا ہدف پار کر لیا تھا..... وہ بالآخر زندہ بچ گیا تھا۔

جیسے ہی وہ اپنے فائر بولٹ سے نیچے اترा۔ پروفیسر میک گوناگل بولیں۔ ”بہت اعلیٰ پوٹر!“ وہ کسی کی بھی تعریف کم ہی کرتی تھیں اس لئے ان کے منہ سے نکلے جملے ہیری کو کسی بڑے اعزاز سے کم نہیں لگتے۔ اس نے دیکھا کہ اس کے کندھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کا ہاتھ کا نپ رہا تھا۔ ”جوں کے سکون نمبر تشكیل دینے سے پہلے تمہیں میڈم پامفری کے پاس پہنچنا ہوگا..... وہ ڈیگوری کا علاج کر رہی ہیں.....“

”تم نے یہ کام کر دکھایا، ہیری!“ ہیگر ڈنے رندھے ہوئے لبھے میں کہا۔ ”تم نے پہلا ہدف پار کر لیا۔ وہ بھی ہارن ٹیل کے مقابلے پر..... تم نے چارلی کی یہ بات تو سن ہی لی ہو گی کہ ہارن ٹیل سب سے زیادہ خونخوار ہے.....“ ”شکر یہ ہیگر ڈ!“ ہیری نے جلدی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے زور سے کہا تاکہ ہیگر ڈ آگے بول کر یہ بھانڈانہ پھوڑ دے کے اس نے ہیری کو پہلے ہی ڈریگن کے بارے میں بتا دیا تھا۔

پروفیسر موڈی بھی بہت خوش دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی جادوئی آنکھ چاروں طرف ناچ رہی تھی۔

”آسان راستہ ہمیشہ کار آمد ثابت ہوتا ہے، پوٹر!“ وہ روکھی ہنسی مسکرا کر بولے۔

”پوٹر! چلو ابتدائی طبی امداد کا انتظام شامیا نے میں ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے ہیری سے کہا۔ ہیری احاطے سے باہر چلا گیا۔ وہ ابھی بھی ہانپ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم پامفری دوسرے شامیا نے کے دروازے پر کھڑی تھیں اور پریشان نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

”ڈریگن!“ انہوں نے حفارت بھرے لبھے میں کہتے ہوئے ہیری کو اندر کھینچ لیا۔ شامیا نے کئی دارڈوں میں بٹا ہوا تھا۔ اسے ٹاٹ کے پار سیڈر ک کی پر چھائی دکھائی دی لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ سیڈر ک کو زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی۔ وہ اپنے پلٹک پر بیٹھا ہوا تھا۔ میڈم پامفری نے ہیری کے کندھے کا معائنہ کیا۔ اس دوران وہ غصے سے لگا تار بولتی جا رہی تھیں۔ ”پچھلے سال روح کھپڑا اور اس سال ڈریگن..... نہ جانے اگلے سال اس سکول میں کیا آئے گا؟ تم بہت خوش قسمت ہو..... زخم گہر انہیں ہے..... لیکن اسے بھرنے سے پہلے اس کی صفائی کرنا پڑے گی۔“

انہوں نے زخم کو پیلی دوامیں ڈوبے پھاہے سے صاف کیا۔ زخم میں سے دھواں اٹھا اور شدید درد ہوا لیکن پھر میڈم پامفری نے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

اس کے کندھے پر اپنی چھٹری رکھ دی جس سے اس کا زخم فوراً مندل ہو گیا۔

”اب ایک منٹ تک سکون سے بیٹھے رہو..... بیٹھو! جب میں کہوں گی تب سکور دیکھنے کیلئے باہر جانا۔ سمجھے؟“ وہ جلدی سے شامیانے کی وارڈ سے باہر چلی گئی۔ ہیری کو سنائی دیا کہ وہ اگلے وارڈ میں سیڈر ک کے پاس جا کر اس سے پوچھ رہی تھیں۔ ”اب کیسا لگ رہا ہے ڈیگوری؟“

ہیری چپ چاپ بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ بہت زیادہ مجسس تھا۔ وہ انٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے لیکن وہ شامیانے کے دروازے تک پہنچ پاتا، اس سے پہلے ہی دلوگ دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر گھس آئے۔ ہر ماں تی اور اس کے ٹھیک پیچھے رون بھی تھا۔

”ہیری! بہت کمال کی کار کردگی دکھائی تم نے!“ ہر ماں نے چمکتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے چہرے پر ناخنوں کی خراشوں کے نشان تھے کیونکہ اس نے ڈر کے مارے اپنا چہرہ نوچ لیا تھا۔ ”بہت ہی لا جواب..... بہت ہی لا جواب ہیری!“

لیکن ہیری تو رون کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ برف کی مانند سفید تھا اور وہ ہیری کی طرف ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی بھوت ہو۔ ”ہیری!“ اس نے بہت گھمبیر لبھے میں کہا۔ ”جس نے بھی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا..... مجھ..... مجھ لگتا ہے کہ وہ تمہاری جان لینا چاہتا ہے.....“

ایسا لگ رہا تھا جیسے پچھلے کچھ ہفتوں سے جاری ناراضکی کبھی ہوئی نہیں تھی۔ ایسا لگا جیسے ہیری شعلوں کے پیالے سے اپنا نام نکلنے کے بعد رون سے پہلی بار مل رہا ہو۔

”اچھا! تو یہ بات تمہیں سمجھ میں آ ہی گئی؟“ ہیری نے ٹھنڈے لبھے میں کہا۔ ”لیکن سمجھنے میں تمہیں کافی وقت لگ گیا، رون!“ ہر ماں ان دونوں کے درمیان گھبرائی ہوئی کھڑی تھی۔ وہ کبھی ہیری کو تو کبھی رون کو دیکھ رہی تھی۔ رون نے اپنا منہ کھولا اور سونے لگا کہ کیا کہے؟ ہیری جانتا تھا کہ رون معافی مانگنے والا ہے لیکن اچانک اس نے یہ محسوس کیا کہ وہ رون کے معافی مانگنے والے الفاظ سننا نہیں چاہتا.....

رون کے معافی مانگنے سے پہلے ہی ہیری نے کہا۔ ”چلو ٹھیک ہے!..... اب پرانی باتیں بھول جاؤ۔“

”نہیں..... مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا.....“

”بس اب بھول جاؤ.....!“ ہیری نے سختی سے کہا۔

رون اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا اور ہیری بھی جواباً مسکرا دیا۔ ہر ماں رو نے لگی۔

”اس میں رو نے والی کیا بات ہے؟“ ہیری نے پریشانی سے پوچھا۔

”تم دونوں بہت گدھے ہو..... وہ چیخ کر بولی۔ اس نے اپنے پیرز میں پر پٹخے اور اس کے آنسو اس کے چونے پر لپکنے لگ۔“

پھر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی بھی اُسے روک پاتا۔ ہر ماہتی نے ان دونوں کو جلدی سے گلے ملایا اور زور زور سے سکیاں بھرتے ہوئے بھاگ گئی۔

”پاگل ہے.....“ رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ہیری! چلو، وہ تمہارا سکور دکھانے والے ہوں گے۔“

اپنے سنہری انڈے اور فائز بولٹ کے ساتھ ہیری شامیانے سے باہر نکلا۔ ایک گھنٹہ پہلے وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسے اتنی جلدی خوشی مل سکتی ہے۔ رون اس کی بغل میں تیزی سے با تین کرتا جا رہا تھا.....

”تم نے یہ کام سب سے عمدہ طریقے سے کیا۔ کوئی تمہارے آس پاس بھی نہیں آسکا۔ سیڈر ک نے ایک عجیب انداز اپنایا تھا۔ اس نے ایک چٹان کی بیت کو بدل ڈالا تھا..... اس نے اسے کتے میں بدل دیا..... وہ کوشش کر رہا تھا کہ ڈریگن اس کے بجائے کتے کی طرف متوجہ ہو جائے۔ یہ بہت بڑا جواب تبدیلی ہیت کا مظاہرہ تھا اور کسی حد تک کارگر بھی ثابت ہوا تھا کیونکہ سیڈر ک نے انڈہ اٹھا لیا لیکن سیڈر ک جل بھی گیا تھا۔ ڈریگن نے تھوڑی ہی دور جانے کے بعد اپنا ارادہ بدل دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ وہ کتے کے بجائے سیڈر ک کا پیچھا کرے گا۔ وہ مشکل سے ہی نیچ پایا تھا۔ اس کے بعد فلیور کی باری تھی۔ اس نے جادو کرنے کی کوشش کی۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ اسے مد ہوش کرنے کی کوشش کر رہی تھی..... وہ کامیاب ہو گئی کیونکہ ڈریگن کی آنکھ لگ گئی تھی لیکن خراٹ لینتے ہوئے اس کے منہ آگ کے شعلے باہر نکلے اور پھر فلیور کے کپڑوں میں آگ لگ گئی..... اس نے اپنی چھٹری سے پانی نکال کر آگ بجھائی اور پھر کیم کی باری آئی۔ تم یقین نہیں کرو گے کہ اس نے اڑنے کے بارے میں سوچا تک نہیں تھا۔ تمہارے بعد شاید اسی نے یہ مرحلہ عمدگی سے طے کیا تھا۔ اس نے ڈریگن کی آنکھ میں کسی طرح کے جادوئی کلمے کا دار کیا۔ مشکل یہ رہی کہ ڈریگن درد کے مارے ادھر ادھر ڈگمانے لگا اور اس نے اپنے آدھے انڈوں کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالا۔ اس کے لئے کیم کے نمبر کاٹ لئے گئے کیونکہ اسے انڈوں کو کوئی نقصان نہیں ہونے دینا تھا.....“

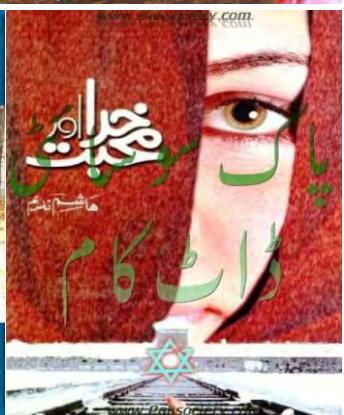
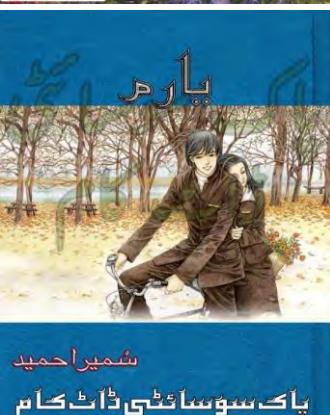
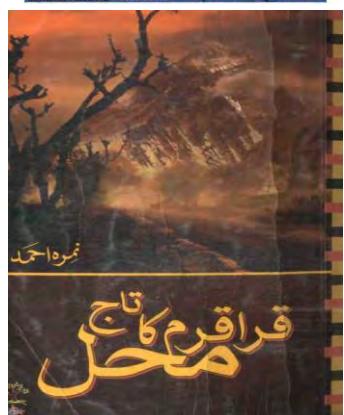
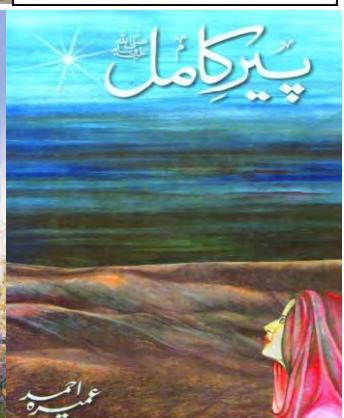
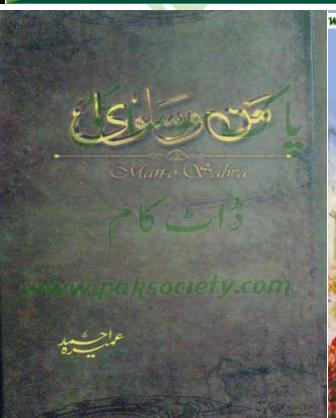
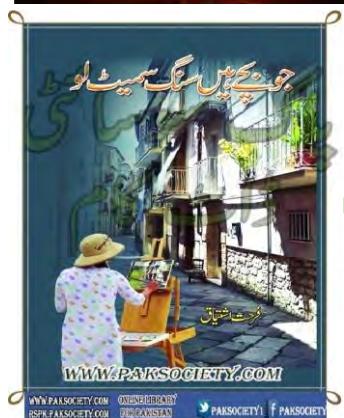
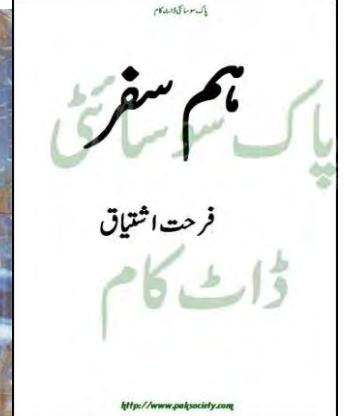
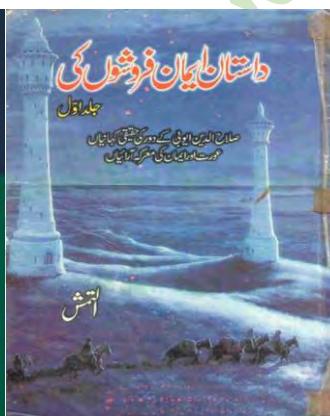
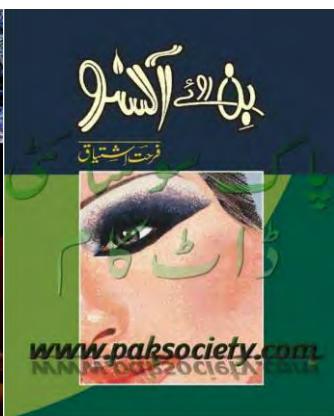
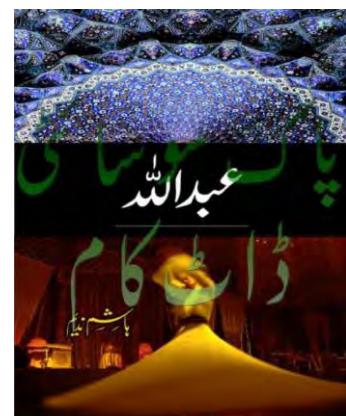
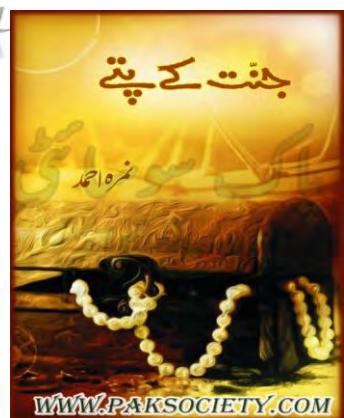
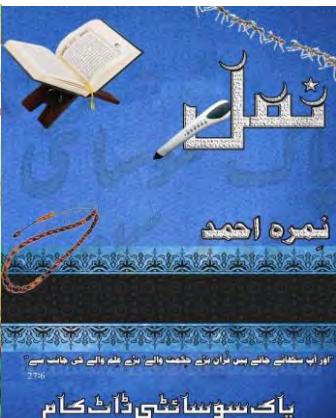
جب رون اور ہیری احاطے کے کنارے تک پہنچے تو رون نے گہر انسانس لیا۔ اب ہارن ٹیل کو لے جایا جا چکا تھا۔ ہیری کو دکھائی دیا کہ پانچ بج دوسرے کنارے پر اونچی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سونے سے مرٹھی ہوئی کرسیوں ہوا میں اوپر اٹھی ہوئی تھیں۔

”ہر بج دس میں سکور نمبر دے گا۔“ رون نے کہا۔ ہیری نے اوپر دیکھتے ہوئے پہلے بج کو دیکھا۔ میڈم میکسیم، انہوں نے اپنی چھٹری ہوا میں لہرائی، اس سے ایک لمبے بن جیسی کوئی سفید چیز اڑی، جس نے گھوم کر خود کو آٹھ کے بڑے ہند سے میں بدل ڈالا۔ ”برانہیں ہے.....“ رون نے کہا۔ جب شاائقین نے تالیاں بجا کیں۔ ”مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے تمہارے کندھے کے زخم کے نمبر کاٹ لئے ہوں گے.....“

اس کے بعد مسٹر کراوچ کی باری آئی۔ انہوں نے ہوا میں نوکا ہند سے دکھایا۔

”بہت عمدہ.....“ رون خوشی سے چلایا اور اس نے ہیری کی پیٹھ کو تھپٹھپایا۔

## پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آن ٹائم بیسٹ سیلرز:-



## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

300

پھر ڈبل ڈور کی باری آئی۔ انہوں نے بھی نوکا ہندسہ سکوئر کیلئے منتخب کیا تھا۔ تماشائی اب پہلے سے زیادہ زور سے تالیاں بجانے لگے۔

لیوڈ و بیگ میں نے پورے دس نمبر کا ہندسہ لہرا�ا۔

”دس.....؟“، ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ”لیکن..... مجھے تو چوتھی تھی..... وہ یہ کیا کر رہے ہیں؟“

”ہیری! شکایت مت کرو.....!“، رون نے پر جوش انداز میں کہا۔

اور پھر کارکروف کی باری آئی۔ اس نے اپنی چھڑی اٹھائی اور ایک پل کیلئے رُ کے اور پھر انہوں نے چھڑی سے ایک ہندسہ برآمد کیا..... چار!

”کیا.....؟“، رون غصے سے چینا۔ ”چار؟ گھٹیا آدمی..... تم نے کیرم کو تو پورے دس نمبر دیئے تھے.....!“

لیکن ہیری کو پرواہ نہیں تھی۔ اگر کارکروف نے اسے صفر بھی دیا ہوتا تب بھی اسے پرواہ نہیں ہوتی۔ اس کی طرف سے رون کا غصہ ہی اس کیلئے سونبھروں کے برابر تھا۔ ظاہر ہے کہ اس نے رون کو نہیں بتایا تھا، لیکن جب وہ احاطے سے جانے کیلئے مڑا تو اس کا دل کافی ہلاکا ہو چکا تھا اور یہ صرف رون کی بدولت ہی نہیں تھا..... تماشا نیوں میں صرف گری فنڈر کے طلباء ہی تالیاں نہیں بجارتے۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ ہیری کس خطرناک چیز کا مقابلہ کر رہا ہے تو..... زیادہ تر طلباء سیڈر کے ساتھ ساتھ اس کا بھی حوصلہ بڑھانے لگے..... اسے سلے درن کے طلباء کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اب وہ چاہے جو کہیں، وہ ان کے طعنوں کو تحمل کے ساتھ برداشت کر سکتا تھا۔

”تم پہلے درجے پر آگئے ہو، ہیری! تمہارے اور کیرم دونوں کے نمبر برابر ہیں۔“، چارلی ویزلي نے مسکرا کر بتایا جو اس سے ملنے کیلئے تب تیزی سے قریب آیا جب وہ سکول کی طرف واپس جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ ”سنو میں جلدی سے جاتا ہوں، مجھے جا کر می کو الٰو بھیجننا ہے۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ انہیں پہلے ہدف کے بارے میں تفصیل بتاؤں گا..... لیکن یہ تو ناقابل یقین تھا..... اوہ ہاں! تمہیں یہ بتاؤں کہ تمہیں ابھی یہیں کچھ دیرا اور رُکنا پڑے گا..... مسٹر بیگ میں نے مجھے کہا تھا کہ میں تمہیں کہہ دوں کہ وہ تمہیں چمپین کے شامیانے میں طلب کر رہے ہیں.....“

رون نے کہا کہ وہ باہر رُک کر ہیری کے لوٹنے کا انتظار کرے گا۔ ہیری دوبارہ شامیانے میں داخل ہو گیا۔ اب شامیانے بالکل ہی الگ تھلگ دکھائی دے رہا تھا۔ اب وہاں بڑا دوستانہ ماحول محسوس ہو رہا تھا۔ کسی قسم کا یہ جان اور بے چینی باقی نہیں رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا وہ اس کا پرتپاک انداز میں استقبال کر رہا ہو۔ وہ یاد کرنے لگا کہ ہارن ٹیل کو چکمہ دیتے ہوئے اسے کیسا محسوس ہو رہا تھا؟ پھر اس نے اس کا موازنہ اپنی باری کے لمبے انتظار سے بھی کیا۔ ..... دونوں کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ انتظار کی گھڑیاں مقابلے سے زیادہ بڑی تھیں۔

اس نے دیکھا کہ فلیور، کیرم اور سیدر ک تینوں ایک ساتھ شامیانے میں داخل ہوئے۔ سیدر ک کے چہرے کے ایک حصے پر نارنجی رنگ کی کریم کی موٹی پرت لگی ہوئی تھی تاکہ اس کی جلنٹھیک ہو جائے۔ جیسے ہی اس کی نظر ہیری پر پڑی تو وہ مسکرا یا۔ ”بہت اچھے، ہیری!“

”واقعی بہت عمدہ! آپ سمجھی لوگوں نے اپنی مہارت کا عمدہ مظاہرہ کیا۔“ مسٹر بیگ مین نے شامیانے میں پچھد کتے ہوئے کہا۔ وہ اتنے خوش دکھائی دے رہے تھے جیسے انہوں نے ابھی ابھی ڈریگن کو مات دی ہو۔ ”اب میں جلدی سے آپ لوگوں کو کچھ بتیں بنا دینا چاہتا ہوں۔ دوسرے مرحلے سے پہلے آپ کو آرام کرنے کا کافی وقت میسر رہے گا۔ دوسرا ہدف چوبیس فروری کی صبح نوبجے آپ کے سامنے ہو گا..... لیکن اس دوران ہم آپ لوگوں کو سوچنے کیلئے کچھ دے رہے ہیں..... آپ کو ان اندھوں میں لگے قبضے دکھائی دے رہے ہیں؟ آپ کو انڈوں کے اندر کے سراغ کو سمجھنا ہو گا۔ کیونکہ اسی سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ دوسرا ہدف کیا مقرر کیا گیا ہے؟ اور آپ کو اس کے لئے کیا تیاری کرنا ہے؟ سبھی لوگ میری بات سمجھ گئے؟..... اچھا اب آپ لوگ جاسکتے ہیں۔“

ہیری شامیانے سے باہر نکلا اور ایک بار پھر وہ کے پاس پہنچ گیا۔ وہ دونوں بارٹھ کے کنارے سے گھوم کر جانے لگے۔ چلتے ہوئے رون بہت تیزی سے با تین بتار ہاتھا۔ ہیری یہ جانے کیلئے کافی بے چین تھا کہ باقی چمپین لوگوں نے کیا کیا تھا؟ جب وہ ان درختوں کے جھنڈ کے پاس پہنچے جہاں ہیری نے سب سے پہلے ڈریگن کی چنگھاڑ سنی تھی تو ایک جادو گرنی اچانک درختوں کے پیچے باہر نکلی..... وہ ریٹا ٹیکر تھیں، آج وہ سبز رنگ کے لبارے میں مبوس تھیں اور ان کی سرعت رفتار قلم ان کے ہاتھ میں پکڑی تھی۔

”بہت اعلیٰ ہیری!“ انہوں نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں اس ڈریگن کا مقابلہ کرتے وقت کیسا محسوس ہو رہا تھا؟ تمہیں سکور میں نا انصافی کے جانے پر کیسا لگا؟ زیادہ نہیں بتانا چاہتے تو بھی چلو..... صرف دو لفظ ہی کافی ہوں گے۔“

”ہاں! میں آپ سے دو ہی لفظ کہنا چاہتا ہوں۔“ ہیری نے غصے سے آگ بولا ہوتے ہوئے کہا۔ ”خدا حافظ.....“

اور پھر وہ رون کے ساتھ سکول کی شاندار عمارت کی طرف چل دیا۔



اکیسوال باب

## گھر میلو خرس، تحریک آزادی

اس شام کو ہیری، رون اور ہر ماہنی الگھر میں پگ وجیوں کے پاس گئے تاکہ ہیری سیر لیس کو خط بھیج سکے۔ وہ سیر لیس کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس نے ڈریگن کو کیسے مات دی تھی؟ راستے میں ہیری نے رون کو بتایا کہ سیر لیس نے اس سے کارکروف کے بارے میں کیا کیا کہا تھا۔ حالانکہ پہلے تو رون کو یہ سن کر گھر اصد مہ پہنچا کہ کارکروف ایک مرگ خوز ہے لیکن جب تک وہ الگھر پہنچے تب تک رون کہنے لگا کہ انہیں اس بارے میں پہلے ہی شک ہو جانا چاہئے تھا۔

”یہ اچھی طرح سے میل کھاتا ہے، ہے نا؟“ اس نے کہا۔ ”یاد ہے ملغوائے نے ٹرین میں کیا کہا تھا؟ اس نے کہا تھا، اس کے ڈیڈی کی کارکروف سے دوستی ہے؟ اب پتہ چلا کہ ان کی دوستی کہاں ہوئی ہو گی؟ وہ شاید ورلڈ کپ میں بھی نقاب پہن کر ساتھ ساتھ ہی منڈلار ہے ہوں گے..... ویسے میں تمہیں ایک بات بتا دوں ہیری! اگر کارکروف نے تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا تو اب وہ سچ مجھ خود کو بیوقوف تسلیم کر رہا ہوگا، ہے نا؟ اس کی چال کامیاب نہیں ہوئی، ہے نا؟ تمہیں صرف کھڑوچ ہی لگی۔ ادھر آؤ..... اسے میں کپڑ لیتا ہوں.....“

پگ وجیوں خط پہنچانے کی بات سے اتنا جوشیلا دکھائی دینے لگا کہ وہ ہیری کے سر کے اوپر دائرے انداز میں اڑنے لگا۔ وہ خوشی سے کلکاریاں بھر رہا تھا۔ رون نے اپنا ہاتھ بڑھا کر پگ وجیوں کو کپڑا اور اس کی بے چینی پر قابو پانے کی کوشش کی، تب جا کر ہیری اس کے پیار میں خط باندھ پایا۔

”باتی ہدف اتنے خطرناک نہیں ہو سکتے۔ اس سے خطرناک ہدف بھلا کون سا ہو سکتا ہے؟“ رون نے بات جاری رکھی جب وہ پگ وجیوں کو اٹھا کر کھڑکی تک لے گیا۔ ”تم جانتے ہو..... مجھے لگتا ہے ہیری! تم یہ سفر لیقی ٹورنامنٹ جیت سکتے ہو۔ مجھے سچ مجھ ایسا ہی لگتا ہے۔“

ہیری جانتا تھا کہ رون ایسا صرف اس لئے کہہ رہا تھا تاکہ وہ پچھلے کچھ ہفتوں کے اپنے سلوک کی تلافی کر سکے لیکن پھر بھی ہیری کو یہ سن کر اچھا لگا۔ بہر حال، ہر ماہنی الگھر کی دیوار سے ٹیک لگائے رہی، اس نے اپنے بندھے ہاتھ کے ساتھ رون کو گھوکر دیکھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

303

”ہیری کو ابھی ان مقابلوں میں کافی لمبا فاصلہ طے کرنا ہے۔ اگر یہ پہلا ہدف تھا تو مجھے تو یہی سوچ سوچ کر ہی گھبراہٹ ہو رہی ہے کہ باقی کے ہدف میں کون سے خطرات پوشیدہ ہوں گے؟“ اس نے سنجیدہ لبجے میں درشتگی سے کہا۔  
 ”تم دھوپ کی چھوٹی سی کرن بھی نہیں ہو، ہے نا؟“ رون نے کہا۔ ”تمہیں اور پروفیسر ڈرائینی کو تو ایک ساتھ ہونا چاہئے تھا، ہے نا؟“

اس نے پگ وجیوں کو کھڑکی سے باہر اچھا ل دیا۔ پگ وجیوں پہلے تو بارہ فٹ تک نیچے گرتا چلا گیا اور پھر وہ سنجلہ اور اوپر اڑنے لگا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے پیر میں بندھا ہوا خط عام حالات کی نسبت کچھ زیادہ ہی وزنی تھا۔ ہیری نے سیر لیں کو کھل کر حالات کی تفصیل لکھی تھی۔ اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ وہ کس طرح اپنی جادوئی بہاری ڈنڈے پر مڑا اور غوطہ کھایا، پھر کیسے اس نے ہارن ٹیل کو چکھہ دے کر اپنا ہدف حاصل کیا تھا.....؟

انہوں نے پگ وجیوں کو اندھیرے میں او جھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد رون بولا۔ ”چلو ہیری! گری فنڈر ہال میں تمہاری جیت کی خوشی میں جشن کی تقریب ہونے والی ہے۔ فریڈ اور جارج اب تک باورچی خانے سے کھانے پینے کی ڈھیر سارا سامان لے آئے ہیں۔“

کچھ ایسا ہی ہوا تھا..... جب وہ گری فنڈر ہال میں واپس پہنچے تو وہ تالیوں اور خوشی سے لرزنے لگا۔ وہاں پر لذیذ کیکوں کا پہاڑ دکھائی دے رہا تھا۔ ہر میز پر کدو کے جوش کے گج اور بڑی سرکی بولنیں رکھی ہوئی تھیں۔ لی جارڈن نے ڈاکٹر فلیب سٹر کی پھل جھڑیاں اور پٹاخ (جن پر لکھا تھا کہ گرم نہیں کریں گے اور گیلے ہو کر بھی چلیں گے) پھوڑ دیئے۔ جس کی وجہ سے ہوا میں ستارے اور چنگاریاں تیر رہی تھیں۔ ڈین تھامس جو اچھی ڈرائیگ کر لیتا تھا، اس نے کچھ نئے بہترین بیزرن بنا دیئے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر میں ہیری کو ہارن ٹیل کے سر کے اوپر فائر بولٹ پر اڑتے ہوئے دکھایا گیا تھا حالانکہ ایک دو بیزروں میں سیڈر ک کے سر کو آگ میں جلتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

ہیری کھانا کھانے لگا۔ کافی عرصے بعد اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ اچھی طرح بھوک لگنا کیسا ہوتا ہے؟ وہ رون اور ہر ماٹنی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کتنا خوش تھا۔ رون اب پھر سے اس کے ساتھ تھا، اس نے پہلا ہدف پالیا تھا اور اسے دوسرے ہدف کو انجام دینے کیلئے تین مہینے کا وقت مل چکا تھا۔

”اوہ! یہ تو کافی وزنی ہے.....“ لی جارڈن نے سنہری انڈے کو اٹھاتے ہوئے کہا، جسے ہیری نے ایک وسطی میز پر رکھ دیا تھا۔ اس نے انڈے کو اپنے ہاتھوں پر تولا۔ ”اسے کھلو ہیری! چلو دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر کیا چھپا ہوا ہے؟“

”اُسے یہ راغ خود ڈھونڈنا ہے!“ ہر ماٹنی نے جلدی سے کہا۔ ”یہ مقابله کا قانون ہے، کہ وہ کسی سے مدد نہیں لے سکتا۔“  
 ”مجھے ڈریگن کو مات دینے کیلئے لا جئے عمل خود ہی تشكیل دینا تھا ہے، ہے نا؟“ ہیری نے اتنی ڈھیمی آواز میں سرگوشی کی کہ صرف

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

304

ہر مائی، ہی اس کی بات کو سن سکے، وہ تھوڑی خجالت سے مسکرائی۔

”ہاں..... چلوا سے کھول کر دکھاؤ، ہیری!“ ایک ساتھ کئی طبلاء نے اصرار کیا۔

لی جا رہا نے سنہری انڈہ اب ہیری کو تھما دیا تھا۔ ہیری نے اس کی درز میں اپنا خنڈال کر اسے کھول دیا۔ یہ اندر سے کھو کھلا تھا اور پوری طرح سے خالی تھا..... لیکن جیسے ہی ہیری نے اسے کھولا اس میں سے ایک خوفناک آوازنگی اور پورے ہاں میں پھیلنے لگی۔ پورے ہاں میں جیسے خوفناک چیخ گونج رہی تھی۔ ہیری کو لگا، یہ تو لگ بھگ سر کئے نک کی جشن موت کی تقریب میں بھوتوں کے بھدی اور چینتی ہوئی موسیقی جیسی آوازنگی جو بھوتوں کا نغمہ نگار گروپ کلہاڑیوں اور برچھیوں سے پیدا کر رہا تھا۔

”اسے بند کرو، ہیری!“ فریڈ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر چیخا۔

”یہ کیا تھا.....؟“ سمیس فنی گن نے انڈے کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا جب ہیری انڈے کو دوبارہ بند کر چکا تھا۔

”خطرناک چڑیل جیسی آواز لگ رہی تھی..... شاید اگلی مرتبہ تمہیں چڑیوں سے سابقہ پڑنے والا ہے، ہیری!“

”ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی پر خوفناک تشدید کیا جا رہا ہو۔“ نیول نے دھیمی خوفزدہ آواز میں کہا۔ جس کا چہرہ یکم سفید پڑچا تھا اور اس کے ہاتھ سے کھانے کا نوالہ چھوٹ کر فرش پر گر گیا تھا۔ ”تمہیں شاید سفاک کٹ وار کا مقابلہ کرنا ہوگا.....؟“

”نیول! بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ سفاک کٹ جادوئی وار غیر قانونی ہے۔“ جارج نے کہا۔ ”وہ لوگ چمپین پر سفاک کٹ جادوئی وار استعمال نہیں کریں گے۔ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے کہ جیسے پرسی کوئی سر بیلانغمہ گانے کی کوشش کر رہا ہو..... شاید اس کے نہاتے ہوئے وقت میں اُس پر حملہ کرنا ہوگا، ہیری!“

”تمہیں کھٹی چٹنی چاہئے ہر مائی؟“ فریڈ نے کہا۔

ہر مائی نے شک بھری نظروں سے اس پلیٹ کو دیکھا جو فریڈ اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔ فریڈ مسکرا یا۔ ”اس میں کوئی گڑ بڑ نہیں ہے۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا ہے، تمہیں تو کسترڈ کریم سے ہوشیار رہنا ہے.....“

نیول جواب کبھی ابھی کسترڈ کریم کھا رہا تھا، وہ اس کے حلق میں اٹک کر رہ گئی اور اس نے اسے اگل کر باہر نکال دیا۔

”میں تو مذاق کر رہا تھا نیول.....“ فریڈ نے ہنس کر کہا۔

ہر مائی نے کھٹی چٹنی کی پلیٹ لے لی۔

”کیا تم یہ سارا سامان باور پھی خانے سے لائے ہو؟“ ہر مائی نے پوچھا۔

”ہاں!“ فریڈ اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولا۔ اس نے کاپنیتی ہوئی آواز میں گھر بیلو خرس کی نقل اتنا ری۔ ”ہم آپ کیلئے کیا لاسکتے ہیں سر؟“ پھر وہ آگے بولا۔ ”وہ لوگ بہت دلچسپ ہیں..... اگر میں کہوں کہ مجھے بھنا ہوا ہاتھی چاہئے تو وہ میرے لئے وہ بھی تیار کر سکتے ہیں۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

305

”تم باورچی خانے میں جاتے کیسے ہو؟“ ہر ماٹنی نے مخصوصاً انداز سے سوال کیا۔

”آسان ہے۔“ فریڈ بولا۔ ”پھولوں کی ٹوکری والی پینٹنگ کے پیچے ایک چھپا ہوا دروازہ ہے۔ بس ناشپاتی میں گدگدی کر دو۔ اس سے وہ ہنسنے لگتی ہے اور پھر دروازہ .....“ تبھی وہ رُک گیا اور ہر ماٹنی کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ ”تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو؟“

”بس علم میں اضافے کیلئے .....“ ہر ماٹنی میں جلدی سے کہا۔

”کہیں تمہارا ارادہ وہاں جا کر گھر یلو خرسوں کی ہڑتاں کروانے کا تو نہیں ہے۔“ جارج نے کڑی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم کہیں اپنی تحریکی تنظیم کو چھوڑ کر اب انہیں سیدھے ہی بغاوت کرنے کیلئے تو اسما نہیں چاہتی ہو۔“

یہ سن کر کئی لوگ کھلکھلانے لگے۔ بہر حال، ہر ماٹنی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

”انہیں تنگ مت کرنا اور ان سے یہ مت کہنا کہ انہیں آزاد ہو کر تنخواہ لینی چاہئے۔ وہ لوگ کھانا بانا چھوڑ دیں گے۔“ فریڈ نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

تبھی سب لوگوں کا دھیان نیوں کی طرف مبذول ہو کر رہ گیا کیونکہ اب اس کے جسم پر پنکھنکل آئے تھے۔

”اوہ ..... معاف کرنا نیوں!“ فریڈ ہنسی کے قہقہے کے درمیان میں چلا کر بولا۔ ”میں بھول گیا تھا ..... ہم نے کسترڈ کریم پر ہی جادو کیا تھا .....“

بہر حال، ایک ہی منٹ بعد نیوں کے پنکھ جھٹر گئے۔ پنکھ جھٹرنے کے بعد وہ بالکل صحیح سلامت دکھائی دینے لگا۔ وہ بھی اب سب کے ساتھ مل کر ہنسنے لگا۔

”کنگنی کریم .....“ فریڈ جو شیلے انداز میں چلا کر بولا۔ ”جارج اور میں نے بنائی ہے ..... ایک کنگنی کریم کی قیمت سات سکل ہے کون خریدنا چاہتا ہے۔“

آخر کاررات کو ایک بچے ہیری، رون، نیوں، سمبیس اور ڈین تھامس اپنے کمرے میں چلے گئے۔ اپنے پلنگ کے پردے کھینچ کر بند کرنے سے پہلے ہیری نے ہنگری کی ہارن ٹیل کے چھوٹے مائل کاپنے پلنگ کے پاس والی میز پر رکھ دیا جو نبی اس نے جمالی لی اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ہیری نے اپنے پلنگ کے پردے گراتے ہوئے سوچا۔ دراصل ہیگر ڈکی بات میں وزن ہے ..... ڈریگن اتنے برے نہیں ہوتے ہیں .....“



سمبر کا آغاز ہو گرُس میں سرد ہوا اور برف کی سفیدی ہوں سے ہوا۔ بلند والی سکول کی عمارت میں موسم سرما میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیز اور ٹھنڈی ہوا میں آتی تھیں۔ بہر حال، اس کی موٹی ٹھوس دیواروں اور آگ سے دیکھتی ہوئی انگیٹھیوں سے بڑی راحت ملتی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

306

تھی۔ ہیری جب بھی جھیل میں لنگر انداز اور تیز ہواں سے ہمپکو لے کھاتے ہوئے ڈرم سٹرائنگ کے بادبانی جہاز کے قریب سے گزرتا تھا تو وہ بے ساختہ سکول کے اندر ورنی ما حل کی گرمائی اور سکون پر ہمیشہ شکرانے کے کلمات کہہ اٹھتا تھا۔ اس نے سوچا کہ بیاوس بیٹیں سکول کا کارواں بھی شدید سردی سے بیٹ رہا ہوگا۔ اس کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ ہیگرڈ، میڈم میکسیم کے اڑنے والے دیو یہی کل گھوڑوں کو ان کا پسندیدہ جو کے پانی والا مشروب دے رہا تھا۔ جس کی ناگوار بدبو صطبل کے کونے میں بننے ہوئے گندے نالے سے ہمیشہ اٹھتی رہتی تھی۔ اس بدبو سے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی پوری کلاس تھوڑی مد ہوش ہو جاتی تھی۔ یہ اچھی بات نہیں تھی کیونکہ وہ اب بھی بھیانک سقرطوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے اور انہیں اپنے دماغ کو ہوشیار رکھنے کی ضرورت تھی۔

”ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ سرمائی نیند میں جاتے ہیں یا نہیں.....؟“ ہیگرڈ نے اگلی کلاس میں کدوں کے ہوا در باعیچے میں کا نپتے ہوئے طلباء کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”ہمیں یہ پتہ لگانا ہے کہ انہیں سرمائی نیند پسند ہے یا نہیں..... اس لئے ہم ان صندوقوں میں منتقل کر دیتے ہیں.....“

اب صرف دس ہی دھماکے دار سقرط باقی بچے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کی ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی خواہش کھلی فضا میں سیر و تفریح کے باوجود بھی ختم نہیں ہو پائی تھی۔ اب وہ چھٹ تک لمبے ہو چکے تھے۔ ان کی موٹی کھال، طاق تو رپیر، آگ لگانے والا سر، ان کے ڈنک اور ان کی چوسنی جیسا منہ..... ان سب چیزوں کی وجہ سے سقرط بے حد خوفناک دکھائی دیتے تھے۔ ہیری نے آج تک ان سے بد صورت اور ڈراؤ نے جاندار اپنی زندگی میں نہیں دیکھے تھے۔ سب طلباء نے ہیگرڈ کی بات سن کر ان بڑے صندوقوں کی طرف دیکھا جو ہیگرڈ باہر نکال کر لایا تھا۔ ان سب میں تکیے اور موٹے لحاف بچھے ہوئے تھے۔

”ہم انہیں ان صندوقوں میں جانے کیلئے لپاٹیں گے۔“ ہیگرڈ نے بتایا۔ ”اور ڈھکن بند کر دیں گے۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے؟“

لیکن جلدی ہی انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ سقرط سرمائی نیند کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے اور انہیں تکیے اور لحافوں والے صندوقوں میں بند ہونا قطعی پسند نہیں تھا۔

”خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے..... کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلے.....“ ہیگرڈ جلدی سے چیخا۔ وہ اس لئے چلا رہا تھا کہ سقرط کدو کے باعیچے میں چاروں طرف تباہی مچانے لگے تھے، انہوں نے لکڑی کے صندوقوں کے پر نچے اڑا کر کھدیتے تھے۔ پورا باعیچہ لکڑی کے سلگتے ہوئے ٹکڑوں سے بھر چکا تھا۔ کلاس کے زیادہ تر بچے جن میں ملفوائے، کریب اور گول سب سے آگے تھے..... بھاگ کر بچھلے دروازے سے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں گھس چکے تھے اور انہوں نے اندر سے دروازہ بھی بند کر لیا تھا۔ بہر حال، ہیری، رون اور ہر ماٹی ان گئے پنے طلباء میں سے تھے جو باہر رہ کر ہیگرڈ کی مدد کر رہے تھے۔ انہوں نے مل کر نو سقرطوں کو ٹੱپ کر باندھ لیا تھا۔ حالانکہ اس کوشش میں وہ کئی جگہ سے ججلس گئے تھے اور ان کے بدن پر کافی خراشیں بھی آئی تھیں۔ اب صرف ایک ہی سقرط باقی رہ گیا

تھا جو آزاد تھا۔

”اسے مت ڈراو.....“ ہیگرڈ چیخ کر بولا۔ جب رون اور ہیری نے اپنی چھڑیوں سے آگ کی چنگاریاں سفرط کی طرف پھینکیں۔ وہ اب اپنا ڈنک اٹھا کر ان کی طرف خطرناک طریقے سے بڑھ رہا تھا۔ ”بس اس کے ڈنک کے اوپر رسی ڈال دوتا کہ وہ کسی اور کونقصان نہ پہنچا پائے۔“

”ہاں! ہم یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ وہ کسی اور کونقصان پہنچائے۔“ رون نے غصے سے چلا کر کہا جب وہ اور ہیری، ہیگرڈ کے جھونپڑے کی دیوار سے چپکے کھڑے تھے۔ وہ اب بھی اپنی چنگاریوں سے سفرط کو دور رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

”واہ واہ..... یہ تو بڑا دلچسپ دکھائی دے رہا ہے.....“

ریٹا سٹیکر باعثیجے کی بارٹھ پر جھک کر یہ تماشا دیکھ رہی تھیں، وہ ایک موٹا اونی چوغم پہنے ہوئے تھیں جس پر فرکا بینگنی رنگ کا کالر بھی لگا ہوا تھا۔ ان کا مگر مچھ کی کھال والا ہینڈ بیگ ان کے ہاتھ پر جھوول رہا تھا۔ ہیگرڈ نے اس سفرط پر کوڈ گیا جو ہیری اور رون کو پریشان کر رہا تھا۔ اس نے اسے پوری طرح دبایا۔ اس کے کنارے سے آگ کا دھماکہ ہوا جس سے پاس لگی کدو کی بیلوں میں آگ لگئی۔

”تم کون ہو؟“ ہیگرڈ نے ریٹا سٹیکر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ جب اس نے سفرط کے ڈنگ کے چاروں طرف رسی کا پھندادڑاں کرائے کس دیا اور گردگار رہا تھا۔

”ریٹا سٹیکر..... روز نامہ جادوگر کی خصوصی نامہ نگار!“ اس نے ہیگرڈ کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے سونے کے دانت چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔

”ڈبل ڈور نے کہا تھا کہ اب آپ کو ہو گوڑس میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔“ ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر کہا، اب وہ سفرط کے اوپر سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے کھینچ کر اس کے ساتھیوں کی طرف لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ریٹا سٹیکر نے یوں ادا کاری کی جیسے اس نے ہیگرڈ کی بات سنی ہی نہ ہو۔

”ان مسحور کن جانداروں کا کیا نام ہے؟“ اس نے درباری مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

”دھماکے دار سفرط!“ ہیگرڈ نے جواب دیا۔

”اچھا؟“ ریٹا سٹیکر نے جھوم کر کہا جو بہت دلچسپی لینے کی ادا کاری کر رہی تھی۔ ”میں نے ان کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنایا۔ وہ کہاں سے آئے ہیں؟“

ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ کی کالی ڈاٹھی کے نیچے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری گھبرا گیا۔ ہیگرڈ ان سفرطوں کو کہاں سے لایا تھا؟ ایسا لگ رہا تھا، ہر ماہی بھی یہی سوچ رہی تھی۔

”وہ بڑے دلچسپ جاندار ہیں، ہے نا ہیری!“ ہیگرڈ جلدی سے بولا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”کیا؟.....اوہ ہاں!.....اووج.....دچپس؟“ ہیری نے کہا جب ہر ماں نے اس کے پیروپا پنا پیروز ور سے مارا تھا۔

”اوہ.....بہت خوب! تم بھی بیبیں ہو!“ ریٹا سٹیکر نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تو تمہیں جادوئی جاندار کی دیکھ بھال

کرنے پسند ہے، ہے نا؟ یہ یقیناً تمہاری پسندیدہ کلاس ہوگی؟“

”ہاں!“ ہیری نے زور سے کہا۔ ہیگر ڈاس کی طرف دیکھ کر مسکرا کرایا۔

”بہت خوب!“ ریٹا سٹیکر نے مسکرا کر کہا۔ ”واقعی بہت خوب!“ پھر وہ ہیگر ڈکی طرف متوجہ ہوئیں اور پوچھا۔ ”یہاں کافی

عرصے سے پڑھا رہے ہو؟“

ہیری نے دیکھا کہ ریٹا سٹیکر کی آنکھیں ڈین تھامس (جس کے ایک رخسار پر چوڑا خم ہو چکا تھا) لیونڈر براؤن (جس کا چوغہ بری طرح جلس چکا تھا) سمیں فنی گن (جو اپنی جملی ہوئی انگلیوں کو سہلا رہا تھا) سے ہوتے ہوئے اس کے جھونپڑے کی کھڑکیوں پر پہنچ گئیں، جہاں کلاس کے زیادہ تر بچے خوف سے کانپتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ کھڑکیوں کے شیشوں سے ناک لگائے باہر دیکھ رہے تھے اور باہر کا خطرہ مل جانے کا انتظار کر رہے تھے۔

”یہ میرا دوسرا سال ہے.....“ ہیگر ڈنے اسے جواب دیا۔

”بہت اعلیٰ!..... مجھے لگتا ہے کہ تمہارا تفصیلی انٹرو یونیورسٹی چاہئے۔ جادوئی جانداروں کے بارے میں تمہیں اپنے سابقہ تجربات سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ روز نامہ جادوگر میں ہر بدقہ کو جادوئی جانداروں پر ایک دچپس معلوماتی کالم چھپتا ہے۔ ہم اس میں دھماکے دارستقوں کے بارے میں دچپس تفصیل شائع کر سکتے ہیں.....“

”دھماکے دارستقرط!“ ہیگر ڈنے اس کی تفہیج کی۔ ”ہاں ہاں..... کیوں نہیں.....“

یہ سن کر ہیری کو بے حد پر یثانی لاحق ہوئی لیکن وہ ہیگر ڈنک اپنی بات نہیں پہنچا سکتا تھا کیونکہ ریٹا سٹیکر اسے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ لیتیں۔ اس لئے وہ خاموشی سے وہاں کھڑا دیکھتا اور پہلو بدلتا رہا۔ جب ہیگر ڈا اور ریٹا سٹیکر نے ایک لمبے انٹرو یو کیلئے اسی ہفتہ تھری برسوںکے میں ملاقات طے کر لی، اسی لمبے سکول سے گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی جو اس بات کی علامت تھی کہ یہ کلاس ختم ہو گئی ہے۔

”گذبائے ہیری!“ ریٹا سٹیکر نے اس سے خوش ہوتے ہوئے کہا جب وہ رون اور ہر ماں کے ساتھ وہاں سے واپس چل دیا تھا۔ ”ہیگر ڈا جمعہ کی رات کو ملاقات ہوگی۔“

”وہ اس کی کہی ہربات کو توڑ مرود کر چھاپ دے گی۔“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

”جب تک وہ ان سقرطوں کو غیر قانونی طریقے سے یہاں لا یا ہو، تب تک کوئی مشکل نہیں ہے۔“ ہر ماں نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف پر یثانی سے دیکھا کیونکہ ہیگر ڈاس طرح کی غیر قانونی حرکت ضرور کر سکتا تھا۔

”ہیگر ڈپہلے بھی کئی بار سنگین مشکلات میں پھنس چکا ہے لیکن ڈمبل ڈور نے اسے کبھی نہیں نکالا۔“ رون نے تسلی دیتے ہوئے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

309

کہا۔ ”برے سے برا یہ ہو سکتا ہے کہ ہیگر ڈکوسکرطون سے پچھا چھڑانا پڑے گا..... معاف کرنا! کیا میں نے یہ کہا کہ برے سے برا؟ میرا مطلب تھا، اچھے سے اچھا یہی ہو سکتا ہے.....“

ہیری اور ہر ماں نی اس کی بات پر نہس پڑے اور پھر جوش و خروش سے دوپھر کا کھانا کھانے لگے۔ ہیری نے اس دوپھر کو علم جوش کی دوکلاسوں کا لطف اٹھایا۔ وہ اب بھی ستاروں کے چارٹ بنارہے تھے اور پیش گوئیوں پڑھ رہے تھے لیکن اب اس کی روشن سے ایک بار پھر دوستی ہو گئی تھی، اس لئے اب اسے ہر چیز دلچسپ لگنے لگی تھی۔ جب ہیری اور رون اپنی خوفناک اموات کی پیش گوئیاں کر رہے تھے تب پروفیسر ٹراؤ لینی ان دونوں سے بہت خوش دکھائی دے رہی تھیں۔ بہر حال، جب وہ کلاس میں یہ بتا رہیں تھیں کہ پلوٹو دنیا وی زندگی میں کس طرح مشکلات پیدا کر سکتا ہے تو وہ دونوں کھی کھی کرنے لگے۔ اس سے پروفیسر ٹراؤ لینی بڑی طرح چڑھتی تھیں۔

”مجھے لگتا ہے کہ ہم میں سے کچھ لوگ.....“ انہوں نے پراسرار انداز سے بڑھاتے ہوئے کہا جس میں ان کا چڑھتا پن صاف جھلک رہا تھا۔ انہوں نے ہیری کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے اپنی بات آگے بڑھائی۔ ”تحوڑے زیادہ سنبھیڈ ہوتے، اگر وہ یہ دیکھ لیتے جو میں نے کل رات کو بلوری گولے میں دیکھا تھا۔ جب میں بنائی کر رہی تھی تو میرے من میں بلوری گولے میں جھانکنے کی خواہش مچلی۔ میں اٹھ کر اس کے سامنے بیٹھ گئی اور اس میں دیکھنے لگی..... اور تم جانتے نہیں ہو کہ اس میں مجھے کیا دکھائی دیا؟“

”ایک بد صورت چمگا دڑ جو بڑی عینک لگائے ہوئے تھی۔“ رون آہستگی سے بولا۔ ہیری کو اپنی ہنسی روکنے کیلئے کافی جدوجہد کرنا پڑ پڑی تھی۔

”موت..... میرے پیارے بچے..... موت!“

پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن نے دہشت کے مارے اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لئے۔

”ہاں!“ پروفیسر ٹراؤ لینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”وہ قریب آ رہی تھی، بہت قریب آ رہی تھی۔ وہ ایک گدھ کی طرح آسمان میں منڈل ارہی تھی..... سکول کے اوپر چاروں طرف منڈل ارہی تھی..... اور وہ نیچے آتی جا رہی تھی.....“

انہوں نے ہیری کی طرف گھور کر دیکھا جس نے زور سے جمائی لی اور اسے چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ جب وہ بالآخر سیڑھیاں اتر کر پروفیسر ٹراؤ لینی کے کمرے سے تیز ہوا میں پہنچے تو ہیری مسکرا کر بولا۔ ”اس بات کا تھوڑا زیادہ اثر ہوتا اگر انہوں نے یہ بات ستر مرتبہ پہنچیں کہی ہوتی اگر ان کی موت کی ہر پیش گوئی پر میں مر چکا ہوتا تو میں دُنیا کا سب سے بڑا عجوبہ ہوتا۔“

”ہاں بالکل! تم ستر مرتبہ مر نے والے ایک ہی عجوبہ بھوت ہوتے۔“ رون نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔ جب وہ خونی نواب کے پاس سے گزرے جو دوسری طرف جا رہا تھا اور اپنی زہری لی نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔ ”چلو اچھا ہوا، کم از کم ہمیں ہوم ورک تو نہیں ملا۔ کاش پروفیسر وکٹر ہر ماں نی کوڈ ہیر سارا ہوم ورک دے دیں، جب ہمیں ہوم ورک نہیں کرنا پڑتا ہے تو اسے ہوم ورک کرتا دیکھ کر بڑا مزہ آتا ہے.....“

جب وہ اس کی تلاش میں وہاں پہنچے تو ہر ماں کھانے کی میز پر انہیں نہیں ملی اور وہ لا بہری میں بھی نہیں تھی۔ وہاں پر صرف ایک ہی شخص بیٹھا ہوا تھا اور وہ کیرم تھا..... رون تھوڑی دیر تک کتابوں کے الماری کے پیچھے کھڑا رہا اور ہیری سے سروکشیاں کر رہا تھا کہ کیا اسے اس کا آٹو گراف لے لینا چاہئے..... لیکن اسی وقت رون کو احساس ہو گیا کہ چھ سات لڑکیاں کتابوں کی الماریوں کی دوسری قطار کے پیچھے چھپ کر اسی بارے میں بات چیت کر رہی تھیں، اس لئے اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔

”معلوم نہیں ہر ماں کہاں دفع ہو گئی ہے.....“ رون نے اکتا کر کہا جب وہ ہیری کے ساتھ گرد فنڈر کے ہاں میں لوٹ رہا تھا۔

”معلوم نہیں..... بکواس!“

فربہ عورت نے ابھی دروازہ کھولنا ہی شروع کیا تھا کہ اسی وقت انہیں عقب میں بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ ہر ماں دھڑ دھڑاتے ہوئے ان کی طرف آ رہی تھی۔

”ہیری!“ اس نے ہانپتے ہوئے کہا اور ان کے پاس پہنچ کر رُک گئی۔ (موٹی عورت نے اپنی بھنوئیں اٹھا کر اسے گھوکر دیکھا)

”ہیری! تم میرے ساتھ چلو..... تمہیں چلنے ہی پڑے گا بہت تعجب انگیز بات ہوئی ہے..... چلو!“

وہ ہیری کا بازو پکڑ کر اسے راہداری کی طرف کھینچنے لگی۔

”کیا ہوا؟“ ہیری نے جیرانگی سے پوچھا۔

”میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی مگر وہاں پہنچنے کے بعد..... آؤ..... چلو بھی جلدی.....“

ہیری نے رون کی طرف دیکھا۔ رون بھی پریشان ہو کر ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

”ٹھیک ہے.....“ رون بولا۔ وہ دونوں ہر ماں کے پیچھے پیچھے پیچھے راہداری میں چلنے لگے۔

”اوہ! میری پرواہ مت کرو.....“ فربہ عورت پیچھے سے چڑ کر چھپنی۔ ”مجھے پریشان کرنے کیلئے معافی مت مانگو۔ تمہارے لوٹنے تک میں یونہی جھکی رہوں گی اور دروازہ کھلا رکھو گی..... ٹھیک ہے نا؟“

”ہاں! ٹھیک ہے..... شکریہ!“ رون نے مڑے بغیر چلا کر کہا۔

”ہر ماں! تم ہمیں کہاں لے جا رہی ہو؟“ ہیری نے دریافت کیا جب وہ چھ منزلیں نیچے آئی تھی اور بڑے ہال تک جانے والی سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر نیچے اترتی جا رہی تھی۔

”تمہیں ایک منٹ بعد سب کچھ پتہ چل جائے گا.....“ ہر ماں نے جوشیلی آواز میں کہا۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے پہنچ کر بائیں طرف مڑی اور جلدی سے اس دروازے کی طرف گئی جہاں سے سیڈر کڈ گوری اس رات کو گیا تھا، جب شعلوں کے پیالے نے اس کا ہیری کا نام اگلا تھا۔ ہیری یہاں پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ وہ اور رون ہر ماں کے پیچھے پیچھے پھر کی سیڑھیاں اترے لیکن وہ سنیپ کے تہہ خانے تک جانے والے گھپ اندھیرے والی راہداری جیسی جگہ پر نہیں پہنچ تھے۔ اس کے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

311

بجائے وہ پتھر سے بنی ایک چوڑی راہداری میں آچکے تھے جو مشعلوں سے روشن تھی اور جس کی دیواروں پر کھانے پینے کے سامان کی تصویریں آؤیں تھیں۔

”اوہ رُکو.....“ ہیری نے راہداری میں نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد ہیرے سے کہا۔ ”ایک منٹ ٹھہر وہ، ہر ماںی.....“

”کیا ہوا؟“ ہر ماںی نے مرکراں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر امید کی جھلک تیرہ تھی۔

”میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ کس بارے میں ہے.....؟“ ہیری نے کہا۔ اس نے رون کے پہلو میں کہنی کا ٹھہر کا مارا اور ہر ماںی کے ٹھیک پیچھے پھلوں والی پینٹنگ کی طرف اشارہ کیا۔ اس میں پھلوں کا بہت بڑا چھا بڑا رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”ہر ماںی!“ رون نے تنک کر کہا۔ ”تم ہمیں ایک بار پھر اسی سیپو میں الجھانا چاہتی ہو۔“

”نہیں.....! نہیں، میں ایسا نہیں کر رہی ہوں۔“ ہر ماںی جلدی سے بوی۔ ”اور یہ سیپو نہیں ہے رون.....“

”اچھا تو تم نے اب اس کا نام بدل دیا ہے؟“ رون نے ہر ماںی کی طرف تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ”تواب ہمارا نیا نام کیا ہے..... گھر یلو خس تحریک آزادی؟ میں باور پی خانے میں جا کر انہیں کام بند کرنے کی تجویز ہرگز نہیں دوں گا۔ میں یہ کام بالکل نہیں کروں گا.....“

”میں تمہیں ایسا کرنے کیلئے کب کہہ رہی ہوں؟“ ہر ماںی نے سنجیدگی سے کہا۔ ”میں تو ابھی ابھی گھر یلو خس سے بات کرنے کیلئے یہاں آئی تھی لیکن اسی وقت مجھے ایک عجیب و غریب چیز دکھائی دی..... اوہ چلو بھی..... ہیری! میں تمہیں دکھانا چاہتی ہوں.....“ اس نے ہیری کا ہاتھ ایک بار پھر پکڑ لیا اور اسے پھلوں کی بڑی پینٹنگ والی تصویر کے سامنے کھینچنے لگی۔ ہر ماںی نے اپنی انگلی سے بڑی سبز ناشپاٹی پر گدگدی کی۔ ناشپاٹی اپنی جگہ پر ہلنے اور ہنسنے لگی اور پھر اچانک وہ ایک بڑے سبز دروازے کے دستے میں بدل گئی۔ ہر ماںی نے دستے کو پکڑ کر دروازہ ٹھولا اور ہیری کو پیچھے سے دھکا دیا جس سے وہ دروازے سے اندر چلا گیا۔

اسے ایک بلند و بالا چھت والے بڑے کمرے کی جھلک دکھائی دی۔ یہ کمرہ بھی اوپر والے بڑے ہال جیسا ہی تھا۔ اس میں پتھر کی دیواریں تھیں۔ چاروں طرف چمکتے برتن موجود تھے اور اس کے دوسرے کنارے پر اینٹوں سے بنی ہوئی بڑی بڑی انگیڑیاں تھیں۔ اسی وقت کمرے کے وسط میں ایک چھوٹی سی چیز دھڑ دھڑاتی ہوئی اس کی طرف بڑھی اور پھر چیخ چیخ کر شور مچانے لگی۔

”ہیری پوٹر..... ہیری پوٹر.....“

اگلے ہی پل ہیری کی ہوانگلی کیونکہ چیختنے ہوئے گھر یلو خس کا سر بری طرح سے اس کے پیٹ سے ٹکرا گیا۔ گھر یلو خس نے اسے اتنی بری طرح جکڑ لیا تھا کہ ہیری کو لگا کر اس کی ہڈیاں یقیناً ٹوٹ جائیں گی۔

”ڈوبی..... ڈوبی.....“ ہیری بمشکل بول پایا۔

”یہ ڈوبی ہی ہے سر!..... ڈوبی ہی ہے!“ ہیری کو اپنی ناف کے قریب سے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ ”ڈوبی امید کر رہا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

312

تھا کہ وہ ہیری پوٹر سے ملنے جائے گا لیکن ہیری پوٹر خود ہی اس سے ملنے آگئے سر!“  
ڈوبی نے ہیری کو چھوڑ دیا اور پھر کچھ قدم پیچے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرا یا۔ اس کی بڑی بڑی سبز اور ٹینس کی گیند جیسی آنکھیں میں خوشی کے آنسو جھلک رہے تھے۔ وہ ٹھیک ویسا ہی دھماں دے رہا تھا جیسا ہیری کو یاد تھا.....پنسل کی نوک جیسی نوکیلی ناک، چگاڑ جیسے اٹھے کان، لمبی لمبی انگلیاں اور پیر.....سب کچھ پہلے جیسا ہی تھا، صرف اس کے کپڑے بدلتے تھے۔

جب ڈوبی ملغوائے گھرانے میں کام کرتا تھا تو وہ ہمیشہ پھٹا پرانا گند اساتیکے کے غلاف جیسا بالباس پہنتا تھا۔ بہر حال، اس وقت وہ بڑے عجیب کپڑوں میں ملبوس تھا۔ ہیری نے آج تک اتنے عجیب کپڑے نہیں دیکھے تھے۔ ڈوبی تو ولڈ کپ کے جادوگروں سے بھی زیادہ بڑی پوشاک میں تھا۔ اس نے ہیٹ کی جگہ چائے کی کیتلی والی ٹوکری پہن رکھی تھی جس پر اس نے پن کی مدد سے کئی چکتے ہوئے بیجز لگا رکھے تھے۔ اس نے اپنے کھلے ہوئے سینے پر ایک ٹائی لٹکائی تھی جس پر گھوڑے کے کھروں کا نشان بننا ہوا تھا۔ اس کا صاف پیٹ پھوٹ کے فٹ بال شرٹ جیسا تھا اور اس نے اپنے دونوں پیروں میں الگ الگ رنگ کے موزے پہن رکھے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان میں ایک تو وہی سیاہ جراب تھی جو اس نے اپنے پیر سے اتار کر مسٹر ملغوائے کو دی تھی تاکہ وہ اسے ڈوبی کو دے کر اسے آزاد کر دیں۔ دوسری جراب میں گلابی اور نارنجی دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔

”ڈوبی! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“ ہیری نے جیرا نگی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”ڈوبی ہو گورٹس میں کام کرنے کیلئے آگیا ہے سرا!“ ڈوبی جو شیلے انداز میں چلا یا۔ ”پروفیسر ڈیبل ڈورنے ڈوبی اور وکی کو کام دے دیا ہے سر!“

”ونکی..... کیا وہ بھی یہیں ہے؟“ ہیری نے چونک کر کہا۔

”ہاں سر..... ہاں!“ ڈوبی نے کہا پھر اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے باور پھی خانے میں لگی لکڑی کی چار لمبی میزوں کے درمیان سے لے گیا۔ ہیری نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا کہ یہ چاروں میزوں اور پر بڑے ہاں میں موجود میزوں کے عین نیچے لگی ہوئی تھیں۔ اس وقت وہ بالکل خالی تھیں، ان پر کھانے پینے کا کوئی سامان موجود نہیں تھا۔ لیکن اسے محسوس ہوا کہ ایک گھنٹہ پہلے ان پر کھانے پینے کا سامان ضرور رکھا گیا ہو گا جو چھت پر موجود ان جیسی ہم شکل میزوں پر کسی خفیہ راستے سے بھیجا جاتا ہو گا۔

کم از کم سوچھوٹے گھریلو خرس باور پھی خانے میں چاروں طرف کھڑے تھے جب ڈوبی ہیری کو ان کے پاس لے گیا تو وہ مسکرانے لگے اور سر جھکا کر اس کا استقبال کرنے لگے۔ وہ سب ایک جیسا یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔ نیکن کی طرح تو لئے، جن پر ہو گورٹس کی مہر لگی ہوئی تھی۔ یہ نیکن تو لئے کسی چونگے کی طرح ان کے بدن پر بندھے ہوئے تھے۔ ڈوبی نے اینٹوں کی بنی ایک انگیٹھی کے سامنے رُک کر اشارہ کیا۔

”ونکی سر.....“ اس نے کہا۔

ونکی آگ کے پاس ایک سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے ڈوبی کی طرح کپڑوں کا شوق نہیں تھا۔ وہ ایک صاف چھوٹی سکرت اور فرما کر پہنے ہوئی تھی۔ اس نے فرما کے میل کھاتا ہوا ایک نھانیلے رنگ کا ہیٹ بھی پہن رکھا تھا جس میں اس کے لمبے کانوں کیلئے چوڑے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ ڈوبی کے کپڑے عجیب و غریب ہونے کے باوجود صاف ستھرے تھے لیکن اس کے مقابلے میں ونکی کو اپنے کپڑوں کی ذرا بھی پرواہ نہیں معلوم ہوتی تھی۔ اس کے فرما کر پرچاروں طرف سوپ کے گندے داغ لگے ہوئے تھے اور اس کی سکرت پر ایک دوجہ جلنے کے نشان بھی تھے۔

”کیسی ہو.....ونکی؟“ ہیری نے اس سے پوچھا۔

ونکی کے ہونٹ تھر تھرانے لگے اور پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھوں سے آنسو ٹسکنے لگے اور اس کے کپڑوں کو بھگونے لگے۔ یہ منظر بالکل ویسا ہی تھا جیسا انہوں نے کیوڈچ ورلڈ کپ پر دیکھا تھا۔

”اوہو.....ونکی!“ ہر ماں تی بولی۔ وہ اور رون بھی ہیری اور ڈوبی کے پیچھے پیچھے باورچی خانے کے اس کنارے تک آچکے تھے۔

”ونکی رونا بند کرو.....مت رو!.....“

لیکن ونکی اور زیادہ زور سے رو نے لگی۔ دوسرا طرف ڈوبی نے ہیری کو مسکرا کر دیکھا۔

”کیا ہیری پوٹر چائے پینا پسند کریں گے؟“ اس نے بلند آواز میں کہا تاکہ ونکی کے سکیاں بھرنے کے باوجود اس کی آواز ہیری تک پہنچ سکے۔

”ار.....ہاں.....ٹھیک ہے۔“ ہیری بوکھلا کر بولا۔

فوراً چھپھر یلو خرس پیچھے سے آئے اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی ایک بڑا ساتھاں کپڑا ہوا تھا جس پر ایک کیتنی اور ہیری، رون اور ہر ماں تی کیلئے تین کپ، دودھ کا جگ اور بسکٹوں کی بڑی پلیٹ رکھی ہوئی تھی۔

”بہت ہی اعلیٰ خاطر تواضع ہے۔“ رون نے لچائی ہوئی نظروں سے تھاں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ہر ماں نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔ لیکن گھر یلو خرس رون کی بات سن کر بے حد مسرور دکھائی دیئے۔ انہوں نے بہت نیچے تک جھک کر تنظیمی سلام پیش کیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

”تم یہاں کب سے ہو، ڈوبی؟“ ہیری نے پوچھا جب وہ سب کو چائے پیش کر رہا تھا۔

”ابھی ایک ہی ہفتہ ہوا ہے ہیری پوٹر سر!“ ڈوبی نے خوشی خوشی کہا۔ ”ڈوبی پروفیسر ڈمل ڈور سے ملنے آیا تھا سر! دیکھنے سر، جس گھر یلو خرس کو اس کے مالک نے ملازمت سے نکال دیا ہوا سے نئی جگہ پر کام ملنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے سر۔ بہت ہی زیادہ مشکل ہوتی ہے سر!“

اس پر ونکی اور زیادہ زور سے ہچکیاں بھر کر رونے لگی۔ پیچکے ہوئے ٹھاٹر جیسی اس کی ناک اب اس کے کپڑوں کے سامنے والے

حصے کو گند آکر رہی تھی لیکن وہ اسے روکنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہی تھی۔

”ڈوبی نئی ملازمت کی تلاش میں پورے دوسال تک ملک بھر میں ادھر ادھر دھکے کھاتا رہا ہے سر!“ ڈوبی نے چیخ کر بلند آواز میں کہا۔ ”لیکن ڈوبی کو کام نہیں ملا سر کیونکہ ڈوبی اب تنخواہ لینا چاہتا ہے۔“

باورچی خانے میں چاروں طرف کھڑے گھر بیلو خرس جواب تک ساری باتیں دلچسپی سے سن رہے تھے، ان الفاظ کو سن کر دوسرا طرف دیکھنے لگے جیسے ڈوبی نے کوئی ناپسندیدہ اور شرمناک بات کہہ دی ہو۔

”یہ تو اچھی بات ہے ڈوبی!“ ہر ماں نی فوراً اس کا ساتھ دیتے ہوئے بول پڑی۔

”آپ کا شکر یہ میں!“ ڈوبی نے اس کی طرف دیکھ کر دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ”لیکن زیادہ تر جادو گرت تنخواہ مانگنے والے گھر بیلو خرس کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے ڈوبی سے کہا کہ ایسے گھر بیلو خرس کا کیا فائدہ؟ اور پھر انہوں نے ڈوبی کو دھنکار کر دروازہ بند کر دیا۔ ڈوبی کو کام پسند ہے لیکن وہ کپڑے پہننا چاہتا ہے اور وہ تنخواہ لینا چاہتا ہے ہیری پوٹر..... ڈوبی آزاد رہنا چاہتا ہے۔“

ہو گورٹس کے گھر بیلو خرس اب ڈوبی سے دھیرے دھیرے دور ہٹنے لگے تھے جیسے اسے کوئی موزی بیماری ہو گئی ہو۔ بہر حال، ورنی جہاں تھی وہیں رہی لیکن یہ سن کر اس کے رونے کی آواز غیر معمولی طور پر مزید بلند ہو گئی تھی۔

”ہیری پوٹر! اس کے بعد ڈوبی ورنی سے ملنے گیا اور اسے یہ پتہ چلا کہ ورنی بھی آزاد ہو گئی ہے سر!“ ڈوبی نے خوش ہو کر کہا۔

یہ سن کر ورنی نے اپنے سٹول سے چھلانگ لگا دی اور منہ چھپا کر پھر کے فرش پر لیٹ گئی۔ وہ فرش پر سکے مارنے لگی تھی اور غمگین ہو کر چیختنے لگی۔ ہر ماں جلدی سے اس کے پاس جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور اس نے اُسے تسلی دینے کو شش کی، لیکن اس کی باتوں سے ورنی کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ ڈوبی آگے بھی اپنی کہانی سناتا رہا اور ورنی کو سبکیاں بھرنے کی آواز سے زیادہ تکھی آواز میں چلا کر بولتا رہا۔

”اور پھر ڈوبی کے دماغ میں ایک خیال آیا ہیری پوٹر سر!..... ڈوبی نے سوچا کہ کیوں نہ ڈوبی اور ورنی ایک ساتھ کام تلاش کریں، اس پر ورنی کو دو گھر بیلو خرسوں کیلئے بھلا کسی جگہ ڈھیر سارا کام کہاں ہو سکتا ہے؟ اس پر ڈوبی نے پھر غور کیا اور تب اس کے دماغ میں آ گیا سر..... ہو گورٹس..... اس لئے ڈوبی اور ورنی پروفیسر ڈیمبل ڈور سے ملنے آگئے سر۔ اور انہوں نے ہمیں کام پر رکھ لیا.....“ ڈوبی بہت خوش ہو کر مسکرانے لگا اور اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر خوشی کے آنسو چھلنکے لگے۔

”پروفیسر ڈیمبل ڈور نے کہا کہ اگر ڈوبی کو تنخواہ چاہتا ہے تو وہ ڈوبی کو تنخواہ دیں گے۔ اس طرح ڈوبی آج ایک آزاد گھر بیلو خرس ہے سر! اور ڈوبی کو ہر ماہ ایک گیلین تنخواہ ملتی ہے اور ایک مہینے میں ایک دن کی رخصت بھی ملتی ہے.....“

”یہ تو بہت ہی کم تنخواہ ہے.....“ فرش پر بیٹھی ہوئی ہر ماں غصے سے چلائی۔ ورنی کے چیختنے اور مکے برسانے کی رفتار اور تیز ہو گئی تھی۔

”پروفیسر ڈیمبل ڈور نے تو ڈوبی کو دس گیلین فی ہفتہ کی پیش کش کی تھی اور ہر ہفتے دو چھٹیوں کی بھی بات کی تھی۔“ ڈوبی نے اچانک

وصیما سا کا نپتے ہوئے کہا جیسے اتنے آرام اور امیری کا خیال بہت ڈراونا ہو۔ ”لیکن ڈوبی نے ان کی بات نہیں مانی مس!..... ڈوبی کو آزادی پسند ہے مس لیکن وہ بہت زیادہ آزادی نہیں چاہتا مس! اسے کام کرنا زیادہ پسند ہے۔“

”اور پروفیسر ڈبل ڈور تمہیں کتنی تنخواہ دے رہے ہیں ورنی؟“ ہر ماں نی نے نرم لبھ میں اس سے پوچھا۔

اگر اس نے یہ سوچا تھا کہ اس سوال سے ورنی خوش ہو جائے گی تو اس نے بالکل غلط سوچا تھا کیونکہ ورنی نے رونا بند کر دیا تھا لیکن جب وہ اٹھ کر بیٹھی تو اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھیں ہر ماں نی کو غصے سے گھور رہی تھیں۔ اس کا پورا چہرہ گلابی ہو گیا اور اچانک تمثمنے لگا۔

”ورنی کو گھر سے نکال دیا گیا ہے لیکن ورنی اب بھی تنخواہ نہیں لے رہی ہے۔“ وہ چیختے ہوئے غرائی۔ ”ورنی ابھی اتنی نیچے نہیں گری ہے۔ ورنی کو تو اسی بات پر بہت شرم آ رہی ہے کہ وہ اب آزاد ہے.....“

”شرم آ رہی ہے؟“ ہر ماں نی نے سپاٹ لبھ میں کہا۔ ”لیکن ..... ورنی چھوڑ و بھی، شرم تمہیں نہیں بلکہ مسٹر کراوچ کو آنی چاہئے۔ تمہارا کوئی قصور نہیں تھا ساری غلطی تو انہی کی تھی.....“

لیکن یہ جملے سن کر ورنی نے اپنے ہاتھ ہیٹ کے سوراخوں پر رکھ لئے تاکہ وہ ہر ماں نی کی کہی بات کا ایک بھی لفظ نہ سن پائے۔ وہ چیختے گلی۔ ”آپ میرے مالک کی بے عزتی نہ کریں مس! مسٹر کراوچ کو بڑی ورنی کو ملازمت سے نکالنے کا پورا اختیار حاصل ہے.....“

”ورنی کو یہاں کی زندگی سے گزر بس رکنے میں مشکل پیش آ رہی ہے ہیری پوٹر!“ ڈوبی نے رازدارانہ انداز میں بتاتے ہوئے کہا۔ ”ورنی یہ بھول جاتی ہے کہ وہ اب مسٹر کراوچ کی غلام نہیں ہے، اسے اب اپنے دل کی بات کہنے کی چھوٹ حاصل ہے لیکن وہ ایسا نہیں چاہتی ہے۔“

”کیا گھر بیلو خرس اپنے مالکوں کے بارے میں اپنی سابقہ رائے بدل نہیں سکتے ہیں؟“ ہیری نے پوچھا۔

”اوہ نہیں سر ..... نہیں!“ ڈوبی نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ ”یہ گھر بیلو خرس کی غلامی کا حصہ ہے سر! ہم اپنے مالکوں کے راز چھپا کر رکھتے ہیں اور اپنا منہ ہمیشہ بذر کھتے ہیں سر۔ ہم ان کے گھرانے کے افراد اور عزت کو قائم رکھتے ہیں اور کبھی ان کے بارے میں بری بات نہیں بولتے ہیں حالانکہ پروفیسر ڈبل ڈور نے ڈوبی سے کہا کہ اگر ہم ان کی برائی کریں گے تو وہ برانہیں منائیں گے۔ پروفیسر ڈبل ڈور نے کہا کہ ہم لوگوں کو پوری آزادی ہے کہ ہم انہیں .....“

ڈوبی اچانک گھبرا یا ہوادھائی دینے لگا اور اس نے ہیری کو اشارہ کر کے اپنے قریب بلا لیا۔ ہیری آگے کی طرف جھک گیا۔ ڈوبی نے سر گوشی نما لبھ میں کہا۔ ”وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں سنکی اور سٹھیا یا ہوابڈھا بھی کہہ سکتے ہیں سر!“ ڈوبی دہشت بھری ہنسی ہنسنے لگا۔

”لیکن ڈوبی ایسا نہیں کہنا چاہتا ہیری پوٹر!“ اس نے دوبارہ معمول کے مطابق بلند آواز میں کہا اور اپنا سرنگی میں ہلانے لگا جس

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

316

سے اس کے کان پھر پھڑانے لگے۔ ”ڈوبی پروفیسر ڈیمبل ڈور کو بہت پسند کرتا ہے سر! اور اسے ان کے راز چھپانے میں فخر کا احساس ہوتا ہے۔“

”لیکن تم اب ملفوائے گھرانے کے بارے میں توجہ چاہو، وہ بول سکتے ہو، ہے نا؟“ ہیری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔  
ڈوبی کی بڑی بڑی آنکھوں میں ہلاکا ساخوف لرز نے لگا۔

”ڈوبی..... ڈوبی ایسا کر سکتا ہے۔“ اس نے خود پر زبردستی کرتے ہوئے کہا اور اپنے چھوٹے چھوٹے کندھوں کو اچکایا۔ ”ڈوبی، ہیری پوٹر سے کہہ سکتا ہے کہ اس کے پرانے مالک برے شیطان جادوگر تھے۔“

ڈوبی ایک پل کیلئے کامپتا ہوا کھڑا رہا اور اپنی ہمت پر داد دینے کی کوشش کرنے لگا..... لیکن اگلے ہی لمحے وہ بھاگ کر پاس والی میز تک پہنچا اور اس پر اپنا سرزور سے پٹخت پٹخت کر چینے لگا۔

”گندراڈوبی..... بے حد گندراڈوبی.....“

ہیری نے جلدی سے اس کی ٹائی کا چھپلا حصہ پکڑ کر اسے کھینچا اور میز سے دور ہٹایا۔

”تمہاری یہ عادت ابھی تک نہیں گئی.....“ ہیری نے کہا۔

”عادت.....؟“ ونکی غصے سے تملاتی ہوئی بولی۔ ”تمہیں خود پر شرم آنی چاہئے ڈوبی! تم اپنے مالکوں کے بارے میں ایسی بات کر رہے ہو۔“

”وہ اب میرے مالک نہیں ہیں ونکی!“ ڈوبی نے جلدی سے اس کی بات رد کرتے ہوئے کہا۔ ”ڈوبی کو پرواہ نہیں ہے کہ اب وہ کیا سوچتے ہیں؟“

”اوہ! تم بہت ہی برے گھر یو خرس ہو، ڈوبی!“ ونکی نے ڈکھ بھرے لبھے میں کہا اور اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بنہنے لگے۔ ”بے چارے مسٹر کراوچ! وہ ونکی کے بغیر جانے کس حال میں ہوں گے؟ انہیں میری ضرورت ہے، انہیں میری مدد کی ضرورت ہے، میں نے زندگی بھر کر اوچ گھرنے کی خدمت کی تھی۔ مجھ سے پہلے میری ماں نے کی تھی اور اس سے پہلے میری نانی نے بھی یہی کیا تھا..... اوہ اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ونکی کو آزاد کر دیا گیا ہے تو وہ کیا کہیں گی؟..... اوہ کتنی شرمندگی کی بات ہے..... کتنی شرمناک بات ہے.....“ اس نے اپنا چہرہ دوبارہ اپنی سکرٹ میں چھپالیا اور پھر زور سے رو نے لگی۔

”ونکی!“ ہر ماہنی نے درشتگی سے کہا۔ ”مجھے پورا یقین ہے کہ مسٹر کراوچ کا کام تمہارے بغیر بھی اچھی طرح سے چل رہا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے انہیں دیکھا ہے.....“

”آپ نے میرے مالک کو دیکھا ہے؟“ ونکی زور سے چخ کر بولی اور اس نے اپنا چہرہ سکرٹ سے دور ہٹالیا۔ وہ ہر ماہنی پر نظریں جما کر دوبارہ بولی۔ ”آپ نے انہیں یہاں ہو گورٹس میں دیکھا ہے.....؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”ہاں!“ ہر ماں بولی۔ ”وہ اور مسٹر بیگ میں جادوگری کے سفری مقابلوں کے نج کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔“

”مسٹر بیگ میں بھی یہاں آئے تھے؟“ ونکی زور سے چینی اور ہیری کو یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی (رون اور ہر ماں کے چہروں پر بھی حیرانگی کے جذبات تھے) کہ ونکی کافی ناراض دکھائی دینے لگی تھی۔ ”مسٹر بیگ میں بہت بڑے جادوگر ہیں..... بہت ہی بڑے! میرے مالک انہیں پسند نہیں کرتے ہیں۔ اوہ نہیں! بالکل بھی پسند نہیں کرتے ہیں.....“

”بیگ میں اور بڑے جادوگر؟“ ہیری نے تعجب سے کہا۔

”اوہ ہاں!“ ونکی نے اپنا سرتیزی سے ہلاتے ہوئے کہا۔ ”میرے مالک نے ونکی کو کچھ باتیں بتائی ہیں لیکن ونکی وہ باتیں کسی کو نہیں بتائے گی..... ونکی..... ونکی اپنے مالک کے راز کو راز ہی رکھے گی۔“

وہ ایک بار پھر آنسوؤں میں ڈوب گئی۔ انہیں سکرٹ کے نیچے سے اس کے سکلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ”بیچارے مالک..... بیچارے مالک! اب ان کی مدد کیلئے ونکی بھی نہیں ہے۔“

اس کے بعد وہ ونکی سے ایک بھی سمجھداری کی لفظ بھی نہیں بلوا پائے۔ انہوں نے اسے روتے چھوڑ دیا اور اپنی چاۓ ختم کی۔ اس دوران ڈوبی خوش ہو کر انہیں آزادی اور اپنی تنخواہ کو خرچ کرنے کی منصوبوں سے آگاہ کرنے لگا۔

”ڈوبی اب ایک سوئیٹر خریدنے والا ہے ہیری پوٹر!“ اس نے خوشی سے کہا اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

”میں تمہیں ایک بات کہوں ڈوبی!“ روں نے کہا جو اچانک اسے بہت زیادہ پسند کرنے لگا تھا۔ ”میں تمہیں وہ سوئیٹر دے دوں گا جو میری ممی کر سس پر میرے لئے بھیجن گی۔ مجھے ہمیشہ کر سس پر ایک سوئیٹر ملتا ہے۔ تمہیں لیکھی رنگ کے سوئیٹر سے کوئی پریشانی تو نہیں ہے نا؟“

ڈوبی اس کی بات سن کر خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔

”ہم اسے تھوڑا چھوٹا کر دیں گے تاکہ وہ تمہارے ناپ کا ہو جائے۔“ روں نے اس سے کہا۔ ”وہ تمہاری ٹی کوزی کے ساتھ اچھا جھچے گا۔“

جب وہ واپس جانے کی تیاری کرنے لگے تو کئی گھر بیوی خرسوں نے ان سے ناشستہ ساتھ لے جانے کی پیشکش کی۔ ہر ماں نے تو صاف انکار کر دیا اور اس نے ڈکھ بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا جوان تینوں کے سامنے سر بچھائے جا رہے تھے اور گھنٹوں تک جھکے ہوئے تھے، البتہ ہیری اور روں نے ان کی پیشکش قبول کر لی تھی۔ انہوں نے ڈھیر سارے کریم کیک اور اپل پائی اپنی جیبوں میں ٹھونس لی۔

”ہیری پوٹر!..... کیا ڈوبی کبھار آ کر آپ سے مل سکتا ہے سر؟“ اس نے پوچھا۔

”ہاں ہاں کیوں نہیں.....“ ہیری نے جواب دیا۔ یہ سن کر ڈوبی کا چہرہ کھل اٹھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

318

”تم جانتے ہو؟“ رون نے کہا جب وہ ہر ماں نی اور ہیری کے ساتھ باورچی خانے سے نکل کر باہر آچکے تھے اور بڑے ہال کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھرے تھے۔ ”انتے سالوں سے میں فریڈ اور جارج سے بہت متاثر تھا کہ وہ باورچی خانے سے کھانا لے آتے ہیں..... اب جا کر مجھے پتہ چلا کہ یہ کام تو ذرا بھی مشکل نہیں ہے، ہے نا؟ گھر یلو خرس تو کھانا دینے کے لئے بہت بے قرار رہتے ہیں.....“

”دیکھو مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی کا آنا اس گھر یلو خرسوں کیلئے سب سے اچھی بات ہے۔“ ہر ماں نے سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر سب سے آگے چلتے ہوئے کہا۔ ”میرا مطلب ہے کہ یہ اچھارہا کہ ڈوبی یہاں کام کرنے آگیا ہے، جب باقی گھر یلو خرس دیکھیں گے کہ وہ آزاد ہو کر لئنا خوش ہے تو انہیں بھی دھیرے دھیرے سمجھ آجائے گی کہ انہیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔“

”امید ہے کہ وہ ونکی کی طرف زیادہ غور سے نہیں دیکھیں گے!“ ہیری بولا۔

”وہ ٹھیک ہو جائے گی۔“ ہر ماں نے جلدی سے کہا حالانکہ اس کی آواز سے لگ رہا تھا کہ اس بارے میں اسے کسی قدر تحفظات ہیں۔ ”جب اس کا صدمہ کم ہو جائے گا اور اسے ہو گولڈس میں رہنے کی عادت پڑ جائے گی تو اسے یہ سمجھ میں آجائے گا کہ کراوچ کے گھر کی بہبیت یہاں کا ماحول زیادہ اچھا ہے۔“

”وہ کراوچ گھرانے سے محبت کرتی ہے۔“ رون نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ (اس نے ابھی ابھی کریم کیک کھانا شروع کیا تھا)

”بیگ میں کے بارے میں اس کے خیالات اچھے نہیں ہیں، ہے نا؟“ ہیری نے کہا۔ ”کیا پتہ مسٹر کراوچ ان کے بارے میں اپنے گھر میں کیا باتیں کرتے رہتے ہوں گے؟“

”شاید وہ یہ کہتے ہوں گے کہ وہ اپنے شعبے کے اچھے منتظم نہیں ہیں۔“ ہر ماں بولی۔ ”اور اگر ہم تجھ مجھ دیکھیں..... تو ان کی اس بات میں وزن ہے، ہے نا؟“

”میں تو مسٹر کراوچ کے بجائے بیگ میں کے ساتھ کام کرنا پسند کروں گا۔“ رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ”کم از کم بیگ میں ہنس کھل اور خوش اخلاق تو ہیں.....“

”کہیں پرسی تمہیں ایسا کہتے ہوئے نہ سن لے۔“ ہر ماں نے تھوڑا مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں صحیح ہے۔ پرسی کسی بھی ہنس مکھ شخص کے ساتھ کام کرنا کبھی پسند نہیں کرے گا۔“ رون اب چاکلیٹ کا گودا کھانے لگا تھا۔

”پرسی کو تو مذاق سمجھ میں نہیں آئے گا، بھلے وہ اس کے سامنے ننگا ناق ہی کیوں نہ رہا ہو اور اس نے صرف ڈوبی کی ٹوپی کو زی بھی پہن رکھی ہو.....“

بائیسوال باب

## غیر متوقع ہدف

”پوٹر.....ویزلی! اس طرف دھیان دو۔“

جمعرات کو تبدیلی ہیئت کی کلاس میں پروفیسر میک گوناگل کی چڑچڑی آواز کوڑے کی طرح کلاس میں گونج اُٹھی۔ ہیری اور رون دونوں ہی چونک کران کی طرف دیکھنے لگے۔

کلاس ختم ہونے والی تھی۔ انہوں نے اپنا کام پورا کر لیا تھا۔ وہ جن چتنبرے مرغوں کو چتنبرے خرگوشوں میں بدل رہے تھے، وہ اب پروفیسر میک گوناگل کی میز پر ایک بڑے پنجھرے میں بند ہو چکے تھے (نیول کے چتنبرے خرگوش میں ابھی تک پر لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے) انہوں نے تختہ سیاہ سے اپنا ہوم ورک بھی اتار لیا تھا (مثالوں کے ذریعے وضاحت کیجئے کہ اشیاء کو الگ انواع میں تبدیلی ہیئت کرتے ہوئے جادوئی کلمات کو کتنے طریقوں سے ڈھالا جانا چاہئے؟) گھنٹی کسی بھی پل نج سکتی تھی۔ ہیری اور رون جو کلاس میں پیچھے بیٹھ کر فریڈ اور جارج کی نقلی چھڑیوں سے تلوار بازی کر رہے تھے، اب سراہا کراو پر دیکھنے لگے۔ رون کے ہاتھ میں اب ٹن کا طوطا تھا اور ہیری کے ہاتھ میں رہٹ کی مچھلی تھی۔

”اب پوٹر اور ویزلی اپنی عمر کے لڑکوں جیسی حرکت کر رہے ہیں۔“ پروفیسر میک گوناگل نے کہا جوانہ میں غصے سے دیکھنے لگیں جب ہیری کی مچھلی کا سفر فرش پر گر گیا۔ رون کے طوطے کی چونچ نے اسے کچھ پل پہلے ہی دھڑ سے الگ کر دیا تھا۔ ”مجھے تم لوگوں سے کچھ کہنا ہے۔“

”روایتی رقص تقریب ژلبال قریب آرہی ہے۔ یہ جادوگروں کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا قدیم روایتی حصہ ہے۔ یہ ہم سب کیلئے اپنے غیر ملکی مہمانوں سے محبت کرنے کا سنہرہ موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ رقص صرف چوتھے سال اور اس سے بڑی کلاسوں کے طلباء کیلئے ہے..... حالانکہ بڑی کلاس کے طلباء و طالبات چھوٹی کلاس کے لوگوں کو اپنے ساتھی کے روپ میں دعوت دے سکتے ہیں.....“

لیونڈر براؤن تیکھی ہنسی ہنسنے لگی۔ پاروتی پائلیل نے اس کی پسلیوں میں کس کر کہنی ماری۔ وہ بھی اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ان دونوں نے پلٹ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ان کی کھٹی کھٹی کو نظر انداز کر دیا۔ ہیری کے حساب سے یہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

320

سر اسرنا انصافی تھی کیونکہ انہوں نے اسے اور رون کو توڑ رائی بات پت ڈانت پلا دی تھی۔

”اس خصوصی رقص تقریب میں تمام لوگ اپنے ساتھ لائی گئی خاص تقریباتی پوشک پہنیں گے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے آگے بات بڑھائی۔ ”یہ رقص کر سمس کی شب بڑے ہال میں آٹھ بجے شروع ہو گا اور نصب شب تک جاری رہے گا۔ اب.....“ پروفیسر میک گوناگل نے پوری کلاس کی طرف گھوڑ کر دیکھا۔

”ظاہر ہے کہ ژلبال ہم سب کیلئے دوسروں سے میل ملا پ میں اپنی جھجک دور کرنے کا..... ار..... بال کھولنے کا سنہرہ موقع ہے۔“ انہوں نے کسی قدر نارضامندی بھرے لبھے میں کہا۔

لیونڈر براؤن اب جم کر چلکھلائی اور اس نے اپنی آواز دبانے کیلئے منہ پرس کر رہا تھا کہ لئے تھے۔ ہیری کو اس بار فوراً سمجھ آگیا کہ وہ کس بات پر چلکھلا رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل کے بال جوڑے میں کس کر بند ہے ہوئے تھے اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اپنے بال کبھی نہیں کھولیں گی۔

”لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہو گوٹس کے طلباء و طالبات بچپانہ رویوں کا اظہار کرنے لگیں، اگر کوئی فنڈر کے کسی بھی فرد نے سکول کی ناک کٹوائی تو وہ جان لے کہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا.....“

گھنٹی نج گئی اور طلباء میں جیسے بھگڑ ریج گئی، وہ اپنے اپنے بستوں میں سامان بھر کر اسے کندھوں پر ٹانگنے لگے تھے۔

”پوٹر! ایک منٹ بات سنو!“ پروفیسر میک گوناگل نے شور شرابے کے پیچ میں بلند آواز میں کہا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ بڑی سرکٹی مچھلی کے بارے میں اس سے کچھ کہنا چاہتی ہوں گی، اس لئے وہ سر جھکائے ان کی میز کی طرف بڑھ گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے طلباء کے جانے کا انتظار کیا پھر وہ اس کی طرف دیکھ کر بولیں۔ ”پوٹر! چمپین اور ان کے ساتھی.....“

”کیسے ساتھی..... پروفیسر؟“ ہیری نے چوک کر پوچھا۔

پروفیسر میک گوناگل نے اسے شک بھری نظر وہ سے گھورا، انہیں لگا کہ وہ شاید ان کے ساتھ مسخری کر رہا ہے۔

”ژلبال میں رقص کیلئے ساتھی پوٹر!“ وہ سر دل بھج میں بولیں۔ ”تمہاری ڈنس پارٹنر!“

ہیری کو یوں لگا جیسے اس کا دل سکڑ گیا ہو۔

”ڈنس پارٹنر؟“ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ جلدی سے بولا۔ ”میں ڈنس نہیں کرتا.....“

”لیکن تمہیں کرنا پڑے گا.....“ پروفیسر میک گوناگل نے چڑتے ہوئے کہا۔ ”یہی تو میں تم سے کہہ رہی ہوں۔ قدیمی روایت کے مطابق چمپین اپنی ساتھی رقصاءوں کے ساتھ رقص کرتے ہوئے ژلبال کی تقریب کا آغاز کرتے ہیں.....“

ہیری کے ذہن میں اچانک ایک تصویر نمودار ہوئی کہ وہ ایک ہیئت پہنے ہوئے ہے اور اس کے ساتھ ایک لڑکی ڈوریوں والی پوشک پہن کر رقص کر رہی ہے۔ پتو نیہ آنٹی، ورنن انکل کی دفتری تقریبات میں ہمیشہ ایسی ہی پوشک پہن کر جاتی تھیں۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

321

”معاف کیجئے پروفیسر! میں ڈنس نہیں کروں گا۔“ اس نے جلدی سے کہا۔

”یہ قدیمی رواج ہے پوٹر!“ پروفیسر میک گوناگل نے کرخت لبھ میں کہا۔ ”تم ہو گورٹس کے چمپین ہو اور تم وہی کرو گے جو سکول کے عزت افزائی کے طور پر تمہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے تم اپنی ساتھی رفاقتہ ڈھونڈ لینا پوٹر!“

”لیکن میں..... ایسا کیسے کر سکتا ہوں .....؟“

”تم نے میری بات سن لی ہے پوٹر!“ پروفیسر میک گوناگل نے اس طرح کہا جیسے یہ ان کا آخری فیصلہ ہو۔۔۔۔۔



ایک ہفتہ پہلے ہیری یہی کہتا کہ ڈریگن سے مقابلہ کرنے کے بجائے بجائے ساتھی رفاقتہ کو تلاش کرنا بہت آسان کام ہے لیکن اب چونکہ وہ ڈریگن کو مات دے چکا تھا اور اسے کسی لڑکی کو قص کیلئے ساتھی بنانے کا کام سرانجام دینا تھا، اس لئے اس نے سوچا کہ اس کے بجائے تو وہ ڈریگن سے دوبارہ مقابلہ کرنا زیادہ پسند کرے گا۔

کرسمس کے دوران ہو گورٹس میں رُکنے کیلئے اتنے زیادہ طلباء نے اپنے نام لکھوائے، جتنے انہوں نے پہلے کبھی نہیں لکھوائے تھے۔ ہیری ہمیشہ ہو گورٹس میں ہی رُکتا تھا کیونکہ وہ پرائیویٹ ڈرائیور میں جانا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے وہ ہمیشہ گومگو کیفیت ضرور گزرتا تھا۔ بہر حال، اس سال چوتھے سال اور ان سے اوپھی کلاسوں کے تمام طلباء وہاں رُکنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ہیری کو لوگ رہا تھا کہ وہ سب ٹلبال کے دیوانے ہو گئے ہیں یا کم از کم لڑکیاں تو ضرور پاگل ہوئے جارہی تھیں۔ وہ متوجہ تھا کہ ہو گورٹس میں کتنی ساری لڑکیاں تھیں؟ اس بارے میں پہلے تو کبھی دھیان نہیں دیا تھا۔ لڑکیاں راہداریوں میں کھی کھی کر رہی تھیں اور بڑھا کر ٹلبال کے بارے میں گفتگو کرتی رہتی تھیں۔ لڑکوں کے پاس سے مسکراتے ہوئے لڑکیاں ٹھوکے لگا رہی تھیں اور ہیجان خیزی میں بنتا ہو کر باقیں کر رہی تھیں کہ کرسمس کی رات وہ کوئی پوشک پہنیں گی۔

”یہ لڑکیاں ہمیشہ جھرمٹ میں کیوں رہتی ہیں؟“ ہیری نے رون سے پوچھا جب ایک درجن لڑکیاں ان کے پاس سے گزر گئیں اور ہیری کو دیکھ کر کھی کھی کرنے لگیں۔ ”ہم ان سے کسی ایک سے کیسے پوچھ سکتے ہیں .....؟“

”کسی کو رتی سے باندھ کر کھینچ کر تھائی میں لے جاتے ہیں۔“ رون نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔ ”تم نے سوچا کہ تم کسے ساتھی چنونے گے؟“

ہیری نے جواب نہیں دیا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کس کا انتخاب کرنا چاہتا تھا لیکن وہ برعی طرح گھبرا رہا تھا۔۔۔۔۔ چو چینگ اس سے ایک سال بڑی تھی اور بہت خوبصورت تھی۔ وہ بہت اچھی کیوڈچ کھلاڑی تھی اور کافی ہر دفعہ عزیز بھی۔۔۔۔۔ رون سمجھ گیا کہ ہیری کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔

”سنوا! تمہیں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ تم چمپین ہو، تم نے ابھی ابھی ڈریگن کو مات دی ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ لڑکیاں تھماری

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

322

ساتھی رقصہ بننے کیلئے قطار لگا دیں گی۔ ”ان کی حال ہی میں ہوئی دوستی کو دھیان میں رکھتے ہوئے رون نے اپنی آواز میں اپنے حسد کو ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ رون نے بالکل صحیح کہا تھا.....

گھنگھر یا لے بالوں والی تیسرے سال میں پڑھنے والی ہفل بپ فریق کی ایک لڑکی اگلے ہی دن ہیری کے پاس آگئی اور اس نے اس کے سامنے ساتھی رقصہ بننے کی پیشکش کرکی۔ ہیری نے اس سے پہلے کبھی بھی بات نہیں کی تھی۔ وہ اس پیشکش کو سن کر اتنا دم بخود ہوا کہ اس نے بنا سوچ سمجھے ہی انکار کر دیا۔ وہ لڑکی تھوڑی ما یوس ہو کر وہاں سے چلی گئی۔ اس پر ہیری کو جادو کی تاریخ ایک مطالعہ والی پوری کلاس میں ڈین، سمیس اور رون کے طز بھرے نشتر سہنے پڑے تھے۔ اگلے دن دو اور لڑکیوں نے اس سے ساتھی رقصہ بننے کیلئے پوچھا۔ ان میں سے ایک دوسرے سال میں پڑھتی تھی اور دوسری (جسے دیکھتے ہی اسے دہشت ہونے لگی) چوتھے سال کی طالبہ تھی جو ایسی دکھائی دے رہی تھی کہ اگر ہیری نے انکار کیا تو وہ اسے اٹھا کر زمین پر پڑھ دے گی۔

”وہ بہت اچھی لڑکی لگ رہی تھی.....“ رون نے کہا جب انہوں نے ہنسنا بند کر دیا تھا۔

”وہ مجھ سے ایک فٹ لمبی تھی۔“ ہیری نے گھبرا کر کہا۔ ”ذرائع تو کرو کہ اس کے ساتھ میں رقص کرتا ہوا کیسا لگتا.....؟“ ہر ماں نے کیرم کے بارے میں جو کہا تھا وہ اسے بار بار یاد آتا رہا۔ ”وہ اسے صرف اس لئے پسند کرتی ہے کیونکہ وہ مشہور ہے۔“ ہیری کو لوگ رہا تھا کہ اگر وہ سکول چمپئن نہ ہوتا تو یہ لڑکیاں اس کی ساتھی رقصہ بننے کیلئے اتنی دیوانی نہ ہوتیں بلکہ وہ اسے گھاس ڈالنا بھی پسند نہیں کرتیں۔ پھر اس نے سوچا کہ اگر چوچینگ اس سے یہی سوال پوچھتے تو اسے کوئی مشکل تو نہیں ہو گی۔

سب حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہیری کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ رقص کی انجمن کے باوجود پہلے ہدف کے بعد اس کی زندگی غیر معمولی طور پر بدل چکی تھی۔ اب راہداریوں میں اسے ناپسندیدگی کا اتنا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا۔ اسے لگا کہ یہ سیدرک کی مہربانی ہو گی۔ اسے لگا کہ سیدرک نے ہفل بپ کے طلباء سے اسے تنگ نہ کرنے کا کہا ہو گا کیونکہ ہیری نے اسے ڈریگن کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ اب ہیری پوٹر زیر ہے وہ اسے بجز بھی کم دکھائی دینے لگے تھے۔ ظاہر ہے کہ ڈریکو ملفوائے اب بھی ہر موقع پر ریٹا سٹیکر کے ادارے کی سطور سنای کر اس پر طنز کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن اب اس کی بات پر لوگوں نے ہنسنا کم کر دیا تھا..... اور ہیری کو یہ دیکھ کر اور بھی اچھا لگا کہ ہیگر ڈکے بارے میں روزنامہ جادوگر میں کوئی خبر نہیں شائع ہوئی تھی۔

”سچ کہوں تو وہ جادوئی جانداروں کی حیات میں ذرا سی بھی دلچسپی نہیں لے رہی تھی۔“ ہیگر ڈنے انہیں بتایا جب ہیری، رون اور ہر ماں نے جادوئی جانوروں کی دیکھ بھال والی کلاس کا آخری نصابی دن اس کے ساتھ گزارا اور انہوں نے سوال کیا کہ ریٹا سٹیکر کے ساتھ اس کا انتہا یا کیسار ہا؟ انہیں یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہیگر ڈنے اب دھماکے دار سقرط طوں کے نصابی سبق کے خاتمے کا اعلان کر دیا تھا اور آج اس کے جھونپڑے میں میز کے پاس بیٹھ کر ان کیلئے آخری کھانا تیار کر رہے تھے تاکہ انہیں لپچا جاسکے۔ ”وہ ہم سے بس تمہارے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی ہیری!“ ہیگر ڈنے دھیمی آواز میں کہا۔ ”ہم نے اسے بتا دیا کہ ہم تب

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

323

سے دوست ہیں، جب سے ہم تمہیں ڈرسلی گھرانے کے لیہاں لینے کیلئے گئے تھے۔ اس نے پوچھا کہ ان چار سالوں میں کبھی ڈانٹنا تو نہیں پڑا؟..... کبھی کلاس میں اس نے کوئی مشکل تو کھڑی نہیں کی؟ ہمارے انکار کرنے پر وہ ذرا بھی خوش نہیں دکھائی دی۔ ایسا لگتا تھا وہ ہم سے یہ کہلوانا چاہتی تھی کہ تم نہایت خوفناک قسم کی چیز ہو، ہیری!

”مجھے یقین ہے کہ ان کے دماغ میں کچھ ایسا ہی چل رہا ہو گا۔“ ہیری نے ڈریگن کی کلچی کے ٹکڑے کو لو ہے کے ایک بڑے تھال میں ڈالتے ہوئے کہا اور تھوڑی اور کلچی کا ٹنے کیلئے اپنا چاقو اٹھالیا۔ ”وہ ہمیشہ یہی تو نہیں لکھ سکتی کہ میں کتنا غمگین رہتا ہوں اور کتنا بہادر دکھائی دیتا ہوں۔ وہ ایسی باتیں بار بار لکھ کر کیسانیت ہر گز پیدا نہیں کرنا چاہیں گی۔“

”وہ اب کوئی نیا پہلو چاہتی ہے ہیگر ڈا!“ رون نے سلے منڈر کی آنتوں کی جلد کھولتے ہوئے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ”شاپیدو تم سے یہ کہلوانا چاہتی ہو گی کہ ہیری تھوڑا پاگل ہے.....“

”لیکن وہ پاگل ہرگز نہیں ہے۔“ ہیگر ڈا اس کی سنجیدگی سے بہت زیادہ گڑ بڑا سا گیا۔

”ریٹا کو سنیپ کا انٹرو یولینا چاہئے تھا۔“ ہیری نے گھمبیر لبھے میں کہا۔ ”وہ کافی اچھی باتیں فراہم کر سکتے تھے کہ پور جب سے سکول میں آیا ہے، تب سے وہ سکول کیلئے گھمبیر مسائل کھڑا کر رہا ہے.....!“

”واقعی! سنیپ نے ایسا کہا؟“ ہیگر ڈا نے صدمے کی کیفیت میں پوچھا جب رون اور ہر ماں کی ہنسنے لگے۔ ”ہیری! ہو سکتا ہے کہ تم نے کچھ قوانین توڑے ہوں لیکن تم اسے دل پر مت لینا۔“

”مشکر یہ ہیگر ڈا!“ ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کرسمس والے رقص میں تم آؤ گے ہیگر ڈا؟“ رون نے اشتیاق بھرے لبھے میں پوچھا۔

”ہاں ہم آسکتے ہیں!“ ہیگر ڈا نے روکھے پن سے کہا۔ ”ہمیں لگتا ہے کہ یہ اچھا رہے گا ہیری! تم رقص شروع کرو گے، ہے نا؟ تمہاری ساتھی کون ہے؟“

”اب تک کوئی نہیں ہے۔“ ہیری نے کہا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ہیگر ڈا نے اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں چھیڑی۔ پہلے نصابی سلسلے کے آخری ہفتے میں شور شراب اور بھی بڑھ گیا۔ ژلبال کے بارے میں ہر طرف چہ میگویاں ہونے لگیں۔ کئی افواہوں نے بھی سر اٹھایا۔ ہیری کو ان میں سے آدھی باتوں پر ذرا بھی یقین نہیں تھا۔ تقریب کو رنگیں بنانے کیلئے ڈبل ڈور نے میدم روز مرتا کو آٹھ سو بیل بڑی سسر کا آرڈر دیا تھا۔ بہر حال یہ سچ تھا کہ انہوں نے ”وریڈ سسٹرز“ کو ہو گو ٹس میں آنے کی دعوت دی تھی۔ ہیری نہیں جانتا تھا کہ وریڈ سسٹرز کون تھیں؟ کیونکہ وہ جادو گروں کی ریڈ یونیورسٹی نہیں سنتا تھا۔ جو لوگ ڈبلیوڈبلیوائیں (WWN) کی نشریات سنتے جو ان ہوئے تھے ان کی ہیجان انگیزی سے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ ایک جادو گروں کی بہت ہی مشہور گیت گانے والی گلوکاری میں تھی جنہوں نے اپنا ایک گروپ تشكیل دے رکھا تھا۔

پسہ قامت پروفیسر فلنت وک جیسے کچھ اساتذہ نے جب یہ دیکھا کہ طلباء کا دھیان کہیں اور ہے تو انہوں نے پڑھانا بند کر دیا۔ پروفیسر فلنت وک نے طلباء کو بدھوا لے دن اپنی کلاس میں ہنسنے کھینے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے اپنے پیر یڈ کا زیادہ وقت ہیری سے گفتگو میں گزارا۔ وہ اس سے جادوئی پرواز کے ان جادوئی کلمات کے بارے میں بات چیت کرتے رہے جس کا استعمال ہیری نے سفر لیتی ٹورنامنٹ کے پہلے ہدف میں کیا تھا۔ خصوصاً جادوئی چھپری کے ساتھ فائر بولٹ کے تعلق کو جوڑنا یعنی سحر آمیزی ان کا پسندیدہ موضوع رہا۔ باقی اساتذہ اتنے مہربان ثابت نہیں ہوئے تھے۔ ژلبال جیسی روایتی تقریب کیلئے کوئی بھی چیز پروفیسر بینز کو ممتاز نہیں کر پائی، انہوں نے کسی بھی عمل کا اظہار کئے بغیر غوبلن کی بغاوت کے بارے میں اپنے نوٹس کا پورا سبق انہیں پڑھایا..... پروفیسر بینز نے جب اپنی موت کو بھی پڑھانے کے بیچ میں نہیں آنے دیا تھا تو وہ کرسمس جیسی چھوٹی چیز کی وجہ سے پڑھانا کیسے چھوڑ سکتے تھے۔ یہ بڑی تعجب انگیز بات تھی کہ وہ غوبلن کی بغاوت اور اس کے سرتاسری کی تاریخ کو پرسی کی کڑا، ہی کی سطحی موٹائی جتنی طوالت دے سکتے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر موڈی نے انہیں کلاس کے آخری پل تک پڑھایا۔ ظاہر ہے کہ سنیپ نے انہیں کلاس میں کھینے کی آزادی نہیں دی تھی۔ اس بات کی اتنے ہی امکانات تھے جتنے اس بات کیلئے کہ وہ ہیری کو گود میں لے لیں۔ انہوں نے سبھی طلباء کو درشت آواز میں گھورتے ہوئے آگاہ کیا کہ وہ نصابی سلسلے کی آخری کلاس میں ان پر تیریاق سیال کی جانچ کریں گے۔

”وہ بہت کینہ پور ہیں!“ رون نے جل بھن کر اس رات کو گری فنڈر کے ہال میں کہا۔ ”آخر سب ہمارا امتحان لے رہے ہیں۔“  
دہرائی کا بوجھ لا دکر نصابی سلسلے کی آخری سہ ماہی کو بر باد کر رہے ہیں۔“

”ہونہہ..... ویسے تم زیادہ محنت تو کرنہیں رہے ہو۔“ ہر ماہنی نے اپنے جادوئی مرکبات کے نوٹس کے اوپر سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ رون دھماکے دار تاش کی گلڈی سے پتے نکال نکال کر ایک عمارت بنانے کی کوشش کر رہا تھا جو مالکوؤں کے تاش کے پتوں سے زیادہ مشکل کام تھا کیونکہ اس بات کا قوی امکان تھا کہ کسی بھی پل دھماکے کے ساتھ پوری عمارت بکھر جائے گی۔

”ہر ماہنی کرسمس پاس آ رہی ہے، ہے نا؟“ ہیری نے امید بھری آواز میں کہا۔ وہ آگ کے پاس کرتی پر بیٹھ کر دسویں مرتبہ توپوں پر اڑان، نامی کتاب پڑھ رہا تھا۔ ہر ماہنی نے اس کی طرف کڑی نظروں سے دیکھا۔

”مجھے لگتا تھا کہ تم کوئی ڈھنگ کا کام کرو گے ہیری! بھلے ہی تم اس وقت تیریاق سیال کے بارے میں پڑھنا نہ چاہ رہے ہو.....“  
”مثلاً.....“ ہیری نے کہا جب اس نے دیکھا کہ توپ کے ایک اڑا پچی جوئے جو نکنس نے ایک بالجر کو قص کرتی چاگاڑوں والے محل کی طرف مار دیا تھا۔

”سنہری انڈہ.....“ ہر ماہنی نے آہستگی سے کہا۔

”چھوڑ و بھی ہر ماہنی! میرے پاس چوبیس فروری تک کا وقت ہے۔“ ہیری نے کہا۔

اس نے سنہری انڈے کو بالائی منزل پر اپنے صندوق میں بند کر دیا تھا اور اسے پہلے ہدف کے جشن کے بعد اب تک نہیں کھولا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

تھا۔ ابھی بھی اس کے پاس ڈھائی مہینے کا وقت باقی تھا۔ تب تک وہ سمجھ رہی لے گا کہ اس روتنی ہوئی چیخ کا آخر کیا مطلب ہو سکتا تھا؟ ”لیکن اس کا حل تلاش کئی ہفتے لگ سکتے ہیں۔“ ہر ماہنی نے کہا۔ ”اگر باقی چمپین کو معلوم ہو گیا کہ اگلا ہدف کیا ہے اور تمہیں یہ معلوم نہ ہو پایا تو تم بڑی مشکل میں پھنس جاؤ گے.....“

”اسے پریشان مت کرو ہر ماہنی!..... اسے تھوڑے آرام کی ضرورت ہے۔“ رون نے کہا اور اس نے آخری دوپتے اپنی عمارت کی چوٹی پر رکھ دیئے۔ اچانک سبھی پتے ایک زوردار دھماکے کے ساتھ بکھر گئے اور انہوں نے اس کی بھنوئیں جلا ڈالی تھیں۔

”بہت اچھے نشان بنے ہیں..... یہ تمہارے رقص کی تقریباً پوشک کے ساتھ خوب میل کھائیں گے۔“ یہ فریڈ اور جارج تھے۔ وہ بھی ہیری، رون اور ہر ماہنی کے ساتھ وہاں بیٹھ گئے جب رون یہ معاشرہ کرنے لگا کہ کتنا نقصان ہوا تھا۔

”رون! کیا ہم پگ وجیوں کا استعمال کر سکتے ہیں؟“ جارج نے پوچھا۔

”نہیں! وہ پہلے ہی ایک خط پہنچانے کیلئے گیا ہوا ہے۔“ رون نے کہا۔ ”کیوں.....؟“

”کیونکہ جارج اسے اپنا ساتھی رقصہ بنانا چاہتا ہے!“ فریڈ نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

”کیونکہ ہم اس سے خط پہنچوانا چاہتے ہیں، احمد کہیں کے.....“ جارج نے کہا۔

”اوہ! تم دونوں کے خط لکھ رہے ہو؟“ رون نے تجسس سے پوچھا۔

”اپنی ٹانگ بلاوجہ بیچ میں مت اڑا کر رہنے..... میں تمہاری ٹانگ بھی جلا دوں گا۔“ فریڈ نے اپنی نسلی چھڑی دھماکے دار آواز میں لہراتے ہوئے کہا۔ ”تو..... تم لوگوں نے ساتھی رقصہ کا بندوبست کر لیا ہے.....؟“

”نہیں.....“ رون نے ڈھیلے لبھے میں کہا۔

”ویکھو! جلدی کرو رہے تمام اچھی لڑکیاں ہاتھ سے پھسل جائیں گی اور جو بچیں گی.....“

”تمہارے ساتھ کون جا رہی ہے؟“ رون نے سوال کیا۔

”امنجلینا!“ فریڈ نے بنا جھکے زور سے جواب دیا۔

”کیا؟..... تم نے اس سے پوچھ لیا؟“ رون نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

”اوہ اچھا یاد دلا یا..... ابھی پوچھ لیتا ہوں۔“ فریڈ نے کہا۔ اس نے اپنا سر گھما یا اور ہال میں زور سے چلا یا۔ ”بات سنوا امنجلینا!“ وہ آگ کے پاس بیٹھ کر مس سپن نٹ سے باتیں کر رہی تھی۔ اس نے پلٹ کر فریڈ کی دیکھا۔ ”کیا بات ہے.....؟“ اس نے وہیں سے پوچھا۔

”میرے ساتھ رقص کرو گی؟“

امنجلینا نے فریڈ کی طرف غور سے دیکھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

326

”ٹھیک ہے۔“ اس نے کہا اور دوبارہ ایسا سے باتیں کرنے میں مصروف ہوئی۔ اس کے چہرے پر اب مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

”دیکھا؟“ فریڈ نے ہیری اور رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کتنا آسان کام ہے؟“ وہ کھڑا ہوا جمائی لیتا ہوا بولا۔ ”جارج چلو! ہم سکول کے الٹو کا استعمال کر لیتے ہیں۔“

وہ دونوں چلے گئے۔ رون نے اپنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے اور اپنی جادوئی تاش کے جلے ہوئے پتوں کے اوپر سے ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

”ہمیں اب جلدی ہی کچھ کرنا ہوگا..... کسی لڑکی سے پوچھنا ہی ہوگا۔ فریڈ صحیح کہہ رہا ہے۔ ہم یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہمیں چڑیوں کے ساتھ رقص کرنا پڑے۔“

”کیا کہا..... کس کے ساتھ؟“ ہر ماں نے غصے سے چیخ کر کہا۔

”دیکھو! ایلا ڈزے میجان کے ساتھ رقص کرنے سے بہتر یہی ہوگا کہ میں اکیلا ہی رقص کر لوں۔“ رون نے کندھے اپکاتے ہوئے کہا۔

”اس کے مہا سے پہلے کی بہبود کافی ٹھیک ہو چکے ہیں..... اور وہ دل کی بہت اچھی ہے۔“ ہر ماں نے اس کی طرفداری کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس کی ناک تو تھوڑی ٹیڑھی ہی ہے نا!“ رون نے جلدی سے کہا۔

”اچھا اب سمجھی!“ ہر ماں نے چیخ کر کہا۔ ”تو بات یہ ہے کہ تم لوگ سب سے خوبصورت دکھائی دینے والی لڑکی کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہو، بھلے ہی اس کا رو یہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو؟“

”ہاں یہی بات ہے!“ رون نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

”میں سونے جا رہی ہوں۔“ ہر ماں نے غصے سے کہا اور آگے مزید کچھ کہے بغیر دندناتی ہوئی لڑکیوں کے کمرے کی طرف چلی گئی۔



ہو گوڑس کے اساتذہ اور دیگر عملہ بیاوس بیٹن اور ڈرم سٹر انگ سکولوں کے مہمانوں کو متاثر کرنے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ کرسمس پر سکول کی بہترین ترکین و آرائش کی جا رہی تھی۔ سجاوٹ پوری ہونے کے بعد ہیری نے دیکھا کہ اس بار سکول جتنا شاندار دکھائی دے رہا تھا اتنا پہلے کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔ سنگ مرمر کی ٹیڑھیوں کے جنگلے پر برف سے بننے ٹھوں کھمبے لگے ہوئے تھے۔ بڑے ہال میں لگے بارہ کرسمس کے درخت چمکدار گل ذخیرہ کی تباہ روشنی میں دمک رہے تھے اور ان پر اصلی سنہرے الوؤں کو بھی بھایا گیا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

327

تھا۔ قد بھی جنگجوؤں کے آہنی لباس پر ایسا جادو کر دیا گیا تھا کہ جب بھی کوئی ان کے پاس سے گزرتا تھا، وہ کسمس کے گیت گانے لگتے تھے۔ یہ بڑا لچک پلگتا تھا کہ خالی آہنی خود گیت گائیں۔ اور آہنی دھارے و فادر و مل کر خوشیاں بانٹیں۔ جبکہ اسے صرف نصف آئی الفاظ معلوم ہوں۔ کئی بار چوکیدار مسٹر پیٹچ نے شرارتی پیوس کو ان آہنی لباسوں میں سے باہر نکالا تھا جو وہاں چھپ کر گیتوں میں اپنی بھدی آواز کو بے سرے انداز میں ملا دیتا تھا۔

اب بھی ہیری نے چو سے رقص کا ساتھی بننے کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ وہ اور رون بہت گھبرا رہے تھے حالانکہ جیسا ہیری نے کہا، رقص اس ساتھی نہ ملنے پر رون، ہیری جتنا حمق نہیں دکھائی دے گا۔ ہیری کو تو دوسرے چمپین کے ساتھ مل کر رقص کی شروعات کرنا تھیں۔ ”مجھے لگتا ہے، ما یوس ما ٹیل سے ہی کام چلانا پڑے گا۔“ اس نے آہستگی سے کہا۔ ما یوس ما ٹیل اس چڑیل کا نام تھا جو دوسری منزل پر لڑکیوں کے باتحروم میں منڈلاتی رہتی تھی۔

”ہیری..... ہمیں اس کام کیلئے اپنی کمرکس لینی چاہئے۔“ رون نے جمعہ کی صبح کہا۔ اس نے یہ بات اس انداز میں کہی تھی جیسے انہیں کسی دشمن قلعے کو فتح کرنا ہو۔ ”جب ہم آج رات کو ہاں میں واپس آئیں گے تو ہم دونوں کے ہی پاس اپنی اپنی ساتھی ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے!“ ”ٹھیک ہے.....“ ہیری نے جواب دیا۔

لیکن اس دن جب بھی اسے چو چینگ دکھائی دی..... پیر یڈ کے دوران کے اوقات میں، دوپہر کے کھانے کی میز پر اور جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں جاتے ہوئے..... تو ہر بار اس کی سہمیاں اسے گھیرے ہوئے تھیں۔ کیا وہ کہیں بھی تھا نہیں جاتی ہے؟ کیا وہ اسے باتحروم جاتے ہوئے روک کر بات کر سکتا تھا؟ لیکن نہیں! وہ تو وہاں بھی چار پانچ سہمیلیوں کے ساتھ جاتی تھی۔ بہر حال، اگر اس نے جلدی ہی ایسا نہیں کیا تو کوئی دوسرے چو چینگ کے سامنے ساتھی رقصہ بننے کی فرماں ش کر ڈالے گا۔

سنیپ کے تریاق سیال والے پیر یڈ میں توجہ کو یک سورکھنا اس کیلئے کافی مشکل ہو گیا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ سب سے خاص چیز یعنی زہر مہرہ ڈالنا ہی بھول گیا۔ اس کی وجہ سے اسے سنیپ کی کڑوی باتوں کے ساتھ ساتھ بہت ہی کم نمبر مل پائے۔ ویسے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو اس کام کو کرنے کی ہمت باندھ رہا جو اسے انجام دینا تھا اور ہر حال میں کرنا ہی تھا۔ گھنٹی بجتے ہی اس نے جھپٹ کر اپنابستہ اٹھایا اور تھہ خانے کے دروازے کی طرف لپکا.....

”میں تم سے کھانے کی میز پر ملتا ہوں۔“ اس نے رون اور ہر ماٹی سے کھا اور بالائی منزل کی طرف دوڑ لگا دی۔ اسے چو چینگ کو تھنائی میں بلا کر بات کرنا ہوگی۔ بس اتنی سی بات تھی..... وہ بھری ہوئی راہداری میں اس کی تلاش کرنے لگا اور اسے جلدی ہی وہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے کلاس سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے گئی۔

”سنو..... چو! کیا میں تم سے ایک منٹ بات کر سکتا ہوں؟“

چوکے آس پاس کھڑی سمجھی لڑکیاں کھی کھی کرنے لگیں۔ ہیری نے غصے سے سوچا کہ ’کھی کھی، کوئی قانونی قرار دے کر اس پر پابندی عائد کر دینا چاہئے لیکن چوچینگ نے کھی کھی نہیں کی۔ اس کے بجائے اس نے کہا۔ ”ٹھیک ہے.....“ اور پھر وہ اپنی سہیلیوں سے ہٹ کر اس کے پاس آگئی۔ ہیری نے جیسے ہی اس کی طرف غور سے دیکھا تو اس کے پیٹ میں کھلبی سی مج گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی کھائی میں گر رہا ہو۔

”ار.....“ وہ ہکلا یا۔

وہ اس سے نہیں پوچھا پا رہا تھا۔ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا تھا لیکن اسے ایسا کرنا ہی تھا۔ چو جیران ہو کر اسے دیکھتی رہی۔ ہیری اپنی زبان کو صحیح طریقے سے گھما پائے اس سے پہلے ہی الفاظ اس کے منہ سے نکلتے چلے گئے۔

”میر ساقص ارجل گائی؟“ وہ ہکلا کر لفظوں کو بے معنی بنارہا تھا۔

”کیا کہا..... میں کچھ سمجھی نہیں؟“ چوچینگ نے پوچھا۔

”کیا تم..... کیا تم میرے ساتھ رقص کرنا پسند کرو گی؟“ ہیری نے خود کو سنبھالتے ہوئے دھمے لجھے میں کہا۔ اس کا چہرہ یکدم سرخ کیوں پڑ گیا تھا کیوں .....؟

”اوہ.....“ چوچینگ نے گھری سانس لے کر کہا۔ اس کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا تھا۔ ”اوہ! ہیری..... مجھے سچ مج افسوس ہے.....“ اور اس کے چہرے پرتاسف بھرے جذبات پھینے لگے۔ ”میں نے پہلے ہی کسی اور سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے ساتھ رقص میں شامل ہوں گی.....“

”اوہ.....“ ہیری کے منہ سے بے ساختہ لکلا۔

یہ عجیب تھا۔ ایک پل پہلے اسے لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے سینے پر سانپ رینگ رہا ہو لیکن اب تو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کا سینہ ہی نہیں تھا۔

”اوہ ٹھیک ہے.....“ اس نے کہا۔ ”کوئی پریشانی نہیں.....“

”مجھے سچ مج افسوس ہے.....“ چوچینگ نے دوبارہ کہا۔

”کوئی بات نہیں.....“ ہیری نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہیں کھڑے رہے پھر چوبولی۔ ”اچھا!“

”ہاا!“ ہیری نے مسحور کرن لجھے میں کہا۔

”اچھا چلتی ہوں.....“ چوچینگ نے کہا۔ اس کا چہرہ اب بھی بہت لال تھا۔ وہ دور جانے لگی۔ ہیری خود کو روک پاتا اس سے پہلے ہی اس کے منہ سے الفاظ خود بخود نکل گئے۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

329

”ویسے تم کس کے ساتھ جا رہی ہو؟“

”اوہ.....سیدرک کے ساتھ.....سیدرک ڈیگوری کے ساتھ۔“ چونے مڑ کر کہا۔

”اوہ اچھا.....ٹھیک ہے!“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کے سینہ دوبارہ لوٹ آیا تھا اب ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے اس پر

بہت وزنی پتھر کھدیا ہو۔

رات کے کھانے کے بارے میں بھول کر وہ گم صمدمہیرے دھیرے گری فنڈر مینار کی بل دار سیڑھیوں کی طرف چلنے لگا۔ ہر قدم پر چوکی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ ”سیدرک!“

کچھ عرصہ پہلے سے وہ سیدرک کو پسند کرنے لگا تھا، وہ اس بات کو بھی نظر انداز کرنے کیلئے تیار ہو گیا تھا کہ سیدرک نے ایک بار اسے کیوں نہ ہرا�ا تھا۔ وہ وجہ ہے جوان اور ہر دعڑی زیبھی تھا اور لگ بھگ سمجھی کا پسندیدہ چمپن بھی تھا۔ اب اسے اچانک لگا کہ سیدرک دراصل ایک بیکار اور نکماڑ کا تھا جس میں رتی بھر بھی عقل نہیں تھی۔

”پریوں کا اجالا.....“ اس نے دھیرے سے فربہ عورت کو مناسب کر کے کہا۔ شاخت پچھلے ہی دن بدل گئی تھی۔

”ہاں سچ مجھ!“ فربہ عورت نے خوشی سے کہا اور جب وہ اسے راستہ دینے کیلئے جھکی تو اس نے اپنا نیا بھڑکیلا بالوں کا پراندہ اچھا کر پچھے پھینکا۔

ہاں میں داخل ہونے کے بعد ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ اسے یہ دیکھ کر جیرانی ہوئی کہ رون دور والے ایک کو نے میں اداس بیٹھا ہوا تھا۔ جینی بھی اس کے پاس بیٹھی تھی اور اس سے دھیرے دھیرے با تین کر رہی تھی۔

”کیا ہوا.....رون؟“ ہیری نے ان کے پاس پہنچتے ہی پوچھا۔

رون نے ہیری کی طرف دیکھا، اس کے چہرے پر دہشت کے آثار پھیلے ہوئے تھے۔

”میں نے ایسا کیوں کیا؟“ اس نے ہٹ بٹائی ہوئی آواز میں کہا۔ ”میں نہیں جانتا کہ میں نے آخر ایسا کیوں کیا؟“

”ہوا کیا.....کیا ہو گیا؟“ ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

”اس نے.....آہ.....فلیور ڈیلا کور کو ساتھی رقصہ بننے پیش کر دی تھی.....“ جینی نے ہیری کی حیرت کم کرتے ہوئے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اسے اپنی مسکراہٹ کو روکنے میں بہت مشکل ہو رہی تھی لیکن وہ ہمدردی سے رون کا ہاتھ تھپٹھپارہی تھی۔

”تم نے ایسا کیوں کیا؟“ ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

”میں نہیں جانتا کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟“ رون نے دوبارہ ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ ”میرا دماغ جانے کہاں چلا گیا تھا؟“ وہاں پر لوگ تھے..... چاروں طرف..... میں دیوانہ سا ہو گیا۔ سمجھی لوگ دیکھ رہے تھے۔ میں یہ وہی ہاں میں اس کے پاس سے گزر رہا تھا..... وہ وہاں پر ڈیگوری سے با تین کر رہی تھی..... اور اچانک یہ بات میرے منہ سے نکل گئی..... اور میں نے اس سے پوچھ لیا.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

330

رون نے ندامت سے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیکن اس نے بات جاری رکھی حالانکہ اس کے الفاظ بمشکل سنائی دے رہے تھے۔ ”اس نے میری طرف دیکھا جیسے میں کوئی سمندری گھونٹھایا کوئی مکڑی ہوں..... اس نے جواب تک نہیں دیا اور پھر..... مجھے تھوڑا ہوش آگیا اور میں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا.....“

”اس کی رگوں میں موتی کا خون دوڑ رہا ہے۔“ ہیری نے گہری سانس لیکر کہا۔ ”تمہارا اندازہ بالکل صحیح تھا اس کی دادی ایک موتی ہی تھی..... اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ جب تم اس کے پاس سے گزرے تھے، اس وقت وہ ڈیگوری پر سحر کر رہی ہو گی اور تم بھی اس کے سحر کا اثر ہو گیا ہو گا۔ لیکن وہ اپنا وقت بر باد کر رہی تھی کیونکہ ڈیگوری تو چوچینگ کے ساتھ جا رہا ہے۔“

رون نے نظریں اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

”میں نے چوچینگ سے ابھی ابھی رقص میں ساتھی بننے کیلئے پوچھا تھا، اسی نے مجھے بتایا۔“ ہیری نے ڈیگوری آواز میں کہا۔  
جینی نے اچانک مسکرانا بند کر دیا۔

”یہ تو دیوانگی ہے.....“ رون بولا۔ ”اب صرف ہم بچے ہیں جن کی کوئی ساتھی رقص نہیں ہے..... اور نیول بھی..... ذرا سوچو رو سہی، اس نے کس سے پوچھا تھا..... ہر ماں سے؟“

”کیا.....؟“ ہیری یہ حیرت انگیز خبر سن کر پوری طرح شش دررہ گیا تھا۔

”ہاں! میں جانتا ہوں۔“ رون نے کہا۔ ہنسنے کی وجہ سے اس کے چہرے کی اڑی زنگت پکھ پکھ حال ہونے لگی تھی۔ ”نیول نے مجھے جادوئی مرکبات کی کلاس کے بعد بتایا تھا۔ اس نے کہا کہ ہر ماں سے اس کے لئے ہمیشہ اچھے رو یہ رکھتی ہے اور پڑھائی میں بھی اس کی معاونت کرتی ہے..... لیکن ہر ماں نے نیول سے کہہ دیا کہ وہ کسی اور کے ساتھ جا رہی ہے۔ ہاں! جیسے یہ سچ ہو سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس نے بہانہ بازی سے کام لیا ہو گا۔ وہ نیول کے ساتھ نہیں رقص نہیں کرنا چاہتی ہو گی؟“

”ایسا مت کہو.....؟“ جینی نے منہ بنا کر کہا۔ ”ہنسومت.....؟“  
اسی وقت ہر ماں تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوئی۔

”تم دونوں کھانے کی میز پر کیوں نہیں آئے؟“ اس نے قریب آ کر دریافت کیا۔

”کیونکہ..... اوہ!“ جینی نے کہا۔ ”تم دونوں ہنسنا بند کرو..... کیونکہ یہ دونوں جن لڑکیوں کو اپنی ساتھی بانا چاہتے تھے انہوں نے ان کی پیشکش ٹھکرایا.....؟“

یہ سن کر ہیری اور رون دونوں کی ہنسی رُک گئی۔

”بہت بہت شکر یہ جینی!“ رون نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

”کیا سب اچھی لڑکیاں ہاتھ سے نکل گئی رون؟“ ہر ماں نے فخر کے ساتھ پوچھا۔ ”کیا اب ایلا ڈزے میجان خوبصورت لگنے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

331

گلی ہے؟ مجھے یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں تمہیں کوئی ناکوئی مل، ہی جائے گی جو تمہاری رقصہ ساتھی بننے کیلئے تیار ہو جائے گی۔“  
لیکن رون ہر ماہنی کی طرف ایسے گھور ہاتھا جیسے اچانک وہ اسے مومنی دکھائی دینے لگی ہو۔

”ہر ماہنی! نیول نے ٹھیک ہی کہا..... تم بھی تو لڑکی ہو.....“

”اوہ! کیا خوب پہچانا!“ ہر ماہنی زہریلی آواز میں بولی۔

”تم ہم میں کسی کے ساتھ چل سکتی ہو؟“

”نہیں..... میں نہیں چل سکتی!“ ہر ماہنی نے سپاٹ لبجے میں جواب دیا۔

”اوہ چھوڑ و بھی!“ رون نے بے چینی سے کہا۔ ”ہمیں ساتھی کی ضرورت ہے، اگر ہمارے پاس کوئی ساتھی نہیں ہو گی اور باقی سب کے پاس ہو گی تو ہم سچ مج گدھ لگیں گے.....“

”میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی ہوں۔“ ہر ماہنی نے دوبارہ کہا جواب شرما رہی تھی۔ ”کیونکہ میں پہلے ہی کسی کے ساتھ جانے کیلئے ہاں کہہ دی ہے.....“

”نہیں ایسا نہیں ہو سکتا.....“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”تم نے تو ایسا صرف نیول سے چھٹکارا پانے کیلئے کہا ہو گا۔“

”اوہ اچھا!.....؟“ ہر ماہنی نے کہا اور اس کی آنکھیں خطرناک طریقے سے چمکنے لگیں۔ ”رون! میں لڑکی ہوں۔ یہ پہچانے میں تمہیں تین سال لگ گئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی اور یہ بات نہیں پہچان پائے گا۔“

رون نے اس کی طرف گھور کر دیکھا پھر وہ دوبارہ مسکرانے لگا۔

”ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے! ہم جانتے ہیں کہ تم لڑکی ہو۔“ اس نے کہا۔ ”اب تو ٹھیک ہے؟ کیا اب تم ہمارے ساتھ چلو گی؟“

”میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا ہے۔“ ہر ماہنی غصے سے بھپر کر گرا تی۔ ”میں کسی اور کے ساتھ جا رہی ہوں۔“ اس کے بعد وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی لڑکیوں کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

”وہ یقیناً جھوٹ بول رہی ہے؟“ رون نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

”نہیں.....“ جینی نے فوراً کہا۔

”تو تم جانتی ہو کہ وہ کس کے ساتھ جا رہی ہے؟“ رون نے تیکھی نظروں سے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں! مگر میں یہ نہیں بتاؤں گی کیونکہ اس کا بخی معاملہ ہے.....“ جینی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“ رون نے بہت اُداسی سے کہا۔ ”معاملہ اب احمدقارا ہے، ہوتا جا رہا ہے۔ جینی! تم ہیری کے ساتھ چلی جاؤ اور میں بس.....“

”میں نہیں جا سکتی۔“ جینی بولی اور اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔ ”میں تو نیول کے ساتھ جا رہی ہوں۔ جب ہر ماہنی نے اسے منع کر دیا تھا تو اس نے مجھے پیش کر دی تھی اور نے سوچا..... دیکھو..... میں ویسے تو رقص تقریب میں جا رہی نہیں سکتی..... میں ابھی چوتھے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

332

سال میں نہیں ہوں۔” اس نے دکھی لججے میں کہا۔ ”میں سوچتی ہوں کہ میں نیچے جا کر کچھ کھانا کھالوں۔“ وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی اور سر جھکا کر تصویر کی طرف بڑھی اور پھر باہر نکل گئی۔

رون نے ہیری کی طرف اور ہیری نے رون کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

”ان لڑکیوں کو ہو کیا گیا ہے؟“ رون بڑھا ایسا۔

لیکن اسی وقت ہیری کو پاروتو پاٹیل تصویر کے راستے اندر آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے پیچھے پیچھے لیونڈر براؤن بھی تھی۔ اب فیصلہ کن قدم اٹھانے کا وقت آچا تھا۔

”یہیں رکو!“ ہیری نے رون سے کہا پھر وہ سیدھا پاروتو کے پاس چلا آیا اور بولا۔

”پاروتو..... کیا تم میری ساتھی رقصہ بننا پسند کرو گی؟“ پاروتو کھی کھی کرنے لگی۔ ہیری نے بمشکل اس کے سنجیدہ ہونے کا انتظار کیا حالانکہ اس دوران اس کی انگلیاں چونگے کی جیب میں بھینچ گئی تھیں۔

”میں تیار ہوں!“ پاروتو نے آخر کار سرخ چہرے کے ساتھ جواب دیا۔

”شکریہ!“ ہیری نے اطمینان کی سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”لیونڈر! کیا تم رون کی ساتھی بننا پسند کرو گی؟“

”وہ سہمیں کے ساتھ جا رہی ہے ہیری!“ پاروتو پاٹیل نے بتایا اور پھر وہ دونوں کھی کھی کرنے لگیں۔ ہیری نے آہ بھری۔

”کوئی اور لڑکی نہیں ہے جو رون کے ساتھ جائے سکے؟“ اس نے دھیمی آواز میں کہا تاکہ رون اس کی بات نہ سن سکے۔

”ہر ماہی گرینجر کو کیا ہوا؟“ پاروتو نے حیرت سے پوچھا۔

”وہ کسی اور کے ساتھ جا رہی ہے.....“

پاروتو اور لیونڈر دونوں یہ بات پر دم بخود دکھائی دیے لگیں۔

”اوووہ..... کس کے ساتھ؟“

”معلوم نہیں!“ ہیری نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔ ”تو تمہارے خیال میں رون کی ساتھی کون بن سکتی ہے؟“

”دیکھو.....“ پاروتو دھیمی آواز میں بولی۔ ”مجھے لگتا ہے کہ میری بہن پدماشاید تیار ہو جائے..... وہ ریون کلا میں پڑھتی ہے۔

اگر تم چاہو تو میں اسے بات کر سکتی ہوں؟“

”ہاں! یہ بہت اچھا ہے گا۔“ ہیری نے کہا۔ ”اس نے پوچھ کر مجھے جلدی بتا دینا۔“

اور وہ رون کے پاس لوٹ آیا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ رقص تقریب دلچسپ کم اور دشوار زیادہ تھی اور وہ امید بھی کر رہا تھا کہ

پدم اپاٹیل کی ناک بالکل سیدھی ہو گی اور رون کو پسند آئے گی۔

تینسوال باب

## ذلیل رقص تقریب

چھٹیوں میں چوتھے سال کے طلباء کے سروں پر ہوم ورک کا بہت زیادہ بوجھ لا دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود سہ ماہی ختم ہونے کے بعد ہیری ہوم ورک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے باقی ساتھی طلباء کے ساتھ مل کر کرسمس کے پہلے ہفتے کا بھرپور لطف اٹھایا۔ گری فنڈر کے ہال میں تعطیلات میں بھی اتنی ہی بھیڑتھی جتنی کہ نصابی سہ ماہی کے دوران تھی۔ یہاں کسی قدر چھوٹا بھی لگنے کا تھا کیونکہ طلباء اب یہاں ہمیشہ زیادہ اودھم مچانے لگے تھے۔ فریڈ اور جارج کی کنگنی کریم نے کافی دھوم مچادی تھی اور چھٹیوں کے ابتدائی دنوں میں تو پورے ہال کے طلباء و طالبات کے پنکھے نکلنے لگے تھے۔ لیکن جلد ہی گری فنڈر کے طلباء نے یہ جان لیا تھا کہ کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز کھانے کے بارے میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ وہ اب کھانے پینے کی ہر چیز کو شک بھری نظروں سے دیکھتے تھے کہ کہیں اس کے اندر کنگنی کریم نہ چھپائی گئی ہو۔ جارج نے ہیری کو جو شیلے انداز میں بتایا کہ وہ اور فریڈ ایسی ہی ایک اور دلچسپ چیز کی تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ ہیری نے فوراً یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ مستقبل میں فریڈ اور جارج سے ایک چسپ تک نہیں لے کر کھائے گا۔ وہ ڈٹلی اور لوزہ ٹافی والا حادثہ ابھی تک نہیں بھول پایا تھا.....

میدان اور سکول پر اب موٹی برف گرنے لگی تھی۔ ہیگر ڈکی برف سے ڈھکی ہوئی زنگر بریڈ جیسی جھونپڑی کے پاس کھڑی بیاوسک بیٹیں کی نیلی بکھی اب برف سے جھے ہوئے کسی بڑے کدو کی مانند کھائی دیتی تھی۔ ادھر ڈرم سٹر انگ کے باد بانی جہاز پر بھی برف کی تہہ جم چکی تھی اور وہ بالکل سفید ہو چکا تھا۔ باورچی خانے میں گھر یلو خرس بڑی محنت سے طرح طرح کے بہترین گرم سوپ اور ذائقے دار پڈنگ بنانے میں مصروف رہتے تھے۔ کھانے میں صرف فلیور ڈیلا کور کو، ہی شکایت کرنے کیلئے کئی خامیاں نظر آپائیں۔

”ہو گوٹس کا کھانا بہت ثقیل ہوتا ہے۔“ انہوں نے فلیور کی شکایت بھری آواز سنی۔ جب وہ ایک شام بڑے ہال سے باہر نکلے (رون ہیری کے پیچھے چھپ کر چل رہا تھا اور اس بات کی پوری کوشش کر رہا تھا کہ فلیور اسے نہ دیکھے پائے) ”اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو میں یقیناً اپنی پوشک نہیں پہن پاؤں گی؟“

”اوہ یہ کتنے افسوس کی بات ہو گی؟“ ہر ماہنے نے اس کی بات پر ٹنکر تے ہوئے کہا۔ جب فلیور ہیرو نی ہال سے باہر نکل گئی۔ ”وہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

334

اپنے بارے میں بہت زیادہ فکر مندر رہتی ہے، ہے نا!“

”ہر ماںی!“ رون نے پوچھا۔ ”تم رقص میں کس کے ساتھ جا رہی ہو؟“

وہ اس سے بار بار یہی سوال پوچھتا رہتا تھا۔ اسے لگتا تھا کہ اگر وہ ہر ماںی سے ایسے وقت میں یہ سوال پوچھے گا جب اسے اس کی بالکل امید نہیں ہو گی تو ہو سکتا ہے کہ بے دھیانی میں وہ اسے بتا دے لیکن ہر ماںی نے منہ پھولा کر کہا۔ ”میں تمہیں نہیں بتاؤں گی، تم میرا مذاق اڑاؤ گے۔“

”تم مذاق کر رہے ہو، ویزی!“ ملفوائے نے ان کے پیچھے سے کہا۔ ”کہیں تم یہ تو نہیں کہہ رہے ہو کہ کسی نے اسے اپنے ساتھ رقص کرنے کی پیشکش کی ہے؟ اس لمبے دانتوں والی بذات مالگو کے ساتھ بھلا کون رقص کرنا چاہے گا؟“

ہیری اور رون تیزی سے پلٹ گئے لیکن ہر ماںی فوراً ملفوائے کے کندھے کے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے زور سے بولی۔ ”پروفیسر موڈی.....!“

ملفوائے کا چہرہ یکخت پیلا پڑ گیا اور وہ تیزی سے پلٹ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں پروفیسر موڈی کو چاروں طرف تلاش کرنے لگا۔ لیکن وہ اب بھی بڑے ہال میں اساتذہ والی میز پر بیٹھے گرما گرم سوپ کا لطف اٹھا رہے تھے۔

”تم چھوٹے نیولے ہو، ہے نا..... ملفوائے!“ ہر ماںی نے تیکھی آواز میں کہا اور پھر وہ ہیری اور رون کے ساتھ زور زور سے ہٹنے لگے اور سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔

”ہر ماںی!“ رون نے اس کی طرف نکھیوں سے دیکھا اور اچانک حیرانگی سے بولا۔ ”تمہارے دانت.....؟“  
”انہیں کیا ہوا؟“ پر ماںی نے پوچھا۔

”وہ پہلے کی بہبیت آگے دکھائی دے رہے ہیں..... اس طرف میرا دھیان ابھی ابھی گیا ہے.....“

”ظاہر ہے، وہ آگے ہی دکھائی دے رہے ہوں گے..... کیا تم یہ امید کر رہے تھے کہ میں ملفوائے کے دینے بڑے دانتوں کو سنبھال کر رکھوں گی؟“ ہر ماںی نے مسکرا کر کہا۔ ہیری کو وہ وقت یاد آگیا، جب سنیپ کے تھہ خانے میں ملفوائے سے مل بھیڑ میں اس کا جادوئی حملہ ہر ماںی کے چہرے پر جا گا تھا اور اس کے دانت گردن تک لمبے ہوئے گئے تھے۔

”نہیں میرا مطلب ہے کہ ملفوائے کے جادوئی حملے سے پہلے تمہارے دانت جیسے تھے، اب ویسے نہیں ہیں، بلکہ بہت مختلف ہو گئے ہیں..... وہ سب اب سیدھے ہیں اور..... ان کی ترتیب بھی بالکل درست ہو چکی ہے؟“

ہر ماںی اچانک بہت ہی شراری انداز میں مسکرائی۔ ہیری کا دھیان بھی اس طرف مبذول ہو کر رہ گیا۔ واقعی ہر ماںی کی مسکراہٹ اب پہلے کی بہبیت کافی الگ ہی دکھائی دے رہی تھی۔

”دیکھو!“ ہر ماںی نے کہا۔ ”جب میں میڈم پامفری کے پاس اپنے دانت صحیح کروانے کیلئے گئی تو انہوں نے مجھے ایک آئینہ دے

کر کہا کہ جب میرے دانت پہلے جتنی جسامت کے ہو جائیں گے تو میں انہیں روک دوں لیکن میں نے انہیں ..... روکنے میں تھوڑی دریگاڈی۔“ وہ ایک بار پھر کھل کر مسکراتی۔ ”میں ڈیڈی اس بات سے یقیناً خوش نہیں ہوں گے۔ میں انہیں کب سے منانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ مجھے اپنے دانت جادو سے چھوٹے کرنے دیں لیکن وہ انہیں تار سے بندھوانے کی ضد کرتے تھے۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ دونوں دانتوں کے ڈاکٹر ہیں اور ان کے لحاظ سے دانتوں جادو کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے ..... دیکھو! پک وجیوں لوٹ کر آ گیا ہے۔“

رون کا چھوٹا الٰ برف سے لدھے جنگل کے اوپر تیزی سے منڈلاتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے پیروں میں چرمی کاغذ کا بڑا لکڑا دور سے ہی بندھا ہوا دکھائی دے رہا۔ ان کے قریب سے گزرنے والے طباء پک وجیوں کو دیکھ کر کھلکھلا کر نہیں رہے تھے اور تیسرا سال میں پڑھنے والی کچھ لڑکیاں رُک کر بولنے لگیں۔ ”اوہ! اس چھوٹے الٰ کوتودیکھو! وہ کتنا پیارا ہے، ہے نا!“

”احمق کہیں کا.....“ رون بڑا بڑا یا۔ اس نے تیزی سے سیرھیوں پر چڑھ کر پک وجیوں کو پکڑ لیا اور اسے پھر پھڑاتے ہوئے دیکھ کر غرایا۔ ”تم خط لے کر سیدھے اس کے پاس نہیں آ سکتے جس کے نام خط آیا ہوتا ہے۔ نمود و نمائش کرنے کیلئے ادھرا دھر بھٹکنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھے!“

پک وجیوں نے چھکتی ہوئی کاکاری بھری اور یوں ظاہر کیا جیسے اس نے رون کی ڈانت کو ہوا میں اڑا کر رکھ دیا ہو۔ اس کا سر رون کی مٹھی کے اوپر سے ڈھک رہا تھا۔ اب تیسرا سال والی لڑکیاں بہت صدمے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

”یہاں سے دفع ہو جاؤ.....“ رون نے لڑکیوں سے غرا کر کہا اور اس مٹھی کو ہوا میں لہرا یا جس میں پک وجیوں پکڑا ہوا تھا۔ پک وجیوں ہوا میں اڑنے لگا اور خوشی سے چیخنے لگا۔ ”لو ہیری یہ لو!“ رون نے دھیرے سے کہا۔ جب تیسرا سال والی لڑکیاں بہت پریشان دکھائی دیتی ہوئی باہر جانے لگیں تو اس نے پک وجیوں کے پیرس سے سیریں کا جوابی خط کھینچ کر الگ کیا اور ہیری نے خط لے کر فوراً اپنے چوغے کی جیب میں محفوظ کیا اور پھر وہ اسے جلدی سے پڑھنے کیلئے گرد فنڈر ہال کی طرف چل دیئے۔

ہال میں بیٹھا ہوا ہر فرد اس وقت چھٹیوں کی مستی میں اتنا مشغول تھا کہ کسی کو یہ دیکھنے کی فرصت ہی نہیں ملی تھی کہ باقی لوگ کیا کر رہے ہیں۔ ہیری، رون اور ہر ماٹی سب لوگوں سے دور ہٹ کر ایک اندر ہیری کھڑکی کے پاس بیٹھ گئے۔ اس کھڑکی پر دھیرے دھیرے برف گر رہی تھی۔ ہیری نے دھیمی آواز میں خط پڑھ کر دونوں کو سنایا۔

پیارے ہیبدی!

ہمارا ٹیل کو مات دینے پر یے مد مبارک ہو۔ بس نے بھی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا، وہ اس وقت زیادہ خوش نہیں ہوا ہوگا۔ میں پشم آلووہ جادوئی کلمے کا مشورہ دینے والا تھا کیونکہ ڈریکن کی آنکوں کے بدن کا سب سے کمزور حصہ ہوتی ہے۔

”اوہ کیرم نے اسی کا استعمال کیا تھا.....“ ہر ماں نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

لیکن تمہارا طریقہ کار زیادہ عمدہ تھا۔ میں اسے جان کر بڑی سنسنی محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن اس پر کوہمنڈ میں مت آتا۔ پیدا! ابھی تم نے صرف ایک ہی ہدف پار کیا ہے۔ جس نے تمہارا نام مقابلوں میں ڈالا ہے، وہ اکر تمہیں نقصان پہنانا پاہتا ہے تو اسے ابھی مزید موقع ملیں گے۔ اپنی آنکھیں کھولی، رکھنا..... خاص طور پر جب وہ افراد تمہارے ارد گرد ہوں، جن کے بارے میں میں نے تمہیں خبردار کیا ہے اور خود کو مشکلات سے بچانا۔ پوری طرح سے ہوشیار رہنا۔

خط بوجیتے رہنا۔ میں اب بھی ہر غیر معمولی واقعے کے بارے میں جانتا پاہتا ہوں۔

سیدیں

”وہ تو بالکل موڈی جیسی باتیں کر رہا ہے۔“ ہیری نے خط کو چونے میں رکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ”کھلی بصارت! جیسے میں اپنی آنکھیں بند کر کے چلتا پھرتا ہوں اور دیواروں سے ٹکراتا رہتا ہوں.....؟“

”لیکن اس نے صحیح کہا ہے ہیری!“ ہر ماں نے جلدی سے کہا۔ ”ابھی تمہیں دو اہداف اور بھی پورا کرنا ہیں۔ تمہیں سچ مج اس انڈے کے سراغ کا پتہ لگانا چاہئے اور اس کا مطلب سمجھنے کی کوشش میں جست جانا چاہئے.....؟“

”ہر ماں! ابھی اس کے پاس بہت وقت ہے۔“ رون نے اسے جھوٹ کرنے کہا۔ ”شترنخ کھیلنا پسند کرو گے ہیری.....؟“

”ہاں ٹھیک ہے.....“ ہیری نے جواب دیا پھر وہ ہر ماں کے چہرے پر چھلیے تاثرات کو دیکھ کر بولا۔ ”دیکھو! میں اتنے شور و غل کے درمیان یکسوئی سے یہ کیسے سوچ سکتا ہوں؟ اتنے شور میں تو مجھے انڈے میں سے آنے والی آواز بھی سنائی نہیں دے گی۔“

”ہاں! یہ بات تو ہے۔“ ہر ماں نے آہ بھرتے ہوئے ان کے شترنخ کا کھیل دیکھنے کیلئے بیٹھ گئی۔ جس میں رون نے ہیری کو حیرت انگیز شہمات دے دی، جس میں اس کے دو بہادر پیادوں اور ایک خونخوار تشدید پسند گھوڑے نے نہایت عمدہ طریقے سے ہیری کے پیادوں کی غفلت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا تھا۔

☆☆☆☆

کرسمس کے دن ہیری اچانک بیدار ہو گیا۔ وہ اس بات پر حیران تھا کہ آخر اس کی نیند اچانک کیسے غائب ہو گئی؟ اس نے جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ انڈہ ہیرے میں دو بڑی بڑی سبز آنکھیں اسے گھور رہی ہیں۔ وہ آنکھیں اس قدر رندا یک تھیں کہ اس کی ناک ہیری کی ناک سے بس ٹکرانے ہی والی تھی۔

”ڈوبی.....!“ ہیری زور سے چینا اور گھریلو خرس کو اتنی تیزی سے دور ہٹایا کہ وہ اپنے پلنگ پر گرتے گرتے بچا۔ ”ایسا مت کیا کرو..... سمجھے!“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

337

”ڈوبی کو افسوس ہے سر!“ ڈوبی پر پیشانی سے بولا اور اس نے اپنے چہرے پر لمبی انگلیاں رکھ کر پیچھے کی طرف اچھل گیا۔ ”ڈوبی تو ہیری پوٹر کو بس کر سمس کی مبارکباد دینے کیلئے آیا تھا سر..... ہیری پوٹر نے کہا تھا کہ ڈوبی کبھی کبھار اسے ملنے آسکتا ہے سر!“

”ٹھیک ہے.....“ ہیری نے کہا۔ اس کے دل کی دھڑکن اب معمول پر آ رہی تھی لیکن اس کی سانسیں اب بھی تیز چل رہی تھیں۔

”آئندہ مجھے بس دھیرے سے ہلا کر جگا دینا۔ مجھ پر اس طرح کو دنے کی ضرورت نہیں ہے.....“

ہیری نے اپنے پلگ کے چاروں طرف پر دوں کو کھینچا اور بستر کے پاس پڑی تپائی سے اپنی عینک اٹھا کر لگائی۔ اس کی چیز کی آواز سن کر رون، سمیس، ڈین اور نیول بھی بیدار ہو گئے تھے۔ انہوں نے بھی اپنے پردے کھینچ کر باہر جھانکنے کی کوشش کی۔ ان کی آنکھیں نیند کے خمار میں ڈوبی ہوئی تھیں اور انہیں کھولنے میں دشواری ہو رہی تھی اس کے علاوہ ان کے بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔

”کسی نے تم پر حملہ کیا ہیری؟“ سمیس نے خوابیدہ لبجے میں پوچھا۔

”نہیں یہ تو صرف ڈوبی ہے.....“ ہیری نے جواب دیا۔ ”اب تم لوگ سوجاوی۔“

”نہیں..... تھے دیکھیں گے۔“ سمیس نے اپنے بستر کے پائیداؤں پر رکھے ہوئے بڑے ڈھیر کو دیکھ لیا تھا۔ رون، ڈین اور نیول نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ اب وہ بیدار تو ہو ہی چکے ہیں اس لئے اپنے تھفون کو دیکھنا زیادہ اچھا رہے گا۔ ہیری ڈوبی کی طرف مڑا جو اب گھبرا یا ہوا اس کے پلگ کے پاس کھڑا تھا۔ وہ اب بھی اس بات پر نہایت پریشان تھا کہ اس نے ہیری کی نیندا چاٹ کر دی تھی۔ اس کی ٹی کوزی کے اوپر پھندنے میں ایک کر سمس والا بھڑکیلا سجاوٹی موتی بندھا تھا۔

”کیا ڈوبی ہیری پوٹر کو کر سمس کا تھفہ دے سکتا ہے؟“ اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

”ہاں ہاں! کیوں نہیں.....“ ہیری نے کہا۔ ”میں نے بھی تمہارے لئے کچھ خریدا ہے۔“

یہ سراسر جھوٹ تھا۔ اس نے ڈوبی کیلئے کچھ نہیں خریدا تھا لیکن اس نے جلدی سے اپنا صندوق کھولا اور اس میں سے دو موزے نکالے جو کافی بڑی جسامت کے اور مڑے تڑے ہوئے تھے۔ سرسوں جیسے زر در گنت کے موزے اس کے سب سے پرانے اور گندے موزے تھے۔ ان موزوں کو کبھی ورنہ انکل پہننا کرتے تھے، ان کے تھوڑے زیادہ بڑے ہونے کی وجہ سے تھی کہ ہیری نے ان میں ایک سال سے زیادہ عرصے تک اپنا مخبر لٹوکو باہر نکالا اور ڈوبی کو موزے دیتے ہوئے کہا۔ ”معاف کرنا! میں انہیں گفت پیپر میں سجانا بھول گیا.....“

لیکن ڈوبی بہت خوش تھا۔

”موزے ڈوبی کے سب سے پسندیدہ کپڑے ہیں سر! ڈوبی کے پاس اب سات موزے ہو گئے ہیں سر.....“ اس نے آنکھیں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

338

چوڑی کرتے ہوئے کہا اور اپنے پرانی جرابیں اتار کر ورنن انگل کی جرابیں پہننے لگا۔ اس نے دونوں جرابوں کو پوری اونچائی تک اوپر کھینچا جس سے وہ اس کی رانوں کے اوپر چڑھ گئے اس کا نصف پاجامہ موزے کے نیچے چھپ گیا تھا۔ پھر اس نے اپنی چوڑی آنکھیں پھاڑ کر حیرانگی سے کہا۔ ”لیکن سر!..... دکان والے سے شاید کوئی غلطی ہو گئی ہے ہیری پوٹر!..... اس نے آپ کو دونوں ایک جیسے ہی موزے دے دیئے ہیں۔“

”واہ ہیری! تمہیں یہ بات کیوں نہیں نظر آئی؟“ رون اپنے پنگ سے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر بولا۔ جس کے بستر پر اب تنہ پر لپٹے ہوئے چمکیلے اور نگین کاغذوں کا پھٹا ہوا ڈھیر لگ چکا تھا۔ ”میں تمہیں ایک بات بتاؤں ڈوبی!..... مجھ سے یہ دو موزے لے لو۔ اب تم انہیں اور ہیری کے دیئے موزوں کے ساتھ بدل کر ان کی صحیح طریقے سے دوجوڑیاں بناسکتے ہو اور پہن سکتے ہو۔ اور یہ رہا تمہارا سوئٹر.....“

اس نے ابھی ابھی جو تخفہ کھولے تھے، ان میں مسزویزی کے بھیجے گئے بینگنی سجاوٹ والے پارسل میں سے بینگنی رنگ کے موزے اور ہاتھ سے بنائے ہوئے سوئٹر نکلا تھا۔ اس نے دونوں چیزیں ڈوبی کی طرف اچھال دیں۔

ڈوبی انہیں پا کر بے حد خوش دکھائی دینے لگا۔ اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر خوشی کے آنسو تیرنے لگے۔ اس نے رون کے سامنے بہت زیادہ نیچے جھکتے ہوئے تنظیمی سلام کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ پھر وہ اپنی کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔ ”سر! آپ بہت رحم دل ہیں۔ ڈوبی تو پہلے صرف یہی جانتا تھا کہ سر بہت بڑے جادوگر ہوں گے کیونکہ ہیری پوٹر کے سب سے اپھے دوست ہیں لیکن ڈوبی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ بہت نیک، صدر حرم، شریف الطبع، بے لوث، بخی اور مہربان بھی ہیں.....“

”یہ موزے ہی تو ہیں.....“ رون نے حیرت سے کہا۔ جس کے کان تھوڑے گلابی ہو گئے تھے حالانکہ اسے یہ بات سن کر بڑی مسرت ہوئی تھی۔ ”واہ ہیری!.....“ اس نے ابھی ابھی ہیری کا دیا ہوا تھنہ کھولا تھا جس میں سے ریشمی فروالا ہیٹ نکلا تھا۔ ”شاندار.....“ اس نے ہیٹ اپنے سر پر کھا۔ ہیٹ کا رنگ اس کے بالوں کے رنگ سے میل کھانے لگا۔

ڈوبی نے ہیری کو ایک چھوٹا پیکٹ تھما یا اس میں بھی موزے ہی تھے مگر درجنوں کے!

”ڈوبی نے انہیں خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے سر!“ گھریلو خرس نے خوشی سے کہا۔ ”ڈوبی نے اپنی تختواہ کے پیسوں سے اون خریدی تھی سر.....!“

بایاں موزہ چمکیلا سرخ تھا اور اس پر جھالریں اور ڈوریاں لگی ہوئی تھیں جبکہ دایاں موزہ طوٹے جیسا سبز تھا اور اس پر سنہری گیندوں کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

”یہ تو..... یہ تو..... سچ مجھ بہت اپھے ہیں!..... شکریہ ڈوبی!“ ہیری نے کہا اور ان جرابوں کو پہننے لگا۔ یہ دیکھ کر ڈوبی کی آنکھوں سے ایک بار پھر خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔

”ڈوبی کو اب جانا ہو گا سر! ہم لوگوں کو ابھی باور پچی خانے میں کرمسس کے بہت سارے پکوان تیار کرنا ہیں۔“ ڈوبی نے کہا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ جاتے جاتے وہ رون اور باقی سب کو کرمسس کی مبارکباد دینا نہیں بھولا تھا۔

ہیری کے باقی تھے ڈوبی کے دینے ہوئے عجیب موزوں سے زیادہ شاندار اور اطمینان بخش تھے۔ صرف ڈرسلی گھرانے کا دیا ہوا تھا، ہی ان میں سے واضح طور پر مستثنی تھا۔ انہوں نے اسے ایک ٹشوپپر بھیجا تھا۔ یہاب تک کاسب سے چھوٹا تھا۔ ہیری کو لگا کہ وہ بھی لوزہ ٹافی کو ابھی تک بھلانہیں پائے ہوں گے۔ ہر ماں نے اسے ایک کتاب دی تھی جس کا عنوان تھا: ”برطانیہ اور آرلینڈ کی کیوڈ چیمیں۔“ رون نے اسے گوبر پٹاخوں کا ایک بڑا پیکٹ دیا تھا۔ سیرلیں نے اسے ایک قلم چاقو بھیجا تھا۔ جود کیھنے میں تو قلم جیسا ہی تھا مگر اس کے بالائی دستے میں کئی اوزار پچھے ہوئے تھے، جن میں چاقو، سویاں اور طرح طرح کی چیزیں تھیں۔ اس نے بتایا تھا کہ ان کی مدد سے وہ کوئی تala، گانٹھ اور دوسرا چیزوں کو کھول سکتا تھا۔ ہیرڈ نے اسے چاکلیٹ سے بھرا ہوا بڑا ڈبہ بھیجا تھا جس میں ہیری کی پسندیدہ ٹافیاں تھیں..... بارٹی بات کی مختلف ذائقوں والی ٹافیاں، چاکلیٹی مینڈک، دوہر ادھما کہ کرنے والی چیونگم اور کانوں سے دھواں نکالنے والی جادوی ٹافیاں۔ ظاہر ہے کہ ممزودیزی نے ہمیشہ کی طرح اسے تھفے میں ایک نیا سویٹر ہی بھیجا تھا۔ یہ سبز رنگ کا تھا اور اس پر ڈریگن کی تصویر بنی ہوئی تھی..... ہیری کو لگا کہ چارلی نے انہیں ہارن ٹیل کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہو گا۔ ممزودیزی نے اپنے تھفے میں گھر پر تیار کی ہوئیں بہت ساری قیمتی کی کچوریاں بھی بھیجی تھیں۔

ہیری اور رون جا کر ہر ماں سے بھی ہال میں ملے اور وہ ایک ساتھ ناشستہ کرنے لگے۔ انہوں نے صحیح کا زیادہ تر وقت گری فنڈر ہال میں ہی گزارا۔ جہاں سبھی لوگ اپنے اپنے تھغوں کو دیکھ دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سمار ہے تھے۔ پھر انہوں نے بڑے ہال میں جا کر شاندار پکوانوں کا لطف اٹھایا۔ جس میں کم از کم سو بھنی ہوئی ٹرکیاں اور کرمسس پڈنگ شامل تھیں۔ وہاں پر جادوی پٹاخوں کا بڑا انبار موجود تھا۔

وہ دوپہر کو باہر کھلے میدان میں گھومنے لگئے۔ برف میں صرف ڈرم سٹر انگ اور بیاوس بیٹن کے طبلاء کے قدموں کے نشانات دکھائی دے رہے تھے۔ یہ نشان تھبھی بنے ہوں گے جب وہ کھانا کھانے کے بعد سکول سے واپس اپنے اپنے راستوں پر گئے تھے۔ ہیری، رون اور ویزلي جڑواں بھائی برف کے گولے بنایا کر ایک دوسرے کو مارتے رہے جبکہ ہر ماں اس کھیل میں شامل ہونے کے بجائے ایک طرف بیٹھ کر تماشا دیکھتی رہی۔ شام کے پانچ بجے اس نے کہا کہ وہ اب سکول میں واپس لوٹ رہی ہے کیونکہ اسے رقص کی تقریب کیلئے تیار ہونا ہے۔

”کیا تمہیں تیار ہونے کیلئے تین گھنٹے چاہئیں؟“ رون نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا دھیان کھیل سے ہٹ گیا تھا اور اس کی سزا فوراً ہی مل گئی۔ جارج کا پھینکا ہوا برف کا ایک بڑا گوا لا آ کراس کے سر پر زور سے ٹکرایا۔ اس نے ہر ماں کو جاتے جاتے پیچھے سے پوچھا۔ ”تم جاکس کے ساتھ رہی ہو؟“ لیکن ہر ماں نے صرف ہاتھ ہلا دیا اور پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

340

سکول میں داخل ہوئے۔

آج شام کو ہلکا چھلکا کھانا اور چائے نہیں ملی تھی کیونکہ رقص تقریب میں شاندار ضیافت کا بندوبست تھا۔ سات بجے اتنا اندر ہیرا ہو گیا کہ صحیح طریقے سے نشانہ لگانا بھی دو بھر ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ہیری اور ویزی بھائیوں نے اپنے برف کے گولوں کا کھیل ختم کر دیا اور ہال میں لوٹ آئے۔ فربہ عورت اپنے فریم میں نخلی منزل کی سہیلی والٹ کے ہمراہ بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں بہت مدھوش لگ رہی تھیں۔ اس کی تصویر کے نیچے والے حصے میں چاکلیٹی شربت کے خالی پیکٹوں کا کافی ڈھیر دکھائی دے رہا تھا۔

جب انہوں نے شاخت پریوں کا اجالا بتائی تو وہ مسکرا کر بولی۔ ”پوری روشنی! نئی شاخت اب یہ ہے۔“ پھر وہ انہیں راستہ دینے کیلئے آگے جھک گئی۔

ہیری، رون، سمیس، ڈین اور نیول نے اپنے کمرے میں جا کر اپنی پوشائیں زیب تن کیں۔ وہ سب اپنے حلیوں کو دیکھ دیکھ کر اندر بیٹوں میں بنتا تھے لیکن سب سے زیادہ پریشانی رون کو ہو رہی تھی جس نے کونے میں لگے لمبے آئینے میں خود کو دیکھتے ہی دھشت بھری کراہ نکالی تھی۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اس کی پوشاشک لگ بھگ لڑکیوں کے کپڑوں جیسی لگ رہی تھی۔ اپنی پوشاشک کو لڑکوں جیسا بنانے کیلئے اس نے گول گھیرے اور کلائی کی ڈوریوں پر خود کا سحر کا استعمال کیا۔ سحر ٹھیک ٹھاک ہوا۔ اس کے لبادے کی ڈوریاں غائب ہو گئیں حالانکہ یہ کام بہت زیادہ صفائی سے نہیں ہوا تھا اور جب وہ زیریں منزل کی طرف جا رہے تھے تو تب بھی اس کی پوشاشک کے لنارے تھوڑے ادھڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ تم دونوں نے چوتھے سال کی سب سے خوبصورت دکھائی دینے والی لڑکیوں کو اپنی ساتھی رفاقت کیسے بنالیا؟“ ڈین تھامس نے حیرانگی سے پوچھا۔

”مقناطیسی کشش!.....“ رون نے اداسی سے کہا اور اپنی پوشاشک کی کلائی پر بچی کھچی اکا دکا ڈوریوں کو ھینچنے لگا۔ ہال کا ماحول کافی الگ محسوس ہو رہا تھا۔ عام طور پر یہاں کا لے چوغوں کی بہتات دکھائی دیتی تھی لیکن اب ہال میں مختلف رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے لوگ گھوم پھر رہے تھے۔ پاروتو پاٹیل سیر ہیوں کے نیچے ہیری کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ سچ مجھے بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے کھلتے گلابی رنگ کالباس پہن رکھا تھا۔ اس کے لمبے سیاہ بالوں کے جوڑے پر سنہری کنگھی لگا رکھی تھی اور اس کی کلائیوں میں سونے کی کھنکتی ہوئی چوڑیاں چمک رہی تھیں۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ وہ کھی کھی نہیں کر رہی تھی۔

”تم..... تم بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی ہو۔“ ہیری اسے دیکھ کر جھکتا ہوا بولا۔

”شکریہ!“ پاروتو نے جواب دیا پھر اس نے رون سے کہا۔ ”پدماتھیں بڑے ہال میں ملے گی۔“

”ٹھیک ہے۔“ رون نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”ہر ماں کیا ہے؟“

”نیچے چلیں، ہیری؟“ پاروتو نے اپنے کندھے اچکا کر کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ ہیری نے کہا حالانکہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ گری فنڈر ہال میں ہی رہے۔ جب وہ لوگ تصویر کے راستے باہر نکل رہے تھے، تبھی فریڈ اندر آیا اور اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔

بیرونی ہال میں بھی طلباء و طالبات کا نگارنگ جھرمٹ لگا ہوا تھا۔ سبھی آٹھ بجے کا انتظار کر رہے تھے۔ جب بڑے ہال کا دروازہ کھلانے والا تھا جن لوگوں کے ساتھی رقصاء میں دوسرے فریق سے تھیں، وہ بھوم کے کنارے پر کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پاروتو پاٹیل کو اس کی بہن پدمال گئی اور وہ اسے ہیری اور رون کے پاس لے آئی۔

”کیسے ہو؟“ پدمانے کہا۔ وہ بھی اپنے نیلی پوشک میں پاروتو جتنی ہی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ حالانکہ وہ اس بات سے بہت زیادہ مطمئن نہیں دکھائی دے رہی تھی کہ رون کا اس کا ساتھی رقص بنے۔ اس نے اپنی سیاہ آنکھوں سے رون کو اپر سے نیچے تک دیکھا۔ اس کی نگاہ رون کی تقریبی پوشک کے اوہڑے ہوئی گردان اور آستین پر تھوڑی دریتک ٹھہری رہی۔

”میں اچھا ہوں، تم کیسی ہو؟“ رون نے پدمانے کہا لیکن وہ پدمانی کی طرف نہیں بلکہ بھیڑ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ”اوہ نہیں.....“ اس نے اپنے گھنے تھوڑے خم کر لئے تاکہ وہ ہیری کے پیچھے چھپ جائے۔ اس کی اس عجیب و غریب حرکت کی وجہ فلیور تھی۔ فلیور ڈیلا کوران کے پاس سے گزر رہی تھی۔ وہ سفید ساٹن کی پوشک میں کمال کی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ساتھ ریون کلا کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان رو جرڈ یوس تھا۔ جب وہ نظر وہ سے اوہ جمل ہو گئے تو رون دوبارہ سیدھا ہو گیا اور طلباء کے سر کے اوپر سے گھور کر دیکھتا رہا۔

”ہر ماہی کہاں ہے.....؟“ اس نے دوبارہ پوچھا۔

تبھی سلے درن کے طلباء کا گروہ تھہ خانے کی سیڑھیوں سے اوپر آیا۔ ملغوائے سب سے آگے تھا۔ اس نے اوپنے کارروالا مخمل کا کالا بس پہن رکھا تھا۔ ہیری کی رائے میں وہ کسی گربے کا پادری جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ پہنسی پا کنسن، ملغوائے کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔ اس نے بہت ساری ڈوریوں والی پوشک پہن رکھی تھی۔ کریب اور گول دونوں ہی سبز رنگ کے چوغوں میں ملبوس تھے۔ وہ کافی سے ڈھکی چٹانوں جیسے دکھائی دیتے تھے اور ہیری کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہ کسی کو بھی ساتھی رقصہ بننے کیلئے راضی کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائے تھے۔

بلوٹ کی لکڑی کا سامنے والا دروازہ کھل گیا۔ سبھی نے مڑ کر دیکھا۔ ڈرم سٹرائنگ کے طلباء اپنے پروفیسر کارکروف کے ہمراہ بیرونی ہال میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔ کیرم سب سے آگے تھا اور اس کے ساتھ نیلی لمبی فراک میں ایک خوبصورت لڑکی تھی جسے ہیری پہچان نہیں پایا تھا۔ ان کے سر کے اوپر سے ہیری نے دیکھا کہ سکول کے سامنے والی قطار کو ایک طرح کے غار کی شکل میں بدل دیا گیا تھا۔ جس میں پریوں کے پنکھوں کی تیز روشنیاں ہو رہی تھیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہاں پر سینکڑوں اصلی پریاں جادو سے بنی گلاب کی جھاڑیوں میں موجود تھیں، کچھ پریاں کرمس فادر اور ان کے قطبی ہرن کے آس پاس اُڑ رہی تھیں۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

342

”سب چمپئن یہاں آئیں۔“ پروفیسر میک گوناگل کی تکمیلی آواز سنائی دی۔

پاروتی نے مسکراتے ہوئے اپنی چوڑیاں درست کیں اور پھر اس نے رون اور پدم اسے کہا۔ ”ایک منٹ بعد میں گے.....“ یہ کہہ کر وہ اگلی طرف بڑھ گئی۔ باقی کرنے والے طلباء کی بھیڑ نے ہٹ کر انہیں اپنے بیچ میں سے جانے کا راستہ دیا۔ پروفیسر میک گوناگل سرخ اونی کپڑے کا چوخانہ چوغہ پہنے ہوئے تھیں اور انہوں نے اپنے ہیٹ کے کنارے کے چاروں طرف اونٹ کٹارے کی تھوڑی بحدی مالا بنارکھی تھی۔ انہوں نے ان سے کہا کہ باقی طلباء کے اندر جاتے وقت وہ دروازے کے ایک جانب کھڑے ہو کر انتظار کریں۔ باقی تمام طلباء کے اندر بیٹھ جانے کے بعد ہی چمپئن کو ساتھیوں کے ساتھ اندر داخل ہونا تھا۔ فلیور ڈیلا کور اور رو جر ڈیوس دروازے کے بالکل نزدیک کھڑے ہو گئے۔ فلیور کا ساتھی رقص بننے کی خوش قسمتی پر ڈیوس اتنا جیرا کہ وہ اس کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ سیدر ک اور چو چینگ بھی ہیری کے قریب کھڑے ہو گئے۔ لیکن ہیری دوسری طرف دیکھنے لگا کیونکہ وہ ان سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بجائے اس نے کیرم کے پاس والی لڑکی کو غور سے دیکھا۔ اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

وہ ہر ماہی تھی.....

لیکن وہ ہر ماہی جیسی بالکل بھی نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اپنے بالوں میں کچھ کیا تھا۔ اب یہ الجھے یا بکھرے ہوئے بالکل نہیں تھے بلکہ چکنے اور چکنے دکھائی دے رہے تھے۔ یہی نہیں اس نے اپنے سر کے پیچھے بالوں کا جوڑا بھی بنارکھا تھا۔ وہ نیلی لمبی فراک پہنے تھی اور اس کی چال بھی الگ لگ رہی تھی۔ یا وہ اس لئے الگ دکھائی دے رہی تھی کہ اس کی پشت پر میں کتابوں کا بوجھ نہیں لدا ہوا تھا جو عام طور پر لدار ہتا تھا۔ وہ مسکرا بھی رہی تھی..... شاید تھوڑا شرم بھی رہی تھی..... لیکن اب یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ اس کے سامنے والے دانت چھوٹے ہو گئے تھے۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ اسے پہلے کیوں نہیں پہچان پایا.....؟

”ہائے ہیری..... ہائے پاروتی!“ ہر ماہی نے چہک کر کہا۔

پاروتی مبہوت نظروں سے ہر ماہی کو گھوڑے جا رہی تھی۔ ایسا کرنے والی وہ اکیلی نہیں تھی، جب بڑے ہال کا دروازہ کھلا تو لاہبری میں منڈلانے والی کیرم پر مرنٹنے والی لڑکیاں نزدیک سے گزریں تو ان کی آنکھوں میں ہر ماہی کیلئے بے حد نفرت جھلکنے لگی۔ وہ کھا جانے والے نظروں سے اسے گھورتی ہوئی گزر گئیں۔ پینسی پارکنسن جب ملغوائے کے ساتھ پاس سے گزری تو اس نے ہر ماہی کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھا لیکن وہ اسے طنز کرنے کیلئے کوئی بات سوچ نہ پائی۔ بہر حال، رون ہر ماہی کی طرف دیکھے بنا اس کے پاس سے گزر گیا۔

جب باقی تمام لوگ بڑے ہال میں جا کر بیٹھ گئے تو پروفیسر میک گوناگل نے چمپئن کو اپنی جوڑی بنائ کر اپنے پیچھے آنے کی ہدایت کی۔ چمپئن کے اندر داخل ہونے پر بڑے ہال میں بیٹھے سمجھی لوگوں نے زور دار تالیوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ چمپئن ہال

کے اوپر بنے ہوئے بڑے چبوترے کی طرف جانے لگے جہاں معزز جوں کا پینل بیٹھا ہوا تھا۔

ہال کی دیواریں چمکدار سفید مخدوم برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ ستاروں سے بھری سیاہ چھت پر امر نیل اور عشق پیچاں کے سینکڑوں گجرے فریقوں کی میزیں غائب ہو چکی تھیں۔ ان کی جگہ پر لگ بھگ سوچھوٹی میزیں لگی ہوئی تھیں، ان میزوں پر الائیں کی روشنی اور ہر میز پر لگ بھگ بارہ کرسیاں لگائی گئی تھیں جن پر لوگ بیٹھے تھے۔

ہیری کا پورا دھیان اس بات پر مرکوز تھا کہ وہ گرنہ جائے۔ پاروتی کو بہت مزہ آ رہا تھا۔ وہ سب کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور ہیری کو اتنا کس کر کھینچ رہی تھی کہ اسے ایسا لگا کہ جیسے وہ کوئی کتا ہو۔ جسے پاروتی گھما رہی تھی۔ جب ہیری اور پروالی میز کے پاس پہنچا تو اسے رون اور پدم اکی جھلک دکھائی دی۔ رون آنکھیں سکوڑ کر قریب سے گزرتی ہوئی ہر ماٹی کو دیکھ رہا تھا۔ پدم اس کی عدم توجہ سے چڑچڑی ہو رہی تھی۔

اب تمام چمپین چبوترے کی میز کے قریب پہنچ تو ڈبل ڈور خوشی سے مسکرائے لیکن جب کارکروف نے کیرم اور ہر ماٹی کو پاس آتے دیکھا تو ان کے چہرے پر بھی رون جیسا ہی تاثر جھلنکے لگا۔ لیوڈ بیگ میں آج رات کو چمکیلا بینگی چوغہ پہنے ہوئے تھے جس پر بڑے بڑے زرد ستارے کڑھے ہوئے تھے۔ وہ بھی طباہ جتنی خوشی اور جوش سے تالیاں بخار ہے تھے۔ میدم میکسیم ہمیشہ کی طرح کا لے ریشمی لباس کے بجائے آج ہلکے پیلے ریشم کے لہراتے گاؤں میں مبوس تھیں۔ وہ دھیرے دھیرے تالیاں بخار رہی تھیں۔ لیکن ہیری کا چاند احساس ہوا کہ آج وہاں پر مسٹر کراوچ موجود نہیں تھے۔ ان کی جگہ میز کی پانچویں کرسی پر پرسی ویزی براجمان تھا۔

جب چمپین اور ان کی ساتھی رفاصائیں میز کے نزدیک پہنچ تو پرسی نے اپنے پاس رکھی خالی کرسی باہر کھینچی اور ہیری کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری اس کا اشارہ سمجھ گیا تھا اور پرسی کے پاس جا کر بیٹھ گیا جو بالکل نئے گھرے نیلے رنگ کا چوغے پہنے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر فخر کے جذبات جھلک رہے تھے۔

اس سے پہلے کہ ہیری اس سے کچھ پوچھ پاتا، پرسی نے خود ہی بول دیا۔ ”میری ترقی ہو گئی ہے۔“ اس کی آواز سے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اسے پوری دنیا کا سب سے بڑا حکمران چن لیا گیا ہو۔ ”میں اب مسٹر کراوچ کا خصوصی مشیر بن گیا ہوں اور میں یہاں پر ان کے خصوصی نمائندے کے طور پر آیا ہوں۔“

”وہ خود کیوں نہیں آئے؟“ ہیری نے پوچھا۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ پوری دعوت کے دوران اسے کڑا ہی کی موٹائی پر بیزار کن لیکھ رہنا پڑے۔

”مسٹر کراوچ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے، بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔“ ولڈ کپ کے بعد سے ان کی حالت خراب ہی ہے۔ اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے..... ان کی عمر ڈھل رہی ہے۔ وہ اب پہلے جتنے جوان نہیں رہے..... حالانکہ ان کی بینائی اب بھی اتنی ہی تیز ہے اور ان کا دماغ پہلے جتنا ہی تند رست ہے لیکن کیوڑچ ولڈ کپ پورے جادوئی مکملے کیلئے نہایت سنگین حادثہ ثابت ہوا تھا۔

اس کے علاوہ مسٹر کراوچ کو اپنی گھر بیلوخس کی حرکت سے بھی بھاری صدمہ پہنچا تھا۔ اس کا نام وکی یا چاہے جو بھی ہو۔ ظاہر ہے اور مجھے لگتا ہے کہ گھر بیلوخس کے جانے کے بعد سے ان کے گھر بیلوسکون میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ، ہمیں ان مقابلوں کا انعقاد بھی کرنا پڑا اور ولڈ کپ کے بعد کے مسائل سے بھی نہیں پڑا..... وہ خبیث سکیٹر عورت ہر وقت آس پاس ہی منڈلاتی رہتی تھی..... مسٹر کراوچ تو کسمس پر گھر پر آرام کر رہے ہیں۔ مجھے خوشنی ہے کہ انہوں نے مجھ پر بھروسہ کیا اور اپنی جگہ پر یہاں بھیجا ہے.....“

ہیری کا یہ پوچھنے کو بڑا دل چاہ رہا تھا کہ مسٹر کراوچ نے پری کواب ہونہاڑ کہنا چھوڑ دیا ہے لیکن اس نے یہ بات اپنے دل میں دبائی تھی۔

چمکتی سنہری پلیٹوں پر کھانے پینے کا سامان ابھی تک نہیں آیا تھا لیکن ان میں سے ہر ایک کے سامنے چھوٹے مینوکارڈ رکھے ہوئے تھے۔ ہیری نے تجسس بھرے انداز میں اپنے سامنے پڑے مینوکارڈ کو اٹھایا اور چاروں طرف دیکھا..... آس پاس کوئی بیرا موجود نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ بہر حال، ڈبل ڈور نے بہت دھیان سے اپنے مینوکارڈ کو دیکھا اور پھر اپنی پلیٹ سے بہت سپاٹ آواز سے بولے۔ ”آلو کے چسیں!“

اگلے ہی لمحے ان کی پلیٹ میں گرم گرم آلو کے چسیں بھر گئے۔ یہ دیکھ کر میز کے باقی لوگوں نے بھی اپنی پلیٹوں کو اپنی پسندیدہ چیزوں کا آرڈر دینا شروع کر دیا۔ ہیری نے یہ دیکھنے کیلئے ہر ماننی پر نگاہ ڈالی کہ وہ کھانے کے اس نئے اور کسی قدر جدید طریقے کے بارے میں کیا سوچ رہی ہوگی؟..... غیر معمولی طور پر اس کی وجہ سے گھر بیلوخس کا کام اور بھی بڑھ گیا ہوگا۔ بہر حال، اس وقت ہر ماننی کو ایس پی ای ڈبلیو کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہیں تھی۔ وہ تو کٹر کیرم کے ساتھ گھری گفتگو میں مصروف تھی اور اس کا دھیان اس طرف تھا ہی نہیں کہ وہ کیا کھا رہی ہے؟

ہیری کو اچاک یا حساس ہوا کہ اس نے کیرم کو اس طرح دیکھی کے ساتھ پہلے تو کبھی با تیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ کافی باتوںی دکھائی دے رہا تھا اور بڑے ہی جوشیلے انداز میں محو گفتگو تھا۔

”ہاں ہمارے یہاں بھی ایک بلند و بالا قلعے جیسی عمارت ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہو گوڑس جتنی بڑی تو نہیں ہے۔“ اس نے ہر ماننی کو بتایا۔ ”اور اتنی آرام دہ بھی نہیں ہے، ہمارے یہاں صرف چار منزلیں ہیں اور آگ صرف جادوئی کاموں کیلئے ہی جلائی جاتی ہے لیکن ہمارے میدان یہاں کے میدان سے زیادہ کھلے اور بڑے ہیں۔ سردی میں ہمارے یہاں سورج کی روشنی بہت کم رہتی ہے۔ اس لئے ہم دھوپ کا مزہ نہیں لے پاتے ہیں۔ لیکن گرمیوں میں ہم ہر دن اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو کر جھیلوں اور پھاڑوں کے اوپر پرواز کرتے رہتے ہیں.....“

”ارے ارے وکٹر!“ کار کروف نے ہنستے ہوئے کہا حالانکہ ان کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح سرد اور زہری لی ہی تھیں۔ ”آگے کچھ مت کہنا، ورنہ تمہاری خوبصورت دوست کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ ہم کہاں رہتے ہیں.....؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

345

ڈبل ڈور مسکرائے اور ان کی آنکھیں جمکنے لگیں۔

”ا یگور! یہ پوشیدگی کیونکر؟..... تم یہ کیوں چاہتے ہو کہ کسی کو پتہ نہ چل جائے؟“

”ڈبل ڈور!“ کارکروف نے اپنے پورے کے پورے پیلے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ”ہم سب اپنے اپنے علاقوں کے پہرے دار ہیں، ہے نا؟ کیا ہم ان علوم کی حفاظت نہیں کرتے ہیں جنہیں ہمارے سپرد کیا گیا ہے؟ کیا ہمیں اس بات پر فخر نہیں ہونا چاہئے کہ صرف ہمیں ہی اپنے سکول کے سبھی خفیہ راز معلوم ہیں اور ہمیں ان کی حفاظت بھی کرنا چاہئے؟“

”اوہ! میں تو یہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا کہ مجھے ہو گورٹس کے سبھی خفیہ راز معلوم ہیں کارکروف!“ ڈبل ڈور نے کہا۔ ”رفع حاجت کیلئے میں آج صحیح ہی با تھرم جا رہا تھا۔ میں ایک غلط موڑ مڑ گیا اور میں نے خود کو ایک بہت شاندار کمرے کے سامنے پایا جسے میں نے پہلے بھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کمرے میں بہت ہی شاندار پیشتاب دان لگے ہوئے تھے۔ جب میں زیادہ توجہ سے معائنہ کرنے کے لئے بعد میں دوبارہ وہاں گیا تو میں نے پایا کہ وہ کمرہ ہی غائب ہو چکا تھا۔ لیکن مجھے اس پر نظر رکھنا ہو گی، شاید وہ کمرہ صرف صح ساڑھے پانچ ہی دکھائی دیتا ہو گا یا شاید وہ صرف تینھی دکھائی دیتا ہو گا جب چاند ایک چوتھائی منزل پر ہو یا پھر تینھی دکھائی دیتا ہو گا جب آپ کو پہیٹ میں بہت زیادہ مرور ڈالٹھ رہے ہوں.....“

ہیری دم پخت کی پلیٹ میں بے ساختہ ہنس پڑا۔ پری کی تیور یاں چڑھ گئیں لیکن ہیری قسم کھا کر کہہ سکتا تھا کہ ڈبل ڈور نے اس کی طرف دھیرے سے آنکھ ماری تھی۔ اس دوران فلیور ڈیا کو، اپنے ساتھی رو جرڈیوس سے ہو گورٹس کی بجاوٹ پر تقدیم کر رہی تھی۔

”یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔“ اس نے حقارت سے بڑے ہال کی چمکتی دیواروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کرسمس پر ہمارے بیاوس بیٹن کے محل میں برف کے مجسمے جھاڑیوں کے روپ میں چاروں طرف لگے رہتے ہیں، ظاہر ہے کہ وہ پکھلتے نہیں ہیں..... وہ ہیروں کے کسی بڑے مجسمے کی مانند شفاف لگتے ہیں۔ ان کی وجہ سے پورا علاقہ جگہاً اٹھتا ہے..... اور کھانا تو لا جواب ہوتا ہے۔ کھاتے وقت ہمیں جگل کی پریوں کے میٹھے نغمے سنائی دیتے ہیں۔ ہمارے یہاں ہال میں ایک بھی زرہ بکتر نہیں ہے اور اگر کوئی شراری بھوت بیاوس بیٹن میں گھسے گا تو اسے اس طرح سے بھگا دیا جائے گا.....“ اس نے اپنا ہاتھ میز پر زور سے چننا۔

رو جرڈیوس جب اسے با تیں کرتا ہوا دیکھ رہا تھا تو بہت بھونچ کا ہوا لگ رہا تھا اور اس کا چمچا اس کے منہ کے بجائے ادھرا دھر ٹکر رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ شاید ڈیوس فلیور کو ٹکٹکی باندھے تکنے میں اتنا محو ہو گا کہ اس نے اس کا کہا ایک بھی لفظ سنائی نہیں ہو گا.....

”بالکل ٹھیک کہا.....“ اس نے خوابیدہ لبھے میں جلدی سے کہا اور فلیور کی طرح اپنا ہاتھ بھی میز پر زور سے دے مارا۔ ”اس طرح ..... ہاں!“

ہیری نے ہال میں چاروں طرف دیکھا۔ ہیگر ڈاسا نڈہ کی دوسری میز پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے آج پھر اپنا بالوں والا خوفناک بھورا لباس پہن رکھا تھا اور وہ اوپر میز کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے ہاتھ ہلا کر ہلکے انداز میں میڈم میکسیم کو اشارہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

346

کیا۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا کہ میڈم میکسیم نے بھی اپنا ہاتھ جوا بہلایا تھا اور موم بیبوں کی تیز روشنی میں ان کے دودھیا فنینے چکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہر ماں نی اب کیرم کو اپنے نام کا تلفظ سکھا رہی تھی۔ وہ اسے بار بار ہر منی اون کہہ کر پکار رہا تھا۔

”ہر..... ما..... نی!“ ہر ماں نی نے دھیرے دھیرے سے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

”ہر..... ما..... نی!“

”ہا! اب تھوڑا قریب ہے۔“ ہر ماں بولی اور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرا آئی۔

کھانا ختم ہونے کے بعد ڈبل ڈور اٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے طلباء سے کھڑے ہونے کیلئے کہا۔ پھر انہوں نے اپنی چھڑی گھمائی۔ میزیں خود بخود حرکت میں آئیں اور جا کر دیوار کے ساتھ لگ گئی، ہال کا وسطی فرش پوری طرح خالی ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے چھڑی ہلا کر دائیں جامن کی دیوار کے پاس ایک اونچا چبوتر انہوں دار کیا۔ اس چبوترے پر ڈرم، کئی گٹار، ایک بربطا اور ایک سائکلو فون باجا اور کچھ شہنائیاں پڑی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد وریڈ سسٹرز چبوترے پر چڑھیں اور ہال کے لوگوں کے بھر پور تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔ وریڈ سسٹر اپنے بالوں سے بھرے بدن پر سیاہ چوغنے پہنے ہوئی تھیں جو غیر معمولی طور پر جگہ جگہ سے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے آلات سنبھالے۔ ہیری انہیں دیکھنے میں اس قدر مگن تھا کہ وہ یہ بھول ہی گیا کہ اس کے بعد کیا ہونے والا تھا؟ اچانک اسے احساس ہوا کہ میزوں پر لہرانے والی لائٹنین اب بجھ گئی تھیں اور باقی چمپین اور ان کے ساتھ اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

”چلو! ہمیں رقص کرنا ہے.....“ پاروتی پاٹیل غصے سے کسماتی ہوئی غرائی۔

کھڑے ہوتے وقت ہیری بوکھلا ہٹ کے باعث اپنی ہی پوشاک میں الجھ گیا اور گرتے گرتے بچا۔ وریڈ سسٹرز نے ایک دھیمے سروں کا نغمہ چھپڑ دیا تھا۔ ہیری روشنی بھرے ڈانس فلور پر پہنچ گیا۔ وہ اس بات کا بہت دھیان رکھ رہا تھا کہ کسی سے نظریں نہل پائیں (اس نے سہیں اور ڈین کو اپنی طرف ہاتھ ہلاتے اور دانت نکالتے ہوئے دیکھ لیا تھا) اگلے ہی لمحے پاروتی نے اس کے ہاتھ کھینچ کر ایک ہاتھ اپنی کمر پر اور دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں کس کر پکڑ لیا۔

ہیری نے اپنی جگہ پر دھیرے دھیرے سے ملتے ہوئے سوچا کہ رقص اتنا بھی بر انہیں تھا، جتنا اسے فکر کھائے ہوئے تھی (پاروتی اسے گھمار ہی تھی) ہیری نے تماشا ہیوں کے سر کے اوپر کی خالی جگہ پر اپنی نظریں جما رکھی تھیں۔ جلدی ہی کئی اور لوگ بھی رقص میں شامل ہو گئے، اس لئے اب سب کا دھیان صرف چمپین کی طرف منتکز نہیں رہا۔ نیوں اور جینی قریب ہی رقص کر رہے تھے۔ وہ مسکرا کر ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جینی بار بار اچھل رہی تھی کیونکہ نیوں کا پیرا اس کے پیروں پر چڑھ جاتا تھا۔ ادھر ڈبل ڈور میڈم میکسیم کے ساتھ رقص کر رہے تھے۔ ان کی لمبا میڈم میکسیم سے اتنی کم تھی کہ ان کی نوکیلی ٹوپی بمیشکل میڈم میکسیم کی ٹھوڑی تک پہنچ پار رہی تھی۔ بہر حال، اتنا المباقد ہونے کے باوجود وہ کافی عمدگی سے رقص کر رہی تھیں۔ پروفیسر میڈ آئی مودی، پروفیسر میڈ آئی مودی، پروفیسر میڈ آئی مودی کے ہمراہ بڑے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

خوفناک طریقے سے رقص کر رہے تھے۔ پروفیسر سین سٹر ان کے لکڑی کے پاؤں سے گہرا رہی تھیں۔

”تمہارے موزے کمال کے ہیں پوٹر!“ پروفیسر موڈی نے اس کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان کی جادوئی آنکھ لباس کے اندر بھی جھانک سکتی ہے۔

”اوہ!..... ہاں! یہ مجھے ڈوبی نامی گھریلو خرس نے تختے میں دیئے ہیں، انہیں اس نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔“ ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”وہ کتنے ڈراونے ہیں؟ ان کی جادوئی آنکھ کو تو تفریح کر لینا چاہئے تھی!“ پاروتی نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی جب پروفیسر موڈی ٹھک ٹھک کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔

جب ہیری نے موسیقی کے آلات کی آخری تھرہراتی ہوئی بچکی سنی تو اس نے سکون کی سانس لی۔ وریڈ سسٹر کا نغمہ ختم ہو گیا تھا اور ایک بار پھر ہال میں تالیوں کی گونج سنائی دی۔ ہیری نے پاروتی کو فوراً چھوڑ دیا۔

”ہم تھوڑی دیر بیٹھ کر سانس لے لیں؟“

”اوہ..... لیکن..... یہ گیت تو رقص کا لطف اٹھانے کیلئے نہایت شاندار ہے۔“ پاروتی نے کہا۔ جب وریڈ سسٹر نے ایک نیا نغمہ شروع کر دیا تھا جس کی دھن کافی زیادہ تیز اور بھڑکیلی تھی۔

”نہیں! یہ مجھے پسند نہیں ہے۔“ ہیری نے بہانہ تراشا اور پاروتی کو ڈانس فلور سے دور لے گیا۔ راستے میں وہ فریڈ اور انجلینا کے پاس سے گزرے جو اتنے جوش میں رقص کر رہے تھے کہ ان کے ارد گرد والے لوگ چوٹ لگنے کے اندیشے سے بار بار پیچھے ہٹ رہے تھے پھر وہ پاروتی کو اس میز پر لے گیا جہاں رون اور پدما بیٹھے ہوئے تھے۔

”کیسا چل رہا ہے؟“ ہیری نے بیٹھتے ہوئے اور بڑی بھڑکی بوقت اپنی طرف کھینچتے ہوئے رون سے پوچھا۔

رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ہر ماہنی اور کیرم کو غصے بھری نظروں سے گھور رہا تھا جو قریب ہی رقص کر رہے تھے۔ پدمانے اپنے ہاتھ پیراپنے سامنے باندھ رکھے تھے اور وہ بھڑکیلے نغمے کی دھن پر اپنے پیروں کو جنبش دے رہی تھی۔ وہ رہ رہ کر رون کی طرف ناراضگی سے دیکھتی جا رہی تھی کیونکہ رون نے اسے پوری طرح نظر انداز کر دیا تھا۔ پاروتی ہیری کی دوسرا طرف بیٹھ گئی۔ اس نے بھی اپنے ہاتھ پیراپنے سامنے باندھ لئے۔ کچھ منٹ بعد بیاوس بیٹھن کا ایک لڑکے نے اس سے اپنے ساتھ رقص کی دعوت دی۔

”تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے، ہیری؟“ پاروتی نے پوچھا۔

”ہونہہ..... کیا؟“ ہیری نے گڑ بڑا کر کہا وہ سیڈر ک اور چوچینگ کے رقص میں محو تھا۔

”کچھ نہیں.....“ پاروتی نے غصے سے کہا اور بیاوس بیٹھن کے اس لڑکے کے ہمراہ رقص کیلئے چل گئی۔ گیت ختم ہونے کے بعد بھی وہ واپس نہیں لوٹی تھی۔

کچھ دیر بعد ہر مائی ان کے پاس چلی آئی اور آ کر پاروٹی کی خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ رقص کی وجہ سے اس کا چہرہ تھوڑا گلابی ہوا تھا۔  
”کیسار ہا؟“ ہیری نے مسکرا کر پوچھا۔ رون خاموش بیٹھا گھورتا رہا۔

”اف! کافی گرمی ہو گئی ہے ہے نا؟“ ہر مائی نے اپنے ہاتھ سے اپنے چہرے پر ہوادینے کی کوشش کی۔ ”وکٹر! مشروبات لینے گیا ہے.....؟“

رون نے غصے سے گھور کر اسے دیکھا۔

”وکٹر.....؟“ وہ بولا۔ ”کیا اس نے تم سے یہ نہیں کہا کہ تم اسے وکی کہہ کر بلا یا کرو۔“  
ہر مائی جیرا گئی سے اسے گھورنے لگی۔

”تمہیں کیا ہو گیا ہے؟“ ہر مائی نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اگر تم یہ خود نہیں سمجھ سکتی تو میں تمہیں بتانے والا نہیں ہوں!“ رون نے زہر بجھے انداز میں غرا کر کہا۔

ہر مائی نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر اس کی نظریں ہیری کے چہرے پر پڑیں۔ ہیری نے فوراً اپنے اچکائے۔ ”رون! آخر ہوا کیا.....؟“

”اس کا تعلق ڈرم سٹرانگ سے ہے۔“ رون نے تھوک اڑاتے ہوئے کہا۔ ”وہ ہیری کے خلاف مقابلہ کر رہا ہے۔ ہو گورٹس کے خلاف..... تم..... تم!“ رون اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کیلئے موزوں الفاظ کی تلاش کر رہا تھا۔ ”دشمن کے ساتھ میں جوں بڑھا رہی ہو۔ تم یہی کر رہی ہو۔“

ہر مائی کامنہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

”بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ دشمن..... اچھا!..... وہ کون تھا جو اس کے آنے پر خوشی سے پاگل ہوا جا رہا تھا؟..... وہ کون تھا جو اس کے آٹو گراف لینے کا فرمائشیں کرتا رہا؟..... وہ کون ہے جس نے اپنے کمرے میں اس کا ننھا ماڈل سنجدال کر رکھا ہوا ہے؟“  
”مجھے لگتا ہے کہ اس نے یقیناً لا بھربری میں تم سے اپنے ساتھ رقص کرنے کی پیشکش کی ہو گی؟“ رون نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں!“ ہر مائی کے رخسار ایک بار پھر گلابی ہو گئے۔ ”اس سے کیا.....؟“  
”کہیں تم اسے اپنے سیپو میں شامل کرنے کی کوشش تو کر رہی تھی؟“

”نہیں! میں ایسا کچھ نہیں کر رہی تھی اگر تم بچ مجھ جانا ہی چاہتے ہو تو سنو! اس نے ..... اس نے کہا کہ وہ ہر دن لا بھربری اس لئے آتا تھا کیونکہ وہ مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کیلئے ہمت اکٹھی نہیں کر پا رہا تھا.....“ ہر مائی نے یہ بات بہت جلدی جلدی کہی اور اس کے بعد وہ اتنی بری طرح ثرما گئی کہ اس کے چہرے کا رنگ پاروٹی کے لباس جیسا ہو گیا۔

”اچھا.....لیکن یہ من گھرت ہے.....“ رون نے کڑھتے ہوئے کہا۔

”اور اس کا کیا مطلب ہے.....؟“

”ظاہر ہے، ہے نا؟ وہ کارکروف کا طالب علم ہے، ہے نا؟ وہ جانتا ہے کہ تم ہیری کے ساتھ رہتی ہو..... وہ صرف ہیری کے قریب آنے کی کوشش کر رہا ہے..... اس کے بارے میں معلومات لینے کی کوشش کر رہا ہے..... یا پھر اس کے اتنے قریب آنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ اس پر کوئی نقصان دہ جادو کر سکے.....؟“

ہر ماہنی نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسے تھپٹ مار دیا گیا ہو۔ جب وہ بولی تو اس کی آواز کا نپر رہی تھی۔ ”تمہاری معلومات کیلئے میں یہ بتا دوں کہ اس نے ہیری کے بارے میں مجھ سے ایک بھی بات نہیں پوچھی ہے، ایک بھی نہیں.....؟“

رون نے فوراً اپنا پینتر ابدل لیا۔ ”تب تو وہ یہ امید کر رہا ہو گا کہ تم انڈے کا مطلب سمجھانے میں اس کی مدد کرو گی۔ مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں آرام دہ لا بیری میں اپنے سر جوڑ کر اس اسرار کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہو گے.....؟“

”میں اس انڈے کا راز سمجھنے میں اس کی کوئی مدد نہیں کرو گی؟“ ہر ماہنی غصے سے چھپنے۔ ”کبھی بھی نہیں! تم ایسی بات سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟..... میں چاہتی ہوں کہ ہیری ہی ان مقابلوں میں فاتح قرار پائے اور ہیری یہ بات اچھی طرح جانتا ہے، ہے نا ہیری؟“

”لیکن تمہارے رنگ ڈھنگ تو کوئی اور ہی کہانی سنارہے ہیں!“ رون نے کہا۔

”ان سے فریقی ٹورنامنٹ کا مقصد جادوگروں سے جان پہچان بڑھانا اور ان سے باہمی تعلقات استوار کرتے ہوئے انہیں مضبوط بنانا ہے۔“ ہر ماہنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

”نہیں! اس کا مقصد نہیں ہے۔“ رون چلا کر بولا۔ ”اس کا مقصد تو صرف جیتنا ہے۔“

شورشرابے ہونے پر قص کرتے ہوئے کئی لوگ ان کی طرف گھوکر دیکھنے لگے۔

”رون!“ ہیری دھیمی آواز میں بولا۔ ”اگر ہر ماہنی، کیرم کے ساتھ دوستی کرنا چاہتی ہے تو اس میں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے.....؟“

رون نے ہیری کی بات کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ ”تم جا کر اپنے وکی کوتلاش کیوں نہیں کرتی ورنہ وہ پریشان ہو گا کہ تم نجات کہاں چلی گئی؟“ وہ طنزیہ لمحے میں بولا۔

”اے وکی مت کہو.....“ ہر ماہنی اچھل کر کھڑی ہو گئی اور تیزی سے ڈانس فلور کے پار جا کر نظر وہ کے سامنے سے اوچھل ہو گئی۔

رون غصے اور حسد کے ملے جلبے جذبات سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا ہے۔

”تم میرے ساتھ قص کیلئے چل رہے ہو یا نہیں.....؟“ پدمانے ناگواری سے پوچھا۔

”نہیں!“ رون نے غصے سے کہا۔ وہ اب بھی اسی سمت گھوکر دیکھ رہا جہاں سے ہر ماں اوجھل ہو چکی تھی۔

”ٹھیک ہے!“ پدماغرائی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور پھر پاروتو کی طرف چلی گئی جو بیاوس بیٹھن کے طالب علم کے ساتھ رقص کر رہی تھی۔ اس لڑکے نے اپنے ایک دوست کو وہاں اتنی جلدی بلا لیا کہ ہیری کو یقین ہونے لگا کہ اسے ضرور جادوئی کلے کا استعمال کر کے ایسا کیا ہو گا۔

”ہر..... ما..... نی کہاں ہے؟“ قریب سے ایک آواز سنائی دی۔

وکٹر کیرم بٹریسر کی دوبلیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے ابھی ابھی وہاں پہنچا تھا۔

”معلوم نہیں!“ رون نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا۔ ”وہ کھوئی ہے ہے نا؟“

کیرم وکٹر ایک بار پھر چڑھا کر دھیرے کے سامنے لگا۔

”اگر وہ دکھائی دے تو اسے کہنا کہ میں اس کیلئے مشروب لے آیا ہوں۔“ کیرم نے کہا اور لنگر اتا ہوا وہاں سے دور چلا گیا۔

”وکٹر کیرم سے دوستی کر لی رون؟“ پرسی نے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے بہت متوجب انداز میں ان کے پاس چلا آیا تھا۔ ”بہت

شاندار! تمہیں معلوم ہے کہ یہی تو ان مقابلوں کے انعقاد کا بنیادی مقصد ہے..... بین الاقوامی جادوگروں کے مابین باہمی تعلقات!“

ہیری کو یہ دیکھ کر بڑی کوفت ہوئی جب پرسی پدمائی کی خالی کرسی پر براجمن ہو گیا۔ بالائی چبوترے والی جگوں کی میز بالکل خالی

دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر ڈمبل ڈوراب پروفیسر سپراؤٹ کے ساتھ رقص کر رہے تھے جبکہ لیوڈ و بیگ میں پروفیسر میک گوناگل کے

ساتھ تھرک رہا تھا۔ میڈم میکسیم اور ہیگر ڈنس فلور پر کافی جگہ ہیری کو رقص کر رہے تھے، ان کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو ادھر کھسکنا پڑا

رہا تھا۔ پروفیسر کارکروف پورے ہاں میں کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ ایک اور گیت ختم ہونے پر ہاں میں ایک بار پھر زوردار

تالیوں کی گونخ سنائی دی۔ ہیری نے دیکھا کہ لیوڈ و بیگ میں نے پروفیسر میک گوناگل کو خیر باد کہا اور جلدی سے بھیڑ میں سے نکلنے کی

کوشش کرنے لگے۔ اسی لمحے فریڈ اور جارج نے انہیں گھیر لیا اور ان سے کوئی بات کرنے لگے۔

”یہ دونوں مجھے کے ایک معزز سربراہ کو اس طرح کیسے روک سکتے ہیں؟“ پرسی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے ناگواری کے

ساتھ کہا۔ ”حد ہوتی ہے، ادب و احترام کا تو انہیں کوئی پاس رہا ہی نہیں.....“

لیوڈ و بیگ میں نے فریڈ اور جارج سے کافی جلدی پیچھا چھڑا لیا۔ ہیری کو دیکھ کر بیگ میں اس کی طرف ہاتھ ہلا کیا اور پھر لمبے لمبے

ڈگ بھرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

”مسٹر بیگ میں! مجھے امید ہے کہ میرے بھائی آپ کو پریشان نہیں کر رہے ہوں گے؟“ پرسی نے لمحہ بھر دیرنہ کرتے ہوئے فوراً کہا۔

”اوہ نہیں!..... بالکل بھی نہیں!“ مسٹر بیگ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”وہ تو بس مجھے اپنی نقی چھڑیوں کے بارے میں بتا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

351

رہے تھے۔ وہ انہیں فروخت کرنے کے بارے میں مجھ سے مدد مانگ رہے تھے۔ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں انہیں زونکو کی جوک شاپ میں اپنے دوواقف کاروں سے ملاؤں گا.....”

پرسی یہ سن کر ذرا سا بھی خوش نہیں ہوا تھا۔ ہیری یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ گھر پہنچتے ہی وہ یہ خبر مسز ویز لی کوفوراً سنائے گا۔ اگر فریڈ اور جارج اپنی بنایا ہوا سامان جادوگروں کو فروخت کرنا چاہتے ہوں تو اب یہ واضح تھا کہ ان کے تمام منصوبے اب کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے تھے۔

مسٹر بیگ میں نے ہیری سے کچھ پوچھنے کیلئے منہ کھولا، ہی تھا کہ پرسی نے بیچ میں ٹانگ اڑاتے ہوئے دوسرا موضوع چھیڑ لیا۔ ”آپ کو کیا لگتا ہے کہ مسٹر بیگ میں، مقابلے کیسے چل رہے ہیں؟ ہمارا شعبہ تو کافی پھنسا ہوا ہے۔ ظاہر ہے، شعلوں کے پیالے کے ساتھ کی گئی گڑ بڑ ہمارے لئے نہایت بد مزگی کا باعث بنی ہوئی ہے۔“ اس نے ہیری کی طرف نظر ڈالی۔ ”لیکن اس کے بعد سب کچھ شاندار چل رہا ہے۔ کیا آپ کو ایسا ہی لگتا ہے؟“

”اوہ ہاں!“ بیگ میں نے مسرت بھری آواز میں کہا۔ ”یہ بہت دلچسپ ہے، باری اب کیسا ہے؟ افسوس کہ وہ یہاں نہیں آپایا.....“

”مجھے یقین ہے کہ مسٹر کراویچ جلد ہی تند رست ہو جائیں گے۔“ پرسی نے پرامید لبھے میں کہا۔ ”لیکن اس دوران میں ان کا بوجھ اٹھانے کیلئے پوری طرح تیار ہوں۔ ظاہر ہے کہ میری ذمہ داری صرف رقص تقریبات میں شامل ہونے تک محدود نہیں ہے.....“ وہ فخر یہ انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔ ”اوہ نہیں! مجھے ان کی غیر حاضری میں بہت سارے کام سنبھالنا پڑتے ہیں..... آپ نے سنا ہی ہو گا کہ علی بشیر ہمارے ملک میں اڑنے والے غالیچوں کی غیر قانونی برآمد کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔ ہم تنسیلو نیہ والوں کو قاتل کر رہے ہیں کہ وہ بین الاقوامی پابندی کے معیار کے معاہدے پر دستخط کر دیں۔ نئے سال کے آغاز میں ان کے جادوی تعلقات کے شعبے کے سربراہ کے ساتھ میری ملاقات ہونے والی ہے.....“

”چلو گھومنے چلیں۔“ رون نے ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”پرسی سے پیچھا چھڑا گئیں۔“

ہیری اور رون نے اٹھتے ہوئے ایسی ادا کاری کی جیسے وہ مشروبات لینے جا رہے ہیں۔ وہ میز سے اٹھ کر ڈالس فلور کے کنارے کنارے چلتے ہوئے پیروں ہال کی طرف بڑھ گئے۔ سامنے والا دروازہ کھلا ہوا ملا۔ جب وہ سیڑھیوں سے اترے تو انہوں نے دیکھا کہ گلابوں کے باعچے میں پریوں کی پھر پھراتی ہوئی روشنی چمک رہی تھی۔ چاروں طرف جادوی جھاڑیوں سے سچے بل دار راستے اور پتھر کے بڑے بڑے مجسم نصب تھے۔ ہیری کو کہیں پانی گرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی جو کسی پھوار جیسا لگ رہا تھا۔ ادھر ادھر لوگ منتقل بخوبی پر بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اور رون گلاب کی جھاڑیوں کے راستے پر چلنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور پہنچے تھے کہ انہیں ایک پریشان لبھ جانے والی اجنبی آواز سنائی دی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

352

”.....اس میں فکر کرنے والی کون سی بات ہے اگر؟“

”سپیورس! تم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ نہیں ہو رہا ہے۔“ پروفیسر کارکروف کی سرد آواز میں تناؤ جھلک رہا تھا اور کافی دبے انداز میں بول رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ شاید وہ نہیں چاہتے کہ ان کی بات کوئی دوسرا سن پائے۔ ”یہی مہینوں سے لگا تار صاف ہوتا جا رہا ہے۔ میں سچ مجھ سخت پریشان ہوں.....“

”تو پھر بھاگ جاؤ۔“ پروفیسر سنیپ کی سپاٹ لبجے والی آواز سنائی دی۔ ”بھاگ جاؤ! میں تمہاری طرف سے بہانہ بنادوں گا۔ دراصل میں تو ہو گورنر میں ہی رہوں گا۔“

سنیپ اور کارکروف موڑ مڑ کر ان کے سامنے آ گئے۔ سنیپ کی چھپڑی باہر ہی تھی اور وہ اس سے دھماکے کرتے ہوئے جھاڑیوں کو دور پھینک رہے تھے۔ ان کے چہرے نہایت بے زاری پھیلی ہوئی دکھائی دی۔ کئی جھاڑیوں سے چینوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر ان کے ہٹتے ہی سیاہ ہیوں نے نکل کر بھاگتے ہوئے دکھائی دیتے۔

”فاؤسٹ! ہفل پف کے دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔“ سنیپ کی غرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے ایک لڑکی بھاگتی ہوئی ان کے قریب سے گزری۔ ”سٹے بیز! ریون کلا کے بھی دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔“ جب ایک لڑکا ایک لڑکی کے پیچھے پیچھے بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔

”اوہ تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟“ انہوں نے ہیری اور رون کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر پوچھا۔ ہیری نے دیکھا کہ کارکروف انہیں وہاں کھڑے دیکھ کر پل بھر کیلئے پریشان ہو گیا تھا۔ گھبراہٹ کے عالم میں ان کا ہاتھ بکری جیسی ڈاڑھی میں گھستا چلا گیا اور وہ اسے اپنی انگلیوں سے اللٹنے پلٹنے لگے۔

”ہم ٹھیل رہے ہیں.....“ رون نے سپاٹ لبجے میں کہا۔ ”یہ تو قوانین کی خلاف وزری نہیں ہے، ہے نا؟“

”تو پھر ٹھہلتے رہو.....“ سنیپ پھنکارتی ہوئی آواز میں غرائے اور ان کے پاس سے دھڑ دھڑاتے ہوئے آگے نکل گئے۔ ان کا لمبا سیاہ چونگاں کے پیچھے بری طرح لہرا رہا تھا۔ رون گردن جھٹکتے ہوئے آگے چل دیا۔

”یہ کارکروف اتنے گھبرائے ہوئے کیوں دکھائی دے رہے ہیں؟“ رون نے پوچھا۔

”معلوم نہیں!“ ہیری نے گھوکر پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مجھے سمجھ میں آپا یا کہ سنیپ اور ان میں کب سے اتنی پکی دوستی ہو گئی کہ وہ ایک دوسرے کو ناموں سے بلا رہے ہیں؟“

وہ قطبی ہرن کے پتھر سے بنے ہوئے مجسمے کے قریب پہنچ گئے، جس کے اوپر سے انہیں ایک اونچا فوارہ دکھائی دیا جس سے پانی کی پھوواریں ہوا میں اچھل کر چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں تھوڑی دور ایک پتھر یا نیچ پر دلوگوں کے سیاہ ہیوں نے دکھائی دیئے جو ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ چاندنی رات میں پانی کے پاس بیٹھ کر بات چیت کر رہے تھے اور پھر ہیری کو ہمگرد کی جانی

پہچانی آواز سنائی دی۔

”جس پل ہم نے تمہیں دیکھا ہے، ہم سمجھ گئے تھے.....“ ہیگر ڈنے تھوڑے عجیب سے انداز میں بھرا تھی آواز میں کہا۔

ہیری اور رون وہیں جم کر کھڑے ہو گئے۔ یہ تو اس طرح کی جگہ نہیں تھی جہاں انہیں اس وقت موجود ہونا چاہئے تھا..... ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ قریب ہی گلب کی جھاڑی میں فلیور ڈیلا کو اور رو جرڈیوں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے با تین کر رہے تھے۔ رو جر کا آدھا حصہ جھاڑیوں کے اندر ہیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور چاندنی کی روشنی میں ان کے چہرے ہی واضح دھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے رون کے کندھے کو تھپٹھپا کر سر ہلاتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بآسانی اس راستے سے بھاگ سکتے تھے اور کسی کو ان کے وہاں آنے کا احساس تک نہ ہوتا۔ لیکن رون کو فلیور کو دیکھتے ہی دہشت زدہ ہو گیا اور اس کے پیر جیسے زمین سے چپک گئے تھے۔ اس نے اپنا سر تیزی سے ہلایا اور ہیری کو جلدی سے مجسم کے پیچے گھپ اندر ہیرے میں کھینچ لیا۔

”تم کیا سمجھ گئے تھے ہیگر ڈ؟“ میڈم میکسٹم نے جلدی سے پوچھا۔ ان کی دھیمی آواز میں واضح گھرگھرا ہٹسی موجود تھی۔

ہیری یقین طور پر اس گفتگو کو سننا نہیں چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہیگر ڈ اسے پسند نہیں کرے گا کہ ایسے ماہول میں دوسرے لوگ اس کی نجی بات چیت سنیں (اور یہ حقیقت تھی کہ ہیگر ڈ ایسا کبھی نہ چاہتا) اگر ممکن ہوتا تو وہ ان آوازوں کو دبانے کیلئے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوں لیتا اور زور زور سے گلنگا نے لگتا لیکن اس وقت وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بجائے اس نے اپنا دھیان ایک نئھے سے بھوزرے پر مرکوز کرنے کی کوشش کی جو پھر پر رینگتا ہوا قطبی ہرن کے بدن پر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بھوزر اتنا دلچسپ نہیں تھا کہ وہ اس کی توجہ ہیگر ڈ کے الگ جملوں سے ہٹا پاتا۔

”ہم سمجھ گئے..... سمجھ گئے کہ تم بھی ہمارے ہی جیسی ہو..... تمہاری می یا ڈیڈی؟“

”میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھی ہیگر ڈ؟“

”ہماری تو می تھیں۔“ ہیگر ڈ نے ہیرے سے کہا۔ ”وہ برطانیہ کی شاید سب سے آخری پشت سے تھیں۔ ظاہر ہے، ہمیں وہ ٹھیک سے یاد نہیں ہیں..... جب ہم تین سال کے تھے تو وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔ ان میں مانتا کے زیادہ گھرے جذبات نہیں تھے..... ہمیں لگتا ہے کہ..... یہ ان کی فطرت میں ہی نہیں ہوتا ہے ہے نا؟ کیا پتہ، ان کے بعد ان کے ساتھ کیا ہوا؟..... ہو سکتا ہے کہ وہ مر چکی ہوں.....“

میڈم میکسٹم کچھ نہیں بولیں اور ہیری نے نہ چاہتے ہوئے اپنی آنکھیں بھوزرے سے ہٹا لیں اور قطبی ہرن کے مجسم کے اوپر سے جھانک کر ان کی باتیں سننے لگا..... ہیری نے پہلے ہیگر ڈ کو اپنے ماں باپ کی باتیں کرتے ہوئے کبھی نہیں سناتھا۔

”جب وہ چلی گئیں تو ہمارے ڈیڈی کا دل ٹوٹ گیا۔ ہمارے ڈیڈی پستہ قد کے تھے۔ کچھ سال کا ہونے کے بعد جب ہمیں ان پر غصہ آتا تو ہم انہیں اٹھا کر الماری کے اوپر بٹھا دیتے تھے۔ اس پر وہ خوب ہنستے تھے.....“ ہیگر ڈ کی بھرا تھی آواز میں گھرے ڈکھ کا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

354

احساس ہوتا تھا۔ میڈم میکسیم خاموشی سے دودھیا فوارے کی طرف دیکھتی رہیں۔ وہ ہیگرڈ کی باتیں سن رہی تھیں۔ ”ڈیڈی نے ہمیں پال پوس کر بڑا کیا..... لیکن ہمارے سکول میں آنے کے کچھ ہی عرصے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد ہمیں تنہا ہی سب کچھ کرنا پڑا۔ ڈبل ڈور نے سچ مجھ ہماری کافی مدد کی۔ وہ ہمارے لئے بہت بڑے محسن ثابت ہوئے.....“  
میڈم میکسیم اچانک اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

”کافی ٹھنڈک ہے یہاں!“ بہر حال، باہر کا موسم ان کی آواز جتنا سرد نہیں ہوا تھا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ اب اندر کی گرمائی میں جانا چاہئے۔“

”نہیں ابھی مت جاؤ،“ ہیگرڈ بچوں کی طرح ضد کرتا ہوا میلیا۔ ”ہم نے کبھی..... ہم نے پہلے کبھی اپنے جیسا کوئی نہیں دیکھا ہے۔“

”اپنے جیسا کیا؟“ ہیگرڈ صاف صاف بتا۔ .....“ میڈم میکسیم نے بر فیلے لبجے میں کہا۔

ہیری ہیگرڈ کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سوال کا جواب نہ دے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ وہ اب سائے میں کھڑا اپنے دانت بھینچ رہا تھا اور امید کرتا رہا کہ ہیگرڈ جواب نہیں دے گا۔ لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔  
”ظاہر ہے، ایک اور نصف دیو.....“ ہیگرڈ ہکلا یا۔

”تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟“ میڈم میکسیم چھپتی ہوئی بولیں۔ رات کی پر سکون خاموشی میں ان کی آواز کسی بم کے گولے کی مانند گونجی۔ ہیری نے دیکھا کہ پیچھے موجود فلیورڈ یلا کور اور رو جرڈ یوس بوكھلا کر جھاڑی سے باہر نکل آئے۔ ”پوری زندگی میں میری اتنی بے عزتی کبھی نہیں ہوئی۔ نصف دیو اور میں؟..... میری تو..... میری تو ہدیاں ضرورت سے زیادہ بڑی ہو گئی تھیں بس!“

وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی دور چل گئیں۔ جب وہ غصے میں جھاڑیوں سے دور ہٹتی چل گئیں تو ان میں سے بہت سی رنگ برلنگی پریاں نکلیں اور ہوا میں اڑتی ہوئی ان کے پیچھے چل پڑیں۔ ہیگرڈ اب بھی نیچ پر بیٹھا نہیں دور جاتے ہوئے گھور رہا تھا۔ اندھیرا اتنا زیادہ تھا کہ اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھنا بے حد مشکل تھا پھر ایک منٹ بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھا چل دیا۔ لیکن وہ سکول کے بجائے اپنے جھونپڑے کی طرف جا رہا تھا۔

”چلو!“ ہیری نے رون سے دھیمی آواز میں کہا۔ ”ہم بھی چلتے ہیں.....“  
لیکن رون اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔

”کیا ہوا؟“ ہیری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

رون نے مڑ کر ہیری کو دیکھا اور اس کے چہرے کے تاثرات سچ مجھ گھمیز تھے۔

”کیا تمہیں یہ معلوم تھا کہ ہیگرڈ نصف دیو ہے؟“ اس نے خوفزدہ لبجے میں پوچھا۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

”نہیں!“ ہیری نے کندھے اچکا کر کہا۔ ”لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟“

رون نے اسے بڑے عجیب انداز سے دیکھا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ایک بار پھر وہ لاشوری طور جادوگروں کی دنیا کے بارے میں اپنی علمی کا اظہار کر بیٹھا تھا۔ ڈرسلی جیسے مالگوگھرانے میں پروش پانے کی وجہ سے ہیری کو بہت سی چیزوں کے بارے میں صحیح آگاہی نہیں تھی جو جادوگروں کے ہاں پروش پانے والے بچوں کو معلوم ہوتی تھیں لیکن جیسے وہ سکول کی پڑھائی میں آگے کا سفر طے کرتا جا رہا تھا اس کی علمی کی دھندا آہستہ صاف ہوتی جا رہی تھی۔ بہر حال، اب وہ جان گیا تھا کہ اگر کسی جادوگر کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا کوئی دوست ایک دیونی کا بیٹا ہے تو زیادہ تر جادوگر نہیں کہتے کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟“

”میں اندر چل کر بتاتا ہوں..... چلو!“ رون نے دھیرے سے کہا۔

فلیور اور رو جراب وہاں نہیں تھے یقیناً وہ میڈیم میکسم کی آواز سننے ہی بھاگ نکلے ہوں گے۔ ہیری اور رون بڑے ہاں میں واپس لوٹ آئے۔ پاروتو اور پدماب دور والی میز پر بیا وکس بیٹیں کے لڑکوں سے گھری بیٹھی تھیں اور ہر ماننی ایک بار پھر کیرم کے ساتھ رقص کر رہی تھی۔ ہیری اور رون ایک خالی میز دیکھ کر بیٹھ گئے جو قص کرتی ہوئی فلیور سے کافی دور تھی۔

”تو..... دیونی کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟“ ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

”دیکھو وہ..... وہ.....“ رون کو دھما کہ خیز الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ ”اچھا نہیں ہوتا ہے۔“ اس نے کمزور لمحے میں بات مکمل کی۔

”کسے پرواہ ہے؟“ ہیری نے کہا۔ ”ہیگر ڈے کے ساتھ تو کوئی گڑ بڑ نہیں ہے۔“

”میں جانتا ہوں کہ ہیگر ڈے کے ساتھ کوئی گڑ بڑ نہیں ہے لیکن..... کوئی جیرانگی کی بات نہیں کہ اس نے یہ بات سب سے چھپا کر رکھی تھی۔“ رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”میں ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ اس پر چپن میں موٹاپے کا جادوئی کلمہ کا استعمال آزمایا گیا ہو گا تا کہ وہ موٹا اور جلدی بڑا ہو جائے۔“ میں نے اس بات کا ذکر کر اس لئے پہلے نہیں کیا کہ کہیں وہ اس پر چڑھنے جائے۔“

”لیکن اگر اس کی ماں دیونی تھی تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟“ ہیری نے کہا۔

”دیکھو!..... جو اسے جانتا ہے، اسے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہوگا کیونکہ اسے یہ معلوم ہوگا کہ ہیگر ڈھطرناک نہیں ہے۔“ رون نے دھیمی آواز میں بتایا۔ ”لیکن ہیری! یہ حقیقت ہے کہ دیو واقعی بے حد خطرناک اور نالم ہوتے ہیں۔ جیسا ہیگر ڈے نے خود اقرار کیا تھا کہ حرم دلی اور محبت ان کی فطرت میں ہی شامل نہیں ہوتی ہے۔ وہ سب عفریتوں جیسے ہی ہوتے ہیں۔ عقل سے پیدل اور انسانی محسوسات سے فارغ..... کسی کی جان نکالنا اور اسے ترپا ترپا کر ہلاک کرنا ان کا پسندیدہ مشغله ہوتا ہے۔ جادوگری کے سب لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں۔ ویسے برطانیہ میں دیوؤں کی تعداداً بہ نہ ہونے کے برابر ہے۔“

”جو تھے ان کا کیا ہوا؟“

”ان کی نسل پہلے ہی اختتام پذیر تھی اور پھر محکمے کے ایروز نے ان کی بڑی تعداد کو ہلاک کر ڈالا۔ جادوگروں کا کہنا ہے کہ اس

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

356

ملک سے باہر اب بھی دیوپائے جاتے ہیں..... زیادہ تر بلند و بالا پہاڑوں کی غاروں میں چھپ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں.....“  
”میں نہیں جانتا کہ میڈم میکسیم کسے دھوکا دینا چاہتی تھیں۔“ ہیری نے میڈم میکسیم کو جھوں کی میز پر تنہا بیٹھا دیکھ کر کہا جو بہت نہایت سنجیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ ”اگر ہیگر ڈنصف دیو ہے تو وہ تو یقینی طور پر دیو نی ہی ہوں گی۔ بڑی ہڈیاں..... ان سے زیادہ بڑی ہڈیاں تو صرف ڈائنسار کی ہی ہوں گی؟“

ہیری اور رون باقی رقص تقریب میں کونے میں بیٹھ کر دیوؤں کے بارے میں بتیں کرتے رہے۔ ان دونوں کو رقص کرنے یا اس میں شامل ہونے سے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی دیتی تھی۔ ہیری نے بھر پور کوشش کی کہ وہ چوچینگ اور سیڈرک کی طرف بالکل نہ دیکھ کیونکہ اس سے اس کے دل میں کسی کولات مارنے کی خواہش سراہماری تھی۔

جب وریڈ سسٹرز نے نصف شب کو نغموں کو خیر باد کھانا تو سمجھی نے آخری بارتالیاں بجا کر ان کا شکریہ ادا کیا اور یہ ونی ہال کی طرف جانے لگے۔ کئی لوگ تو اس خواہش کا اظہار کر رہے تھے کہ رقص تقریب کا دورا بھی مزید چلانا چاہئے، یہ زیادہ اچھا رہے گا۔ لیکن ہیری بستر پر جانے میں زیادہ خوشی محسوس کر رہا تھا۔ جہاں تک اس کی دلچسپی کا سوال خاتا تو اس کی یہ شام بہت زیادہ مزے دار نہیں گزری تھی۔ بیرونی ہال میں پہنچ کر ہیری اور رون نے دیکھا کہ کیرم ڈرم سٹر انگ کے بھری جہاز کی طرف لوٹنے والا تھا اور ہر ماںی اس سے شب بخیر کہہ رہی تھی۔ ہر ماںی نے رون کو بہت ٹھنڈے پن سے دیکھا اور بنا کچھ کہے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ ہیری اور رون اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے لیکن ابھی وہ نصف سیڑھیاں ہی چڑھ پائے تھے کہ ہیری نے سنا، کوئی اسے آواز دے رہا تھا۔

”کیسے ہو ہیری؟“

یہ سیڈرک ڈیگوری تھا۔ ہیری نے دیکھ لیا کہ نیچے یہ ونی ہال میں چوچینگ، سیڈرک کا انتظار کر رہی تھی۔ سیڈرک تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔

”خیر بیت.....؟“ ہیری نے ٹھنڈے لبجے میں کہا۔

سیڈرک کچھ ہچکچا رہا تھا ایسا لگا کہ جیسے وہ رون کے سامنے کوئی بات نہ کرنا چاہتا ہواں لئے رون نے اپنے کندھے اچکائے اور اگلی سیڑھیوں کو عبور کرتا ہوا اور چلا گیا۔

”سنوا!“ رون کے جانے کے بعد سیڈرک سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ ”تم نے مجھے ڈریگن کے بارے میں بتا کر احسان کیا تھا۔ میں اس کا بدله چکانا چاہتا ہوں۔ تمہارا سنہری انڈہ جب کھلتا ہے تو کیا اس میں سے چیخنے کی آواز سنائی دیتی ہے؟“

”ہاں!“ ہیری نے سپاٹ لبجے میں کہا۔

”تو پھر نہانے جاؤ.....ٹھیک ہے؟“

”میں سمجھا نہیں.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

357

”نہانے جاؤ اور اپنے انڈے کو بھی ساتھ لے جانا..... اور گرم پانی میں بیٹھ کر سوچنا۔ اس سے تمہیں سمجھ میں آجائے گا..... مجھ پر بھروسہ کرو۔“ سیدر رک نے جلدی سے کہا۔  
ہیری نے اسے گھوکر دیکھا۔

”میری بات مانو..... تو پانچویں منزل پر بنے مانیڑوں کے باتحروم میں جانا۔ بوکھلائے بورس کے محسم کے بال میں طرف کا چوتھا دروازہ ہے۔ اس کی شناخت ’تازہ رنخ‘ ہے..... اچھا میں اب چلتا ہوں..... چوچینگ کوشب بخیر کہنا ہے.....“  
وہ ایک بار پھر ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرا کر اور جلدی سے سیڑھیاں اتر کر چوکے پاس جانے لگا۔ ہیری اکیلا ہی گری فنڈر کی طرف چل دیا۔ یہ بڑی عجیب تجویز تھی۔ نہانے سے اسے چیختنے انڈے کی بات کیسے سمجھ آسکتی تھی؟ کیا سیدر رک اس کی ٹائگ کھیچ رہا تھا؟ کیا وہ یہ چاہتا تھا کہ ہیری بے وقوف بن جائے تاکہ چوچینگ ان دونوں میں موازنہ کرتے ہوئے اپنی ساری توجہ سیدر رک کی طرف مائل کر لے۔

تصویر میں فربہ عورت اور اس کی سہیلی سورہی تھیں۔ ہیری کو چیخ کر شناخت پوری روشنی کہنا پڑی۔ تب جا کر اس کی آنکھ کھلی اور وہ اسے دیکھ کر نہایت چڑچڑی سی دکھائی دی جیسے ہی وہ ہال میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ رون اور ہر ماں کے درمیان گھسان کارن جاری تھا۔ دونوں لفظوں کے تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ دس فٹ دور کھڑے ہو کر وہ ایک دوسرے پر گرج رہے تھے اور دونوں کا ہی چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں پسند نہیں آیا تو تم جانتے ہو کہ اس کا حل کیا ہے، ہے نا؟“ ہر ماں چیخنی۔ اس کے بال اب اس کے شاندار جوڑے سے کھل کر نیچے آچکے تھے اور اس کا چہرہ غصے کی حدت سے تپ رہا تھا۔

”بتاب تو سہی..... وہ حل کیا ہے؟“ رون نے چلا کر کہا۔

”اگلی بار جب کوئی رقص تقریب ہو تو کسی اور کے پوچھنے سے پہلے ہی مجھ سے پوچھ لینا۔ مجھ سے سب سے آخر میں نہیں بلکہ سب سے پہلے پوچھنا، ٹھیک ہے؟“

ہر ماں مڑی اور دھڑ دھڑاتی ہوئی لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنے لگی۔ رون نے بغیر آواز کئے اس طرف منہ بسور کر چڑایا۔ بالکل اسی طرح جیسے مچھلی پانی سے باہر نکالے جانے پر بنا تی ہے۔ رون، ہیری کی طرف مڑا۔

”اس سے یہ ثابت ہوتا ہے..... وہ میری بات صحیح تھی ہی نہیں!“ رون نے دکھی لجھے میں کہا۔

ہیری کچھ نہیں بولا۔ اسے رون کی دوستی عزیز تھی اس لئے اس نے اپنے دل کی بات نہیں کی۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ ہر ماں کی بات میں زیادہ دم تھا۔

چوبیسوال باب

## ریٹائرمنٹ کا انکشاف

اگلے دن تمام لوگ صبح دریتک سوتے رہے۔ گری فنڈ رکا ہال آج پچھلے دنوں کے مقابلے میں کافی پر سکون تھا۔ سست دکھائی دینے والے طلباء کی گفتگو میں جماں ایاں لینے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ ہر ماں کے بال ایک بار پھر الجھے اور بکھرے ہوئے دکھائی دیئے۔ اس نے ہیری کو بتایا کہ اس نے رقص تقریب کی تیاری کیلئے بڑی مقدار میں ریشمی احساس نامی جادوئی تیل بالوں میں لگایا تھا۔ جس سے اس کے بال خوبصورت اور ملامم دکھائی دینے لگے تھے۔

”روزانہ اسے لگانا بہت پریشان کرن عمل تھا۔“ اس نے کہا اور اپنی بلی کروک شانکس کے کان کے پیچھے کھجانے لگی۔ ایسا لگتا تھا کہ رون اور ہر ماں کے درمیان ایک ان کہا سمجھوتہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنی جھڑپ کے معاملے پر کوئی بات چیت نہیں کریں گے۔ ان کے درمیان دوستانہ ماحول تو دکھائی دیتا تھا مگر وہ کبھی کبھی عجیب رسی سا بھی محسوس ہوتا تھا۔ رون اور ہیری نے فوراً ہر ماں کو میڈم میکسیم اور ہیگرڈ کے درمیان ہوئی گفتگو کے بارے میں بتا دیا۔ ہیگرڈ کے نصف دیو ہونے کی خبر سن کر ہر ماں کو رون جتنا صدمہ نہیں ہوا تھا۔

”مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ نصف دیو ہی ہو گا۔“ اس نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ”میں جانتی تھی کہ وہ مکمل طور پر دیو تو ہو، ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ میں فٹ لمبے ہوتے ہیں لیکن لوگوں نے دیوؤں کے بارے میں کتنے غلط اور فضول تصورات بنارکھے ہیں؟ سب دیو تو خطرناک نہیں ہو سکے..... یہ تو اسی طرح کی توبہات ہیں جیسی لوگ بھیریائی انسانوں کے بارے میں رکھتے ہیں..... یہ تو سراسر ناجھی والی بات ہے ہے نا؟“

ایسا لگتا تھا کہ جیسے رون کوئی چھتنا ہوا جواب دینا چاہتا تھا لیکن شاید وہ دوبارہ بحث میں الجھنا نہیں چاہتا تھا اسی لئے اس نے ہر ماں کی نظرؤں سے بچا کر اپنا سرپریقہ سے ہلا دیا۔

اب ہوم ورک کی بارے میں سوچنے کا وقت آگیا تھا جسے انہوں نے چھپیوں کے پہلے ہفتے میں پوری طرح انداز کر دیا تھا۔ تمام طلباء و طالبات تھوڑے اُداس تھے کیونکہ اب کرسمس گزر چکا تھا لیکن ہیری صرف اُداس ہی نہیں تھا بلکہ وہ تو ایک بار پھر گھبرا نے لگا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

359

تھا۔ پریشانی کی بات یہ تھی کہ کرسمس کے بعد چوبیں فروری زیادہ قریب دکھائی دینے لگی تھی اور اس نے ابھی تک سنہری انڈے میں چھپا سراغ سمجھنے میں ذرا سی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ اس لئے وہ جب بھی اپنے کمرے میں جاتا تو وہ سنہری انڈے کو صندوق سے باہر نکالتا اور اسے کھول کر رونے والی آواز کو دھیان سے سننے کی کوشش کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ یہ امید کرتا تھا کہ شاید اس بارا سے کچھ سمجھ میں آئی جائے گا۔ اس نے یہ سوچنے کی کوشش کی کیا ان عجیب چیزوں سے اسے کچھ یاد آتا تھا مگر اسے جشنِ موت کی تیس کلہاڑیوں کی ناگوار موسیقی کے علاوہ اور کچھ بھی یاد نہیں آیا۔ اسے پورا لیقین تھا کہ اس نے اس طرح کی چیختی آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس نے انڈے کو دوبارہ بند کر دیا، اسے مضبوطی سے پکڑ کر خوب ہلا کیا اور دوبارہ اس امید سے کھول کر دیکھا کہ شاید آواز بدل گئی ہوگی لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ اس نے انڈے سے چلا کر سوال پوچھنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن کوئی فائدہ نہ حاصل ہو پایا۔ یہاں تک کہ اس نے انڈے کو کمرے کے دوسرے کونے میں اٹھا کر پھینک ڈالا۔ حالانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اس طرح کی حماقت سے اسے کوئی مدد نہیں مل سکتی۔

ہیری کو سیڈر کی تجویز ابھی تک نہیں بھولی تھی لیکن سیڈر کے لئے اس کے دل میں ہلکی سی ہمدردی باقی نہیں رہی تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس کی مدد لینے سے گریز کر رہا تھا۔ اسے پل بھر کیلئے یہ خیال بھی آیا کہ اگر سیڈر ک واقعی اس کی مدد کرنا چاہتا تھا تو اسے انڈے کے بارے میں گول مول سی بات کرنے کے بجائے وضاحت کے ساتھ بتانا چاہئے تھا۔ ہیری نے سیڈر کو پہلے ہدف کے بارے میں واضح طور پر بتا دیا تھا کہ اسے ڈریگن کومات دینا ہوگی جبکہ سیڈر ک یہ بتا کر اس کا احسان اتار رہا تھا کہ ہیری کو نہانے کیلئے جانا چاہئے..... اسے اس طرح کی بے ہودہ مدد کی ضرورت ہرگز نہیں تھی۔ کم از کم اس شخص سے تو نہیں جو چوچینگ کا ہاتھ پکڑ کر راہداریوں میں گھوما کرتا تھا۔ پھر نئی سہ ماہی شروع ہو گئی اور ہیری کلاسوں میں جانے لگا۔ وہ کتابوں، چرمی کاغذوں کے بوجھ سے ہمیشہ کی طرح دبنے لگا۔ اس کے علاوہ اس کے سینے پر انڈے کا بھاری بوجھ بھی تھا جسے وہ اسے بھی اپنے ساتھ ساتھ اٹھا کر گھمار رہا تھا۔ اب میدان میں برف کی کافی موٹی پرت جم چکی تھی۔ گرین ہاؤس کی کھڑکیوں پر برف اتنی زیادہ جم چکی تھی کہ جڑی بوٹیوں کے علم والی کلاس میں باہر کا منظر صاف دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ایسے موسم میں کوئی بھی طابعِ علم جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں جانا چاہتا تھا۔ حالانکہ رون نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ شاید سقرط انہیں اچھے طریقے سے گرم کر دیں گے۔ سقرط یا تو انہیں خوب دوڑائیں گے یا پھر اتنے تیز دھماکے کریں گے کہ ہیگر ڈکھوپنیرے میں ہی آگ لگ جائے گی۔

وہ جب وہ ہیگر ڈکھوپنیرے میں ہی نکلی ٹھوڑی والی اور جھسروں سے بھرے چہرے والی ایک بہت ہی بڑھیا جادو گرنی سامنے والے دروازے پر پہنچی ہوئی تھی۔

”اب جلدی کرو۔ گھنٹی پانچ منٹ پہلے ہی نج چکی ہے۔“ انہوں نے طباء کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا جو برف سے ایجھتے ہوئے ان کی طرف آرہے تھے۔

”آپ کون ہیں؟..... ہیگر ڈکھا ہے؟“ رون نے انہیں گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

360

”میرا نام پروفیسر گرو بیلی پلانک ہے۔“ انہوں نے کہا۔ ”میں جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کی نگران استاد ہوں۔“

”ہمیگر ڈکھاں ہے؟“ ہیری نے تیز آواز میں سوال کیا۔

”اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔“ پروفیسر گرو بیلی پلانک نے روکھے پن سے جواب دیا۔

اسی لمحے ہیری کے کانوں میں طنزیہ نہیں کی دھیمی سی آواز پڑی۔ اس نے مڑکر دیکھا۔ ڈریکو ملغواۓ اور سلے درن کے باقی طلباء بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ سب بہت خوش دکھائی دے رہے تھے، ان میں سے کوئی بھی پروفیسر گرو بیلی پلانک کو وہاں دیکھ کر حیران نہیں ہوا۔

”اس راستے سے چلو.....“ پروفیسر گرو بیلی پلانک نے کہا اور وہ اس بڑے کے پار چلنے لگی جہاں بیاوس بیٹن کے دیوی ہیکل گھوڑوں کا صطبیل موجود تھا۔ ہیری، رون اور ہر ماٹنی بھی ان کے تعاقب میں چل دیئے۔ وہ چلتے ہوئے مڑکر ہمیگر ڈکے جھونپڑے کی طرف دیکھتے جا رہے تھے۔ کھڑکیوں کے تمام پر دے گرے ہوئے تھے۔ کیا اندر ہمیگر ڈکھا اور بیمار پڑا تھا؟

”ہمیگر ڈکو کیا ہوا ہے پروفیسر؟“ ہیری نے جلدی سے پروفیسر گرو بیلی پلانک کے قریب پہنچ کر ہانپتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔

”تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔“ انہوں نے روکھے لبھے میں جواب دیا۔ ان کے چہرے سے لگا کہ وہ ہیری کی بات پر ناراض تھی جیسے انہیں یہ محسوس ہوا ہو کہ وہ دوسروں کے معاملے میں ٹانگ اڑا رہا ہو۔

”لیکن مجھے اس کیلئے پریشانی ہو رہی ہے!“ ہیری نے جذبات کی رو میں بنتے ہوئے تیز آواز میں کہا۔ ”اسے کیا ہو گیا ہے؟“ پروفیسر گرو بیلی پلانک نے ایسا تاثر دیا جیسے انہوں نے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔ وہ انہیں اس بڑے صطبیل سے نکالتی ہوئی آگے کی طرف لے گئیں، جہاں بیاوس بیٹن کے گھوڑے سر دی کے مارے ایک دوسرے سے چپ کر کھڑے تھے۔ وہ چلتی ہوئی جنگل کے کنارے پر پہنچیں جہاں ایک درخت کے نیچے ایک یک سنگھابندھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یک سنگھے کو دیکھ کر لڑکیوں کے منہ سے اوہ کی آوازیں نکل گئیں۔

”اُف کتنا خوبصورت ہے، ہے نا؟“ لیونڈر براؤن پیار بھرے لبھے میں بولی۔ ”وہ اسے کہاں سے لے آئیں؟ یک سنگھے کو پکڑنا تو بہت ہی مشکل کام ہوتا ہے۔“

یک سنگھا اتنا سفید تھا کہ اس کے چاروں طرف کی برف میلی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ گھبراہٹ میں اپنے سنہرے کھرز میں پر مار رہا تھا اور اپنا اکلوتا سینگ والا سر پچھے کی طرف جھٹک رہا تھا۔

”لڑکو! تم لوگ پیچھے ہی رہنا.....“ پروفیسر گرو بیلی پلانک نے چلاتے ہوئے کہا۔ انہوں نے ایک ہاتھ باہر نکالا جو ہیری کے سینے پر کسی چھڑی کی زور دار چوٹ کی طرح لگا۔ ”انہیں عورتیں کی قربت زیادہ پسند ہوتی ہے۔ لڑکیاں سامنے آئیں اور ہوشیاری سے اس کے پاس جائیں۔ چلو! سے ہر کام عمدہ ہوتا ہے.....“

وہ لڑکیوں کے جھرمٹ کے ساتھ دھیرے دھیرے یک سنگھے کی طرف بڑھنے لگیں۔ لڑکے کچھ فاصلے پر صطبیل کے بڑے کے

جنگلے سے بیک لگا کر انہیں دیکھنے لگے۔ جو نہیں پروفسر غربی پلانک دور پہنچیں تو ہیری نے مڑکرون کی طرف دیکھا۔

”تمہیں کیا لگتا ہے، ہیگرڈ کو کیا ہوا ہو گا؟ تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ کسی سفر ط نے.....؟“

”دیکھو پوٹر! اگر تم یہ سوچ رہے ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہیگرڈ پر کوئی حملہ نہیں ہوا ہے۔“ ملفوائے نے دھیمی آواز میں کہا۔

”اسے تو اپنا بڑا اور بد صورت چہرہ دکھانے میں شرم آرہی ہے۔“

”تمہارا کیا مطلب ہے؟“ ہیری نے تیوری چڑھا کر تیکھی آواز میں کہا۔

ملفوائے نے اپنے چونگے کے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اخبار کا تہہ کیا ہوا صفحہ باہر نکالا۔

”یہ دیکھو!“ اس نے رعنوت بھرے لمحے میں کہا۔ ”پوٹر! تمہیں یہ اداریہ دیتے ہوئے مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے.....“

وہ زہریلی ہنسی ہنسنے لگا جب ہیری نے اس کے ہاتھ سے اخبار کا صفحہ جھپٹ کر پکڑا اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ رون، سمیس، ڈین اور نیول اس کے کندھے کے پیچھے سے جھانک کر پڑھ رہے تھے۔ یہ ایک اداریہ تھا جس کے اوپر ہیگرڈ کی تصویر چھپی ہوئی تھی۔ اس تصویر میں ہیگرڈ بہت مکار دکھائی دے رہا تھا۔

### ڈبل ڈور کی فاش غلطی

ریٹائرمنٹ، خصوصی نامہ نگار

ہو گورس سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم، کے سنکی ہیڈ ماسٹر ایلیس ڈبل ڈور ہمیشہ سے تنازع میں لوگوں کو اپنے ہاں تعینات کرتے رہے ہیں۔ اس سال ستمبر میں انہوں نے سابقہ ایور میڈ آئی مودی کوتاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا استاد مقرر کیا تھا۔ مودی ہمیشہ ناخوش اور غیر مطمئن ایور رہا ہے جو معمولی سے معمولی بات پر بھی خطرناک جادوی داروں کا استعمال کرنے کا قائل رہا ہے۔ ڈبل ڈور کے اس فصلے سے جادوی ممحکے کے کئی لوگوں کے کان کھڑے ہو گئے ہیں کیونکہ سبھی مودی کی یہ عادت اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر کوئی ان کے سامنے اچانک ہاتھ بھی ہلا دیتا ہے تو وہ اس پر فوراً حملہ کر دیتے ہیں۔ بہر حال، میڈ آئی مودی بہت ذمہ دار اور حم دل لگتے ہیں جب ہم ان کا موازنہ اس نصف انسان سے کرتے ہیں جسے ڈبل ڈور نے جادوی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کیلئے بطور استاد کی ذمہ داری سونپ رکھی ہے۔

روپیس ہیگرڈ، یہ خود تسلیم کرتا ہے کہ جب وہ تیرے سال کی پڑھائی کر رہا تھا تو اسے ہو گورس سکول سے نکال دیا گیا تھا، تب سے وہ اسی سکول میں میدرانوں کی چاہیوں کے چوکیدار کی حیثیت سے نوکری کر رہا تھا۔ اسے یہ نوکری ڈبل ڈور کی مہربانی سے ملی تھی۔ بہر حال، پچھلے سال ہیگرڈ نے ہیڈ ماسٹر پر اپنی پراسرار قتوں کا بھرپور استعمال کر کے جادوی جانداروں کی دیکھ بھال کے استاد کی خالی ہونے والی اسمی کا بوجھ بھی ہتھیا لیا جبکہ اس عہدے کیلئے

اس سے بہتر، تجربہ کار اور تعلیم یافتہ کئی امیدوار موجود تھے۔ ہیگرڈ بے حد لمبا چوڑا اور خونخوار دکھائی دیتا ہے۔ یہی نہیں، وہ بھی انک قسم کے جادوئی جانوروں سے اپنے طلباء کو ہر وقت ہر اساح کرتا رہتا ہے۔ اس کی کلاس میں پڑھنے والے کئی طلباء خطرناک جانوروں کے حملوں کی زد میں آکر زخمی بھی ہو چکے ہیں اور طلباء کی اکثریت اس کی کلاس کو نہایت ڈراونا، کہتی ہے لیکن ڈبل ڈور اس طرف سے مکمل طور پر چشم پوشی سے کام لے رہے ہیں۔

چوتھے سال میں پڑھنے والے ایک طالبعلم ڈریکو ملفوائے کا کہنا ہے کہ مجھ ایک قشگر نے حملہ کر دیا تھا اور میرے دوست و سندھ کریب کو ایک فل بر کرم نے بری طرح کاٹ لیا تھا۔ ہم سب ہیگرڈ سے نفرت کرتے ہیں لیکن کچھ بھی نہیں کہنے سے ڈرتے ہیں۔

بہر حال ہیگرڈ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ وہ طلباء کو ڈرانے والے اس سلسلے کو بند کرے۔ روزنامہ جادوگر کی اس نامہ نگار کے ساتھ پچھلے مہینے میں ہونے والی گفتگو میں اس نے خود یہ تسلیم کیا کہ وہ ایسے جانوروں کی نشوونما کر رہا ہے جن کا خود ساختہ نام اس نے دھماکے دار سقرط رکھا ہوا ہے۔ وہ انتہائی درجے کے خطرناک اسد عقرب یعنی سینگ دار ڈریگن کی مانند آگ اگلنے والے بچھو ہیں، جن کی جسامت خطرناک حد تک بڑی ہے۔ جادوئی دنیا کی نئی نسلوں کے تحفظ کیلئے محکمہ اتحاد خطرناک درندہ کمیٹی اور محکمہ قاعدہ عمل درآمد اس مہلک خرابی کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے؟ ایسے لگتا ہے کہ ہیگرڈ خود کو ایسے تمام قوانین سے بالاتر سمجھتا ہے۔

میں تو یہ کام بس اپنی طبیعت کی دلچسپی کیلئے انجام دیتا ہوں۔ اس نے یہ کہتے ہوئے جلدی سے بات ہی پلٹ دی تھی۔ یہی نہیں، روزنامہ جادوگر نے اب یہ سچائی بھی کھو ج لی ہے کہ ہیگرڈ خالص خون والا جادوگر ہی نہیں ہے، جیسا کہ وہ ادا کاری کرتا ہے۔ وہ دراصل خالص انسانی نسل کا بھی نہیں ہے بلکہ اس دیونی کی نسل سے تعلق رکھتا ہے جسے 'فرائد و ولفا' کے نام سے جانا جاتا ہے جس کا حقیقی پتہ ٹھکانہ بالکل پوشیدہ ہے اور اس بارے میں کوئی حقیقت نہیں جانتا۔

خون کے پیاس سے اور سفا کانہ دیوانگی کے شکار دیوؤں نے باہمی خانہ جنگی کے باعث اپنی نسلیں اتنی کم کر لی ہیں کہ پچھلی صدی میں وہ ناپید ہونے کی سطح پر پہنچ گئے تھے۔ جو گئے پختے دیوباقی پچھے تھے، وہ تو 'تم جانتے ہو کون؟' کے ساتھ مل گئے اور اس کے دہشت بھرے دور میں سب سے افسونا کا مغلوب ہلاکتوں کیلئے حقیقی ذمہ دار تھے۔

حالانکہ 'تم جانتے ہو کون؟' کیلئے کام کرنے والے کئی دیوؤں کو شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے والے ایریورز نے ہلاک کر ڈالا لیکن 'فرائد و ولفا' کا نام اس میں شامل نہیں تھا۔ یہ ممکن ہے کہ وہ بھاگ کر دیوؤں کے ایسے گروہ کے پاس پہنچ گئی ہو جواب بھی غیر ملکی پہاڑوں میں رہ رہے ہوں۔ بہر حال، اگر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

363

میں ہیگرڈ کی حرکتوں کو دیکھا جائے تو یہ کہنا ہو گا کہ فرائد و لفافے کے بیٹے کو بھی اپنی ماں کے وحشیانہ جذبات و راثت میں ملے ہیں۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ ہیگرڈ نے اس لڑکے سے قربی دوستی کر لی ہے جو تم جانتے ہو کون؟ کے عبرتاک انجام کا حقیقی ذمہ دار تھا..... جس کی وجہ سے ہیگرڈ کی ماں اور تم جانتے ہو کون؟ کے باقی سب چیزوں کو جان بچانے کیلئے چھپ کر فرار ہونا پڑا۔ شاید ہیری پوٹر اپنے دیوبھیکل دوست کے بارے میں یہ پوشیدہ سچائی نہ جانتا ہو لیکن غیر معمولی طور پر اپلیس ڈبل ڈور کی یہ گہری ذمہ داری ہے کہ وہ صحمند ماحدوں کو یقینی بنائیں تاکہ ہیری پوٹر اور اس کے ساتھی طلباء اس خطرناک نصف دیو کے پوشیدہ ناپاک ارادوں سے ہمیشہ کیلئے محفوظ رہ سکیں۔

ہیری نے پڑھنا ختم کیا اور رون کی طرف دیکھا جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

”ریٹا کو یہ سب کیسے پتہ چلا؟“ رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

لیکن ہیری اس بات سے قطعی پر بیشان نہیں تھا۔

”تم نے یہ کیوں کہا کہ ہم سب ہیگرڈ سے نفرت کرتے ہیں؟“ ہیری نے تھوک اڑاتے ہوئے ملفوائے کی طرف دیکھا اور غصے بھری آواز میں کہا اور پھر اس نے کریب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”اور یہ کیا کوواس ہے، فل بر کروم نے اسے بری طرح کاٹ لیا تھا؟ اس کے توانت ہی نہیں ہوتے.....“

کریب مذاق اڑاتے ہوئے نہس رہا تھا اور بہت زیادہ خوش دکھائی دے رہا تھا۔

”مجھے لگتا ہے کہ اس سے اس احمد کا استاد بننے والا خوب ہمیشہ کیلئے تاریکیوں میں دفن ہو جائے گا۔“ ملفوائے نے زہریلے لمحے میں کہا۔ اس کی آنکھیں انتہائی چمک رہی تھیں۔ ”نصف دیو..... جبکہ میں سوچتا تھا کہ شاید اس نے بچپن میں غلطی سے قدبردھانے والی دوائی پوری بوتل ایک ہی سانس میں پی لی ہو گی..... طلباء کے ماں باپ کو اس کے نصف دیو ہونے کا انکشاف ذرا بھی پسند نہیں آئے گا..... انہیں یہ پریشانی کھائے جا رہی ہو گی کہ وہ ان کے معصوم بچوں کو کہیں کھانے جائے..... ہاہاہا.....“

”تم.....“

”کیا تم لوگ یک سنگھے کی طرف دھیان دو گے؟“

پروفیسر غروبلی پلانک کی آواز لڑکوں کی طرف آئی۔ اب لڑکیاں یک سنگھے کے چاروں طرف کھڑی ہو کر اسے تھپتھپا رہی تھیں۔ ہیری فرط طیش سے اس قدر کانپ رہا تھا کہ جب اس نے یک سنگھے کی طرف دیکھا تو روزنامہ جادوگر کا ورق اس کے ہاتھ میں تھر تھرانے لگا۔ پروفیسر غروبلی پلانک اب بلند آواز میں یک سنگھے کے جادوئی خوبیاں بیان کر رہی تھیں تاکہ لڑکوں کو بھی آج کا سبق سمجھ میں آجائے۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

364

”میں چاہتی ہوں کہ اب ہمیں یہی پڑھائیں۔“ پاروتی پاٹیل نے کلاس ختم ہونے کے بعد کہا جب وہ دوپھر کے کھانے کیلئے سکول میں واپس لوٹ رہے تھے۔ ”جادوئی جانداروں کی دلکشی بھال کے بارے میں میری رائے ایسی ہی تھی..... یک سنگھے جیسے پیارے جانورنا کہ ڈنک مارنے والے خوفناک جانور.....“

”اوہ ہیگرڈ کا کیا ہوگا؟“ ہیری نے سیرھیاں چڑھتے ہوئے غصے سے کہا۔

”اس کا کیا ہونا ہے؟“ پاروتی نے سخت آواز میں کہا۔ ”وہ چاہیوں کا چوکیدار تو تھا ہی..... وہی کام اب بھی جاری رکھ سکتا ہے..... ہے نا؟“

پاروتی رقص تقریب کے بعد سے ہیری سے کسی قدر اکھڑی ہوئی تھی۔ ہیری کو لگا کہ اسے رقص تقریب میں پاروتی کی طرف تھوڑی توجہ دینا چاہئے تھی لیکن اس کے باوجود تقریب میں پاروتی کو بہت مزہ آیا تھا۔ وہ سب کو یہی بتاتی رہی تھی کہ اگلے ہفتے کے اختتام پر وہ ہاگس میڈیکی میں بیاوس بیٹھنے والے لڑکے کے ساتھ ملنے والی ہے۔

اب وہ بڑے ہاں میں داخل ہوئے تو ہر ماں تی بوی۔ ”بہت اچھی کلاس تھی، پروفیسر غروبلی پلانک نے یک سنگھے کے بارے میں جو باتیں بتائیں، ان میں سے آدھی تو مجھے بھی معلوم نہیں تھیں۔“

”اس کی طرف دیکھو.....“ ہیری نے غراتے ہوئے کہا اور روزنامہ جادوگر کا صفحہ ہر ماں کی طرف بڑھا دیا۔ اسے پڑھتے ہوئے ہر ماں کا منہ کھل کھلا رہ گیا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی بالکل روشن جیسی ہی تھی۔

”اس خبیث عورت سٹیکر کو اس بات کا پتہ کیسے چل گیا؟ تمہیں یہ تو نہیں لگتا ہے کہ ہیگرڈ نے انہیں بتایا ہو.....“ ہر ماں نے دھیمی آواز میں کہا۔

”نہیں!“ ہیری نے گری فنڈر کی میز کی طرف جانتے ہوئے اور ایک کرسی پر غصے سے بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”اس نے جب ہمیں کبھی نہیں بتایا تو ریٹا کو کیا بتائے گا؟ مجھے لگتا ہے کہ وہ ہیگرڈ پر آگ بگولا ہو گئی ہو گی کیونکہ ہیگرڈ نے ان کے سامنے میری کوئی برائی نہیں کی تھی، اس لئے وہ اس سے بدلہ لے کر اپنی بھڑک اس نکال رہی ہو گی۔“

”یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رقص تقریب میں ریٹا نے چھپ کر ہیگرڈ اور لیڈی میکسٹم کی باتیں سن لی ہوں۔“ ہر ماں نے دھیرے سے بولی۔

”اگر ایسا ہوتا تو وہ باغیچے میں ہمیں دکھائی دے جاتیں۔“ رون نے کہا۔ ”ویسے بھی انہیں اب سکول میں آنے کی اجازت نہیں ہے، ہیگرڈ نے کہا تھا کہ ڈبل ڈورنے ان پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔“

”شاید ان کے پاس بھی غیبی چونہ ہوگا۔“ ہیری نے اپنی پلیٹ میں مرغی کا قورمہ ڈالتے ہوئے کہا لیکن وہ اس قدر رغصے میں تپ رہا تھا کہ قورمے کا شور بہ پلیٹ میں چھلک کر میز پوش پر جا گرا۔ ”وہ ایسا ضرور کر سکتی ہیں، وہ جھاڑیوں میں چھپ کر دوسروں کی باتیں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

بھی سن سکتی ہیں۔“

”جیسا تم نے اور رون نے کیا تھا؟“ ہر ماں نے ناپسندیدگی سے کہا۔

”ہم اس کی بات سننے کی کوشش نہیں کر رہے تھے۔“ رون نے غصے سے کہا۔ ”ہمارے پاس کوئی دوسرا استہانہ نہیں تھا۔ گدھ آدمی، اپنی دیونی ماں کے بارے میں ایسی جگہ پر بیٹھ کر باقی کر رہا تھا جہاں ساری دنیا اس کی باقی آسانی سے سن سکتی تھی.....“

”ہمیں اس سے ملنے کیلئے جانا چاہئے.....“ ہیری نے تجویز پیش کی۔ ”شام کو علم جو شکی کلاس کے بعد چلتے ہیں۔ اسے بتادیتے ہیں کہ ہم اسے واپس بلانا چاہتے ہیں۔“ تتم بھی اسے واپس بلانا چاہتی ہو، ہے نا؟“ ہیری نے ہر ماں سے پوچھا۔

”دیکھو میں..... میں سچ کھوں تو آج پہلی بار جادوئی جانداروں کی حقیقی کلاس ہوئی ہے اور اس سے مجھے لگا..... لیکن ظاہر ہے کہ میں ہیگر ڈکو واپس بلانا چاہتی ہوں۔“ ہر ماں نے جلدی سے بات بنا کر کھا کیونکہ اب ہیری اسے غصے سے گھورنے لگا تھا۔

اس شام کو شام کے بعد وہ تینوں ایک بار پھر سکول سے باہر نکلے اور برف سے بنجھے ہوئے میدان سے ہوتے ہوئے ہیگر ڈکے جھونپڑے تک پہنچے۔ انہوں نے دروازہ کھلکھلایا۔ فینگ کے بھوکنکی آواز سنائی دی۔

”ہیگر ڈکو! ہم ہیں.....“ ہیری نے چلا کر دروازہ جھنخوڑ ڈالا۔ ”دروازہ کھلوو.....“

ہیگر ڈکے کوئی جواب نہیں دیا۔ انہیں فینگ کی کیوں کیوں کرتی ہوئی آواز سنائی دی جواب دروازے پر پنجوں کے ناخن مار کر اسے کھرچ رہا تھا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ وہ دس منٹ تک دروازے بجاتے رہے، رون نے تو ایک کھڑکی کے کاچھ کو بھی زور زور سے ٹھونکا تھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔

”وہ ہم سے منہ کیوں چھپا رہا ہے؟“ ہر ماں نے پوچھا جب انہوں نے بالآخر ہارمان لی اور واپس سکول کی طرف لوٹ رہے تھے۔ ”اسے کہیں یہ تو نہیں لگ رہا ہے کہ اس کے نصف دیو ہونے سے ہمیں کوئی فرق پڑے گا؟“

لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ اس سے ہیگر ڈکو واقعی فرق پڑ رہا تھا۔ انہوں نے پورے ہفتے میں ایک بار بھی اس کی صورت نہیں دیکھی۔ وہ کھانے کے اوقات میں بھی اساتذہ والی میز پر نظر نہیں آیا۔ وہ میدان میں چاہیوں کی چوکیداری کا کام بھی نہیں انجام دے رہا تھا۔ پروفیسر غربلی پلانک ہی جادوئی جانداروں کی دیکھ والی کلاس کو لگاتار پڑھاتی رہیں۔ ملفوانے اپنی خوشی کا اظہار کرنے کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے نکلنے نہیں دیتا تھا۔

”اپنے نصف دیو کی یادستاری ہے پوٹر؟“ کسی نہ کسی استاد کی موجودگی میں ہی ملفوانے اپنے زہریلے نشتروں کا رُخ اس کی طرف کر دیا کرتا تھا تاکہ ہیری اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ پائے۔ ”اوہ نہیں..... اسے تو ہاتھی کے بچے کی یاد آرہی ہے.....“

جنوری کے وسط میں ہاگس میڈ کی تفریح کیلئے رخصت تھی۔ ہر ماں بے حد حیران ہوئی جب ہیری نے اسے بتایا کہ وہ بھی ہاگس میڈ جانے کا ارادہ کر رہا ہے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”میں تو سوچ رہی تھی کہ تم ہاں کے پرسکون ماحول کا بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو گے؟ تمہیں اس سنہری انڈے کے سراغ تک پہنچنا ہے ہیری!“ ہر ماہنی نے کہا۔

”اوہ..... اوہ مجھے لگتا ہے..... کہ میں اس کے بارے میں کافی کچھ سمجھ چکا ہوں.....“ ہیری نے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

”کیا واقعی.....؟“ ہر ماہنی نے جو شیلے انداز میں خوشی کا اظاہر کرتے ہوئے کہا۔ ”شاندار“

ہیری کو اپنے اندر جرم کا احساس ہونے لگا اور پیٹ میں شدید مروڑ بھی اٹھا مگر اس نے جان بوجھ کرا سے نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔ انڈے کے سراغ کو سلجمانے کیلئے اس کے پاس ابھی پانچ ہفتے کا وقت باقی پڑا تھا اور یہ کافی لمبا عرصہ تھا..... اس کے علاوہ اگر وہ ہاگس میڈ گیا تو وہ ہیگر ڈسے ٹکر اسکتا ہے اور اسے واپس لوٹنے کیلئے مجبور کر سکتا ہے۔

ہفتے کے دن ہیری، رون اور ہر ماہنی تینوں ایک ساتھ سکول سے باہر نکلے اور سر در، نم آلو اور برف کے ڈھنکے ہوئے میدان سے ہوتے ہوئے قبصے کی طرف بڑھنے لگے۔ جب وہ جھیل میں کھڑے ڈرم سٹرانگ کے باد بانی جہاز کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وکٹر کیرم اس کے عرش پر کھڑا تھا اور اس نے تیرا کی والا لباس پہن رکھا تھا۔ وہ کافی ڈبلائکن مضبوط بدن کا مالک دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جہاز کے سرے پر پہنچا اور اس نے اپنے بازو سیدھے پھیلائے، اگلے ہی لمحے وہ جھیل میں کوڈ گیا۔

”وہ پاگل ہو گیا ہے کیا؟“ ہیری نے کیرم کے سیاہ بالوں کو پانی میں ڈبکیاں لیتے ہوئے دیکھ کر حیرت سے کہا۔ وہ جھیل کے پانی کی گہرائی سے واپس اُپر آچکا تھا۔ ”جنوری کامہینہ ہے پانی یقیناً بہت زیادہ ٹھنڈا ہو گا۔“

”وہ جہاں سے آیا ہے، وہاں کا موسم تو اس سے بھی زیادہ سرد رہتا ہے۔“ ہر ماہنی نے مسکرا کر کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ وہاں کے مقابلے میں یہ پانی تو اسے گرم ہی لگ رہا ہو گا۔“

”ہاں! لیکن جھیل میں دیوبھیکل خونخوار انجوٹ بھی تور رہتے ہیں۔“ رون نے کہا۔ اس کی آواز میں کوئی پریشانی نہیں تھی بلکہ امید کی جھلک ضرور تھی۔ ہر ماہنی نے اس کے پوشیدہ تاش کو تاڑ لیا اور اس کی تیوریاں خود بخود تن گئی تھیں۔

”دیکھو وہ برانہیں ہے۔“ اس نے کہا۔ ”ڈرم سٹرانگ سے تعلق رکھنے کے باوجود وہ ویسا نہیں ہے جیا تم لوگ سوچتے ہو، اس نے مجھے بتایا تھا کہ اسے یہاں کا موسم زیادہ اچھا لگتا ہے۔“

رون نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ رقص تقریب کے بعد سے اس نے وکٹر کیرم کا ذکر تک نہیں کیا تھا لیکن تقریب کے اگلے ہی دن ہیری کو اس کے پلنگ کے نیچے ایک چھوٹا سا ہاتھ دکھائی دیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس چھوٹے متحرک ماؤل کے بدن سے اسے توڑ دیا گیا ہو جو بغاری کی کیوٹچ ٹیم والا چوغہ پہنے ہوئے تھا۔

مرکزی سڑک پر چلتے ہوئے ہیری کی نگاہ پورے راستے ہیگر ڈسے کی تلاش کرتی رہی۔ اس نے جب یہ دیکھ لیا کہ ہیگر ڈسے کسی دوکان میں نہیں ہے تو اس نے تھری بروم سٹکس کیفے میں چلنے کی تجویز پیش کی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

367

وہاں پر ہمیشہ کی طرح ہی بھیڑگی ہوئی تھی۔ تمام میزوں پر نظر ڈالتے ہوئے ہیری کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ ہیگر ڈیہاں بھی نہیں آیا تھا۔ ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ وہ رون اور ہر ماں کے ساتھ کیفے میں چلا گیا اور میڈم روز مرتا کو تین بڑی بیٹر بنانے کی ہدایت کی۔ اس نے اُداسی سے سوچا کہ اگر وہ ہو گورٹس میں ہی رہتا اور اپنے انڈے کی چیزوں میں چھپا سراغ کو سمجھنے کی کوشش کرتا تو زیادہ اچھا رہتا.....

”کیا وہ کبھی اپنے دفتر میں نہیں جاتے ہیں؟“ ہر ماں نے اچانک سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”وہ دیکھو.....“ اس نے کیفے میں لگے ہوئے عقی آئینے کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہاں پر لیوڈ بیگ میں کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ وہ غوبن کے گروہ کے ساتھ ایک انڈھیرے کو نے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بیگ میں ھی آواز میں ان کے ساتھ بہت جلدی جلدی بول رہے تھے۔ تمام غوبنوں نے اپنے ہاتھ باندھ رکھے تھے اور وہ تھوڑے خطرناک دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے سوچا کہ یہ بہت عجیب بات تھی کہ بیگ میں ہفتے کے اختتام پر تھری بروم سٹکس میں تھے جبکہ سہ فریقی مقابلے کا کوئی سلسلہ نہیں چل رہا تھا اور جوں کی وہاں کوئی ضرورت باقی نہیں تھی۔ اس نے آئینے میں بیگ میں کو دیکھا، وہ کافی مضطرب دکھائی دے رہے تھے۔ دراصل وہ اتنے ہی مضطرب دکھائی دے رہے تھے جتنا کہ وہ تاریکی کا نشان دیکھنے سے پہلے اس رات کو جنگل میں دکھائی دیئے تھے لیکن اسی وقت بیگ میں نے کیفے کے آئینے میں اپنی نظر دوڑائی اور انہیں ہیری دکھائی دے گیا۔ وہ اچانک اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”ایک منٹ میں بھی آتا ہوں۔ بس ایک منٹ میں.....“ ہیری نے انہیں اوپھی آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا۔ بیگ میں لمبے ڈگ بھرتے ہوئے ہیری کی طرف بڑھے۔ اب ان کے چہرے پر ایک بار پھر لڑکوں جیسی شوخ مسکراہٹ دور رہی تھی۔

”اوہ ہیری! کیسے ہو؟“ انہوں نے چھکتے ہوئے کہا۔ ”تم سے ملنے کی امید ہی کر رہا تھا۔ سب کچھ ٹھیک ہے نا؟“  
”جی ہاں!“ ہیری نے کہا۔

”میں تم سے تھائی میں کچھ بات کر سکتا ہوں؟“ بیگ میں نے امید بھرے لبھے میں کہا۔ ”اوہ! تم دونوں کو یہ برا تو نہیں لگے گا.....؟“

”بالکل نہیں.....“ رون نے جلدی سے کہا پھر وہ اور ہر ماں دوسری میز کی تلاش میں ان سے دور چلے گئے۔  
بیگ میں، ہیری کو میڈم روز مرتا کی نظروں سے دور ایک کونے میں لے گئے۔

”میں تو سوچ رہا تھا کہ ایک بار پھر تمہیں ہارن ٹیل کے خلاف بہترین کار کردار کیلئے مبارکباد پیش کروں ہیری!“ بیگ میں نے کہا۔ ”انتہائی شاندار.....؟“

”شکریہ!“ ہیری نے کہا لیکن وہ جانتا تھا کہ بیگ میں صرف یہی کہنا نہیں چاہتے ہوں گے کیونکہ وہ مبارکباد کی بات تو رون اور

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

368

ہر مائنے کے سامنے بھی کر سکتے تھے۔ بہر حال، بیگ میں اپنی رازدار نہ بات کہنے میں کی کوئی خاص جلدی میں نہیں لگ رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ بار میں لگے آئینے میں غوبلن گروہ ان کی ہی طرف متوجہ تھا جو اپنی اور تیکھی آنکھوں سے انہیں اور ہیری کو خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔

جب بیگ میں نے دیکھا کہ ہیری بھی غوبلن کی طرف دیکھ رہا ہے تو ڈھیمی آواز میں بولے۔ ”یہ برے خواب کی طرح لگتا ہے، انہیں انگریزی نہیں آتی ہے..... وہی کیوڑچ ورلڈ کپ میں بلغاریہ کے وزیر اعظم جیسا حال ہے..... لیکن کم از کم وہ تو اشاروں کی زبان تو استعمال کر رہے تھے..... جیسے کوئی بھی سمجھ سکتا تھا۔ یہ لوگ تو غوبلنی زبان میں اناپ شناپ کہتے رہتے ہیں..... اور مجھے غوبلنی زبان کا صرف ایک ہی لفظ آتا ہے..... والدک، جس کے معنی ہیں کلمہ اڑی..... میں اسے بولنا نہیں چاہتا کیونکہ کہیں انہیں یہ نہ لگے کہ میں انہیں دھمکا رہا ہوں۔“ وہ ڈھیمی آواز میں بولے۔

”مگر وہ چاہتے کیا ہیں؟“ ہیری نے پوچھا۔ اس کا دھیان اس طرف گیا تھا کہ غوبلن اب بھی بیگ میں کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔

”ار..... دیکھو!“ بیگ میں اچانک گھبراتے ہوئے بولے۔ ”وہ لوگ بارٹی کراوچ کو تلاش کر رہے ہیں.....“

”وہ انہیں یہاں کیوں ڈھونڈ رہے ہیں؟..... وہ تولندن میں ملکے کے دفتر میں ہوں گے۔“ ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

”معلوم نہیں، وہ کہاں ہوں گے؟“ بیگ میں نے ڈھیمی آواز میں آہ بھر کر کہا۔ ”انہوں نے دفتر آنا چھوڑ دیا ہے، وہ گذشتہ دو ہفتوں سے غائب ہیں۔ ان کے نائب پرسی کا کہنا ہے کہ وہ یہاں ہیں۔ اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ الٹو کے ذریعے اپنے احکامات اور پیغامات بھیج دیتے ہیں لیکن دھیان رہے ہیری! تم اس کا ذکر کسی سے بھی مت کرنا کیونکہ ریاستیکر اب بھی ہر جگہ خبر کی تلاش میں بھٹک رہی ہے اور میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ بارٹی کی یماری کو کسی بھی انک واردات میں بدل دے گی۔ شاید وہ یہ کہے گی کہ برتھا جو رکنس کی طرح وہ بھی غائب ہو چکے ہیں.....“

”آپ کو برتھا جو رکنس کے بارے میں کچھ سراغ ملا؟“ ہیری نے پوچھا۔

”نہیں.....“ بیگ میں نے دوبارہ مضطرب ہوتے ہوئے کہا۔ ”میں نے اس کی تلاش میں آدمی لگا رکھے ہیں..... (ہیری نے سوچا کہ کافی دیر بعد یہ خیال آیا) اور وہ معاملہ بہت الجھ گیا ہے۔ وہ یقین طور پر البا عیہ تو پچھی تھی کیونکہ وہاں پر وہ اپنی خالہزادے ملی تھی..... اور پھر وہ اپنی خالہزادے کے گھر سے نکل کر شمال کی طرف مقیم اپنی خالہ سے ملنے کیلئے نکلی..... لیکن وہ راستے میں ہی کہیں غائب ہو گئی۔ اس کا کوئی سراغ نہیں مل رہا ہے..... مجھے ذرا بھی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ وہ کہاں جا سکتی ہے؟..... اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہو گی۔ وہ اس طرح کی لڑکی نہیں لگتی تھی..... لیکن پھر بھی ..... لوہم بھی کن باتوں میں مصروف ہو کر رہ گئے؟..... غوبلن اور برتھا جو رکنس کی؟..... میں تو دراصل تم یہ پوچھنا چاہ رہا تھا.....“ انہوں نے اپنی آواز

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

369

مزید دھیمی کر لی تھی۔ ”تم اپنے شہری انڈے کے معاملے میں کہاں تک پہنچے ہو؟“  
”ار..... بھیک ٹھاک ہے۔“ ہیری نے جلدی سے جھوٹ بولا۔

بیگ میں نے اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ ہیری جھوٹ بول رہا ہے۔ انہوں نے اب اور دھیمی آواز میں کہا۔ ”سنو ہیری! مجھے اس کے بارے میں بہت برا لگتا ہے..... تمہیں زبردستی ان مقابلوں میں حصہ لینا پڑ رہا ہے۔ تم اپنی مرضی سے اس میں شامل نہیں ہوئے ہو..... اور اگر.....“ ان کی آواز مزید دھیمی ہو گئی، ہیری کو ان کی بات کو سننے کیلئے آگے جھک کر ان کے منہ کے قریب آنا پڑا۔ ”اگر میں تمہاری مدد کر سکوں..... صحیح سمت میں رہنمائی کر سکوں..... میں تمہیں پسند کرتا ہوں..... جس طرح تم نے اس ڈریگن کو مات دی تھی، وہ طریقہ مجھے بہت شاندار لگا..... بس مجھے ذرا سا اشارہ کرنے دو.....“

ہیری نے بیگ میں کے گول اور گلابی چہرے کو دیکھا اور ان کی بڑی بڑی نیلی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

”دیکھئے! ہمیں اپنے سراغوں کو تہاہی کھو جانا کیلئے کہا گیا تھا، ہے نا؟“ اس نے الفاظ سن بھال کر ادا کئے۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ بیگ میں کہیں برانہ مٹا جائیں۔ وہ بات بھی قطعی نہیں چاہتا تھا کہ سفریقی ٹورنامنٹ کے اس معزز نجح پر جو کہ ایک انتہائی ذمہ دار شعبے کے سربراہ بھی تھے، کسی الزام کی زد میں نہ آ جائیں۔

”ہاں..... ہاں! یہ بات تو ہے۔“ بیگ میں نے خجالت بھرے انداز میں کہا۔ ”لیکن دیکھو ہیری!..... ہم سب ہو گورٹس کی جیت چاہتے ہیں ہے نا؟“

”کیا آپ نے سیڈر ک ڈیگوری کے سامنے مدد کی پیشکش رکھی ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

بیگ میں کے چہرے پر تیوریاں ہلکی سی متحرک دھکائی دیں۔

”نہیں! میں نے ایسا نہیں کیا ہے لیکن میں نے کہا ہے کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں اس لئے میں نے سوچا کہ تمہاری تھوڑی سی مدد کر دوں.....“

”آپ کا شکر یہ!“ ہیری نے سپاٹ لبھے میں کہا۔ ”لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں انڈے کے مسئلے کو سلجھانے میں کافی قریب پہنچ چکا ہوں..... ایک دو دن میں ہی میں اس کی تین تک پہنچ جاؤں گا۔“

اسے پکا یقین نہیں تھا کہ وہ بیگ میں کی مدد لینے سے انکار کیوں کر رہا تھا۔ ایسا شاید اس لئے تھا کیونکہ بیگ میں لگ بھگ اجنبی تھے اور ان کی مدد لینا دھوکے بازی ہوتی جبکہ رون اور ہر ماہی یا سیر لیس سے مشورہ لینے میں اسے ایسا نہیں لگتا تھا۔  
بیگ میں کو دیکھ کر لگا کہ انہیں کسی قدر برا لگ چکا تھا لیکن وہ آگے کچھ نہیں کہہ پائے کیونکہ اسی وقت فریڈ اور جارج آن کے پاس دھمکے تھے۔

”ہیلو مسٹر بیگ میں!“ فریڈ چھکتے ہوئے بولا۔ ”کیا ہم آپ کے لئے بڑی سر خرید سکتے ہیں؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

370

”ار.....نہیں!“ بیگ مین نے جلدی سے کہا اور آخری بار ہیری کو مایوس نظر وں سے دیکھا۔ ”پیشکش کا شکر یہ لڑکو.....!“ فریڈ اور جارج بھی بیگ مین جتنے مایوس دکھائی دینے لگے۔ بیگ مین ہیری کو اس انداز سے دیکھ رہے تھے جیسے اس نے ان کی خواہش پوری نہیں کی ہو۔

”اچھا تو اب مجھے نکلنا ہوگا۔“ انہوں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ”تم سب سے مل کر اچھا لگا۔ تمہارے لئے نیک تمنا میں ہیری!“ وہ جلدی سے تھری بروم سٹکس کے باہر نکل گئے۔ غوبلن بھی اپنی کرسیوں سے اترے اور ان کے تعاقب میں چل دیئے۔ ہیری ایک بار پھر رون اور ہر ماٹنی کے پاس لوٹ آیا۔

”وہ کیا کہہ رہے تھے؟“ رون نے جلدی سے پوچھا جب ہیری ان کے سامنے کرتی کھینچ کر بیٹھ رہا تھا۔

”وہ سنہری انڈے کے معاملے میں میری مدد کرنا چاہتے تھے۔“ ہیری نے بتایا۔

”انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔“ ہر ماٹنی نے متھش لبھ میں بولی۔ وہ صدمے کی سی کیفیت میں بنتلا دکھائی دینے لگی۔ ”وہ ان مقابلوں کے منصف ہیں اور ویسے بھی، تم نے اس کی گئی تو پہلے ہی سلبھالی ہے، ہے نا؟“

”ہاں.....لگ بھگ!“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

”دیکھو..... مجھے لگتا ہے کہ اگر ڈبل ڈور کو یہ معلوم ہو گیا کہ بیگ مین تمہارے سامنے دھوکے بازی کی تجویز رکھ رہے ہیں تو انہیں یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئے گی۔“ ہر ماٹنی نے کہا جواب بھی بہت مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔ ”کاش وہ سیڈر ک کی مدد کرنے کیلئے بھی اتنی ہی کوشش کرتے؟“

”وہ ایسا کچھ نہیں کر رہے ہیں؟ میں نے ان سے پوچھا تھا.....“ ہیری نے بتایا۔

”کسے پروادا ہے کہ سیڈر ک کوئی سے مدد ملتی بھی ہے یا نہیں؟“ رون نے منہ بنا کر کہا۔ ہیری دل ہی دل میں اس کی بات سے سو فیصد متفق تھا۔

”اُن غوبلن لوگوں کے ارادے کچھ اچھے نہیں دکھائی دے رہے تھے ہے نا؟“ ہر ماٹنی نے بڑپیر پیتے ہوئے کہا۔ ”وہ یہاں کیا کر رہے تھے ہیری؟“

”بیگ مین کے مطابق وہ لوگ مسٹر کراوچ کی تلاش کر رہے ہیں؟“ ہیری نے دھیمی آواز میں بتایا۔ ”کراوچ اب بھی بیمار ہیں، وہ دفتر میں بھی نہیں جا رہے ہیں.....“

”شاید پری نے ان کے کھانے میں زہر ملا دیا ہوگا۔“ رون نے کہا۔ ”شاید وہ سوچ رہا ہوگا کہ اگر کراوچ کا پتہ صاف ہو گیا تو اسے بین الاقوامی تعلقات عامہ و مفاہمت والے شعبے کا سربراہ بنادیا جائے گا.....“

ہر ماٹنی نے رون کی ایسی کٹلیا نظر ووں سے دیکھا جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ ایسی چیزوں کے متعلق مذاق مت کرو، پھر وہ بولی۔ ”عجیب

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

371

بات ہے کہ غوبلن مسٹر کراچ کوڈھونڈ رہے ہیں؟..... غوبلن تو عام طور پر مجھے کے شعبہ قاعدہ عملدر آمد اور شعبہ جادوئی جانداروں کے قابو سے مسلک رہتے ہیں؟“

”کراچ سینکڑوں زبانیں بول اور سمجھ سکتے ہیں۔“ ہیری نے کہا۔ ”شاید غوبلن کو مترجم کی ضرورت درپیش ہے۔“

”کیا تم ان بیچارے غوبلوں کیلئے پریشان ہو رہی ہو؟“ رون نے ہر ماں سے پوچھا۔ ”شاید سیپو کے ساتھ ساتھ ایس پی یو جی شروع کرنے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہی ہو؟ بد صورت غوبلن کے تحفظ کی تنظیم.....“

”ہاہاہا.....“ ہر ماں نے لطف اندوڑ ہو کر قہقہہ لگایا۔ ”غوبلن کو کسی تحفظ کی ضرورت نہیں ہے۔ جب پروفیسر بینز ہمیں غوبلن گروہ کی بغاوت کے بارے میں پڑھا رہے تھے تو کیا تم نے کچھ نہیں سنا.....؟“

”ہم نے کچھ نہیں سنا.....“ ہیری اور رون ایک ساتھ بولے۔

”وہ لوگ جادوگروں سے نہنٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔“ ہر ماں نے جلدی سے کہا اور اپنی بڑی بیٹر کا ایک اور گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔ ”وہ نہایت مکار اور عیار ہوتے ہیں، وہ گھر بیلوخس کی طرح نہیں ہوتے ہیں جو خود کے لئے انصاف مانگنے کی آواز تک بلند نہیں کر پاتے ہیں۔“

”اوہ..... اوہ!“ رون نے دروازے کی طرف یک دیکھتے ہوئے لب کھولے۔

ریٹائرمنٹ کی بھی اندر آئی تھیں۔ وہ آج پکے ہوئے کیلئے کے رنگ کا پیلا چوغہ پہنے ہوئے تھیں۔ ان کے لمبے ناخن گلابی رنگ کے تھے اور ان کے ساتھ موٹی تو ندا لا فوٹو گرافر بھی تھا۔ انہوں نے مشروبات خریدے اور پھر وہ فوٹو گرافر کے ساتھ بھیڑ سے راستہ بناتی ہوئی ان کے قریب والی میز پر آ کر بیٹھ گئیں۔ ان کے پاس پہنچنے پر ہیری، رون اور ہر ماں نے ان کی طرف غصہ بھری نظر وں سے دیکھا۔ وہ تیزی سے بول رہی تھیں اور کسی چیز کے بارے میں بہت متجسس دکھائی دے رہی تھیں۔

”..... وہ ہم سے بات کرنے کیلئے آمادہ دکھائی نہیں دیتا تھا ہے نابوزو؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اور ویسے بھی وہ غوبلن کے جھرمٹ میں کیا کر رہا ہے؟ انہیں یہاں کی سیر کروارہا ہے؟ لگتا ہے کہ تمہیں تھوڑی ہوشیاری سے کام لینا ہوگا جادوئی کھلیوں کے شعبے کے پرانے سربراہ یوڈ و بیگ میں کی ذلت..... اوہ یہ شہ سرخی کیسی رہے گی بوزو؟..... ہمیں بس اس کے ساتھ والی خبر کی ضرورت ہے.....“

”کسی اور زندگی برباد کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہیں نا؟“ ہیری گرجتی ہوئی آواز کے ساتھ غرا کر دھاڑا۔

پچھلوگوں نے پلٹ کر دیکھا۔ ریٹائرمنٹ کی آنکھیں ان کے دلکش چشمے کے پیچھے پھیل گئیں جب انہوں نے دیکھا کہ یہ بات کس نے کہی تھی۔

”اوہ ہیری!“ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ تم ہمارے پاس آ کر کیوں نہیں بیٹھتے ہو؟“

”میں دس فٹ کی بھاڑو لے کر بھی آپ کے پاس نہیں آؤں گا۔“ ہیری نے غصے سے کہا۔ ”آپ نے ہیگرڈ کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟“

ریٹا سٹیکر نے پنسل سے تراشی ہوئی اپنی ہننوئیں اٹھائیں۔

”ہمارے قارئین کو سچائی جاننے کی پورا پورا حق حاصل ہے ہیری! میں تو صرف اپنی ذمہ داری کو بھاری تھی.....“

”کسے پرواہ ہے کہ وہ نصف دیو ہے؟“ ہیری چیخ کر بولا۔ ”اس میں تو کوئی خرابی نہیں ہے۔“

تھری بردم سٹکس میں اب مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ میدم روز مرتا کیفے کے استقبالیہ ڈیسک کے پیچھے سے اس کی طرف گھور کر دیکھ رہی تھیں اور اس بات کا بھی احساس تک نہیں رہا تھا کہ وہ جس گلاس میں بڑی سر انڈیل رہی تھیں، وہ کب کا بھرچ کا تھا اور بہنے کا تھا۔

ریٹا سٹیکر کی مسکراہٹ تھوڑی دیر کیلئے غائب ہو گئی لیکن جلد ہی انہوں نے خود کو سنبھال لیا اور دھیسے انداز میں مسکرائیں۔ انہوں نے مگر مجھ کی کھال والا اپنا ہینڈ بگ کھولا اور اس میں سرعت رفتار قلم باہر نکال لیا۔

”تو پھر ہیری!..... ایسا کرو کہ تم مجھے اپنے دوست ہیگرڈ کی خوبیوں اور اچھے پہلووں کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔ دیو یہ کل جنگی جسم کے پیچھے چھپا ہوا معصوم دل؟ تمہاری بے مثال دوستی اور اس کے پیچھے چھپی ہوئی سچائی..... کیا وہ تمہیں اپنے باپ کا نعم البدل لگتا ہے؟“

ہر ماںی اچانک اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں بڑی سرعت رفتار قلم کی بوتل اس طرح کپڑی ہوئی تھی جیسے وہ کوئی بم ہو۔

”خبیث چڑیل!“ اس نے بھپھے ہوئے دانتوں کو کٹکٹھاتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں کسی بھی بات کی پرواہ نہیں ہے، ہے نا؟ تم دھماکے دار خبر کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہو۔ کسی کی جان بھی لے سکتی ہو۔ یہاں تک کہ تم تو لیوڈ و بیگ میں کو بھی نہیں بخش رہی ہو.....“

”بد تیز لڑکی..... بیٹھ جاؤ اور ان چیزوں کے بارے میں اپنا منہ بند رکھو جن کے بارے میں تمہیں کچھ بھی نہیں جانتی ہو۔“ ریٹا سٹیکر نے سرد لبجے میں کہا اور ہر ماںی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ ”میں لیوڈ و بیگ میں کے بارے میں ایسی باتیں جانتی ہوں جنہیں سن کر تمہارے روئے کھڑے ہو جائیں گے..... حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہارے بال تو پہلے ہی الجھے اور کھڑے ہیں.....“ انہوں نے ہر ماںی کے الجھے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”چلو چلتے ہیں..... چلو ہیری..... رون!“ ہر ماںی غصے سے غراتی ہوئی بولی۔

وہ باہر نکل گئے۔ کئی لوگ انہیں باہر نکلتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ دروازے تک پہنچ کر ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ ریٹا سٹیکر کی سرعت رفتار قلم باہر تھی اور ان کے سامنے میز پر پڑے ایک چرمی کا غذ پر سرعت رفتار سے کچھ لکھ رہی تھی۔

جب وہ واپس سڑک پر آ کر تیزی سے چلنے لگے تو رون دھمی آواز میں پریشان ہوتے ہوئے بولا۔ ”اب وہ تمہارے پیچھے پڑے

جائے گی ہر ماںی!

”اسے کوشش تو کرنے دو۔“ ہر ماںی نے غصے سے کانپتے ہوئے تیکھی آواز میں کہا۔ ”میں اسے ایسا سبق سکھاؤں گی کہ وہ جان جائے گی کہ میں بد تمیز لڑکی ہوں۔ اوہ! میں اس بات کیلئے اس سے بدلہ ضرور لوں گی، پہلے ہیری..... پھر ہیگرڈ.....“

”تم ریٹا سٹیکر سے مت الجھو!“ رون نے گھبرا تے ہوئے کہا۔ ”میں سچ کہہ رہا ہوں ہر ماںی! وہ تمہارے بارے میں کوئی بھی من گھڑت خبر چھاپ سکتی ہے.....“

”میرے می ڈیڈی روز نامہ جادو گرا خبار نہیں پڑھتے ہیں اس لئے وہ مجھے منہ چھپانے کیلئے مجبور نہیں کر سکتے ہیں۔“ ہر ماںی جلدی سے بولی۔ وہ اب اتنی تیزی سے چل رہی تھی کہ ہیری اور رون کو اس کے ساتھ چلنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔ پچھلی بار ہیری نے ہر ماںی کو اتنے غصے میں تب دیکھا تھا جب اس نے ڈریکو ملغوائے کو زور دار تھپٹر مارا تھا۔ ”اوہ ہیگرڈ بھی اب منہ نہیں چھپائے گا۔ اسے اس گھٹیا عورت کی وجہ سے کبھی شرمندگی نہیں ہونا چاہئے..... چلو!“

آگے آگے بھاگتے ہوئے وہ ان دونوں کو سڑک پر تیزی سے لے گئی۔ وہ پنکھے والے بارہ بھروسوں کے درمیان بننے ہوئے اس گیٹ سے نکلے اور ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جانے لگے۔ جھونپڑے کے پردے اب بھی بند تھے۔ قریب پہنچنے پر انہیں فینگ کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔

”ہیگرڈ!“ ہر ماںی سامنے والے دروازے کو بری طرح کھٹکھٹاتے ہوئے زور سے گرجی۔ ”ہیگرڈ! بہت ہو گیا۔ ہم جانتے ہیں کہ تم اندر رہی ہو۔ کسی کو پرواہ نہیں ہے کہ تمہاری ماں دیوی تھی۔ ہیگرڈ! تم اس گھٹیا عورت سٹیکر کی وجہ سے ایسا مت کرو۔ ہیگرڈ باہر آ جاؤ۔..... تم بھی کمال کرتے ہو.....“

اچانک دروازہ کھل گیا۔

”تم بھی نا.....“ ہر ماںی بولتے بولتے اچانک خاموش ہو گئی تھی کیونکہ ان کے سامنے ہیگرڈ نہیں تھا بلکہ پروفیسر ڈبلیو فیسر ڈبلیو کھڑے تھے۔

”خوبصورت دو پھر.....“ ڈبلیو ڈور نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”ہے..... ہم ہیگرڈ سے ملنا چاہتے ہیں.....“ ہر ماںی نے تھوڑا ہچکپا تے ہوئے کہا۔

”ہاں! میں اتنا تو سمجھ ہی گیا تھا.....“ ڈبلیو ڈور نے کہا اور ان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ”تم باہر کیوں کھڑے ہو؟ اندر آ جاؤ۔“

”اوہ..... ہاں!“ ہر ماںی نے جلدی سے کہا۔

پھر وہ تینوں اندر داخل ہو گئے۔ جیسے ہی ہیری نے اندر قدم رکھا تو فینگ نے اس پر چھلانگ لگادی۔ وہ پا گلوں کی طرح بھونکتے ہوئے اس کے کان چانٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری نے فینگ کو پرے ہٹایا اور چاروں طرف نظر دوڑائی۔ ہیگرڈ اپنی بڑی میز کے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

374

پاس بیٹھا ہوا تھا جس پر چائے کے دو بڑے مگ رکھے ہوئے تھے۔ اس کی حالت سچ مجھ بہت خراب دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں کافی سوچی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ جہاں اس کے بالوں کا سوال تھا ب وہ ابھی ہوئی بھی کی تاروں جیسے لگ رہے تھے۔

”ہمیگر ڈ!“ ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہمیگر ڈ نے آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

”اوہ ہیری!“ اس نے کنز و مر بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں مزید چائے کی ضرورت پڑے گی۔“ ڈمبل ڈور نے ہیری، رون اور ہر ماٹنی کے اندر آجانے کے بعد دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال کر ہلائی۔ چائے کی گھومتا ہوا تھاں ہوا میں نمودار ہوا جس میں چائے کی سیتنی اور کپ کے ساتھ ساتھ کیک کی ایک بڑی پلیٹ بھی موجود تھی۔ ڈمبل ڈور نے جادو سے تھاں کو میز پر رکھا اور پھر سب لوگ میز کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر ڈمبل ڈور بولے۔ ”ہمیگر ڈ! تم نے سنا کہ مس گری بھر چلا چلا کر کیا کہہ رہی تھیں؟“ ہر ماٹنی کا چہرہ تھوڑا اگلا بی پڑ گیا لیکن ڈمبل ڈور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور پھر بولے۔

”ہر ماٹنی، ہیری اور رون اب بھی تم سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ ان کے دروازہ توڑنے کی کوشش سے صاف عیاں ہوتا ہے.....“

”اور کیا؟ ہم اب بھی تم سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں۔“ ہیری نے ہمیگر ڈ کی طرف نکلنکلی باندھ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں نہیں لگتا کہ وہ سٹیکر کتیا..... معاف کجئے پرو فیسر!“ اس نے جلدی سے اپنی غلطی کا احساس ہونے پر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتے ہوئے خجالت بھرے لبھے میں کہا۔

”مجھے افسوس ہے ہیری! میں کچھ دیر کیلئے بہرا ہو گیا تھا، اس لئے تمہاری بات بالکل نہیں سن پایا۔“ ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ انہوں نے اپنے انگوٹھے چٹخنے کی کوشش کی اور حچکت کی طرف دیکھنے لگے۔

”ار..... ہاں!“ ہیری نے دھیرے سے کہا۔ ”میرا مطلب تھا..... ہمیگر ڈ! تم نے سوچ کیسے لیا کہ اس عورت نے تمہارے بارے میں کوکھا ہے، اس سے ہمیں کوئی فرق پڑے گا؟“

ہمیگر ڈ کی گولی جیسی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو چکلے اور اس کی کچھڑی ڈاڑھی پر دھیرے دھیرے رینگنے لگے۔

”ہمیگر ڈ! میں تم سے جو کہہ رہا تھا، یہ اسی بات کا ثبوت ہے۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ وہ اب بھی محتاط نظر سے چھت کو گھور رہے تھے جیسے اس میں کوئی سوراخ ہو چکا ہو۔ ”میں تمہیں ان گنت والدین کے خطوط دکھا دیئے ہیں جو ہو گورس میں پڑھتے وقت تمہیں جانتے تھے، انہوں نے نہایت سخت الفاظ میں مجھے خبردار کیا ہے کہ اگر میں نے تمہیں ملازمت سے برخاست کیا تو وہ خاموش نہیں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

بیٹھیں گے.....

”لیکن سب لوگ تو ایسا نہیں کہہ رہے ہیں نا؟“ ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ”سبھی تو یہ نہیں چاہتے کہ ہم یہاں پر رُکیں۔.....“

”دیکھو ہیگرڈ! اگر تم پوری کائنات سے بے گناہی کی قبولیت پانے کے چکر میں ہوتے مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اس جھونپڑے میں کافی طویل عرصے تک بندہ رہنا پڑے گا۔“ ڈمبل ڈور بولے جواب پنے نصف چاند کی شکل والے چشمے کے اوپر سے اب اسے گھور رہے تھے۔ ”اس سکول کا ہیڈ ماسٹر بننے کے بعد سے کبھی ایک ہفتہ ایسا نہیں گزرا، جب کم از کم ایک الٰہی شکایت لے کر میرے پاس نہیں آیا کہ میں سکول ٹھیک طریقے سے نہیں چلا رہا ہوں۔ اب بتاؤ، مجھے کیا کرنا چاہئے؟ خود کو اپنے دفتر میں بند کر لوں اور کسی سے بات بھی نہ کروں.....“

”لیکن آپ نصف دیوبھی تو نہیں ہیں.....“ ہیگرڈ نے شکستہ آواز میں کہا۔

”ہیگرڈ! میرے رشتے داروں کو دیکھو!“ ہیری نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”ڈسلی گھرانے کو تم جانتے ہی ہو.....“

”بالکل صحیح بات کی.....“ پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”میرے سگے بھائی ابرفور تھے پر بکری کے اوپر ناموزوں جادوئی کلمے کے استعمال کرنے کیلئے مقدمہ چلا�ا گیا تھا۔ اس کے بارے میں اخباروں میں کافی کچھ چھپا تھا لیکن کیا ابرفور تھے نے منہ چھپا لیا؟ نہیں اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ اپنا سرتان کر، ہمیشہ کی طرح اپنے کاموں میں جتار ہا۔ ویسے مجھے پورا یقین نہیں ہے کہ وہ اخبار پڑھ سکتا تھا، اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس میں بہادری کی کوئی بات نہ ہو.....“

”تم پھر سے ہمیں پڑھانا شروع کرو ہیگرڈ!“ ہر ماں نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ ”واپس آ جاؤ..... ہمیں تمہاری بہت یادستاتی ہے.....“

ہیگرڈ نے بمشکل تھوک نگا۔ اس کے رخساروں پر اور آنسو بہنے لگے اور اس کی کھجڑی ڈاڑھی کو بھگونے لگے۔ ڈمبل ڈور اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”ہیگرڈ! میں تمہارا استعفی مسٹر دکرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تم پیر کو اپنے کام پر لوٹ آؤ گے۔ تم صحیح ساڑھے آٹھ بجے بڑے ہال میں میرے ساتھ ناشتہ کرو گے۔ کوئی بہانہ نہیں چلے گا..... اچھا اس خوبصورت دوپہر میں سب لوگوں کو میرا سلام!“

ڈمبل ڈور جھونپڑے سے باہر چلے گئے اور وہ صرف فینگ کے کان کھجانے کیلئے وہ کچھ پل کیلئے ٹھہرے تھے۔ جب دروازہ ان کے پیچے بند ہو گیا تو ہیگرڈ اپنے کوڑے دان کے ڈھکن جتنے بڑے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر سکیاں لینے لگا۔ ہر ماں نے اس کا بازو ٹھپٹھپاتی رہی۔ بالآخر ہیگرڈ نے اوپر دیکھا۔ اس کی آنکھیں واقعی بے حد سرخ ہو رہی تھیں۔

”ڈمبل ڈور بہت عظیم ہیں..... سچ مج بہت باکردار ہیں.....“ اس نے کہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”ہاں! وہ عظیم ہیں.....“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”کیا میں ان میں سے ایک کیک لے سکتا ہوں ہیگر ڈ؟“  
 ”کیوں نہیں.....“ ہیگر ڈ نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنی آنکھیں پوچھتے ہوئے کہا۔ ”اوہ وہ ٹھیک کہتے ہیں..... یقینی طور پر.....“  
 تم سب ٹھیک ہی کہتے ہو..... ہم ہی احمق تھے..... ہمارے ڈیڈی ہمارے روئے کو دیکھ کر شرمندہ ہوتے .....“ اس کی آنکھوں سے اور  
 آنسو بہنے لگے لیکن اس نے انہیں قوت کے ساتھ پوچھتے ہوئے کہا۔ ”میں نے تم لوگوں کو کبھی اپنے ڈیڈی کی تصویر نہیں دکھائی۔ ہے  
 نا؟“

ہیگر ڈ اپنی جگہ سے اٹھا اور الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کا کواڑھ کھولا اور اس میں ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کرنے لگا۔ پھر  
 جب وہ پچھے ہٹا تو اس کے ہاتھ میں ایک تصویر تھی۔ تصویر میں ایک پستہ قامت جادوگر دکھائی دے رہا تھا، اس کی آنکھیں بھی کافی حد  
 تک ہیگر ڈ جیسی ہی دکھائی دے رہی تھیں اور وہ ہیگر ڈ کے کندھے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیگر ڈ کی لمباٹی سات آٹھ فٹ ہو گی۔ یہ بات اس  
 کے پاس لگے سب کے درخت کو دیکھ کر سمجھ میں آ رہی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر ڈاڑھی اور موچھیں بالکل نہیں تھیں۔ اس کا چہرہ کم سن  
 بچ جیسا گول اور چکنا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بمنشکل تیرہ سال کا لگ رہا تھا۔

”یہ تصویر اس وقت کی ہے جب ہمیں ہو گورٹس میں داخلہ ملا تھا۔“ ہیگر ڈ نے شکستہ آواز میں بتایا۔ ”ڈیڈی کو ہماری بے حد فکر  
 تھی..... انہیں لگ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ہم جادوگر ہی نہ ہوں..... ہماری ماں کی وجہ سے..... انہیں اندر یشہ تھا..... چاہے جو بھی ہو،  
 ظاہر ہے کہ ہم آنے والے وقت میں کبھی جادو میں بہت زیادہ مہارت حاصل نہ کر پائے..... لیکن کم از کم ڈیڈی کو ہمارے ہو گورٹس  
 سے نکالے جانے کا صدمہ نہیں جھیلنا پڑا۔ جب ہم دوسرے سال کی پڑھائی کر رہے تھے اسی وقت وہ چل بسے.....“

”ڈیڈی کے جانے کے بعد ڈبل ڈور نے ہمیں سہارا دیا۔ انہوں نے ہمیں میدان کی چاہیوں کا چوکیدار بنادیا..... وہ لوگوں پر  
 بھروسہ کرتے ہیں۔ انہیں دوسرا موقعہ دیتے ہیں..... اسی وجہ سے وہ باقی ہیڈ ماسٹروں سے بہت الگ ہیں۔ وہ کسی کو بھی ہو گورٹس میں  
 جگہ دے سکتے ہیں، بشرطیکہ اس میں تھوڑی بہت صلاحیت پائی جاتی ہو..... وہ جانتے ہیں کہ لوگ اچھائی کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔  
 بھلے ہی ان کے خاندان..... ار..... انہیں بالکل بھی عزت نہ دیتے ہوں لیکن کچھ لوگ یہ بات نہیں سمجھتے ہیں۔ کچھ لوگ ہمیشہ اس بات  
 کی وجہ سے آپ کے خلاف ہو جاتے ہیں..... کچھ لوگ یہ ادا کاری کرتے ہیں کہ ان کی ہڈیاں بڑی ہو گئی ہیں، بجائے اس حقیقت کو  
 تسلیم کرنے..... کہ ہم جو ہیں، وہ ہیں۔ اور ہمیں یہ ماننے میں کوئی عار نہیں ہونا چاہئے کہ اس وجہ سے کبھی شرمندہ مت ہونا، ہمارے  
 ڈیڈی ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے۔ اس وجہ سے کچھ لوگ تمہارے خلاف ہو جائیں گے لیکن ان کے بارے میں سوچ کر پریشان مت  
 ہونا، اور وہ صحیح کہتے تھے، ہم بھی کتنے بڑے بیوقوف تھے۔ ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ اب ہم اس بارے میں بالکل پریشان نہیں  
 ہوں گے۔ بڑی ہڈیاں..... دیکھتے جاؤ، اب ہم اس کی ہڈیوں کو بڑا کر کے بتائیں گے۔“

ہیری، رون اور ہرمانی نے ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری ہیگر ڈ کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اس نے میڈم میکسم کے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

377

ساتھ اس کی ہونے والی گفتگوں لی تھی۔ اس کے بجائے تو وہ پچاس دھماکے دار سقر طوں کو گھمانے لے جانا زیادہ پسند کرتا۔ لیکن ہیگرڈ اب بھی بولے جا رہا تھا اور اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس کے منہ سے کوئی عجیب بات نکل گئی تھی۔

”تم جانتے ہو ہیری!“ اس نے اپنے باپ کی تصویر سے اپنی نظریں ہٹائیں جواب چمک رہی تھیں۔ ”جب ہم تم سے پہلی بار ملے تھے تو تمہیں دیکھ کر ہمیں اپنے ماخنی کی یاد آگئی تھی۔ تمہارے میں ڈیڈی دونوں جا چکے تھے اور ہمیں ایسا لگ رہا تھا جیسے تم ہو گورٹس میں کامیاب ہی نہیں ہو پاؤ گے۔ ہمیں یقین ہی نہیں تھا کہ تم میں اتنی قابلیت پھیپھی ہوئی ہے..... اور اب کوئی تمہاری طرف دیکھے تو ہمیں ہیری..... سکول چمپین.....“

اس نے ہیری کو ایک لمحے کیلئے دیکھا اور بہت گھمبیر لمحے میں بولا۔ ”تم جانتے ہو، ہمیں کس بات میں مزہ آئے گا ہیری؟ ہمیں تمہاری جیت دیکھنے میں مزہ آئے گا۔ اس سے سب لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ خالص خون ہونا ہی کافی نہیں ہوتا۔ کسی کو خود پر شرم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم جو ہیں، وہ ہیں۔ اس سے انہیں یہ پتہ چل جائے گا کہ ڈیمبل ڈور صبح ہیں جو جادوئی صلاحیت کے حامل کسی بھی بچے کو ہو گورٹس میں پڑھنے کیلئے داخلہ دیتے ہیں..... اس اٹھے کا حال اب کیسا ہے ہیری؟“

”شاندار..... ہیری نے کہا۔“ بہت شاندار.....“

ہیگرڈ کے غمگین چہرے پر ایک چوڑی سی مسکان دکھائی دینے لگی۔

”یہ ہوئی نبات..... تمہیں انہیں بتا دو، ہیری! تم انہیں بتا دو، تم ان سب کو ہرا دو.....!“

ہیگرڈ سے جھوٹ بولنا باقی لوگوں سے جھوٹ سے کافی الگ تھا۔ اس دوپہر کو ہیری جب رون اور ہر ماں کے ساتھ واپس سکول لوٹا تو اس کے دماغ میں اتحل پتھل مچی ہوئی تھی۔ اسے اب بھی ہیگرڈ کا خوشی سے چمکتا ہوا چہرہ دکھائی دے رہا تھا، جب وہ ہیری کے مقابلہ جیتنے کا تصور کر رہا تھا۔ اس شام ہیری کو اپنے سینے پر شہرے اٹھے کا بوجھ جتنا بھاری محسوس ہو رہا تھا اتنا پہلے نہیں ہوا تھا۔ اپنے پنگ پرسونے کیلئے جاتے وقت تک ہیری فیصلہ کر چکا تھا..... اب اپنے گھمنڈ کو خیر باد کہنے کا وقت آگیا تھا۔ اب یہ دیکھنے کا وقت آپ کا تھا کہ کیا سیڈر کا سراغ سچ کا رآمد تھا.....



## چکیسوال باب

### سنہری انڈا اور آنکھ

چونکہ ہیری نہیں جانتا تھا کہ سنہری انڈے کے اسرار کو جاننے کیلئے اسے کتنی دیری تک نہنا پڑے گا اس لئے اس نے یہ کام رات میں کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ جتنی دیری تک چاہے نہتا رہے۔ وہ سیدر کا مزیداً حسان نہیں لینا چاہتا تھا اس لئے اس نے مانیٹر ز کے باٹھروم کا استعمال ہی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہاں پر بہت کم لوگوں کو جانے کی اجازت تھی۔ اس لئے اس بات کی توقع بہت کم تھی کہ کوئی وہاں پر آ کر اس کے کام میں دخل اندازی کرے گا۔

ہیری نے اپنے اس منصوبے کی کڑیاں نہایت احتیاط سے ترتیب دیں، ایک بار پہلے بھی چوکیدار لیچ اسے آدمی رات کو گھومنے ہوئے پکڑ چکا تھا اور ہیری نہیں چاہتا تھا کہ ایسا دوبارہ ہو۔ ظاہر ہے کہ اسے غیبی چونگے کا استعمال کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ اس نے یہ فیصلہ بھی کیا تھا کہ وہ احتیاط کے طور پر ہو گورٹس کا نقشہ بھی ساتھ لے جائے گا۔ قانون توڑتے ہوئے چونگے کے بعد یہ نقشہ ہیری کی سب سے زیادہ مدد کرتا تھا۔ اس نقشے میں پورا ہو گورٹس دکھائی دیتا تھا۔ اس میں اس کی سمجھی مختصر اور خفیہ راہداریاں دکھائی دیتی تھیں۔ سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ تھی کہ ان راہداریوں میں گھونمنے پھرنے والے سبھی لوگ نقطوں کی شکل میں راہداریوں میں چلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے، ان نقطوں پر ان کے اصلی نام کا فیتہ بھی موجود ہوتا تھا جس نے دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اس کوں کس راہداری میں چل رہا ہے؟ ہیری نے سوچا کہ اگر کوئی اس باٹھروم کے آس پاس آیا تو متحرک نقطے اسے پہلے ہی خبردار کر دیں گے۔

جمرات کی رات کو ہیری اپنے پنگ سے دھیرے سے اترا۔ اس نے اپنا غیبی چونگہ پہنا، سیڑھیاں نیچے اتر اور تصویر کے قریب پہنچ کر خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔ وہ آج بھی دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔ یہ بالکل دیساہی طریقہ تھا جیسے اس نے اُس رات کو اختیار کیا تھا جب ہیگر ڈا سے ڈریگن دکھانے کیلئے ساتھ لے جانے والا تھا۔ اس باروہ رون کے باہر کھڑے ہو کر فربہ عورت کو شاخت بتانے کا انتظار کر رہا تھا۔ کچھ ہی ساعتوں بعد اسے شاخت بولنے کی آواز سنائی دی۔ ”کیلے کی چپس،“ رون کی آواز آئی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ رون نے کچھ پل وہیں ٹھہر کر ہیری کے باہر نکلنے کا انتظار کیا جب اسے ہیری کے قریب سے گزرنے کی سرسری اہٹ سنائی دی تو اس نے دھیمی آواز میں ”گذلک،“ کہا اور پھر تصویر کے راستے اندر داخل ہو گیا۔

آج رات چونگے کے نیچے چلنا کافی دشوار محسوس ہوا تھا کیونکہ ہیری کے ایک بازو کے نیچے اس کا وزنی سہری انڈا دبا ہوا تھا اور دوسرے بازو پر نقشہ پھیلا ہوا تھا جو اس نے اپنی آنکھ کے بہت قریب کر رکھا تھا۔ بہر حال، چاندنی کی روشنی نہائی ہوئی راہداریاں بالکل خالی اور خاموش تھیں۔ بار بار نقشے کو دیکھنے کی وجہ سے ہیری کو راستے میں کوئی نہیں ملا۔ وہ بوکھلانے ہوئے بورس کے مجسمے کے پاس پہنچا۔ مجسمے والا جادوگر بہت حیران اور پریشان دکھائی دے رہا تھا اور اس نے اپنے دستا نے غلط ہاتھوں میں پہن رکھے تھے۔ ہیری نے سیڈرک کے کہنے کے مطابق مانیٹر ز کے باٹھروم کا دروازہ تلاش کیا اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر شاخت دھرائی۔ ”تاڑہ رنج.....“

دروازہ کھل گیا۔ ہیری خاموشی سے اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر پہنچ کر دروازہ کی کنڈی لگائی اور غیبی چوغہ اتار کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کے دماغ میں پہلا خیال یہی آیا کہ اسے مانیٹر بن جانا چاہئے تاکہ وہ اتنے بہترین باٹھروم کا استعمال کر سکے۔ باٹھ روم موم بیوں سے بھرے ہوئے بہترین فانوس کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ ہر چیز سفید سنگ مرمر سے بنی ہوئی تھی۔ وہاں ایک بڑا، خالی اور ملائم نہانے کا ٹب بھی تھا جو فرش کے اندر کافی گہرائی تک دھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نہانے والے ٹب کے کناروں پر چاروں تقریباً سو سہری ٹل لگے ہوئے تھے اور ہر ٹل کے دستی پر الگ الگ رنگ نگینے جڑے ہوئے تھے۔ ایک چھلانگ لگانے والا تختہ بھی تھا۔ کھڑکیوں پر سفید لیلیں کے لمبے چمکدار پردے لگے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں ملائم سفید تویلوں کا ڈھیر رکھا ہوا تھا۔ دیوار پر ٹیکنے ہوئے سہری فریم میں ایک سہری جل پری کی تصویر دکھائی دے رہی تھی جو ایک بڑی چٹان پر گہری نیند سوری تھی جب وہ خڑائے بھرتی تو اس کے لمبے سہری بال اڑ کر اس کے چہرے پر آ جاتے تھے۔

ہیری نے اپنا چوغہ، انڈہ اور نقشہ نیچے رکھ دیا۔ وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے آگے بڑھا۔ خالی دیواروں کی وجہ سے باٹھ روم میں اس کے قدموں کی آہٹ گو نجخنگی۔ باٹھ روم بے حد شاندار تھا اور باٹھ ٹب کے گرد لگے ہوئے نلوں نے ہیری کے تجسس کو ہوادے دی تھی، وہ انہیں کھولنے کیلئے بے قرار تھا۔ یہاں آنے کے بعد ایک بار پھر اس کے دل میں وسوسہ اٹھا کہ یقیناً سیڈرک اس کا مذاق اڑوانے کا خواہش مند ہو گا۔ نہانے سے اسے انڈے کا راز سمجھنے میں کیسے مدد ملی گی؟ بہر حال اس نے ایک موٹا تویہ باندھا۔ چوغہ، نقشہ اور انڈے کو سومنگ پول جیسے ٹب کے کنارے پر کھلا اور پھر گھنٹوں کے بل بیٹھ کر اس کے کچھنل کھول دیئے۔

ہیری نے کبھی اس طرح کے بلبلوں کے بیچ میں نہانے کا لطف نہیں اٹھایا تھا۔ اس نے دیکھا کہ الگ الگ نلوں سے پانی کے ساتھ الگ الگ طرح کے بلبلے نکل رہے تھے۔ ایک ٹل سے گلابی اور نیلے بلبلے نکلنے لگے جو فٹ بال جتنے بڑے ہو گئے تھے۔ دوسرے سے برف جیسا سفید جھاگ نکلنے لگا جو تما موٹا تھا کہ ہیری کو لگا کہ اگر وہ اس پر بیٹھ جائے تو وہ اس کا وزن کا آسانی سنبھال لے گا۔ تیسرا ٹل سے تیزی سے خوبصورت ٹینکنی بادل نکل کر پانی کی سطح پر منڈلانے لگے۔ ہیری کافی دیر تک نلوں کو کھولنے اور بند کرنے مشغله میں مکن رہا، اس میں اسے کافی مزہ آ رہا تھا۔ اسے خاص طور پر اس ٹل کو کھولنے اور بند کرنے میں بڑا لطف آیا جس کی دھار پانی کی سطح سے ٹکرنا کر بڑی سی

تو سو فخر بنادیتی تھی۔ جب گہرہ باتھٹ گرم پانی، بلبلوں اور ڈھیر ساری جھاگ سے بھر گیا (اس کے حسن کو دیکھتے ہوئے بہت کم وقت لگا) تو ہیری نے تمام نلوں کو بند کر دیا اور پھر اس نے پاجامہ، چپل اور سونے والا گاؤن اتار دیا اور گرم پانی میں گھس گیا۔

پانی اتنا گہر اتھا کہ اس کے پیر بمشکل نخلی سطح تک پہنچ پائے۔ وہ انڈے کو گھورنے ہوئے دوبار ایک سرے سے دوسرے سرٹک تیرتا رہا۔ حالانکہ جھاگ بھرے گرم پانی میں تیرتے ہوئے اسے اور زیادہ مزہ آ رہا تھا۔ حالانکہ اس کے چاروں طرف الگ الگ رنگوں کے بادل اٹھ رہے تھے لیکن اس کے دماغ میں کوئی زبردست خیال پیدا نہیں ہو پایا۔ اسے اب بھی انڈے کا سراغ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

ہیری نے اپنے ہاتھ پھیلانے اور انڈے کو اپنے گیلے ہاتھوں سے اٹھا کر کھولا۔ با تھر روم میں رو نے جیسی چیزوں کی بلند آواز گو نجخنگی، وہ سنگ مرمر کی دیواروں سے ٹکر کر اور زیادہ شور پیدا کر رہی تھی۔ ہیری کو اب بھی کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے انڈے کو دوبارہ بند کر دیا کیونکہ اسے یہ پریشانی ہونے لگی تھی کہ کہیں شور شراہ بن کر فلیچ نے وہاں پہنچ جائے۔ اس نے سوچا کہ کہیں سیڈر ک کارادہ ایسا ہی تو نہیں تھا؟ اسی وقت کسی کی آواز با تھر روم میں سنائی دی۔ وہ اتنی زور سے اچھل پڑا کہ اس کے ہاتھ انڈہ چھوٹ کر ٹب کے کنارے کے فرش پر لٹھ لگتا ہوا در چلا گیا۔

”اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو اسے پانی کے اندر کھوتی!“

ہیری اس قدر بری طرح جھٹکا کھا گیا تھا کہ وہ کئی لمحوں تک گنگ رہ گیا۔ گہرہ بھٹ کے مارے وہ کافی سارے بلبلے لا شعوری پر نگل گیا تھا۔ وہ جھٹ پٹ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک نیل کے اوپر منڈلانے والے بادل پر ما یوس مارٹل ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ ایک معصوم بھوتی تھی جس کی سکیاں عام طور پر تین منزل یونچ والے لڑکیوں کے با تھر روم میں سنائی دیتی تھیں۔

”مارٹل!.....“ ہیری غصے سے چلا یا۔ ”میں..... میں کچھ بھی نہیں پہنچ ہوئے ہوں۔“

جھاگ اتنی گھنی تھی کہ اس بات پر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ بہر حال، ہیری کو اچانک یہ خوفناک احساس ہوا کہ جب وہ اندر داخل ہوا تھا سی وقت مارٹل کسی نیل سے جھانک کر سے دیکھ رہی ہو گی۔

”تمہارے اندر آتے ہی میں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ تم مجھ سے کافی لمبے عرصے سے ملنے نہیں آئے ہو ہیری!“ مارٹل نے اپنے موٹے چشمے کے پیچھے چمکتی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں!“ ہیری نے کہا اور اپنے گھٹنے تھوڑے سکیٹر لئے تاکہ مارٹل اس کے سر کے علاوہ اور کچھ نہ دیکھ پائے۔ ”مجھے تمہارے با تھر روم میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ تو لڑکیوں کا با تھر روم ہے، ہے نا؟“

”پہلے تو تمہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں رہتی تھی۔“ مارٹل نے غمگین لمحے میں کہا۔ ”تب تو تم سارا وقت وہیں گزارتے تھے.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

381

یہ سچ تھا حالانکہ ایسا صرف اس لئے تھا کہ اس وقت ہیری، رون اور ہر ماہنئی بھیس بدل سیال بنانے کی کوشش کر رہے تھے اور اس کام کیلئے مارٹل کے بند باتھروم سے زیادہ محفوظ جگہ اور کوئی نہیں تھی۔ کڑوے بھیس بدل سیال کو پینے کے بعد ہیری اور رون ایک گھنٹے کیلئے ہو بہو کریب اور گول جیسے بن گئے تھے اور ملفوائے سے بات الگوانے کیلئے سلے درن کے ہال میں جا پہنچے تھے۔

”مجھے وہاں پر جانے کیلئے منع کر دیا گیا تھا۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کی بات سچ تھی۔ پر سی نے ایک بار اسے مارٹل کے باتھروم سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ ”اس کے بعد میں نے سوچا کہ وہاں نہیں جانا ہی بہتر رہے گا۔“

”اوہ.....ٹھیک ہے.....“ مارٹل نے اپنی ٹھوڑی کے مہاسوں کو اکھاڑتے ہوئے کہا۔ ”کوئی بات نہیں..... اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو انڈے کو پانی کے اندر کھولتی۔ سیدر رک ڈیگوری نے ایسا ہی کیا تھا.....“

”تم اسے بھی چوروں کی طرح دیکھ رہی تھی؟“ ہیری نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ ”تم کیا ہر شام یہاں پر چھپ چھپ کر مانیزوں کو نہاتے ہوئے دیکھتی ہو.....؟“

”کبھی کبھی.....“ مارٹل نے شرماتے ہوئے کہا۔ ”لیکن میں نے آج تک باہر آ کر کبھی کسی سے بات نہیں کی؟“

”مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ تم نے مجھے یہ عزت بخشی ہے لیکن اب تم اپنی آنکھیں بند کرو۔“ ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں اسے کہا۔

اس نے تب تک انتظار کیا جب تک مارٹل نے اپنے چشمے کو دونوں ہاتھوں سے ٹھیک طرح ڈھک نہیں لیا تھا۔ پھر وہ باتھٹب سے باہر نکلا اور اپنے جسم پر تولیا باندھ کر انڈے کی طرف بڑھا۔ وہ انڈہ اٹھا کر واپس ٹب کی طرف لوٹ آیا۔ جب وہ پانی کی گہری سطح میں اتر گیا تو مارٹل نے اپنی انگلیوں کے نیچے سے جھاٹکتے ہوئے کہا۔

”چلو..... اب انڈے کو پانی کے نیچے کھولو.....“

ہیری نے انڈے کو جھاگ بھری سطح کے نیچے کیا اور اسے کھول دیا۔ اس بارا سے رو نے والی چیخ سنائی نہیں دی۔ اس کے باوجود انڈے سے میں سے ایک بلبلہ بھرا گیت باہر نکلا لیکن اسے گیت کے بول پانی کے بارہ بالکل سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔

”تمہیں اپنا سر بھی پانی کے اندر گھسانا پڑے گا ہیری!“ مارٹل نے جلدی سے بولی۔ سے ہیری پر حکم چلانے میں بڑا مزہ آرہا تھا۔ ”چلو جلدی کرو.....“

ہیری نے گہری سانس بھری اور اپنا سر پانی کے اندر ڈال دیا۔ اب وہ بلبلوں سے بھرے باتھٹب کی سنگ مرمر کی چلی سطح پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کھلا ہوا انڈہ تھا جس میں سے اسے عجیب سی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو شاید کارہی تھیں..... ہمیں آ کر تلاش کرو.....

جہاں سنائی دیتی ہیں ہماری آوازیں.....

ہم زمین کے اوپر گانہیں سکتے.....  
 اور تلاش کرتے ہوئے یہ خیال رکھو.....  
 ہم تمہاری سب سے قیمتی چیز چڑھائے ہیں.....  
 تمہارے پاس صرف ایک گھنٹے کا وقت ہے.....  
 تم آکر اپنی قیمتی چیز ہم سے واپس لے سکتے ہو.....  
 لیکن ایک گھنٹے بعد..... بہت برا ہو گا.....  
 بہت دیر ہو جائے گی، وہ چیز تم سے دور چلی جائے گی.....  
 اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی.....

ہیری اٹھ کر پانی کی جھاگ والی سطح کے اوپر آیا اور اپنی آنکھوں پر بکھرے ہوئے بال ہٹا کر گہری سانسیں لینے لگا۔  
 ”سن لیا.....“ مارٹل نے پوچھا۔

”ہاں!..... ہمیں آکر وہاں تلاش کرو جہاں ہماری آوازیں سنائی دیتی ہیں..... اس ہدف کو پورا کرنے کیلئے انہوں نے مجھے اشارہ بھی دیا ہے..... ذرا اٹھہو! مجھے دوبارہ سننا پڑے گا.....“ وہ ایک بار پھر پانی کے نیچے چلا گیا۔

ہیری نے اس کے بعد اٹھے کے گیت کو پانی کے نیچے تین بار ستاب جا کر کہیں اسے یہ گیت یاد ہو پایا۔ پھر وہ کچھ دیر سوچتے ہوئے پانی میں ہی بیٹھا رہا اور وہیں بیٹھ کر اسے گھوڑا تارہ۔

”مجھے جا کر ایسے لوگوں کو تلاش کرنا ہے جس کی آواز زمین کے اوپر سنائی نہیں دیتی.....“ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”ار..... ایسے کون لوگ ہو سکتے ہیں؟“

”تمہارا دماغ کتنی سست رفتار سے کام کرتا ہے، ہے نا؟“

اس نے پہلے کبھی ماہیوس مارٹل کو اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔ آخری بار وہ اتنی خوش تباہی دی تھی جب بھیس بدل سیال پینے کی وجہ سے ہر ماہی کے چہرے پر بلی کے بال نکل آئے تھے اور اس کی دم بھی پیچھے نکل کر لٹکنے لگی تھی۔

ہیری نے با تھر دم میں چاروں طرف گھوکر دیکھا اور سوچنے لگا۔ اگر آوازیں صرف پانی کے اندر ہی سنی جا سکتی ہیں تو شاید وہ پانی کے اندر رہنے والے لوگ ہوں گے جب اس نے یہ بات مارٹل سے کہا تو وہ زور سے ہنس پڑی۔

”بالکل یہی..... یہی بات ڈیگوری نے بھی سوچی تھی۔“ اس نے کہا۔ ”وہ وہاں لیٹا لیٹا خود سے اس بارے میں کافی دریتک با تینیں کرتا رہا..... اتنی دریتک کہ پانی کے سارے بلبلے ختم ہو گئے تھے۔“

”پانی کے اندر.....“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”مارٹل..... جھیل میں دیو یہیکل سمندری انجوت کے علاوہ اور کون سے جاندار

رہتے ہیں؟“

”اوہ..... بہت سارے جاندار رہتے ہیں۔“ وہ جلدی سے بولی۔ ”میں کئی بار وہاں جا چکی ہوں..... کئی بار تو میرے پاس کوئی اور چارہ ہی نہیں ہوتا..... جب کوئی اچانک میرے ٹوائیٹ کا فلاش چلا دے تو مجھے وہاں جانا ہی پڑتا ہے.....“

ہیری نیہیں سوچنا چاہتا تھا کہ ماٹر ٹیل فلش کی گندگی کے ساتھ پائپ کے راستے سے ہوتی ہوئی جھیل میں جا رہی تھی، اس لئے اس نے کہا۔ ”کیا وہاں پر ایسے جاندار رہتے ہیں جن کی آواز انسانوں جیسی ہوں..... اوہ ذرا ٹھہر و.....“

ہیری کی نگاہ اچانک دیوار پر ٹکنگی ہوئی تصویر پر جا پڑی جس میں جل پری ابھی خراٹے بھر رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ ”وہاں پر جل مانس یعنی نرم مچھتوں نہیں رہتے ہیں؟“

”اوہ..... بہت شاذار!“ اس نے کہا اور اس کے موٹے چشمے کے نیچے اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ”ڈیگوری کو یہ سوچنے میں اس سے کہیں زیادہ دیرگی تھی اور وہ بھی تب جب وہ جاگ رہی تھی.....“ ماٹر ٹیل نے جل پری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”ہر وقت کھی کھی کرتی رہتی ہے، اتراتی رہتی ہے اور اپنے پنکھہ ہلاتی رہتی ہے.....“

”تو یہ بات ہے..... ہے نا؟“ ہیری نے پر جوش لبھ میں کہا۔ ”دوسرا ہدف جھیل کے گھرے پانی میں جل مانسوں کو تلاش کرنا ہے اور.....“

لیکن اسی وقت اسے اچانک ایک احساس ہوا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا سارا جوش ایک جھٹکے سے ٹھٹھا پڑ گیا جیسے کسی نے اس کے پیٹ کا پلگ کھینچ لیا ہو۔ وہ ایک اچھا تیراک نہیں تھا۔ اس نے کبھی تیرنے کی مشق ہی نہیں کی تھی۔ ڈولی کو تیرنا سکھایا گیا تھا لیکن پتوں نیہ آنٹی اور ورنہ انکل کو یہ امید تھی کہ ہیری ایک دن ڈوب کر مر جائے گا، اسی لئے انہوں نے اسے تیرنا نہیں سکھایا تھا۔ اس با تھٹب کے دو چکر لگانے میں تو ہیری کو کوئی مشکل نہیں پیش آئی تھی لیکن وہ جھیل بہت بڑی اور گہری تھی..... اور جل مانس یقینی طور اس کی تہہ میں ہی کہیں رہتے ہوں گے۔

”ماٹر ٹیل.....“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ”لیکن میں سانس کیسے لوں گا؟“  
اس پر ماٹر ٹیل کی آنکھوں میں اچانک آنسو بھر آئے۔

”تم میں ذرا بھی بات کرنے کی تک نہیں ہے۔“ وہ بڑی اپنی اور اپنے چونخے میں رومال ڈھونڈ نے لگی۔

”میں اسی کون ایسی غلط بات کہہ دی؟“ ہیری نے حیرت بھرے لبھ میں پوچھا۔

”میرے سامنے سانس لینے کی بات کر رہے تھے۔“ اس نے تیکھی آواز میں اسے گھورتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز با تھر دم میں چاروں طرف گونج رہی تھی۔ ”جبکہ میں سانس نہیں لے سکتی..... جبکہ میں نے برسوں سے سانس نہیں لی ہے.....“ اس نے اپنا چہرہ رومال میں چھپا کر زور سے ناک سڑکی۔

ہیری کو یاد آیا کہ ماڑل اپنی موت کے معاملے میں کتنی حساس واقع ہوئی تھی حالانکہ اس کی جان پہچان والے تمام بھوتوں اس بارے میں بالکل بھول چکے تھے۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

”معاف کرنا..... میرا یہ مطلب نہیں تھا..... میں بھول گیا تھا.....“

”اوہ ہاں! یہ بھولنا بہت آسان کام ہے کہ ماڑل مر چکی ہے۔“ اس نے اپنی سوچی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

”جب میں زندہ تھی تو بھی کوئی مجھے یاد نہیں رکھتا تھا۔ انہیں میری لاش کا پتہ بھی کئی گھنٹوں بعد چلا تھا۔ میں جانتی ہوں ..... میں وہاں بیٹھی بیٹھی ان کا انتظار کر رہی تھی۔ اولیوہار نبی با تھروم میں آئی اور بولی۔ کیا تم اب بھی یہیں بیٹھ کر رورہی ہو ماڑل؟ پروفیسر ڈپٹ نے مجھے تمہاری تلاش میں بھیجا ہے..... اور پھر اسے میری لاش دکھائی دی..... او ووہ وہ مجھے مرتبہ دم تک نہیں بھولی۔ میں نے اسے بھولنے ہی نہیں دیا..... میں اس کے پیچھے گلی رہی اور اسے بار بار یاد دلاتی رہی۔ مجھے یاد ہے کہ اس کے بھائی کی شادی .....“

لیکن ہیری ماڑل کی بات نہیں سن رہا تھا۔ وہ تو پھر سے جل مانس کے گیت کے بارے میں سوچنے لگا۔ ”ہم تمہاری سب سے قیمتی چیز لے آئے ہیں۔ جیسے وہ اس کا کوئی سامان چرانے والے ہیں کوئی ایسا سامان جو اسے واپس لینا ہوگا۔ وہ کون سا سامان چراکیں گے؟

”..... اور پھر اس نے جادوئی مجھے میں میری شکایت کر دی لہذا مجھے یہاں واپس لوٹا پڑا اور اپنے با تھروم کا ٹوائٹ ہی میرے مقدار میں لکھ دیا گیا.....“

”اچھا.....“ ہیری نے بنادھیان دیئے کہا۔ ”دیکھو اب میں کافی کچھ سمجھ گیا ہوں ..... اب تم دوبارہ اپنی آنکھیں بند کروتا کہ میں باہر نکل کر اپنے کپڑے پہن سکوں!“

اس نے انڈے کو با تھٹب کی نخلی تہہ سے اٹھا کر باہر نکلا اور کنارے پر ٹکا دیا۔ اس کے بعد وہ پانی سے باہر نکلا اور تو لئے سے جلدی جلدی بدن خشک کرنے لگا۔ پھر اس نے اپنا پاجامہ اور گاؤں پہن لیا۔ جب ہیری نے اپنا غیبی چوغہ اٹھایا تو مایوس ماڑل غمگین دکھائی دینے لگی۔

”کیا مجھ سے ملنے کیلئے میرے با تھروم میں آؤ گے..... آؤ گے نا؟“

”ار..... میں کوشش کروں گا۔“ ہیری نے جلدی سے کہا حالانکہ وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ وہ ماڑل کے با تھروم میں تجھی جائے گا جب سکول کے سارے با تھروم بند ہو جائیں گے۔ ”اچھا پھر ملاقات ہو گی ماڑل! ..... مدد کیلئے شنکریہ!“

”بائے ہیری!“ ماڑل نے اُداسی سے کہا۔ اپنا غیبی چوغہ پہنچتے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ ماڑل دوبارہ ایک نل کے اندر گھس گئی تھی۔

باہر انہیں راہداری میں آ کر ہیری نے نقشے کی طرف دھیان سے دیکھا۔ وہ یہ جانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کے آس پاس

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

385

کوئی ہے تو نہیں۔ ہاں! فلچ اور مسنز نورس اپنے دفتر میں موجود تھے..... پیوس کو چھوڑ کر کوئی نہیں بل رہا تھا جو اوپر کی منزل پر ٹرانی روم میں ادھرا دھر بھٹک رہا تھا۔ ہیری نے گری فنڈر کے ہال کی طرف اپنا پہلا قدم بڑھایا..... لیکن اسی وقت نقشے میں اس کی نگاہ کسی چیز پر پڑی جو بہت عجیب تھی.....

صرف پیوس ہی نہیں متحرک تھا، باہمیں طرف کے کونے میں موجود ایک کمرے میں..... یعنی پروفیسر سینیپ کے دفتر میں..... ایک اور نقطہ متحرک تھا لیکن اس نقطے پر سیورس سینیپ کافیتہ نہیں چمک رہا تھا..... اس پر تو باری میوس کراوچ کا نام لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے اس نقطے کو گھوڑ کر دیکھا۔ مسٹر کراوچ تو اتنے بیمار تھے کہ اپنے دفتر تک نہیں جا رہے تھے اور ٹلبال رقص تقریب میں بھی شامل نہیں ہوئے تھے..... پھر وہ ہو گورٹس میں چوری چھپے پروفیسر سینیپ کے دفتر میں رات کے ایک بجے کیا کر رہے تھے؟ ہیری نے غور سے اس نقطے کو دیکھ رہا تھا کمرے میں ادھرا دھر گھوم رہا تھا.....

ہیری ٹھٹک کر رُک گیا اور سوچنے لگا..... اور پھر اس کی متحمس طبیعت جیت گئی۔ وہ مٹا اور باہمیں جانب کی سب سے نزدیکی سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔ وہ یہ دیکھنے کیلئے جا رہا تھا کہ آخر وہاں کراوچ کیا کر رہے ہیں؟

ہیری چپ چاپ سیڑھیاں اترنے لگا حالانکہ اس کے پاجامے کی سرسر اہٹ اور فرش کی چرچاہٹ سن کر کئی تصویروں کے چہرے غصیلی نگاہوں سے اس کی طرف مرے۔ شاید انہیں وہاں کوئی دکھائی دیا تھا۔ ہیری چپ چاپ نیچے والی راہداری میں پہنچ گیا۔ نصف راستے پر لگے پردوں کو ہٹایا اور تنگ سیڑھی سے نیچے اترنے لگا۔ اسے معلوم ہی نہ تھا کہ وہ اس راستے سے جلد ہی دو منزلیں نیچے پہنچ جائے گا۔ وہ نقشے کی طرف دیکھتا رہا اور سوچتا رہا..... بڑی عجیب بات تھی کہ قانون پر سختی سے کاربندر رہنے والے مسٹر کراوچ اتنی رات گئے دوسروں کے دفتر میں چوری سے گھسے ہوئے تھے.....

وہ بنا دھیان دیئے چل رہا تھا۔ وہ مسٹر کراوچ کے عجیب روئے سے ہٹ کر کسی اور چیز کے بارے میں سوچ رہی نہیں رہا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نصف سیڑھیاں اترنے کے بعد ہیری کا پیراچانک کھوکھلی سیڑھی میں ڈھنس کر رہ گیا جسے پھلانگنا نیوں ہمیشہ بھول جاتا تھا۔ ہیری لڑکھڑایا اور اس کا سنبھری انڈہ جو ابھی تک گیلا ہی تھا، اس کے بازو سے پھسل کر نیچے گرتا چلا گیا۔ ہیری اسے پھسلنے سے بچانے کیلئے آگے کی طرف جھکا لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ انڈہ سیڑھی پر ڈھم سے گرا اور پھر ہر سیڑھی پر اتنی تیز آواز کرتا ہوا نیچے گیا جیسے کوئی ڈھول کو ڈنڈے سے پیٹ رہا ہو۔ انڈے کو پکڑنے کی کوشش میں ہیری کا غلبی چوغنہ بھی جسم سے پھسل گیا۔ ہیری نے چوغنے کو تو لپک کر پکڑ لیا تھا لیکن اس چکر میں اس کے ہاتھ سے نقشہ نکل گیا اور ہوا میں تیرتا ہوا چھ سیڑھیاں نیچے پہنچ گیا۔ ہیری سیڑھی میں گھٹنوں تک ڈھنس چکا تھا، اس لئے وہ اسے واپس اٹھانہ نہیں سکتا تھا۔

سنہری انڈہ نیچے والے پردوں سے زور سے ٹکرایا اور پھر ٹھاہ کی تیز آواز کے ساتھ فرش پر جا گرا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ کھل گیا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

386

تھا..... نیچے والی راہداری میں رونے والی چینوں کی کان پھاڑ آواز گو نہیں لگی۔ ہیری نے آگے جھکتے ہوئے اپنی چھٹری باہر نکال کر نقش کی طرف بڑھائی۔ وہ اسے ٹھونک کر اس کی عبارت کو مٹا دینا چاہتا تھا لیکن وہ اتنی دور پہنچ چکا تھا کہ ہیری کی یہ کوشش بری طرح سے ناکام ثابت ہوئی۔

غیبی چوغنے کا جھی طرح اپنے گرد لپیٹتے ہوئے ہیری سیدھا کھڑا ہو گیا اور کان لگا کر سننے لگا۔ اس کی آنکھیں دہشت کے مارے پھٹی پڑتی تھیں اور پھر کچھ پلوں بعد.....  
”پیوس!“

یہ چوکیدار فلیچ کی چیخت ہوئی آواز تھی۔ ہیری کو سنائی دے رہا تھا کہ فلیچ تیزی سے چلتا ہوا اسی طرف آرہا تھا۔ اس کی دھڑ دھڑاتی ہوئی آواز غصے کی وجہ سے کافی تیکھی ہو گئی تھی۔

”کیا ہنگامہ مچا رکھا ہے؟..... پورے سکول کو جگاؤ گے کیا؟ میں تمہیں ابھی مزہ چکھاتا ہوں پیوس! میں تمہیں ابھی سبق سکھاتا ہوں..... ارے یہ کیا ہے؟“

فلیچ کے قدموں کی آہٹ رُک گئی۔ کسی دھات کے نکرانے کیا آواز سنائی دی اور پھر چیخ کی آواز یا یک رُک گئی..... فلیچ نے انڈہ اٹھا کر اسے بند کر دیا تھا۔ ہیری بہت خاموشی سے اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ اس کا ایک پیرا بھی کھوکھی سیڑھی کے اندر بری طرح پھنسا ہوا تھا اور وہ سن رہا تھا۔ اب کسی بھی پل فلیچ پر دوں کو ہٹا کر پیوس کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا..... لیکن وہاں اسے پیوس نہیں دکھائی دے گا۔ اور اگر وہ سیڑھیوں کے اوپر آیا تو اسے نقشہ دکھائی دے جائے گا..... تب غیبی چوغنے بھی ہیری کو نہیں بچا پائے گا کیونکہ نقشے بتا دے گا کہ وہاں پر ہیری کھڑا ہے۔

”انڈہ؟“ فلیچ نے نیچے کھڑے ہو کر اطمینان بھری آواز میں کہا۔ ”میری پیاری .....“ ظاہر ہے کہ مسزنورس اس کے ساتھ ہی تھیں۔ ”یہ تو سفریقی ٹورنامنٹ کا سراغ والا انڈہ ہے، یہ تو سکول کے کسی چمپین کا ہے.....“

ہیری دہشت میں لرزنے لگا۔ اس کا دل بہت تیز تیز دھڑک رہا تھا۔

”پیوس.....“ فلیچ خوشی سے دھاڑا۔ ”تم اب چوری بھی کرنے لگے ہو.....“

اس نے نیچے لگے پر دے کو یکدم کھوں دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کا بھی انک بھدا چہرہ سیڑھیوں پر جھانک رہا تھا اور اس کی باہر نکلی ہوئی پیلی آنکھیں اندھیری اور ویران سیڑھیوں کو گھوڑہ ہی تھیں۔

”چھپ گئے ہو کیا؟“ اس نے آہستگی سے کہا۔ ”میں تمہیں پکڑنے آرہا ہوں پیوس..... تم نے سفریقی ٹورنامنٹ کا سراغ چرا یا ہے پیوس..... ڈیبل ڈور اس کام کیلئے تمہیں یہاں سے ہمیشہ کیلئے باہر نکال دیں گے، گندے چور بھوت.....“

فلیچ سیڑھی چڑھنے لگا۔ اس کی دلبی پتلی سی بلی مسزنورس بھی اس کے ساتھ تھی۔ مسزنورس کی گاڑی کی بیتی جیسی آنکھیں جو اپنے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

387

مالک سے ملتی جلتی تھی، سیدھے ہیری پر آ کر جم گئیں۔ ہیری پہلے ہی یہ سوچ چکا تھا کہ کیا غبی پوچھ بلیوں پر بھی کام کرتا ہے نہیں..... دہشت میں اس نے فلاںین کا گاؤں پہنے ہوئے فلیچ کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بدحواسی میں اپنے پھنسنے ہوئے پاؤں کو آزاد کرانے کی بھروسہ کی لیکن اس کوشش میں وہ کچھ انچ مزید اندر حبس گیا تھا۔ اب کسی بھی پل فلیچ نقشے کو دیکھ لے گا یا سیدھے ہیری سے ٹکڑا جائے گا۔

”فلیچ..... کیا ہو رہا ہے؟“

فلیچ کچھ ہی سیڑھیاں نیچے رک گیا اور مرڑ کر نیچے کی طرف دیکھا۔ سیڑھیوں پر سب سے فرش پر وہ خطرناک شخص کھڑا تھا جس کی وجہ سے ہیری کی حالت اور بگڑ سکتی تھی..... پروفیسر سنیپ! وہ ایک لمبا بھورا سونے والا لبادہ پہنے ہوئے تھے اور خاصے آگ بولادکھائی دے رہے تھے۔

”پیوس ہے پروفیسر!“ فلیچ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ”اس نے اس انڈے کو سیڑھیوں کے نیچے پھینک دیا ہے۔“

سنیپ سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھے اور فلیچ کے پاس آ کر رُک گئے۔ ہیری نے اپنے دانت سختی سے بھیخ لئے۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس کا تیزی سے دھڑکتا ہوا دل کسی بھی پل اس کا بھانڈا پھوڑ دے گا.....

”پیوس؟“ سنیپ نے فلیچ کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے انڈے کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ”لیکن پیوس میرے دفتر میں نہیں گھس سکتا.....؟“

”کیا یہ انڈہ آپ کے دفتر میں تھا پروفیسر؟“

”نہیں تو.....“ سنیپ نے جلدی سے کہا۔ ”میں نے تو دھما کے اور چینوں کی آواز سی تھی۔“

”ہاں پروفیسر! وہ اسی انڈے کی آواز میں تھیں..... میں تحقیق کرنے کیلئے آرہا تھا..... پیوس نے اسے پھینکا تھا پروفیسر!..... اور جب میں آپ کے دفتر کے پاس سے گزراتو میں نے دیکھا کہ وہاں پر مشعل جل رہی تھی اور ایک الماری کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا جیسے کوئی اس کی تلاشی لے رہا تھا.....“

”مگر پیوس ایسا نہیں کر سکتا..... میں اچھی طرح جانتا ہوں فلیچ! وہ ایسا نہیں کر سکتا۔“ سنیپ نے گھورتے ہوئے کہا۔ ”میں اپنے دفتر کو ایک ایسے جادوئی کلمے سے بند کرتا ہوں جسے جادوگر کے سوا کوئی دوسرا نہیں کھوں سکتا۔“ سنیپ نے سیڑھیوں پر اوپر کی طرف سیدھے ہیری کے پار دیکھتے ہوئے کہا پھر ان کی نظریں نیچے راہداری میں دیکھنے لگی۔ ”فلیچ! میں چاہتا ہوں کہ تم چل کر پر اسرا جنپی کی تلاش میں میری مدد کرو۔“

”میں..... ہاں پروفیسر..... لیکن.....“

فلیچ نے حسرت بھری نظروں سے سیڑھیوں کے اوپر کی طرف سیدھے ہیری کے پار دیکھا۔ ہیری کو سمجھ میں آگیا کہ فلیچ پیوس کو

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

388

پھسانے کے اس سنہری موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔ ہیری نے خاموشی سے دل میں دُعا کی۔ ”جاؤ..... سنیپ کے ساتھ جاؤ..... جاؤ!“

مسنونرس فلیچ کے پیروں کے پاس گھوم رہی تھی..... ہیری کو لوگ رہا تھا کہ مسنونرس کو اس کی خوبصورتی ہو رہی تھی۔ اس نے با تھب میں اتنا سارا خوبصوردار جھاگ کیوں بھر لیا تھا؟

”بات یہ ہے پروفیسر!“ فلیچ نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔ ”ہیڈ ماسٹر کو اس بار میری بات سننا ہی پڑے گی۔ پیوس کسی طالب علم کا سامان چراہا ہے۔ یا اچھا موقع ہے جب میں اسے سکول سے ہمیشہ کیلئے باہر نکلا سکتا ہوں.....“

”فلیچ! مجھے تمہارے اس بیہودہ بھوت کی قطعی پرواہ نہیں ہے۔ مجھے تو اپنے دفتر کی فکر ہے.....“ اچاک سنیپ ٹھک گئے۔

ٹھک ٹھک ٹھک.....

سنیپ نے بولنا بند کر دیا۔ انہوں نے اور فلیچ نے سیڑھیوں کے نیچے دیکھا۔ ان کے سروں کے نیچے میں تنگ جگہ سے ہیری کو دکھائی دیا کہ وہاں پروفیسر مودی آ رہے تھے۔ مودی نے اپنا سونے والا لباس پہن رکھا تھا جس کے اوپر انہوں نے اپنا پرانا سفری چوغہ چڑھایا ہوا تھا اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنے عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے۔

”پاجامہ پارٹی چل رہی ہے کیا؟“ انہوں نے غراتے ہوئے پوچھا۔

”پروفیسر سنیپ اور میں نے آوازیں سنی تھیں پروفیسر!“ فلیچ نے فوراً جواب دیا۔ ”پیوس نامی بھوت ہمیشہ کی طرح سامان پھینک رہا تھا..... اور پھر پروفیسر سنیپ کو یہ پتہ چلا کہ کوئی ان کے دفتر میں گھس گیا تھا.....“

”چپ رہو.....“ سنیپ نے پھنکا رتے ہوئے فلیچ سے کہا۔

پروفیسر مودی نے سیڑھی پر ایک قدم آگے بڑھایا۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی جادوئی آنکھ سنیپ پر پڑی اور پھر گھومتی ہوئی اس پر آ کر ٹھہر گئی تھی۔ ہیری کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔ پروفیسر مودی غیبی چوغے کے اندر بھی جھانک لیتے تھے..... صرف انہیں یہ حالات بہت عجیب دکھائی دے رہے ہوں گے..... سنیپ اپنے سونے والے البادے میں کھڑے ہوئے تھے، فلیچ انڈے کو پکڑے ہوئے تھا اور ان کے پیچے ہیری سیڑھی میں پھنسا ہوا تھا۔ پروفیسر مودی کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ کچھ سیکنڈ تک وہ اور ہیری ایک دوسرے کو دیکھتے رہے، پھر پروفیسر مودی نے اپنا منہ بند کر لیا اور اپنی نیلی آنکھ دوبارہ سنیپ پر جمادی۔

”کیا میں نے صحیح سنائے سنیپ؟“ انہوں نے آہستگی سے پوچھا۔ ”کوئی تمہارے دفتر میں گھس گیا تھا.....“

”یہ اتنا اہم نہیں ہے.....“ سنیپ نے ٹھنڈے لبجے میں کہا۔

”نہیں..... نہیں! یہ تو بہت اہم ہے، تمہارے دفتر میں کون گھنسنے کی کوشش کر سکتا ہے؟“ پروفیسر مودی غرا کر بولے۔

”مجھے لگتا ہے کہ کوئی طالب علم گھسا ہوگا.....“ سنیپ نے جلدی سے کہا۔ ہیری کو دکھائی دیا کہ سنیپ کے چچپے ماتھے پر ایک رگ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

389

پھر کنگی تھی۔ ”یہ پہلے بھی ہو چکا ہے، میری نجی الماری سے مرکب بنانے کا سامان غائب ہو چکا ہے..... اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کوئی طالب علم غیر قانونی طور کر کوئی مرکب بنانے کی کوشش کر رہا ہو گا.....“

”تمہیں یہ لگتا ہے کہ کوئی طالب علم مرکب بنانے کا سامان چرانے آیا ہو گا ہے نا؟“ پروفیسر موڈی نے کہا۔ ”کہیں تم نے اپنے دفتر میں کوئی اور چیز تو چھپا نہیں رکھی ہے؟“

ہیری نے دیکھا کہ سنیپ کا پتلا چہرہ اچانک اونٹ جیسے رنگ کا ہو گیا تھا اور ان کے ماتھے کی رگ اور زیادہ تیزی سے پھر کنگی تھی۔

”مجھے تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھپائی ہے کیونکہ تم میرے دفتر میں آچکے ہو اور اس کی اچھی طرح تلاشی لے چکے ہو۔“ انہوں نے دھیمی اور خونخوار آواز میں کہا۔

”یہ تو ایور کی تربیت میں شامل ہوتا ہے اور اب تو یہ میری عادت ہو چکی ہے، ویسے بھی ڈمبل ڈور نے مجھے کہا تھا کہ میں نظر رکھوں.....“

”ڈمبل ڈور مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔“ سنیپ نے بھنپھے ہوئے دانتوں سے سختی سے کہا۔ ”مجھے یقین نہیں ہے کہ انہوں نے تمہیں میرے دفتر کی تلاشی لینے کے لئے کہا ہو گا.....“

”ظاہر ہے، ڈمبل ڈور کو تم پر بھروسہ ہے۔“ پروفیسر موڈی غرائے۔ ”وہ لوگوں پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ دوسرا موقع دینے پر یقین رکھتے ہیں لیکن جہاں تک میرا سوال ہے..... میں جانتا ہوں کہ کئی نشان ایسے ہوتے ہیں جو کبھی نہیں مٹتے ہیں ہیں، سنیپ! تم میری بات کا مطلب تو سمجھ ہی گئے ہو گے..... ہے نا؟“

سنیپ نے اچانک ایک بہت عجیب سی حرکت کی۔ انہوں نے اپنی باسیں کلائی کو اپنی کلائی کو چھوڑ دیا جیسے انہیں خود پر غصہ آرہا کسی چیز سے انہیں چوٹ پہنچ رہی ہو۔

”اپنے بستر پر جاؤ سنیپ!“ پروفیسر موڈی ہنستے ہوئے بولے۔

”تمہیں مجھے کہیں بھینچ کا اختیار نہیں ہے.....“ سنیپ نے پھنکارتے ہوئے کہا اور اپنی کلائی کو چھوڑ دیا جیسے انہیں خود پر غصہ آرہا ہو۔ ”مجھے بھی رات کو اس سکول میں گھومنے کا اتنا ہی اختیار حاصل ہے جتنا کہ تمہیں ہے.....“

”تو پھر شوق سے گھومو.....“ پروفیسر موڈی نے کہا، لیکن ان کی آواز دھمکی محسوس بھری ہو رہی تھی۔ ”میں کسی بھی وقت کسی اندر ہیری راہداری میں تم سے ٹکرانا چاہوں گا..... ویسے تمہارے ہاتھ سے کوئی چیز گرئی ہے.....“

ہیری نے دہشت سے دیکھا کہ پروفیسر موڈی نقشے کی طرف اشارہ کر رہے تھے جواب بھی اس سے کچھ سیڑھیاں نیچے پڑھتا۔

فیض دونوں نقشے کو دیکھنے کیلئے مڑے تو ہیری نے احتیاط ترک کر دی۔ اس نے چونگے کے نیچے سے اپنے ہاتھ اٹھا کر

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

390

پروفیسر موڈی کی طرف لہرائے تاکہ ان کا دھیان اس کی طرف ہو جائے، وہ لب کھول کر اس طرح کے الفاظ بولنے کا اشارہ کرنے لگا۔  
”وہ میرا ہے.....“

سنیپ نقشے کے قریب پہنچ چکے تھے اور ان کے چہرے پر ایک خوفناک تاثرا بھر چکا تھا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گئے ہوں۔  
”اکیشیم چرمی کا غذ.....“

نقشہ ہوا میں بلند ہوا اور سنیپ کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو چکھہ دے کر سیدھا پروفیسر موڈی کے ہاتھ میں پہنچ گیا۔  
”مجھ سے شاید غلطی ہو گئی۔“ پروفیسر موڈی نے آہستگی سے کہا۔ ”یہ تو میرا ہے..... شاید پہلے مجھ سے گر گیا ہو.....“  
لیکن سنیپ کی سیاہ آنکھیں کبھی فلیچ کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے انڈے کو اور کبھی پروفیسر موڈی کے ہاتھ میں دبے ہوئے نقشے کو  
ٹھوٹ رہی تھیں۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ دو اور دو کو جوڑ کر چار کر رہے ہوں گے جیسا کہ صرف سنیپ ہی کر سکتے تھے.....  
”پوٹر.....!“ ان کے لبوں سے ڈھینی آواز میں نکلا۔

”کیا؟“ پروفیسر موڈی نے اطمینان سے نقشے کو مورٹا اور پھر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

”پوٹر!“ سنیپ غرائے اور انہوں نے اپنا سر اس طرف گھما دیا جہاں ہیری کھڑا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہیری انہیں اچانک نظر  
آنے لگا ہو۔ ”یہ انڈہ پوٹر کا ہے، اور یہ چرمی کا غذ بھی پوٹر کا ہے، میں اس نقشے کو پہلے بھی دیکھ چکا ہوں۔ میں اسے خوب پہچانتا ہوں۔  
پوٹر یہیں ہے، اس نے یقیناً اپنا غیبی چونکہ پہن رکھا ہوگا.....“

سنیپ انڈھے آدمی کی طرح اپنی بانہیں پھیلا کر سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ ہیری کا ان کے بڑے نتھنے پھولتے ہوئے نظر آ رہے  
تھے جیسے وہ ہیری کی خوبصورتگنگھے کی کوشش کر رہے ہوں۔ پھنسا ہوا ہیری پیچھے کی طرف جھک گیا تاکہ سنیپ کی انگلیاں اسے چھونے  
پائیں لیکن اب کسی بھی پل .....

”وہاں کوئی نہیں ہے سنیپ!“ پروفیسر موڈی نے تیزی سے کہا۔ ”لیکن مجھے ہیڈ ماسٹر کو بتا کر خوشی ہو گی کہ تمہارے دماغ میں  
ہیری پوٹر کا خیال کتنی جلدی آ گیا.....“

”کیا مطلب؟“ سنیپ وہیں ٹھنک کر رک گئے اور گردان گھما کر موڈی کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کے ہاتھ ابھی تک ہیری کی  
طرف ہی پھیلے ہوئے تھے اور اس کے سینے سے چند اخنچی دوڑتھے۔

”اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور کو یہ جانے میں بہت دلچسپی ہے کہ اس لڑکے کو کس نے پھنسایا ہے؟“ پروفیسر موڈی نے  
لنگڑاتے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔ ”اور سنیپ میری بھی ..... بہت دلچسپی ہے.....“ مشعل کی روشنی اب ان کے بھیاں کی  
چہرے پر پڑ رہی تھی جس سے ان کی ناک کا زخم اور ان کے چہرے کے نشانات پہلے سے زیادہ گھرے اور سیاہ دکھائی دینے لگے۔  
سنیپ چونکہ موڈی کی طرف دیکھ رہے تھے اس لئے ہیری کو ان کے تاثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ ایک پل کیلئے کوئی بھی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

391

پچھنہیں بولا۔ نہ ہی کوئی اپنی جگہ سے ہلا اور پھر سنیپ نے اپنے ہاتھ دھیرے سے جھکا لئے۔

”میں تو صرف یہی سوچ رہا تھا کہ اگر پوٹر رات کو بھٹک رہا ہے..... یہ اس کی بہت بڑی عادت ہے..... تو اسے روکا جانا چاہئے، اس کی بھلائی کیلئے.....“ سنیپ نے مجبوراً دھیمی آواز میں کہا۔

”اوہ اچھا!“ پروفیسر موڈی نے آہستگی سے کہا۔ ”تم دل سے پوٹر کی بھلائی چاہتے ہو، ہے نا؟“

ایک پل تک پھر خاموشی چھا گئی۔ سنیپ اور موڈی اب بھی ایک دوسرے کی طرف غصے بھری نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ مسز نورس نے زور سے میاڈس کی آواز نکالی۔ وہ اب بھی فلیچ کے پیروں کے ارد گرد گھوم رہی تھی اور خوبصوردار جھاگ کی مہک کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔

”مجھے لگتا ہے کہ مجھے سونے کیلئے جانا چاہئے۔“ سنیپ نے دھیرے سے کہا۔

”آج رات میں تمہارے دماغ میں آنے والا یہ سب سے اچھا خیال ہے۔“ پروفیسر موڈی نے کہا۔ ”اور فلیچ تم مجھے وہ انڈہ دے دو.....“

”نہیں!“ فلیچ نے انکار کرتے ہوئے کسمسا کر کہا اور انڈے پر اپنے ہاتھوں کی جکڑ اس طرح مضبوط کر لی جیسے انڈہ نہ ہو بلکہ اس کا پلوٹھی کا پچھہ ہو۔ ”پروفیسر موڈی! یہ پیوس کو چور ثابت کرنے واحد ثبوت ہے.....“

”یہ اس چمپین کی امانت ہے جس سے اس نے چرا یا ہے۔“ پروفیسر موڈی نے کہا۔ ”اسے مجھے دو اسی وقت.....“

سنیپ سیڑھیاں اتر کر بغیر کچھ کہے موڈی کے پاس سے گزر گئے۔ فلیچ نے مسز نورس کی طرف پچکا را جس نے کچھ پل تک ہیری کی طرف گھور کر دیکھا اور اس کے بعد مڑ کر اپنے مالک کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔ ہیری کی سانس اب بھی بہت تیز تیز چل رہی تھی۔ قدموں کی آہٹ سے اسے پتہ چل رہا تھا کہ سنیپ نخلی راہداری کی طرف جا رہے ہیں۔ پروفیسر موڈی کو انڈہ دینے کے بعد فلیچ بھی نظروں سے اوچھل ہو گیا۔ جاتے جاتے وہ مسز نورس کو کہہ رہا تھا۔ ”فکر مت کرو میری پیاری!..... ہم ثبوت پاتے ہی ڈمبل ڈور سے ملیں گے..... انہیں پیوس کی حرکت کے بارے میں بتا دیں گے۔“

کسی دروازے کے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ ہیری پروفیسر موڈی کو نکلی باندھ کر دیکھ رہا تھا جنہوں نے اپنی لاٹھی سب سے نیچے والی سیڑھی پر رکھا اور پوری محنت سے سیڑھیاں چڑھ کر اس کی طرف آنے لگے۔ ہر سیڑھی پر ٹھک کی آواز گونجتی رہی۔

”بال بال بچے پوٹر.....“ انہوں نے آہستگی سے کہا۔

”ہاں..... میں ..... شکریہ.....“ ہیری ہٹکا کر بولا۔

”یہ کیا ہے؟“ پروفیسر موڈی نے نقشہ اپنی جیب سے دوبارہ نکالتے ہوئے کہا۔

”ہو گولس کا نقشہ ہے۔“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش پروفیسر موڈیا سے کوکھلی سیڑھی سے جلدی باہر کھینچ

لیں۔ اس کے پاؤں میں بہت ٹیسیں اُنھری تھیں۔

”اچھا!“ پروفیسر موڈی نے نقشے کو گھورتے ہوئے کہا اور ان کی جادوئی آنکھ اس پر سرپٹ دوڑ نے لگی۔ ”یہ تو کمال کا نقشہ ہے، پوٹر!“

”ہاں..... کافی کار آمد ہے۔“ ہیری نے کہا اس کی آنکھوں میں اب درد کی وجہ سے آنسو آگئے تھے۔ ”ار..... پروفیسر موڈی کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟“

”کیا؟..... اوہ ہاں..... کیوں نہیں؟“

پروفیسر موڈی نے ہیری کا بازو پکڑ کر اسے اوپر کھینچا۔ ہیری کا پاؤں دھنسے والی سیڑھی سے بالآخر آزاد ہو گیا اور وہ اس کے اوپر والی سیڑھی پر پہنچ گیا۔

پروفیسر موڈی اب بھی نقشے کو گھور رہے تھے۔

”پوٹر!..... کہیں تمہیں یہ تو نہیں دکھائی دیا کہ سنیپ کے دفتر میں کون گھسا ہوا تھا؟ میرا مطلب ہے کہ اس نقشے میں.....“ پروفیسر موڈی نے دھیمے لجھ میں پوچھا۔

”اوہ ہاں!..... ہاں میں نے دیکھا تھا.....“ ہیری نے تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ ”وہ مسٹر کراوچ تھے۔“

پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ پورے نقشے پر تیزی سے بھاگنے لگی۔ اچانک ان کے چہرے پر عجیب سی دہشت کی جھلک بکھر گئی۔

”کراوچ؟“ انہوں نے پوچھا۔ ”تمہیں..... تمہیں پورا یقین ہے پوٹر؟“

”سو فیصد!“ ہیری نے جواب دیا۔

”لیکن اب تو وہ اس نقشے میں کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں؟“ پروفیسر موڈی نے کہا ان کی آنکھ اب بھی نقشے پر سرپٹ دوڑ رہی تھی۔ ”کراوچ!..... یہ تو بہت..... بہت ہی دلچسپ ہے.....“

وہ ایک پل تک کچھ نہیں بولے اور نقشے کو گھورتے رہے۔ ہیری کو لگا کہ اس خبر سے موڈی کو کچھ سمجھ میں آیا تھا اور وہ یہ جانے کیلئے بے تاب تھا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔ اس نے سوچا کہ کیا وہ کچھ پوچھنے کی ہمت کر سکتا ہے؟ پروفیسر موڈی سے اسے تھوڑا ڈر لگتا تھا..... لیکن موڈی نے ابھی ابھی اسے بہت بڑی مشکل سے بچایا تھا.....

”ار..... پروفیسر موڈی!..... آپ کو کیا لگتا ہے؟ مسٹر کراوچ اس وقت سنیپ کے دفتر میں کیا کر رہے ہوں گے؟“

پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ نقشے سے ہٹ کر ہیری پر آئی۔ ان کی باریک بین نگاہ سے ہیری کو لگ رہا تھا کہ وہ اسے ٹوٹل رہے ہیں اور یہ سوچ رہے ہیں کہ اس کا جواب دینا چاہئے یا نہیں اور اگر دینا چاہئے تو اسے کتنا بتانا صحیح رہے گا.....؟

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

393

”اسے اس طرح سے دیکھو پوٹر!“ پروفیسر موڈی نے بالآخر دھیمے لمحے میں کہا۔ ”لوگ کہتے ہیں کہ مید آئی موڈی شیطانی جادوگروں کو پکڑنے کے پیچھے پاگل ہے..... لیکن بارٹی کراوچ کے مقابلے میں تو مید آئی موڈی کچھ نہیں ہے..... کچھ بھی نہیں۔“ وہ نقشے کو دوبارہ گھورنے لگے۔ ہیری اور زیادہ جانے کیلئے بے تاب تھا۔

”پروفیسر موڈی؟“ اس نے دوبارہ کہا۔ ”آپ کو کیا لگتا ہے..... کیا اس کا کوئی گھر امطلب ہے..... شاید مسٹر کراوچ کو اندر یشہ ہو گیا ہو کہ کچھ ہو رہا ہے.....“

”جیسے.....“ پروفیسر موڈی نے تیزی سے پوچھا۔

ہیری نے سوچا کہ وہ کتنی بات بتائے، وہ پروفیسر موڈی کو یہ شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ اس کے پاس ہو گورٹس کے باہر کی بھی خبریں تھیں۔ اس سے سیریس کے بارے میں مشکل سوال پوچھے جاسکتے تھے۔

”میں نہیں جانتا۔“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ”کچھ عرصے سے عجیب چیزوں کے ہونے کی خبریں پھیل رہی ہیں..... روزنامہ جادوگر میں چھپی خبر..... ورلڈ کپ میں دکھائی دینے والا تاریکی کا نشان اور مرگ خور..... اور کافی چیزیں.....“ پروفیسر موڈی کی دونوں آنکھیں پھیل کر چوڑی ہو گئیں۔

”تم بہت تیز ہو پوٹر!“ انہوں نے کہا اور ان کی جادوئی آنکھ دوبارہ نقشے کو کھنگالنے میں مصروف ہو گئی۔ ”کراوچ بھی اسی سمت میں سوچ سکتا ہے۔“ انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ”یہ ممکن ہے..... کچھ عرصے سے کافی عجیب افواہیں پھیل رہی ہیں..... کچھ تو ریٹا سٹیکر نے پھیلا رکھی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ اس وجہ سے بہت سے لوگ گھبرا رہے ہیں۔“ ان کے کٹے پھٹے چہرے پر گھمیز مسکراہٹ دوڑ گئی۔ ”اوہ! مجھے سب سے زیادہ نفرت اس مرگ خور سے ہے۔“ وہ بڑھتا ہے، ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ہیری کے بجائے خود سے باقی کر رہے ہوں اور ان کی جادوئی آنکھ نقشے کے باہمیں کونے پر جمی ہوئی تھی۔ ”مجھے سب سے زیادہ نفرت ہے اس مرگ خور سے ہے جو آزاد گھوم رہا ہے.....“

ہیری نے انہیں گھور کر دیکھا۔ کیا پروفیسر موڈی کی بات وہی مطلب تھا جو ہیری سمجھ رہا تھا؟

”اور اب میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں پوٹر؟“ پروفیسر موڈی نے مشتبہ انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری ایک بار پھر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔ اسے لگا کہ موڈی اس سے یہ پوچھنے والے ہیں کہ اسے یہ نقشہ کہاں سے ملا؟ جو ایک بہت ہی خطرناک جادوئی چیز تھی..... اور یہ اس کے ہاتھوں میں کیسے پہنچا؟ اسے احساس تھا کہ اگر وہ اس کی پوری کہانی سچ سچ بتا دے تو اس سے نہ صرف وہ بلکہ اس کا باپ، فریڈ اور جارج ویزلي اور ساتھ ہی اس کا پسندیدہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن والا استاد پروفیسر لوپن بھی خطرے میں پڑ جائیں گے۔ پروفیسر موڈی نے نقشہ ہیری کے سامنے لہرایا اور ہیری نے خود کو تیار کر لیا تھا.....

”کیا اسے میں کچھ عرصے کیلئے اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟“

”اوہ!“ ہیری نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ویسے تو اسے یہ نقشہ بہت زیادہ عزیز تھا لیکن دوسری طرف راحت کا احساس بھی تھا کہ مودی نے یہ نہیں پوچھا لیا تھا کہ اسے یہ نقشہ کہاں سے ملا تھا۔ ویسے بھی اسے ان کے احسان کا بدلہ بھی اتنا نہیں تھا۔ ”ہاں! ٹھیک ہے۔“

”بہت شامدار!“ پروفیسر مودی غرا کر بولے۔ ”میں اس کا عمدہ استعمال کر سکتا ہوں..... شاید مجھے اسی کی ہی ضرورت تھی..... ٹھیک ہے پوٹر! تم اپنے بستر پر جاؤ۔“

وہ ساتھ ساتھ سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ مودی اب بھی نقشے کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے یہ کوئی ایسا خزانہ ہو جسے انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ مودی کے ساتھ دفتر کے دروازہ تک پہنچا۔ اس دوران دونوں میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ دروازے کے سامنے مودی رُکے اور انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہارے دماغ میں کبھی ایرور بننے کا خیال آیا ہے پوٹر؟“

”نہیں!“ ہیری نے ان کی طرف جیرائی سے دیکھ کر کہا۔

”تم اس بارے میں سوچنا.....“ مودی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ”ہاں تج مچ..... اور مجھے لگتا ہے کہ تم آج رات صرف اپنے انڈے کو سیر کروانے نہیں لے جا رہے تھے؟“

”ار..... نہیں!“ ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں تو اس کا سراغ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔“

پروفیسر مودی نے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔ ان کی جادوئی آنکھ بہت تیزی سے گھومنے لگی تھی۔ ”تمہیں رات کو گھومنے ہی خیالات آتے ہیں پوٹر..... صح ملاقات ہوگی۔“ وہ نقشے کو گھوڑتے ہوئے اپنے دفتر میں داخل ہو گئے اور دروازہ بند کر لیا۔ ہیری دھیرے دھیرے گرد فنڈر ہال کی طرف چلنے لگا۔ وہ کراوچ اور سینیپ کی گنٹھی سلبھانے اور اس کا صحیح نتیجہ نکالنے کی کوشش کر رہا تھا..... اگر کراوچ اپنی مرضی سے آدمی رات کو ہو گورٹس میں آسکتے ہیں تو وہ بیمار ہونے کی ڈرامہ بازی کیوں کر رہے ہیں؟ انہیں کیا ایسا لگتا ہے کہ سینیپ نے اپنے دفتر کے اندر کوئی غیر قانونی چیز چھپا رکھی ہے..... آخر وہ کیا چیز ہوگی؟

اور مودی نے یہ مشورہ کیوں دیا کہ اسے ایرور بننے کی طرف سوچنا چاہئے؟ یہ مشورہ کافی حد تک عمدہ بھی تھا..... جب ہیری انڈے اور غیبی چونے کو احتیاط کے ساتھ اپنے صندوق میں محفوظ کر چکا تھا تو وہ چپ چاپ اپنے پردوں والے بستر پر آ کر بیٹھ گیا۔ دس منٹ تک وہ اسی کشمکش میں بنتا رہا۔ بالآخر اس نے سوچا کہ وہ پہلے یہ چھان بین کرے گا کہ باقی ایرورز کے چہرے کتنے کٹے پھٹے ہیں، اس کے بعد ہتھی وہ ایرور بننے کے بارے میں حتیٰ غور کرے گا.....



چبیسوال باب

## دوسرا ہدف

”تم نے تو کہا تھا کہ تم اس انڈے کے سراغ کو کافی پہلے ہی سمجھ چکے تھے۔“ ہر ماں غصے سے بولی۔

”ذر آہستہ بولو!“ ہیری نے چڑ کر کہا۔ ”مجھے تو بس اسے..... اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت تھی۔“

ہری، رون اور ہر ماں اشیاء کی جادوئی پر دواز والی کلاس میں سب سے پچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں آج اندری جادوئی کلمے کی مشق کرنا تھی جو کہ بدری جادوئی کلمے کے بالکل متصاد کام کرتا تھا۔ کمرے میں چیزوں کو ادھر ادھر اڑانے کے خطرے کو بھانپتے ہوئے پروفیسر فلنت وک نے ہر طالب علم کو نرم کشن دے دیئے تھے۔ طلباء کو یہ کشن اڑا کر اپنے جادوئی کلمے کی مشق کرنا تھی۔ پروفیسر فلنت وک چاہتے تھے کہ اگر کسی طالب علم کا نشانہ خطا ہو جائے تو بھی کسی کو چوت نہ پہنچے۔ ان کا خیال تو اچھا تھا لیکن اس کا نتیجہ کچھ اتنا اچھا ثابت نہیں ہوا۔ نیوں کا نشانہ اتنا خراب تھا کہ وہ اپنے کشن سے زیادہ بھاری چیزوں کو بھی کمرے میں اڑا رہتا۔ جیسے پروفیسر فلنت وک کو ..... جب پروفیسر فلنت وک ان کے پاس سے اڑتے ہوئے گئے اور ایک بڑی الماری کے اوپر پہنچ کر بیٹھ گئے تو ہیری جلدی سے بولا۔ ”ایک منٹ کیلئے انڈے کو بھول جاؤ۔ میں تمہیں سینیپ اور موڈی کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں .....“

یہ کلاس بھی گفتگو کیلئے کافی موزوں ثابت ہوئی۔ باقی تمام طلباء کو اس کام میں اتنا مزہ آرہا تھا کہ کوئی بھی ان کی طرف بالکل توجہ نہ دے رہا تھا۔ ہیری دھیمے لبھ میں آدھ گھنٹے تک گذشتہ رات کی دہشت ناک حادثاتی رویداد سناتا رہا۔

”سینیپ نے کہا کہ موڈی نے اس کے دفتر کی تلاشی لی تھی؟“ رون نے سرگوشی کی۔ اس کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک عود کر آئی تھی اور اس نے ایک کشن کو اپنی چھڑی سے دور اڑایا (وہ ہوا میں اڑا لیکن صحیح جگہ پر پہنچنے کے بجائے سیدھے پاروں تی کے ہیٹ سے جا ٹکرایا) ”تمہیں کیا لگتا ہے، موڈی بیہاں کا رکوف کے ساتھ ساتھ سینیپ پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں؟“

”معلوم نہیں ..... پروفیسر ڈبل ڈور نے ان سے ایسا کرنے کیلئے کہا ہے یا نہیں۔ لیکن وہ یقین طور پر ایسا کچھ ضرور کر رہے ہیں۔“

”اس نے اپنی چھڑی لا پرواٹی سے لہرائی جس کی وجہ سے اس کا کشن ڈیک پر عجیب طریقے سے نیچے گر گیا۔“ ”موڈی نے کہا تھا کہ ڈبل ڈور سینیپ کو بیہاں اس لئے رکنے دیا ہے کیونکہ وہ انہیں دوسرا موقع دے رہے ہیں۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

396

”کیا؟“ رون نے تیزی سے کہا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس کا اگلا کشن ہوا میں اڑ کر فانوس سے ٹکرایا اور پروفیسر فلنٹ وک کی میز پر دھم کی آواز نکالتا ہوا جا گرا۔ ”ہیری! شاید موڈی کوشک ہو رہا ہے کہ سنیپ نے ہی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا ہو گا.....“

”اوہ رون!“ ہر ماٹنی نے بے یقینی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ہم نے پہلے بھی تو سوچا تھا کہ سنیپ ہیری کو مارنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن بعد میں ہمیں یہ پتہ چلا کہ وہ تو ہیری کی جان بچانے کی کوشش کر رہے تھے، یاد ہے نا؟“

اس نے اپنی چھٹری لہرا کر کشن کو دور اڑایا۔ کشن کمرے کے دوسرے کونے میں اڑتا ہوا اس صندوق میں جا گرا جس میں سبھی طلبہ کو اپنے کشن پہنچانے تھے۔ ہیری نے ہر ماٹنی کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا..... یہ سچ ہی تھا کہ سنیپ نے ایک بار اس کی جان بچائی تھی لیکن عجیب بات یہ تھی کہ سنیپ اس سے بہت نفرت کرتے تھے اور اس نفرت کی وجہ صرف اتنی تھی کہ سنیپ اس کے باپ جیس پوٹر کو سخت ناپسند کرتے تھے جو ہو گورلیں میں ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔ سنیپ ہیری کے پاؤنس کم کرنے یا اسے سزادی نے کا ایک بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ یہی نہیں وہ ایک دوبار تو یہ تجویز بھی دے چکے تھے کہ ہیری کو سکول سے نکال دینا زیادہ اچھا رہے گا۔

”مجھے پرواہ نہیں ہے کہ موڈی کیا کہتے ہیں؟“ ہر ماٹنی نے اپنی بات آگے بڑھائی۔ ”ڈمبل ڈور اتنے نادان نہیں ہیں، انہوں نے ہمگرد اور پروفیسر لوپن پر صحیح بھروسہ کیا تھا حالانکہ زیادہ تر لوگ انہیں ملازمت پر بالکل نہیں رکھتے..... تو پھر سنیپ کے بارے میں ان کا بھروسہ صحیح کیوں نہیں ہو سکتا؟ حالانکہ سنیپ تھوڑے.....“

”برے ہیں.....“ رون نے جلدی سے ہر ماٹنی کی بات اچک کر پوری کی۔ ”چھوڑو ہر ماٹنی! اگر ایسا ہے تو شیطانی جادوگروں کو پکڑنے والے سبھی لوگ ان کے دفتر کی تلاشی کیوں لے رہے ہیں؟“

”مسٹر کراوچ بیمار ہونے کی ڈرامہ بازی کیوں کر رہے ہیں؟“ ہر ماٹنی نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ”بڑی عجیب بات ہے، ہے نا؟ کہ وہ ڈبل ار قص تقریب میں تو آنہیں سکتے لیکن وہ آدھی رات کو یہاں اچانک آسکتے ہیں؟“

”تم تو صرف کراوچ کی گھر بیوخرس وغیری کو گھر سے نکالے جانے کی وجہ سے انہیں ناپسند کرتی ہو۔“ رون نے ایک کشن اڑا کر کھڑکی کے باہر پھینک دیا تھا۔

”اور تم تو سنیپ کے بارے میں صرف منفی ہی سوچتے ہو۔“ ہر ماٹنی نے کہا اور اپنے ایک اور کشن کو اڑا کر سیدھے صندوق میں بھیج دیا تھا۔

”میں تو صرف یہ جانتا چاہتا ہوں کہ اگر سنیپ کو یہ دوسرا موقع ملا ہے تو انہوں نے پہلے موقع پر ایسا کیا کیا تھا؟“ ہیری نے سنجدیگی سے کہا اور اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ اس کا کشن کمرے کے نیچے میں سے اڑتا ہوا سیدھا صندوق کی طرف بڑھا اور ہر ماٹنی

کے کشن کے بالکل اوپر جا گرا.....



سیریس، ہو گولس میں ہونے والی ہرنی تبدیلی اور انوکھی بات کے بارے میں پوری طرح باخبر رہنا چاہتا تھا، اسی لئے اس کی بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہیری نے اسے اُسی رات بھورے الٰو کے ذریعے تفصیلی خط لکھ کر بھیج دیا۔ اس خط میں اس نے واشگاف الفاظ میں لکھ دیا کہ مسٹر کراوچ سینیپ کے دفتر میں گھسے ہوئے تھے، یہی نہیں اس نے موڈی اور سینیپ کے درمیان ہونے والی تندوخنجان جملوں کی جھڑپ کو بھی لکھ ڈالا تھا۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد ہیری نے اپنی توجہ اپنے سامنے کھڑے سب سے ضروری مسئلے کی طرف مبذول کی۔ چوبیس فروری کو پانی کی تہہ میں ایک گھنٹے تک زندہ رہنا..... یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا؟

رون چاہتا تھا کہ ہیری ایک بار پھر جادوئی پرواز کے اسی جادوئی کلمے کا استعمال کرے جس کے ذریعے اس نے ڈریگن سے مقابلے کرتے ہوئے جادوئی چھڑی کو اپنے فائز بولٹ جوڑ لیا تھا۔ ہیری نے اسے آب شش (مچھلی کے مصنوعی گل پھڑے) کے بارے بتا دیا تھا جسے پہن کر غوطہ خور پانی کے اندر بھی سانس لے سکتے تھے۔ رون کا خیال تھا کہ ہیری کو جادوئی کلمے کی مدد سے سب سے قریبی مالگوشہ کے کسی بھی سٹور سے آب شش منگوالیں ناچاہئے۔ بہر حال، ہر ماہنی نے ان کے ارادوں کو یہ بتا کر چوپٹ کر دیا تھا کہ یہ ناقابل عمل کام ہے، اگر ہیری ایک گھنٹے کی مختصر مدت میں آب شش کو پہننے کی تربیت حاصل کر بھی لے، تب بھی وہ جادوگروں کے ضابطہ برائے پوشیدگی کے دفعات کی خلاف ورزی کا مرٹکب ہو جائے گا اور اسے قانون توڑنے کی وجہ سے ان مقابلوں سے نکال دیا جائے گا۔ اس نے کہا کہ یہ سوچنا ہی حماقت ہے کہ کوئی مالگوشہ ہوا میں آب شش، کویں خوبخود اڑتا ہوادیکھ کر نہیں چونکے گا اور ان کے پیچھے پیچھے بھاگ کھڑا نہیں ہوگا۔ اس طرح تو ہو گولس کی پوشیدگی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

”ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ بہتر تو یہی رہے گا کہ تم تبدیلی ہیئت کے علم کا عمدہ استعمال کر کے خود کو آبدوز یا اس جیسی کسی چیز کے بھیں میں بدل لو۔“ اس نے کہا۔ ”کاش ہم اتنی حد تک تبدیلی ہیئت کافن سیکھ چکے ہوتے۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ ہم جھٹے سال سے پہلے شروع نہیں کریں گے اور اگر اسے کرنے کا صحیح طریقہ معلوم نہ ہو تو یہ بہت گڑبرد بھی کر سکتا ہے.....“

”ہاں! مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگتا کہ میرے سر پر آبدوز کی حول بین جیسی کوئی چیز نکل آئے اور مجھے اسے ہر وقت ساتھ لے کر گھومنا پڑے۔“ ہیری نے بیزاری سے کہا۔ ”ویسے مجھے لگتا ہے کہ اگر میں پروفیسر موڈی کے سامنے کسی پر حملہ کر دوں تو وہ میرا روپ بدل کر مجھے مچھلی ضرور بناسکتے ہیں.....“

”لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ تمہیں تمہاری پسندیدہ چیز میں ہی بد لیں گے!“ ہر ماہنی نے سنبھیگی سے کہا۔ ”نہیں! مجھے اب بھی یہی لگتا ہے کہ کسی جادوئی کلمے کا استعمال کرنا ہی تمہارے لئے سب سے صحیح رہے گا.....“

ہیری نے سوچا کہ اب اسے لا بھری میں اتنی ساری کتابیں پڑھنا ہوں گی کہ اس کی زندگی بھر کا کوٹھ پورا ہو جائے گا۔ اس نے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

398

خود کو ایک بار پھر دھول سے الی ہوئی کتابوں کے ڈھیر میں فن کر لیا جن میں وہ ایک ایسے جادوئی کلمے کی تلاش کر رہا تھا جس کی بدولت آب شش کے بغیر ہی پانی کے اندر زندہ رہا جاسکے۔ ہیری، رون اور ہر ماہنی دوپہر کے کھانے کے وقت، شام کو اور ہفتے کے اختتام بمعہ اتوار کو لا بھری ی کی کتابوں کو چھانے میں جتنے تھے۔ ہیری نے پروفیسر میک گوناگل سے لا بھری کے منوعہ حصے میں جانے کی اجازت نامہ بھی حاصل کر لیا تھا تاکہ وہ منوعہ علوم کی کتابوں کو بھی دیکھ سکے۔ اس کے علاوہ اس نے گدھ جیسی چڑچڑی بد مزاج لا بھری یں مسز پنیس سے بھی مدد مانگی لیکن انہیں ایسا کوئی جادوئی کلمہ نہیں مل پایا جس سے ہیری پانی کے اندر ایک گھنٹہ تک رہ سکے اور اس کے بعد اپنا حال چال سنانے کیلئے زندہ واپس لوٹ سکے۔

دہشت کی جانی پہچانی لہریں اب ہیری کو ایک بار پھر پریشان کرنے لگی تھیں۔ اسے کلاسوں میں اپنا دھیان مرکوز رکھنے میں ایک بار پھر دشواری پیش آ رہی تھی۔ ہیری اب تک جھیل کو میدان کا صرف ایک عام ساحصہ ہی سمجھتا رہا تھا اور اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتا تھا لیکن آج کل وہ جب بھی کسی کلاس روم کی کھڑکی کے پاس ہوتا تھا تو اس کی نظر میں خود بخود جھیل کی طرف مڑ جاتی تھیں۔ جھیل میں بہت زیادہ پانی تھا جو بہت ٹھنڈا اور گہرا تھا۔ ہیری کو اب اس کی اندر ہیری گہرا یاں چاند جتنی دور دکھائی دینے لگی تھیں۔

جیسے ہارن ٹیل کا سامنا کرنے سے پہلے ہوا تھا بالکل ویسے ہی وقت کو ایک بار پھر پہنچنے لگ گئے تھے، وہ اتنی تیزی سے بھاگنے لگا جیسے کسی نے گھریلوں پر سرعت رفتاری کا جادوئی کلمہ پڑھ دیا ہو۔ چوبیس فروری میں صرف ایک ہی ہفتہ باقی رہ گیا تھا (اب بھی اس کے پاس وقت تھا)..... اب پانچ دن بچے تھے (کوئی نہ کوئی جادوئی کلمہ مل ہی جائے گا)..... تین دن باقی تھے (اوہ خدا! مجھے کوئی جادوئی کلمہ مل جائے)۔

جب آخری دو دن باقی رہ گئے تو ہیری نے ایک بار پھر کھانا پینا چھوڑ دیا۔ پیرو کی صح ناشتے کی میز پر ایک ہی اچھی بات رونما ہوئی۔ وہ بھورا الو واپس لوٹ آیا تھا جسے ہیری نے سیر لیں کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے چرمی کاغذ کھول کر دیکھا۔ جس پر سیر لیں نے اب تک کی سب سے چھوٹی تحریر لکھی تھی۔

اسی الو کے ذریعے فوراً پاکس میڈ کی الکٹری سیبر کی تاریخ بھیو!

ہیری نے چرمی کاغذ کو الٹ پلٹ کر دیکھا کہ شاید اس کے پیچھے کچھ اور بھی لکھا ہو مگر وہ بالکل کو راتھا۔

”آئندہ ہفتے کے بعد والے ہفتے کے آخر میں ہاگس میڈ جانا ہوگا۔“ ہر ماہنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا جس نے ہیری کے کندھے کے پیچھے سے جھک کر خط کا مضمون پڑھ لیا تھا۔ ”یہ لو میرا قلم..... اور اس الو کو فوراً واپس بھیج دو۔“

ہیری نے سیر لیں کے خط کی پشت پر تاریخ لکھی اور اسے بھورے الو کے پیرو میں واپس باندھ دیا پھر اس نے بھورے الو کو دوبارہ باہر اڑتے ہوئے دیکھا۔ اسے کیا امید تھی؟ پانی کے نیچے زندہ رہنے کیلئے مشورہ؟..... لیکن وہ تو سیر لیں کو اپنے خط میں سنیپ اور موڈی کے بارے میں بتانے کیلئے اس قدر کھو گیا تھا کہ اس کے دماغ سے ہی نکل گیا تھا کہ وہ اپنے انڈے کے سراغ کا بھی اس سے ذکر

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

399

کرتا.....شاپد وہ اسے پانی کے اندر رہنے کیلئے کوئی صلاح ہی دے دیتا.....

”وہ ہاگس میڈ میں ہماری اگلی سیر کی تاریخ کیوں جانا چاہتا ہے؟“ رون نے پوچھا۔

”معلوم نہیں!“ ہیری نے ماہی سے کہا۔ الکود یکھ کراس کے اندر جو مختصر سی خوشی پیدا ہوئی تھی وہ اب کافور ہو چکی تھی۔ ”چلو!

جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔“

ہیگر ڈشاپد دھماکے دار سقرطوں کے پہنچائے گئے نقصان کی تلافی کر رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی تھی کہ اب صرف دو ہی سقرط زندہ بچے تھے یا پھر وہ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ پروفیسر غروبلی پلانک جو کام کر سکتی ہیں، وہ بھی وہی کر سکتا ہے۔ چاہے وجہ کوئی بھی ہو، ہیگر ڈجب سے دوبارہ اپنی ملازمت پر واپس لوٹا تھا تب سے ہی وہ یک سنگھے کے بارے میں پڑھار رہا تھا سب کو یہ پتہ چل گیا کہ ہیگر ڈکو یک سنگھوں کے بارے میں اتنا ہی علم حاصل تھا جتنا کہ بھی انک جانوروں کے بارے میں تھا حالانکہ اس بات پر ماہی سے ہوتی تھی کہ ان کے دانت زہر میلے کیوں نہیں ہیں۔

آج وہ یک سنگھے کے دونٹھے پچھروں کو پکڑ لانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ عام یک سنگھے کے مقابلے میں بالکل مختلف دھائی دے رہے تھے، ان کی رنگت دودھیا سفید کے بجائے سونے جیسی شہری تھی۔ پاروتی اور لیونڈر انہیں دیکھتے ہی خوشی سے پاگل ہو گئی تھیں اور پینسی پارکنسن کو بھی اپنی خوشی چھپانے کیلئے کافی کوشش کرنا پڑی تھی۔

”جو ان یک سنگھوں کے مقابلے میں ان کے بچے زیادہ آسانی سے دھائی دے جاتے ہیں۔“ ہیگر ڈنے کلاس کو بتایا۔ ”جب یک سنگھے دو سال کے ہوتے ہیں تو ان کی رنگت چاندی جیسی ہوتی ہے، چار سال کے قریب ان کے سینگ نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ تک پورے سفید نہیں ہوتے جب تک کہ وہ پوری طرح جوان نہ ہو جائیں یعنی سات سال کی عمر تک۔ بچپن میں وہ زیادہ بھروسہ کرتے ہیں.....تب وہ لڑکوں سے اتنا نہیں گھبراتے.....چلو ٹھوڑا اقرب جاؤ۔ اگر تم چاہو تو انہیں تھپھپا سکتے ہو.....انہیں گڑکی ڈلی بھی کھلا سکتے ہو.....“

”تم ٹھیک تو ہو ہیری؟“ ہیگر ڈھوڑا اقرب آتے ہوئے بولا۔ جب زیادہ تر طلبہ یک سنگھوں کے پچھروں کے چاروں طرف جمع ہو کر دیچپسی سے انہیں چھور ہے تھے۔

”ہاں!“ ہیری نے کہا۔

”ٹھوڑی گھبراہٹ ہو رہی ہو گی؟“ ہیگر ڈنے مسکرا کر کہا۔

”ہاں!“ ہیری نے جواب دیا۔

ہیگر ڈنے اپنا بڑا تھا اس کے کندھے پر مارا جس سے ہیری کو گھٹنوں تک جھکنا پڑ گیا۔ ”ہیری! ہم نے تمہیں ہارن ٹیل سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر تم اس سے پہلے یہ کام کر رہے ہو تے تو ہمیں یقیناً فکر لاحق رہتی لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ تم کوئی

بھی کام کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ تم کرنے کی ٹھان لو۔ اب ہمیں ذرا بھی فکر نہیں ہو رہی ہے۔ تم بالکل ٹھیک ٹھاک رہو گے۔ تم نے سراغ کا مطلب سمجھ لیا ہے، ہے نا؟“

ہیری نے اثبات میں سرہلا یا لیکن اس کے دل میں آیا کہ وہ ہمیگر ڈکو بتا دے کہ اسے ذرا اندازہ نہیں ہے کہ جھیل کی تہہ میں ایک گھنٹے تک زندہ کیسے رہا جا سکتا ہے؟ اس نے ہمیگر ڈکی طرف دیکھا..... شاید جھیل میں رہنے والی مخلوق کی دیکھ بھال کے سلسلے میں وہ کبھی کبھار جھیل میں گیا ہو۔ وہ ضرور گیا ہو گا..... آخر وہ میدان کے سبھی جانداروں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

”تم ضرور جیتو گے۔“ ہمیگر ڈنے ایک بار پھر ہیری کا کندھا تھپٹھپاتے ہوئے کہا جس سے ہیری گیلی زمین میں دو انج نیچے چنس گیا۔ ”ہم جانتے ہیں، ہمیں اپنے اندر سے یہ سماں دے رہا ہے کہ تم ضرور جیتو گے..... ہیری!“

ہمیگر ڈکے چہرے پر خوشی اور یقین کی جو مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، ہیری اسے مٹانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ بھی یک سنگھے کے پچھروں کے پاس جانا چاہتا ہے۔ پھر وہ زبردستی مسکرا یا اور ہمیگر ڈ سے دور جا کر باقی طلبہ کے ساتھ پچھروں کو تھپٹھپانے لگا۔



دوسرے ہدف سے پہلی شام ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ کسی برے خواب میں چنس گیا ہو۔ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اگر اب کوئی مجذہ ہو جائے اور اسے کوئی کار آمد جادوئی کلمہ مل جائے تو بھی وہ ایک ہی رات میں اس میں مہارت حاصل نہیں کر سکتا۔ اس نے یہ نوبت کیوں آنے دی؟ اس نے انڈے کے سراغ کو جلدی کیوں نہیں تلاش کیا؟ اس نے کلاس میں اپنے اساتذہ کی باتیں دھیان سے کیوں نہیں سنیں؟ ہو سکتا ہے کہ کسی استاد نے کبھی یہ بتایا ہو کہ پانی کے اندر سانس کیسے لی جا سکتی ہے؟

اس دن شام کو سورج غروب ہونے کے وقت ہیری، رون اور ہر ماہنی لاہری ری میں بیٹھے تھے اور تیزی سے جادوئی کلمات کی کتابوں کے صفحات الٹ پلٹ رہے تھے۔ انہیں ایک دوسرے کی شکل بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی کیونکہ ان سبھی کے سامنے کتابوں کے اوپرے اونچے انبار لگے ہوئے تھے۔ کسی بھی صفحے پر پانی کا لفظ دیکھ کر ہیری کا دل زور سے دھڑکتا تھا لیکن اکثر ان صفحات پر کچھ یوں عبارت لکھی ہوئی ملتی تھی۔ ”آدھالیٹر پانی لیں، مردم گیاہ کی ڈھانی سو گرام کتری ہوئی پیتاں لیں اور ایک چھٹا نک.....“

”محض لگتا ہے کہ یہ ہدف پورا کیا ہی نہیں جا سکتا ہے۔“ میز کی دوسری طرف سے رون کی آواز سنائی دی۔ ”کچھ بھی نہیں ملا..... کچھ بھی نہیں! سب سے قریب تو خنک سالی والا جادوئی کلمہ ہی ہے۔ جس سے گڑھوں اور تالابوں کا پانی سکھایا جا سکتا ہے لیکن یہ اتنا طاقتور نہیں ہوتا کہ اس سے پوری جھیل کا پانی ہی خشک کر لیا جائے۔“

”کچھ نہ کچھ تو ہو گا ہی.....“ ہر ماہنی نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک موم ہتی کو اپنے اور نزد کیک کھینچ لیا تھا۔ اس کی آنکھیں اتنی تھک چکی تھیں کہ وہ قدیمی اور مکشده جادوئی کلمات، پاگل چڑیوں کی حقیقی طاقت کے راز، نامی کتاب کے باریک سطور کو پڑھنے کیلئے بہت آگے جھک گئی تھی۔ اس کی ناک صفحے سے ایک انج ہی دور رہ گئی تھی۔ ”وہ چمپین کو ایسا کچھ کام ہرگز نہیں دیں گے جو حقیقت

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

401

میں کیا ہی نہ جاسکتا ہو۔“

”انہوں نے اس ہدف کے بارے میں کچھ ایسا ہی سوچا ہے۔“ رون نے کہا۔ ”ہیری! کل تم جھیل کے اندر اپنا سرڈال کر جل مانسوں سے کہنا کہ انہوں نے جو بھی چیز چراہی ہو، وہ تمہیں واپس کر دیں اور پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے؟ اس سے زیادہ تو اور کچھ کیا نہیں جا سکتا..... دوست!“

”اسے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ تو ہو گا ہی.....“ ہر ماںی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ”کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور ہو گا.....“ لابریری کی کتابوں سے مدد نہ مل پانے کو وہ بہت ہتک سمجھ رہی تھی۔ آج تک لابریری نے اسے کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیا تھا۔ ”میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے تھا؟“ ہیری نے اپنا چہرہ گستاخ جادوگروں کیلئے گستاخ جادوئی کلمات، نامی کتاب پر جماتے ہوئے کہا۔ ”مجھے سیریس کی طرح بھیں بدل چوپائی جادوگر بننا سیکھ لینا چاہئے تھا.....“ ”ہاں! پھر تم جب چاہتے، مچھلی بن سکتے تھے۔“ رون نے جو شیلے انداز میں کہا۔ ”یا پھر مینڈک.....“ ہیری نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ وہ بے حد تھک چکا تھا۔

”بھیں بدل چوپائی جادوگر بننے میں برسوں بیت جاتے ہیں اور پھر اس کا باقاعدہ اندر ارج بھی کروانا پڑتا ہے۔“ ہر ماںی نے کہا جو کہ اب پریشان جادوگروں کے عجیب و غریب مسائل اور ان کے حل، نامی کتاب کی لمبی فہرست پر نظر ڈال رہی تھی۔ ”یاد ہے پروفیسر میک گوناگل نے ہمیں بتایا تھا..... اس کیلئے جادوئی محکمہ کے شعبہ شماریات میں اندر ارج کروانا ضروری ہوتا ہے اور انہیں یہ بھی واضح بتانا پڑتا ہے کہ تم کس جانور کا بہروپ لینے کی مشقیں کر رہے ہو؟ اور تمہاری خاص نشانی کیا ہوگی؟..... تاکہ تم اس کا کوئی غلط استعمال نہ کر سکو.....“

”ہر ماںی! میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔“ ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ”میں جانتا ہوں کہ کل صبح تک میں مینڈک میں بدلنا کبھی نہیں سیکھ سکتا.....“

”اوہ! اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔“ ہر ماںی نے پریشان جادوگروں کے عجیب غریب مسائل اور ان کے حل نامی کتاب کو ایک طرف پڑھتے ہوئے کہا۔ ”اس میں بتائے گئے عجیب ٹوٹکے بھلا کسے پسند آئیں گے جس سے اس کی ناک کے بال گھنگھریا لے بن کر باہر لٹکنے لگیں.....؟“

”مجھے تو کوئی پریشانی نہیں ہوگی!“ فریڈ ویزلی کی آواز سنائی دی۔ ”اس سے میں لوگوں میں خاصاً مقبول ہو جاؤں گا، ہے نا؟“ ہیری، رون اور ہر ماںی نے اپنے سر اوپر اٹھا کر دیکھا۔ فریڈ اور جارج کتابوں کی الماریوں کے عقب سے نکل کر ان کے سامنے آئے تھے۔

”تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟“ رون نے تنک کر پوچھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

402

”تمہاری تلاش میں آئے ہیں۔“ جارج بولا۔ ”رون! پروفیسر میک گوناگل تمہیں بلا رہی ہیں اور تمہیں بھی ہر ماںی.....“

”کیوں؟“ ہر ماںی نے جیرائی سے پوچھا۔

”معلوم نہیں..... وہ کچھ سنجیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔“ فریڈ نے جواب دیا۔

”ہمیں کہا گیا ہے کہ تم دونوں کو لے کر فوراً ان کے دفتر میں پہنچیں۔“ جارج نے کہا۔

رون اور ہر ماںی نے گھور کر ہیری کی طرف دیکھا جس کا پیٹ بچکو لے کھا رہا تھا۔ کیا پروفیسر میک گوناگل رون اور ہر ماںی کو ڈاٹنے کیلئے بلا رہی تھیں؟ شاید ان کا دھیان اس طرف چلا گیا تھا کہ وہ دونوں اس کی کتنی زیادہ مدد کر رہے تھے جبکہ اسے اکیلے ہی اپنی گتھی سمجھانا چاہئے تھی۔

ہر ماںی اور رون بھی خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے جب ہر ماںی رون کے ساتھ جانے کیلئے اٹھی تو اس نے ہیری سے کہا۔ ”ہم واپس لوٹ کر تم سے گری فنڈر کے ہال میں ملیں گے۔ تم ان میں جتنی کتابیں ساتھ لے جاسکتے ہو، لے جانا..... ٹھیک ہے؟“

”اوہ ہاں!..... ٹھیک ہے۔“ ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

آٹھ بجے میڈم پینس نے ساری بتیاں گل کر دیں اور ہیری کو لا بہر ہیری سے بھگانے کیلئے اس کے قریب پہنچیں۔ ہیری جتنی کتابیں اٹھا سکتا تھا اس نے اٹھالیں اور پھر ان کے بوجھ سے لڑکھڑاتا ہوا اگری فنڈر کے ہال میں آگیا۔ اس نے ایک کونے کی میز منتخب کی اور پھر جادوئی کلمات کی تلاش میں ایک بار پھر جست گیا۔ سنکل جادوگروں کیلئے جذباتی جادوئی کلمات، نامی کتاب کو ایک طرف پھینکتے ہوئے غرایا۔ ”اس میں کچھ بھی نہیں ہے،.....“ قرون وسطیٰ کا رہنمایا جادو،..... ”اس میں بھی کچھ نہیں ہے،.....“ اٹھار ہویں صدی کے جادو کا بیاض،..... اتحاہ گہرا یوں میں رہنے والے جادوئی باسی،..... ایسی طاقتیں جو آپ نہیں جانتے تھے کہ آپ میں ہیں اور اب جبکہ آپ جان چکے ہیں تو ان کا کیا کیا جائے؟، نامی کتابوں کے ہزاروں صفحات میں پانی کے اندر زندہ رہنے کا رتی بھر بھی ذکر موجود نہیں تھا۔

کروک شانکس ہیری کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی اور انگڑائی لیتے ہوئے میاں کر رہی تھی۔ ہال دھیرے دھیرے خالی ہوتا گیا۔ طلباء ہیگر ڈجیسی خوشی اور یقین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے جو شیلے انداز میں الگی صح کیلئے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے جاتے رہے۔ ان سب کو یقین تھا کہ وہ ایک بار پھر اسی طرح کا شاندار مظاہرہ پیش کرے گا، جیسا کہ اس نے پہلے ہدف کو مکمل کرتے ہوئے کیا تھا۔ ہیری ان سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔ اس نے بس اپنا سر ہلا دیا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے گلے میں گولف کی گینداٹ کر رہ گئی ہو۔ رات کے بارہ بجنتے میں دس منٹ باقی تھے۔ وہ اب کروک شانکس کے ہمراہ ہال میں تہماں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے پچھی کچھی تمام کتابیں چھان لی تھیں اور رون یا ہر ماںی ابھی تک واپس نہیں لوٹے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

403

اس نے سوچا، اب کھلیل ختم ہو گیا ہے، تمہیں کل صحیح جھیل کے پاس بیٹھے ہوئے جوں کو بتانا ہو گا کہ تم یہ ہدف کسی بھی صورت پورا نہیں کر سکتے.....

اس نے تخيّل کی آنکھ سے اگلی صحیح کا منظر دیکھا جب وہ جوں کو یہ حقیقت بتا رہا تھا کہ وہ اس ہدف کو عبور نہیں کر سکتا۔ اس کے سامنے تصویر ابھر آئی کہ بیگ مین کی گول آنکھوں میں حیرانی کے جذبات ٹپک رہے تھے، کارکروف کے چہرے پر زرد دانتوں والی طنزیہ مسکرا ہٹ تھی اور اسے فلیور کی آواز سنائی دینے لگی جو کہہ رہی تھی۔ میں یہ بات پہلے ہی جانتی تھی..... وہ بہت چھوٹا ہے، وہ تو ابھی چھوٹا بچہ ہے۔ اس نے دیکھا کہ ملفوائے ہجوم کے سامنے ہیری پوٹر زیرو ہے۔ والا نجح چپکا رہا ہے اور اسے یہ بھی دکھائی دیا کہ ہیگر ڈکا چہرہ اتر سا گیا ہے اور وہ حیرت و پریشانی سے اس کی طرف دیکھ رہا ہے.....

ہیری یہ بھول گیا کہ کروک شاکس اس کی گود میں بیٹھی تھی اور وہ اچانک اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کروک شاکس جھٹکے سے فرش پر جا گری اور غصے سے پھنکا رہے لگی۔ اس نے ہیری کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور اپنی بوتل صاف کرنے والے برش جیسی دم ہلاتے ہوئے دور چل گئی لیکن ہیری اسے دیکھنے کے بجائے اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا..... وہ اپنا یعنی چوغہ نکالے گا اور لا بھری ی میں جائے گا۔ اگر ضرورت پڑی تو وہ ساری رات لا بھری ی میں ہی رہے گا.....

”اجالا ہو.....“ ہیری نے پندرہ منٹ بعد لا بھری کا دروازہ کھولتے ہوئے بڑھا کر کہا۔ چھڑی کی نوک پر روشنی کی کرنیں پھوٹنے لگیں۔ وہ کتابوں کی الماریوں کے اندر گھس گیا اور اس نے بہت ساری کتابیں نکال لیں۔ تنسیخ بلمیات اور جادوئی کلمات کی ڈھیر ساری کتابیں..... جمل مانسوں اور آبی مخلوق سے متعلق کتابیں..... مشہور جادوگروں اور جادوگرنیوں پر کتابیں..... مشہور جادوئی ایجادات کی کتابیں..... اس نے ایسی ہر کتاب نکال لی جس میں پانی کے اندر زندہ رہنے کے بارے میں کچھ بھی مل سکتا تھا۔ وہ ان سبھی کو لے کر ایک میز کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ اپنی تلاش میں ایک بار پھر مشغول ہو گیا۔ وہ چھڑی کی مدھم روشنی میں جادوئی کلمات کو تلاش کرتا رہا۔ نیچ نیچ میں وہ اپنی گھڑی کو بھی دیکھے جا رہا تھا.....

رات کا ایک نجح چکا تھا..... دونج گئے تھے..... جا گئے رہنے کی بس ایک ہی ترکیب تھی کہ وہ خود کو بار بار یاددا تار ہے، اگلی کتاب میں..... اگلی کتاب میں..... اگلی کتاب میں.....



مانیٹر ز کے باتحروم میں لگی تصویر میں جل پری اب ہنس رہی تھی۔ ہیری اس کی چٹان کے پاس کے بلبلے دار پانی میں بوتل کے کارک کی طرح اڑھکنیاں کھا رہا تھا۔ جل پری اس کا فائز بولٹ اس کے سر کے اوپر ہلا رہی تھی۔

”آؤ! آکر کر اسے لے جاؤ.....“ وہ تفحیک آمیز انداز میں ہنس رہی تھی۔ ”آؤ..... کو دو!“

”نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔“ ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا اور فائز بولٹ کو چھیننے کی کوشش کرتے ہوئے پانی میں ڈوبنے کیلئے قدم

آگے بڑھایا۔ ”یہ مجھے واپس دے دو۔“

لیکن جل پری نے بھاری ڈنڈے کا سر اس کی کمر میں چھبودیا اور پھر وہ ہنسنے لگی۔

”آہ درد ہوتا ہے..... اسے دور ہٹاؤ۔۔۔ او وچ!“

”ہیری پوٹر کو جاننا ہوگا۔۔۔ سر!“

”مجھے مت مارو۔۔۔“

”ڈوبی کو ہیری پوٹر کو پنی کھنی مارنا ہی پڑے گی، سر! ہیری پوٹر کو اب بیدار ہو جانا چاہئے۔“

ہیری نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ وہ اب بھی لاہری ری میں ہی تھا۔ غبی چوغہ نیند میں اس کے جسم سے پھسل چکا تھا۔ اس کا چہرہ چھڑی کے بالکل اوپر، کھلی ہوئی کتاب کے صفحات میں دھنسا ہوا تھا۔ وہ اٹھ کر سیدھا ہوا اور کرسی پر سنبلج کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر عینک لگائی اور ار گرد کے ماحول کو دیکھنے کی کوشش کی۔ دن کی چمکدار روشی میں اس کی آنکھیں چندھیساں گئیں۔

”ہیری پوٹر کو جلدی کرنا ہوگا۔۔۔ سر!“ ڈوبی نے تیزی سے کہا۔ ”دوسرے ہدف کا وقت ٹھیک دس منٹ بعد شروع ہونے والا ہے سر!“

”دس منٹ میں۔۔۔؟“ ہیری نے بوکھلائی ہوئی آواز میں کیا۔ ”دس۔۔۔ دس منٹ میں؟“

اس نے جلدی سے اپنی گھٹری کی طرف دیکھا۔ ڈوبی سچ کہہ رہا تھا۔ نونج کر بیس منٹ ہو چکے تھے۔ ہیری کے سینے میں ایک بڑا بوجھ پھسل کر اس کے پیٹ میں پکنچ گیا۔

”جلدی کرو۔۔۔ ہیری پوٹر سر!“ ڈوبی چینجا اور اس نے ہیری کی آستین پکڑ کر کھینچی۔ ”آپ کو اس وقت باقی سب چمپین کے ساتھ جھیل کے کنارے پر ہونا چاہئے سر!“

”اب بہت دیر ہو چکی ہے ڈوبی!“ ہیری مایوسانہ انداز میں تھکے ہوئے لبھے میں بولا۔ ”میں وہ ہدف نہیں پورا کر پاؤں گا۔۔۔ مجھے اسے کرنے کا طریقہ ہی معلوم نہیں ہے۔۔۔“

”ہیری پوٹر یہ ہدف ضرور پورا کرے گا سر!“ ڈوبی چنتا ہوا بولا۔ ”ڈوبی جانتا تھا کہ ہیری پوٹر کو صحیح کتاب نہیں ملی ہے، اس لئے یہ کام ڈوبی نے کر دیا ہے۔“

”کیا؟“ ہیری جیرا فنگی سے بولا۔ ”لیکن تمہیں تو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ دوسرا ہدف کیا ہے؟“

”ڈوبی کو سب کچھ پتہ ہے سر۔ ہیری پوٹر کو جھیل میں جا کر اپنے لال بال کو تلاش کرنا ہے۔“

”کیا تلاش کرنا ہے۔۔۔؟“

”اپنے لال بال کو جمل مانسوں سے واپس لے کر آنا ہے۔“

”یہ لال بال کیا ہے؟“

”آپ کا لال بال سر..... آپ کا لال بال..... وہ لال بال، جس نے ڈوبی کو یہ سوئٹر دیا تھا۔“ اس نے اپنے سکڑے ہوئے کلچی رنگ کے سوئٹر کی طرف اشارہ کیا جو وہ اپنی نیکر کے اوپر پہنے ہوئے تھا۔

”لگ کیا؟“ ہیری بوكلا ہٹ میں ہکلا یا۔ ”انہوں نے..... انہوں نے رون کو پکڑ لیا ہے؟“  
اس کارنگ یکخت فق پڑ گیا تھا۔

”ہیری پوٹر کی سب سے قیمتی چیز سر!“ ڈوبی چینا۔ ”اور ایک گھنٹے میں.....“

”..... بہت برا ہو گا۔“ ہیری دہشت کے مارے دہرانے لگا اور گھر یلو خس کو گھوکر دیکھنے لگا۔ ”بہت دیر ہو جائے گی۔ وہ چیز چلی جائے گی اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی.....“ ہیری نے ڈوبی سے پوچھا۔ ”اب میں کیا کروں .....؟“  
”آپ اسے کھالیں سر!“ ڈوبی چینا اور اس نے اپنی نیکر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چیز نکالی۔ یہ سبز چوہے کی گندی ڈموموں کے ڈھیر جیسی دکھائی دے رہی تھی جس پر سبز کائی کی موٹی تہہ جبی ہوئی تھی۔ ”جھیل میں جانے سے ٹھیک پہلے اسے کھالینا سر..... گل پھر پووا!“

”اس سے کیا ہو گا.....؟“ ہیری نے اس کے نئھے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے گل پھر پودے کو گھوڑتے ہوئے کہا۔

”اس سے ہیری پوٹر پانی کے اندر بھی سانس لے پائے گا۔ سر!“

”ڈوبی!“ ہیری نے دہشت بھرے لجھے میں کہا۔ ”سنو! کیا تمہیں اس کے بارے میں اچھی طرح سے پورا یقین ہے؟“ وہ یہ نہیں بھلا پایا تھا کہ آخری بار ڈوبی نے اس کی مدد کرنے کی کوشش کی تھی تو کیا ہوا تھا؟ تب اس کے دائیں ہاتھ کی ساری ہڈیاں غائب ہو گئی تھیں۔

”ڈوبی کو پورا بھروسہ ہے سر!“ گھر یلو خس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ”ڈوبی لوگوں کی باتیں سنتا ہے سر! وہ گھر یلو خس ہے۔ وہ پورے سکول میں گھومتا ہے۔ آگ جلاتا ہے اور فرش صاف کرتا ہے۔ ڈوبی نے ٹھاف روم میں پروفیسر میک گونا گل اور پروفیسر مودی کی باتیں سنی تھیں۔ وہ اگلے ہدف کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے..... ڈوبی نہیں چاہتا کہ ہیری پوٹر اپنے لال بال کو کھو دے.....“

ہیری کا اندر یشہ کا فور ہونے لگا۔ اس نے کھڑے ہو کر اپنا غلبی چوغما تارا اور اسے لپیٹ کر بستے میں ڈال دیا۔ گل پھر پودا ڈوبی کے ہاتھ سے لیا اور اپنی جیب میں ٹھوں لیا اور پھر لا بھر ری سے باہر دوڑ لگا دی۔ ڈوبی اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔

”ڈوبی کو باور پھی خانے میں جانا ہو گا سر!“ ڈوبی چیخ کر بولا جب ہیری باہر والی راہداری میں پہنچ گیا تھا۔ ”ڈوبی کی وہاں ضرورت ہے..... گلڈ لک، ہیری پوٹر سر..... گلڈ لک!“

”ٹھیک ہے، بعد میں ملاقات ہو گی ڈوبی.....“ ہیری نے چلا کر جواب دیا اور اہمادی میں پوری رفتار سے بھاگنے لگا۔ وہ ایک بار پھر تین سیڑھیاں ایک جست میں پھلانگ رہا تھا۔

بیرونی ہال میں اب بھی کچھ سوت طلباء موجود تھے جو بڑے ہال میں ناشتہ کرنے کے بعد دوسرا ہدف کا کھیل دیکھنے کیلئے باہر کی طرف جا رہے تھے۔ جب ہیری ان کے قریب سے دوڑتا ہوا گزراتا انہوں نے اسے گھوکر تجھ بھری نظرؤں سے دیکھا۔ جب وہ پھر کی سیڑھیاں اتر اور سردمیدان میں پہنچ گیا تو سامنے موجود کولن اور ڈینس کریوی نے گھبرا کر اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

صحن میں بھاگتے ہوئے اس نے دیکھا کہ نومبر میں ڈریگن کے احاطے کے چاروں طرف موجود وسیع و عریض سٹیڈیم اب جھیل کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا تھا۔ سٹیڈیم تماشا یوں سے کھپا کھچ بھرا پڑا تھا اور جھیل کے پانی میں ان کی پر چھائیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ جھیل کے دوسری طرف سے تماشا یوں کی جوشیلی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو نعرہ بازی، قہقہے اور شور مچار ہے تھے۔ ہیری پوری رفتار سے بھاگتا ہوا جھوک کے پاس پہنچا۔ حج او نچے چھوڑتے پر ایک بڑی میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ سیدر ک، فلیور اور کیرم جھیل کے کنارے پر لگے عرش پر کھڑے تھے اور ان کی نگاہیں ہیری کی طرف تھیں جو اسے دوڑتے ہوئے قریب آتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔

”مم..... میں آ گیا.....“ ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ اس نے کچھ میں ایک دم رکنے کی کوشش کی جس سے کچھ کے چھینٹے اڑ کر فلیور کے لبادے پر پڑ گئے۔

”تم نے اتنی دیر کیوں لگادی؟“ ایک تیکھی اور رعب دار آواز سنائی دی۔ ”مقابلہ بس شروع ہونے والا ہے۔“ ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ پر سی ویز لی جھوک کی میز پر بیٹھا ہوا اس کی طرف غصے بھری نظرؤں سے دیکھ رہا تھا۔ مسٹر کراوچ ایک بار پھر نہیں آئے تھے۔

”ٹھہر و پرسی!“ لیوڈ و بیگ میں نے جلدی سے کہا جو ہیری کو دیکھ کر بہت مسرت محسوس کر رہے تھے۔ ”اسے اپنی سانس تو درست کر لینے دو.....“

ڈبل ڈور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے لیکن کار کروف اور میڈم میکسیم اسے دیکھ کر ذرا بھی خوش نہیں تھے۔ ان کے چہروں سے عیاں تھا کہ انہیں اس کے آنے کی ذرا امید نہیں تھی۔

ہیری آگے جھکا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر ہانپتے لگا۔ اس کے پیٹ کے دونوں کناروں پر ایسی اپنٹھن ہو رہی تھی جیسے کسی نے اس کی پسلیوں میں چاقو گھونپ دیا ہو لیکن اس کے پاس اس چاقو کو نکالنے کا بالکل وقت نہیں تھا۔ لیوڈ و بیگ میں اترے اور سبھی چمپین کو کنارے پر ایک دوسرے سے دس فٹ کے فاصلے پر کھڑا کرنے لگے۔ ہیری قطار میں وکٹر کیرم کے بعد بالکل آخری سرے پر کھڑا تھا۔ کیرم تیرنے والا چرمی لباس پہنے ہوئے تھا اور اس نے اپنی چھڑی تیار کر کھی تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

407

”ٹھیک ہو ہیری؟“ بیگ مین نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جب انہوں نے ہیری کو کیرم سے کچھ فٹ دور سر کایا تھا۔ ”تم جانتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟“

”ہاں!“ ہیری نے ہانپتے ہوئے اور اپنی پسلیاں مسلتے ہوئے کہا۔

بیگ مین نے اس کے کندھے کو بلکا ساد بایا اور پھر پلٹ کر جھوں کی میز کی طرف چلے گئے۔ انہوں نے اپنی چھڑی اپنے حلق کی طرف کر لی جیسا کہ انہوں نے کیوڈچ ورلڈ کپ میں کیا تھا پھر وہ بولے۔ ”فلسم والسم.....!“ ان کی آواز بلند ہو کر جھیل کے گھرے پانی کی سطح کے اوپر دوڑتی ہوئی سٹیڈیم میں بیٹھے ہوئے تماشا یوں تک پہنچ گئی۔

”ہمارے سبھی چمپین دوسرے ہدف کو پورا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ مقابله میری سیٹی کے بھنے کی آواز کے ساتھ شروع ہو جائے گا۔“ ان کے پاس ایک گھنٹے کا وقت ہے، جس میں انہیں اپنی سب سے قیمتی چیز واپس لانا ہوگی جو اس جھیل کی تھہ میں کہیں پڑی ہوئی ہے۔ تو پھر تین کی لگنی شروع ہوتی ہے۔ ایک..... دو..... تین!

سرد پر سکون ہوا میں ان کی سیٹی کی آواز گونجی۔ تماشا یوں کی طرف سے بھر پور تماشا یوں کی آواز میں سنائی دینے لگیں۔ دوسرے چمپین کیا کر رہے تھے، یہ دیکھے بغیر ہیری نیچے جھکا اور اپنے جوتے اور جرا بیں اتارنے لگا۔ اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور گل پھر پودے کو باہر نکالا اور جلدی سے منہ میں ٹھونس لیا۔ وہ آہستگی کے ساتھ جھیل کے پانی میں اترنے لگا۔ جھیل کا پانی اتنا سرد تھا کہ اس کے پیروں کی کھال اس طرح جانے لگی جیسے یہ بر فیلا پانی نہ ہو بلکہ کمی ہوئی آگ ہو.....

جیسے جیسے وہ آگے بڑھا۔ اس کا بدنبال پانی میں اترنے لگا۔ اس کے گیلے کپڑے وزنی ہو کر اسے اب نیچے کی طرف کھینچ رہے تھے۔ وہ پانی میں اتنا اتر گیا تھا کہ پانی اس کے گھٹنوں سے اوپر رانوں کو چھوڑ رہا تھا۔ اس کے تیزی سے سن ہوتے ہوئے پاؤں اب تلچھٹ تھے میں پھر دوں بھری ریت کے اوپر پھنسنے لگے تھے۔ وہ گل پھری پودے کو جلدی جلدی چبار رہا تھا جس کا ذائقہ بہت گند اور کسیلا ساتھا اور رہڑ کی طرح منہ میں ادھر ادھر پھسل رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ننھے انجوٹ کے ہشت پانی بازو چبار ہا ہو۔ بر فیلے پانی میں کمر کی گہرائی تک پہنچنے کے بعد وہ رُک گیا اور اس نے گل پھری پودے کو چبانے کی بجائے اب جلدی جلدی سے نگل لیا۔ اس کے بعد وہ کچھ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

اسے ہجوم کے ہنسنے اور قہقہوں کی آواز میں سنائی دینے لگیں۔ وہ جانتا تھا کہ یوں جھیل میں کھڑا کھڑا وہ سب تماشا یوں کو حمق ہی دکھائی دے رہا ہو گا کیونکہ اس نے جادوئی صلاحیت کا کسی قسم کا کوئی مظاہرہ ابھی تک نہیں پیش کیا تھا۔ اس کے بدنبال جو حصہ ابھی تک پانی سے باہر موجود تھا اس کے رو نگئے کھڑے ہو چکے تھے۔ اس کا نصف دھڑ پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہوابے جھی سے اس کے بال اڑارہتی تھی۔ ہیری بری برح کا پینے لگا۔ وہ تماشا یوں کی طرف دیکھنے سے کمزور رہا تھا۔ ہنسی کی آواز میں اب اور زیادہ تیز ہو گئیں اور سلے درن کے طلباء سٹیڈیاں بجا بجا کر اور طعنہ زنی کرتے ہوئے اس کا مذاق اڑارہتے تھے۔

پھر اچانک ہیری کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے منہ اور ناک پر ایک نادیدہ تکمیر کر لکھ دیا ہو۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن اس سے اس کا سر چکرا گیا۔ اس کے پھیپھڑے بالکل خالی تھے اور اسے اچانک اپنی گردن کے دونوں سروں پر تیز درد کا احساس ہونے لگا۔

ہیری نے اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا جکڑ لیا اور اسے دبائے دبا نے لگا۔ اسے فوراً پتہ چل گیا کہ اس کے کانوں کے نیچے دو بڑے بڑے درز پیدا ہو گئے تھے جو ٹھنڈی ہوا میں پھر پھڑار ہے تھے۔ مچھلیوں کی طرح اس کے بھی گل پھڑے نکل آئے تھے۔ سوچنے کے کیلئے رُ کے بناءس نے وہ اکلوتا کام سرانجام دیا جس میں سمجھداری دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اپنی میں آگے کی طرف چھلانگ لگادی تھی۔ جھیل کے بر فیلے پانی کا پہلا گھونٹ اسے زندگی کے گھونٹ جیسا لگا۔ اس کا سر چکر انابند ہو گیا۔ اس نے پانی کا ایک اور گھونٹ لیا۔ پانی اس کے حلق تک پہنچا اور آسیجن کا جھونکا اس کے دماغ میں بھیجتے ہوئے آہستگی کے ساتھ اس کے گل پھڑوں سے باہر نکل گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ آگے کی طرف پھیلائے اور انہیں دیکھا۔ اس کے ہاتھ پانی کے نیچے سبز اور بھوتوں جیسے دکھائی دے رہے تھے لیکن اب وہ جھلی دار ہو چکے تھے۔ اس نے پلٹ کر اپنے ننگے پیروں کی طرف دیکھا۔ وہ لمبے ہو گئے تھے اور اس کے پیروں کی انگلیوں بھی ریشے دار ہو گئے تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے بدن میں ربوط جیسے چپاؤگ چکے تھے۔

پانی اب برف جیسا ٹھنڈا نہیں لگ رہا تھا۔ اس کے برعکس اب یہ متعطل اور ہلکا لگ رہا تھا۔ ہیری نے ایک بار پھر پیروں کو حرکت دی۔ اسے یہ دیکھ کر جیرا گئی ہوئی کہ اس کے مچھلی جیسے چپوالے پیروں سے لتنی تیزی سے دور تک ڈھکلتے ہوئے لے گئے تھے۔ اس کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ اسے پانی کے اندر بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا اور اسے پلکیں جھپکانے کی ضرورت نہیں تھی۔ جلد ہی وہ جھیل میں اتی دور نکل آیا کہ گھرے میلے پانی کے باعث اسے دھوپ کی روشنی دکھائی دینا بند ہو گئی۔ اس نے اچھل کر گہرائی میں غوطہ لگادیا۔

گھری خاموشی اس کے کانوں پر دباؤ ڈال رہی تھی جب وہ ایک عجیب اور دھنڈلی جگہ کے اوپر سے تیرتا ہوا آگے بڑھا۔ اب اسے اپنے چاروں طرف صرف دس فٹ کی دوری تک ہی دکھائی دے رہا تھا جس کی وجہ سے آگے تیرتے ہوئے اسے نئے ہیوں لے دکھائی دے رہے تھے۔ پچکو لے کھاتے ہوئے سیاہ پودے..... کچھڑ میں لٹ پت چمکیلے پھر۔ وہ جھیل کے وسطیٰ حصے کی طرف تیرنے لگا۔ اس کی آنکھیں پوری طرح کھلی ہوئی تھیں اور وہ اپنے چاروں طرف عجیب روشنی والے پانی میں دور پر چھائیوں کو دیکھنے لگا جہاں پانی غیر شفاف نہیں تھا۔

چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اس کے قریب سے چاندی جیسے ستاروں کی مانند گزریں۔ ایک دوبار تو اس نے سوچا کہ اسے سامنے کوئی بڑی چیز حرکت کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے لیکن پاس جانے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ اور کچھ نہیں بلکہ بڑے آبی پودے کا لٹھا یا پھر پھر پراؤ گے ہوئے سیاہ پودوں کا کنج تھا۔ اس کے ارد گرد کسی دوسرے چمپین، جمل مانس یا رون کی ہلکی سی شبیہ تک موجود نہیں تھی اور نہ ہی دیو یہ کل ہشت پانی انجو طوں کا کوئی نشان تھا جنہیں عام حالات میں طباء کناروں پر کھڑے ہو کر طرح طرح کی چیزیں کھلایا کرتے تھے۔

جہاں تک اسے دکھائی دے رہا تھا اس کے سامنے سبز پودوں کے وسیع کھیت پھیلے ہوئے تھے جو پانی کی لہروں میں بچکوئے کھارے ہے تھے۔ دوفٹ گہرے یہ پودے لمبی گھاس یا سرکنڈوں جیسے دکھائی دے رہے تھے ہیری بنا پلکیں جھپکائے اپنے سامنے پانی کے خلا میں گھور رہا تھا اور انہیں میں کسی قسم کے ہیلوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا..... اور اسی وقت کسی اطلاع کے بغیر کسی نے اس کا ٹخناد بوج لیا۔ خوف کی لہر اس کے بدن میں دوڑتی چلی گئی۔ اس نے ہٹ بڑا ہٹ میں مڑکر پیچھے دیکھا۔ ایک چھوٹا سینگوں والا جل مانس گھاس جیسے پودوں میں سے باہر نکل آیا تھا اور اس نے اپنی نوکیلی لمبی انگلیوں سے اس کا پاؤں دبوچ رکھا تھا۔ اس کے نوکیلے خونخوار دانت صاف دکھائی دے رہے تھے اور اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔ ہیری نے جلدی سے اپنے جھلی دار ہاتھوں کو اپنے چوغے کے اندر گھسا یا اور اپنی چھڑی تلاش کرنے کی کوشش کی..... جب تک اسے چھڑی ملی تک دواور جل مانس پودوں کے نیچے میں سے نمودار ہو چکے تھے۔ انہوں نے ہیری کے چوغے کو پکڑ لیا اور اسے نیچے کی طرف کھینچنے لگے۔ وہ اسے لمبی گھاس والے پودوں میں لے جانا چاہتے تھے۔

”خلاصتم شوم.....“ ہیری نے جادوئی کلمہ پڑھ کر چلانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل۔ اس کے برعکس اس کے منہ سے ایک بڑا بلبلہ نکلا۔ اس کی چھڑی سے چنگاری کے بجائے ابتدے پانی کی تیز دھار نکل کر ان جل مانسوں سے ٹکرائی۔ جل مانسوں کے بدن پر ابتدے ہوئے پانی کی گرم دھار جہاں جہاں پڑی، وہاں ان کی کھال پر سرخ دھبے ابھر آئے تھے۔ ہیری نے زور لگا کر جل مانسوں سے اپنا ٹخنہ اور چوغہ چھڑایا اور تیزی سے آگے کی طرف تیرنے لگا۔ وہ پیچھے دیکھے بغیر اپنے عقب میں ابتدے پانی کی گرم دھار میں چھوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کبھی کبھار اسے جب یہ محسوس ہوتا کہ جل مانس اس کے پیروار دبوچنا چاہتے ہوں تو وہ کس کرلات بھی مار دیتا تھا۔ آخر کار اس نے محسوس کیا کہ اس کے پیرسی سینگ دار کھوڑی سے ٹکرایا۔ اس نے مڑکر دیکھا تو دکھائی دیا کہ اب جل مانس پانی میں غوطہ کھا ایک طرف دور جا رہے تھے۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ کر بری طرح مٹھیاں بھینچ کرتا ن رہے تھے کہ پھر سہی..... چھوڑیں گے نہیں!

جل مانس پودوں کے کنج میں جا کر کہیں گم ہو گئے تھے۔ ہیری تھوڑا دھیما ہوا اور اس نے اپنی چھڑی دوبارہ چوغے کے اندر رکھ لی۔ اس نے چاروں طرف دیکھا اور کچھ سننے کی کوشش کی۔ اس نے پانی میں دائری انداز میں چکر کاٹا۔ خاموشی اس کی سماحت پر بری طرح سے حاوی ہو رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہاب جھیل میں بہت دور پہنچ چکا ہو گا لیکن پودوں کے سوا کوئی اور چیز ہلتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی.....

”تمہارا کیا حال ہے ہیری؟“

ہیری کو لگا اسے دل کا دورہ پڑ جائے گا۔ اس نے دیکھا کہ ماہیوں مارٹل پانی میں اس کے سامنے تیر رہی تھی اور اپنے موٹے چشمے سے اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

410

”ماڑل.....“ ہیری نے چلانے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اس کے منہ سے آواز کی جگہ صرف ایک بڑا بلبلہ خارج ہوا۔ مایوس ماڑل اس کی حالت دیکھ کر کھی کرنے لگی۔

”تمہیں وہاں جانے کی کوشش کرنا چاہئے ہیری!“ ماڑل نے ایک سمت میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”میں تمہارے ساتھ بالکل نہیں جاؤں گی..... میں ان لوگوں کو زیادہ پسند نہیں کرتی ہوں جب میں زیادہ قریب جاتی ہوں تو وہ لوگ مجھے وہاں سے بھگا دیتے ہیں۔“ ہیری نے اپنا انوٹھا اٹھا کر اس کا شکر یہ ادا کیا اور ایک بار پھر اس کی بتائی ہوئی سمت کی طرف چل پڑا۔ وہ پودوں سے کافی اوپر تیر رہا تھا تاکہ وہاں پر چھپے ہوئے جل مانسوں کے حملے کی زد سے بچا رہے۔ وہ کم از کم بیس منٹ تک تیر تراہا۔ اب وہ کالے کچھڑ کے اوپر تیر رہا تھا جو اس کی ہاتھیں کی وجہ سے احتیل پھل ہو رہا تھا۔ آخر کار اسے مانوس سی آواز سنائی دی۔

”تمہارے پاس ایک گھنٹہ ہے، اس میں تم وہ چیز تلاش کر لواور لے جاؤ جو ہم نے چراکی ہے.....“ ہیری اور تیز تیر نے لگا۔ جلدی ہی اسے میٹا لے پانی میں ایک بڑی چٹان دکھائی دی۔ اس پر جل مانسوں کی تصویریں منقسم تھیں۔ تصویروں میں بھالے کپڑے جل مانس ایک دیوبھیکل ہشت پائی انہوں کا تعاقب کر رہے تھے۔ ہیری جل مانسوں کے گیت کی آواز کا پیچھا کرتے ہوئے چٹان کے پاس سے تیرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

”..... تمہارا وقت نصف سے زیادہ ختم ہو چکا ہے اس لئے اب دیری مت کرو۔ ورنہ تم جسے تلاش کر رہے ہو وہ یہیں پڑا پڑا سڑ جائے گا.....“

اچانک میٹا لے پانی میں کھردے پتھر کے غار دکھائی دینے لگے جن پر کائی کی پرت جمی ہوئی تھی۔ غاروں کے قریب قریب سیاہ کھڑکیوں جیسے طاق دکھائی دے رہے تھے جن پر ہیری کو کچھ چہرے بھی دکھائی دیئے..... ایسے چہرے جو مانیٹر ز کے باتحر روم میں موجود تصویرِ والی جل پری سے بالکل مختلف اور ڈراونے تھے۔

جل مانسوں کی کھال بھوری تھی اور ان کے بال لمبے، سبز اور الچھے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں اور دانت زرد تھے۔ وہ اپنی گردن کے چاروں طرف پتھروں کی موٹی رسیاں پہنے ہوئے تھے۔ جب ہیری ان کے قریب سے گزراتے ہوں نے اسے گھور کر لچائی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ ان میں سے ایک دلوسا سے زیادہ اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے اپنے غاروں سے باہر نکل آئے تھے۔ ان کی مضبوط اور طاقتور دم پانی کو بری طرح کاٹ رہی تھی اور ان کے ہاتھوں میں بھالے اور نیزے کپڑے ہوئے تھے۔

ہیری چاروں طرف دیکھتے ہوئے تیزی سے تیرتا ہوا آگے بڑھا۔ جلد ہی اسے متعدد غار دکھائی دینے لگے۔ ان میں سے کچھ کے چاروں طرف کئی باغیچے بھی تھے۔ جل مانس اب چاروں طرف سے آرہے تھے اور اسے تعجب بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے جھلی دار ہاتھوں اور گل پتھروں سے اس کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور ایک دوسرے سے چہ میگوںیاں کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری جب ایک موڑ پر مڑا تو اسے ایک بہت عجیب منظر دکھائی دیا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

411

جل مانس کا ہجوم ان کے گھر کے چاروں طرف ادھر ادھر تیر رہا تھا۔ یہ جگہ کسی گاؤں کے چورا ہے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ جل مانسوں کا ایک طائفہ ان کے درمیان میں زور زور سے گارہا تھا اور چمپین کو اپنی طرف بلارہا تھا۔ ان کے پیچے ایک عجیب قسم کا مجسمہ تھا۔ ایک بڑی چٹان سے ایک دیوہیکل جل مانس کا مجسمہ تراشا گیا تھا اس پتھر میں مجسمے کی دُم میں چار لوگ بندھے ہوئے تھے۔

رون، ہر ماہنی اور چوچینگ کے درمیان میں بندھا ہوا تھا۔ وہاں پر ایک اور بڑی بھی بندھی ہوئی تھی جس کی عمر آٹھ سال سے کم ہی لگ رہی تھی۔ اس کے چاندی جیسے بال اور نین نیش دیکھ کر ہیری کو اندازہ ہو گیا کہ وہ فلیورڈیلا کورکی بہن ہی ہو گی۔ وہ چاروں بہت گھری نیند میں سوئے ہوئے لگ رہے تھے۔ ان کے سر ان کے کندھوں پر ڈھلنے ہوئے تھے اور ان کے منہ سے بلبلے نکل رہے تھے۔ ہیری پوری رفتار سے ان یغماليوں کی طرف بڑھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ جل مانس اپنے بھالے تان کر اس پر حملہ کر دیں گے لیکن انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ پودوں کی جن رسیوں سے یغماليوں کو مجسمے کے ساتھ باندھا گیا تھا، وہ کافی موٹی اور سخت تھیں۔ ہیری نے انہیں کھینچنے کی کوشش کی مگر وہ چیچپائی تھیں، ہیری کے ہاتھ ان پر پھنسنے لگے۔ ایک لمبے کیلئے ہیری نے اس قلم چاقو کے متعلق سوچا جو اس سیرسیس نے کرسس کے موقع پر تھے میں دیا تھا۔ لیکن وہ قلم چاقو تو ایک چوتھائی میل دور گری فنڈر ہال کے بالائی کمرے میں اس کے صندوق کے اندر بند پڑا تھا اور اس کے کسی کام نہیں آ سکتا تھا۔

اس نے چاروں طرف دیکھا۔ ہر طرف جل مانس اپنے اپنے بھالے اور نیزے تھامے ہوئے تھے اور اس کی طرف استفما میہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری تیزی سے ایک سات فٹ لمبے جل مانس کی طرف بڑھا جس کی لمبی سبز ڈاڑھی اور شارک مچھلی جیسے دانت دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے اشارہ کر کے اس سے بھالا دینے کیلئے کہا۔ جل مانس زور سے ہنسنے لگا اور اس نے اپنا سرنفی میں ہلا کیا۔

”ہم مرد نہیں کریں گے!“ اس نے روکے لبھے سے بے سری آواز میں کہا۔

”مان بھی جاؤ.....“ ہیری نے خونخوار انداز میں کہا (لیکن اس کے منہ سے صرف بلبلہ ہی نکلا) اس نے جل مانس سے بھالا چھیننے کی کوشش کی لیکن جل مانس نے سے پیچھے دھکیل دیا اور اپنا سرنفی میں سر کر ہنستا رہا۔

ہیری گھوما اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ کوئی نو کیلی چیز..... کوئی بھی چیز.....

جھیل کی تلچھٹ تھہ میں کئی پتھر پڑے ہوئے تھے، اس نے غوطہ لگایا اور ایک نوکیلا پتھر تلاش کر لیا۔ وہ اسے اٹھا کر مجسمے کے پاس واپس لوٹا۔ وہ اب رون کی رسیوں پر پتھر گڑنے لگا۔ یہ خاصا مشکل کام تھا لیکن چند منٹ کی محنت کے بعد رسیاں ٹوٹ گئیں۔ رون رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو کر پانی میں ڈولنے لگا۔ ہیری نے اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ باقی چمپین کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ وہ اب تک کیوں نہیں آئے؟ اس نے ہر ماہنی کی طرف دیکھا، اپنا نوکیلا پتھر دوبارہ اٹھایا اور اس کی رسیاں کا ٹنے لگا.....

اسی وقت کئی مضبوط ہاتھوں نے اسے کپڑا لیا۔ تقریباً نصف درجن جل مانسوں نے اسے ہر ماہنی سے دور کھینچ لیا۔ وہ اپنے سبز بالوں والے سر ہلاتے ہوئے ہنس رہے تھے۔

”تم اپنا ریگمیں لے جاؤ.....“ ان میں ایک غراتے ہوئے بے سری آواز میں بولا۔ ”باقی ریگمیں کویہیں چھوڑ دو.....“  
”کبھی نہیں۔“ ہیری نے غصے سے کہا لیکن اس کے متنه سے صرف دو بڑے بلبلے ہی نکلے۔

”تمہارا ہدف صرف یہ ہے کہ تم اپنے دوست کو لے جاؤ۔ باقی ریگمیں کویہیں چھوڑ جاؤ!“

”وہ بھی میری دوست ہے۔“ ہیری نے ہر ماہنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ایک بہت بڑا سفید بلبلہ اس کے ہونٹوں سے باہر نکلا۔ ”اور میں نہیں چاہتا کہ ان میں سے کوئی بھی بیہیں مر جائے.....“

چوچینگ کا سر ہر ماہنی کے کندھے پر پڑا تھا۔ چھوٹی سفید بالوں والی بچی سبزرنگ کے پانی میں بہتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے جل مانسوں سے بھڑنے کی کوشش کی مگر وہ پہلے سے زیادہ زور سے ہلنے لگے اور اس کی ہر کوشش کونا کام بنارہ ہے تھے۔ ہیری نے پریشان ہو کر چاروں طرف دیکھا۔ باقی چمپین کہاں رہ گئے؟ کیا اس کے پاس اتنا وقت تھا کہ وہ رون کو اوپر چھوڑ کر دوبارہ نیچے آپتا اور ہر ماہنی کے ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی ساتھ لے جا پاتا؟ کیا وہ دوبارہ صحیح راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکتا تھا؟ اس نے یہ دیکھنے کیلئے اپنی کلائی کی گھٹری کی طرف دیکھا کہ کتنا وقت باقی رہ گیا ہے مگر..... پانی میں اس کی گھٹری بند ہو گئی تھی۔

عین اسی وقت اس کے چاروں طرف کے جل مانس تجب بھری نظروں سے اوپر کی طرف دیکھنے لگے اور اشارہ کرنے لگے۔ ہیری نے اوپر کی طرف دیکھا۔ سیڈر ک ڈیگوری تیرتا ہوا ان کی طرف آرہا تھا۔ اس کے سر کے چاروں طرف ایک بڑا بلبلہ تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ عجیب طریقے سے چوڑا اور کھنچا کھنچا دکھائی دے رہا تھا۔

”راستہ بھٹک گیا تھا.....“ اس نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”فلیور اور کیرم بھی پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔“

ہیری کو اپنے اندر اطمینان کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ سیڈر ک نے اپنی جیب سے ایک تیز دھار والا چاقو نکالا اور رسی کاٹ کر چوچینگ کو آزاد کروایا اور اوپر کی طرف کھنچا۔ اس نے اپنے بازو کے حلقوں میں دبوچا اور پھر تیزی سے اوپر اٹھتا ہوا نظروں کے سامنے سے اوچھل ہو گیا۔

ہیری ایک بار پھر چاروں طرف دیکھنے لگا اور انتظار کرنے لگا۔ فلیور اور کیرم کہاں اٹک کر رہ گئے ہیں؟ وقت ختم ہوتا جا رہا تھا اور گیت کے مطابق ریگمیں ایک گھنٹے بعد مرجا میں گے۔

جل مانس ایک بار پھر جو شیلے انداز میں چیختے گے۔ جن جل مانسوں نے ہیری کو جکڑ رکھا تھا انہوں نے اپنی گرفت ڈھنڈی کر دی تھی اور پیچھے مڑ کر دیکھنے لگے۔ ہیری بھی مڑ گیا۔ اس نے دیکھا کہ پانی میں کوئی خوفناک چیز آرہی تھی۔ ایک انسانی جسم جس پر شارک کا سر لگا ہوا تھا۔ یہ کیرم ہی تھا۔ اس نے خود پر تبدیلی ہیئت کے جادو کا استعمال کیا تھا لیکن وہ یہ کام شاید اچھے انداز سے نہیں کر پایا تھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

413

شارک نصف انسان، کیرم سیدھا ہر ماٹنی کے پاس پہنچا اور اس کی رسیاں کو اپنے نوکیلے دانتوں سے کاٹنے کی کوشش کرنے لگا۔ پریشانی یہ تھی کہ کیرم کے نئے دانت اتنی عجیب جگہوں پر نصب تھے کہ وہ ڈولفن سے چھوٹی کسی بھی چیز کو نہیں کاٹ سکتے تھے۔ ہیری نے کو پورا یقین تھا کہ اگر کیرم نے احتیاط نہ کی تو ہر ماٹنی کے دو ٹکڑے ضرور ہو جائیں گے۔ آگے بڑھ کر ہیری نے کیرم کا کندھا تھپٹھپایا اور اس کی طرف نوکیلا پتھر بڑھادیا۔ کیرم پتھر لے کر ہر ماٹنی کی رسیاں کاٹنے لگا۔ کچھ ہی پلوں بعد اس نے یہ کام کر لیا۔ اس نے ہر ماٹنی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر مضبوطی سے پکڑا اور پیچھے دیکھے بغیر تیزی سے اوپر اٹھنے لگا۔

اب کیا ہوگا؟ ہیری نے متوجہ انداز میں سوچا۔ کاش اسے پکا پتہ چل جائے کہ فلیور بھی آرہی ہے لیکن اب بھی اس کا کوئی اتنا پتہ نہیں تھا۔ اب تو ایک ہی راستہ بجا تھا.....

اس نے وہ پتھر اٹھایا جسے کیرم نیچے پھینک گیا تھا۔ یہ دیکھ کر جل مانسوں نے رون اور چھوٹی لڑکی کو گھیرے میں لے لیا۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھ کر سر ہلا کیا۔ ہیری نے اپنی چھڑی باہر نکال لی اور چلا کر کہا۔ ”راستے سے ہٹ جاؤ.....“

اس کے منہ سے بلبلے ہی خارج ہوئے لیکن اسے لگا کہ جل مانس اس کی بات سمجھ گئے تھے کیونکہ انہوں نے اپاٹک نہ سنا بند کر دیا تھا۔ ان کی زرد آنکھوں اب ہیری کی چھڑی پر جمی ہوئی تھیں اور وہ عجیب پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے آس پاس سینکڑوں جل مانس موجود تھے لیکن ہیری ان کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر سمجھ گیا کہ انہیں دیو ہیکل آبی ہشت پائی احوجا ط جتنا ہی جادو آتا ہوگا.....

”میں تین تک گنوں گا، تب تک پیچھے ہٹ جانا۔“ ہیری نے چیخ کر کہا۔ اس کے منہ سے بہت سارے بلبلے نکلے۔ اس نے انہیں اپنی بات کا مطلب سمجھا نے کیلئے اپنی تین انگلیاں اٹھا لیں تھی۔ ”ایک..... (اس نے ایک انگلی نیچے کر لی) دو..... (اس نے دوسرا انگلی بھی نیچے کر لی)۔“

جل مانس پیچھے ٹھنے لگے اور راستہ چھوڑنے لگے۔ ہیری سرعت کے ساتھ آگے لپکا اور نہنگی لڑکی کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے تیزی سے اس کی رسیاں کا ٹانٹا شروع کر دیں۔ بالآخر اس نے نہنگی لڑکی کو بھی مجسمے کی جکڑ سے آزاد کرالیا تھا۔ اس نے لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مضبوطی سے پکڑا اور تپھٹتھے میں زور سے پاؤں مار کر اوپر اٹھنے لگا۔ اس نے ڈولتے ہوئے رون کا چوغنے کندھے سے پکڑا اور دھیمی رفتار سے اوپر اٹھنے لگا۔

اس کی رفتار بے حدست تھی۔ اب وہ آگے بڑھنے کیلئے اپنے جھلی دار ہاتھوں کا استعمال بالکل نہیں کر سکتا تھا کیونکہ دونوں ہاتھوں میں اس نے ایک فرد کو دبوچ رکھا تھا۔ اس نے اپنی مچھلی جیسے چپو والے پاؤں کو پوری قوت سے حرکت دینے کی کوشش کی..... مگر رون اور فلیور کی بہن آلوؤں کی بوریوں جتنے بھاری لگ رہے تھے جنہیں اوپر کھینچنا کافی دشوار تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ بھی بہت گہرائی میں ہوگا کیونکہ اوپر کے پانی میں گہرائند ہیرا چھایا ہوا تھا۔

جل مانس بھی اس کے ساتھ ساتھ اوپر اٹھ رہے تھے۔ وہ کچھ فاصلے پر اطمینان کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے چاروں طرف تیر رہے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

414

وہ اسے پانی کے ساتھ بھرتے ہوئے دیکھ رہے تھے..... ہیری نے سوچا کہ جب وقت ختم ہو جائے گا تو کیا وہ ان تینوں کو پانیوں کی گہرائیوں میں دوبارہ کھینچ لے جائیں گے؟ کیا وہ انسانوں کو زندہ کھاجاتے ہوں گے؟ ہیری کے پاؤں تیرنے کی کوشش میں اکھڑنے لگے تھے۔ اس کے کندھے رون اور لڑکی کو کھینچنے کی وجہ سے بری طرح شل ہور ہے تھے۔

اب اسے سانس لینے میں بھی بہت دشواری پیش آنے لگی تھی۔ اس کی گردان کے سرے پر ایک بار پھر شدید درد ہونے لگا۔ اسے اپنے منہ میں پانی بھی گیلا لگنے لگا..... بہر حال، اندھیرا اب چھٹنے لگا تھا اور حیرت انگیز طور پر اسے اوپر دھوپ کی روشنی دکھائی دینے لگی تھی۔ اس نے اپنے مچھلی جیسے چپووالے پیروں کو پوری قوت سے حرکت دی تجھی اسے احساس ہوا کہ اس کے پیروں کی ہیئت بدل چکی تھی اور وہ اب مچھلی جیسے نہیں رہے تھے۔ پانی اس کے منہ سے ہو کر پھیپھڑوں میں جانے لگا۔ گل پھٹر پودے کا جادوئی اثر ختم ہو چکا تھا۔ اس کا دماغ چکرانے لگا لیکن وہ جانتا تھا کہ روشنی اور ہوا صرف دس فٹ کے فاصلے پر موجود ہے۔ اسے وہاں پہنچنا تھا..... اسے جلد ہی وہاں پہنچنا تھا۔ ہیری نے اپنے پیروں کو اتنی تیزی سے چلا�ا کہ اسے لگا جیسے اس کی ہڈیاں اس سے چیخ چیخ کراحتجان کر رہی ہوں۔ وہ پانی میں گھرا ہوا تھا۔ وہ سانس نہیں لے سکتا تھا لیکن اسے آکسیجن کی سخت ضرورت تھی۔ اسے چلتے رہنا ہو گا۔ اب ایک ہل کیلئے رکنا ممکن نہیں تھا.....

اور پھر اس کا سر جھیل کی سطح پر باہر نکل آیا۔ سرداور تازہ ہوا کا جھونکا اس کے چہرے پر کسی زہر یا ڈنک کی طرح چھما۔ اس نے بھر پور گھری سانس لے کر تازہ ہوا اپنے پھیپھڑوں میں بھر لی۔ اسے لگا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار ڈھنگ سے سانس لے رہا ہو۔ پھر ہانپتے ہوئے اس نے رون اور چھوٹی لڑکی کو اوپر کی طرف کھینچا۔ اس کے چاروں طرف سے بھالے اور سبز بالوں والے سر نمودار ہو رہے تھے لیکن اب وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

سٹیڈیم میں بیٹھی ہوئی بھیری میں کیدم خوشیاں بھر گئی اور وہ تالیوں اور شور شرابے میں اتنے مست تھے کہ انہیں ہیری کی کیفیت کا ذرا بھی احساس نہیں تھا۔ ہجوم اب اپنی اپنی نشتوں پر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ہیری کو یہ لگا کہ تماشائی یہ سوچ رہے ہوں گے کہ لڑکی اور رون مر چکے ہوں گے..... لیکن وہ غلط سوچ رہے تھے۔ ان دونوں نے تازہ ہوا کا جھونکا لگتے ہی اپنی اپنی آنکھیں کھول دی تھیں۔ ننھی لڑکی سہمی ہوئی اور پریشان دکھائی دے رہی تھی لیکن رون نے مسکراتے ہوئے پانی کی ایک پھووار منہ سے باہر نکالی۔ اس نے تیز روشنی میں اپنی پلکیں بار بار جھپکائیں اور ہیری کی طرف مڑا اور بولا۔ ”کتنا گیلا ہو گیا ہوں ہے نا؟“ پھر اس نے فلیور کی بہن کی طرف دیکھا۔ ”تم اسے کیوں ساتھ لائے؟“

”فلیور نہیں آئی تھی، میں اسے وہاں چھوڑ کر کیسے آسکتا تھا؟“ ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

”ہیری! تم بھی بالکل گدھے ہو.....“ رون چڑ کر بولا۔ ”کہیں تم نے اس گیت کو سچ تو نہیں مان لیا تھا؟ ڈبل ڈورہم میں سے کسی کو بھی وہاں مرنے کیلئے نہیں چھوڑ سکتے تھے۔“

”لیکن اس گیت میں تو کہا تھا.....؟“

”ہا! وہ تو صرف اس لئے کہا کہ تم مقرر ہو وقت میں واپس لوٹ آؤ۔“ رون نے کہا۔ ”مجھے امید ہے کہ تم نے ہیر و بنے کے چکر میں اپنا وقت بر بانہیں کیا ہو گا؟“

ہیری کو دل میں اپنی حماقت اور چڑچڑے پن کا ملا جلا احساس ہوا۔ رون کو یہ سب سمجھ میں کیسے آپاے گا وہ تو سویا ہوا تھا۔ رون کو یہ محسوس بھی نہیں ہو سکتا کہ جھیل میں نیچے کتنا عجیب اور ڈراونا ماحول تھا۔ جب بھائے تانے جل مانس اسے تیکھی نظر وہ سے گھور رہے تھے اور اس کی جان لینے کے درپے دکھائی دیتے تھے۔

”چلو.....“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ”اسے نکلنے میں میری مدد کرو۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ اچھی طرح سے تیر سکتی ہے۔“

وہ فلیور کی بہن کو اس کنارے کی طرف کھینچنے لگے جہاں نج کھڑے ہو کر ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ میں جل مانس اب بھی سپاہیوں کی مانندان کے ساتھ ساتھ پانی میں چل رہے تھے اور اپنا گھمیبر چینوں والا گیت گارہے تھے۔

ہیری نے دیکھا کہ میڈم پامفری کیرم، ہر ماں اور چوچینگ کے طبعی معائنے میں مصروف تھیں۔ وہ سبھی موٹے کمبلوں میں لپٹے ہوئے تھے۔ ڈبل ڈور اور لیوڈ و بیگ میں کنارے پر کھڑے ہو کر ہیری اور رون کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے لیکن پرسی کا چہرہ کافی سفید اور پہلے سے چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ پانی میں گھس کر ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس دوران میڈم میکسیم، فلیور ڈیلا کور کو روکنے کی کوشش کر رہی تھیں جو بری طرح پانی کی طرف جھینٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ اپنی بہن کو جلد از جلد پانی سے باہر نکلنے کی لئے بے قرار دکھائی دے رہی تھی اور پانی میں اترنے کیلئے میڈم میکسیم سے الجھڑ رہی تھی۔

”گبریل..... گبریل! وہ زندہ تو ہے؟ اسے چوت تو نہیں لگی.....؟“

”وہ ٹھیک ہے.....“ ہیری نے اسے بتانے کی کوشش کی لیکن وہ اتنا تحک گیا تھا کہ چلانے کی بات تو ایک طرف رہی، اس سے صحیح طرح سے بولا تک نہیں جا رہا تھا۔

پرسی نے رون کو پکڑ لیا اور اسے کھینچ کر کنارے کی طرف لے جانے لگا۔ (چھوڑو پرسی! میں بالکل ٹھیک ہوں) ڈبل ڈور اور بیگ میں ہیری کو سیدھا کھڑا کر کے کھینچ رہے تھے۔ آخر کار فلیور، میڈم میکسیم کی گرفت سے نکل کر ان کی طرف بھاگی اور اس نے اپنی بہن کو گلے سے لگا کر پا گلوں کی طرح چومنا شروع کر دیا۔ ”جل مانسوں نے مجھے نیچ میں پکڑ لیا تھا..... انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا..... اوہ گبریل! مجھے لگ رہا تھا..... مجھے لگ رہا تھا.....؟“

”تم یہاں آؤ.....“ میڈم پامفری کی تیکھی آواز آئی۔ انہوں نے ہیری کو پکڑ کر ہر ماں اور باقی لوگوں کے پاس کھینچ لیا اور اسے ایک کمب میں کس کر لپیٹ دیا۔ اسے لگا جیسے اسے کوئی شکنجہ پہنا دیا ہو۔ اس کے بعد انہوں نے ایک لبالب بھرا ہوا گرم مرکب دوا کا گلاس اس کے منہ سے لگا دیا۔ مرکب دوا کے حلق سے اترتے ہی اس کے کانوں میں سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔

”شabaش ہیری!“ ہر ماں نے چیخ کر کہا۔ ”تم نے یہ ہدف پورا کر ہی لیا۔ تم نے خود ہی اس کا طریقہ تلاش کر ہی لیا.....“  
 ”دیکھو!“ ہیری نے دھیمے انداز میں کہا۔ وہ اسے ڈوبی کے بارے میں بتانے ہی والا تھا لیکن اسی وقت اس کی نظر پر ویسرا کارکروف کے چہرے پر جا پڑی جو اس کی طرف شعلہ بارنگا ہوں سے گھور رہے تھے۔ وہ اکلوتے نج تھے جو اپنی نشست پر ابھی تک جنم ہوئے تھے۔ وہ واحد نج تھے جن کے چہرے پر خوشی اور اطمینان کی ذرا سی جھلک موجود نہیں تھی کہ ہیری، رون اور گبریل کو صحیح سلامت جھیل کی گھرائیوں میں باہر نکال لایا تھا۔

”ہاں ٹھیک ہے۔“ ہیری نے کہا اور اپنی آواز ٹھوڑی بلند کر لی تاکہ کارکروف بھی اس کی بات سن لے۔

”تمہارے بالوں میں ایک بھوزرا پھنسا ہوا ہے ہر..... ما..... ننی!“ کیرم نے کہا۔

ہیری کو لگا کہ کیرم ہر ماں کا دھیان اپنی طرف مبذول کرنا چاہتا تھا شاید وہ اسے یاد دلانا چاہتا تھا کہ وہ ابھی اسے جھیل کے نیچے سے بچا کر لایا ہے لیکن ہر ماں نے لاپرواں سے بھوزرا بالوں سے کھینچ کر پانی میں پھینک دیا اور بولی۔ ”تم وقت کی مقررہ حد کے بعد پہنچنے ہو ہیری..... کیا تمہیں ہمیں تلاش کرنے میں بہت زیادہ دیر گلی تھی؟“

”نہیں..... تم لوگ تو مجھے جلدی مل گئے تھے.....“

اب ہیری کو اپنی حماقت کا احساس شدت سے ہو رہا تھا۔ پانی سے باہر آنے کے بعد اب اسے یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ڈبل ڈور کا حفاظتی انتظام تو کسی بھی فرد کی موت واقع نہ ہونے دیتا۔ بھلے ہی اس کا چمپین اسے لینے کیلئے وہاں نہ پہنچ پاتا۔ وہ رون کو پکڑ کر سیدھا واپس کیوں لوٹ آیا؟ وہ توسب سے پہلے ان کے پاس پہنچ گیا تھا..... سیڈرک اور کیرم نے تو کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔ انہوں نے تو وہاں ایک پل بھی نہیں گنوایا تھا۔ انہوں نے تو جل مانس کے گیت کو اتنی سنجدگی سے بالکل نہیں لیا تھا..... ڈبل ڈور پانی کے کنارے پر جھکے ہوئے تھے۔ وہ جل مانسوں کی سردار سے با تیس کر رہے تھے جو نہایت خونخوار دکھائی دینے والی ایک بڑھیا جل چڑیل تھی۔ ڈبل ڈور کے منہ سے بھی اسی طرح کی چیخ بھری آوازیں نکل رہی تھیں جیسی جل مانس پانی سے باہر نکل کر نکالتے تھے۔ یہ عیاں تھا کہ ڈبل ڈور بھی جل مانسوں کی بولی بول سکتے تھے۔ آخر کار وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ اپنے ساتھی جوں کے پاس پہنچ گئے اور تماشا ہیوں کی طرف مڑ کر بلند آواز میں بولے۔ ”سکور نمبر دینے سے پہلے ہمیں ایک مشاورتی ملاقات کرنا ہوگی۔“

تمام نج مشاوری اجلاس کیلئے وہاں سے چلے گئے۔ میڈم پا مفری رون کو پرسی کے چنگل سے چھڑا نے کیلئے گئیں۔ وہ اسے ہیری اور باقی لوگوں کے پاس لے آئیں پھر انہوں نے اسے ایک کمبل میں لپیٹ دیا اور پودینے کا گرم گرم قهوہ اس کے حلق میں اتنا دیا۔ اس کے بعد وہ فلیور کی طرف بڑھیں تاکہ اس کی نئی بہن کو بھی طبی سہولت دی جاسکے۔ فلیور کے چہرے اور بازوؤں پر کئی زخموں کے نشان دکھائی دے رہے تھے اور اس کا چوغہ بھی پھٹا ہوا تھا لیکن اسے ان سب چیزوں کی قطعی پروانہ نہیں تھی۔ نہ ہی اس نے میڈم پا مفری

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

کو اپنے زخم صاف کرنے دیئے تھے۔

”آپ صرف گبریل کا دھیان رکھئے۔“ فلیور نے میڈم پامفری سے کہا اور پھر وہ ہیری کی طرف گھومی۔ ”تم نے اسے بچایا۔“ اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ”حالانکہ وہ تمہاری ذمہ داری نہیں تھی۔“

”ہاں!“ ہیری نے کہا جواب دل، ہی دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ تینوں لڑکیوں کو مجسم سے بندھا ہوا ہی چھوڑ کر لوٹ آیا ہوتا۔ فلیور نے جھک کر ہیری کے دونوں رخساروں کو دوبار چوما (اسے محسوس ہوا کہ اس کا چہرہ جل رہا ہے اور اگر اس کے کانوں سے دوبارہ دھواں باہر نکلنے لگتا ہے تو اسے بالکل حیرانگی نہیں ہوگی) پھر وہ رون کی طرف مڑی اور بولی۔ ”اور تم نے بھی..... تم نے بھی مدد کی تھی.....“

”ہاں.....“ رون نے فلیور کی طرف بہت امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ہاں!..... تھوڑی سی .....“ فلیور نے اسے بھی چوم لیا۔ ہر ماہی بہت غصے میں دکھائی دینے لگی لیکن اسی وقت لیوڈ و بیگ میں کی بلند آواز فضامیں گونجی جسے سن کر وہ سبھی چوک پڑے تھے۔ سٹیڈیم کا شور شرابا یکدم تھم سا گیا۔ ہر کسی نظر بیگ میں پر جمی ہوئی تھی۔

”پیارے بچو اور بچیو! ہم باہمی مشاورت کے بعد اپنے فیصلے پر پہنچ چکے ہیں۔ جل مانسوں کی ملکہ مور کوں نے ہمیں بتادیا کہ جھیل کی گہرائیوں میں کیا ہوا تھا، اس لئے ہم نے ہر چیز کو پچاس میں سے نمبر دینے کا فیصلہ کیا ہے.....“

”مس فلیورڈیلا کور.....“ نے بلبلہ آب شش جادو کا بہت اچھا استعمال کیا لیکن جب وہ اپنے ہدف کے قریب پہنچ رہی تھی تو ان پر جل مانسوں نے حملہ کر دیا اور وہ اپنے یرغماں کو بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکی اور اپنے ہدف کو ادھورا چھوڑ کر واپس لوٹ آئی۔ لہذا اسے پچاس میں پچھیں نمبر دیئے جاتے ہیں.....“

تماشائیوں نے تالیاں بجا کر اسے مبارک باد دی۔

”مجھے تو صفر مانا چاہئے تھا۔“ فلیورڈیلا کور نہ ہوئے لبھ میں بولی اور اپنا خوبصورت چہرہ نفی میں ہلانے لگی۔

”مسٹر سیڈر کرڈیگوری نے بھی بلبلہ آب شش جادو کا استعمال کیا اور وہ اپنے یرغماں کے ساتھ سب سے پہلے لوٹے۔ حالانکہ وہ مقررہ وقت کی حدود لیعنی ایک گھنٹے کے بعد ایک منٹ کی تاخیر سے پہنچ تھے۔“ تماشا ہیں میں ہفل پف کے طباء نے زور دار تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ چوچینگ سیڈر کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ”اس لئے ہم انہیں سینتا لیں نمبر دیتے ہیں.....“

ہیری کا دل ڈوب سا گیا اگر سیڈر ک مقررہ وقت کے بعد آیا تھا تو وہ تو سب سے آخر میں پہنچا تھا۔

”مسٹر وکٹر کیرم نے تبدیلی ہیئت کا استعمال کیا لیکن وہ پوری طرح اس جادوئی صلاحیت کا مظاہرہ کرنے میں ناکام رہے۔ وہ اپنے یرغماں کو لے کر دوسرے نمبر پر لوٹے۔ ہم انہیں چا لیں نمبر دیتے ہیں.....“

کارکروف نے بہت تیز تالیاں بجا کیں اور بہت رعب دار دکھائی دینے لگا۔

”اور مسٹر ہیری پوٹر..... نے گل پھٹ پودے کا بہت ہی عمدہ استعمال کیا۔“ بیگ مین نے مسکرا کر آگے بات بڑھائی۔ ”وہ سب سے آخر میں لوٹے اور ایک گھنٹے کی مقررہ حد سے کافی زیادہ تاخیر کی۔ بہر حال، جل مانسوں کی رانی نے ہمیں بتایا ہے کہ مسٹر پوٹر سب سے پہلے اپنے ہدف پر پہنچ گئے تھے اور انہوں نے لوٹنے میں تاخیر کا سب صرف یہ رہا کہ وہ اپنے یرغمالی کو ہی نہیں بلکہ تمام یرغمالیوں کو ساتھ لانا چاہتے تھے۔ انہوں نے وہیں رُک کر یرغمالیوں کے حفاظت کا فیصلہ کر لیا اور آنے والے چمپین کی مد بھی کی.....“

رون اور ہر ماٹنی دونوں نے غصیلی نظروں سے ہیری کی طرف گھورا۔

”جھوں کی اکثریت.....“ بیگ مین نے کارکروف کی طرف حقارت بھری نگاہیں ڈالتے ہوئے آگے کہا۔ ”محسوس کرتی ہے کہ یہ اخلاقی کردار اور احساس ذمہ داری قابل تعریف ہے اور تقاضا تو یہی ہے کہ اسے پورے پورے نمبر ملنا چاہئیں۔ بہر حال، مسٹر پوٹر کو پینتا لیس نمبر دیئے جاتے ہیں.....“

ہیری کا دل خوشی و سرشاری سے جھوم اٹھا۔ اب وہ سیڈر ک کے ساتھ پہلے نمبر پر آ گیا تھا اور ہر ماٹنی حیرت بھری نظروں سے اسے گھورنے لگی اور پھر وہ نہس پڑی اور باقی تمثایوں کے ساتھ مل کر زور زور سے تالیاں بجانے لگی۔

”دیکھا ہیری!“ روں نے اس شور و غل کے پیچ میں کہا۔ ”تم حماقت نہیں دکھار ہے تھے۔ تم تو اپنا اخلاقی کردار اور احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہے تھے.....“

فلیور بھی بہت زور زور سے تالیاں بجارتی تھیں لیکن کیرم ذرا بھی خوش نہیں دکھائی دے رہا تھا، اس نے ہر ماٹنی سے دوبارہ بات چیت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہیری کے لئے تالیاں بجانے میں اتنی مگن تھی کہ اس نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی۔

”تیسرا اور آخری ہدف..... چوبیس جون کی شام کو پورا کیا جائے گا۔“ بیگ مین کی آواز تمثایوں کے شور و غل کے پیچ میں بلند ہوئی۔ ”تمام چمپین کو اس کے بارے میں ٹھیک ایک ماہ پہلے آگاہی دی جائے گی۔ تمام چمپین کی حوصلہ افزائی کیلئے آپ سب کا بے حد شکر یہ!“

اسی کے ساتھ آج یہ مقابلہ اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا۔ جب میڈم پامفری چمپینوں اور یرغمالیوں کو ساتھ لے کر سکول کی طرف جا رہی تھیں تاکہ انہیں خشک کپڑے پہنائے جا سکیں تو ہیری نے پرسکون انداز میں سوچا کہ شکر ہے دوسرا ہدف بھی پورا ہو گیا۔ یہ ختم ہو گیا اور وہ اس میں کامیاب رہا۔ اب اسے چوبیس جون تک کسی قسم کی کوئی فکر نہیں ستائے گی۔

سکول کی پتھر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اگلی مرتبہ جب وہ ہاگس میڈ جائے گا تو ڈوبی کیلئے ڈھیر سارے موزے ضرور خرید کر لائے گا۔ وہ بھی پورے تین سو پنیسٹھ..... تاکہ ڈوبی روزانہ ایک نیا موزہ پہن سکے.....!

ستائیسوال باب

## پیٹ فٹ کی واپسی

دوسرے ہدف کی تکمیل کے بعد ایک اچھی بات یہ ہوئی تھی کہ ہر طالب علم یہ جاننے کیلئے بہت بے تاب تھا کہ جھیل کے نیچے کیا ہوا تھا؟ اس کا سیدھا مطلب یہ تھا کہ رون بھی ہیری کی طرح مشہور ہو گیا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ رون کی کہانی ہر دفعہ تھوڑی بدل جاتی تھی۔ پہلے پہل تو اس نے سچائی تک ہی قناعت کی تھی۔ کم از کم اس کی کہانی ہر ماں کی کہانی سے میل کھاتی تھی..... ڈیبل ڈور نے بھی ریغماں یوں کو پروفسر میک گوناگل کے دفتر میں جادو سے گھری نیند میں سلا دیا لیکن اس سے پہلے انہیں پوری یقین دہانی کر ادی گئی تھی کہ وہ کمل طور پر صحیح سلامت رہیں گے اور پانی سے اوپر پہنچنے ہی اس نیند سے بیدار ہو جائیں گے۔ بہر حال، ایک ہفتہ بعد رون اغوا کی ایک سنسنی خیز کہانی سنانے لگا، جس میں وہ اکیلا ہی پچاس جل مانسوں سے بھڑا ہوا تھا۔ طویل جدوجہد کے بعد جل مانس اس پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے، لیکن بندھنے سے پہلے اس نے جل مانسوں کو خوب مزہ چکھا دیا تھا.....

”لیکن میں نے اپنی چھٹری اپنی آستین میں چھپا کر کی تھی۔“ اس نے پدم پاٹیل کو قائل کرتے ہوئے کہا جواب رون میں زیادہ دلچسپی لینے لگی تھی کیونکہ وہ لوگوں کی آنکھوں کا تارہ بن چکا تھا۔ جب بھی راہداریوں میں ان کا آمنا سامنا ہوتا تو پدم پاٹیل رون سے ہر بار کسی نہ کسی بہانے سے بات کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ رون نے اس سے آگے کہا۔ ”میں ان جل مانسوں کو جب چاہتا، شکست دے سکتا تھا.....“

”اورم کیا کرتے، ان پر ناخنوں سے حملہ کرتے؟“ ہر ماں نے تیکھی آواز میں کہا۔ ان دونوں وہ چڑچڑی ہو گئی تھی۔ وہ کٹر کیرم کی سب سے قیمتی چیز تھی، یہ کہہ کر لوگوں نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ ہر ماں کی بات سن کر رون کے کان سرخ ہو گئے اور وہ ایک بار پھر جادوئی نیند والی کہانی پر لوت آیا۔

مارچ آنے پر موسم تھوڑا اخشک ہو گیا لیکن وہ جب بھی میدان میں جاتے تھے، ہوا کے بے رحم تھیڑے ان کے ہاتھوں اور چہروں کو جھنجوڑ دیتے تھے۔ ڈاک بھی تاخیر سے آ رہی تھی کیونکہ ہوا کے تھیڑوں کی وجہ سے الٰو غلط راستے میں نکل جاتے تھے۔ جس بھورے الٰو کو ہیری نے سیر لیں کے پاس ہاگس میڈ کی سیر والی تارنخ کے خط کے ساتھ بھیجا تھا، وہ جمعہ کی صبح ناشستے کی میز پر لوت آیا تھا۔ اس

کے آدھے پنکھا اٹی سمت میں مرے ہوئے تھے۔ جیسے ہی ہیری نے اس کے پیارے سیرلیں کا خط الگ کیا، وہ فوراً اڑ گیا۔ ظاہر ہے کہ وہ ڈر ہاتھا کہ کہیں اسے پھر سے نئے سفر پر نہ روانہ کر دیا جائے۔ سیرلیں کا خط اس بار بھی پچھلی مرتبہ جتنا ہی مختصر تھا۔

ہفتے کی دوپہر دو بجے پاکس میڈ کے باہر والی سڑک پر (درویش اینڈ بنگش نامی دکان کے پار) آتا اور سڑک کے افتتاح پر بنی سیڑھیوں کے پاس انتظار کرنا۔ کھانے پینے کا جتنا سامان ہو سکے ساتوں لے آتا۔

”وہ ہاگس میڈ تو نہیں آ گیا.....؟“ رون نے حیرت سے پوچھا۔

”لگتا تو ایسا ہی ہے.....“ ہر ماٹنی نے سوچتے ہوئے کہا۔

”میں اس کی بات بالکل نہیں مانو گا۔“ ہیری نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔ ”اگر وہ پکڑا گیا تو.....؟“

”دیکھو! وہ یہاں تک آ گیا ہے، ہے نا؟“ رون نے دھیرے سے کہا۔ ”اور اب تو روح کچھ بھی نہیں منڈلا رہے ہیں.....“

ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے خط کوتہ کیا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ سیرلیں سے دوبارہ ملنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ دوپہر کی آخری کلاس

یعنی جادوئی مرکبات کی کلاس میں تھوڑا زیادہ خوشی سے گیا۔

کلاس کے دروازے کے باہر ملفوائے، کریب اور گول کھڑے تھے۔ ان کے آس پاس پینیسی پارکنسن کے گینگ کی سلے درن کی لڑکیاں بھی جھرمٹ بنا کر کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ سبھی کسی چیز کو دیکھ رہی تھیں جو ہیری کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ زور زور سے نہیں رہی تھیں۔ جب ہیری، رون اور ہر ماٹنی وہاں پہنچے تو پینیسی کے بد صورت چہرہ جو شیلا دکھائی دینے لگا۔ وہ گول کی چوڑی پشت کے عقب میں سے جھانک کر ہنسنے لگی۔

”وہ لوگ آ گئے ہیں.....“ وہ کھی کھی کرتی ہوئی بولی۔ سلے درن کے طلباء کا جھرمٹ فوراً بکھر گیا۔ ہیری نے دیکھا کہ پینیسی کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا ہوا تھا..... ہفت روزہ جادو گر نیا، ..... سرورق پر ایک متحرک تصویر میں گھنگھریا لے بالوں والی ایک جادو گرنی دکھائی دے رہی تھی جو دانت نکال کر نہیں رہی تھی اور اپنی چھڑی سے ایک بڑے آسخنچ کیک کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔

”گرینجھر..... تمہیں اس میں ایک دلچسپ مضمون پڑھنے کو ملے گا!“ پینیسی نے زور سے کہا اور رسالہ ہر ماٹنی کی طرف اچھال دیا۔

ہر ماٹنی نے حیرت بھری نظروں سے رسالے کو پکڑا اور اس کے سرورق کو گھوڑنے لگی۔ اسی لمحے تھے خانے کا دروازہ کھل گیا اور سنیپ نے اشارہ کر کے انہیں اندر آنے کی ہدایت کی۔

ہر ماٹنی، ہیری اور رون ہمیشہ کی طرح تھے خانے والی کلاس میں سب سے پیچھے والی نشتوں کی طرف چل دیئے۔ جب سنیپ نے ان کی طرف پشت موڑی اور تختہ سیاہ پر آج کے جادوئی مرکب میں ڈالنے والی اشیاء کی فہرست لکھنے میں مصروف ہو گئے تو ہر ماٹنی نے جلدی سے ڈیسک کے پیچے رسالہ کھوں لیا۔ ہیری اور رون بھی اس کے تھوڑے نزدیک ہو گئے اور جھک کر اسے دیکھنے لگے۔ چند

ہی صفحے پلنے کے بعد انہیں ایک چونکا دینے والا مضمون دکھائی دیا۔ ہیری کی ایک بڑی نگین تصوری وہاں چھپی ہوئی تھی اور اس کے نیچے شہ سرخی میں لکھا ہوا تھا۔

### ‘ہیری پوٹر کی چھپی محبت!

شاید سب سے انوکھا لڑکا..... لیکن ایک ایسا لڑکا جو حسب سابق نومبری کی اذیت سے پریشان ہے۔ ریٹا سٹیکر کے مطابق، اپنے ماں باپ کی اچانک حادثاتی موت کے بعد محبت سے خالی دامن چودہ برس گزارنے کے بعد اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے ہو گورٹس میں پڑھنے والی اپنی ساتھی دوست طالبہ ہر ماہی گرینجر کی محبت حاصل ہو چکی ہے جو مالگو گھر ان میں پیدا ہوئی ہے۔ ہیری کو اپنی چھوٹی سی زندگی میں بہت سی اذیتیں سہنی پڑی ہیں لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اسے اپنی محبت میں بھی بے وفائی کا کرب سہنا پڑے گا۔

مس گرینجر سادہ مگر الاعزם قسم کی لڑکی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مشہور جادوگروں میں اس کی دلچسپی صرف ہیری پوٹر تک ہی محدود نہیں رہ سکتی تھی۔ جب سے بلغاریہ کا متلاشی اور گذشتہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا ہیری و کرٹ کیرم ہو گورٹس آیا ہے، مس گرینجر ان دونوں لڑکوں کے دلوں سے خوب کھیل رہی ہیں۔ کیرم چالاک مس گرینجر کے دام الفت میں اس قدر گرفتار ہو چکا ہے کہ اس نے اسے گرمیوں کی تعطیلات میں بلغاریہ میں اپنے یہاں آنے کی باقاعدہ دعوت بھی دے دی ہے۔ کیرم کا کہنا ہے کہ اس نے کسی اور لڑکی کے بارے میں ایسا کبھی محسوس نہیں کیا ہے۔

بہرحال، ہو سکتا ہے کہ مس گرینجر ان بدنصیب لڑکوں کو اپنی محبت کے جال میں پھنسانے کیلئے صرف اپنے روپ رنگ ہی کا سہارا نہ لے رہی ہو، جو کہ محض واجبی سا ہے۔ چوتھے سال کی خوبصورت اور ذہین طالبہ پینسی پارکنسن کا کہنا ہے کہ ہر ماہی دراصل بد صورت لڑکی ہے لیکن اس کا دماغ بہت تیز ہے۔ اس نے یقیناً عشق وال تیار کر لیا ہو گا۔ مجھے لگتا ہے کہ عشق وال سے وہ ان لڑکوں کا دل جیت رہی ہے۔

ظاہر ہے کہ ہو گورٹس میں جادوئی مرکب ‘عشق وال’ تیار کرنے پر ممانعت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایلبس ڈیبل ڈور اس جرم کی تحقیقات کرنا چاہیں گے۔ اس دوران ہیری پوٹر کے پرستاریہ امید کریں گے کہ اگلی مرتبہ جب وہ کسی کو محبت کیلئے منتخب کرے تو کوئی زیادہ نیک دل اور نیک سیرت لڑکی ہی اس کے حصے میں آئے۔

”میں نے تم سے کہا تھا.....“ رون نے ہر ماہی سے کہا جب وہ مضمون کو گھور دیکھ رہا تھا۔ ”میں نے تم سے کہا تھا کہ ریٹا سٹیکر سے پنگامت لو۔ اس کی باتوں سے تو ایسا ہی لگتا تھا جیسے تم چالباز لڑکی ہو.....“

ہر ماہی نہس پڑی..... ”چالباز.....؟“ اس نے دھرا یا اور اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کی۔

”میری ممی ایسی لڑکیوں کے بارے میں یہی کہتی ہیں۔“ رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اس کے کان سرخ ہو گئے۔

”اگر بیٹا یہی کچھ سب سے برا بھتی ہے تو اس کے ہتھیار بہت کمزور ہیں۔“ ہر ماہنی اب بھی ہستے ہوئے بول رہی تھی اور اس نے ”ہفت روزہ جادو گرنیاں“ کو پہلو والی خالی کرسی پر ٹھنڈا دیا۔ ”پرانے کچرے کا ڈھیر.....“

اس نے سلے درن کے طلباء و طالبات کی طرف دیکھا۔ وہ سب اسے اور ہیری کے چہروں کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ وہ یہ جانے کی کوشش میں بے قرار دھائی دے رہے تھے کہ یہ مضمون پڑھ کر وہ دونوں کس قدر کوفت کا شکار ہوئے ہیں؟ ہر ماہنی نے ان کی طرف جو شیلے انداز میں مسکرا کر دیکھا اور ہاتھ لہرا کر ایسا۔ پھر ہر ماہنی، ہیری اور رون ان اجزاؤں کا لئے لگے جن سے انہیں ’تیز حافظہ‘ نامی مرکب تیار کرنا تھا۔

”ایسے اس مضمون میں ایک چیز عجیب ہے۔“ ہر ماہنی نے دس منٹ بعد کہا۔ جب وہ پتھر کے کٹورے میں بھوزروں کے مردہ جسموں کے اجزاؤں کو ڈال کر ہاتھ میں ہاون دستے پکڑ رہی تھی۔

”وہ کیا.....؟“ رون نے جلدی سے پوچھا۔ ”تم کہیں واقعی عشقناں تو نہیں بنارہی ہو؟“

”گدھوں جیسی باتیں مت کرو.....“ ہر ماہنی نے اسے جھپڑ کتے ہوئے کہا اور اپنے بھوزروں کو پیسے لگی۔ ”نہیں!..... اسے یہ کیسے پتہ چلا کہ وکٹر نے مجھے گرمیوں میں بلغاریہ آنے کی دعوت دی تھی؟“ یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا اور اس نے رون سے جان بوجھ کر نظر نہیں ملائی۔

”کیا مطلب.....؟“ رون کے ہاتھ سے ہاون دستے اچانک چھوٹ گیا اور تیز آواز کے ساتھ زمین پر جا گرا۔

”جھیل سے باہر نکلنے کے فوراً بعد اس نے مجھے یہ کہا تھا۔“ ہر ماہنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”جب اس نے اپنے شارک جیسے سر سے چھکا کر اپالیا اور میڈم پامفری نے ہم دونوں کو دو کمبل دیئے تو اس نے مجھے جھوں سے دور ایک جانب کھینچتا کہ کہیں وہ اس کی بات سن نہ لیں۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ اگر میں گرمیوں میں کسی دوسرا مصروفیت میں مشغول نہیں ہوں تو کیا میں بلغاریہ آسکتی ہوں؟“

”اور تم نے کیا جواب دیا؟“ رون نے پوچھا جس نے اپنا ہاون دستے اٹھا لیا تھا اور اب خالی ڈیک کو کچل رہا تھا۔ ہاون دستے اس کے پتھر کے کٹورے سے چھانچ دو رہا کیونکہ اس کی آنکھیں تو ہر ماہنی پر جمی ہوئی تھیں۔

”اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس نے کسی اور لڑکی کے بارے میں ایسا کبھی محسوس نہیں کیا۔“ ہر ماہنی نے مزید کہا۔ اب اس کا چہرہ اتنا گلابی ہو گیا تھا کہ اس کے پاس سے حرارت پھوٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ”لیکن ریٹا سٹیکر اس کی بات کیسے سن سکتی ہے؟ وہ تو وہاں بالکل نہیں تھی..... شاید وہ دوسرے ہدف کا کھیل دیکھنے کیلئے میدان میں گھس آئی ہو۔“

”اور تم نے اسے کیا جواب دیا؟“ رون نے اپنا سوال دھرا کیا اور اپنے ہاون دستے سے ڈیک کو اتنی بری طرح سے کچلا کہ اس میں نشان پڑ گیا۔

”میں تو صرف یہ دیکھنے میں مگن رہی کہ تم اور ہیری ٹھیک ہو یا نہیں.....“

” بلاشبہ آپ کی سماجی زندگی کافی مسحور کرنے ہے مس گرینجر!“ ان کے ٹھیک عقب میں ایک کرخت اور سرداً و از سنائی دی۔ ”لیکن میں یہ چاہوں گا کہ آپ اس کے بارے میں میری کلاس میں گفتگونہ کریں..... گری فنڈر کے دس پاؤنسٹس کم کئے جاتے ہیں۔“

ان سے بات کرتے ہوئے سینیپ ان کے ڈیسک کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ اب پوری کلاس ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ملغوئے نے موقع پاتے ہی ہیری کی طرف ہیری پوٹر زیر ہے۔ والا نجح چمکا دیا۔

”اوہ..... ڈیسک کے نیچے رسالہ بھی پڑھا جا رہا ہے؟“ سینیپ نے ہفت روزہ جادو گرنسیاں اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”گری فنڈر کے دس پاؤنسٹس اور کم کئے جاتے ہیں..... اوہ شاید.....“ سینیپ کی سیاہ آنکھیں ریٹا ٹیکر کے مضمون کو دیکھ کر چکنے لگیں۔ ”پوٹر کو اپنا محبت بھرا ترا اشہ رکھنا پڑتا ہوگا.....“

تہہ خانہ سلے درن کے طلباء کی ہنسی اور قہقہوں کے شور سے گونج اٹھا۔ سینیپ کے زرد چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ہیری کو دہشت ہونے لگی جب وہ مضمون کو بلند آواز میں پڑھنے لگے۔

”ہیری پوٹر کی چھپی ہوئی محبت!..... اوہ، اوہ..... پوٹر اب تم چھپ چھپ کر محبت بھی کرنے لگے ہو؟ شاید سب سے انوکھی لڑکی.....“

ہیری کا چہرہ جلنے لگا۔ سینیپ ہر جملے کے بعد تھوڑا توقف برداشت رہے تھے تاکہ سلے درن کے طلباء اچھی طرح نہ سکیں۔ سینیپ کے پڑھتے ہوئے مضمون پہلے کی نسبت دس گنازیادہ سگین اور برا محسوس ہو رہا تھا۔

”..... ہیری پوٹر کے پرستار یہ امید کریں گے کہ اگلی مرتبہ جب وہ کسی کو محبت کیلئے منتخب کرے تو کوئی زیادہ نیک دل اور نیک سیرت لڑکی ہی اس کے حصے میں آئے..... کتنا عددہ مضمون ہے؟“ سینیپ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا اور سلے درن کے طلباء کے ٹھٹھوں کے درمیان رسالے کو بند کر دیا۔ ”میرا خیال ہے کہ اچھا یہی رہے گا کہ میں تم تینوں کو الگ کر دوں تاکہ تم لوگ اپنے اُبھی ہوئی محبت کو سمجھانے کے بجائے اپنے مرکب کو بنانے پر زیادہ دھیان دے سکو۔ ویزی تم بیہیں بیٹھے رہو۔ مس گرینجر تم پنیسی پارکنسن کے ساتھ جا کر بیٹھ جاؤ..... اور تم پوٹر! میری میز کے سامنے والی ڈیسک پر جا کر بیٹھ جاؤ..... چلو جلدی کرو۔“

غصے میں کھولتا ہوا ہیری اپنی جگہ سے اٹھا۔ اس نے اپنے مرکباتی اجزا سمیٹ کر کڑا ہی میں ڈالے اور کتابیں بستے میں ٹھونس کر اسے کندھے پر لٹکایا اور پھر وہ تہہ خانے کے سب سے اگلی قطار میں موجود ڈیسک پر جا بیٹھا۔ سینیپ بھی خاموشی سے چلتے ہوئے اپنی میز کے پیچھے کری کھینچ کر بیٹھ گئے اور کالی آنکھوں سے ہیری کو دیکھنے لگے جواب اپنی کڑا ہی خانی کر رہا تھا اور اجزا کو ڈیسک پر پھیلا رہا تھا۔ ہیری نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ اپنے کام پر توجہ دے گا اور سینیپ کی طرف بالکل نہیں دیکھے گا۔ وہ اپنے بھوزوں کو پھر کے کٹورے میں ڈال کر پیتا رہا اور یہ تصور کرتا رہا کہ ہر بھوزر اسینیپ کا چہرہ ہی ہو.....

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

424

”خبر میں ملی شہرت سے تمہارا پہلے سے بڑا سرا اور زیادہ پھول گیا ہو گا۔“ سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا، جب باقی کلاس ایک بار پھر اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو چکی تھی۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ جانتا تھا کہ سنیپ اسے اکسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ یہ کام پہلے بھی کر چکے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کلاس ختم ہونے سے پہلے گری فنڈر کے چچاں پاؤنسٹس کم کرنے کا بہانہ تلاش کر رہے تھے۔

”تم اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ پوری جادوئی دنیا تم سے متاثر ہے۔“ سنیپ نے بات آگے بڑھائی۔ وہ اتنی دھیمی آواز میں بول رہے تھے کہ کسی اور کو ان کی بات سنائی نہیں دے سکتی تھی (ہیری اپنے بھوزروں کو کچلتا رہا حالانکہ وہ پہلے ہی بہت بار یہ سفوف بن چکے تھے) ”لیکن مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ تمہاری تصویری اخباروں اور رسالوں میں کتنی بارچھتی ہے، پوٹر! میرے لئے تم اور کچھ بھی نہیں بلکہ ایک ضدی اور خود سر لڑ کے ہو جو خود کو قوانین سے بالاتر چیز سمجھتا ہے۔“

ہیری نے بھوزروں کے سفوف کو اپنی کڑا ہی میں انڈا لیا اور پھر ادراک کی جڑیں صاف کرنے لگا۔ اس کے ہاتھ غصے کے مارے تھوڑا کانپ رہے تھے لیکن اس نے اپنی آنکھیں نیچے ہی رکھیں جیسے سنیپ کی باتیں اسے سنائی ہی نہ دے رہی ہوں۔

”میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں پوٹر!“ سنیپ نے تھوڑی دھیمی لیکن زیادہ خطرناک آواز میں بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”چاہے تم مشہور ہو گئے ہو لیکن اگر میں نے تمہیں ایک بار دوبارہ اپنے دفتر میں چوری کرتے ہوئے پکڑ لیا.....“

”میں آپ کے دفتر کے آس پاس بھی نہیں گیا تھا.....“ ہیری نے بھرتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی بہرے پن کی اداکاری کو فراموش کر چکا تھا۔

”مجھ سے جھوٹ مت بولو، پوٹر!“ سنیپ نے پھنکا تے ہوئے کہا۔ ان کی گھری سیاہ آنکھیں ہیری کو ٹھوٹل رہی تھیں۔ ”جبلے سانپ کی کینجلی..... گل پھٹ پودا..... دونوں ہی میری الماری سے چراۓ گئے ہیں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ انہیں کس نے چرایا ہے؟“

ہیری نے سنیپ کو گھوڑ کر دیکھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ پلکیں نہیں جھپکائے گا یا مجرم نہیں دکھائی دے گا۔ حق تو یہ تھا کہ اس نے سنیپ کی الماری سے یہ دونوں چیزیں نہیں چراۓ تھیں۔ جب وہ دوسرے سال کی پڑھائی کر رہا تھا تو ہر ماہی کچلے سانپ کی کینجلی چرالائی تھی..... انہیں بھیس بدل مرکب بنانے کیلئے اس کی ضرورت تھی..... حالانکہ سنیپ کو ہیری پر اس وقت بھی شک تھا لیکن وہ اسے کبھی ثابت نہیں کر پائے تھے۔ ظاہر ہے کہ گل پھٹ پودا یقیناً ڈوبی نے ہی چرایا ہو گا.....

”میں نہیں جانتا کہ آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟“ ہیری نے ٹھنڈے پن سے جھوٹ بول دیا۔

”جس رات میرے دفتر میں چوری ہوئی تھی، تم اپنے کمرے سے باہر گوم رہے تھے۔“ سنیپ پھنکا تے ہوئے بولے۔ ”میں یہ بات جانتا ہوں پوٹر!..... ہو سکتا ہے کہ میڈ آئی مودڈی تمہارے پرستاروں کی جماعت میں شامل ہو گئے ہوں لیکن میں تمہاری حرکتوں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

425

کو برداشت نہیں کروں گا پوٹر! اگر پھر کبھی رات کو میرے دفتر میں گھسے تو تمہیں اس کی بہت بھاری قیمت چکانا پڑے گی.....سمجھے!

”ٹھیک ہے۔“ ہیری نے پرسکون لبجے میں کہا اور اپنی ادرک کی جڑوں کی طرف واپس متوجہ ہو گیا۔ ”اگر میرا کبھی وہاں جانے کا ارادہ ہوا تو میں یہ بات یاد رکھوں گا۔“

سنیپ کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ انہوں نے اپنے کاملے چوغنے کے اندر ہاتھ ڈالا۔ ایک لمحے کیلئے تو ہیری کو لگا کہ شاید سنیپ اپنی چھڑی نکال کر اس پر جادوئی وار کرنے والے ہیں..... پھر اس نے دیکھا کہ سنیپ نے ایک شیشے کی چھوٹی بوتل نکالی جس میں شفاف سیال بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

”پوٹر! تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟“ سنیپ نے پوچھا اور ان کی آنکھیں ایک بار پھر خطرناک انداز میں چمکنے لگیں۔

”نہیں.....“ ہیری نے اس بار پوری ایمانداری سے کہا۔

”یہ سچائی الگوانے کی دوا ہے..... صدقیاں!..... یہ مرکب اتنا طاقتور ہے کہ اس کی تین بوندوں سے ہی تم اپنے سب سے گہرے راز کو سب کے سامنے اگلنے پر مجبور ہو جاؤ گے اور پوری کلاس تمہاری حقیقوں سے اچھی طرح آگاہ ہو جائے گی۔“ سنیپ نے کٹیلے لبجے میں لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ”ویسے اس دوا کے استعمال کے بارے میں مجھے کی طرف سے کڑی ممانعت کی ہدایات ہیں مگر..... اگر تم نے اپنی عادتیں نہیں سدھا ریں تو ہو سکتا ہے کہ میرا ہاتھ بہک جائے۔“ انہوں نے کانچ کی بوتل کو تھوڑا اہلایا۔ ”اور تم شام کو جو کدو کا جوں پیتے ہوئے اس میں یہ صدقیاں شامل ہو جائے اور پھر پوٹر..... ہم سمجھی کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ تم میرے دفتر میں گھسے تھے یا نہیں.....“

ہیری کچھ نہیں بولا۔ وہ ایک بار پھر اپنی ادرک کی جڑوں پر دھیان دینے لگا۔ اس نے اپنا چاقو نکالا اور ان کے ٹکڑے کرنے لگا۔ اسے صدقیاں کے بارے میں سن کر ذرا بھی اچھا نہیں لگا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنیپ کا کوئی بھروسہ نہیں ہے، وہ اس کی بوندیں کسی بھی وقت اس کے گلاس میں ڈال سکتے ہیں۔ وہ یہ سوچ کر کانپ اٹھا کہ اگر سنیپ نے ایسا کیا تو اس کے منہ سے کیا کیا لکل سکتا ہے..... اس کے باعث بہت سے لوگ مشکل کا شکار ہو جائیں گے..... سب سے پہلے ہر ماہی اور ڈوبی..... اس کے علاوہ وہ اور بھی کتنی چیزیں چھپائے ہوئے تھیں..... یہ بات کہ وہ سیریس کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے..... اور اس کے پیٹ میں اس خیال سے کھلبی مچ گئی۔ وہ چوچینگ کے بارے میں کیسا محسوس کرتا ہے..... اس نے اپنی ادرک کی جڑوں کو بھی کڑا ہی میں ڈال دیا اور سوچنے لگا کہ کیا اسے بھی موڈی کی نقلی کرنا چاہئے اور اپنی چھاگل میں سے ہی جوں پینا شروع کر دینا چاہئے۔

اسی لمحے تھے خانے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

”اندر آ جاؤ.....“ سنیپ نے اپنی معمول کی آواز میں دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جب دروازہ کھلا تو گلاس کے تمام بچوں نے مڑ کر دیکھا۔ پروفیسر کارکروف اندر آگئے تھے۔ جب وہ لمبے ڈگ بھرتے ہوئے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

426

سنیپ کی میز کی طرف بڑھے تو سبھی انہیں غور سے دیکھنے لگے۔ وہ اپنی بکری جیسی ڈاٹھی میں انگلیاں گھما رہے تھے اور کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

”مجھے کچھ بات کرنا ہے سیورس!“ کارکروف، سنیپ کے پاس پہنچنے کے بعد رُک رُک کر بولے۔ وہ کوشش کر رہے تھے کہ کوئی تیسرا ان کی بات نہ سن پائے۔ اس لئے انہوں نے اپنے ہونٹ بس معمولی سے ہی کھولے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ہونٹوں کی زبان بولنے میں کچھ زیادہ مہارت نہیں رکھتے تھے۔ ہیری نے اپنی نظریں توارد کی جڑوں پر ہی رہنے دیں لیکن پورا دھیان کارکروف کی طرف مبذول رکھا۔ وہ کان لگا کر سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

”کارکروف! میں تم سے اس کلاس کے بعد بات کروں گا.....“ سنیپ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا لیکن کارکروف بے صبری سے تھج میں ہی بول پڑے۔

”سیورس! میں تم سے ابھی بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم کہیں مجھے چکمہ دے کر بھاگ نہ جاؤ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان دونوں تم نے سے کترار ہے ہو.....“

”کلاس کے بعد.....“ سنیپ نے جھلا کر کہا۔

ہیری نے مپ والے کپ کو اوپر اٹھا کر یہ دیکھنے کی ادا کاری کی کہ کیا اس نے بکتر بند چکونڈر کا صفرائی تیل پیائش کے خط کے مطابق صحیح ڈالا ہے۔ اسی بہانے سے اس نے ان دونوں کو ٹکنھیوں سے دیکھا۔ پروفیسر کارکروف بہت زیادہ پریشان اور سنیپ بہت ناراض دکھائی دے رہے تھے۔

کارکروف باقی تمام وقت پروفیسر سنیپ کی میز کے عقبی خلا میں ٹھہلتے رہے۔ لگتا تھا کہ وہ اس بات پر آمادہ ہیں کہ کلاس ختم ہونے کے بعد سنیپ کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ ہیری یہ سنبھالنے کیلئے بہت بے چین تھا کہ کارکروف آخر سنیپ سے کیا کہنا چاہتے ہیں؟ اس لئے جب گھنٹی بننے میں صرف دو منٹ باقی رہ گئے تو ہیری نے جان بوجھ کر اپنی صفرائی تیل کی بوتل فرش پر گردادی جس سے تیل فرش پر پھیل گیا۔ اس طرح ہیری کو اپنے ڈیسک کے نیچے جھک کر پھیلے ہوئے صفرائی تیل کو صاف کرنے کا بہانہ مل گیا تھا جبکہ باقی طلبہ شور مچاتے ہوئے دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

”اتنی ضروری کیا بات ہے کارکروف؟“ اس نے سنیپ کی آواز سنی جواب بھی دھیمے لمحے میں بات کر رہے تھے۔

”یہ دیکھو.....“ کارکروف نے کہا۔ ہیری نے اپنی کڑاہی کے کونے سے جھانکتے ہوئے دیکھا کہ کارکروف نے اپنے چونگے کی بائیں آستین اور چڑھاٹی اور سنیپ کو کچھ دکھایا۔

”دیکھو.....!“ کارکروف نے اب بھی ہونٹ نہ ہلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”تم نے دیکھا.....؟ یہ اتنا صاف کبھی نہیں تھا جب سے.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

427

”اسے ڈھانپ لو، کارکروف!“ سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ان کی سیاہ آنکھوں کلاس روم کے چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔

”لیکن تمہارا بھی اس طرف دھیان گیا ہو گا؟“ کارکروف نے پریشانی بھری آواز میں کہا۔

”کارکروف! ہم اس موضوع پر بعد میں بھی بات کر سکتے ہیں۔“ سنیپ نے تھوک اڑاتے ہوئے کہا۔ ”پوٹر! ..... تم کیا کر رہے ہے“

ہو؟“

”اوہ! اپنا صفرائی تیل صاف کر رہا ہوں پروفیسر!“ ہیری نے معصومیت بھرے لبھے میں کہا اور کھڑے ہو کر سنیپ کو گیلا کپڑا الہرا کرد کھایا۔

کارکروف ایڑیوں کے بل گھومے اور دھڑ دھڑاتے ہوئے تہہ خانے والی کلاس سے باہر نکل گئے۔ وہ پریشان اور ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری آگ بگولا سنیپ کے ساتھ تھا نہیں رہنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے جلدی سے اپنی کتابیں اور کرٹاہی کامانا بستے میں گھسا یا اور پوری رفتار سے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ ران اور ہر ماننی کو یہ بتانے جا رہا تھا کہ اس نے ابھی ابھی کیا دیکھا اور سنا تھا.....



وہ اگلے دن دوپہر کے وقت ہو گورٹس کے پیروں میدان میں پہنچے۔ میدان میں بہت ہلکی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ موسم پورے سال جتنا ٹھنڈا رہا تھا، آج اس سے کم ہی ٹھنڈا تھا۔ ہاگس میڈ پہنچنے تک وہ تینوں اپنے اپنے چوغے اتار کر اپنے کندھوں پر ڈال چکے تھے۔ سیرلیں نے انہیں کھانے پینے کی جو چیزیں لانے کی ہدایت کی تھی، وہ ہیری کے بستے میں بھری ہوئی تھیں، انہوں نے دوپہر کے کھانے کی میز سے چکن کی ایک درجن ٹانگیں، ڈبل روٹی کے کیثر ٹکڑے اور کدو کے رس کی بڑی بوتل چرا لی تھی۔

ڈوبی کے کیلئے موزوں کا تحفہ خریدنے کیلئے وہ گلڈر گیز جادوئی ٹیلر ز پر گئے، جہاں انہوں نے سب سے بھر کیلئے موزے چننے میں بڑا لطف آیا۔ ایک موزے میں سنہرے اور چاندی کے چمکیلے ستارے چمک رہے تھے۔ ایک اور موزہ زیادہ گندرا ہونے پر زور زور سے چینخنے لگتا تھا۔ پھر ڈیریٹھ بجے وہ مرکزی سڑک کی طرف نکل آئے۔ وہ درویش اینڈ بگش نامی دکان کے قریب سے گزرتے ہوئے قبے کے باہر جانے والی سمت میں جانے لگے۔

ہیری پہلے کبھی اس سمت میں نہیں آیا تھا۔ بل دار سڑک انہیں ہاگس میڈ کے چاروں طرف پھیلے ہوئے گھنے جنگل کی طرف لے جا رہی تھی۔ یہاں مکان کم اور ان کے باعچے زیادہ بڑے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ لوگ اس پہاڑ کی طرف بڑھ رہے تھے جس کے سامنے میں ہاگس میڈ نامی یہ جادوئی قصبه آباد تھا۔ وہ چلتے ہوئے ایک موز پر مڑ گئے اور انہیں سڑک کے کنارے پر بنی ہوئی سیرلیں دکھائی دینے لگیں۔ وہاں پر ایک بہت بڑا کالا کتا بیٹھا ہوا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے اگلے پنج سیرھیوں کے اوپر پھیلے ہوئے تھے، اس کتے کے منہ میں کچھ اخبار دبے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور وہ کافی جانا پہچانا سا لگ رہا تھا.....

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

428

”کیسے ہو سیریں؟.....“ ہیری نے پاس پہنچ کر پوچھا۔

کالے کتنے نے لگاؤٹ کے ساتھ ہیری کے بستے کو سونگھا اور ایک مرتبہ اپنی دُم ہلائی۔ پھر وہ مڑ کر ان سے دور جانے لگا۔ وہ میدان کے اس حصے کے پار جا رہا تھا جو پہاڑ کی چٹانی تلچھٹ سے ملنے کیلئے اوپر اٹھ رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہر ماٹنی سیڑھیوں سے اتر کر اس کے پیچے پیچھے چلنے لگے۔

سیریں انہیں پہاڑ کی پلڈندی پر لے گیا جہاں چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ چار پیروں نے کی وجہ سے سیریں کیلئے یہ کام آسان تھا لیکن جلد ہی ہیری، رون اور ہر ماٹنی کا دم پھولنے لگا۔ وہ سیریں کے پیچے پیچھے پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ لگ بھگ نصف گھنٹے تک وہ سیریں کی بلتی ہوئی دُم کا تعاقب کرتے رہے۔ وہ خم دار گھاٹیوں سے گھومتے ہوئے، پتھریلے راستے پر گرتے پڑتے چڑھائی چڑھتے رہے۔ ہیری نے اپنے کندھے پر جو بستہ ٹانگ رکھا تھا اس کا فیضہ اب اس کے کندھے میں بری طرح چھینے لگا تھا۔

آخر کا سیریں نگاہوں سے او جھل ہو گیا اور جب وہ اس جگہ کے پاس پہنچ جہاں وہ او جھل ہو گیا تھا تو انہیں چٹان میں ایک تنگ دراڑ دکھائی دی۔ وہ جیسے تیسے سکڑ کر اس کے اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک ٹھنڈی اور کم روشنی والی غار میں پہنچ گئے تھے۔ اس کے سرے پر ایک بڑی چٹان تھی جس سے بک بیک نامی قشیر رسی سے بندھا ہوا تھا۔ آدھے عقاب اور آدھا گھوڑے جیسا دکھائی دینے والا بک بیک کی خونخوار نارنجی آنکھیں انہیں دیکھ کر چمکنے لگیں۔ ان تینوں نے اس کی طرف دیکھ کر سر جھکایا۔ ایک پل کیلئے انہیں خونخوار نظروں سے دیکھنے کے بعد بی بیک نے اپنے سامنے والے پڑی دار گھٹنے موڑے اور ہر ماٹنی کو اپنے پنکھہ بھری گردن سہلانے دی۔ بہر حال، ہیری اس طرف دیکھ رہا تھا جہاں کالا کتا ابھی ابھی اس کے قانونی سر پرست کی صورت میں تبدیل وہ چکا تھا۔ سیریں پھٹے ہوئے بھورے چوغنے میں ملبوس تھا۔ یہ وہی چوغنہ تھا جو وہ اٹھ قبان سے فرار ہوتے ہوئے پہنچا تھا۔ اس کے سیاہ بال آتشدان میں ظاہر ہونے والی شبیہ کی بہ نسبت زیادہ لمبے ہو چکے تھے۔ وہ ایک بار پھر گندے، بڑے اور اچھے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بہت د بلا دکھائی دے رہا تھا۔

سیریں بلیک نے روزنامہ جادوگر کے پرانے اخبار منہ سے نکال کر زمین پر پھینک دیئے جنہیں اس نے کتنے کی شکل میں اپنے منہ میں دبار کھا تھا پھر وہ بھرائے ہوئے حلق سے بولا۔ ”مرغی دو.....!“

ہیری نے اپنا بستہ کھول کر مرغی کی ٹانگیں اور ڈبل روٹی کے ٹکڑے اس کی طرف بڑھائے۔

”شکریہ!“ سیریں نے پیکٹ کھولتے ہوئے کہا۔ وہ غار کے فرش پر بیٹھ کر اپنے دانتوں سے ایک ٹکڑا کاٹنے لگا۔ ”میں زیادہ تر پیٹ کی آگ بھانے کیلئے چوہے کھاتا ہوں۔ ہاگس میڈ سے کھانے پینے کا زیادہ سامان نہیں چرایا جا سکتا۔ اس سے لوگوں کا دھیان میری طرف ہو جائے گا۔“ وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرا یا لیکن ہیری اس کے بد لے میں بڑی بے چینی سے مسکرا یا تھا۔ ”تم یہاں کیا کر رہے ہو سیریں؟“ ہیری نے سوال کیا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

429

”قانونی سرپرست ہونے کا فرض بھار ہا ہوں۔“ سیرلیس نے کتنے کی طرح بولی کو چھن ہوڑتے ہوئے کہا۔ ”میری فکر بالکل نہ کرو۔ میں بہت اچھا آوارہ کتا ہونے کی اداکاری اچھی طرح کر رہا ہوں.....“

وہ اب بھی مسکرا ہاتھا لیکن ہیری کے تفکرات میں ڈوبے چہرے کو دیکھ کر اس نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ ”میں خطرے کے قریب رہنا چاہتا ہوں، تمہارا آخری خط..... دیکھو! حادثات اور عجیب واقعات میں تیزی واقع ہونے لگی ہے۔ جب بھی کوئی پرانا اخبار پھینکتا ہے تو میں اسے چڑھتا ہوں۔ خبروں کے پڑھنے کے بعد مجھے ایسا لگتا ہے کہ صرف میں ہی تنہا فکر مند نہیں ہوں.....“

اس نے غار کے فرش پر پڑے ہوئے روزنامہ جادوگر اخباروں کی طرف سر ہلا کر اشارہ کیا۔ رون نے انہیں اٹھا کر کھول لیا۔

بہرحال، ہیری سیرلیس کو بدستور گھوڑتار ہا۔

”کہیں وہ تمہیں دوبارہ پکڑنہ لیں، کوئی تمہیں دیکھنے لے.....“

”صرف تم تینوں اور ڈیبل ڈور، ہی جانتے ہیں کہ میں بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوں۔“ سیرلیس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور مرغی کی ٹانگ کو چھن ہوڑ نے لگا۔

رون نے ہیری کو ہنی ماری اور اس کی طرف روزنامہ جادوگر کے دوپانے اخبار بڑھا دیئے۔ پہلے میں یہ شہ سرخی تھی، بارٹی میوس کراوچ کی پراسرار بیماری، ..... اور دوسرے اخبار کی شہ سرخی تھی، محکمہ کی جادوگرنی اب بھی لاپتہ ہے..... جادوئی وزیر اعظم اب خود چپسی لے رہے ہیں۔

ہیری نے کراوچ والی خبر پڑھی۔ اس کا دھیان کچھ واقعات کی طرف بٹ گیا۔ وہ نومبر سے حیرت انگیز طور پر دکھائی نہیں دیئے ہیں..... مکان بالکل خالی ہے..... سینٹ مونگوز ہسپتال برائے جادوئی عوارض اور حادثات نے کسی بھی قسم کے بیان دینے سے انکار کر دیا ہے..... محکمہ جادوان کی گھمیں بیماری سے متعلق من گھڑت افوا ہوں کو بری طرح مسترد کر رہا ہے.....

”وہ لوگ تو ایسا ظاہر کر رہے ہیں جیسے کراوچ مر رہے ہیں؟“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”لیکن اگر وہ آدمی رات کو ہو گورٹس میں آسکتے ہیں تو وہ اتنے بیمار تو نہیں ہو سکے.....؟“

”میرا بھائی کراوچ کا مشیر خاص ہے۔“ رون نے سیرلیس کو بتایا۔ ”اس کا کہنا ہے کہ کراوچ زیادہ کام کرنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں۔“

”دیکھو! آخری بار جب میں نے انہیں قریب سے دیکھا تھا تو وہ واقعی بیمار دکھائی دے رہے تھے۔“ ہیری نے دھیرے سے کہا اور اب بھی خبر پڑھتا رہا۔ ”جس رات میرا نام شعلوں کے پیالے میں نکلا تھا.....“

”وہ بے گناہ وکی کو گھر بدر کرنے سزا بھگت رہے ہیں، اور کیا؟“ ہر ماٹی نے روکھے پن سے کہا۔ وہ بک بیک کو تھپتھپا رہی تھی جو سیرلیس کی پھینکی ہوئی مرغی کی ہڈیاں چبار ہاتھا۔ ”مجھے یقین ہے کہ اب وہ سوچ رہے ہوں کہ کاش انہوں نے اسے نہ نکالا ہوتا..... مجھے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

430

یقین ہے کہ اب جب وہ ان کی دیکھ بھال کیلئے موجود نہیں ہے تو انہیں اس کی کمی محسوس ہو رہی ہو گی۔“

”ہر ماں تو گھریلو خروس کے معاملے میں بالکل پاگل ہے۔“ رون نے سیریس سے بڑا کر کہا اور ہر ماں کو گھور کر دیکھنے لگا۔

بہر حال سیریس کی دلچسپی بڑھ گئی۔

”کراوچ نے اپنی گھریلو خرس کو نکال دیا.....؟“ اس نے دریافت کیا۔

”ہاں! کیوڈج ولڈ کپ کے دوران.....؟“ ہیری نے کہا اور وہ تاریکی کے نشان کے نمودار ہونے کی کہانی سنانے لگا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ونکی کے ہاتھ میں اس کی چھڑی ملی تھی اور مسٹر کراوچ یہ دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے تھے۔

جب ہیری نے اپنی بات ختم کی تو سیریس ایک بار پھر اٹھ کر کھڑا ہوا اور غار میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ٹھہنے لگا۔ اس نے کچھ دیر بعد مرغی کی ایک اور ٹانگ لہراتے ہوئے کہا۔ ”پہلے میں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لوں۔ تم نے سب سے پہلے اس گھریلو خرس کو مہمانوں کے بالائی کیبن میں دیکھا..... وہ کراوچ کیلئے نشست روکے ہوئے تھی، ٹھیک ہے؟“

”ہاں!“ ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

”لیکن کراوچ کھیل دیکھنے کیلئے نہیں آیا؟“

”نہیں!“ ہیری نے کہا۔ ”ان کا کہنا تھا کہ وہ نہایت مصروف تھے۔“

سیریس خاموشی سے غار میں چاروں طرف ٹھہتار ہا پھروہ بولا۔ ”ہیری! جب تم مہمانوں کے کیبن سے اترے، تب کیا تم نے اپنی چوغے میں چھڑی کو ٹھوٹلا تھا؟“

”اوں.....“ ہیری نے اپنے دماغ پر زور دالتے ہوئے کہا۔ ”نہیں! جنگل میں جانے سے پہلے مجھے اس کے استعمال کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ جنگل میں پہنچ کر جب میں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس میں مجھے اپنی مناظر پکڑ دو رہیں ہی ملی تھی.....“ اس نے سیریس کو گھور کر دیکھا۔ ”کہیں تم یہ تو کہنا نہیں چاہ رہے ہو کہ جس نے بھی تاریکی کا نشان بنایا تھا، اس نے میری چھڑی مہمانوں کے کیبن میں ہی چرا لی تھی.....؟“

”ایسا ہو سکتا ہے!“ سیریس نے سر ہلا کر کہا۔

”ونکی نے وہ چھڑی نہیں چرا لی تھی۔“ ہر ماں نے تیکھی آواز میں کہا۔

”اس کی بن میں گھریلو خرس تھا تو نہیں تھی؟“ سیریس نے کہا اور چلتے چلتے اپناباز واٹھالیا۔ ”تمہارے پیچھے کون بیٹھا تھا؟“

”کافی سارے لوگ تھے۔“ ہیری نے کہا۔ ”کارنیلوں فی، بلغاریہ کے جادوی وزیر..... ملفوائے گھرانے کے افراد.....“

”ملفوائے گھرانا.....“ رون نے اچانک اتنی زور سے کہا کہ اس کی آواز پورے غار میں گونج اٹھی اور بک بیک گھبرا کر اپنا سر

ہلانے لگا۔ ”میں شرط لگا سکتا ہوں کہ لو سیس ملفوائے نے تمہاری چھڑی چرا لی ہو گی.....“

”کوئی اور.....؟“ سیرلیں نے پوچھا۔

”کوئی اور نہیں.....؟“ ہیری نے سرفی میں ہلا�ا۔

”وہاں پر..... وہاں لیوڈ و بیگ میں بھی تو تھا۔“ ہر ماٹنی نے اسے یاد دلا�ا۔

”اوہ ہاں.....؟“

”میں بیگ میں کے بارے سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں جانتا کہ وہ ویبورن ویپس کی کیوڈ ج ٹیم کا نقاش تھا۔“ سیرلیں نے اب بھی ٹھہرنا ہوئے کہا۔ ”تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو کہ وہ کیسا ہے؟“

”ٹھیک ہے.....؟“ ہیری نے جواب دیا۔ ”وہ بار بار سہ فریقی ٹورنامنٹ میں میری مدد کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔“

”اچھا..... ایسا ہے۔“ سیرلیں کی تیوریاں تفکر سے گہری ہو گئیں۔ ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟“

”ان کا کہنا ہے کہ وہ مجھے پسند کرتے ہیں۔“ ہیری نے بتایا۔

”ہونہے.....؟“ سیرلیں گردن جھکا کر کچھ سوچنے لگا۔

”تاریکی کے نشان کے نمودار ہونے کچھ دیر پہلے وہ ہمیں جنگل میں ملے تھے۔“ ہر ماٹنی نے سیرلیں کو بتایا۔ ”یاد ہے نا؟“ اس نے ہیری اور رون کی طرف دیکھ کر کہا۔

”ہاں! لیکن وہ جنگل میں بالکل نہیں رکے تھے، ہے نا؟“ رون نے وضاحت کی۔ ”جس پل ہم نے انہیں بتایا کہ وہاں دنگا فساد برپا ہے تو وہ فوراً خیمه بستی کی طرف چلے گئے تھے۔“

”تمہیں کیسے معلوم؟“ ہر ماٹنی نے تپاک انداز میں کہا۔ ”تمہیں کیا معلوم کہ وہ خیمه بستی کی طرف ہی گئے تھے؟“

”چھوڑ دبھی.....؟“ رون نے حیرانگی سے کہا۔ ”کہیں تم یہ تو کہنا نہیں چاہتی کہ لیوڈ و بیگ میں نے تاریکی کا نشان بنایا ہو گا؟“

”ونکی کی بہ نسبت تو انہیں کے ایسا کرنے کے امکانات زیادہ ہیں۔“ ہر ماٹنی نے کہا۔

”تم سے کہا تھانا!“ رون نے تمثیلخانہ انداز میں مسکراتے ہوئے سیرلیں سے کہا۔ ”میں نے تم سے کہا تھانا کہ وہ تو گھر بیلو خرسوں کے بیچ پہ دیوانی ہو گئی ہے.....؟“

لیکن سیرلیں نے ہاتھ اٹھا کر رون کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔

”جب تاریکی کا نشان نمودار ہوا اور گھر بیلو خرس ہیری کی چھڑی کے ساتھ پکڑی گئی تو کراوچ نے کیا کیا؟“

”وہ جھاڑیوں کی تلاشی لینے گئے۔“ ہیری نے بتایا۔ ”لیکن انہیں وہاں پر اور کوئی نہیں ملا۔“

”ظاہر ہے.....؟“ سیرلیں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ظاہر ہے کہ وہ چاہتے ہوں گے کہ اس کی گھر بیلو خرس پر ازالہ نہیں آئے اور دوسرا کو پھنسایا جاسکے..... اور پھر اس نے گھر بیلو خرس کو اپنے گھر سے نکال دیا.....؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

432

”ہاں!“ ہر ماہنی نے تنخی سے جواب دیا۔ ”انہوں نے اسے نکال دیا، صرف اس لئے کہ وہ ہجوم کی بھگڑر میں پیروں کے نیچے کھلنے جانے کے خوف کے باعث اپنے خیمے میں نہیں رکھتی۔“

”ہر ماہنی! کیا تم اس گھر بیلوخس کی طرفداری کرنا بند کرو گی؟“ رون نے چڑ کر کہا۔

”رون! تمہاری بہ نسبت وہ کراوچ کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔“ سیرلیس نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم جانا چاہتے ہو کہ کوئی انسان کیا ہے تو یہ مت دیکھو کہ وہ اپنے برابری کے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتا ہے بلکہ یہ دیکھنے کی کوشش کرو کہ وہ اپنے سے نیچے چھوٹے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کر رہا ہے؟“ اس نے اپنی ڈاٹھی بھرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور سوچتے ہوئے بولا۔

”باری کراوچ کی لگاتار غیر حاضری..... وہ اپنی گھر بیلوخس کو کیوڈچ ورلڈ کپ میں بھیج کر اپنے لئے نشست روکاتا ہے لیکن وہاں آ کر کھلیل دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا ہے۔ وہ سفر لیقی ٹور نامنٹ کو از سر نو شروع کروانے کیلئے بہت محنت کرتا ہے، دن رات باغ دوڑ کے بعد اس میں شمولیت ترک کر دیتا ہے..... ایسا تو کراوچ کی فطرت میں شامل نہیں ہے۔ اگر اس نے پہلے بھی بیماری کی وجہ سے ایک دن کی بھی رخصت لی ہو تو میں بک بیک کو چاکھا جاؤں گا۔“

”تو کیا تم کراوچ کو پہلے جانتے ہو؟“ ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

سیرلیس کا چہرہ یکدم سیاہ پڑ گیا۔ وہ اچانک اتنا ہی خطرناک دھماں دینے لگا جتنا اس رات کو دھماں دیا تھا جب ہیری نے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔ اس رات کو جب ہیری کو یقین تھا کہ سیرلیس اس کے ماں باپ کا قاتل ہے۔

”ہاں! میں کراوچ کو پہلے سے جانتا ہوں۔“ اس نے دھیرے سے کہا۔ ”اسی نے تو مجھے اڑ قبان بھیجنے کا حکم جاری کیا..... وہ بھی بغیر کسی مقدمے کے.....“

”تم مذاق کر رہے ہو.....“ ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

”نہیں..... میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔“ سیرلیس نے مرغی کی ٹانگ کا بڑا ٹکڑا توڑتے ہوئے کہا۔ ”کراوچ جادوئی تحفظ قانون کی عدالت کا سربراہ نجح ہوا کرتا تھا۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے؟“

ہیری، رون اور ہر ماہنی نے اپنے سرانکار میں ہلا دیئے۔

”لوگ کہتے ہیں کہ وہ اگلا وزیر اعظم بننے والا ہے۔“ سیرلیس نے کہا۔ ”باری کراوچ ایک بڑا اور طاقتور جاؤگر ہے..... اور طاقت کا بھوکا بھی..... نہیں نہیں! وہ بھی بھی والذی مورٹ کا ساتھی نہیں رہا۔“ اس نے ہیری کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا۔ ”نہیں! باری کراوچ ہمیشہ تاریک جادو کے مخالف رہا ہے لیکن تاریک جادو کے خلاف رہنے والے بہت سے لوگوں کی طرح..... لیکن رہنے دو..... تم لوگ نہیں سمجھ سکتے..... تم ابھی بہت چھوٹے ہو.....“

”یہی میرے ڈیڈی نے کیوڈچ ورلڈ کپ میں کہا تھا۔“ رون نے تھوڑا چڑچڑے پن میں کہا۔ ”ہمیں سمجھنے کا موقع دو..... ہم سمجھ

جائیں گے۔“

سیرلیں غار کے دوسرے کنارے تک گیا اور پھر لوٹا تو اس نے ان تینوں کی طرف گہری نظروں سے دیکھا اور گویا ہوا۔ ”تصور کرو کہ والدی مورٹ ابھی طاقتو را اور چھایا ہوا ہے۔ تم نہیں جانتے کہ کون اس کا چیلا ہے اور کون نہیں ہے؟..... تم نہیں جانتے کہ کون اس کیلئے کام کر رہا ہے اور کون نہیں کر رہا؟..... بہر حال، تم جانتے ہو کہ وہ لوگوں کو مسخر کر کے ان سے بھیانک کام کروسا سکتا ہے۔ تم اپنے لئے، اپنے گھرانے کیلئے، اپنے دوستوں کیلئے ڈرے ہوئے ہو۔ ہر ہفتہ خبر آتی ہے کہ کئی لوگ مارے گئے ہیں، کئی لوگ لاپتہ ہو چکے ہیں، کئی لوگوں کو حکمیاں دی گئی ہیں۔ محکمہ جادو افراتفری اور ابتری کاشکار ہو چکا ہے۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے؟ وہ مالکوؤں سے ہر چیز کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اس دوران مالگو بھی مارے جا رہے ہیں، ہر جگہ خون خرابہ..... دہشت گردی..... تشدد گری..... نفرت و خوف..... اندیشوں بھرا ماحول طاری ہے۔ ایسا ہی ما حول ہوا کرتا تھا.....“

”ایسے وقت میں کچھ لوگوں کا مثبت روپ ظاہر ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کا بدترین روپ۔ ہو سکتا ہے کہ آغاز میں کراوچ کے خیالات صحیح ڈگر پر ہی چلتے رہے ہوں..... مجھے معلوم نہیں، چاہے جو بھی ہو۔ اس نے محکمہ میں بہت تیزی سے اثر در سو خ بنالیا اور ترقی پا لی اور والدی مورٹ کے چیلوں اور کارندوں کے خلاف بہت سخت اقدام اٹھائے۔ ایورز کوئی طاقتیں اور اختیارات دیئے گئے، موقع پر جان سے ماردینے کے اختیارات، گرفتار کرنے کے بجائے ہلاک کر دینے کے اختیارات۔ اور میں بھی اکیلانہیں تھا جسے بے گناہی کا موقع دیئے بغیر، مقدمہ چلائے بغیر سیدھے روح کھڑروں کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ کراوچ نے تشدد کے خاتمے کیلئے تشدد رویہ اپنایا۔ اس نے مشکوک لوگوں کے خلاف منوعہ جادوئی واروں کے استعمال کی بھی اجازت دے دی۔ میں تو یہ کہوں گا کہ وہ شیطانی جادوگروں جتنا ہی بے رحم اور سفاک بن گیا لیکن دھیان رہے کہ اس کے بہت سارے ہمدردا اور بہت سارے امن پسند لوگوں کو یہ لگ رہا تھا کہ وہ صحیح سمت میں جا رہا ہے۔ بہت سے جادوگ اور جادوگ نیاں اسے جادوئی وزیر اعظم بنانے کے حق میں شور مچانے لگے، ہنگامہ آرائی کرنے لگے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کراوچ جلد یا بدیر جادوئی وزیر اعظم بن ہی جائے گا لیکن اسی وقت ایک بدقسمت حادثہ رونما ہو گیا۔“ سیرلیں سنجیدگی سے مسکرا یا۔

”کراوچ کا حقیقی بیٹا مرگ خوروں کے گروہ کے ساتھ گرفتار ہو گیا جو اڑقبان سے نج نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ والدی مورٹ کو تلاش کر کے اسے دوبارہ طاقتو ربانے کی کوششوں میں مصروف تھا.....“

”ایسا کرتے ہوئے کراوچ کا بیٹا پکڑا گیا؟“ ہر ماٹی نے جیرا گئی سے پوچھا۔

”ہاں!“ سیرلیں نے نوچی ہوئی ہڈی بیک کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ پھر وہ خود اسی زمین پر بیٹھ گیا اور ڈبل روٹی کے کٹکٹے کو آدھا کاٹ کر کھانے لگا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ بارٹی کو زبردست صدمہ پہنچا ہو گا۔ اسے اپنے گھرانے کے ساتھ ہر فرد پر زیادہ وقت صرف کرنے کی ضرورت تھی..... کبھی کبھار دفتر سے جلد گھر لوٹ آنا چاہئے تھا..... اپنے بیٹی کے بارے میں زیادہ معلومات رکھنا

چاہئے تھیں۔ ”وہ ڈبل روٹی کے بڑے بڑے ٹکڑے نگلنے گا۔

”کیا اس کا بیٹا بھی مرگ خور تھا.....؟“ ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

”معلوم نہیں!“ سیریس نے کہا اور ڈبل روٹی کے نواں کو نگل لیا۔ ”جب وہ اڑ قبان آیا تو میں خود وہیں تھا۔ زیادہ تر باقیں تو مجھے وہاں سے باہر نکلنے پر ہی معلوم ہوئی تھیں۔ لڑکا حیرت انگیز طور پر ایسے لوگوں کے ساتھ پکڑا گیا تھا جو میرے حساب سے مرگ خور ہی تھے..... لیکن ہو سکتا ہے کہ اس گھر بیلوخی کی طرح وہ بھی غلط موقع پر غلط جگہ پر موجود ہو.....“

”کیا کراوچ نے اپنے بیٹے کو چھڑوانے کی کوشش نہیں کی؟“ ہر ماں نے پوچھا۔

سیریس کے منہ سے ایسی ہنسی نکلی جو بھونکنے جیسی ہی تھی۔

”کراوچ اور اپنے بیٹے کو چھڑواتا؟ مجھے لگا تھا کہ تم اسے خاصا سمجھ چکی ہو، ہر ماں! وہ ہر اس چیز کو نیست ونا بود کر دیتا ہے جو اس کی ساکھ کو آسودہ کرنے کی دھمکی دے سکتی ہو۔ اس نے جادوئی وزیر اعظم بننے کیلئے اپنی پوری زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔ تم نے خود دیکھا کہ اس نے اپنی وفادار گھر بیلوخی کو محض اس لئے اپنی زندگی سے باہر نکال دیا کیونکہ وہ اس کی وجہ سے دوسرا بار تاریکی کے نشان سے اس کا تعلق جڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کیا اس سے تمہیں یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ کیسا ہے؟ کراوچ میں باپ کی شفقت اتنی ہی تھی کہ اس نے دوسرے مجرموں کی بہبود کے نسبت اپنے بیٹے کو بے گناہی کا موقع فراہم کیا تھا۔ ویسے یہ بھی صرف ایک بہانہ ہی تھا کیونکہ کراوچ نے اس دوران سب کے سامنے یہ عیاں کر دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے سے کتنی نفرت کرتا تھا..... پھر اس نے اپنے بیٹے کو سیدھے اڑ قبان بیچ دیا۔“

”اس نے اپنے سگے بیٹے کو روح کچھڑوں کے حوالے کر دیا؟“ ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

”ہاں!“ سیریس نے کہا اور اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی جھلک بھی نہیں تھی۔ ”جب روح کچھڑا سے وہاں لاے تو میں نے اسے دیکھا تھا۔ میں نے اپنی کو ٹھری کی سلاخوں کے بیچ میں سے اسے دیکھا تھا۔ وہ انیس سال سے زیادہ کا نہیں لگتا ہو گا۔ انہوں نے اسے میرے ساتھ والی کو ٹھری میں بند کر دیا۔ رات بھر وہ اپنی ماں کو چیخ چیخ کر پکارتا رہتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ پرسکون ہو گیا..... بعد میں سب پرسکون ہی ہو جاتے ہیں..... صرف نیند میں ہی چیختے ہیں۔“

ایک پل کیلئے سیریس کی آنکھوں کے مردہ جذبات پہلے سے زیادہ واضح دکھائی دینے لگے، جیسے ان کے پیچے پتلیاں ساکت کر دی گئی ہوں۔

”تو کیا وہ اب بھی اڑ قبان میں ہی موجود ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

”نہیں.....“ سیریس نے آہستگی سے کہا۔ ”نہیں! وہ اب وہاں اپنے آنے کے ایک ہی سال بعد مر گیا تھا۔“

”وہ مر گیا.....؟“

”صرف وہ ہی نہیں مرا.....“ سیریس نے تیخ لجھ میں کہا۔ ”زیادہ تر لوگ وہاں پا گل ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ تھوڑے

ہی عرصے بعد کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ ان کی جینے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ یہ آسانی سے پتہ چل جاتا ہے کہ کون مرے گا؟ کیونکہ روح کھپڑا نے والی موت کو فوراً بھانپ لیتے ہیں اور خاصے پر جوش دکھائی دینے لگتے ہیں۔ وہ لڑکا جب آیا تھا تھی بیمار دکھائی دے رہا تھا۔ چونکہ کراوچ ملکے کا ایک معزز اور قابل ذکر فرد تھا اس لئے اسے اور اس کی بیوی کو اپنے بیٹے سے ملنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے آخری بار بارٹی کراوچ کو دیکھا تھا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ میری کوٹھڑی کے سامنے سے جا رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کی بیوی بھی کچھ ہی عرصے بعد مر گئی تھی۔ اپنے بیٹے کی جدائی کے ذکر کی وجہ سے..... لڑکے کی طرح اس کا انجام بھی براہی ہوا۔ کراوچ اپنے بیٹے کی لاش لینے کیلئے بھی نہیں آیا۔ روح کھپڑوں نے اسے زمین میں دفن کر دیا تھا۔ میں انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا، سیریں نے اس ڈبل روٹی کو ایک طرف رکھ دیا جسے اس نے ابھی ابھی اپنے منہ تک اٹھایا تھا۔ اس کا ہاتھ بوقت کی طرف بڑھ گیا اور اس نے کدو کا جوس ایک ہی سانس میں حلق سے نیچے اتار لیا۔

”کامیابی کی آخری سیری ہی پر پہنچ کر کراوچ نے سب کچھ گنوادیا۔“ سیریں نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنا منہ پوچھتے ہوئے بتایا۔ ”ایک پل تک تو ہر ایک کی نظر وہ کاتارہ تھا اور جادوئی وزیر اعظم بننے والا تھا..... اگلے ہی پل اس کا بیٹا مر گیا، اسکی بیوی بھی مر گئی، گھرانے کے نام پر نہ مٹنے والا داغ لگ گیا۔ فرار ہونے کے بعد میں سنا کہ اس کی شہرت اور پسندیدگی میں بھی بھاری گراوٹ رونما ہوئی۔ لڑکے کی موت کے بعد لوگوں میں لڑکے کے حوالے سے زیادہ ہمدردی پیدا ہونے لگی۔ وہ متوجہ اور مجسس انداز میں کریدنے لگے کہ اتنے اعلیٰ خاندان کا اچھا خاصا لڑکا اتنا بڑا کیسے گیا؟ کراوچ کے انتظام اور دیکھ بھال پر انگلیاں اٹھنے لگیں..... اور پھر کارنیلوں فوج کو جادوئی وزیر اعظم منتخب کر لیا تھا اور کراوچ کو نظر انداز کر کے اسے بین الاقوامی تعلقات عامہ و مفاہمت کے شعبے میں دھکیل کر دامن چھپڑا لیا گیا۔“

ایک طویل خاموشی چھا گئی۔ ہیری یاد کر رہا تھا کہ کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران جنگل میں اپنی وفادار گھریلو خرس کی طرف دیکھتے ہوئے کراوچ کی آنکھیں کس طرح باہر نکلی پڑی تھیں؟ تو کراوچ نے وکنی کوتار یکی کے نشان کے نیچے پائے جانے پر محض اس وجہ سے شدید رد عمل کا اظہار کیا تھا کہ اس سے ان کے بیٹے کی یادیں تازہ ہو گئی ہوں گی اور پرانی بدنامی کی بھی اور ملکے کی اعلیٰ حیثیت سے گراوٹ کی بھی۔

”موڈی کا کہنا ہے کہ کراوچ شیطانی جادوگروں کو کپڑنے کے پیچھے دیواں کی حد تک پاگل ہیں؟“ ہیری نے سیریں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں میں نے ایسا ہی سنا ہے کہ کراوچ شیطانی جادوگروں کی سرکوبی کیلئے پاگل پن کی انتہا تک پہنچ چکے ہیں۔“ سیریں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ وہ اب یہ سوچ رہا ہوگا کہ اگر وہ اور مرگ خور کو کپڑنے میں کامیاب ہو جائے تو پہلے کی طرح لوگوں کے دلوں میں ہر دلعزیز ہو جائے گا۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

436

”اور وہ چوری سے ہو گورٹس میں سنیپ کے دفتر کی تلاشی لینے آئے تھے؟“ رون نے تعجب بھری نظروں سے ہر ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں! لیکن اس سے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے۔“ سیرلیس نے آہستگی سے کہا۔

”لیکن مجھے سمجھ میں آتا ہے۔“ رون نے پر جوش لمحے میں کہا۔

لیکن سیرلیس نے اپنا سر ہلایا۔ ”سنوا گرواقعی کراوچ سنیپ کی نگرانی اور تفتیش کرنا چاہتا تھا تو اس نے مقابلے کے نج کے طور پر ہو گورٹس آنا کیوں موقوف کر دیا؟ یہ تو یقینی طور پر ہو گورٹس میں آنے اور اس پر گھری نظر رکھنے کا بہترین بہانہ تھا.....“

”تمہیں لگتا ہے کہ سنیپ کچھ کر سکتے ہیں؟“ ہیری نے تعجب سے پوچھا لیکن ہر ماں نیچ میں کوڈ پڑی۔

”دیکھو! مجھے پرواہ نہیں ہے کہ تم کیا کہتے ہو؟ ڈمبل ڈور کو سنیپ پر پورا بھروسہ ہے.....“

”اور چھوڑ بھی ہر ماں.....“ رون نے اکتاہٹ بھرے انداز میں کہا۔ ”میں جانتا ہوں کہ ڈمبل ڈور بہت بہترین جادوگر ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی چالاک شیطانی جادوگر انہیں بیوقوف نہیں بناسکتا.....“

”تو پہلے سال میں ہی سنیپ نے ہیری کی جان کیوں بچائی تھی؟ انہوں نے اسے مر جانے کیوں نہیں دیا؟“

”یہ میں نہیں جانتا..... شاید انہوں نے یہ سوچا ہو کہ ڈمبل ڈور انہیں لات مار کر باہر نکال دیں گے۔“ رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

”تم کیا سوچتے ہو سیرلیس؟“ ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔ رون اور ہر ماں اپنی بحث چھوڑ کر سیرلیس کی بات سننے لگے۔

”مجھے لگتا ہے کہ یہ دونوں اپنی اپنی جگہ پڑھیک ہیں۔“ سیرلیس نے دھیان سے رون اور ہر ماں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ”جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ سنیپ ہو گورٹس میں پڑھار ہاہے تبھی سے میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ڈمبل ڈور نے اسے یہ موقع کیوں دیا؟“ سنیپ کی شروع سے ہی تاریک جادو کے فنون میں گھری دلچسپی رہی ہے۔ وہ سکول میں اس کے لئے خاصا مشہور بھی تھا۔ وہ پچھپے، تیل سے لت پت، کچھڑ جیسے بالوں والا لٹکا تھا۔ سیرلیس نے کہا۔ ہیری اور رون ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے۔ ”سنیپ جب سکول میں آیا تھا اسی وقت وہ اتنے زیادہ تاریک جادوی داروں سے باخبر تھا جتنا کہ چھٹے سال میں پڑھنے والے آدھے سے زیادہ طلباء بھی ان کے بارے میں نہیں جانتے ہوں گے۔ اس کے علاوہ وہ سلے درن کے طلباء کے ایسے گینگ میں رہتا تھا جو سبھی بعد میں مرگ خور بن گئے تھے۔“

سیرلیس نے اپنی انگلیاں اٹھائیں اور ان پر نام لگانے لگا۔

روزی را اور لکس..... ان دونوں کو والدی مورٹ کی شکست سے ایک سال پہلے ایروز نے مارڈا لاتھا۔ لیسٹر بیخ گھرانہ..... ان دونوں نے شادی کر لی تھی اور وہ اس وقت اڑ قبان میں قید ہیں۔ آیوری..... جہاں تک میں نے سنائے، اس نے خود کو یہ کہہ کر مشکل

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

437

سے بچالیا تھا کہ وہ جادوئی اثر کے تحت یہ سب کام کر رہا تھا..... وہاب بھی آزاد گھوم رہا ہے لیکن جہاں تک میں جانتا ہوں سنیپ پر کبھی مرگ خور ہونے کا الزام نہیں لگا۔ ویسے اس سے زیادہ فرق نہیں پڑتا ہے۔ بہت سے مرگ خور کبھی بھی پکڑنے نہیں گئے۔ اس کے علاوہ سنیپ اتنا چالاک اور مکار ہے وہ خود کو مشکل سے ہمیشہ بچا کر ہی رکھے گا.....

”سنیپ کا رکوف کو اچھی طرح سے جانتے ہیں لیکن وہ اپنے تعلق کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔“ رون نے کہا۔

”ہاں! جب کل کا رکوف جادوئی مرکبات کی کلاس میں گھس آئے تھے تو تمہیں سنیپ کا چہرہ دیکھنا چاہئے تھا۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”کا رکوف سنیپ سے گفتگو کرنا چاہتے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ سنیپ ان سے ملنے سے کترار ہا ہے۔ کا رکوف سچ مجھ سے پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے سنیپ کو اپنے بازو پر کچھ دکھایا تھا لیکن میں یہ نہیں دیکھ پایا کہ وہ کیا دکھار ہے تھے؟“ ”اس نے سنیپ کو اپنے بازو پر کچھ دکھایا تھا؟“ سیرلیں نے واضح طور پر چکراتے ہوئے پوچھا۔ اس نے اپنی انگلیاں اپنے گندے بالوں میں پھیریں اور پھر کندھے اچکا دیئے۔ ”مجھے ذرا بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا ہو سکتا ہے..... لیکن اگر کا رکوف سچ مجھ پریشان ہے اور وہ جواب کیلئے سنیپ کے پاس جا رہا ہے.....“

سیرلیں نے غار کو گھورا اور پھر اس کے چہرے پر ہر اس اسماض اضطراب پھیل گیا۔

”ہمیں یہ بات نہیں بھولنا چاہئے کہ ڈبل ڈور کو سنیپ پر بھروسہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ڈبل ڈور ایسے لوگوں پر بھی بھروسہ کر لیتے ہیں جن پر زیادہ تر لوگ کبھی بھروسہ نہیں کریں گے۔ لیکن اگر سنیپ نے ماضی میں کبھی بھی والدی مورث کیلئے کام کیا ہوتا تو شاید وہ اسے ہو گوڑس میں کبھی پڑھانے کی اجازت نہ دیتے۔“

”تو پھر موڈی اور کراوچ دونوں ہی سنیپ کے دفتر کی تلاشی لینے کیلئے اتنے بے قرار کیوں دکھائی دے رہے ہیں؟“ رون نے تنک کر ہنوسیں کھینچتے ہوئے کہا۔

”دیکھو!“ سیرلیں نے دھیمے لبھ میں کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ ہو گوڑس میں آنے کے بعد مید آئی موڈی نے توہر استاد کے دفتر کی تلاشی لی ہوگی۔ وہ تاریک جادو سے حفاظت کے معاملے میں اپنی ذمہ داری کو نہایت سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے زندگی میں جتنا کچھ دیکھا ہے، اس کے بعد اس میں حیرانگی والی کوئی بات نہیں ہے۔ اس لئے میں موڈی کے لئے یہ ضرور کہوں گا انہوں نے شیطانی جادو گروں کو تب ہی ہلاک کیا جب اور کوئی چارہ باقی نہیں بچا تھا۔ جب بھی ممکن ہوا، وہ انہیں زندہ گرفتار کر کے ہی لائے تھے۔ وہ سخت گیر ضرور تھے لیکن وہ کبھی مرگ خوروں کی سطح تک نہیں گرے تھے۔ کراوچ..... کا معاملہ الگ ہے..... کیا وہ سچ مجھ بیمار ہے؟ اگر وہ ہے تو پھر اس نے سنیپ کے دفتر میں آنے کی تکلیف کیوں کی؟ ورلڈ کپ میں وہ ایسے کس ضروری کام میں مصروف تھا جو مہمانوں کے کیبین میں کھیل دیکھنے کیلئے نہیں آیا؟ وہ ایسا کیا کر رہا تھا جو سہ فریقی مقابلوں میں نج کے فرائض بھانے بھی نہیں آ سکا؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

438

سیریس خاموش ہو گیا۔ وہ اب بھی غار کی دیوار کو گھورے جا رہا تھا۔ بک بیک چٹانی فرش اب مزید ہڈیاں تلاش کر رہا تھا۔

”تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا بھائی کراوچ کا مشیر خاص ہے؟ تم اس سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ کیا اس نے کراوچ کو حال ہی میں دیکھا ہے؟“ سیریس نے نظر اٹھا کر رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں کوشش کر کے دیکھتا ہوں۔“ رون نے کہا۔ ”ایسا نہیں لگنا چاہئے کہ مجھے کراوچ پر کسی غلط کام کا شک ہے۔ پری دیوانگی کی حد تک کراوچ سے حد عقیدت رکھتا ہے۔“

”اگر تم یہ بھی پتہ لگانے کی کوشش کر سکتے ہو کہ کیا انہیں بر تھا جو رکنس کے بارے میں کوئی سراغ ملا ہے۔“ سیریس روز نامہ جادوگر کے اس صفحے کو اٹھتے پڑتے ہوئے کہا جس پر بر تھا جو رکنس کی شہ سرخی چھپی ہوئی تھی۔

”بیگ میں نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا کہ انہیں اب تک کوئی سراغ نہیں مل پایا۔“ ہیری نے سیریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں! اس ادارے میں بھی بیگ میں کا بیان بھی چھپا ہوا ہے۔“ سیریس نے اخبار کو دیکھتے ہوئے کہ بر تھا جو رکنس کی یادداشت بہت خراب ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بعد میں بدل گئی ہو لیکن جب میں اسے جانتا تھا تب اس کی یادداشت بالکل خراب نہیں تھی..... معاملہ اس کے برعکس تھا۔ وہ تھوڑی احمق تھی لیکن گپ شپ کی گفتگو سے خوب یاد رہتی تھی۔ اس کی وجہ سے وہ بہت ہی مشکل سے بھی دوچار ہو جایا کرتی تھی کیونکہ اسے یہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ اسے اپنا منہ کب بند رکھنا چاہئے۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ جادوئی مکھے پر وہ یقیناً بوجھ ہی ہو گی..... شاید اسی وجہ سے بیگ میں نے اسے اتنے عرصے تک اسے تلاش کرنے کی زحمت گوا رہیں کی.....“

سیریس نے ایک زور دار آہ بھری اور اپنی بو جھل آنکھوں کو مسلما۔ ”کیا وقت ہو گیا ہے؟“

ہیری نے اپنی گھٹری دیکھی لیکن تبھی اسے یاد آیا کہ جھیل میں ایک گھنٹہ گزارنے کے بعد سے ہی اس کی گھٹری بند ہو چکی تھی۔

”سارا ہے تین نج گئے ہیں.....“ ہر ماہی نے وقت بتایا۔

”اوہ! اب اچھا یہ رہے گا کہ تم لوگ سکول واپس لوٹ جاؤ۔“ سیریس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ”اب سنو!.....“ اس نے خصوصاً ہیری کی طرف کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے دیکھنے کیلئے سکول سے بھاگ کر چوری چھپے یہاں آؤ.....؟“ بس مجھے بیہیں خط بھیجتے رہنا۔ میں ہر عجیب اور انوکھی بات کے بارے میں جانا چاہوں گا لیکن تم بنا اجازت ہو گوڑس سے باہر مت نکلنا..... یہ میری تحکمانہ ہدایت ہے، ممکن ہے کہ تمہاری جذباتیت کا فائدہ اٹھا کر کوئی بھی تم پر حملہ کر سکتا ہے۔“

”ایک ڈریگن اور کچھ جمل مانسوں کے علاوہ کسی نے بھی اب تک مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔“ ہیری نے جواب دیا۔

”مجھے پرواہ نہیں ہے.....“ سیریس کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ ”مجھے تب تک چین نہیں ملے گا جب تک ان مقابلوں کا سلسلہ ختم

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

439

نہیں ہو جائے گا اور ایسا جوں میں ہی ہو گا اور یاد رکھنا..... تم لوگ آپس میں میرے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے مجھے سنو فلس کے نام سے بلا نا..... ٹھیک ہے؟“

اس نے ہیری کو خالی نیپکن اور بوتل واپس دے دی۔ پھر وہ لوگ بک بیک کو تھپتھپا کرال وداع کرنے لگے۔

”میں ہاگس میڈ قصبے کی سرحد تک تم لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں۔ دیکھتا ہوں شاید کہیں سے کوئی اور اخبار کوڑے کی ٹوکری میں پڑا مل جائے۔“ سیر لیں بولا۔ غار سے نکلنے سے پہلے ہی وہ بڑے کالے کتے میں روپ میں بدل گیا۔ پھر وہ اس کے ساتھ پہاڑ سے نیچے اترے اور پھر میلی زمین پر چلنے لگے۔ بالآخر وہ قصبے کی سیڑھیوں تک پہنچ گئے۔ یہاں سیر لیں نے ان سب کو اپنا سر تھپتھپانے دیا اور پھر وہ قصبے کی ہیرونی سرحد کی طرف مڑ کر دوڑتا ہوا ان کے نظروں کے سامنے سے اوچھل ہو گیا۔ ہیری، رون اور ہر ماں تی ہاگس میڈ کی ذیلی سڑک پر چلنے لگے اور پھر مرکزی سڑک سے مڑ کر ہو گورٹس کی طرف بڑھ گئے۔

”کیا معلوم! پرسی کو کراوچ کے بارے میں یہ سب معلوم ہے یا نہیں؟“ رون نے کہا جب وہ سکول کے پاس پہنچ گئے تھے۔

”لیکن شاید اس سے پرواہ نہیں ہوگی..... شاید اس وجہ سے وہ کراوچ کو اور زیادہ پسند کرنے لگے گا۔ ہاں! پرستی کو قوانین سے محبت ہے۔ وہ تو یہی کہے گا کہ کراوچ نے اپنے بیٹے کیلئے بھی قوانین سے انحراف نہیں کیا۔“

”پرسی کبھی بھی اپنے گھرانے کے فرد کو روح کھچڑوں کے حوالے نہیں کرے گا۔“ ہر ماں نے سنجدیگی سے جواب دیا۔

”کیا معلوم؟“ رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ”اگر اسے کبھی لگا کہ ہم اس کے مستقبل کی راہ میں رکاوٹ بن گئے ہیں..... دیکھو وہ امنگوں کے پیچھے بہت پر جوش ہے۔“

وہ پھر کی سیڑھیاں چڑھ کر ہیرونی ہال میں پہنچے جہاں رات کے کھانے کی مہک بڑے ہال سے تیرتی ہوئی ان کی طرف آرہی تھی۔

”بیچارہ سنو فلس!“ رون نے تیز تیز سانسیں لیتے ہوئے کہا۔ ”ہیری! وہ تم سے سچ مجھ بہت پیار کرتا ہے..... ذرا سوچو تو سہی، وہ چوہے کھا کر اپنا پیٹ بھر رہا ہے.....“



اٹھائیسوال باب

## مسٹر کراوچ کی دیوانگی

اتوار کی صحیح ناشتے کے بعد ہیری، رون اور ہر ماہنی الگ گھر پہنچے۔ وہ سیر لیس کی تجویز کے مطابق پرسی کو خط بھی کریے پوچھنا چاہ رہے تھے کہ کیا اس نے مسٹر کراوچ کو حال ہی میں دیکھا ہے۔ انہوں نے ہیڈوگ کا انتخاب کیا کیونکہ انہوں نے اسے کافی عرصے سے کوئی کام نہیں دیا تھا۔ جب وہ الگ گھر کی کھڑکی سے اڑ کر ان کی نظر وہ تو اس کے بعد وہ ڈوبی کو اس کے نئے موزے دینے کیلئے نیچے باور پی خانے میں جا پہنچے۔

گھر یلو خرسوں نے بہت خوش ہو کر ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے سرخم کر کے انہیں تنظیمی سلام پیش کیا اور پھر ان کیلئے چائے بنانے کیلئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ڈوبی ہیری کے دیئے ہوئے تختے کو دیکھ کر پھولے نہ سمایا۔

”ہیری پوٹر نے ڈوبی پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔“ دوہ چیخ کر بولا اور اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے نکلنے والے موٹے موٹے آنسو پوچھنے لگا۔

”تم نے گل پھٹ پودے سے میری جان بچائی ہے ڈوبی!“ ہیری نے کہا۔

”کیا یہ چاکلیٹی پیسٹری مل سکتی ہے؟“ رون نے مسکراتے اور سر جھکاتے ہوئے کہا۔ وہ ان گھر یلو خرسوں کی طرف دیکھ رہا تھا جو ان کے گرد حلقہ بنائے کھڑے تھے۔

”تم نے ابھی ابھی ناشتہ کیا ہے رون؟“ ہر ماہنی نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا لیکن چار گھر یلو خرس چاکلیٹی پیسٹری سے بھری ہوئی بڑی سفید پلیٹ پل بھر میں وہاں لے آئے۔

”ہمیں سنو فلس کو بھینے کیلئے بھی کچھ سامان چاہئے؟“ ہیری بڑ بڑا ایسا۔

”یہ اچھا خیال ہے.....“ رون نے مسکرا کر کہا۔ ”پگ کو کرنے کیلئے کوئی کام تو دینا ہی چاہئے۔ تم لوگ ہمیں کھانے پینے کا تھوڑا اضافی سامان بھی دے سکتے ہو کیا؟“ اس نے اپنے گرد کھڑے گھر یلو خرسوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ انہوں نے خوشی سے سر ہلا کر کھانے پینے کا سامان لینے کیلئے چل دیئے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

441

”ڈوبی! ونکی کہاں ہے؟“ ہر مائی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ونکی وہیں اپنے آتشدان کے پاس ہی ہے مس!“ ڈوبی نے آہستگی سے کہا اور اس کے کان تھوڑے لٹک گئے۔

”اوہ خدا یا.....“ ہر مائی نے ونکی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ہیری نے بھی آتشدان کی طرف دیکھا۔ ونکی اسی سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی جس پر وہ پچھلی مرتبہ بیٹھی ہوئی دکھائی دی تھی لیکن اس کے کپڑے اتنے گندے ہو چکے تھے کہ وہ اپنے پیچھے دھوئیں سے سیاہ ہوئی اینٹوں کے نیچ آسانی سے دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے لگتا تھا کہ انہیں دھونے کی نوبت ہی نہیں آپائی تھی۔ اس کے ہاتھ میں بڑی بیسرا کی بوتل تھی اور وہ اپنے سٹول پر بیٹھی ہوئی آگے پیچھے بچکو لے کھا رہی تھی۔ انہیں دیکھتے ہی اس نے بہت تیز پہنچ لی۔

”ونکی آج کل دن میں چھ بولیں چڑھا رہی ہے۔“ ڈوبی نے ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن بڑی سرگوشی میں تو نہ نہیں ہوتا ہے۔“ ہیری نے جیرانگی سے کہا۔

”سر! گھر بیلو خرسوں کیلئے یہ بہت بڑا نشہ ہوتا ہے۔“ ڈوبی نے اپنا سر ہلا کر بتایا۔

ونکی نے ایک بار پھر بچکی لی، جو گھر بیلو خرس رون کیلئے چاکلیٹی پیسٹریاں لائے تھے، انہوں نے ونکی پر غصیلی نظریں ڈالیں اور پھر وہ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

”ونکی بے حد مایوس ہے سر۔ وہ مسٹر کراوچ کی جدائی میں ہر دم ترپتی رہتی ہے، ہیری پوٹر!“ ڈوبی نے دُکھ بھری آواز میں پھسپھساتے ہوئے کہا۔ ”ونکی اپنے گھرو اپس جانا چاہتی ہے۔ وہ ابھی تک مسٹر کراوچ کو ہی اپنا مالک تصور کرتی ہے سر۔ اور وہ ڈوبی کی یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہے کہ اب پروفیسر ڈبل ڈوراں کے مالک ہیں.....“

”سنو ونکی!“ ہیری نے کہا اس کے دماغ میں اچانک ایک بات آئی تھی اور وہ ونکی سے بات کرنے کیلئے آگے جھک گیا۔ ”سنو!“ تمہیں پتہ ہے کہ مسٹر کراوچ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے سفری قی مقابلوں میں آنا چھوڑ دیا ہے.....“

ونکی نے آنکھیں جھپکیں، اس کی بڑی بڑی پتلیاں ہیری کے چہرے پر جنم گئی تھیں پھر وہ تھوڑا سا لہرائی اور خوابیدہ آواز میں بولی۔

”مالک نے آنا..... بچ..... چھوڑ دیا ہے؟“

”ہاں!“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”ہم نے انہیں مقابلوں کے پہلے ہدف کے بعد سے نہیں دیکھا ہے۔ روزنامہ جادوگر میں یہ خبر چھپی ہے کہ وہ بیمار ہیں۔“

”مالک..... بچ..... بیمار ہیں؟“ ونکی پھر سے تھوڑا لہرائی اور ہیری کو گھورنے لگی۔ ان کے نچلے ہونٹ کیکپانے لگے۔

”لیکن ہمیں اس بات پر یقین نہیں ہے۔“ ہر مائی نے جلدی سے کہا۔

”مالک کو اپنی..... ونکی..... بچ..... ونکی کی ضرورت ہے۔“ ونکی سک کر بولی۔ ”مالک..... بچ..... اکیلے سب کچھ..... بچ.....“

نہیں سنبھال سکتے.....”

”باتی لوگ بھی تو ان کے گھر میں کام کرتے ہیں.....!“ ہر ماہنی نے چڑتے ہوئے کہا۔

”ونکی..... بیچ ..... مسٹر کراوچ کے لئے صرف گھر کا کام ہی نہیں کرتی تھی.....“ ونکی نے غصے سے کہا۔ وہ اب پہلے سے بھی زیادہ ہچکو لے کھانے لگی تھی جس وجہ سے اس کے داغ دار چولی پر بڑی سر چھک گئی۔ ”مالک ..... بیچ ..... ونکی پر اپنے سب سے اہم ترین ..... بیچ ..... سب سے خفیہ رازوں کیلئے ..... بیچ ..... بھروسہ کرتے تھے .....“

”کیسے راز .....؟“ ہیری نے پوچھا۔

لیکن ونکی نے بہت تیزی سے اپنا سر ہلا�ا جس سے اسے پر اور بڑی سر چھک گئی۔

”ونکی اپنے مالک ..... بیچ ..... کے راز چھپا کر رکھتی ہے۔“ اس نے جھوٹتے ہوئے سر ہلاکر کہا۔ وہ اب بہت بڑی طرح سے لہرا رہی تھی اور اپنی آنکھیں چڑھا کر ہیری کو گھور رہی تھی۔ ”آپ ..... بیچ ..... جاسوسی کر رہے ہیں ..... ہے نا؟“

”ونکی کو ہیری پوٹر کے بارے میں اس طرح نہیں کہنا چاہئے۔“ ڈوبی نے غصے سے چینختے ہوئے کہا۔ ”ہیری پوٹر بہادر ہیں، نیک دل انسان ہیں اور ہیری پوٹر جاسوس نہیں ہیں .....“

”وہ جاسوسی کر رہے ہیں ..... بیچ ..... میرے مالک کی بھی اور خفیہ رازوں کو ..... بیچ ..... جانا چاہتے ہیں ..... بیچ ..... ونکی ایک اچھی گھریلو خر ہے ..... بیچ ..... ونکی اپنا منہ بند رکھ سکتی ہے ..... بیچ ..... لوگ اس کے راز جانا چاہتے ہیں ..... بیچ !“ ونکی کی پلکیں بند ہو گئیں اور پھر وہ اچانک کچھ کہے بغیر اپنے سٹول سے نیچے لڑھک گئی اور فرش پر گر کر بے ہوش ہو گئی۔ اس کے حلق سے تیز تیز خراٹوں کی سی آوازیں نکلنے لگیں۔ بڑی سر ہلاکتی کی خالی بوتل پتھر کے فرش پر لڑھک ان سے دور چلی گئی تھی۔

نصف درجن کے قریب گھریلو خر جلدی سے وہاں آگئے اور انہوں نے ونکی پر حقارت سے نظریں ڈالتے ہوئے اسے سیدھا کر کے لٹایا۔ ایک گھریلو خر نے لڑھکی ہوئی بوتل اٹھا لی۔ باقی گھریلو خرسوں نے چوڑے خانوں والے چھاپے کے ایک میز پوشاں سے ونکی کو ڈھانپ دیا اور اس کے سروں کو اس کے بدن کے نیچے پھنسا دیا تاکہ وہ پوری طرح سے چھپ جائے۔

”سر اور مس ! آپ نے جو سب دیکھا اس کیلئے ہمیں بے حد افسوس ہے۔“ پاس کھڑے ایک گھریلو خر نے اپنا سر ہلاتے ہوئے اور بہت شرمندگی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ ”ہمیں امید ہے کہ آپ ونکی کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے ہمیں مورود ادا زام نہیں ٹھہرائیں گے اور نہ ہی ہمیں ایسا سمجھیں گے .....“

”وہ غمگین ہے۔“ ہر ماہنی نے چڑتے ہوئے کہا۔ ”تم لوگ اسے ڈھانپنے کے بجائے اس کی دلجوئی کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟“

”معاف کیجئے مس !“ گھریلو خر نے ایک بار پھر سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ”جب کام ادھورے پڑے ہوں اور مالکوں کی خدمت کرنا مقصد ہوتا گھریلو خر کو غمگین ہونے کا کوئی حق نہیں ہے۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

443

”اُف خدا کیلئے.....“ ہر ماں غصے سے چھپی۔ ”تم سبھی میری بات سنو! تمہیں بھی غمکن ہونے کا اتنا ہی حق حاصل ہے جتنا کہ جادوگروں کو ہے۔ تمہیں تخواہ، چھٹیاں اور عمدہ کپڑے پہننے کا پورا پورا حق ہے۔ تمہیں ہر وقت دوسروں کی غلامی میں ہی نہیں جتے رہنا چاہئے..... ڈوبی کی طرف دیکھو!“

”مس! آپ مہربانی کر کے ڈوبی کو اس معاملے کے نیچ میں مت گھسیٹھیں۔“ ڈوبی نے جلدی سے کہا۔ اچانک اس کا رنگ اڑا ہوا دکھائی دینے لگا تھا۔ باور پچی خانے میں موجود سبھی گھر یلو خرسوں کے چہروں سے مسکراہٹ یکجنت غائب ہو گئی۔ وہ سب اچانک ہر ماں کی طرف ایسے دیکھنے لگے جیسے وہ کوئی پاگل اور خطرناک اڑکی ہو۔

”ہم آپ کا مطلوبہ کھانے پینے کا سامان لے آئے ہیں۔“ ہیری کے پہلو میں کھڑے ایک گھر یلو خرس نے جلدی سے کہا اور ہیری کی طرف روست ران کا بڑا پیکٹ، ایک درجن کیک اور کچھ بچلوں سے بھرا ہوا تھیلا بڑھا دیا اور سپاٹ آواز میں بولا۔

”الوداع.....“

گھر یلو خرس ہیری، رون اور ہر ماں کو گھیر کر کھڑے ہو گئے اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے انہیں باور پچی خانے سے باہر دھکیلنے لگے۔

”موزوں کیلئے بہت بہت شکریہ ہیری پوٹر!“ ڈوبی نے انگیٹھی کے پاس سے کسی قدر پریشان ہوتے ہوئے چلا کر کہا۔ وہ اب ورنی پر ڈھکے ہوئے میز پوش کے قریب ہی کھڑا تھا۔

”تم نے اپنا منہ بند کیوں نہیں رکھا ہر ماں؟“ رون نے غصیلے لمحے میں کہا۔ جب ان کے پیچھے سے باور پچی خانے کا دروازہ زور دار آواز میں بند ہو گیا تھا۔ وہ اب ہمیں باور پچی خانے میں نہیں گھسنے دیں گے۔ ہم ورنی سے کراوچ کے بارے میں اور معلومات اگلوں سکتے تھے۔“

”اوہ! جیسے تمہیں اس کی بڑی پرواہ تھی!“ ہر ماں نے طنزیہ لمحے میں طعنہ مارا۔ ”تم تو وہاں صرف کھانے پینے کا سامان لینے کیلئے جاتے ہو.....“

اس کے بعد پورا دن ماحول چڑچڑا ہی رہا۔ رون اور ہر ماں ہال میں اپنا ہوم ورک کرتے ہوئے ایک دوسرے پر طنزوں کے اتنے نشرت چلاتے رہے کہ ہیری کو کوفت ہونے لگی۔ اس شام وہ اکیلا ہی سیر لیں کیلئے کھانے پینے کا سامان لے کر الو گھر پہنچا۔

پگ وجیوں اس قدر چھوٹا تھا کہ وہ روست ران کو تنہا پہاڑ پر لے جانے کی بات تو دور رہی وہ اسے کسی بھی صورت اٹھا بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ہیری کو سکول کے دو کٹیلی آوازوں سے شور چھاتے ہوئے الاؤں کی مد لینا پڑی۔ شام کے دھنڈ لکے میں اڑتے ہوئے وہ بہت عجیب دکھائی دے رہے کیونکہ ان تینوں نے مل کر ایک بڑا پیکٹ اٹھا کر کھا تھا۔ ہیری کھڑکی کی چوکھٹ پر جھک گیا۔ اس نے باہر میدان کی طرف دیکھا پھر اس نے تاریک جنگل میں سرسراتے درختوں کے نیچے بیا کس بیٹن کی بڑی بکھی اور جھیل میں

ہپکو لے بھرتے ہوئے ڈرم سٹر انگ کے جہاز کے پال کی طرف دیکھا۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے کی چمنی سے اڑتے دھوئیں کے درمیان اسے ایک شکرے جیسا الہ دکھائی دیا۔ وہ پھر پھر اتنا ہوا سکول کی طرف آیا اور الگھر کے چاروں طرف چکر کاٹ کر آنکھوں سے اوچھل ہو گیا۔ ہیری کی نگاہ ہیگرڈ کے جھونپڑے سے ہوتی ہوئی آگے پڑی تو اسے ہیگرڈ دکھائی دینے لگا جو اپنے جھونپڑے سے کچھ فاصلے پر پھاؤڑے کی مدد سے زمین کی کھدائی کر رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ جانے کیا کر رہا ہو گا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سبزیوں کا کوئی نیا باعث پہنچ بنانے کا سوچ رہا ہو گا۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے بیاوس بیٹن کی بگھی کا دروازہ کھلا اور میڈم میکسیم اس میں سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی ہیگرڈ کے قریب پہنچ گئیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ ہیگرڈ اپنے کام میں مشغول رہا اور سر جھکائے ان کے سوالوں کا جواب دیتا رہا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ میڈم میکسیم کے ساتھ گفتگو کرنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لے رہا تھا اس لئے میڈم میکسیم جلد ہی اپنی بگھی کی طرف لوٹ گئی تھیں۔

ہیری گری فنڈر ہال میں جا کر رون اور ہر ماٹنی کی جھک جھک نہیں سننا چاہتا تھا اس لئے وہ ہیگرڈ کو کھدائی کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ جب تک کہ انہیں اس قدر نہیں پھیل گیا کہ اسے ہیگرڈ کا ہیولا بھی دکھائی دینا بند ہو گیا۔ الگھر میں ہوئے ہوئے الوب بیدار ہو گئے اور جیخ کر کلکاریاں بھرتے ہوئے تاریک جنگل کی طرف جانے لگے۔

☆☆☆☆

اگلے دن کی صبح ناشتے کے وقت تک رون اور ہر ماٹنی کے روئے میں خاصا فرق پڑ چکا تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اطمینان نصیب ہوا۔ اسے یہ دیکھ کر بھی خوشی ہوئی کہ رون کی پیش گوئی صحیح ثابت نہیں ہوئی تھی۔ رون نے کہا تھا کہ ہر ماٹنی نے گھر بیلو خرسوں کا دل دکھا کر ناراض کر دیا ہے، اس لئے وہ گری فنڈر کی میز پر خراب کھانے ہی بھیجیں گے۔ بہر حال، ڈبل روٹی، انڈے اور مچھلی کے قندے ہمیشہ کی طرح لذیذ اور مزیدار ہی تھے۔

جب الوداک لے کر آئے تو ہر ماٹنی نے اشتیاق سے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ اسے کسی چیز کی آمد کی امید تھی۔

”پرسی کا جواب اتنی جلدی کیسے آسکتا ہے؟“ رون نے ہنھویں تان کر کہا۔ ”ہم نے ہیڈوگ کوکل ہی تو بھیجا ہے.....“  
”نہیں یہ بات نہیں ہے۔“ ہر ماٹنی نے ہنس کر کہا۔ ”میں نے روز نامہ جادو گر لگو والیا ہے۔ مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ ہمیں ہر خبر سلے درن والوں سے ہی ملے۔“

”یہ اچھا سوچا تم نے.....“ ہیری نے بھی اوپر اڑتے ہوئے الوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”سنو ہر ماٹنی! مجھے لگتا ہے کہ تمہاری قسمت اچھی ہے.....“

لیکن اسی وقت ایک بڑا بھورا الہ ہر ماٹنی کی طرف اڑ کر آتا دکھائی دیا۔ ہر ماٹنی نے مایوسی سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”وہ اخبار

لے کر نہیں آیا ہے....."

لیکن اسے جیرانی ہوئی جب بھورا الٰو اسی کی پلیٹ کے سامنے اتر گیا۔ اس کے ٹھیک پیچھے چار کڑیں الٰو، ایک بھورا الٰو، ایک دھاری دار الٰو بھی ہر ماہنی کے سامنے اترنے لگے۔

"تم نے کتنے اخبار لگوائے ہیں ہر ماہنی.....؟" ہیری نے ہر ماہنی کی پلیٹ کو اٹھاتے ہوئے کہا جو الٰوں کے جھرمٹ کی وجہ سے کسی بھی وقت گر سکتی تھی کیونکہ وہ سبھی الٰو ہر ماہنی کے پاس پہنچ کر اسے سب سے پہلے اپنا خط دینے کی کوشش کر رہے تھے اور آپس میں دھکم پیل مچار ہے تھے۔

"آخر معاملہ کیا ہے؟" ہر ماہنی نے بھورے الٰو کا خط کھول کر اسے پڑھتے ہوئے کہا۔ "اوہ!....." وہ چونکی اور پھر اس کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

"کیا ہوا.....؟" رون نے جلدی سے پوچھا۔

"یہ تو..... اوہ! یہ تو بہت حماقت والی بات ہے....." اس نے خط ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس خط کو ہاتھ سے نہیں لکھا گیا تھا بلکہ روزنامہ جادوگر کے چھپے حرفوں سے کاٹ کر بنایا گیا تھا۔

"تم بری اڑکی ہو۔ ہیری پوٹر کو تم سے اچھی اڑکی مل جائے گی۔ مالگو! تم جہاں سے آئی ہو وہیں واپس چلی جاؤ۔"

"سارے خط ایسے ہی ہیں۔" ہر ماہنی متوضع لمحے میں بولی۔ وہ ایک کے بعد ایک خط کھول رہی تھی۔ ہیری پوٹر کو تم سے اپھی لڑکی مل جائے کی..... تمپن تو مینڈک کے انٹے میں ڈال کر ابالنا پاہیے..... میسر سامنے ہوتی تو تمہرا پھرہ ڈائن جیسا بنا دیتی،....." اووچ....."

اس نے جیسے ہی آخری لفافہ کھولا۔ پڑول جیسی بدبو والا زردی مائل سبز مائع اس کے ہاتھوں پر گر گیا اور اگلے ہی لمحے بڑے سرخ پھوٹے اس کے ہاتھوں سے ابھر آئے۔

"املبونڈ کا عرق....." رون نے لفافے کو بڑی احتیاط سے اٹھا کر سو نگھتے ہوئے کہا۔

"اوہ!" ہر ماہنی کے منہ سے سسکی نکلی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس نے جلدی سے اپنے نیکپن سے ہاتھ پوچھنے کی کوشش کی لیکن اب تک اس کی انگلیاں سوچ گئی تھیں اور ان پر بڑے بڑے پھوٹے ابھرتے جا رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس نے موٹے دستانے پہن رکھے ہوں۔

"بہتر یہی ہوگا کہ تم فوراً ہسپتال چلی جاؤ۔" ہیری نے جلدی سے کہا، جب ہر ماہنی کے چاروں طرف سے الٰو واپس اُڑ گئے تھے۔ "ہم پروفیسر سپراوٹ کو بتا دیں گے کہ تم ہسپتال میں ہو....."

"میں نے اسے خبردار کیا تھا۔" رون نے کہا جب ہر ماہنی اپنے ہاتھوں کو چھپاتے ہوئے تیزی سے بڑے ہال سے باہر نکل گئی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

446

تھی۔ ”میں نے اسے خبردار کیا تھا کہ وہ ریٹا سٹیکر کے ساتھ مت الجھے..... اس کی طرف دیکھو!“ اس نے خطوط میں سے ایک خط کو پڑھا جنہیں ہر ماں اپنے پچھے چھوڑ گئی تھی۔ ”میں نے ’ہفت روزہ جادوگر نیاں‘ میں پڑھا ہے کہ تم کس طرح ہبہ دی پوٹر کو دھوکا دے رہی ہو۔ اس لڑکے نے پہلے ہیں بہت مصیتیں بھیلی ہیں۔ جیسے ہیں مجھے کوئی بڑا لفافہ ملے گا تو میں جلد ہیں تمہیں سبق سکھانے کیلئے ایک بھیانک جادوئی لعنت بھیبوں کی، انتظار کرنا..... اسے اب ان چیزوں سے نجح کر رہنا پڑے گا۔“ ہر ماں جڑی بوٹیوں کے علوم کی کلاس میں نہیں آتی۔ جب ہیری اور رون گرین ہاؤس سے نکل کر جادوی جانداروں کی دیکھ بھال والی کلاس کی طرف جانے لگے تو انہوں نے دیکھا کہ ملفوائے، کریب اور گول سکول کی پتھریلی سیڑھیاں نیچے اتر رہے تھے۔ پینسی پارکنسن سلے درن کی بڑیوں کے گینگ کے ساتھ ان کے پچھے پچھے کھسر پھسر کرنے میں مصروف تھی اور نجح نجح میں کھلکھلا کر ہنس بھی رہی تھی۔ ہیری کو دیکھتے ہی پینسی چلا آئی۔

”پوٹر! کیا تمہاری محبت سے تمہارا جھگڑا ہو گیا ہے؟ وہ ناشتے کی میز پر اتنی پریشان کیوں تھی؟“

ہیری نے اس کی بات پر توجہ دینا ضروری نہیں سمجھا۔ وہ اسے یہ جاننے کا موقعہ بالکل نہیں دینا چاہتا تھا کہ ہفت روزہ جادوگر نیاں کے اس ادارے نے ان کیلئے کتنی گھمبیر مشکل کھڑی کر دی تھی۔

ہیگرڈ نے انہیں گذشتہ کلاس میں بتا دیا تھا کہ یک سنگھے کا سبق اب ختم ہو گیا ہے۔ وہ اپنے جھونپڑے سے باہر نکل کر ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے پیروں کے پاس نئے صندوق کھل رکھے تھے۔ صندوق دیکھ کر ہیری کا دل ڈوب گیا..... کہیں پھر سے انہیں دھماکے دار سفر طوں سے پالا تو نہیں پڑنے والا ہے۔ کہیں انہیں دوبارہ گھمانا اور نگہداشت کرنے کا کام تو نہیں سونا پاجائے گا؟

لیکن جب وہ اتنی نزدیک پہنچ گیا کہ وہ صندوقوں کے اندر جھانک سکے تو اس نے دیکھا کہ اس میں لمبی تھوڑی والے روئیں دار جانور تھے، جن کا رنگ کالا تھا اور ان کے الگ پنجھے پھاؤڑے کی طرح چوڑے اور گھرے تھے۔ وہ طباۓ کی طرف پلکیں جھپکا کر دیکھ رہے تھے اور اتنے ساروں لوگوں کو اپنے سروں پر دیکھ کر کسی قدر پریشان بھی دکھائی دے رہے تھے۔

”یہ طلاشرنی ہیں۔“ ہیگرڈ نے جوشیلی آواز میں انہیں بتایا جب وہ سب اس کے قریب پہنچ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ”یہ عموماً میں کے اندر گھر ای میں رہتے ہیں اور دفن خزانوں کے آس پاس پائے جاتے ہیں۔ انہیں چمکیلی چیزیں نہایت پسند ہیں..... دیکھو!“ اسی لمبے ایک طلاشرنی نے صندوق سے اچھل کر پینسی پارکنسن کی کلائی پکڑنے کی کوشش کی جس پر چمکتی ہوئی نقری گھڑی بندھی ہوئی تھی۔ وہ چھینتی ہوئی صندوق سے کئی قدم پچھے ہٹ گئی۔

”یہ خزانہ ڈھونڈنے میں بہترین معاون ثابت ہوتے ہیں۔“ ہیگرڈ نے مسکرا کر بتایا۔ ”ہم نے سوچا کہ آج ہم تمہیں ان کے ساتھ کچھ کھیل کو دکامان فراہم کریں۔ اُدھر دیکھو؟“ اس نے حال ہی میں کھدی ہوئی خستہ زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ بالکل وہی جگہ تھی جسے ہیری نے الگ ہر سے کل شام کو ہیگرڈ کو وہاں کی کھدائی کرتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اب یہ بالکل ہموار دکھائی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

447

دے رہی تھی۔ ”ہم وہاں سونے کے کچھ سکوں کو دن کر دیا ہے جس کا طلاشرنی سب سے زیادہ سکے ملاش کر کے لائے گا، ہم اسے انعام دیں گے۔ بس اپنی تمام قیمتی چیزوں کو جسم سے الگ کر کے اپنے اپنے بستوں میں ڈال دو اور انہیں ایک طرف رکھ دو۔ پھر اس صندوق سے ایک ایک طلاشرنی پکڑو اور اسے اپنے جسم کی مہک سونگھا کر چھوڑ دو۔“

ہیری نے اپنی گھری اتاری جو وہ صرف عادت کے باعث اس کی کلائی پر بندھی ہوئی تھی کیونکہ وہ تو کافی عرصے سے بند پڑی ہوئی تھی۔ اس نے گھری اپنی جیب میں رکھ لی اور پھر ایک طلاشرنی کو صندوق میں سے اٹھایا۔ وہ مرغی جتنا بڑا تھا اور دیکھنے میں کیوں جیسا ہی لگتا تھا۔ طلاشرنی نے اپنی لمبی تھوڑتھی سے ہیری کے کان چبانے کی کوشش کی اور پھر مجسس ہو کر اسے سونگھا۔ اس کا جسم تجھ مج بے حد ملائم اور نرم تھا۔

”“ابھی رکو..... ہیگر ڈنے صندوق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یہاں تو ایک طلاشرنی باقی بچا ہے..... کون آج کلاس میں نہیں آیا ہے؟..... ہر ماہنی کہاں ہے؟“

”وہ ہسپتال میں ہے.....“ رون نے جلدی سے بتایا۔

”ہم بعد میں اس بارے میں تم سے بات کریں گے۔“ ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا کیونکہ پینسی پارکنسن دلچسپی سے ان کی بات سن رہی تھی۔

جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں پہلے انہیں کبھی اتنا مزہ نہیں آیا تھا۔ طلاشرنی واقعی دلچسپ اور شراری تھے۔ وہ زمین کی مٹی میں اتنی آسانی سے اوپر پینچھے ہو رہے تھے جیسے وہ مٹی نہ ہو بلکہ پانی ہو۔ ہر طلاشرنی لوٹ کر اسی طالب علم کے پاس ہی آتا تھا جس نے اسے چھوڑا تھا۔ طلاشرنی ہر مرتبہ لوٹنے پر اپنے مالک کو ایک ایک سونے کا سکہ تھما دیتا تھا اور پھر دوبارہ اپنے کام کیلئے روانہ ہو جاتا تھا۔ رون کا طلاشرنی تو ان سے سب سے زیادہ پھر تیلا اور ہوشیار نکلا۔ وہ نے جلدی رون کی گود سونے کے سکوں سے بھر ڈالی تھی۔

”کیا انہیں پالا جا سکتا ہے ہیگر ڈنے؟“ رون نے اشتیاق بھرے لبھ میں کہا۔ وہ ان سے کافی متاثر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا طلاشرنی ایک بار پھر سکہ تھما کرز میں میں غوطہ لگاتے ہوئے گھس گیا تھا اور اس نے اپنے پیچھے کافی دھول اڑائی تھی جو رون کے چونے پر تیزی سے گرنے لگی۔

”تمہاری می اس سے قطعی خوش نہیں ہوں گی رون!“ ہیگر ڈنے ہنسنے ہوئے کہا۔ ”طلاشرنی پورے گھر کو لمحوں میں بر باد کر دیتے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ انہوں نے اب تک سارے سکے نکال لئے ہوں گے۔“ اس نے طلاشرنیوں کو زمین میں غوطہ کھاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ”ہم نے صرف پانچ سو سکے ہی دفن کئے تھے..... اوہ لو! ہر ماہنی بھی آگئی.....“

ہر ماہنی گھاس کے میدان کو عبور کرتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں پر موٹی موٹی پیاس بندھی ہوئی تھیں۔ وہ کافی رنجیدہ دکھائی دے رہی تھی۔ پینسی پارکنسن اسے کافی غور سے دیکھ رہی تھی، شاید وہ اصل بات جاننے کیلئے بے چین تھی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

448

”چلواب تم سب ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تم نے کسی کارکردگی دکھائی ہے؟“ ہیگرڈ نے کہا۔ ”اپنے اپنے سکوں کی لگنٹی کرو اور سکے چرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا گول!“ اس کی بلی جیسی آنکھیں سکڑ گئیں اور وہ گول کو دیکھنے لگیں۔ ”یہ سب مایا سکے ہیں، ایک گھنٹے بعد یہ خود بخود غائب ہو جائیں گے۔“

گول نے خجالت بھرے انداز میں اپنی جیسیں خالی کر دیں اور کافی چڑچڑا دکھائی دینے لگا۔ گنتی کرنے پر پتہ چلا کہ رون کا طلاشرنی سب پر سبقت لے گیا تھا، اس لئے ہیگرڈ نے اسے وعدے کے مطابق انعام کے طور پر ہنسی ڈیوس کی بہت بڑی چاکلیٹ تھما دی۔ میدان کے پار دو پھر کے کھانے کیلئے گھنٹی نج اٹھی۔ کلاس کے باقی طلباء جو شیلے انداز میں سکول کی طرف بھاگنے لگے۔ لیکن ہیری، رون اور ہر ماہنی وہیں رُک کر طلاشرنیوں کو صندوقوں میں ڈالنے کیلئے ہیگرڈ کی مدد کرنے لگے۔ ہیری کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ میڈم میکسیم اپنی بکھی کی کھڑکی سے جھانک کر انہیں دیکھ رہی تھیں۔

”تمہارے ہاتھوں کو کیا ہوا ہر ماہنی؟“ ہیگرڈ نے پریشانی کے عالم میں دریافت کیا۔

ہر ماہنی نے ہیگرڈ کو بتایا کہ اسے صحیح ڈھیر ساری نفرت بھرے خطوط ملے تھے ان میں ایک لفافے میں المونڈ کا عرق بھرا ہوا تھا جو اس کے ہاتھوں پر گر گیا اور وہ گھائل ہو گئی۔

”اوہ ہو..... فکر مت کرو ہر ماہنی!“ ہیگرڈ نے دھیمی آواز میں کہا اور اس کی طرف دیکھا۔ ”جب ریٹا سٹیکر نے ہماری ماں کے بارے میں لکھا تھا تو ہمیں بھی ایسے ہی خطوط آئے تھے۔ جن میں لکھا تھا..... تو تم ایک دیو ہو اور تمہیں تو موت کے گھاٹ اتار دینا چاہئے..... تمہاری ماں نے کئی معصوم لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور اگر تم میں ذرا سی بھی شرم ہو تو تم کسی ندی میں کوکرا ب تک ڈوب گئے ہوتے..... اور بھی اسی طرح کی کلیج بنوج لینے والی باتیں بھری ہوتی تھیں۔“

”نہیں.....“ ہر ماہنی سکتے میں آگئی تھی۔

”ہاں!“ ہیگرڈ بولا اور اس نے طلاشرنیوں کے صندوقوں کو اپنے جھونپڑے کی بیرونی دیوار پر رکھ دیا۔ ”لوگ ایسی ہی بکواس لکھتے ہیں ہر ماہنی! اب اگر ایسے خطوط آئیں تو انہیں کھولنا ہی مت۔ سیدھے آتشدان میں جھونک دینا۔ میں بھی ایسا ہی کرتا تھا.....“

”تم سے آج تج پچ ایک اچھی کلاس چھوٹ گئی ہر ماہنی!“ ہیری نے ہر ماہنی سے کہا جب وہ سکول کی طرف واپس لوٹ رہے تھے۔ ”طلاشرنی خاصے دلچسپ اور شرارتی ہوتے ہیں۔“

بہر حال، رون ابھی تک ہیگرڈ کی دی ہوئی چاکلیٹ کو گھورے جا رہا تھا جیسے اس میں کوئی عجیب چیز نکلنے والی ہو۔ وہ کسی وجہ سے پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

”تمہیں کیا ہوا؟“ ہیری نے پوچھا۔ ”اس کے ذائقے میں کوئی گڑ بڑھے کیا؟“

”نہیں!“ رون سپاٹ لبھ میں بولا۔ ”تم نے مجھے سونے کے سکوں کے بارے میں پہلے کیوں نہیں بتایا؟“

## پاک سوائی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عمرہ احمد	صائمہ اکرم
نمرہ احمد	سعیدہ عابد
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر
قدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض
نگت سیما	فائزہ افتخار
نگت عبداللہ	سباس گل
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان
رفعت سراج	أم مریم

اشفاق احمد	عُشنا کوثر سردار
نسیم حجازی	نبیلہ عزیز
عنایت اللہ التمش	فائزہ افتخار
بَاشِمْ نَدِيم	نبیلہ ابرار اجہ
مُهْتَازْ مُفتَنی	آمنہ ریاض
مُسْتَصْرُخُسْین	عنیزہ سید
عَلِیْمُ الْحَق	اقراء صغیر احمد
ایم اے راحت	نایاب جیلانی

## پاک سوائی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شعاع ڈائجسٹ، آنجل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ،  
حناء ڈائجسٹ، ردا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسوسی ڈائجسٹ،  
سرگزشت ڈائجسٹ، نئے افق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کادستر خوان، مصالحہ میگزین

## پاک سوائی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کلڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابن صفی،

جاںسو سی دنیا از ابن صفی، ٹورنٹ ڈاؤن لوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براؤزر میں لکھیں یا گوگل میں پاک سوائی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

449

”کون سے سکے.....؟“ ہیری متھیر ہو کر اس کی صورت دیکھنے لگا۔

”وہ سکے جو میں نے تمہیں کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران دیئے تھے۔“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”اپنی جادوئی پیٹل کی دوربین کے بدلوں میں، تمہیں مہمانوں کے کیبین میں دیئے تھے جنہیں آرٹشی بونے ہوا میں لوگوں کی طرف اچھال رہے تھے۔ تم نے مجھے ان کے بارے بتایا کیوں نہیں؟ تم نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا کہ وہ سب غائب ہو گئے تھے.....؟“

ہیری کو ایک لمحے کیلئے رُک کر سوچنا پڑا۔ اب جا کر اسے یاد آیا کہ رون کن سکوں کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

”اوہ!“ اس نے اچانک کہا اور اس رات کے سلگین حادثہ سے یاد آگیا۔ ”مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ سکے غائب ہو گئے تھے۔ میں اپنی چھٹری کی گمشدگی کے بارے میں اتنا پریشان تھا کہ سکوں کا ذرا بھی خیال نہیں آپایا.....“ وہ سیڑھیاں چڑھ کر یہ وہی ہال میں پہنچے اور دوپھر کے کھانے کیلئے بڑے ہال میں چلے گئے۔

”کتنی عمدہ بات ہے۔“ رون نے اچانک کہا جب وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنی پلیٹ میں بھنا ہوئی مرغی کے ٹکڑے اور دہی کا مسالے دار راستہ ڈالا۔ ”اتنے زیادہ پیسے کے مالک ہونے میں کتنی عمدہ خصوصیت ہے کہ مٹھی بھروسے کے سکوں کے غائب ہونے کا پتہ ہی نہیں چلتا.....؟“

”سنو! میرے دماغ میں اُس رات بہت سی پریشان کرنے والی دوسری باتیں بھری پڑی تھیں۔“ ہیری نے ناگواری سے منہ بنا کر کہا۔ ”ہم سب ہی پریشان تھے، یاد ہے نا؟“

”میں نہیں جانتا کہ طلاشرفی کے سونے کے سکے غائب ہو جاتے ہیں۔“ رون بڑ بڑا یا۔ ”مجھے لگتا تھا کہ میں نے تمہارا حساب کتاب چکتا کر دیا ہے۔ تمہیں کرسمس پر مجھے ہیئت کا تحفہ نہیں دینا چاہئے تھا۔“

”اس بات کو بھول جاؤ.....ٹھیک ہے!“ ہیری نے سرد لبھے میں کہا۔

رون نے بھنے آلوکو اپنے کانٹے سے کچل دیا تھا اور وہ غصے بھری نظروں سے ہیری کو گھور رہا تھا۔ پھر وہ بولا۔ ”مجھے غربت سے سخت نفرت ہے۔“

ہیری اور ہر ماہنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دونوں کو ہی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس موقع پر کیا جواب دیں؟

”یہ بکواس ہے۔“ رون نے کہا جواب بھی بھنے ہوئے آلوکو کانٹے سے ملیدہ بنارہا تھا اور اس کو گھوکر دیکھ رہا تھا۔ ”میں فریڈ اور جارج کو غلط نہیں مانتا ہوں کہ وہ پیسے کمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کاش میں بھی کماپتا۔ کاش میرے پاس بھی ایک طلاشرفی ہوتا.....؟“

”اب بس کرو..... ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تمہیں اگلی کرسمس پر کیا تحفہ دینا چاہئے؟“ ہر ماہنی نے ہستے ہوئے کہا لیکن جب اس کے بعد بھی رون کی اُداسی دور نہیں ہو پائی تو وہ مزید بولی۔ ”چھوڑ و بھی رون! تمہاری حالت اور خراب ہو سکتی تھی۔ کم از کم تمہاری انگلیوں پر املبونڈ کا عرق تو نہیں گرا ہے۔“ ہر ماہنی کو اپنے چھری کانٹے کو استعمال کرنے میں بہت تکلیف ہو رہی تھی۔ اس کی انگلیاں

بہت سوچ چکی تھیں اور شدید درد کر رہی تھیں۔ ”میں اس خبیث سٹیکر سے نفرت کرتی ہوں،“ وہ تیکھی آواز میں غرائی ہوئی بولی۔ ”میں اس سے بدلہ لے کر ہی دم لوں، بھلے ہی یہ میری زندگی کا آخری کام کیوں نہ ثابت ہو.....“



اگلے ہفتے بھی ہر ماہنی کیلئے نفرت بھرے خطوط آنے کا سلسلہ جاری رہا۔ حالانکہ اس نے ہیگرڈ کے مشورے کے مطابق انہیں بالکل نہیں کھولا تھا اور سیدھا آتشدان کے حوالے کر دیا تھا لیکن اس کے بعد ہیری کے کئی پرستاروں نے خطوط پر توقف نہیں کیا بلکہ اسے غل غپڑے بھی بھیجے۔ غل غپڑہ گری فنڈر کی میز پر آ کر پھٹ جاتے اور پھر اس پر نفرت بھرے ہتک آمیز جملوں کی بوچھاڑ کر دیتے تھے، جنہیں پورے ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ سنتے تھے۔ جلوگ ہفت روزہ جادو گرنسیاں نہیں پڑھتے تھے، اب تک انہیں بھی پتہ چل گیا تھا کہ ہیری، کیرم اور ہر ماہنی کے مابین محبت بھری کہانی کیا ہے؟ ہیری کو لوگوں کو یہ بتا بتا کر تھک چکا تھا کہ ہر ماہنی اس کی محبوبہ نہیں بلکہ صرف اچھی دوست ہے۔

”اگر ہم یہ سب مل کر اسے نظر انداز کر دیں گے تو یہ خبر خود بخود ٹھنڈی پڑ جائے گی۔“ ہیری نے ہر ماہنی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ ”تم نے دیکھا تھا کہ پچھلی بار اس نے میرے بارے میں جو من گھر تکہانی لکھی تھی، اس سے لوگ جلد ہی بیزار ہو گئے تھے.....“

”میں تو صرف یہ جانتا چاہتی ہوں کہ اس نے ہماری نجی گفتگو کیسے سن لی جبکہ اسے میدان میں آنے کی کڑی ممانعت تھی؟.....“ ہر ماہنی غصے سے آگ بگلا ہوتی ہوئی بولی۔

ہر ماہنی تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں چھٹی کے بعد بھی تھوڑی دریتک اندر ہی رُکی رہی۔ وہ پروفیسر موڈی سے کچھ پوچھنا چاہتی تھی، جب باقی کے طلباء باہر نکلنے کیلئے بہت بے تاب تھے۔ آج پروفیسر موڈی نے سفاک کٹ دار سے بچاؤ کی سخت تکلیف دہ ریاضت کروائی تھی، جس سے کئی طلبہ اپنے جسم پر لگی اندر ونی چوٹوں کو ابھی تک سہلار ہے تھے۔ ہیری کو کان اینٹھنے کا اتنا برا دورہ پڑا تھا کہ کلاس سے باہر نکلتے ہوئے وہ اپنے کان پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

”دیکھو یٹا سٹیکر نے یقینی طور پر غیبی چوغہ بالکل نہیں پہنا ہوا تھا۔“ ہر ماہنی پانچ منٹ بعد ہانپتی ہوئی باہر آئی۔ وہ ہیری اور رون سے یہ ورنی ہال میں آمدی تھی۔ اس نے ہیری کا ہاتھ اس کے اینٹھنے کاں سے دور ہٹا دیا تاکہ وہ اس کی بات سن سکے۔ ”موڈی کا کہنا ہے کہ انہوں نے اسے دوسرے ہدف کے دوران جھوٹ کی میز پر یا جھیل کے آس پاس منڈلاتے بالکل نہیں دیکھا تھا.....“

”ہر ماہنی! اس معاملے کو اب چھوڑ دو بس!“ رون نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

”کبھی نہیں!“ ہر ماہنی ضد کرتے ہوئے غرائی۔ ”میں یہ جانتا چاہتی ہوں کہ اس نے میری اور کٹر کی باتیں کیسے سنیں اور اسے ہیگرڈ کی ماں کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟“

”شاید اس نے مائیکروفون کا استعمال کیا ہو ہر ماہنی!“ ہیری آہستگی سے بولا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

451

”مائکروفون.....؟“ رون کو یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ ”.....یہ کیا ہوتا ہے؟“  
ہیری اسے چھپائے گئے مائکروفون اور ریکارڈنگ ٹیپ کے بارے میں بتانے لگا، جسے سن کر رون کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔

”کیا تم دونوں ہو گوڑس ایک مطالعہ نامی کتاب کبھی نہیں پڑھو گے؟“ ہر ماں نے ہیری کی بات کا ٹیٹھے ہوئے نیچ میں کہا۔  
”اس سے کیا فائدہ ہوگا؟“ رون نے منہ بنایا کہا۔ ”تم نے پوری کتاب چاٹ رکھی ہے، جب ضرورت پڑے گی تو ہم تم سے پوچھ لیں گے۔“

”مالکوں کے ہاں جادو سے ہٹ کر جتنی بھی چیزیں استعمال ہوتی ہیں یعنی بجلی، کمپیوٹر، ریڈار، مائکروفون اور ان جیسی تمام چیزیں..... وہ سب ہو گوڑس کی حدود میں پہنچتے ہی خراب ہو جاتی ہیں۔ یہاں کی ہوا میں گہرا جادو بھرا ہوا ہے، یعنی ایک مضبوط جادوئی حصار نے اس تمام علاقے کو اپنی پیٹ میں لے رکھا ہے۔ ایسا بالکل نہیں ہو سکتا کہ ریٹا سٹیکر نے کسی مائکروفون کا استعمال کیا ہو یقیناً اس نے کسی پوشیدہ جادو کا ہی استعمال کیا ہوگا..... وہ ایسا ہی کر رہی ہوگی..... کاش مجھے پتہ لگ جائے کہ وہ کیا کر رہی تھی..... اوہ! اگر یہ غیر قانونی ہو تو میں اسے ایسا مزہ پچھاؤں گی کہ وہ زندگی بھر یاد رکھے گی۔“

”ہمارے پاس پریشان ہونے کیلئے پہلے ہی بہت ساری باتیں ہیں ہر ماں!“ رون نے اکتا ہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ ”ہم ریٹا سٹیکر کے خلاف ایک نیا محاذ کھول کر اپنی پریشانیوں میں مزید اضافہ کیوں کریں؟“

”میں تم سے مدد نہیں مانگ رہی ہوں!“ ہر ماں تھمتا ہے غرائی۔ ”میں یہ کام تنہا ہی کر لوں گی..... سمجھے!“ وہ پلت کر دیکھے بغیر دھڑکتی ہوئی سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چڑھتی چلی گئی۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ اب یقیناً لا بصری جا رہی ہوگی۔

”اب کہیں وہ..... مجھے ریٹا سٹیکر سے نفرت ہے..... والے نیجز سے بھرا ہوا ڈبہ اٹھا کرنے لے کر آئے۔“ رون نے اس کے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا۔

بہر حال، ریٹا سٹیکر کے راز کا پتہ لگانے کیلئے ہر ماں نے ہیری اور رون سے بالکل مدد نہیں مانگی تھی۔ اس کیلئے وہ دونوں ہی اس کے بہت شکر گزار دکھائی دیئے۔ ایسٹر کی چھٹیوں سے پہلے ہی ہوم ورک کا بوجھ کافی بڑھتا جا رہا تھا۔ ہیری اس بات پر بہت حیران تھا کہ ہر ماں اپنے ہوم ورک کے ساتھ ساتھ چوری چھپے سننے والے جادوئی طریقوں کی تلاش کیلئے اتنی ہمت کہاں سے پیدا کر رہی تھی؟ ہیری تو دن رات اپنا ہوم ورک مکمل کرنے میں ہی مصروف رہتا تھا حالانکہ وہ حیرت انگیز طور پر سیریس کیلئے پہاڑ کے غارتک کھانے پینے کا سامان بھی روزانہ بھیج رہا تھا۔ پچھلی گریوں کے بعد وہ اچھی طرح جان چکا تھا کہ لگاتار بھوکار ہنا کیسا ہوتا ہے؟ اس نے سیریس کو کھانے پینے کے سامان کے ساتھ ساتھ خطوط بھیجنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ان خطوط میں اس نے اُسے بتایا کہ سب کچھ معمول کے مطابق ہی چل رہا ہے اور پر سی کا جواب ابھی تک نہیں مل پایا ہے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

452

ہیڈوگ ایسٹر کی چھٹیاں ختم ہونے پر ہی لوٹی تھی۔ پر سی کا خط مسرویزی کے بھیجے ہوئے ایسٹر کے انڈوں کے پیکٹ کے ساتھ آیا تھا۔ ہیری اور رون کے انڈے ڈریگن کے انڈوں کی طرح بڑے تھے اور ان میں گھر میں تیار کیا گیا میٹھا چاکلیٹ بھرا ہوا تھا بہر حال، ہر ماہنی کا انڈہ مرغی کے انڈے سے بھی کہیں چھوٹا تھا۔ اسے دیکھتے ہی ہر ماہنی کا چہرہ اتر گیا۔

”رون! کہیں تمہاری می ہفت روزہ جادوگر نیاں تو نہیں پڑھتی ہیں؟“ اس نے آہستگی سے پوچھا۔

”بالکل.....“ رون نے ہنس کر بتایا جس کے منہ میں چاکلیٹ بھری ہوئی تھی۔ ”انہوں نے یہ رسالہ تو بڑے عرصے سے لگوار کھا ہے، اس میں گھر بیو خانہ داری کی بڑی اچھی باتیں ہوتی ہیں۔“

ہر ماہنی نے اپنے چھوٹے سے انڈے کی طرف رنجیدہ نظروں سے دیکھا۔

”کیا تم یہیں جانا چاہوگی کہ پر سی کے خط میں کیا لکھا ہے؟“ ہیری نے اس سے جلدی سے پوچھا۔ پر سی کا خط مختصر مگر چڑھتے پن سے بھرا ہوا تھا۔

بیساکھ میں روزنامہ جادوگر کو لکاتر بتا رہا ہوں کہ مستر کراوچ ابعی چوئیاں منا رہے ہیں، مبن کا انپیں پورا حق حاصل ہے۔ وہ الاؤؤں کے ذریعے بلا تعطل اپنی ہدایات مجھے بیچ رہے ہیں۔ میں نے نہیں ..... انپیں کافی عرصے سے دیکھا تو نہیں ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں اپنے باس کی لکھائی کو فوب اچھی طرح پہاڑ سکتا ہوں۔ میرے پاس ان من کھڑت افواہوں کو مسترد کرنے کے علاوہ بھی ڈھیر سارا کام ہوتا ہے۔ جب تک کوئی بہت زیادہ اہم بات نہ ہو تک تک مہربانی کر کے مجھے دوبارہ پریشان مت کرنا۔ پرسی ویز لی۔

☆☆☆☆

گرمیوں کی نئی نصابی سہ ماہی کے شروع ہونے کا عموماً یہی مطلب ہوتا ہے کہ ہیری اس موسم کے آخری کیوڈچ میچ کیلئے جم کر مشقیں کر رہا ہوتا۔ بہر حال، اس سال اسے سفری قی ٹورنامنٹ کے تیسرے اور آخری ہدف کی تیاری کرنا تھی لیکن اسے اب تک معلوم نہیں ہوا تھا کہ اسے کیا کرنا ہوگا؟ بہر حال، مئی کے آخری ہفتے میں پروفیسر میک گوناگل نے اسے تبدیلی ہیئت کی کلاس کے بعد روک لیا۔

”تمہیں آج رات نوبجے کیوڈچ کے میدان پر جانا ہوگا پوٹر! مسٹر بیگ میں وہاں پر سب چمپین کو تیسرے ہدف کے بارے میں بتائیں گے۔“ انہوں نے اپنی عنینک کے اوپر سے اسے گھوڑتے ہوئے بتایا۔

اسی لئے اس رات کو ساڑھے آٹھ بجے ہیری نے گری فنڈر ہال میں رون اور ہر ماہنی سے جلدی رخصت لی اور سیٹر چیاں اتر کر نیچے چلا آیا۔ جب وہ بیرونی ہال تک پہنچا تو اسی وقت سیڈر ک ہفل پف کی راہداریوں سے نکل کر اسے آملا۔

”تمہیں کیا لگتا ہے کہ تیسرا ہدف کیا ہو سکتا ہے؟“ اس نے ہیری سے پوچھا جب وہ ساتھ ساتھ پھریلی سیٹر چیاں اتر کر بادلوں

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

453

سے بھری رات میں باہر نکلے۔ ”فلیور کا کہنا ہے کہ زمین دوز سرنگوں جیسا کوئی چکر چل رہا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ ہمیں سرنگوں میں جا کر کوئی خزانہ تلاش کرنا ہو گا۔“

”یہ تو کچھ زیادہ مشکل کام نہیں ہو گا۔“ ہیری نے کہا اور سوچا کہ اس ہدف کو پورا کرنے کیلئے وہ ہیگرڈ سے ایک طلاشی ادھار لے لے گا۔

وہ اندر ہیرے صحن سے ہوتے ہوئے کیوڈچ سٹیڈیم کی طرف بڑھنے لگے۔ تماشا یوں کے جانے والے راستے سے ہو کروہ اندر ونی دروازے کی طرف بڑھے اور پھر وہ کیوڈچ کے میدان میں آگئے۔ کیوڈچ میدان کا ماحول اب بالکل پہلے جیسا نہیں تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ پورے میدان میں کسی نے دو فٹ اونچی طویل دیواریں بنادی ہوں جو ہر سمت میں گھوم رہی تھیں اور ایک دوسرے کو کاٹ رہی تھیں، ان کے نیچے تگ ہی راہداریاں تھیں جن سے گزر اجاسکتا تھا۔

”یہ باؤڑھ کی دیواریں ہیں۔“ ہیری نے سب سے قریب والی دیوار کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ خوش آمدید.....“ ایک مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

مسٹر لیوڈ و بیگ میں میدان کے وسط میں کیرم اور فلیور کے ساتھ کھڑے تھے۔ ہیری اور سیڈر ک باؤڑھ کی دیواریں پھلانگتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ جب ہیری پاس پہنچا تو فلیور نے اسے مسکرا کر دیکھا۔ جب سے ہیری نے اس کی بہن کو جھیل سے باہر نکلا تھا تب سے ہی اس کے حوالے سے فلیور کا برتاب بالکل بدلتا گیا تھا۔

”تو تمہیں کیا لگتا ہے؟“ مسٹر بیگ میں نے کہا جب ہیری اور سیڈر ک نے آخری باؤڑھ کو پھلانگ کر ان کی طرف قدم بڑھائے۔ ”پودوں کی یہ دیواریں اچھی طرح بڑھ رہی ہیں ہے نا؟ ایک مہینے بعد دیکھنا، تب تک ہیگرڈ نہیں میں فٹ اونچا کر دے گا۔“ پھر ان کی نگاہ ہیری اور سیڈر ک کے اُس چھروں کی طرف پڑی اور وہ مسکراتے ہوئے بولے۔ ”پرشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جب یہ ٹورنامنٹ ختم ہو جائے گا تو تمہارا کیوڈچ میدان بالکل پہلے جیسا ہو جائے گا۔ مجھے لگتا ہے کہ تم لوگوں نے اندازہ لگایا ہو گا کہ ہم یہاں کیا بنارہے ہیں؟“

کوئی بھی ایک پل کچھ نہیں بولا۔..... پھر

”بھول بھلیاں.....“ کیرم نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”بالکل صحیح کہا.....“ بیگ میں بولے۔ ”بھول بھلیاں! تیسرا ہدف دراصل بالکل سیدھا سادا ہے۔ سہ فریقی مقابلوں کا انعامی کپ ان بھول بھلیوں کے درمیان میں کہیں رکھ دیا جائے گا جو چیز اسے سب سے پہلے چھو لے گا، اسے پورے نمبر ملیں گے۔“

”ہمیں صرف بھول بھلیوں کو ہی عبور کرنا ہو گا؟“ فلیور نے پوچھا۔

”نہیں..... اس میں رکاوٹیں بھی حائل ہوں گی.....“ بیگ میں نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ ”ہیگرڈ ان میں کئی درندے

چھپانے والا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سارے جادوئی کلمات کے رکاوٹی دروازے ہوں گے جنہیں تم لوگوں نے توڑنا ہوگا..... اسی طرح کی کئی چیزیں ہوں گی ..... جو چمپین اب تک سب سے آگے ہیں، انہیں بھول بھلیوں میں سب سے پہلے جانے کا موقع دیا جائے گا۔ ”بیگ میں نے ہیری اور سیڈر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”پھر مسٹر کیرم جائیں گے اور پھر ..... مس ڈیا کور۔ لیکن تم سب کے پاس جتنے کا موقع رہے گا۔ سب کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ تم لوگ ان حائل رکاؤں سے کتنی عمدگی سے نمٹ سکتے ہو۔ اس میں یقیناً مزہ آئے گا ہے نا؟“

ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ ہیگر ڈاس طرح کے مقابلوں کیلئے کیسے جانوروں کا انتخاب کر سکتا ہے؟ اسے قطعی امید نہیں تھی کہ اس میں ذرا بھی مزہ آئے گا۔ بہر حال، اس نے بھی باقی چمپینوں کی طرح اپنا سر ہلا دیا تھا۔

”بہت اعلیٰ ..... اب اگر تم میں سے کسی کو کوئی سوال نہ پوچھنا ہو تو ہم سکول کی طرف لوٹ چلتے ہیں ..... ٹھیک ہے، باہر تھوڑی خنکی ہے.....“

جب سب چمپین بھول بھلیوں کی دیواریں پھلانگ کر باہر جانے لگے تو بیگ میں جلدی سے ہیری کے ساتھ ساتھ چل دیئے۔ ہیری کو لوگ رہا تھا کہ بیگ میں ایک بار پھر اس کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن اسی وقت کیرم نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ روک کر ہلاک سادا بایا۔

”کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟“

”ہاں ..... ہاں! کیوں نہیں؟“ ہیری تھوڑا سا حیران بھی ہوا تھا۔

”کیا تم میرے ساتھ کچھ دور پیدل چلو گے؟“

”ٹھیک ہے۔“ ہیری نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

”ہیری! میں یہیں تمہارا انتظار کرتا ہوں، ٹھیک ہے!“ بیگ میں نے کسی قدر پریشان دکھائی دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں! پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے مسٹر بیگ میں!“ ہیری نے اپنی مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”مجھے

سکول کا راستہ اچھی طرح معلوم ہے۔ میں خود بخود وہاں پہنچ سکتا ہوں ..... شکریہ!“

ہیری اور کیرم ایک ساتھ سٹیڈیم سے باہر نکلے۔ لیکن کیرم اسے ڈرم سٹرائنگ کے جہاز کی طرف نہیں لے کر گیا، اس کے بر عکس وہ اسے جنگل کی طرف لے کر چلنے لگا۔ ہیگر ڈے کے جھونپڑے اور بیاکس بیٹیں کی بکھی کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری نے اس سے پوچھا۔

”ہم اس طرف کیوں جا رہے ہیں؟“

”میں نہیں چاہتا ہوں کہ کوئی بھی ہماری بات چیت سن پائے۔“ کیرم نے جواب دیا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

455

جب آخر کار وہ بیا کس بیٹن کے گھوڑوں کے اصطبل سے تھوڑے فاصلے پر تاریک جنگل کے اندر پہنچ گئے تو کیرم درختوں کے سامنے میں رُک گیا اور ہیری کی طرف مڑ گیا۔

”میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے اور ہر۔ ما۔ نی کے بیچ کیا چکر پل رہا ہے؟“ کیرم غصیلے لبجے میں غایا۔ ہیری کو کیرم کے پراسرار انداز سے ایسا لگا کہ معاملہ اس سے زیادہ گھمیر ہو گا۔ اس نے کیرم کی طرف حیرت زدہ نظروں سے گھور کر دیکھا۔

”کچھ نہیں!“ اس نے دلوک انداز میں کہا لیکن کیرم اب بھی اس کی طرف غصے سے گھور رہا تھا۔ ہیری کو اچانک ایک بار پھر یہ احساس ہوا کہ کیرم کتنا لمبا اور بڑا ہے، اس نے اپنی بات کو واضح کرتے ہوئے کہا۔ ”ہم لوگ بس دوست ہیں۔ وہ میری محبوبہ وغیرہ بالکل نہیں۔ یہ سب افواہیں ہیں اور وہ ایسی بالکل نہیں ہے۔ اس سنیکر عورت نے تو من گھڑت باتیں لکھی ہیں۔“

”ہر۔ ما۔ نی تمہارے بارے میں اکثر باتیں کرتی رہتی ہے۔“ کیرم نے ہیری کو شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں!“ ہیری نے مضبوط لبجے میں کہا۔ ”کیونکہ ہم اچھے دوست ہیں۔“

اسے بالکل یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کوئی کیرم کے ساتھ یہ بات چیت کر رہا تھا جو مشہور میں الاقوامی کیوڈچ کھلاڑی بھی تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اٹھا رہ برس کا منچلا کیرم اسے اپنی برابری کا اصلی حریف سمجھ رہا ہو.....“

”تم نے کبھی..... تم نے اسے کبھی.....“

”بالکل نہیں.....“ ہیری بہت سخت لبجے میں بولا۔

کیرم تھوڑا خوش دکھائی دینے لگا۔ اس نے ہیری کو کچھ پل تک ٹھوٹلا پھر بولا۔ ”تم جادوئی بہاری ڈنڈے پر عمدہ اڑ لیتے ہو۔ میں نے تمہارا پہلا مقابلہ دیکھا تھا.....“

”شکریہ!“ ہیری نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا اور اچاک خود کو زیادہ لمبا محسوس کرنے لگا۔ ”میں نے بھی تمہیں کیوڈچ درلڈ کپ میں دیکھا تھا..... چھلا وہ اچھا! تم غصب کے.....“

لیکن عین اسی وقت کیرم کے پیچھے کوئی چیز ہلی۔ ہیری کو جنگل میں منڈلانے والی چیزوں کا احساس تھا اس لئے اس نے فوراً کیرم کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

”کیا ہوا.....؟“

ہیری نے اپنا سر ہلایا اور اس طرف دیکھا جہاں اس نے ہلچل دیکھی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اپنے چونے کے اندر ڈال کر چھڑی نکال لی۔ اگلے ہی پل بلوٹ کے اوپرے درخت کے پیچھے سے ایک آدمی لڑکھڑا تا ہوا باہر نکلا۔ ایک پل کیلئے تو ہیری اسے پہچان نہیں پایا۔ ..... پھر اسے احساس ہوا کہ یہ تو مسٹر کراوچ تھے.....

ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے مسٹر کراوچ کئی دونوں سے سفر کر رہے ہوں۔ ان کے چونے کے گھٹنے پھٹے اور خون سے بھرے ہوئے

تھے۔ ان کے چہرے پر کھروں چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی ڈاڑھی کافی بڑھی ہوئی تھی۔ ان کے بالوں اور موچھیں کو دھونے اور تراشنے کی کڑی ضرورت تھی۔ بہر حال، ان کی حرکتوں ان کیلئے زیادہ عجیب تھیں۔ بڑھاتے ہوئے اور اشارہ کرتے ہوئے مسٹر کراوچ کسی ایسے آدمی سے با تین کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو انہیں بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ انہیں دیکھ کر ہیری کو اس آوارہ بوڑھے کی یاد آگئی جسے اس نے ایک بارڈ رسالی گھرانے کے ساتھ خریداری کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ آدمی بھی ہوا سے با تین کر رہا تھا اور اس سے نچنے کیلئے پتوں نیا آٹھی نے ڈھلی کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کر لی تھی جس کی انہیں بالکل ضرورت نہیں تھی۔ اس کے بعد ورنن انکل نے پورے گھرانے کو ایک لمبی تقریب سنائی تھی کہ ان بھکاریوں اور آوارہ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟

”وہ تو نجی ہیں شاید..... ہے نا؟“ کیرم نے مسٹر کراوچ کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”وہ تو شاید تمہارے محلہ جادو میں ہیں.....“

ہیری نے سر ہلا کیا، ایک پل جھجکا اور پھر دھیرے دھیرے مسٹر کراوچ کی طرف بڑھا۔ انہوں نے ہیری نہیں دیکھا اور پاس والے درخت سے با تین کرنے میں مگن رہے۔ ..... ”ہونہار! اور جب تم یہ کام کر لو تو ڈمبل ڈور کو ایک الوبھیج کر یہ بتا دینا کہ ڈرم سٹرانگ کے کتنے طلباء ان مقابلوں میں حصہ لیں گے۔ کارکروف نے حال ہی میں خبر بھجوائی ہے کہ وہ بارہ طلباء کو لیکر آ رہے ہیں.....“

”مسٹر کراوچ.....“ ہیری نے محتاط انداز میں کہا۔

”اور پھر میڈم میکسیم کو بھی ایک الوبھیج دینا۔ جب انہیں یہ پتہ چلے گا کہ کارکروف بارہ طلباء کو لے کر آ رہا ہے تو شاید وہ بھی اپنے طلباء کی تعداد بڑھا دینا چاہئیں..... یہ کام کر دو، ہونہار! ٹھیک ہے؟..... ٹھیک ہے؟.....“ مسٹر کراوچ کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں اور وہ درخت کو گھور کر دیکھتے رہے اور بڑھاتے رہے پھر وہ لڑکھڑائے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

”مسٹر کراوچ..... آپ ٹھیک تو ہیں؟“ ہیری نے زور سے کہا۔

کراوچ کی آنکھیں اور پرچڑھی ہوئی تھیں۔ ہیری نے پلٹ کر کیرم کی طرف دیکھا جو اس کے پیچھے بلوٹ کے درخت کے کچھ نزدیک چلا آیا تھا اور زمین پر بیٹھے کراوچ کو خوفزدہ نظر وں سے دیکھ رہا تھا۔ ”ان کے ساتھ کیا گڑ بڑ ہو گئی؟“ ”معلوم نہیں.....“ ہیری نے آہستگی سے جواب دیا۔ ”سنوتم جا کر کسی کو بلا لاو.....“

”ڈمبل ڈور!“ مسٹر کراوچ نے سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر ہیری کا چونہ دبوچ لیا اور اسے اپنی طرف کھینچا حالانکہ ان کی آنکھیں ہیری کو نہیں بلکہ اس کے سر سے اوپر کسی دوسری سمت میں دیکھ رہی تھیں۔ ”مجھے ضرورت ہے..... ملنا ہے..... ڈمبل ڈور سے.....“

”ٹھیک ہے.....“ ہیری بولا۔ ”اُٹھیے تو سہی..... مسٹر کراوچ! ہم سیدھے ڈمبل ڈور کے پاس.....“

”میں نے..... احمد قانہ..... کام کیا ہے.....“ مسٹر کراوچ سانس کھینچتے ہوئے بولے۔ وہ سچ مجھ پاگل دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی آنکھیں گول گول گھوم رہی تھیں اور باہر نکلی پڑی تھیں۔ ان کی رال اب ان کی ٹھوڑی پر بننے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ہر جملہ بولنے

کیلئے انہیں خود سے جدوجہد کرنے کی کوشش کرنا پڑ رہی تھی۔ ”ڈمبل ڈور کو..... بتانا ہی ہوگا.....“  
”اُٹھئے مسٹر کراوچ!“ ہیری نے زیادہ زور سے اور انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔ ”اُٹھئے! میں آپ کو ڈمبل ڈور کے پاس لے چلتا ہوں۔“

مسٹر کراوچ کی آنکھیں اچانک ٹھہر گئیں اور ہیری کے چہرے کو گھورنے لگیں۔

”تم کون.....؟“ انہوں نے رعب دار آواز میں پوچھا۔

”میں سکول کا طالعِ علم ہوں۔“ ہیری نے جواب دیا اور کیرم کی طرف مدد کیلئے دیکھا لیکن بڑی طرح گھبرا یا ہوا کیرم ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

”تم..... اس کے آدمی..... تو نہیں؟“ مسٹر کراوچ نے جلدی سے کہا اور ان کا چہرہ لٹک گیا۔

”نہیں.....“ ہیری نے کہا حالانکہ اسے ذرا بھی پتہ نہیں تھا کہ کراوچ کی بات کا مطلب کیا تھا؟

”ڈمبل ڈور کے ہونا؟“

”ہاں!“ ہیری نے کہا۔

کراوچ نے اسے اپنے اور قریب کھینچ لیا۔ ہیری نے اپنے چونے پر کراوچ کی جکڑ چھڑانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے بہت مضبوطی سے اسے پکڑ رکھا تھا۔

”میں ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں، لیکن آپ مجھے چھوڑیں تو سہی۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”مجھے چھوڑ دیں مسٹر کراوچ! میں انہیں بلا کر لاتا ہوں.....“

”شکر یہ ہونہا!..... اور اب تم یہ کام کر لو تو میں ایک کپ چائے کا پینا چاہوں گا۔ میری بیوی اور بیٹا کچھ ہی دیر میں آنے والے ہیں۔ ہمیں آج رات کو مسٹر اینڈ مسنز فنچ کے ساتھ ایک موسيقی کی تقریب میں جانا ہے۔“ کراوچ نزدیک موجود ایک دوسرے درخت سے دوبارہ گفتگو کرنے لگے اور ہیری پوٹر سے لاپرواہ دکھائی دینے لگے۔ یہ دیکھ کر ہیری کو اتنی حیرت ہوئی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کراوچ اسے چھوڑ چکے تھے۔ ”ہاں! میرے بیٹے کو حال ہی میں بارہ اوڈیبلیوائیل (OWLs) ملے ہیں۔ وہ نہایت ذہین اور سمجھدار لڑکا ہے۔ ہاں..... ہاں! شکر یہ مجھے بہت فخر ہے۔ اب اگر تم جادوئی وزیر اعظم انڈرون کا نامہ لے آؤ..... میں تمہیں اس کا جواب لکھوا دیتا ہوں.....“

”تم یہیں پران کے پاس رکو.....“ ہیری نے کیرم سے کہا۔ ”میں ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں۔ میرے جانے سے کام جلدی ہو جائے گا۔ میں جانتا ہوں کہ ان کا دفتر کہاں ہے؟“

”یہ تو پاگل ہو چکے ہیں۔“ کیرم نے شک بھری نظروں سے کراوچ کی طرف گھورتے ہوئے کہا جواب بھی درخت سے با تین

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

458

کرتے ہوئے مسٹر کراوچ کو دیکھ رہا تھا جو یہ یقین کر چکے تھے کہ وہ کوئی درخت نہیں ہے بلکہ ان کا مشیر خاص پرسی ویزیلی ہے.....  
”بس ان کے پاس رہو۔“ ہیری نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اس کے ملتے ہی مسٹر کراوچ بھی متھر ک ہو گئے، انہوں نے جلدی سے ہیری کا گھٹنا پکڑ لیا اور اسے دوبارہ زمین پر کھینچ لیا۔

”مجھے چھوڑ کر..... مت جاؤ۔“ وہ منت سماجت کرتے ہوئے بولے۔ ان کی آنکھیں ایک بار پھر باہر نکل آئی تھیں۔ ”میں نچ کر بھاگا ہوں..... خبردار کرنا..... ہوگا..... بتانا ہی ہوگا..... ڈمبل ڈور سے ..... ملنا ہوگا..... میری غلطی..... سب میری غلطی..... بر تھا..... مر چکی ہے..... میری غلطی..... میرا بیٹھا..... میری غلطی..... ڈمبل ڈور کو بتانا ہوگا..... ہیری پوٹر..... عظیم شیطانی جادوگر..... پہلے سے زیادہ طاقتور..... میری غلطی..... ہیری پوٹر.....“

”مسٹر کراوچ آپ مجھے چھوڑیں تو سہی! میں ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں۔“ ہیری کسمسا کر بولا۔ اس نے کیرم کی پلٹ کر دیکھا غصے سے چینا۔ ”میری مدد کرو.....“

کیرم نہایت خوفزدہ انداز میں آگے بڑھا اور وہ مسٹر کراوچ کے پاس بیٹھ گیا۔

”تم انہیں یہیں روک کر رکھنا بس..... میں ابھی ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں۔“ ہیری نے اپنا گھٹنا کراوچ کی گرفت سے چھڑایا اور پیچھے ہٹا۔

”جلدی کرنا۔“ کیرم نے پیچھے سے آواز لگائی جب ہیری جنگل سے دور بھاگتا ہوا تاریکی میں ڈوبے ہوئے میدان کی طرف جا رہا تھا۔ میدان بالکل خالی تھا۔ بیگ مین، سیدرک اور فلیور غائب ہو چکے تھے۔ ہیری پتھر کی سیڑھیوں پر دھڑ دھڑاتے ہوئے چڑھا۔ دروازے کے اندر داخل ہوا۔ بیرونی ہال کو عبر کرتا ہوا سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر پہنچا۔ وہ دوسری منزل پر پہنچ گیا تھا۔

پانچ منٹ کے بعد وہ ایک بڑے عفریتی جانور کے مجسمے کی طرف بھاگ رہا تھا جو ایک خالی راہداری میں نصف فاصلے پر نصب تھا۔ اس نے بھاگتے ہوئے شناخت بولی۔ ”لیموں کا شربت!“

یہ ڈمبل ڈور کے دفتر تک جانے والی پوشیدہ سیڑھیاں تھیں جو اس مجسمے کے عقب میں چھپی ہوئی تھیں۔ یہ شناخت کم از کم دو سال پہلے تک تھی۔ بہر حال ایسا لگتا تھا کہ شناخت بدلتی تھی کیونکہ خوفناک جانور کا مجسمہ اپنی جگہ سے ایک انج بھی نہیں ہلا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ مجسمہ اب اسے کھا جانے والی نظر وہ سے گھورنے لگا تھا۔

”پیچھے ہٹو..... چلو..... جلدی!“ ہیری زور سے چینا۔

لیکن ہو گورس میں کوئی چیز بھی صرف چیننے چلانے سے حرکت نہیں کرتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہونا تھا۔ اس نے اندھیری راہداری میں دونوں طرف دیکھا۔ شاید ڈمبل ڈور سٹاف روم میں ہوں؟ وہ پوری تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگنے لگا۔

”پوٹر.....“

ہیری تقریباً جھٹکا کھا کر رُک گیا اور وہ چاروں طرف دیکھنے لگا۔

سنیپ ابھی ابھی خوفناک جانور کے پتھر میلے مجسمے کے پیچھے پوشیدہ سیڑھیوں سے باہر نکلے تھے۔ جب انہوں نے ہیری کو اشارہ کر کے اپنی طرف بلا یا تو پوشیدہ سیڑھیوں کی دیوار بند ہو رہی تھی۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو پوٹر؟“ انہوں نے پوچھا۔

”مجھے پروفیسر ڈمبل ڈور سے ملنا ہے۔“ ہیری نے راہداری میں دوبارہ پلٹ کر بھاگتے ہوئے کہا۔ وہ اب سنیپ کے بالکل سامنے آ کر رُک گیا تھا۔ ”مجھے مسٹر کراوچ کے بارے میں بتانا ہے..... وہ ابھی ابھی آئے ہیں..... وہ جنگل میں ہیں..... وہ ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتے ہیں.....“

”یہ سب کیا بکواس ہے پوٹر؟“ سنیپ نے سخت لبجے میں کہا اور ان کی سیاہ آنکھیں کسی وجہ سے چمکنے لگی تھیں۔ ”تم جانتے ہو کہ تم کیا بول رہے ہو؟“

”مسٹر کراوچ.....“ ہیری پوری طاقت سے چینا۔ ”مکھے والے..... وہ بیمار ہیں..... وہ جنگل میں ہیں اور ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتے ہیں۔ آپ مجھے بس شاخت بتا دیجئے۔“

”ہمیڈ ماسٹراس وقت مصروف ہیں پوٹر!“ سنیپ نے کہا۔ ان کے پتلے چہرے پر اب ایک زہری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

”مجھے ڈمبل ڈور کو بتانا ہو گا.....“ ہیری ایک بار پھر چیخ کر بولا۔

”کیا تمہیں میری بات سنائی نہیں دی پوٹر؟“

ہیری کو معلوم تھا کہ سنیپ کو اس کی کیفیت دیکھ کر بڑا مزہ آ رہا ہو گا کیونکہ وہ ہیری کو کوئی ایسی چیز نہیں دے رہے تھے جسے پانے کیلئے وہ بڑا بے چین تھا۔

”دیکھئے.....“ ہیری نے غصے سے کہا۔ ”کراوچ ٹھیک نہیں ہیں..... ان کا..... ان کا داماغی توازن بگڑ گیا ہے..... وہ کہتے ہیں کہ انہیں ڈمبل ڈور کو خبردار کرنا ہے.....“

سنیپ کے پیچھے پتھر والی دیوار اچانک کھلی اور وہاں ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا جو سبز چونے میں مبوس تھے اور ان کے چہرے پر ایک عجیب ساتھ پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”کیا کوئی مسئلہ درپیش ہے؟“ انہوں نے ہیری اور سنیپ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”پروفیسر!“ ہیری نے سنیپ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی بات چھیڑ دی۔ ”مسٹر کراوچ یہاں آگئے ہیں..... وہ جنگل میں ہیں..... وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔“

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

460

ہیری کو امید تھی کہ ڈبل ڈور اس بارے میں سوال جواب کریں گے لیکن اسے بہت سکون نصیب ہوا جب ڈبل ڈور نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے فوراً کہا۔ ”راستہ دکھاؤ.....“

اس کے بعد وہ راہداریوں میں ہیری کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ سنپ خوفناک جانور کے مجسمے کے پہلو میں ہی کھڑے رہے اور اس سے دو گنے بد صورت دکھائی دے رہے تھے۔

”ہیری! مسٹر کراوچ کیا کہہ رہے تھے؟“ ڈبل ڈور نے تیزی سے سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترتے ہوئے پوچھا۔

”انہوں نے کہا تھا کہ وہ آپ کو خبردار کرنا چاہتے ہیں..... کہا تھا کہ انہوں نے کوئی بھی انک غلطی کر دی ہے..... انہوں نے اپنے بیٹی کا..... اور برخا جو کنس کا..... اور والدی مورٹ کا ذکر کیا تھا..... یہ بھی کہا تھا کہ والدی مورٹ زیادہ طاقتور بن رہا ہے.....“

”اچھا.....“ ڈبل ڈور نے کہا اور اپنی رفتار بڑھا دی تھی۔

”ان کا برتاؤ معمول کے مطابق نہیں ہے.....“ ہیری نے تیزی سے ڈبل ڈور کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ ”انہیں یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں؟ وہ کبھی تو اس طرح بات کرتے ہیں جیسے وہ پرسی ویزی کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ رہے ہیں پھر وہ اچانک کہنے لگتے ہیں کہ انہیں آپ سے ملا چاہتے ہیں..... میں انہیں وکٹر کیرم کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں۔“

”اچھا؟“ ڈبل ڈور سے تینکھی آواز میں کہا اور اب ان کی رفتار اور زیادہ تیز ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے ہیری کو ان کے برابر ہے کیلئے دوڑنا پڑ رہا تھا۔ ”کسی اور نے مسٹر کراوچ کو دیکھا؟“

”نہیں.....“ ہیری نے کہا۔ ”مسٹر بیگ مین نے ہمیں تیسرا ہدف کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد کیرم اور میں ٹک کر باتنیں کرنے لگے پھر ہم نے مسٹر کراوچ کو جنگل سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا.....“

جب انہیں میں بیاوس بیٹیں کی بھی دکھائی دی تو ڈبل ڈور نے پوچھا۔

”وہ کہاں ہیں؟“

”یہیں پر.....!“ ہیری نے ڈبل ڈور کے سامنے آتے ہوئے اور درختوں کے بیچ سے راستہ بناتے ہوئے کہا۔ انہیں کراوچ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی لیکن ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ جگہ بیاوس بیٹیں سے زیادہ دور نہیں تھی..... یہیں کہیں ہو گی.....“

”وکٹر.....“ ہیری نے چیخ کر آواز دی۔

کوئی جواب نہیں ملا۔

”وہ میں تو تھے.....“ ہیری نے ڈبل ڈور سے کہا۔ ”یقینی طور پر آس پاس ہی ہوں گے.....“

”اجلا ہو.....“ ڈبل ڈور نے کہا اور اپنی چھڑی کی روشنی ہر طرف پھیلائی۔

کمزور روشنی درختوں کے تنوں پر پڑی اور زمین کو روشن کرنے لگی۔ ڈبل ڈور کی چھڑی لہرا کر جنگل کے منظر کو واضح کرنے لگی اور

پھر انہیں دوپیردکھائی دیئے۔

ہیری اور ڈمبل ڈور جلدی سے ان کی طرف آگے بڑھے۔ کیرم جنگل میں زمین پر گرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بے ہوش لگ رہا تھا۔ مسٹر کراوچ کا نام و نشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور کیرم کے اوپر جھک گئے اور آہستگی سے اس کی پلکیں کھول کر معاشرہ کرنے لگے۔

”اوہ..... اسے تو ششد رساکت کر دیا گیا ہے۔“ انہوں نے آہستگی سے کہا۔ ان کی چھڑی کی روشنی میں ان کے نصف چاند کی شکل کی عینک چمک رہی تھی۔ انہوں نے ار گرد کے درختوں کی طرف محتاط انداز میں دیکھا۔  
”کیا میں جا کر کسی اور کو بلا لاو۔ میڈم پا مفری کو.....“ ہیری نے جلدی سے کہا۔  
”نهیں..... تم یہیں رکو!“ ڈمبل ڈور جلدی سے بولے۔

انہوں نے اپنی چھڑی کا رُخ ہیگر ڈکے جھونپڑے کی طرف کر دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی نوک سے کوئی سفید چیز باہر نکلی اور بھتوں جیسی شفاف دکھائی دینے والی چیز درختوں کے بیچ میں سے راستہ بناتی ہوئی اڑ کر جانے لگی۔ پھر ڈمبل ڈور دوبارہ کیرم کے اوپر جھکے اور اپنی چھڑی اس کے چہرے کی طرف کرتے سر گوشی کی۔ ”رینیو کیری تم.....“  
کیرم نے اپنی آنکھیں جھپکتے ہوئے کھول دیں۔ وہ بھونچ کا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور کو دیکھتے ہی اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن ڈمبل ڈور نے اس کے کندھے پر اپنا ایک ہاتھ رکھ کر اسے لیٹا رہنے کا اشارہ کیا۔

”اس نے مجھ پر حملہ کر دیا.....“ کیرم نے بڑا کر کہا اور اس نے ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر اسے سہلا یا۔ ”اس پا گل آدمی نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں جب پلٹ کر یہ دیکھنے لگا کہ پوٹر کہاں چلا گیا ہے تو اس نے پیچھے سے مجھ پر حملہ کر دیا.....“  
”تھوڑی دیریک خاموش لیٹے رہو۔“ ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔

انہیں تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیگر ڈہانپتا ہوا وہاں آرہا تھا۔ فیگ اس کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ ہیگر ڈی پیٹری آڑی کمان ساتھ لایا تھا۔

”پروفیسر ڈمبل ڈور..... ہیری..... کیا ہوا.....؟“ اس کی آنکھیں بھٹی ہوئی دکھائی دیں۔  
”ہیگر ڈی! میں چاہتا ہوں کہ تم جا کر کار کروف کو فوراً بلا لو۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”ان کے طالب علم پر حملہ ہوا ہے۔ اس کے بعد مہربانی کر کے پروفیسر موڈی کو بھی خبر کرو.....“

”اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ڈمبل ڈور.....“ ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ ”میں آچکا ہوں۔“ موڈی ان کی طرف لڑکھراتے ہوئے آرہے تھے، ان کی جادوئی چھڑی روشنی بکھیرے ہوئے تھی اور وہ اپنی لاثھی پر سہارا لئے ہوئے تھے۔  
”کم بجت ٹانگ.....“ انہوں نے غصے سے کہا۔ ”ورنہ میں یہاں جلدی پہنچ گیا ہوتا..... کیا ہوا؟ سنیپ نے کراوچ کے بارے

میں بتایا تھا.....”

”کراوچ.....؟“ ہیگر ڈچونک کر بولا۔

”کارکروف کو جلدی بلا کر لاؤ، ہیگر ڈ؟“ ڈمبل ڈور نے تیکھی آواز میں کہا۔

”اوہ ہاں!..... بالکل پروفیسر.....“ ہیگر ڈ نے کہا۔ وہ مڑا اور اندر ہیرے درختوں میں غائب ہو گیا۔ فینگ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

”میں نہیں جانتا ہوں کہ باری کراوچ کہاں ہے؟“ ڈمبل ڈور نے موڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”لیکن ہمیں انہیں تلاش کرنا ہی ہوگا.....“

”میں یہ کام کر دیتا ہوں۔“ پروفیسر موڈی نے غرا کر کہا۔ وہ مڑے اور جنگل کی طرف واپس لوٹ گئے۔ وہ اپنی چھڑی کی روشنی میں تاریک جنگل کے اندر رکھس گئے تھے۔

جنگل میں گھر اسکوت چھا گیا۔ ہیری اور ڈمبل ڈور نے آپس میں کوئی بات نہیں کی، جب تک انہیں ہیگر ڈ اور فینگ کے لوٹنے کی آوازیں سنائی دینے نہ لگیں۔ کارکروف، ہیگر ڈ کے پیچھے پیچھے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے آرہے تھے۔ انہوں نے چمکدار اون کا سفید چوغہ پہن رکھا تھا اور ان کا چہرہ فق اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

”یہ سب کیا ہے؟“ وہ چیخ کر گئے، جب انہوں نے کیرم کو زمین پر پڑے دیکھا۔ ڈمبل ڈور اور ہیری کو اس کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا۔ ”یہ کیا ہو رہا ہے.....؟“

”کیرم ان کو دیکھتے ہی اٹھ بیٹھا اور سر مسلتے ہوئے بولا۔“ کسی نے مجھ پر حملہ کیا تھا مسٹر کراوچ یا جو بھی ان کا نام تھا.....؟“

”کراوچ نے تم پر حملہ کیا؟..... کراوچ نے تم پر حملہ کیا؟ سفری ٹور نامنٹ کے ایک بچ نے ..... تم پر حملہ کیا؟“ کارکروف ہکلا کر حیرت بھری آواز میں چیختے۔

”ا یگور.....“ ڈمبل ڈور نے بولنے کی کوشش کی لیکن کارکروف نے لہراتے ہوئے اپنے سفید چوغے کو مضبوطی سے کپڑتے ہوئے اور آگ بگولا ہوتے ہوئے ان کی بات کاٹ دی۔

”دھوکا.....“ وہ گرج کر ڈمبل ڈور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے غرائے۔ ”یہ ایک کھلا ثبوت ہے، تم اور تمہارے جادوی ملکے نے مجھ سے جھوٹے قول قرار کر کے مجھے یہاں دھوکے بازی سے بلا یا ہے ڈمبل ڈور! یہ کوئی مساویانہ مقابلہ نہیں ہیں۔ پہلے تو تم نے دھوکے بازی سے پوٹ کو مقابلوں میں شامل کیا۔ اب مجھے کہ تمہارے دوست نے میرے چمپئن کو گھائل کر کے مقابلے سے باہر کرنے کی کوشش کی۔ مجھے اس پورے معاملے میں دھوکے بازی اور سازش کی بوآ رہی ہے اور ڈمبل ڈور! تم کس منہ سے بین الاقوامی جادوگری کی مفاہمت اور دوستی کی بات کر رہے ہے تھے۔ باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کی بات کر رہے ہے تھے..... دیرینہ عداوتوں کو فراموش

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

463

کرنے کی بات کر رہے تھے..... حقیقت تو یہ ہے کہ اس ثبوت کے بعد میں تمہارے جھوٹے وعدوں کو اپنے جو توں کی نوک پر بھی لکھنا پسند نہیں کروں گا۔“

کارکروف نے ڈمبل ڈور کے پیروں کے پاس زمین پر تھوک دیا۔ اگلے ہی پل لمباؤگ بھرتے ہوئے ہمیگر ڈنے کا کارکروف کے چوغے کا گریبان پکڑ لیا اور اس سے ہوا میں کئی فٹ اونچا اٹھا دیا اور قریبی درخت کے تنے کے ساتھ رگیدنے لگا۔

”تمہیں معافی مانگنا پڑے گی.....“ ہمیگر ڈنے غراتے ہوئے کہا۔ جب کارکروف نے اپنی سانسیں درست کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہمیگر ڈکی بڑی مٹھی کا حلقة اس کی گردن کو پوری طرح جکڑے ہوئے تھا۔ کارکروف کے پیروں ہوا میں بری طرح چل رہے تھے۔ ”ہمیگر ڈ..... نہیں!“ ڈمبل ڈور سرد لبجھ میں غراتے۔ ان کی آنکھیں سلگتی ہوئی دکھائی دیں۔

ہمیگر ڈ نے اپنا بازو جھٹکے سے واپس کھٹھی لیا۔ جس کی وجہ سے کارکروف ہوا میں کٹے ہوئے تنے کی مانند لہراتے ہوئے زمین بوس ہو گئے۔ وہ تنے کی سخت اور کھدری سطح سے گھستتے ہوئے گرے تھے، ان کی کمریقینا خراشوں سے بھر گئی ہو گی۔ وہ درخت کی باہر نکلی ہوئی جڑوں میں پھنس کر الجھ کر رہ گئے تھے۔ ان کے سر پر ٹوٹی ہوئی ٹہننوں اور پتوں کی بارش ہونے لگی۔

”ہمیگر ڈ! مہربانی کر کے تم ہیری کو سکول تک لے جاؤ“ ڈمبل ڈور نے سخت آواز میں کہا۔

تیزی سے سانس لیتے ہوئے ہمیگر ڈ نے کارکروف کی طرف کھا جانے والی خونخوار نظروں سے دیکھا۔ ”شايد بہتر یہی ہو گا کہ میں یہیں پر ہی ٹھہر ارہوں پر وفیسر.....“

”تم ہیری کو سکول لے جاؤ ہمیگر ڈ!“ ڈمبل ڈور نے سختی سے دہرا یا۔ ”سیدھے اسے گری فنڈر کے ہال تک چھوڑ آؤ..... اور ہیری! میں چاہتا ہوں کہ تم وہیں رکو! تم جو بھی کام کرنا چاہتے ہو..... تم جو بھی الٰو بھیجنا چاہتے ہو، وہ صبح تک انتظار کر سکتا ہے۔ تم میری بات سمجھ گئے ہونا؟“

”ار..... ہاں!“ ہیری نے انہیں گھورتے ہوئے جواب دیا۔ ڈمبل ڈور نے یہ کیسے جان لیا؟ کہ اس پل وہ یہی سوچ رہا تھا کہ پگ و جیون کو سیریس کے پاس بچھ کر اسے ساری خبر دے دی جائے۔

”تم فینگ کو یہیں آپ کے پاس چھوڑ جاتے ہیں پر وفیسر!“ ہمیگر ڈ نے کہا اور خط ناک انداز سے کارکروف کو گھورا جو بھی تک درخت کی جڑوں میں الجھا ہوا پڑا تھا۔ ”فینگ یہیں رکنا..... چلو ہیری!“ وہ خاموشی میں بیا و کس بیٹن کی بگھی کے پاس سے ہوتے ہوئے سکول کی طرف چل پڑے۔

”اس کی ہمت کیسے ہوئی؟“ ہمیگر ڈ ابھی تک غصے سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اب جھیل کے قریب سے گزر رہے تھے۔ ”اس کی ہمت کیسے ہوئی کہ وہ ڈمبل ڈور پر الزام لگائے؟ جیسے ڈمبل ڈور ایسا کوئی کام کر سکتے ہیں۔ جیسے ڈمبل ڈور یہ چاہتے ہیں کہ تم ان خونی مقابلوں میں حصہ لو..... وہ تو اس بارے میں پہلے ہی دن سے نہایت پریشان ہیں۔ ہم نے پہلے کبھی انہیں اتنا پریشان نہیں

دیکھا اور تم.....، ہمگر ڈنچے سے تھوک اڑاتا ہوا اس کی طرف متوجہ ہوا۔ جو اس بات پر خاصاً متذبذب دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری بھی وہاں موجود تھا۔

”تم اس غیر ملکی کیرم کے ساتھ جنگل میں اس وقت کیا کر رہے تھے؟ وہ اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ ڈرم سٹر انگ کا چمپن ہے۔ ہیری! وہ تمہیں کسی شیطانی جادو کے استعمال سے نقصان بھی پہنچا سکتا تھا..... کیا مودی سے تم اس بارے میں کچھ نہیں سیکھا؟ ذرا سوچو تو سہی..... وہ تمہیں بدھو بنا کر اکیلا جنگل میں لے آیا.....“

”کیرم اچھا لڑکا ہے۔“ ہیری نے آہستگی سے کہا جب وہ بیرونی ہاں کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ ”وہ مجھ پر کسی جادوئی کلمے کا استعمال کر کے جملہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ تو بس ہر ماہی کے بارے میں بات کرنے کا خواہ شمند تھا.....“

”ہم ہر ماہی سے بھی بات کریں گے۔“ ہمگر ڈنچے سے سنجیدگی سے سیڑھیوں پر اپنا پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔ ”تم لوگ ان غیر ملکیوں کے ساتھ جتنا بھی کم میل ملا پر کھل سکتے ہو، اتنا ہی زیادہ اچھا رہے گا۔ کوئی بھی غیر ملکی بھروسے کے لاائق نہیں ہوتا سمجھے!“

”تمہاری تو میدم میکسیم کے ساتھ بڑی چھنتی ہے۔“ ہیری نے چڑھتے انداز میں کہا۔

”تم ہم سے اس کے بارے میں بات مت کرو ہیری!“ ہمگر ڈنچے اکبر بولا اور ایک پل کیلئے وہ نہایت ڈراؤن دکھائی دینے لگا۔ ”اب ہم اس کی اصلیت جان چکے ہیں۔ دوبارہ ہماری قربت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ ہم اسے یہ پہلے کی طرح بتا دیں کہ تیرے ہدف میں کون کون سے درندے بھول بھیلوں میں رکھنے والا ہوں..... ہاں! ان میں کسی بھی غیر ملکی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا.....“

ہمگر ڈنچے میں تھا کہ ہیری کو فربہ عورت کی تصویر کے سامنے اس کو الوداع کہہ کر خوشی نصیب ہوئی۔ وہ دروازے سے اندر گھس گیا اور جلدی سے اس کونے کی طرف بڑھا جہاں ہر ماہی اور رون بیٹھے ہوئے آپس میں با تین کر رہے تھے۔ وہ انہیں سارا واقعہ بتا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لینا چاہتا تھا.....



انتس وال باب

## ایک اور خواب

”دیکھو! دو باتیں ہو سکتی ہیں۔“ ہر مائی نے اپنی پیشانی مسلط ہوئے کہا۔ ”وکٹر کی نظر ہٹتے ہی یا تو مسٹر کراوچ نے اس پر حملہ کیا ہو گا یا پھر کسی اور نے ان دونوں پر حملہ کیا ہو گا.....؟“

”یہ یقیناً مسٹر کراوچ کا ہی کام ہو گا۔“ رون نے فوراً فیصلہ صادر کر دیا۔ ”اس لئے تو ہیری اور ڈمبل ڈور کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ چلے گئے۔ وہ پوری رفتار سے بھاگ کھڑے ہوئے ہوں گے۔“

”مجھے ایسا نہیں لگتا.....؟“ ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”وہ بہت کمزور لگ رہے تھے۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ ثقاب اڑان بھی بھر سکتے ہوں گے یا ایسا ہی کوئی کام کر سکتے ہوں گے۔“

”میں نے تمہیں کتنی بار بتایا ہے کہ ہو گوڑس میں کوئی بھی فرد ثقاب اڑان نہیں بھر سکتا ہے۔“ ہر مائی نے یقینی انداز میں بلند آواز میں بتایا۔

”اوہ ٹھیک ہے..... تو پھر یہ قیاس کیسار ہے گا؟“ رون نے جو شیلے انداز میں کہا۔ ”کیرم نے کراوچ پر حملہ کیا..... نہیں! ذرا ٹھہر و..... اور اس نے خود پر ہی ششد رساکت والا جادوئی کلمہ پڑھ لیا ہو گا.....؟“

”اوہ مسٹر کراوچ غائب ہو گئے، ہے نا؟“ ہر مائی نے چڑھڑے انداز میں کہا۔

ہیری، رون اور ہر مائی علی الصحیح ہی اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے اور سیریس کو خط بھینجنے کیلئے ایک ساتھ الگ گھر کے گئے تھے۔ اب وہ وہیں کھڑے کھڑے اوس میں بھیکے ہوئے میدان کو دیکھ رہے تھے۔ تینوں کی آنکھیں سو جی ہوئی تھیں اور چہرے زرد تھے کیونکہ وہ رات گئے تک مسٹر کراوچ کے بارے میں بتیں کرتے رہے تھے۔

”دوبارہ پورا واقعہ بتاؤ ہیری!“ ہر مائی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”مسٹر کراوچ نے بولتے ہوئے کیا کیا کہا؟“

”میں نے تمہیں بتایا تو تھا..... وہ اناب پشاپ بولے جا رہے تھے۔“ ہیری نے کوفت بھرے انداز میں کہا۔ ”وہ کہہ رہے تھے کہ وہ ڈمبل ڈور کو کسی چیز کے بارے میں خبردار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے غیر معمولی طور پر بر تھا جو رکنس کا ذکر کیا تھا۔ ان کے لحاظ سے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

وہ مرچکی ہے..... انہوں نے کہا کہ یہ ان کی غلطی تھی..... انہوں نے اپنے بیٹے کا بھی ذکر کیا تھا.....”  
”ہاں وہ تو ان کی یہ غلطی ہی تھی!“ ہر ماں نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

”وہ ہوش میں باقی نہیں کر رہے تھے۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”آدھے وقت تک تو وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ ان کی بیوی اور بیٹا دونوں زندہ ہیں۔ وہ پرسی سے دفتری امور کی باتیں کر رہے تھے اور اسے ہدایات دے رہے تھے.....“

”اور..... مجھے یہ بتاؤ کہ انہوں نے ”تم جانتے ہو کون؟“ کے بارے میں کیا کہا تھا؟“ رون نے تجسس سے پوچھا۔

”اوہو! میں نے تمہیں بتایا تھا.....“ ہیری نے دھیرے سے جھنجلاتے ہوئے کہا۔ ”انہوں نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ طاقتور بن چکا ہے.....“

ایک لمحے کیلئے گھری خاموشی چھا گئی۔

”لیکن جیسا تم نے کہا کہ وہ ہوش نہیں تھے.....“ رون نے کھوکھلے ٹھوس انداز میں کہا۔ اس کے لبھے سے صاف لگ رہا تھا کہ اس کا یقین مصنوعی ہی تھا۔ ”اس لئے ان کی آدمی سے زیادہ باتیں تو بے سرو پا ہی تھیں.....“

”جب وہ والڈی مورٹ کے بارے میں بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے، تب ان کے انداز میں دیوالی کی جھلک بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔“ ہیری نے بتایا اور رون اور ہر ماں کی چڑھتی ہوئی تیوریوں کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ ”اس وقت انہیں بولنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی لیکن تب وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ کہاں تھے اور کیا کرنا چاہتے تھے۔ وہ بار بار کہہ رہے تھے کہ انہیں ڈمبل ڈور سے ملنا ہے.....“

ہیری کھڑکی سے مڑا اور الاؤں کے گھروندوں کو گھورنے لگا۔ الاؤں کے بیٹھنے والے سینڈ آدھے سے زیادہ خالی دکھائی دے رہے تھے۔ کبھی کبھار ایک آدھا الاؤ کھڑکی سے ہوتا ہوا اندر آ جاتا اور رات کے شکار کئے ہوئے چوہے کو اپنی چونخ میں دبا کر گھروندے میں داخل ہو جاتا۔

”اگر سنیپ نے مجھے نہ روکا ہوتا۔“ ہیری نے کڑھتے ہوئے کہا۔ ”تو ہم وقت پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو جاتے..... ہیڈ ماسٹر مصروف ہیں پوٹر!..... یہ کیا بکواس ہے پوٹر؟..... وہ میرے راستے سے ہٹ کیوں نہیں گئے؟“

”شاید وہ یہ نہیں چاہتے ہوں گے کہ تم ہیڈ ماسٹر سے مل سکو!“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”شاید..... ذرا اٹھرو..... تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کتنی جنگل پہنچ سکتے تھے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ تم سے اور ڈمبل ڈور سے پہلے وہاں پہنچ سکتے تھے؟“

”نہیں! جب تک کہ وہ خود کو کسی چگاڑا ریارات میں اڑنے والے کسی پرندے میں نہ بدل سکتے ہوں۔“ ہیری نے جواب دیا۔  
”وہ یہ کام بھی کر سکتے ہیں.....“ رون نے سرگوشی کی۔

”ہمیں پروفیسر موڈی سے ملنا چاہئے۔“ ہر ماں نے بات پلٹتھے ہوئے کہا۔ ”ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ کیا انہیں مسٹر کراوچ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

ملے یادکھائی دیئے تھے؟“

”اگر ان کے پاس وہ نقشہ ہوتا تو یہ کام آسان ہوتا۔“ ہیری نے کہا۔

”جب تک کراوچ پہلے ہی ہو گورٹس کے باہر نہ پہنچ ہوں۔“ رون نے کہا۔ ”کیونکہ نقشہ صرف ہو گورٹس کی سرحدوں تک ہی لوگوں کو دکھاتا ہے، ہے نا؟“

”دشش.....“ ہر ماں نے اچانک خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

کوئی سیڑھیاں چڑھ کر الگھر کی طرف آ رہا تھا۔ ہیری کو دو افراد کے بحث کرنے کی آوازیں سنائی دیں جو لگتا پاس آتے جا رہے تھے۔

”یہ تو صاف بلیک میلنگ ہے، ایسا کرنے پر تو ہم بہت مشکل میں پھنس سکتے ہیں.....“

”ہم نے سیدھے طریقے سے بہت ساری کوششیں کر کے دیکھ لیا ہے، اب انہی کی طرح گندرا کھیل کھینے کا وقت آگیا ہے۔ وہ یہ کبھی پسند نہیں کریں گے کہ جادوی مُحکمہ کوان کے کروتوں کا پتہ چل جائے.....“

”میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ لکھ دینے پر یہ بات بلیک میلنگ کی شکل میں بدل جائے گی۔“

”ہاں! اگر اس سے تمہیں کافی پیسے مل گئے تو تم کوئی شکایت نہیں کرو گے، ہے نا؟“

الگھر کا دروازہ زور دار آواز میں کھل گیا۔ فریڈ اور جارج دروازے کی چوکھت پر دکھائی دیئے۔ لیکن جو نہیں ان کی نگاہ ہیری، رون اور ہر ماں پر پڑی تو وہ ٹھنک کر رُک گئے۔

”تم لوگ بیہاں کیا کر رہے ہو؟“ رون اور فریڈ نے ایک ساتھ پوچھا۔

”خط بھیج رہے ہیں۔“ ہیری اور جارج نے ایک ساتھ جواب دیا۔

”کیا اس وقت.....؟“ ہر ماں اور فریڈ نے ایک سانس میں بول اٹھے۔

فریڈ مسکرا یا۔ ”ٹھیک ہے، اگر تم ہم سے یہ پوچھو کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ تو ہم بھی تم یہ بھی سوال نہیں پوچھیں گے۔“ وہ اپنے ہاتھوں میں ایک بند لفاف پکڑے ہوئے تھا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھنا چاہا لیکن فریڈ نے اس کی نظروں کو بھانپ لیا اور لا شعوری طور پر اپنے ہاتھ کو پیچھے کھسکا لیا تاکہ اس کے اوپر لکھا ہوا نام ہیری کو دکھائی دے پائے۔

”ٹھیک ہے۔ اب ہم تمہیں رُکنے کیلئے کہیں گے۔ تم لوگ جاسکتے ہو۔“ فریڈ نے کہا اور جھک کر مصنوعی انداز میں غصہ دکھاتے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ جارج ایک کڑیل الگھر کو پکڑ کر اس کے پاؤں میں اپنا خط باندھنے لگا۔

رون اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔

”تم لوگ کسے بلیک میل کر رہے ہو؟“ اس نے تک کر پوچھا۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

468

فریڈ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ ہیری نے دیکھا کہ جارج نے فریڈ کی طرف گنگھیوں سے دیکھا اور رون کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

”بیوقوفوں کی باتیں مت کرو۔ ہم تو صرف مذاق کر رہے تھے۔“ اس نے آرام سے کہا۔

”یہ مذاق جیسا تو نہیں لگ رہا تھا؟“ رون نے تیوریاں کھینچتے ہوئے کہا۔

فریڈ اور جارج نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

”میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے رون۔“ فریڈ نے اچانک غصیلے لبجے میں کہا۔ ”اگر تم اپنی ناک کے حلے کو پسند کرتے ہو تو اسے دوسروں کے معاملوں سے دور ہی رکھا کرو۔ تمہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ تم ہر معاملے میں اپنی ناک کیوں گھسانے کی کوشش کیوں کرتے ہو؟“

”اگر تم لوگ کسی کو بلیک میل کرتے ہو تو اس سے صرف مجھے ہی فرق نہیں پڑتا ہے۔“ رون بولا۔ ”جارج نے صحیح کہا تھا کہ تم یقیناً کسی گھمیبر مشکل میں پڑ جاؤ گے۔“

”میں نے تم سے کہا ہے ناکہ کہ ہم لوگ مذاق کر رہے تھے۔“ جارج نے جلدی سے کہا۔ وہ اب فریڈ کے قریب آگیا تھا۔ ”تم تو اب ہمارے پیارے بڑے بھائی پری جیسی باتیں کر رہے ہو رون! اسی سمت میں چلتے رہے تو تم بھی جلدی مانیٹر بن جاؤ گے.....“

”نہیں..... میں نہیں بنوں گا!“ رون نے جو شیلے لبجے میں جواب دیا۔

جارج کڑیل الوکو لے کر کھڑکی تک گیا اور اس سے باہر اڑا دیا۔ وہ گھوما اور اس نے رون کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ ”تو پھر لوگوں کو یہ بتانا چھوڑ دو کہ انہیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں..... بعد میں ملاقات ہو گی۔“

وہ اور فریڈ الوگھر سے باہر نکل گئے اور سیٹرھیاں اترنے لگے۔ ہیری، رون اور ہر ماں نی ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھنے لگے۔ ”تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ ان لوگوں کو اس معاملے کے بارے میں کچھ معلوم ہے..... مسٹر کراوچ کے معاملے کے بارے میں.....“ ہر ماں نے سرگوشی بھرے انداز میں کہا۔

”نہیں.....“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”اگر معاملہ اتنا سنجیدہ ہوتا تو وہ اب تک کسی کو بتا چکے ہوتے۔ وہ ڈیبل ڈور کو ضرور بتا دیتے.....“

بہر حال، رون کسی قدر پر پیشان دکھائی دینے لگا۔

”تمہیں کیا ہوا؟.....“ ہر ماں نے اس سے دریافت کیا۔

”دیکھو!“ رون نے آہستگی سے کہا۔ ”مجھے نہیں لگتا کہ وہ بتاتے۔ ان لوگوں ..... ان لوگوں کے سر پر تو ان دونوں پیسے کمانے کا بھوت سوار ہے۔ یہ مجھے اس وقت سمجھ میں آیا تھا جب میں ان کے ساتھ کافی دیر تک رہتا تھا..... جب ہم.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

469

”جب ہم لوگوں میں بول چال بندھی۔“ ہیری نے اس کا ادھورا جملہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ ”ہاں! لیکن بلیک میل.....“  
 ”ان کے دماغ میں جوک شاپ کھولنے کا خیال پنپ رہا ہے۔“ رون بولا۔ ”مجھے لگ رہا ہے کہ وہ صرف می کو چڑھانے کیلئے ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ ہو گوڑس میں اب ان کا بس ایک ہی سال باقی رہ گیا ہے۔ وہ لگاتار کہتے رہتے ہیں کہ اب انہیں اپنے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے۔ چونکہ ڈیڈی ان کی مد نہیں کر سکتے اسی لئے انہیں اپنے بل بوتے پر یہ کام کرنے کیلئے پیسوں کی ضرورت ہے۔“

”ہو سکتا ہے ہاں.....“ ہر ماہی اب پریشان دکھائی دینے لگی۔ ”لیکن..... پیسے کمانے کیلئے وہ کوئی ایسا کام تو نہیں کریں گے جو قانون کی خلاف ورزی میں آتا ہو، ہے نا؟“

”معلوم نہیں!“ رون نے بے پیشی کے عالم میں کہا۔ ”میں نہیں جانتا..... وہ قوانین کو توڑنے کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔“  
 ”ہاں! لیکن وہ تو قانون ہے۔“ ہر ماہی تھوڑا خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ ”وہ سکول جیسا کوئی غیر اہم اور معمولی سر زنش والا قانون نہیں ہے..... بلیک میلگ کیلئے انہیں سخت سزا مل سکتی ہے رون!..... شاید تمہیں یہ بات پر سی کو بتا دینا چاہئے.....“  
 ”کیا تم پاگل ہو گئی ہو کیا؟“ رون بھڑکتے ہوئے غرایا۔ ”پر سی کو بتا دوں؟ وہ شاید کراوچ کی طرح انہیں روح کھڑوں کے حوالے کر دے گا؟“ اس نے اس کھڑکی کے باہر دیکھا۔ جس سے فریڈ اور جارج کا الو ابھی ابھی باہر گیا تھا۔ پھر وہ بولا۔ ”چلو چل کر ناشتہ کر لیتے ہیں.....“

”کیا تمہیں لگتا ہے کہ ہمیں اتنی صحیح سویرے چل کر پروفیسر موڈی سے بات کر لینا چاہئے؟“ ہر ماہی نے بل دار سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

”نہیں!“ ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔ ”اگر ہم نے اتنی صحیح ان کا دروازہ ٹکھٹایا تو وہ شاید دروازے کے اندر سے ہی ہمیں اڑاڈالیں گے۔ وہ یہ سوچیں گے کہ ہم سوتے میں ان پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم چھٹی کے بعد ان سے مل لیں گے۔“  
 ”جادو کی تاریخ۔ ایک مطالعہ کی کلاس پہلے کبھی اتنی لمبی اور سست روی سے نہیں ہوئی تھی۔ ہیری بار بار رون کی گھڑی میں وقت دیکھتا رہا۔ اس نے اپنی گھڑی کلائی سے اتار دی تھی کیونکہ وہ بدستور بند پڑی تھی۔ رون کی گھڑی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی دھیمی رفتار سے چل رہی تھی اسے پورا یقین ہو چکا تھا کہ یہ بھی بند ہو چکی ہے۔ وہ تینوں اتنے تھک چکے تھے کہ اپنے سرڈیسیک پر رکھ کر بآسانی سو سکتے تھے۔ یہاں تک کہ ہر ماہی بھی عام دنوں کی طرح اپنے نوٹس نہیں بنارہی تھی بلکہ اپنی ٹھوڑی دنوں ہاتھوں پڑکا کر پروفیسر بینز کو گھوڑا ہی تھی۔ حالانکہ اس کی آنکھیں کہیں اور دیکھ رہی تھیں۔

جب آخر کار گھنٹی بجی تو وہ سرعت رفتاری کے ساتھ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے کلاس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ پروفیسر موڈی اس میں سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ بھی انہی کی طرح تھک ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی قدرتی آنکھ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

470

کی پلکیں جھکی ہوئی تھیں جس سے ان کا چہرہ اور بھی عجیب لگ رہا تھا۔

”پروفیسر موڈی!“ ہیری نے انہیں پکارا جب وہ طلباء کی بھیڑ میں سے ان کے پاس جانے کا راستہ بنانے لگے۔

”اوہ پوٹر!“ موڈی غرائے۔ ان کی جادوئی آنکھ پہلے سال میں پڑھنے والے دو بچوں پر پڑی جوان کے قریب سے گزر رہے تھے، انہوں نے گھبرا کر اپنی رفتار بڑھادی اور تیزی سے ایک طرف چلے گئے۔ ان کی جادوئی آنکھ مسلسل ان بچوں کا تعاقب کرنے میں مصروف رکھائی دی، جب تک کہ وہ راہداری کے موڑ پر مڑ کر آنکھوں سے او جھل نہ ہو گئے تھے۔

”ٹھیک ہے..... اندر آ جاؤ!“ انہوں نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ دروازے کے قریب کھڑے رہے۔ ہیری، رون اور ہر ماہنی خاموشی سے چلتے ہوئے ان کے قریب پہنچے اور دروازہ عبور کر کے اندر چلے گئے۔ کلاس روم اب خالی ہو چکا تھا۔ پروفیسر موڈی ان کے پیچھے اندر آئے اور انہوں نے کلاس روم کا دروازہ بند کر دیا۔

”کیا وہ آپ کو ملے پروفیسر؟“ ہیری نے کوئی تمہید باندھے بغیر براہ راست سوال کر دیا۔ ”مسٹر کراوچ.....؟“

”نہیں!“ موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی میز کی طرف بڑھے اور کرسی کھینچ کر ہلکی سی کراہ نکالتے ہوئے بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنی لنگڑاتی ہوئی ٹانگ کو عجیب انداز میں پھیلایا تھا۔ انہوں نے اپنے پہلو میں موجود چھاگل کو باہر نکالا۔

”کیا آپ نے نقشہ استعمال کیا تھا؟“ ہیری نے پوچھا۔

”ظاہر ہے۔“ موڈی نے اپنی چھاگل میں موجود دوا کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔ ”پوٹر! میں نے تمہاری طرح سے یہ کام کیا تھا۔ میں نے جادوئی کلمے کی مدد سے نقشے کو اپنے دفتر سے جنگل میں بلا یا تھا۔ وہ اس میں دور دور تک کہیں بھی نہیں دکھائی دیئے۔“

”تو کیا وہ ثقاب اڑان بھر گئے ہوں گے؟“ رون نے جلدی سے کہا۔

”ہو گوڑس میں کوئی بھی ثقاب اڑان نہیں بھر سکتا رون۔“ ہر ماہنی جلدی سے بولی۔ ”وہ کسی دوسرے طریقے سے بھی غائب ہو سکتے ہیں ہے نا پروفیسر؟“

موڈی کی جادوئی آنکھ متحرک ہوئی اور ہر ماہنی پر آ کر جم گئی۔

”تم بھی ایریور کے روپ میں مستقبل بنانے کے بارے میں سوچ سکتی ہو۔“ انہوں نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”تمہارا دماغ صحیح سمت میں کام کرتا ہے گریجنر!“

ہر ماہنی کا چہرہ خوشی سے گلابی ہو گیا۔

”وہ غائب نہیں تھے۔“ ہیری نے کہا۔ ”نقشہ غائب لوگوں کو بھی دیکھ لیتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ میدان سے چلے گئے ہوں گے۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

471

”لیکن اپنے دم پر؟“ ہر ماں نے جلدی سے اتراتے ہوئے کہا۔ ”یا پھر کوئی اور انہیں لے گیا ہوگا؟“  
 ”ہاں کوئی بھی لے جاسکتا تھا..... شاید بہاری ڈنڈے پر کھینچ کر بٹھایا گیا ہوا اور اپنے ساتھ اڑا کر لے گیا ہو؟“ رون نے جلدی سے اپنا اندازہ پیش کرنے کی کوشش کی اور موڈی کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھا۔ شاید وہ بھی یہ سننے کا خواہشمند تھا کہ موڈی اسے بھی ایر ورنے کی قابلیت کی سند دیں گے۔

”ہم انگو کے قیاس کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔“ موڈی غراتے ہوئے بولے۔

”تو آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ ہو گرلوں میں ہی کہیں موجود ہوں گے؟“ رون نے پوچھا۔

”کہیں بھی ہو سکتے ہیں؟ موڈی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ہم تو یقین کے ساتھ صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ اب یہاں نہیں ہیں!“

انہوں نے اتنی زور دار جماں لی کہ ان کا پورا منہ کھل گیا اور حلق تک کا نقشہ دکھائی دینے لگا۔ ان کے منہ کے اندر کئی دانت غائب دکھائی دے رہے تھے۔

”ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا تھا کہ تم تینوں خود کو جاسوں سمجھتے ہو لیکن تم کراوچ کے معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ اب محکمہ ان کی تلاش میں سرگرم ہو جائے گا۔ ڈمبل ڈور نے انہیں خبر بھجوادی ہے پوٹر! تم اپنا دھیان تیسرے ہدف کی طرف لگاؤ، سمجھے!“

”کیا مطلب؟..... او..... ہاں!“ ہیری ہر کلا کر گڑ بڑا سا گیا۔ وہ جب گذشتہ رات کیرم کے ساتھ بھول بھیوں سے واپس آیا تھا۔ اس وقت سے ایک بار بھی اس بارے میں کچھ نہیں سوچ پایا تھا۔

”اس بار معاملہ تمہارا لئے اجنبی نہیں ہے پوٹر!“ موڈی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اب اپنی زخموں کے نشانوں سے بھری ٹھوڑی کوکھجار ہے تھے۔ ”جیسا ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا ہے کہ تم اس طرح کے کام کئی بار کر چکے ہو۔ تم نے اپنے پہلے سال میں پارس پتھر کے بہت سارے حفاظتی جادوی حصاروں کو عبور کر لیا تھا؟“

”ہم نے بھی مدد کی تھی۔“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”میں نے اور ہر ماں نے مدد کی تھی۔“

”تو اس بار بھی مشق کرنے میں اس کی مدد کرو۔“ موڈی مسکرا کر بولے۔ ”اس کے بعد بھی اگر وہ نہیں جیت پائے تو مجھے بہت حیرانگی ہوگی..... پوٹر! مسلسل ہوشیاری!“ انہوں نے اپنی چھاگل سے ایک اور گھونٹ پیا اور ان کی جادوی آنکھ کھڑکی پر مرتکز ہو گئی۔ کھڑکی سے ڈرم سٹرانگ کا باد بانی جہاز کا سب سے اوپر والا پال دکھائی دے رہا تھا۔

”تم دونوں .....!“ ان کی قدرتی آنکھ رون اور ہر ماں کی تھی۔ ”تم دونوں ہیری پوٹر کے قریب ہی رہنا، ٹھیک ہے؟ میں چیزوں پر نظر رکھے ہوئے ہوں لیکن پھر بھی..... جتنی زیادہ آنکھیں ہوں، اتنا ہی اچھا رہے گا۔“

سیریس نے اگلی صبح ہی ان کے الوکو واپس بھیج دیا تھا۔ وہ اسی وقت ہیری کے پنکھ پھر پھڑاتا ہوا آیا جب ایک گندمی رنگت والا الو روزنامہ جادوگر کا تازہ اخبار لے کر ہر ماہی کے پاس پہنچا تھا۔ اس نے اخبار لیا۔ پہلے کچھ صفحات دیکھے اور بولی۔ ”ہاں! اسے کراوچ کی ہوا تک نہیں لگی ہے۔“ پھر وہ رون اور ہیری کے ساتھ سیریس کا خط پڑھنے لگی تاکہ یہ جان سکے کہ رات کو وقوع پذیر ہوا پر اسرار واقعے کے بارے میں سیریس کا نقطہ نظر کیا ہے؟

ہیری! تم کیا کر رہے ہو؟ وکٹر کیدم کے ساتھ جنکل کے پاس کیوں کھوم رہے تھے؟ میں چاہتا ہوں کہ لوٹے الو سے خطا بھیج کر تم یہ قسم کھاؤ کر رات کو کسی کے بھی ساتھ نہیں کھومو کے۔ ہو گورنس میں کوئی فطر ناک فرد موجود ہے۔ مجھے صاف دلکھائی دے، رہا ہے کہ وہ کراوچ کو ڈمبل ڈور نک پہنچنے نہیں دینا چاہتا تھا اور تم اندر ہی ہے میں شاید اس سے کہو ہیں خاصلے پر رہے ہو گے۔ تمہاری جان بھی جا سکتی تھی۔

تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں نکلتا مھمن اتفاق نہیں ہے۔ اگر کوئی تم پر مملہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو یہ اس کا آفری موقع ہے۔ رون اور ہر ماہی کے ساتھ ہیں رہنا۔ شام کے بعد کری فنڈر کے ہال میں ہیں رہنا، باہر مت نکلتا۔ پوری مفت کے ساتھ تیسرسے کام کی تیاری کرنا۔ ششدروں ساکت اور دھماکے دار وار کے جادوئی کلمات کا استعمال کرنا۔ کہو دم بنود جادوئی کلموں سے بھی مدد ملے کی۔ کراوچ کے بارے میں تم کہو نہیں کر سکتے۔ اپنا دماغ حاضر رکھو اور اپنا پورا دھیان رکھو۔ میں تمہارے خطا کا انتظار کر رہا ہوں، جس میں تم یہ وعدہ کرو گے کہ تم دوبارہ کبھی رات کو باہر نہیں نکلو گے۔

سیریس

”رات کو باہر نکلنے کے بارے میں مجھے وعظ کرنے والا وہ کون ہوتا ہے؟“ ہیری ہتھے سے اکٹھ کر بولا۔ جب اس نے سیریس کا خط تھہ کر کے اپنے چونے کے اندر رکھ لیا تھا۔ ”وہ بھی تو سکول میں رات کو گھومتا رہتا تھا.....“

”وہ تمہارے بارے میں پریشان ہے۔“ ہر ماہی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ”موڈی اور ہیگرڈ کی طرح..... اس لئے اس کی بات مان لو۔“

”کسی نے بھی پورے سال میں مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔“ ہیری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ”کسی نے بھی میرے ساتھ اب تک کچھ نہیں کیا ہے.....“

”صرف تمہارا ہی نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا گیا تھا ہیری!“ ہر ماہی چڑ کر بولی۔ ”اوہ ہیری! جس نے بھی یہ کام کیا ہے، اس نے ایسا کسی مقصد کے تحت ہی کیا ہوگا۔ سنوں صحیح کہتا ہے۔ شاید وہ شخص صحیح موقع کا انتظار کر رہا ہوگا۔ شاید وہ اس آخری ہدف کے دوران تم پر حملہ کر دے۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

473

”دیکھو ہر ماںی!“ ہیری جھنجراتے ہوئے بولا۔ ”چلو مان لیا کہ سنوفس صحیح کہتا ہے اور کسی نے کیرم کو ششدرا ساکت کر کے کراوچ کا انگو اکر لیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے آس پاس کے درختوں میں ہی کہیں چھپا ہو گا۔ لیکن اس نے تب تک انتظار کیا جب تک کہ میں وہاں سے چلانہیں گیا۔ اس کے بعد ہی اس نے یہ کام کیا، ہے نا؟ تو اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ میں اس کا نشانہ نہیں ہوں، ہے نا؟“

”اگر جنگل میں تمہاری موت واقع ہو جاتی تو حادثہ بالکل نہیں لگتا۔“ ہر ماںی نے تنک کر کہا۔ ”لیکن اگر تم کسی ہدف کی تیکلی کے دوران مرجاتے ہو تو.....“

”جس نے بھی یہ کیا ہو گا، اس نے کیرم پر حملہ کرتے وقت تو ایسا نہیں سوچا ہو گا۔ ہے نا؟“ ہیری نے اپنے موقف کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔ ”اس نے اسی وقت مجھے بھی کیوں نہیں ششدرا ساکت کیوں نہیں کیا؟ اگر وہ ایسا کر دیتا تو یہی کہ کیرم اور مجھ میں توں توں میں میں یا پھر رائی ہوئی ہو گی۔“

”ہیری! مجھے یہ معاملہ ذرا بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔“ ہر ماںی متوجہ بجھ میں بولی۔ ”میں تو بس اتنا جانتی ہوں کہ بہت سی عجیب چیزیں ہو رہی ہیں جو مجھے اچھی نہیں لگ رہی ہیں۔ موڈی صحیح کہہ رہے ہیں..... سنوفس کے خدشات بھی صحیح ہیں..... تمہیں تیسرے ہدف کی تیاری کرنا چاہئے، فوراً..... لیکن پہلے تم سنوفس کو لکھ کر یہ وعدہ کرو کہ تم دوبارہ چوری چھپے اکیلنہیں گھومو گے۔“



ہو گورس کا میدان کبھی اتنا مرغوب نہیں لگا تھا جتنا کہ اب لگ رہا تھا۔ جب ہیری کو سکول کے اندر ہی ٹھہرنا پڑ رہا تھا۔ اس تہائی کے کچھ دن اس نے اپنا تمام فارغ وقت ہر ماںی اور رون کے ساتھ لا بھری ی میں دم بخود کر دینے والے جادوی کلمات کی تلاش گزار دیئے یا پھر خالی کلاس روم میں چوری چھپے ان کی مشقوں میں۔ ہیری کئی کار آمد جادوی کلمات سیکھ چکا تھا جس کا اس نے پہلے کبھی استعمال نہیں کیا تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ اس کی مشقوں کیلئے رون اور ہر ماںی کو اپنے مشاغل کی کافی قربانی دینا پڑ رہی تھی۔

”کیا ہم مسز نورس کا انگو اکر سکتے ہیں؟“ رون نے پیر کی دو پھر کھانے کی میز پر انہیں مشورہ دیا۔ جب وہ ٹھوس اشیاء کی جادوی پرواز کی کلاس سے اپنی دہری کمر کے بل واپس لوٹا تھا کیونکہ ہیری نے پانچویں بار اس پر ششدرا ساکت اور از سرنو بیداری کے جادوی کلمات کی مشق کی تھی۔ ”ہم اس پر ششدرا ساکت کرنے کی مشق کر سکتے ہیں یا پھر ہم ڈوبی کا استعمال کر سکتے ہیں ہیری! میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ تمہاری مدد کرنے کیلئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ میں شکایت نہیں کر رہا ہوں۔“ اس نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے کہا جب وہ آہستگی سے کھڑے ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ”لیکن میرا پورا بدن پھوڑے کی طرح ڈکھ رہا ہے.....“

”تم کشن پڑھیک طرح سے گر نہیں رہے ہو، ہے نا؟“ ہر ماںی نے تشویش بھرے بجھ میں کہا۔ جب وہ ان کشنوں کے ڈھیر کو دوبارہ ترتیب سے لگا رہی تھی۔ جن کا استعمال انہوں نے جادوی پرواز کی کلاس میں بدری جادوی کلمے کی مشق کے دوران کیا تھا۔ انہیں

پروفیسر فلنت وک نے ایک الماری میں سنبھال کر رکھ دیا تھا۔ ”کشنوں پر گرنے کی کوشش کرو.....“ ”ششد رساکت ہو جانے کے بعد نشانہ زیادہ اچھا نہیں ہوتا ہے ہر ماںی!“ رون نے غصے سے کہا۔ ”تم خود یہ کوشش کر کے کیوں نہیں دیکھ لیتی؟“

”میرا خیال ہے کہ ہیری کو یہ جادوئی کلمہ اچھی طرح سے استعمال کرنا آچکا ہے۔“ ہر ماںی نے جلدی سے کہا۔ ”اب ہمیں دھماکے دار جادوئی کلمات کے بارے میں فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ کافی پہلے سے ہی اس کام میں ماہر ہے..... مجھے لگتا ہے کہ ہمیں آج شام کو ان میں سے کچھ دم بخود جادوئی کلمات پر کام کرنا چاہئے.....“ اس نے دم بخود جادوئی کلمات کی اس فہرست پر نظر ڈالی جوانہوں نے لا بھریری میں بیٹھ کر تیار کی تھی۔ ”مجھے یہ والا اچھا لگ رہا ہے..... مزاحم جادوئی دار..... ہیری! جو بھی تم پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ یہ اس کی رفتار کو دھیما کر دے گا..... ہم اسی سے آغاز کرتے ہیں۔“ اسی وقت گھنٹی نجح اٹھی۔ انہوں نے جلدی جلدی کشنوں کو پروفیسر فلنت وک کی الماری میں ٹھونسا اور کلاس روم سے باہر نکل آئے۔

”دو پھر کے کھانے پر ملاقات ہوگی۔“ ہر ماںی نے کہا اور دار جادوئی علم الاعداد کے کلاس روم کی طرف جانے لگی۔ ہیری اور رون شمال کی سمت والے بلند مینار کی طرف بڑھ گئے جہاں علم جوش کی کلاس شروع ہونے والی تھی۔ انہوں نے تیز تیز قدموں کے ساتھ اوپر کھڑکیوں والی راہداری کو عبور کیا اور بل دار سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ باہر آسمان بھر پور نیلا دکھائی دے رہا تھا جیسے اس پر کسی نے نہایت عمدگی کے ساتھ ایک سارنگ پینٹ کیا ہو۔

”پروفیسر ٹراولینی کا کمرہ آج اب رہا ہوگا۔ وہ کبھی اپنے آتشدان کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیتیں۔“ رون نے کہا جب وہ سفید سیڑھی اور چور دروازے کی طرف جانے والی بل دار سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔

اس کی بات بالکل درست نکلی۔ دھندری روشنی سے بھرا کمرہ واقعی بہت گرم تھا۔ آگ کے کثیف دھوئیں کی مہک آج پہلے کی بہبیت کچھ زیادہ بھری ہوئی تھی۔ ہیری کا دماغ چکرانے لگا۔ وہ ایک پردے والی کھڑکی کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ جب پروفیسر ٹراولینی دوسرا طرف دیکھ رہی تھیں اور اپنی پھنسی ہوئی شال کا ایک پلوznکال رہی تھیں تو اس نے موقع پا کر ایک انج کھڑکی کھول دی اور اپنی کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ تاکہ کھڑکی کی درز میں سے آنے والی ہلکی ہلکی ہوا اس کے چہرے پر پڑتی رہے۔ یہ چٹکاناہیات آرام دہ ثابت ہوا تھا۔

”پیارے بچو!“ پروفیسر ٹراولینی نے طلباء کے بالکل سامنے اپنی پنکھ دار کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ان کی بڑی بڑی آنکھوں نے سب کے چہروں کو ٹھوٹلا۔ ”ہم نے طالع کے زاپھوں کے ذریعے پیش گوئیوں کا کام لگ بھگ پورا کر لیا ہے۔ بہر حال، آج مرخ کی شدت کے اثرات کی جانچ کرنے کا سہرہ ا موقعہ ہے جس کا دورہ اس وقت نہایت دلچسپ ثابت ہوتا ہے۔ تم سبھی لوگ اس طرف دیکھو۔ میں روشنی تھوڑی دھیمی کر دیتی ہوں.....“

انہوں نے اپنی چھڑی لہر اکر لاثین کو بجا ہی دیا تھا۔ اب صرف آگ کی ہی روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ پروفیسر ٹراولینی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

475

تو ہوڑا سا جھکیں اور انہوں نے اپنی کرسی کے نیچے سے اجرام فلکی کا ایک چھوٹا سا نچہ نکالا جو ایک شیشے کے گنبد میں بند تھا۔ یہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ نو سیاروں کے چاروں طرف ان کی علامتیں گھوم رہی تھیں۔ سورج اور تمام سیارے شیشے کے نیچے ہوا میں گھوم رہے تھے۔ ہیری نے کستی بھرے انداز سے ان کی طرف دیکھا۔ جب پروفیسر ڈراؤنینی یہ بتانے لگیں کہ مریخ، نیچوں کے ساتھ کتنی عمدہ تسلیں بنارہا تھا۔ بھاری خوبصوردار ہوا میں اس کی طرف آ رہی تھیں اور کھڑکی سے خوشنگوار ہوا اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ پردے کے پیچھے اسے کہیں پر کسی بھوزے کی بھنبھنا ہٹ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کی پلکیں بوجھل ہونے لگیں۔

وہ ایک عقابی الٰو تھا جس کی پیٹھ پروہ سوار تھا اور صاف نیلے آسمان میں اُڑتا ہوا ایک پہاڑی پر بنے ہوئے ایک پرانے مکان کی طرف جا رہا تھا جو عشق پیچا کی گھنی بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ہیری کے چہرے پر بھینی بھینی ہوا کے جھونکے پڑ رہے تھے۔ پھر وہ الٰو نیچے اترنے لگا۔ جب تک کہ وہ مکان کی بالائی منزل کی ادھوری اور ٹوٹی ہوئی کھڑکی تک نہیں پہنچ گئے اور اس میں اندر داخل نہیں ہو گئے۔ اب ایک اندھیری راہداری میں اُڑتے ہوئے بالکل آخری کنارے پر بنے کمرے کی طرف جا رہے تھے۔ وہ دروازے سے اندر داخل ہو کر ایک نیم تاریک کمرے میں پہنچ گئے جس کی سب کھڑکیاں بند تھیں.....

ہیری الٰو کی پشت سے نیچے اتر گیا۔ اب الٰو کمرے میں پنکھا اُڑاتے ہوئے اُڑ رہا تھا..... ہیری کی نگاہ ایک کرسی پر جمی ہوئی تھی جس کی پشت اس کی طرف تھی..... کرسی کے پاس فرش پر کالے ہیو لے بھی تھے۔ دونوں ہل رہے تھے.....

وہ ایک بڑا اڑدہا تھا..... دوسرا ایک آدمی تھا۔ ایک پستہ قامت بالوں سے گنجा ہوتا ہوا آدمی، جس کی آنکھیں چھوٹی اور قریب تھیں۔ وہ آتشدان کے پاس والی دری پر سکیاں بھر رہا تھا۔

”تمہاری قسمت اچھی ہے، وارم ٹیل!“ ایک سرداور تکھی آواز اس کرسی کی گہرائی سے سنائی دی جس پر الٰو اترا تھا۔ ”تم سچ مجھ بہت خوش قسمت ہو۔ تمہاری سنگین کوتا ہی سے سب کچھ بر باد نہیں ہوا۔ وہ مرچ کا ہے۔“

”میرے آقا!“ فرش پر پڑے آدمی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”میرے آقا..... میں بہت خوش ہوں ..... اور بہت رنجیدہ بھی .....“ ”اوہ ناگنی!“ سردا آواز گوئی۔ ”تمہاری قسمت خراب ہے، میں اب وارم ٹیل کو تمہیں نہیں کھلاوں گا..... لیکن پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے..... ابھی ہیری پوٹر تو ہے.....“

اڑدہا بل کھا کر پھنکا رنے لگا۔ ہیری کو اس کی متحرک زبان دکھائی دی۔

”وارم ٹیل!“ بر فیلی آواز کا لہجہ کرخت ہو گیا۔ ”اب میں تمہیں آخری بار خبردار کرتا ہوں کہ تمہاری ایک بھی غلطی برداشت نہیں کروں گا.....“

”میرے آقا..... نہیں..... میں آپ سے رحم کی درخواست کرتا ہوں .....“

کرسی کی گہرائی سے چھڑی کی ایک نوک باہر نکلی اور اس کا رُخ وارم ٹیل ہو گیا۔ ٹھنڈی آواز گرجی۔ ”اینگور یسم .....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

476

وارم ٹیل چینے لگا۔ وہ اس طرح چیخ رہا تھا جیسے اس کا پورا بدن شعلوں میں چھلس رہا ہو۔ وہ چیخ ہیری کے کانوں سے ہوتی ہوئی اس کے دماغ کو بری طرح جھجنانا لگی۔ ہیری کو اپنے دماغ کی دیواروں پر ہتھوڑوں کی ضربیں محسوس ہونے لگیں۔ درد..... شدید درد کی لہر نے اس کے ماتھے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کا ماتھا جلنے لگا اور زخم کے نشان میں آگ بھر گئی۔ وہ جان جائے گا کہ ہیری بھی وہاں پر قتلا.....

”ہیری..... ہیری.....!“

ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ وہ پروفیسر ٹراویلنی کے کلاس روم کے فرش پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ اس کے ماتھے پر جمے ہوئے تھے۔ اس کا نشان اب بھی اتنی ہی بری طرح سے جل رہا تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔ درد بہت زیادہ اور ناقابل برداشت تھا۔ سبھی طلباء اس کے چاروں طرف کھڑے تھے۔ رون اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اس کی طرف دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

”تم ٹھیک تو ہو.....“ اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں..... غیر معمولی طور وہ ٹھیک نہیں ہے۔“ پروفیسر ٹراویلنی نے بہت جوشیے انداز میں کہا۔ ان کی بڑی بڑی آنکھیں ہیری کے چہرے کو ٹوٹ لرہی تھیں۔ ”کیا ہوا پوڑ؟..... کوئی خبر دار کرنے والی جھلک..... مستقبل کا دھندا کا..... تم نے کیا دیکھا؟“

”کچھ نہیں.....“ ہیری نے فوراً جھوٹ بول دیا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کا بدن کلپکار رہا تھا۔ وہ اپنے پیچھے تاریک سایوں میں دیکھے بنانہ رہ پایا۔ والڈی مورٹ کی آواز اتنی قریب سے آئی تھی.....

”تم اپنے نشان کو کپڑے ہوئے تھے۔“ پروفیسر ٹراویلنی نے کہا۔ ”تم فرش پر گر کر بری طرح ٹرپ رہے تھے اور پھر تم نے اپنے نشان پر ہاتھ رکھ کر اسے سہلانا شروع کر دیا۔ سنو پوڑ! مجھے ان معاملوں سے آگاہی ہے۔“

ہیری نے ان کی آنکھوں میں گھور کر دیکھا۔ ”میرا خیال ہے کہ مجھے ہسپتال جانا چاہئے۔“ اس نے کہا۔ ”میرے سر میں شدید درد ہو رہی ہے۔“

”میرے پیارے بچے! بلاشبہ میرے کمرے کی روشن ضمیری کی ترغیبی اہروں نے تمہیں غیر معمولی طور پر پریشان کیا ہو گا؟“ پروفیسر ٹراویلنی نے کہا۔ ”اگر تم اس وقت یہاں سے جاؤ گے تو مستقبل دیکھنے اور غیب بینی کے اسرار جاننے کا سنہرہ ا موقع گنوا دو گے۔“

”میں اس وقت سر درد کے علاج کے علاوہ مستقبل میں اور کچھ دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔“ ہیری نے کمزور آواز میں جواب دیا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ باقی طلباء پیچھے ہٹ گئے۔ وہ سہمے ہوئے دھمائی دے رہے تھے۔

”بعد میں ملاقات ہو گی۔“ ہیری نے رون سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے اپنا بستہ سمیٹ کر اٹھایا اور چور دروازے کی طرف چل دیا۔ اس نے پروفیسر ٹراویلنی کو نظر انداز کر دیا جو نہایت یاس بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھیں جیسے انہیں کسی بہت

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

477

بڑی خوشی سے محروم کر دیا گیا ہو۔

جب ہیری سیٹھی سے نیچے اتراتو وہ ہسپتال کی طرف نہیں گیا۔ اس کا وہاں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ سیریں نے اسے کہا تھا کہ اگر نشان میں دوبارہ تکلیف ہوتا سے کیا کرنا چاہئے؟ ہیری اس کی ہدایت کے مطابق وہی کام کرنے جا رہا تھا۔ وہ سیدھا ڈمبل ڈور کے دفتر کی طرف جا رہا تھا۔ وہ راہداری میں چلتا رہا اور یہ سوچنے لگا کہ اس نے خواب میں کیا دیکھا تھا..... یہ خواب بھی اتنا ہی واضح لگ رہا تھا جتنا کہ پہلے والا خواب، جو اس نے پرانیویٹ ڈرائیور میں دیکھا تھا، جس کی شدت سے وہ بیدار ہو گیا تھا..... اس نے اپنے دماغ میں خواب کی ساری باتیں کیجا کیں اور انہیں ترتیب سے یاد رکھنے کی کوشش کرنے لگا..... اس نے سنا تھا کہ والدی مورٹ وارم ٹیل پر کوئی غلطی کرنے کا الزام لگا رہا تھا..... لیکن الواحچی خبر لایا تھا..... اس لئے وارم ٹیل کو ناگزین القسم نہیں بنایا جائے گا..... اس کے بجائے ہیری پوٹر کو ناگزین کی خوراک بنایا جائے گا.....

ہیری بے دھیانی میں خوفناک عفریت کے مجسمے کو عبور کر کے بہت آگے نکل گیا تھا جو ڈمبل ڈور کے دفتر کے پوشیدہ راستے پر پہرہ دیتا تھا۔ اس نے پلکیں جھپکا کر چاروں طرف دیکھا اور تباہ کراستے احساس ہوا کہ وہ بہت آگے نکل آیا تھا۔ وہ واپس مڑا اور پتھر کے مجسمے کے سامنے آ کر رُک گیا۔ پھر اسے یاد آیا کہ اسے شناخت تو معلوم ہی نہیں تھی۔

”لیموں کا شربت.....“ اس نے کہا۔ مجسمے میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔

”ٹھیک ہے.....“ ہیری نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ”ناشپاٹی کا قطرہ..... ار..... ملٹھی کی چھپڑی..... لوزہ ٹافیاں..... ڈروبل کی دھماکے دار چیونگ..... بارٹی بات کی ہر ذاتی لفڑی والی ٹافیاں..... اوہ نہیں! وہ تو انہیں پسند نہیں ہیں..... اوہ! صرف کھل جاؤ،“ اس نے غصے سے کہا۔ ”مجھے تجھے ان سے ملنا ہے، بہت ضرور کام ہے.....“

لیکن مجسمے میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔ ہیری نے جھنجلا کر مجسمے کو لات دے ماری لیکن اس سے پاؤں کے انگوٹھے میں درد کی تیز لہر پیدا ہو گئی اور کچھ بھی نہیں ہوا۔

”چاکلیٹی مینڈک.....“ وہ غصے سے ایک پیر پر کھڑے کھڑے چیخا۔ ”شکر کی قلم..... کا کروچ کا خوشہ.....“ مجسمے میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ ہیری نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔

”کا کروچ کا خوشہ؟“ اس نے تعجب بھرے انداز میں دھرا یا۔ ”میں تو صرف مذاق کر رہا تھا.....“

وہ جلدی سے دیواروں کے درمیان کی دراٹ میں گھس گیا اور پتھر کی بل دار سیٹھیاں پر چڑھ گیا جو آہستگی سے خود بخود اوپر کی طرف اٹھتی جا رہی تھیں۔ پیچھے دیوار کی دراٹ بند ہو چکی تھی۔ سیٹھیاں اسے بلوٹ کی لکڑی سے بنے دروازے تک لے آئیں۔ دروازے پر پیتل کی کنڈی لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

اسے دفتر کے اندر سے کچھ آوازیں سنائی دیں۔ وہ چلتا ہوا سیٹھی سے اتر اور دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ جھکتے

ہوئے سننے لگا۔

”ڈمبل ڈور! مجھے تو کوئی تعلق جڑتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا ہے، بالکل بھی نہیں۔“ یہ جادوی وزیر اعظم کارنیلوس فنچ کی آواز تھی جسے ہیری اچھی طرح پہچانتا تھا۔ ”لیوڈو کا کہنا ہے کہ برخاناعائب ہونے میں پوری طرح خود قصوردار ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہمیں اب تک اس کا اتہ پتہ لگ جانا چاہئے تھا لیکن ہمارے پاس گڑ بڑ کا کوئی ثبوت نہیں ہے ڈمبل ڈور! ایک بھی ثبوت نہیں ہے۔ اس کے لاپتہ ہونے کا، باری کراوچ کے غائب ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

”وزیر اعظم صاحب! آپ کو کیا لگتا ہے کہ باری کراوچ کے ساتھ کیا ہوا ہو گا؟“ موڈی کی غراثی ہوئی آواز سنائی دی۔

”مجھے دوام کا نات دکھائی دیتے ہیں الیسٹر!“ فنچ کی آواز آئی۔ ”یا تو کراوچ کا ذہنی توازن خراب ہو چکا ہے، جس کا امکان بہت زیادہ ہے۔ میرے خیال سے اس کے نجی حالات اور اعصاب شکن خدمات کو دیکھتے ہوئے ہم سب اس بات سے متفق ہوں گے۔ یقیناً اس کا ذہنی توازن بگڑ چکا ہو گا اور وہ اب کہیں ویرانوں میں بھٹک رہا ہو گا.....“

”اگر ایسی بات ہے تو وہ یہاں سے بہت جلدی چلے گئے کارنیلوس!“ ڈمبل ڈور نے جلدی سے کہا۔

”یا پھر..... دیکھو!“ فنچ تھوڑا پریشان دکھائی دینے لگے۔ ”دیکھو! میں جب تک وہ جگہ نہ دیکھ لوں، جہاں انہیں آخری مرتبہ پایا گیا تھا تب تک میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن تم لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ جگہ بیاوکس بیٹن کی بکھی نما قیام گاہ کے پاس ہی تھی؟..... ڈمبل ڈور! تم جانتے ہو کہ وہ عورت کون ہے؟“

”میں انہیں نہایت قابل ہیڈ مسٹر سمجھتا ہوں کارنیلوس! اور بہت باکردار عورت بھی۔“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

”جانے دو ڈمبل ڈور!“ فنچ نے چھپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”کیا تمہیں نہیں لگتا کہ تم ہیگر ڈکی وجہ سے تعصب سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس کی طرفداری کر رہے ہو۔ وہ سب بے ضرر نہیں ہوتے ہیں..... ایسی ماں کے ہونے کے بعد تم ہیگر ڈکو بے ضرر کیسے مان سکتے ہو؟“

”مجھے میدم میکسٹ پر ہیگر ڈجتنا ہی بھروسہ ہے۔“ ڈمبل ڈور نے اپنی پرسکون آواز میں جواب دیا۔ ”کارنیلوس! مجھے لگتا ہے کہ شاید آپ ہی تعصب کے باعث ایسی بات کہہ رہے ہیں۔“

”کیا ہم اس گفتگو کو جلدی سمیٹ نہیں سکتے۔“ موڈی اچانک گرجتے ہوئے فنچ میں بول اُٹھے۔

”ہاں..... ہاں! چلو میدان کا جائزہ لیتے ہیں۔“ فنچ نے بے صبری سے کہا۔

”نہیں یہ بات نہیں ہے۔“ موڈی نے کہا۔ ”بات یہ ہے کہ پوٹر آپ سے ملنا چاہتا ہے ڈمبل ڈور! وہ دروازے کے باہر کھڑا ہوا ہے۔“

تیسوال باب

## تیشہ یادداشت

دفتر کا دروازہ کھل گیا۔

”کیسے ہو پوٹر؟“ موڈی نے غراہٹ بھرے لبھ میں کہا۔ ”اندر آ جاؤ۔“

ہیری دفتر کے اندر داخل ہو گیا۔ وہ ایک بار پہلے بھی ڈمبل ڈور کے دفتر میں آ چکا تھا۔ یہ بہت خوبصورت گولائی میں بنا ہوا کمرہ تھا۔ جس کی دیواروں پر ہو گورٹس کے سابقہ ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ تصویروں میں لوگ موجود گھری نیند سور ہے تھے اور ان کے سینے آہستہ آہستہ پھول اور پچک رہے تھے۔ کارنیلوس فنچ، ڈمبل ڈور کی میز کے پاس کھڑے تھے اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنے دھاری دار چونگے میں ملبوس تھے اور لیموں کی رنگت والا ہیئت ان کے ہاتھ میں تھما ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”اوہ ہیری! تم کیسے ہو؟“ فنچ نے خوشی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”اچھا ہوں!“ ہیری نے مصلحتاً جواب دیا جبکہ وہ ٹھیک نہیں تھا۔

”ہم ابھی اس رات کے عجیب حادثے کے بارے میں بتیں کر رہے تھے، جب مسٹر کراوچ میدان میں دکھائی دیئے تھے۔“ فنچ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”وہ تم ہی سے ملے تھے، ہے نا؟“

”جی!“ ہیری نے جواب دیا۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ یہ ادا کاری کرنا بے کار ہے کہ اس نے ان کی باتیں نہیں سنی تھیں۔ اس نے اس نے بات رکھتے ہوئے کہا۔ ”لیکن مجھے میدم میکسیم آس پاس کہیں بھی نہیں دکھائی نہیں دی تھیں، انہیں وہاں چھپنے میں بہت زیادہ مشکل پیش آتی، ہے نا؟“

فنچ کے ٹھیک پیچھے ڈمبل ڈور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور ان کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی۔

”ہاں! یہ بات تو سچ ہے۔“ فنچ نے تھوڑی خجالت بھرے انداز میں کہا۔ ”ہیری! اگر تم برا نہ مانو!..... تو ہم میدان میں گھومنے جا رہے ہیں..... شاید تم اپنی کلاس میں لوٹنا چاہو گے۔“

”میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں پروفیسر!“ ہیری نے جلدی سے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

480

سبنجیدگی سے اس پر باریک بین نظر ڈالی۔

”ٹھیک ہے، میرا یہیں پر انتظار کرو، ہیری!“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”میدان کا جائزہ لینے میں ہمیں کچھ زیادہ وقت نہیں لگے گا۔“ وہ خاموشی سے ہیری کے پاس سے نکل گئے اور دروازہ بند کر گئے۔ ایک آدھ منٹ بعد ہیری کو نیچے کی راہداری میں موڑی کے لکڑی کے پاؤں کی ٹھک ٹھک کی آواز دھیمی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے اپنے چاروں طرف نظر ڈوڑائی۔

”کیسے ہو فاکس؟“ اس نے ایک طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

فاکس پروفیسر ڈمبل ڈور کا تقفس تھا۔ (فینکس کو عربی میں عنقاء اور فارسی واردو میں تقفس کہتے ہیں، یہ دیومالائی داستانوں کا طاقتور بخوں والا پرندہ تھا جو عرب کی رزمیہ داستانوں میں صحرائیں روایں دواں قافلوں میں سے چھوٹے اونٹ اٹھا کر لے جاتا تھا) وہ دروازے کے قریب اپنے شہرے پائیدان پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نہس کی شکل کا ہرنہدہ تھا اور اس کے سرخ سنہرے پر بے حد خوبصورت دکھائی دیتے تھے۔ اس نے اپنی لمبی دُم ہلائی اور ہیری کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں۔

ہیری ڈمبل ڈور کی میز کے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ کئی منٹ تک ان سابقہ ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویریں کو دیکھتا رہا جو اپنی اپنی تصویریں میں سوئے ہوئے تھے۔ وہ ابھی ابھی سنی باتوں کے بارے میں سوچتا رہا اور اپنے نشان کو انگلیوں سے سہلا تارہا۔ اب اس میں درد بالکل نہیں ہو رہی تھی۔

ڈمبل ڈور کے دفتر میں آنے کے بعد وہ خود کو کافی پر سکون محسوس کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کچھ ہی دری بعد وہ انہیں اپنے خواب کے بارے میں بتا دے گا۔ ہیری نے میز کی عقبی سمت کی دیواروں کی طرف نظر ڈوڑائی۔ ایک الماری میں پھٹی پرانی بولتی ٹوپی رکھی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ والی شیشے کی الماری میں چاندی کی ایک شاندار تلوار پڑی تھی۔ جس کے دستے میں بڑے بڑے چمکتے ہوئے نگینے جڑے ہوئے تھے۔ ہیری اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ اس نے اس تلوار کو دوسرے سال کی پڑھائی کے دوران بولتی ٹوپی میں سے کھینچ کر باہر نکالا تھا۔ یہ تلوار ہیری کے فریق کے بانی استاد بہادر شجاع گری فنڈر کی ملکیت تھی۔ ہیری تلوار کی بیست کو ٹھوٹ تارہا اور یاد کرنے لگا کہ اس کی مدد اس وقت کی تھی جب وہ ہر طرف سے مدد ملنے میں مایوسی کا شکار ہو گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ شیشے کی اس الماری پر سفید دودھیار وشنی چمکتی ہوئی تھرک رہی تھی۔ اس نے چاروں طرف نظر ڈوڑائی کہ یہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے؟ جو الماری کے شیشے پر پڑ رہی ہے۔ اسے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ یہ چاندی کی سی چمکتی ہوئی سفید روشنی اس کے عقبی سمت میں موجود سیاہ الماری کے اندر سے پھوٹ رہی تھی جس کا دروازہ صحیح انداز میں بند نہیں تھا۔ ہیری جھجکا اور اس نے فاکس پرنگاہ ڈالی پھر وہ اپنے تجسس سے مجبور ہو کر اٹھا اور دفتر کے عقبی سمت کی طرف بڑھا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے الماری کا دروازہ کھول دیا۔

وہاں پر پتھر سے بنی ہوئی ایک گول پرات رکھی ہوئی تھی۔ اس کے کناروں پر عجیب قسم کے نقش و نگار بننے ہوئے تھے۔ اس پر ایسی زبان میں الفاظ اور تصویریں منقش تھیں جو ہیری کو بالکل سمجھ میں نہیں آئیں۔ سفید روشنی اسی پرات کے اندر سے پھوٹ رہی تھی۔ ہیری

## ہیری پوٹر اور مشعلوں کا پیالہ

481

نے آج سے پہلے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی تھی۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس پر اس میں مائع سیال بھرا ہوا تھا یا پھر کوئی چمکتی ہوئی گیس۔ یہ تو چاندی جیسی رنگت کی ایک سفید چیز تھی جو آہستہ آہستہ تھرک رہی تھی اور دائرہ وی انداز میں گھونتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کی سطح ہوا میں لہریں بناتے ہوئے پانی جیسی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے روشنی مائع شکل میں بدل گئی ہو یا پھر ہوا ٹھوس کر دی گئی ہو۔ ہیری یہ طنہیں کر پایا کہ ان دونوں میں سے یہ کیا ہو سکتا تھا؟

وہ اسے چھونا چاہتا تھا۔ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ چیز کیسی محسوس ہوتی ہے؟ لیکن جادوئی دنیا میں گزرے ان چار سالوں نے اسے سکھا دیا تھا کہ عجیب سیال سے بھری ہوئی پر اس میں اپنا ہاتھ ڈالنا بہت احمقانہ کام ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے چوغے کے اندر سے اپنی چھٹری باہر نکالی اور ایک بارگھر اکر دفتر میں چاروں طرف نظر دروازی۔ پھر اس نے اپنی چھٹری سے مائع سیال کو ہلایا۔ پر اس کے اندر کی موجود چاندی جیسا دودھیا مائع بہت تیزی سے گھونے لگا۔

ہیری جھک کر اور قریب ہو گیا۔ اب اس کا سر الماری کے اندر پہنچ گیا تھا۔ سفید مائع میں کافی شفافیت پیدا ہو گئی تھی اور شیشے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اس کی تہہ میں نیچے دیکھنے کی کوشش کی۔ اسے امید تھی کہ اسے پر اس کی پتھر کی تہہ دکھائی دے گی لیکن اس کے بجائے اسے پراسرار پر اس کی سطح کے نیچے ایک بڑا کمرہ دکھائی دینے لگا۔ ایک ایسا کمرہ جس میں وہ چھٹ کی گول کھڑکیوں میں سے جھک کر اندر کا منظر دیکھ رہا تھا۔

کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی لیکن اس میں کوئی کھڑکی نہیں تھی۔ ہیری نے سوچا، شاید یہ کمرہ کسی تہہ خانے میں موجود ہوگا۔ کمرے میں سکول کی راہداریوں میں جلنے والی مشعلوں کی طرح مشعلیں روشن تھیں۔ ہیری نے کمرے کے منظر کو واضح دیکھنے کیلئے اپنا سر اتنا جھکا لیا کہ اس کی ناک پر اس میں موجود سفید مائع سے صرف ایک ہی انج کے فاصلے پر رہ گئی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ جادوگر اور جادوگرنیوں کی بڑی تعداد ہر دیوار کے چاروں طرف بنی ہوئی قطاروں میں نشستوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک خالی کمرے کے بالکل وسط میں پڑی ہوئی تھی۔ اس کرسی میں ایسا کچھ تھا کہ ہیری کو ڈراؤنا احساس ہونے لگا۔ کرسی میں زنجیریں بھی تھیں جیسے اس میں بیٹھنے والے کو عام طور پر ان سے باندھ دیا جاتا ہو۔

یہ کون سی جگہ تھی؟ یقینی طور پر یہ ہو گورٹس تو نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے سکول میں ایسا کوئی کمرہ آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اس کے علاوہ پر اس کے نیچے والے اس پراسرار کمرے میں بہت سے عمدہ پوش اجنبی جادوگر اور جادوگرنیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ہیری جانتا تھا کہ ہو گورٹس میں اتنے اساتذہ نہیں تھے حالانکہ اسے ان کے نوکیلے ہیئت کے بالائی حصے ہی دکھائی دے رہے تھے۔ لیکن اسے محسوس ہوا کہ وہ لوگ کسی چیز کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ سب ایک ہی سمت میں دیکھ رہے تھے اور کوئی بھی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا۔

پر اس کے کنارے گولائی میں بنے ہوئے تھے اور وہ کمرہ بالکل چوکور تھا۔ اس لئے ہیری کو یہ دکھائی نہیں دے پایا کہ اس کے کناروں میں کیا ہو رہا تھا۔ وہ اور قریب جھک گیا۔ اس نے اپنا سر نیچے کیا اور کناروں کی طرف دیکھنے کی کوشش کی۔ اس کی ناک اس

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

482

عجیب مائع سیال سے چھوئی جس میں وہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسی لمحے ڈبل ڈور کے دفتر کو زوردار جھٹکا لگا..... ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی جگہ سے اچھل پڑا اور پھر وہ سر کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ وہ پرات کے پر اسرار مائع کی تھے میں گرچکا تھا۔ لیکن اس کا سر پتھر کی سطح والی تھے سے نہیں ٹکرایا۔ وہ تو برف جیسی ٹھنڈی اور اندر ہیری چیز سے ہوتا ہوا نیچے گر رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خوفناک تاریکی اسے اپنے اندر نکلتی جا رہی ہو۔

اور اچانک اس نے محسوس کیا کہ وہ پرات کے اندر والے کمرے میں ایک نشست پر بیٹھ چکا تھا۔ یہ نشست دوسری نشستوں سے کافی بلندی پر موجود تھی۔ اس نے اپنے اوپر پتھر کی بنی ہوئی ٹھوس چھپت کی طرف دیکھا۔ وہ اس میں موجود گول شگاف کو تلاش کر رہا تھا جس سے وہ نیچے جھانک رہا تھا لیکن وہاں پر سیاہ اور ٹھوس چھپت کے سوا کوئی نشان موجود نہیں تھا۔

ہیری نے گھبراہٹ میں تیز تیز سانسیں لیتے ہوئے اپنے چاروں طرف دیکھا۔ حالانکہ کمرے میں کم از کم دو سو لوگ موجود ہوں گے لیکن کسی بھی جادوگر یا جادوگرنی کی نگاہ اس کی طرف نہیں اٹھی تھی۔ ان میں سے کسی کا بھی دھیان اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا۔ ہیری لکڑی کی نشست پر اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے جادوگر کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے منہ سے حیرت بھری زوردار چیخ نکل گئی جو خاموش کمرے میں زوردار آواز میں گونجنے لگی۔

وہ ایلس ڈبل ڈور تھے، جن کے پہلو میں وہ اس وقت بیٹھا ہوا تھا۔

”پروفیسر!“ ہیری نے دبی ہوئی آواز میں انہیں مخاطب کیا۔ ”مجھے افسوس ہے..... میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا..... میں تو صرف آپ کی الماری میں رکھی اس پرات میں دیکھ رہا تھا کہ میں ..... میں! ..... ہم اس وقت کہاں ہیں؟“ لیکن ڈبل ڈور نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے ہیری کو پوری طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں..... نشستوں پر بیٹھے باقی تمام جادوگروں اور جادوگرنیوں کی طرح وہ بھی کمرے کے ایک کونے کی طرف گھور کر دیکھ رہے تھے، جہاں ایک دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے پریشان ہو کر ڈبل ڈور کی طرف دیکھا پھر خاموشی سے کمرے کے موجود لوگوں کو دیکھا جن کی نگاہیں ایک ہی سمت میں پتھرائی ہوئی لگ رہی تھیں۔ وہ بھی اسی طرف دیکھنے لگا اور پھر اس سے سمجھ میں آنے لگا.....

ایک بار پہلے بھی ہیری ایسی جگہ پر پہنچ گیا تھا جہاں کوئی بھی اسے دیکھ یا سن نہیں سکتا تھا۔ اس بار وہ ایک جادوئی ڈائری کے صفحات سے کسی کی یادداشت میں پہنچ گیا تھا..... اور اگر وہ سمجھنے میں غلطی نہیں کر رہا تھا تو وہ ایک بار پھر اسی قسم کے حادثے کا شکار ہو گیا تھا.....

ہیری نے اپنا دیاں ہاتھ اٹھایا اور پھر جھکتے ہوئے اسے تیزی سے ڈبل ڈور کے چہرے کے سامنے لہرانے لگا۔ ڈبل ڈور نے نہ تو پلکیں جھپکائیں اور نہ ہی ہیری کی طرف مرکر دیکھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں تھے۔ اور پھر ہیری کی رائے میں اس سے معاملہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

483

صاف ہو گیا۔ ڈبل ڈور سے اس طرح کبھی نظر انداز نہیں کریں گے۔ وہ ایک یادداشت کے اندر آپ کا تھا اور یہ حقیقی ڈبل ڈور نہیں تھے لیکن یہ بہت پہلے کی بات نہیں ہو سکتی تھی..... اس کے پہلو میں بیٹھے ڈبل ڈور کے بال بھی سفید ہی تھے، جیسے حقیقت میں ان کے بال تھے۔ لیکن یہ جگہ کون سی تھی؟ یہ جادو گر کس کا انتظار کر رہے تھے؟

ہیری نے محتاط انداز میں اپنے چاروں طرف نظر ڈڑائی۔ جیسا اسے اوپر سے دیکھتے ہوئے محسوس ہوا تھا، کمرہ بالکل چوکور تھا۔ اس نے سوچا کہ یہ کمرہ کم اور تہہ خانہ زیادہ لگ رہا تھا۔ ماحول کافی ڈراونا تھا۔ دیواریوں پر تصویریں یا سجاوٹی اشیاء موجود نہیں تھیں۔ صرف نشستیں قطاروں میں لگی ہوئی تھیں۔ وہ تمام اس انداز میں بنی ہوئی تھی کہ ان پر بیٹھے ہر شخص کو وسط میں موجود کرسی اور اس کا منظر بخوبی واضح دکھائی دے سکے۔

اس سے پہلے ہیری کسی نتیجے پر پہنچ پاتا کہ وہ کس جگہ پر موجود تھا؟ اسے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ تہہ خانے کا کونے والا دروازہ کھلا اور اس میں سے تین لوگ اندر داخل ہوئے ..... یا زیادہ صحیح بات تو یہی کہ اس میں سے ایک آدمی اندر داخل ہوا تھا جس کے دونوں پہلوؤں میں ایک ایک روح کھپڑ موجود تھا۔

ہیری کے بدن میں سرد لہر ڈوڑ گئی۔ لمبی قامت کے روح کھپڑوں نے چہروں پر سیاہ نقاب ڈال رکھتے تھے، جن سے ان کے چہروں کی ہیئت بالکل چھپی ہوئی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے کمرے کے درمیان میں رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دونوں نے ہی اپنے ایک ایک مردہ اور گل سڑٹے ہوئے ہاتھ سے اس آدمی کو دبوچ رکھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان کی گرفت میں جکڑا ہوا شخص بے ہوش ہونے والا تھا۔ ہیری اسے قصور و انبیاء ٹھہر اسکتا تھا..... وہ جانتا تھا کہ یادداشت میں ہونے کی وجہ سے اس پر روح کھپڑوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ روح کھپڑوں کی نادیدہ طاقت کو اچھی سے جانتا تھا۔ کمرے میں موجود ناظرین آہستگی سے پیچھے ہٹ گئے۔ جب روح کھپڑوں نے اس آدمی کو کرسی پر بٹھایا اور اسے بھاری زنجیروں سے جکڑ ڈالا۔ اس کے بعد وہ دھرمی رفتار سے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی کمرے کا دروازہ بند ہو گیا۔

ہیری نے اس شخص کی طرف دیکھا جو زنجیروں میں جکڑا کرسی پر موجود تھا۔ اسے حیرت کا زور دار جھٹکا لگا..... وہ شخص کوئی اور نہیں ایگور کا رکوف تھا۔

ڈبل ڈور کے مقابلے میں کارکروف زیادہ جوان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بال اور بکری جیسی ڈاڑھی کا لی تھی۔ وہ ملائم اونی لباس نہیں پہننے ہوئے تھا بلکہ پتلے اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس تھا۔ وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے کرسی پر گکی ہوئی زنجیریں اچانک سنبھری ہو گئیں اور کارکروف کے ہاتھوں پر سانپوں کی طرح بل کھا کر لپٹنے لگیں۔ اس کے دونوں ہاتھ بندھ کچکے تھے۔

”ایگور کا رکوف.....“ ہیری کے بائیں طرف سے ایک روکھی آواز سنائی دی۔ ہیری نے چاروں طرف نظر ڈڑائی اور اس نے

دیکھا، مسٹر کراوچ اس کے قریب والی نشتوں کے بالکل وسط میں کھڑے تھے۔ ان کے بال سیاہ تھے اور چہرے پر عمر کے لحاظ سے کسی قدر کم جھریاں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ کافی چست اور جوان دکھائی دے رہے تھے۔ ”تمہیں یہاں اثر قبان سے ملکہ جادو کی اس عدالت کے سامنے گواہی دینے کیلئے بلا یا گیا ہے۔ تم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ تم گذشتہ صورتحال پر اہم معلومات دینے پر رضامند ہو۔“ کارکروف سنجل کر پہلو بدلتے ہوئے کرتی پر بیٹھ گئے حالانکہ زنجروں نے انہیں کرسی سے مضبوطی سے جھٹک رکھا تھا۔

”میرے پاس واقعی اہم اور چونکا دینے والی معلومات ہیں سر۔“ انہوں نے کہا۔ ان کی آواز میں گہری پریشانی اور گھبراہٹ کی جھلک نمایاں تھی۔ ”میں ملکے کے کام آنا چاہتا ہوں۔ میں مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں ..... میں جانتا ہوں کہ ملکہ شیطانی جادوگروں کے بچ کچے گروہ کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں اس کام میں اپنی طرف سے پوری مدد کرنے کیلئے تیار ہوں .....“ نشتوں سے طرح طرح کی چہ میگویاں سنائی دیں۔ کچھ جادوگر اور جادوگر نیاں تو کارکروف کی طرف دچپسی سے دیکھ رہے تھے۔ زیادہ تر لوگوں کی آنکھوں میں اس کیلئے نفرت بھرے جذبات جھلک رہے تھے۔ پھر ہیری کو ڈبل ڈور کے دوسرا پہلو میں بیٹھے ہوئے جادوگر کی غراہٹ سے بھری جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ ”بالکل جھوٹ .....“

ہیری آگے کی طرف جھکاتا کہ وہ ڈبل ڈور کے دوسرا طرف بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھ سکے۔ وہاں پر میڈ آئی موڈی بیٹھے ہوئے تھے حالانکہ ان کا حیلہ کافی مختلف دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی جادوئی آنکھ ان کے چہرے پر نہیں تھی بلکہ وہاں دو قدر تی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ دونوں ہی کارکروف پر جمی ہوئی تھیں اور ان میں گہری نفرت کے جذبات جھلک رہے تھے۔

”کراوچ اسے رہا کرنے والا ہے .....“ موڈی نے آہستگی سے ڈبل ڈور کو بتایا۔ ”اس نے اس کے ساتھ سودا کر لیا ہے۔ مجھے اسے پکڑنے میں چھ مہینے لگے تھے اور کراوچ اسے صرف اس لئے رہا کر رہا ہے کہ وہ کچھ نئے نام بتانے والا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس سے نام معلوم کرلو اور دوبارہ اسے روح کچھڑوں کے حوالے کردو .....“

ڈبل ڈور نے اپنی لمبی خمارناک سے ناگواری کا ہلاکا ساتھ دکھایا۔

”اوہ! میں تو بھول ہی گیا تھا..... تمہیں روح کچھڑ پسند نہیں ہیں، ہے نا ایلپس؟“ موڈی نے زہر خند مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ”نہیں!“ ڈبل ڈور نے اطمینان سے جواب دیا۔ ”مجھے وہ بالکل پسند نہیں ہیں۔ مجھے کافی عرصے سے محسوس ہو رہا ہے کہ ملکے کو اس طرح کے وحشی عفريتوں کے ساتھ تعلقات استوار رکھنے کی غلطی نہیں کرنا چاہئے۔“

”لیکن اس جیسے گھٹیا آدمی کیلئے .....“ موڈی نے آہستگی سے کہا۔

”کارکروف! تمہارا کہنا ہے کہ تم ہمیں کچھ نئے لوگوں کے ناموں کے بارے میں بتاسکتے ہو جو سزا کے مستحق ہیں اور آزاد پھر رہے ہیں۔“ کراوچ نے سخت لمحے میں کہا۔ ”نام بتاؤ .....“

”آپ یہ سمجھ لیں۔“ کارکروف نے جلدی سے کہا۔ ”کہ تم جانتے ہو کون؟“ ہمیشہ بہت پراسرار انداز میں کام کرتا تھا۔ ..... وہ یہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

485

پسند کرتا تھا کہ ہم..... میرا مطلب ہے کہ اس کے سبھی چیلے..... اور اب مجھے بہت افسوس ہے کہ میں کبھی اس کا چیلار ہاتھا.....“  
”کام کی بات کرو، کار کروف!“ موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔

”..... ہم اپنے ہر ساتھی کا نام نہیں جانتے تھے..... کیونکہ صرف وہی جانتا تھا کہ ہم لوگ کون ہیں؟.....“

”اس نے بہت عقائدی کا کام کیا، ہے نا؟ کیونکہ اس سے تم جیسے آدمی کو ان سبھی کو پکڑوانے کا موقع نہیں مل پائے گا۔“ موڈی نے بڑھا کر کہا۔

”پھر بھی تم دعویٰ کرتے ہو کہ تم ہمیں کچھ نام بتا سکتے ہو؟“ کراوچ نے سختی سے کہا۔

”ہاں! میں بتا سکتا ہوں۔“ کار کروف نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ”اگر اس بات پر دھیان دیں کہ یہ اس کے اہم چیلے تھے۔ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے اُس کے احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں یہ معلومات دے کر یہ ثابت کر رہا ہوں کہ میں پوری طرح سے اسے ترک کر چکا ہوں اور مجھے سچ مج گہر اپکھتا وہور ہا ہے کہ میں.....“  
”نام بتاؤ.....“ مسٹر کراوچ نے تیکھی آواز میں غراتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہاں!..... ایک تو تھا انتونین دلوہاف!“ کار کروف نے جلدی سے کہا۔ ”میں نے..... میں نے اسے مالگوؤں پر پرتشدد کا ررواائیاں کرتے دیکھا ہے..... اور ان جادوگروں پر بھی جو عظیم شیطانی جادوگر (والدی مورٹ) کی حمایت میں نہیں آنا چاہتے تھے.....“

”اس کام میں تم نے بھی یقیناً اس کی مدد کی ہوگی؟“ موڈی غرا کر دھیمی آواز میں بولے۔

”ہم پہلے ہی انتو نین کو گرفتار کر چکے ہیں۔“ کراوچ نے سپاٹ لبجے میں کہا۔ ”وہ تمہاری گرفتاری کے کچھ ہی عرصے بعد پکڑا گیا تھا.....“

”واقعی؟“ کار کروف نے کہا اور اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ”مجھے..... مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔“ لیکن وہ خوش نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ خرسن کرائے سچ مج چھٹکالا گا تھا کیونکہ اس کا تما یا ہوا یک نام ضائع ہو چکا تھا۔  
”کوئی اور نام.....؟“ کراوچ نے ٹھنڈے پن سے پوچھا۔

”کیوں نہیں!..... ہاں..... روزی ہے۔“ کار کروف نے جلدی سے کہا۔ ”ایوین روزی ہے۔“

”روزی ہے۔“ کراوچ نے تیزی سے کہا۔ ”وہ بھی تمہاری گرفتاری کے کچھ ہی عرصے بعد پکڑا گیا تھا۔ اس نے خاموشی سے ہتھیار ڈال کر خود کو ہمارے حوالے کرنے کے بجائے مقابلہ کرنے کو ترجیح دی تھی اور وہ اس لڑائی میں مارا گیا.....“

”وہ اپنے ساتھ میری ناک کا ٹکڑا بھی لے گیا۔“ موڈی نے دانت پیتے ہوئے کہا۔ ہیری نے ایک بار پھر کے چہرے کی طرف دیکھا۔ موڈی اب پروفیسر ڈیبل ڈور کو اپنی کٹی ہوئی ناک کا گڑھا دکھار ہے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

486

”اوہ! روزیرا اسی قابل تھا۔“ کارکروف نے کہا۔ اب اس کی آواز میں سچ مج دہشت کا عصر جھلکنے لگا تھا۔ ہیری کو سمجھ میں آ رہا تھا کہ اب انہیں اس بات کی پریشانی ہونے لگی تھی کہ اگر ان کی دی گئی کوئی بھی معلومات مجھے کے کام نہ نکلیں تو کیا ہو سکتا ہے؟ کارکروف کی نگاہیں کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف اٹھ گئیں جس کے پیچھے روح کھڑر بے صبری سے اس کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

”کوئی اور.....“ کراوچ نے اکتائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

”ہاں!“ کارکروف بولا۔ ”ٹروپیس..... اس نے میکونینس کو مارنے میں مدد کی تھی۔ موس بر!..... وہ غیر قانونی جادوئی واروں کو استعمال کرنے میں ماہر تھا۔ اس نے معصوم اور بے گناہ لوگوں کو سفا کا نہ واروں کے نرغے میں لا کر جرم کرنے پر مجبور کیا تھا۔ رکاوڑ بھی تھا!..... رکاوڑ نے جاسوٹی کر کے مجھے کے اندر ورنی خفیہ احکامات اور معلومات تم جانتے ہو کون؟“ تک پہنچائی تھی۔“

ہیری بتا سکتا تھا کہ اس بار کارکروف کی چاندی ہو گئی تھی، حاضرین حیرت بھرے ہوں میں اب آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔

”رکاوڑ؟“ مسٹر کراوچ نے کہا اور اپنے سامنے بیٹھی ہوئی جادوگرنی کی طرف اشارہ کیا۔ جو اپنے چرمی کا نڈ پر تیزی سے لکھنے لگی۔ ”شعبہ اسراریات و خفی کارروائی کا ملازم او سٹس رکاوڑ!“

”ہاں وہی.....“ کارکروف نے امید بھرے لجھے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”مجھے یقین ہے کہ اس نے خفیہ معلومات اکٹھی کرنے کیلئے مجھے کے اندر اور باہر کے جادوگروں کی منظم کڑیاں تشکیل دے رکھی تھیں۔“

”ہم ٹروپیس اور موس بر کو پکڑ چکے ہیں۔“ مسٹر کراوچ نے روکھے پن سے کہا۔ ”بہت اچھا! کارکروف اگر تمہارے پاس اتنی ہی معلومات ہیں تو ہمیں فیصلہ کر لینے تک تمہیں اٹھ قبان لوٹنا پڑے گا.....“

”ابھی نہیں.....“ کارکروف دہشت میں چیخ پڑا۔ ”رُکنے! میرے پاس اور بھی نام ہیں.....“ مشعلوں کی روشنی میں ہیری دیکھ سکتا تھا کہ کارکروف کی پیشانی پر پسندہ بہنے لگا تھا اور اس کا چہرہ فتح پڑ گیا تھا جو اس کے بھرے ہوئے کالے بالوں اور ڈاڑھی کے درمیان عجیب دکھائی دے رہا تھا۔

”سنیپ.....“ کارکروف نے چلا کر کہا۔ ”سیورس سنیپ.....“

”یہ عدالت سنیپ کو بے گناہ قرار دے چکی ہے۔“ کراوچ نے ٹھنڈے پن میں جواب دیا۔ ”اس کی سچائی کی ذمہ داری ایلبس ڈبل ڈورنے لی ہے۔“

”نهیں!“ کارکروف نے چیخ کر کہا اور ان زنجیروں کو کھینچنے کی کوشش کی جنہوں نے اسے کرسی پر باندھ رکھا تھا۔ ”میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سیورس سنیپ مرگ خور تھا.....“

ڈبل ڈوراپنی نشست سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اطمینان بھری آواز میں بولے۔

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

487

”میں اس معاملے میں پہلے ہی گواہی دے چکا ہوں۔ سیورس سنیپ سچ مجھ ایک مرگ خور تھے۔ بہر حال، لارڈ والٹری کی شکست سے پہلے ہی وہ ہماری طرف آگئے تھے اور اپنی جان خطرے میں ڈال کر ہمارے جاسوس بن گئے تھے۔ وہاب اس طرح مرگ خور نہیں ہیں جس طرح میں نہیں ہوں.....“

ہیری مبین آئی موڑی کو دیکھنے کیلئے مڑا۔ ڈبل ڈور کی پشت کے پیچھے موڑی کے چہرے پر تفکرات کی گہری شکنیں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

”ٹھیک ہے کارکروف!“ مسٹر کراوچ نے سرد لبجھ میں کہا۔ ”تم نے ملکے کی مدد کی ہے، میں تمہارے معاملے میں کچھ کروں گا۔ اس دوران تم اثر قبان میں ہی رہو گے.....“

مسٹر کراوچ کی آواز دھندلی ہو گئی۔ ہیری نے چاروں دیکھا۔ تھہ خانہ اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے وہ دھوئیں کا بنا ہوا ہو۔ ہر چیز دھندلی ہو رہی تھی۔ وہ صرف اپنے بدن کو دیکھ سکتا تھا۔ باقی ہر چیز انہیں میں گم ہوتی جا رہی تھی۔

اور پھر تھہ خانہ دوبارہ نمودار ہونے لگا۔ ہیری اب ایک دوسری جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہاب بھی سب سے اوپر نشست پر موجود تھا لیکن اس باروہ مسٹر کراوچ کی بائیں طرف والی قطار میں بیٹھا ہوا تھا۔ ماحول بھی کافی الگ تھلگ دکھائی دے رہا تھا۔ آرام دہ اور خوشنما..... دیواروں کے چاروں طرف جادوگر اور جادوگر نیاں اس طرح بتیں کر رہے تھے جیسے وہ کوئی میچ دیکھنے کیلئے اکٹھے ہوئے ہوں۔ اسی وقت ہیری کی نگاہ باقی قطاروں میں دوڑتی ہوئی نصف فاصلے پر موجود ایک جادوگر نی پر جا کر ٹھہر گئی۔ اس کے بال پھوٹے اور سنہری تھے۔ وہ سرخ لباس میں ملبوس تھی اور سبزرنگ کی قلم کو منہ میں ڈال کر چوس رہی تھی۔ یہ پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ ریٹا سٹیکر ہی تھی جو کافی جوان اور کم عمر دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے چاروں نگاہ دوڑائی۔ ڈبل ڈور دوبارہ اس کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے حالانکہ اس باران کے لباس کا رنگ کچھ مختلف تھا۔ مسٹر کراوچ پہلے سے زیادہ تھکے اور خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری سمجھ گیا کہ یہ ایک الگ یادداشت تھی۔ ایک الگ دن..... ایک الگ مقدمے کی کارروائی۔

کونے کا دروازہ کھل گیا اور ایک شخص اندر داخل ہوا، وہ لیوڈ و بیگ میں تھا۔

بہر حال۔ اس وقت ان کی تو نہیں نکلی ہوئی تھی۔ اس وقت وہ کیوڈچ کے جاندار اور گھٹیلے بدن کے مالک دے رہے تھے۔ ان کی ناک بھی ٹوٹی ہوئی نہیں تھی۔ وہ لمبے، دبلے پتلے مگر ورزشی آدمی لگ رہے تھے۔ زنجیروں والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بیگ میں کسی قدر پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ بہر حال، انہیں کارکروف کی طرح زنجیروں میں جکڑا نہیں گیا تھا۔ شاید اس سے بیگ میں کو اطمینان نصیب ہوا ہو۔ انہوں نے حاضرین کی طرف دیکھا اور پھر انہوں نے دوچار لوگوں کی طرف دیکھ کر اپنا ہاتھ بھی ہلا کیا۔ وہاب دھیمے انداز میں مسکرار ہے تھے۔

”لیوڈ و بیگ میں! تمہیں جادوئی قانون کی عدالت کے سامنے اس لئے لا یا گیا ہے تاکہ تم مرگ خوروں کی مجرمانہ کارروائیوں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

488

سے وابستہ اپنے تعلق کے انعام کیلئے صفائی دے سکو،” مسٹر کراوچ نے بلند آواز میں کہا۔ ”ہم نے تمہارے اوپر لگے تمام انعامات کیلئے ضروری سماعت کر لی ہے اور ہم اب اپنے حتمی فیصلے پر پہنچنے والے ہیں۔ ہمارا فیصلہ صادر ہونے سے پہلے تمہیں اپنے دفاع میں کچھ کہنا ہے.....“

ہیری کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ لیوڈ و بیگ میں اور مرگ خور.....؟

”مجھے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ میں تھوڑا بیوقوف تھا.....“ بیگ میں نے تھوڑا عجیب انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

قریب بیٹھے ہوئے جادوگر اور جادوگرنیوں ہلکا سا ہنس پڑے لیکن مسٹر کراوچ کے چہرے کے تاثرات ان جیسے بالکل نہیں تھے۔ وہ لیوڈ و بیگ میں کو بہت سنجیدگی اور نفرت بھری ناپسندیدگی سے گھور رہے تھے۔

”تم نے بالکل سچ کہا، لیوڈ!“ ہیری کے پیچھے سے کسی نے کہا۔ اس نے گھور کر اس سمت میں دیکھا۔ وہاں پر میڈی آئی مودی بیٹھے ہوئے تھے۔ ”اگر میں یہ بات نہیں جانتا کہ وہ ہمیشہ سے احمق تھا تو میں یہی کہتا کہ بالجروں نے نکلا نکلا اس کا دماغ ضرور پوپلا کر ڈالا ہوگا.....“

”لیوڈ وک بیگ میں! تم لا رڈ والڈی مورٹ کے چیلوں کو معلومات فراہم کرتے ہوئے کپڑے گئے تھے۔“ مسٹر کراوچ نے لفظ چباچا کر کہا۔ ”اس کے لئے میں اڑ قبان میں قید کی سزا سنانے کی تجویز دینا ہوں جو کم از کم.....“

لیکن اسی وقت قریب کی نشتوں سے غصے بھری آوازیں سنائی دیئے گئیں۔ کئی جادوگر اور جادوگرنیاں کھڑے ہو کر اپنے سر ہلاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یہاں تک کہ مسٹر کراوچ کی طرف مکہ بھی تانتے ہوئے نظر آئے۔

”لیکن میں آپ کو پہلے ہی بتاچکا ہوں۔ مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔“ بیگ میں نے ہجوم کے شور سے بلند آواز میں سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ ان کی گول نیلی آنکھیں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ”مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔ رکاوڑ میرے ڈیڈی کا دوست تھا..... میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ تم جانتے ہو کون؟“ کا آدمی ہو سکتا ہے۔ مجھے لگا کہ میں اپنے فائدے کیلئے معلومات اکٹھی کر رہا ہوں اور رکاوڑ بار بار یقین دہانی کر رہا تھا کہ کیوڈچ کا کیریئر ختم ہونے کے بعد وہ مجھے مجھے میں ملازمت دلوادے گا..... میرا مطلب ہے کہ میں زندگی بھر تو بالجروں کی چوٹیں تو برداشت نہیں کر سکتا، ہے نا؟“

حاضرین کھی کھی کر کے ہنسنے لگی۔

”اس پر جیوری کی رائے حاصل کر لیتے ہیں۔“ مسٹر کراوچ نے ٹھنڈے لبھے میں کہا اور تھہ خانے کی دائیں طرف مڑے۔

”جیوری کے جو معزز زین سزاد ہیں کے حق میں ہیں ..... وہ براہ مہربانی اپنے ہاتھ اٹھائیں.....“

ہیری نے سر گھما کر تھہ خانے کی دائیں طرف دیکھا، کسی نے بھی ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔ حاضرین میں بیٹھے ہوئے کئی جادوگر اور جادوگرنیوں نے تالیاں بجا نہیں۔ جیوری میں بیٹھی ہوئی ایک جادوگرنی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”فرمائیے!“ مسٹر کراوچ خشک لبجے میں غراتے ہوئے بولے۔

”ہم مسٹر بیگ میں کومبار کباد پیش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ انہوں نے گذشتہ ہفتہ کے دن ترکی کے خلاف کھیلے گئے کیوڈچ میچ میں برطانیہ کی طرف سے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔“

مسٹر کراوچ آگ بکولا دکھائی دینے لگے۔ تہہ خانہ سور سے گونجنے لگا۔ مسٹر بیگ میں اٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے سر جھکا کر اور مسکراتے ہوئے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جب بیگ میں تہہ خانے سے باہر نکلنے لگے تو مسٹر کراوچ بیٹھتے ہوئے ڈمبل ڈور کی طرف کر بولے۔ ”گدھا آدمی! رکاوڑا سے ملازمت دلوائے گا..... جس دن یوڈو بیگ میں مجھے میں نوکری کرے گا، وہ مجھے کیلئے بہت بد قسمتی کا دن ثابت ہو گا۔“

تہہ خانہ ایک بار پھر دھندا ہونے لگا۔ جب منظر دوبارہ صاف ہوا تو ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ وہ اور ڈمبل ڈور اب بھی مسٹر کراوچ کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے لیکن ما حول بالکل الگ تھا۔ وہاں پوری طرح خاموشی چھائی ہوئی تھی جو صرف مسٹر کراوچ کے پہلو میں بیٹھی ہوئی ایک دبلي تلی جادوگرنی کے سینکنے کی آواز سے ٹوٹ رہی تھی۔ اس نے کاپنے تھا انہوں کے ساتھ اپنے منہ پر رومال لگا کرھا تھا۔ ہیری نے کراوچ کی طرف دیکھا۔ وہ اب پہلے سے زیادہ کمزور اور زرد دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی کنپٹی پر ایک رگ بری طرح پھر کر رہی تھی۔

”انہیں اندر لاو.....“ کراوچ نے کہا اور ان کی آواز خاموش تہہ خانے میں گونجنے لگی۔

کونے والا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ اس بار چھروں کچھڑا فرادر کو گھیر کر اندر لارہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ہجوم میں بیٹھے ہوئے لوگ بار بار سر گھما گھما کر مسٹر کراوچ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے کچھ سر گوشیوں میں ایک دوسرے سے با تین کر رہے تھے۔

روح کچھڑوں نے چاروں افراد کو ایک ایک کر کے زنجیر والی چار کرسیوں پر الگ الگ بیٹھا دیا اور ان کے گرد زنجیروں کا حلقة جکڑ دیا۔ وہ اب چاروں تہہ خانے کے بالکل وسط میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان چار لوگوں میں ایک گھٹھیلا آدمی تھا جو کراوچ کی طرف سونی نظر وہ سے گھوڑ رہا تھا۔ ایک دبلي اور تھوڑا سا پریشان آدمی تھا جس کی آنکھیں ہجوم پر گھوم رہی تھیں۔ چمکدار سیاہ بالوں اور بھاری پلکوں والی ایک جادوگرنی تھی جو اپنی زنجیر والی کرسی پر اس طرح اکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی جیسے وہ کوئی عزت والا تھت ہو۔ اور ایک اٹھارہ انیس سال کا نوجوان بھی تھا جو بہت دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا بدن کانپ رہا تھا اور اس کے ہلکے زرد بال اس کے چہرے پر مکھرے ہوئے تھے۔ اس کی چمکدار جلد دودھ کی طرح سفید تھی۔ کراوچ کے پاس بیٹھی دبلي اور پستہ قامت جادوگرنی اپنی نشست پر آگے پیچھے پہلو بدلتی ہوئی دکھائی دی اور رومال میں اپنا چہرہ چھپا کر رونے لگی۔ کراوچ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے چاروں مجرموں کو گہری نفرت سے دیکھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

490

”تم لوگوں کو یہاں جادوئی قانون کی عدالت میں اس لئے لاایا گیا ہے کہ ہم تم لوگوں کے بے حد گناہ نے جرم کیلئے اپنا فیصلہ سنا سکیں۔“

”ڈیڈی.....!“ ہلکے زرد نگ کے بالوں والے نوجوان نے کہا۔ ”ڈیڈی.....رحم کیجئے!“

”.....ہم نے اس عدالت میں آج تک اس سے زیادہ گھناؤ نے جرم کا ذکر نہیں سنائے۔“ مسٹر کراوچ نے اور زیادہ اوپھی آواز میں کہا تاکہ ان کے بیٹے کی آواز دب جائے۔ ”ہم نے تم لوگوں کے خلاف اور حق میں تمام شہادتوں کی سماعت مکمل کر لی ہے۔ تم لوگوں پر الزم ہے کہ تم چاروں نے ایک ایور.....فرینک لانگ بامُم کو پکڑا.....اور اس پرسفاک کٹ جادوئی وار کا استعمال کیا کیونکہ تمہیں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اسے تمہارے نشکست خور دہ ما لک تم جانتے ہو کون؟“ کام موجودہ پتہ ٹھکانہ معلوم ہو گا.....“

”ڈیڈی میں نے ایسا نہیں کیا.....“ زنجیروں میں بندھا ہوا نوجوان اڑکا زور سے چلایا۔ ”میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں قسم کھا کر کہنا ہوں ڈیڈی! مجھے روح کھجڑوں کے پاس واپس مت بھیجئے ڈیڈی.....“

”تم پر یہ الزم ہے۔“ مسٹر کراوچ گر جتے ہوئے بولے۔ ”جب فرینک لانگ بامُم سے تمہیں کوئی معلومات نہیں حاصل ہو پائی تو تم نے ان کی بیوی پر غیر قانونی جادوئی وار کا استعمال کیا۔ تم لوگ تم جانے ہو کون؟“ کو دوبارہ طاقتوں بنانے کی منصوبہ بندی بنارہے تھے تاکہ تم اپنی خون خرابے والی پرانی روشن پرلوٹ سکو.....جو اس کے طاقتوں ہونے کے دورانے میں تمہیں میسر تھی۔ اب میں جیوری سے درخواست کرتا ہوں.....“

”می..... وہ نوجوان چیخا۔ اس کی چیخ سن کر کراوچ کے پاس بیٹھی ہوئی دبلي اور پستہ قامت جادوگرنی اپنی سبکیوں پر قابو نہ رکھ پائی اور پہلو بدلتے چینی سے چہرہ چھپانے لگی۔ ”میں نے ایسا کچھ نہیں کیا..... میں نے ایسا کچھ نہیں کیا.....“

”اب میں جیوری کے ارائیں سے درخواست کرتا ہوں۔“ مسٹر کراوچ چیختے ہوئے غرائے۔ ”اگر انہیں یہ لگتا ہے کہ اس جرم کیلئے انہیں اڑقابان میں عمر قید کی سزا دی جانا چاہئے تو وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں.....“

تہہ خانے کی دائیں طرف بیٹھے ہوئے جیوری کے سمجھی ارکان جادوگر اور جادوگر نیوں نے ایک ساتھ اپنے ہاتھ بند کر دیئے۔ دیواروں کے پاس بیٹھے ہوئے ہجوم نے اسی طرح تالیاں بجا کیں جیسے بیگ مین کے مقدمے میں تالیاں بجائی گئی تھیں۔ ان کے چہروں پر جنگلی مسکراہٹ کے جذبات رقصان تھے۔ نوجوان یہ دیکھ کر چیختے چلانے لگا۔

”نہیں میں نہیں..... میں نے یہ کام نہیں کیا..... میں نے یہ کام نہیں کیا..... میں انہیں بالکل نہیں جانتا تھا..... مجھے وہاں مت بھیجو۔ مجھے وہاں جانے سے بچا لو..... میں!“

روح کھجڑ دوبارہ کمرے میں آگئے۔ نوجوان کے تینوں ساتھی چپ چاپ اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ بھاری پلکوں

والی عورت نے کراوچ کی طرف دیکھا اور کڑی آواز میں بولی۔ ”کراوچ! تارکیوں کا شہنشاہ دوبارہ طاقت وربن جائے گا۔ تم بھلے ہمیں اڑ قبان بھج دیں لیکن ہم انتظار کریں گے۔ طاق تو را عظیم آقا جلد ہی ہمیں بچانے کیلئے آئے گا۔ وہ ہمیں اپنے باقی سب چیزوں کے ساتھ لے جائے گا اور وہ دوسروں کی بہ نسبت ہمیں زیادہ عزت بخشے گا کیونکہ صرف ہم ہی وفادار تھے..... کیونکہ ہم نے ہی انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی تھی.....“

دوسری طرف نوجوان لڑکا روح کھجڑوں سے الجھنے کی کوشش کر رہا تھا حالانکہ ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ روح کھجڑوں کی سرد موت کی لہریں اسے اپنی لپیٹ میں دبوچ رہی تھیں جن کے اثرات اس کے چہرے پر نمودار ہونے لگے تھے۔ حاضرین اب ان تینوں پر طعنہ زدنی کر رہی تھی۔ اب کچھ لوگ اپنی نشتوں سے اٹھ کھڑے ہوئے، جب اس مزمدہ جادوگرنی کو تہہ خانے سے باہر لے جایا گیا تھا۔ لڑکا اب بھی احتجاج کر رہا تھا مگر اس کی آواز لمجہ بلحہ کمزور پڑتی جا رہی تھی۔

”میں آپ کا بیٹا ہوں.....اس نے چیخ کر مسٹر کراوچ سے کہا۔ ”میں آپ کا بیٹا ہوں۔“

”تم میرے بیٹے نہیں ہو.....“ مسٹر کراوچ نے چیخ کر غصیلے لمحے میں کہا اور ان کی آنکھیں اچانک باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔

”میرا کوئی بیٹا نہیں ہے.....کوئی بھی نہیں.....“

ان کے پہلو میں بیٹھی ہوئی دبلي جادوگرنی نے زور سے آہ بھری اور روتے ہوئے اپنی نشست پر لڑکا گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی لیکن کراوچ کا دھیان اس کی طرف بالکل نہیں تھا۔

”انہیں لے جاؤ.....انہیں لے جاؤ اور وہیں سڑنے دو.....“ مسٹر کراوچ روح کھجڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے اتنی زور سے گر بے کہ ان کے منہ سے تھوک اڑنے لگا تھا۔

”ڈیڈی!.....ڈیڈی! میں شامل نہیں تھا.....نہیں ڈیڈی!.....براہ مہربانی!.....رحم کیجئے.....“

”مجھے لگتا ہے ہیری! میرے دفتر والپس لوٹنے کا وقت ہو چکا ہے۔“

ہیری کے کانوں میں ایک دھیمی آواز سنائی دی۔ ہیری چونک گیا۔ اس نے اپنے ارد گرد سر گھما کر دیکھا۔ یہ بڑا عجیب منظر تھا۔ اس کے دائیں طرف ڈیبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے اور بائیں طرف ایک اور ڈیبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ نوجوان لڑکے کو روح کھجڑوں کے چنگل میں باہر نکلتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ بائیں طرف والے ڈیبل ڈور کی نظریں ہیری پر جنمی ہوئی تھیں۔

”چلو!“ بائیں طرف والے ڈیبل ڈور نے کہا اور انہوں نے ہیری کی کہنی کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ ہوا میں اوپر اٹھ رہا ہے اور اس کے چاروں طرف کا تہہ خانہ ہوا میں گم ہوتا جا رہا ہے۔ ایک پل کیلئے توہر طرف اندر ہیرا ہی اندر ہیرا چھا گیا اور پھر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے دھیرے دھیرے گھٹھلی نگل لی ہو۔ اچانک وہ اپنے پیروں پر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ وہ ڈیبل ڈور کے دفتر میں والپس لوٹ آیا تھا۔ جہاں دھوپ کی چھپتی ہوئی روشنی بھری ہوئی تھی۔ پتھر کی پرات اس کے سامنے والی الماری میں پوری

آب و تاب سے چمک رہی تھی اور ایپس ڈبل ڈور اس کے پاس کھڑے تھے۔

”پروفیسر!“ ہیری نے تھوک نگلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”میں جانتا ہوں کہ مجھے یہ نہیں کرنا چاہئے تھا..... میں کرنا بھی نہیں چاہتا تھا..... لیکن الماری کا دروازہ تھوڑا اکھلا تھا اور.....“

”میں سمجھ سکتا ہوں۔“ ڈبل ڈور نے اس کی بات کا ٹتتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اس پر اس کو اٹھا کر اپنی میز پر رکھ دیا اور اس کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ہیری کو اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ہیری بیٹھ گیا مگر وہ چمکتی ہوئی پر اس کو بدستور گھورتا رہا۔ اس کے اندر کا مائع سیال ایک بار پھر پہلے جیسا سفید ہو چکا تھا اور آہستگی کے ساتھ گھومتا ہوا تھرک رہا تھا۔

”یہ کیا ہے؟“ ہیری نے جھمکتے ہوئے پوچھا۔

”یہ..... اسے تیشہ یادداشت، کہتے ہیں۔“ ڈبل ڈور نے بتایا۔ ”مجھے کئی بار لگتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں بھی ایسا ہی لگتا ہوگا کہ دماغ میں بہت زیادہ خیال اور پرانی یادیں جمع ہو گئی ہیں۔“

”ار.....“ ہیری کو بھی ایسا نہیں لگا تھا لیکن اس نے یہ بات نہیں بتائی۔

”ایسے وقت میں ہمیشہ تیشہ یادداشت استعمال کرتا ہوں۔“ ڈبل ڈور نے پتھر کی پر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”میں اپنی یادداشت میں موجود ان وقار کو تکلی کے ذریعے باہر نکالتا ہوں اور محفوظ کر لیتا ہوں، جب مجھے انہیں پر کھنا ہوتا ہے تو تکلی سے نکال کر انہیں تیشہ یادداشت میں ڈال دیتا ہوں اور پھر اطمینان سے ان کا جائزہ لیتا ہوں۔ جب وہ اس روپ میں ہوتے ہیں تو ان کے باہمی تعلق کی جانچ کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے.....“

”آپ کا مطلب ہے..... یہ سب آپ کے خیال ہیں؟“ ہیری نے پر اس میں گھومتے ہوئے سفید مائع کو گھورتے ہوئے کہا۔

”یقیناً.....“ ڈبل ڈور نے جواب دیا۔ ”آؤ! میں تمہیں دکھاتا ہوں.....“

ڈبل ڈور نے اپنے چونے سے چھٹری باہر نکالی اور اس کی نوک اپنی کنٹی کے پاس چاندی جیسے چمکتے ہوئے بالوں پر رکھی۔ جب انہوں نے چھٹری ہٹائی تو ایسا لگ رہا تھا کہ چھٹری میں بال چپک گئے ہوں۔ لیکن پھر ہیری نے دیکھا کہ یہ یہ تو اسی سفید مائع کا ایک چمکتا ہوا دھاگہ ہے جو چمکتی ہوئی پر اس میں بھرا ہوا تھا۔ ڈبل ڈور نے اس نئے خیال کو پر اس میں ڈال دیا اور ہیری یہ دیکھ کر جیران رہ گیا کہ پر اس کا چہرہ چاروں طرف تیرنے لگا۔

ڈبل ڈور نے اپنے لمبے ہاتھ تیشہ یادداشت کے دونوں طرف رکھ کر اس طرح ہلایا جیسے سونے تلاش کرنے والا سونے کے ٹکڑوں کو تلاش کرنے کیلئے ہلاتا ہے..... اور ہیری نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سنیپ کے چہرے میں بدل گیا تھا۔ انہوں نے اپنا منہ کھولا اور چھپت کی طرف منہ کر کے بولنے لگے۔ ”یہ نشان دوبارہ گہرا ہو رہا ہے..... کارکروف کا بھی..... پہلے سے زیادہ صاف اور گہرا.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

493

”میں کسی معاونت کے بغیر بھی اس تعلق کو دیکھ سکتا تھا۔“ ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”لیکن کوئی بات نہیں.....“ انہوں نے اپنے نصف چاند کی شکل والی عینک کے اوپر سے ہیری کی طرف دیکھا جو پرات میں تیرتے ہوئے مائے میں سنیپ کے چہرے کو منہ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔ ”جب مسٹرن ف مجھ سے ملنے کیلئے یہاں پہنچ تو میں تیشہ یادداشت کے استعمال میں مصروف تھا۔ میں نے اسے جلدی میں واپس رکھ دیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں نے الماری کا دروازہ ٹھیک سے بند نہیں کیا تھا۔ ظاہر ہے اس سے تمہارا دھیان اس کی طرف بھٹک گیا ہوگا۔“

”مجھے افسوس ہے پروفیسر!“ ہیری شرمندگی سے بولا۔  
ڈمبل ڈور نے محض اپنا سر ہلا دیا۔

”تجسس ہونا کوئی غلط بات نہیں ہے لیکن ہمیں اپنے تجسس کا محتاط انداز میں استعمال کرنا چاہئے..... ہاں..... واقعی!“ انہوں نے ہلکی سی تیوریاں چڑھاتے ہوئے اپنی چھپڑی کی نوک سے پرات کے چمکتے ہوئے مائے کے اندر تیرتے ہوئے خیالوں کو ہلا کیا۔ اس میں سے فوراً ایک ہیولا ابھرا۔ لگ بھگ سولہ سال کی ایک موٹی لڑکی دھیرے تھرکتی ہوئی دکھائی دی۔ جس کے پاؤں اب بھی پرات کے اندر ہی ڈوبے ہوئے تھے۔ اس نے ہیری یا ڈمبل ڈور کی طرف قطعی دھیان نہیں دیا۔ جب وہ بولی تو اس کی آواز بھی پروفیسر سنیپ کی آواز کی طرح دفتر میں گونج آٹھی۔ جیسے یہ پھر کی پرات کی گہرائیوں میں سے آرہی ہو۔ ”پروفیسر ڈمبل ڈور! اس نے مجھ پر دم بخود جادوئی کلمے سے حملہ کیا۔ میں تو اسے صرف چڑا رہی تھی سر! میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ پچھلی جھurat کو میں نے گرین ہاؤس کے عقبی سمت میں اسے فلورنس کا بوسہ لیتے دیکھا تھا.....“

”لیکن بر تھا کیوں.....؟“ ڈمبل ڈور نے خاموش ہو چکی لڑکی کو تاسف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم اس کے پیچھے گئی ہی کیوں تھی؟“

”بر تھا.....؟“ ہیری نے اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”کیا..... یہ..... کیا یہی بر تھا جو کرنس تھی؟“ ”ہاں!“ ڈمبل ڈور نے کہا اور ایک بار پھر پرات کی سطح کے خیالوں کو ہلانے لگے۔ بر تھا اس میں کھو گئی تھی۔ پرات کی مائے سطح ایک بار پھر دو دھیا سفید ہو گئی تھی۔ ”یہ بر تھا کے سکول کے دنوں کی یاد تھی۔“

تیشہ یادداشت کی سفید روشنی ڈمبل ڈور کے چہرے پر پڑ رہی تھی اور اچانک ہیری نے دیکھا کہ وہ کتنے زیادہ بوڑھے دکھائی دے رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور کی عمر کافی زیادہ ہے لیکن نہ جانے کیوں اس نے کبھی ڈمبل ڈور کو بوڑھا تسلیم نہیں کیا تھا۔

”تو ہیری!“ ڈمبل ڈور نے جلدی سے کہا۔ ”میرے خیالوں میں کھونے سے پہلے تم مجھے کچھ بتانا چاہتے تھے.....؟“ ”اوہ ہاں!“ ہیری نے چونک کر کہا۔ ”پروفیسر! کچھ دیر پہلے میں علم جو ش کی کلاس میں بیٹھا ہوا تھا..... اور..... میری آنکھ لگ

گئی.....”

وہ تھوڑا سا جھجکا اور سوچنے لگا کہ شاید اس بات پر ڈمبل ڈور سے ڈانٹیں لیکن ڈمبل ڈور نے صرف اتنا ہی کہا۔ ”میں سمجھ سکتا ہوں، آگے کہو.....”

”میں نے ایک خواب دیکھا.....“ ہیری نے کہا۔ ”لارڈ والڈی مورٹ کے بارے میں۔ خواب میں وہ وارم ٹیل کو سزادے رہا تھا..... آپ جانتے ہیں نا..... وارم ٹیل کون ہے؟“

”ہاں! میں جانتا ہوں..... آگے بتاؤ!“ ڈمبل ڈور نے فوراً کہا۔

”والڈی مورٹ کے پاس ایک الوسکی کا خط لے کر گیا۔ اسے پڑھنے کے بعد والڈی مورٹ نے کہ وارم ٹیل کی غلطی کی تلافی ہو گئی ہے۔ اس نے کہا کہ کوئی مر گیا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ وہ وارم ٹیل کو ناگنی کوہیں کھلایا جائے گا۔ اس کی کرسی کے پاس ایک اڑدہا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وارم ٹیل کی جگہ اب وہ مجھے ناگنی کو کھلائے گا۔ پھر اس نے وارم ٹیل پر سفاک کٹ وار کے جادوئی کلمے کا استعمال کیا..... اور میرا ماتھے کا نشان بری طرح درد کرنے لگا۔“ ہیری نے کہا۔ ”اس کی وجہ سے میں بیدار ہو گیا کیونکہ اس میں شدید درد کی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔“

ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھا۔

”ار..... بس اتنی سی بات ہے.....“ ہیری نے جلدی سے کہا۔

”اچھا!“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ”اچھا اب مجھے یہ بتاؤ کہ کیا گرمیوں کے بعد تمہارے نشان میں اس سے پہلے درد ہوئی تھی؟“

”نہیں! لیکن آکو کیسے معلوم ہوا کہ گرمیوں میں میرے نشان میں درد ہوئی تھی؟“ ہیری نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ ”سیریس سے صرف تمہارا ہی خط و کتابت کا رابطہ نہیں ہوتا ہے۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”جب سے وہ گذشتہ سال ہو گورٹس سے گیا ہے تب سے میں بھی اس کے ساتھ رابطے میں ہوں۔ میں نے ہی اسے پہاڑ والے غار کا مشورہ دیا تھا اور بتایا تھا کہ وہ اس کے چھپنے کیلئے سب سے محفوظ جگہ رہے گی۔“

ڈمبل ڈور کھڑے ہو گئے اور اپنی میز کے پیچھے پیچھے ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ کبھی کبھار وہ اپنی چھڑی اپنی کنپٹی کے ساتھ لگاتے اور ایک چمکتا ہوا سفید دھاگے والا خیال نکال کر تیشہ یادداشت میں ڈال دیتے تھے۔ تیشہ یادداشت کے اندر کے خیال اب اتنی تیزی کے ساتھ ہہرا نے لگے تھے کہ ہیری کو کچھ بھی صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہاں تو صرف رنگوں سے قوس و قزح جیسی جھلک بکھری ہوئی تھی۔

”پروفیسر.....“ اس نے دو منٹ بعد آہستگی کے ساتھ کہا۔

ڈبل ڈور ک گئے اور اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”اوہ معاف کرنا.....“ انہوں نے آہستگی کے ساتھ کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔

”کک..... کیا آپ جانتے ہیں کہ میرے نشان میں درد کیوں ہوتا ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

ڈبل ڈور نے ہیری کی طرف ایک پل کیلئے غور سے دیکھا اور پھر بولے۔ ”میرا قیاس ہے اور یہ قیاس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے..... میرا خیال ہے کہ تمہارے نشان میں درد تب ہوتا ہے جب یا تو والڈی مورٹ تمہارے آس پاس ہوتا ہے یا پھر وہ نفرت کے سمندر میں موجزن ہوتا ہے۔“

”لیکن کیوں.....؟“

”کیونکہ تم اور وہ اس جادوئی کلمے سے جڑے ہوئے ہو، جو اپنی بھرپور طاقت کے باوجود ناکام ہو گیا تھا۔“ ڈبل ڈور بولے۔

”یہ کوئی عام معمولی نشان نہیں ہے۔“

”تو آپ کو لگتا ہے..... وہ خواب..... کیا یہ بتیں سچ مجھ ہوئی ہوں گی؟“

”اس کا پورا امکان ہے۔“ ڈبل ڈور نے کہا۔ ”میں تو کہوں گا کہ شاید یہی ہوا ہو گا ہیری..... کیا تم نے خواب میں والڈی مورٹ کو دیکھا تھا؟“

”نہیں.....“ ہیری نے جھٹ سے کہا۔ ”میں نے اس کی کرسی کی پشت ہی دیکھی تھی لیکن وہاں پر دیکھنے کیلئے زیادہ کچھ نہیں ہوتا، ہے نا؟ میرا مطلب ہے کہ اس کے پاس تو بدن ہی نہیں ہے..... لیکن..... لیکن پھر وہ چھڑی کیسے اٹھا سکتا تھا؟“ ہیری آہستگی سے بولا۔

”ہاں کیسے اٹھا سکتا تھا؟“ ڈبل ڈور نے اس کا جملہ دھرا دیا۔ ”ہاں کیسے.....؟“

کچھ دریتک ہیری اور ڈبل ڈور دونوں ہی خاموش بیٹھے رہے۔ ڈبل ڈور کمرے کے خلاف میں کچھ ٹھوٹتے رہے۔ کبھی کبھار وہ درمیان میں وہ اپنی چھڑی کو کنپٹی پر رکھتے اور ایک نیا چمکدار سفید چاندی جیسا دھاگہ نکال کر تیشہ یادداشت میں ڈال دیتے جہاں خیالوں کا ایک ہنورا مل رہا تھا۔

”پروفیسر!“ ہیری نے آخر کار کہا۔ ”آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ واقعی طاقتوں بن رہا ہے؟“

”والڈی مورٹ.....؟“ ڈبل ڈور نے تیشہ یادداشت کے اوپر سے ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ڈبل ڈور اسے باریک میں نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جس سے وہ اسے پہلے بھی کئی بار دیکھ چکے تھے۔ اس سے ہیری کو ہمیشہ یہی محسوس ہوتا تھا کہ ڈبل ڈور اس کے دل میں چھپی ہوئی باقتوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں جو موڈی کی جادوئی آنکھ کھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ”ایک بار بھر..... ہیری! میں تمہیں اپنا قیاس ہی بتا سکتا ہوں۔“

انہوں نے دوبارہ آہ بھری اور وہ پہلے سے زیادہ بوڑھے اور تھکے ہوئے دکھائی دیئے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

496

”اس سے پہلے جب والدی مورٹ طاقتوں بن رہا تھا تو اُس دور میں لاپتہ ہونے والے لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تھی۔“ ڈمبل نے دھمکے انداز میں کہا۔ ”اور اب بر تھا جور کنس اسی جگہ پر لاپتہ ہوئی ہے جہاں والدی مورٹ کچھ عرصہ پہلے چھپا ہوا تھا۔ مسٹر کراوچ بھی غائب ہو گئے ہیں..... اسی میدان کے اندر۔ اور ایک تیسرا شخص بھی غائب ہوا ہے حالانکہ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ محکمہ اس کے لاپتہ ہونے کی خبر کو صحیح نہیں تسلیم کرتا کیونکہ وہ شخص مالکوں ہے۔ اس کا نام فرینک برائس ہے جو اسی قسمے میں رہتا تھا جہاں والدی مورٹ کے والد بڑے ہوئے تھے۔ فرینک برائس اگست سے آج تک دکھائی نہیں دیا ہے۔ دیکھو! میں مالکوں کے اخبار پڑھتا ہوں حالانکہ میرے محکمے کے دوست ایسا بالکل نہیں کرتے ہیں۔“

ڈمبل ڈورنے ہیری کی طرف بہت سنجیدگی سے دیکھا۔ ”اس سمجھی لوگوں کے لاپتہ ہونے میں مجھا ایک ہی کڑی دکھائی دیتی ہے۔ محکمہ اس بات سے متفق نہیں ہے..... جیسا کہ تم نے میرے دفتر کے باہر انتظار کرتے وقت سنا ہوگا۔“ ہیری نے اثبات میں سر ہلا�ا۔ دونوں کے بیچ پھر خاموشی چھا گئی۔ ڈمبل ڈور بیچ بیچ میں اپنی یادیں نکال کر تیشہ یادداشت میں ڈالتے جا رہے تھے۔ ہیری نے محسوس کیا کہ اب اسے جانا چاہئے لیکن تھس کی وجہ سے وہ اپنی کرسی پر جمارا۔ ”پروفیسر.....“ اس نے پھر کہا۔ ”ہاں ہیری.....“ ڈمبل ڈور نے پوچھا۔

”اکر..... کیا میں آپ سے..... اس عدالت کے بارے میں پوچھ سکتا ہوں..... جو تیشہ یادداشت میں دکھائی دی تھی.....؟“ ”ہاں!“ ڈمبل ڈور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ”میں کئی بار عدالت میں جا چکا ہوں لیکن کئی مقدمے مجھے زیادہ اچھی طرح یاد آتے ہیں..... خاص طور پر اب.....“

”آ..... آپ مجھے جس مقدمے سے باہر لائے تھے، وہ مقدمہ جس میں کراوچ کا بیٹا تھا..... کیا وہ نیول کے کمی ڈیڈی کے بارے میں بتیں کر رہے تھے.....؟“ ڈمبل ڈور نے ہیری پر بہت باریک بین نظر ڈالی۔

”کیا نیول نے تمہیں یہ کبھی نہیں بتایا کہ اس کی دادی پال رہی ہیں؟“ انہوں نے کہا۔ ہیری نے اپنا سر ہلا�ا اور سوچا کہ گذشتہ چار سالوں میں اس نے آج تک نیول سے یہ سوال کیوں نہیں پوچھا۔ ”ہاں! وہ نیول کے والدین کے بارے میں ہی بتیں کر رہے تھے۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”اس کے والد صرف ایک ایریور تھے..... پروفیسر موڈی کی ہی طرح۔ جب والدی مورٹ کی تمام طاقتیں بھجسم ہو گئیں تو اس کے چیلوں نے والدی مورٹ کا پتہ ٹھکانہ معلوم کرنے کیلئے انہیں اور ان کی بیوی پر تشدد کیا جیسا کہ تم نے سنا ہی تھا.....“ ”تو وہ مر چکے ہیں؟“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

497

”نہیں!“ ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ان کے لمحے میں کٹرو اہٹ بھری ہوئی تھی۔ ہیری نے ان کی آواز میں اتنی تلخی پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ ”وہ پاگل ہو گئے ہیں۔ دونوں ہی سینٹ موگوز ہسپتال برائے جادوئی عوارض اور حادثات میں داخل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ نیول اپنی دادی کے ساتھ چھٹیوں میں ان سے ملنے کیلئے جاتا ہے لیکن وہ اسے پہچان نہیں پاتے ہیں۔“

ہیری صدمے کی کیفیت میں بنتلا ہو گیا تھا۔ اسے کبھی پتہ ہی نہیں چلا تھا..... چار سال میں اس نے کبھی معلوم کرنے کی زحمت تک نہیں کی تھی.....

”لانگ باٹم گھرانہ بہت مقبول اور ہر دعڑیز تھا،“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”ان پر حملہ والڈی مورٹ کی شکست کے بعد کیا گیا تھا، جب سبھی سونچ رہے تھے کہ اب وہ محفوظ اور خطرے سے باہر ہیں۔ اس حملے سے غم و غصے کی ایک ایسی اہم اٹھی جیسی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ مکھے پر مجرموں کو پکڑنے کیلئے بھاری دباو پڑ گیا تھا۔ بُشمتی سے لانگ باٹم کی حالت کی وجہ سے اس کی گواہی بہت مؤثر اور یقینی نہیں تھی.....“

”تب تو ہو سکتا ہے کہ کراوچ کا بیٹا ان میں شامل ہی نہ ہو؟“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔“ ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ایک بار پھر خاموشی سے بیٹھ کر تیشہ یادداشت میں ابلتے ہوئے خیالوں کو دیکھتا رہا۔ اس کے دماغ میں دوسوال اور تھے جنمیں پوچھنے کیلئے وہ بے تاب دکھائی دے رہا تھا لیکن وہ زندہ لوگوں کے بارے میں تھے۔

”ار..... مسٹر بیگ میں.....“ وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔

”..... ان پر اس کے بعد کبھی شیطانی جادوگروں میں شامل ہونے یا تعلق ہونے کا کوئی الزام نہیں لگا۔“ ڈمبل ڈور نے اطمینان سے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے.....“ ہیری نے جلدی سے کہا اور تیشہ یادداشت کی طرف دوبارہ دیکھا جواب دیہرے دیہرے اب رہا تھا کیونکہ ڈمبل ڈور اب اس مالع سیال میں نئی یادیں نہیں ڈال رہے تھے۔ ”او..... ار.....“

لیکن تیشہ یادداشت نے اس کی طرف سے سوال پوچھ لیا۔ سنیپ کا چہرہ دوبارہ سٹھپ پر تیرنے لگا۔ ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھا اور پھر ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا۔

”نه، ہی سنیپ پر.....“ انہوں نے کہا۔

ہیری نے ڈمبل ڈور کی ہلکی نیلی آنکھوں میں دیکھا اور جو وہ سچ مجھ جانا چاہتا تھا۔ وہ اچانک اس کے منہ سے نکل ہی گیا۔

”پروفیسر! آپ یہ بات کیسے جانتے ہیں کہ انہوں نے والڈی مورٹ کی معاونت کرنا چھوڑ دی ہے؟“

ڈمبل ڈور نے کچھ لمبھوں تک ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔ ”ہیری! یہ پروفیسر

سینیپ اور میرے درمیان نجی معاملہ ہے۔“

ہیری جانتا تھا کہ اب ملاقات ختم ہو چکی ہے۔ ڈمبل ڈور غصہ تو نہیں دکھار ہے تھے لیکن ان کے روئے میں اس طرح کاغز  
جھلنکنے لگا تھا جس سے ہیری سمجھ گیا کہ اب چلنے کا وقت ہو چکا ہے۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور اسی کے ساتھ ڈمبل ڈور بھی اپنی کرسی سے اٹھ  
کھڑے ہوئے۔

جب ہیری دروازے تک پہنچا تو پیچھے سے ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔

”ہیری! نیول کے والدین کے بارے میں کسی کو کچھ مت بتانا۔ اسے یہ حق ہے کہ وہ یہ بات لوگوں کو خود بتائے، جب بھی اس  
کیلئے تیار ہو.....“

”جی پروفیسر.....“ ہیری نے واپس جانے کیلئے مرتے ہوئے کہا۔

”اور.....“

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔

ڈمبل ڈور تیشہ یادداشت کے اوپر جھکے کھڑے تھے۔ ان کا چہرہ نیچے سے پھوٹی ہوئی روشنی میں شمک رہا تھا اور وہ پہلے سے زیادہ  
بوڑھے آرہے تھے۔ انہوں نے ہیری کو ایک پل کیلئے گھورا اور پھر کہا۔ ”تیسرا ہدف کیلئے نیک تمنا میں.....“



اکتسواں باب

## تیسرا ہدف

”ڈمبل ڈور کو بھی لگتا ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ اب زیادہ طاقتور ہو رہا ہے؟“ رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے تیشہ یادداشت میں جو کچھ دیکھا تھا، وہ سب اس نے رون اور ہر ماں نی کو بتایا تھا۔ اس نے انہیں ڈمبل ڈور کی کہی زیادہ تربا تیں بھی بتا دیں تھی۔ ظاہر ہے کہ سیریس کو بھی آگاہ کر دیا تھا۔ جیسے ہی ہیری ڈمبل ڈور کے دفتر سے باہر نکلا تھا، اسی وقت اس نے سیریس کو الوبھیج کر ان ساری باتوں کی خبر بھیج دی تھی۔ ہیری، رون اور ہر ماں نی اس دن ایک بار پھر رات گئے تک گری فنڈر کے ہال میں بیٹھے رہے اور خوب گرم جوشی کے ساتھ ان کا تجویز کرتے رہے۔ یہ سلسلہ تب تک جاری رہا جب تک ہیری کا سرداقی چکرانے نہیں لگا تھا۔ تب جا کر اسے ڈمبل ڈور کی اس بات کا مطلب صحیح طرح سے سمجھ میں آپایا کہ کئی بار دماغ میں اتنے سارے خیال بھر جاتے ہیں کہ ان میں سے کچھ کو باہر نکال دینے سے سکون میسر ہوتا ہے۔ رون نے ہال کے آتشدان میں میں روشن آگ کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری کو لگا کہ اتنی گرمی کے باوجود اس کا بدن تھوڑا کانپ رہا تھا۔

”اور وہ سنیپ پر بھروسہ کرتے ہیں؟“ رون نے کہا۔ ”وہ حقیقی سنیپ پر بھروسہ کرتے ہیں حالانکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ سنیپ پہلے مرگ خور تھے؟“

”ہاں!“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

ہر ماں نی دس منٹ سے کچھ نہیں بولی تھی۔ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر اپنے گھٹنوں کو گھور رہی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ تیشہ یادداشت کا استعمال کرنے سے اسے بھی بہتر محسوس ہو گا۔

”ریٹا سٹیکر.....“ وہ بالآخر سکوت کو توڑتے ہوئے بڑھا۔

”اس وقت تم اس کے بارے میں فکر مند کیسے ہو سکتی ہو؟“ رون نے حیرت سے کہا۔

”میں اس کے بارے میں قطعی فکر مند نہیں ہوں۔“ ہر ماں نی نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ”میں تو بس سوچ رہی ہوں..... یاد ہے نا! اس نے مجھ سے تھری ڈرم سٹکس کیفے میں کیا کہا تھا؟“ میں لیوڈ و بیگ میں کے بارے میں ایسی باتیں جانتی ہوں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

500

جنہیں سن کرتے ہمارے روئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس کا یہی مطلب تھا ہے نا؟ اس نے اس مقدمے کی خبر بنائی تھی، اس لئے وہ جانتی تھی کہ بیگ مین نے مرگ خوروں کو معلومات دی تھیں۔ اور وکی بھی۔ یاد ہے..... ”مسٹر بیگ مین برے جادوگر ہیں۔“ بیگ مین کے رہا ہونے پر مسٹر کراوچ بہت آگ بگولا ہوئے ہوں گے اور انہوں نے گھر پر اس کے بارے میں باقی کی ہوں گی۔“

”ہاں! لیکن بیگ مین نے معلومات کا تبادلہ جان بوجھ کر نہیں کیا تھا ہے نا؟“ ہیری نے کہا

ہر ماں نے اپنے کندھے اچکا دیئے۔

”وزیر اعظم فخر کا یہ دعویٰ ہے کہ میدم میکسیم نے کراوچ پر حملہ کیا تھا؟“ رون نے ہیری کی طرف گھومتے ہوئے کہا۔

”ہاں!“ ہیری نے اثبات میں کہا۔ ”لیکن وہ ایسا صرف اس لئے کہتے ہیں کہ مسٹر کراوچ بیاوس بیٹھن کے بکھی کے قریب غائب ہوئے تھے۔“

”ہم نے میدم میکسیم کے بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا ہے نا؟“ رون نے آہستگی سے کہا۔ ”دیکھو! غیر معمولی طور پر ان میں دیمولوں کا خون ہے اور اسے تسلیم نہیں کرنا چاہتی ہیں.....“

”اگر وہ یہ سچائی تسلیم نہیں کر رہی ہیں تو اس میں غلط بات کیا ہے؟“ ہر ماں نے تیکھی آواز میں نظریں اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”تم نے دیکھا تھا، جب ریٹا سٹیکر کو ہیگرڈ کی دیونی ماں کے بارے میں پتہ چلا تھا تو ہیگرڈ کے ساتھ کیا سلوک ہوا تھا۔ فخر کو ہی دیکھ لو۔ وہ میدم میکسیم پر صرف اس لئے شک کر رہے ہیں کیونکہ وہ نصف دیو ہیں۔ اپنے لئے جان بوجھ کر اس طرح کی تفحیک اور نفرت بھلا کون خریدنا چاہے گا۔ اگر مجھے معلوم ہو کہ سچ بتانے پر مجھے کتنے صدمے برداشت کرنا پڑیں گے تو شاید میں بھی یہی کہوں گی کہ میری توہیاں بڑھی ہوئی ہے!“

ہر ماں نے اپنی گھری کی طرف دیکھا اور اچانک خوفزدہ ہوتے کہا۔

”ہم نے آج جادوئی کلمات کی مشق تو کی ہی نہیں۔ ہمیں آج بدری کلمات کی مشق کرنا تھی۔ ہمیں یہ کام کل ضرور کرنا ہوگا..... چلو ہیری! تمہیں اب تھوڑی نیند کی ضرور ہوگی۔“

ہیری اور رون دھیرے دھیرے اپنے کمرے میں لوٹ گئے۔ اپنا پاجامہ بدلتے ہوئے ہیری نے نیول کے پنگ کی طرف دیکھا۔ ڈبل ڈور سے کئے گئے وعدے کے مطابق اس نے رون اور ہر ماں کو نیول کے والدین کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ جب ہیری اپنی عینک اتار کر پردوں سے گھرے پنگ بیٹھ گیا تو اس نے تصور کیا کہ جس شخص کے والدین زندہ تو ہوں لیکن اسے بالکل نہ پہچانتے ہوں، اسے کیسا محسوس ہوتا ہوگا۔ یتیم ہونے کے باعث ہیری کو اکثر اجنبیوں سے بھی ہمدردی میسر ہو جاتی تھی لیکن نیول کے خرائی سنتے ہوئے اس نے سوچا کہ دراصل نیول ہمدردی کا اس سے زیادہ حقدار تھا۔ اندھیرے میں لیٹے لیٹے ہیری کے دماغ میں ان لوگوں کیلئے غم و غصہ اور گھری نفرت کے جذبات دوڑ رہے تھے، جنہوں نے مسٹر اینڈ مسٹر لانگ بالٹ پر جان لیواتشد کیا تھا۔ اسے یاد

آیا کہ جب روح کچھ مسٹر کراونج کے بیٹے اور اس کے ساتھیوں کو عدالت سے لے جا رہے تھے تو حاضرین نے کس طرح طعنہ زنی کی..... وہ سمجھ گیا کہ ان لوگوں کو کیسا محسوس ہو رہا ہوگا؟ پھر..... اسے چیختے ہوئے نوجوان کا دودھ جیسا سفید چہرہ یاد آیا اور ایک جھٹکے کے ساتھ یہ بھی یاد آیا کہ وہ اڑ قبان جانے کے ایک ہی سال مر گیا تھا.....

ہیری نے اندر ہیرے میں چھتری جیسی چھت کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔ ان سب وارداتوں کا ذمہ دار صرف ایک شخص تھا اور وہ والدی مورٹ تھا۔ ہر تباہی اور ہر بر بادی واضح طور پر والدی مورٹ کے باعث ہی وجود میں آئی تھی..... اسی نے ان سب خوش و خرم گھر انوں کو جاڑ دیا تھا..... اسی نے بچوں سے والدین محبت اور شفقت کی چھت چھین لی تھی.....



رون اور ہر ماہنی کو اپنے امتحانات کیلئے دھرائی کرنا تھی جو ٹھیک تیسرے مقابلے کے دن میں ختم ہونے والے تھے۔ بہر حال، وہ دونوں ہیری کی مدد کرنے میں اپنا کافی قیمتی وقت خرچ کر رہے تھے۔ جب ہیری نے انہیں یہ بات یاد دلائی اور کہا کہ وہ کچھ وقت تنہائی میں بھی مشق کر سکتا ہے تو ہر ماہنی نے متفرگ لبھے میں کہا۔ ”ہمارے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہیری! کم از کم ہم تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے مضمون میں تو پورے پورے نمبرل ہی جائیں گے۔ ویسے سچی بات تو یہی ہے کہ کلاس میں بیٹھ کر ہم کبھی بھی ان جادوی کلمات کو سیکھنہیں سکتے تھے اور نہ ہی ان کے بارے میں جان سکتے تھے.....“

”جب ہم سب ایور بن جائیں گے، تب یہ ایک اچھی تربیت ثابت ہوگی۔“ رون نے گرم جوشی کے ساتھ کہا اور کمرے میں بھیں کرتے ہوئے بھوزرے پر ششدہ منتر کا استعمال کیا۔ بھوزرا ہوا کے بیچوں بیچ ایک دم ساکت ہو گیا تھا۔

جب جون کا مہینہ شروع ہو گیا تو سکول کے ماحول میں ایک بار پھر جو شیلا پن اور اضطرابی ہیجان پیدا ہو گیا۔ تمام لوگ اشتیاق بھری نظروں سے تیسرے مقابلے کی راہ دیکھتے ہوئے دکھائی دیئے جو سہ ماہی ختم ہونے ایک ہفتہ پہلے ہونے والا تھا۔ ہیری ہر پل، ہر موقع پر نئے سیکھے ہوئے جادوی کلمات کی مشقیں کرتا ہوا مصروف دکھائی دیتا تھا۔ اسے گذشتہ مقابلوں کے بجائے اس کام کے بارے میں زیادہ اطمینان محسوس ہو رہا تھا حالانکہ یہ مقابلہ بے شک مشکل اور خطرناک ہو گا لیکن موڈی نے صحیح کہا تھا۔ ہیری پہلے بھی بھیا نک جانداروں اور جادوی رکاوٹی حصاروں کو نہایت کامیابی کے ساتھ عبور کر چکا تھا اور اس بار تو اسے پہلے سے ہی معلوم تھا۔ اس لئے وہ رکاوٹوں سے نبٹنے کی پوری تیاری میں جتا ہوا تھا۔

جب پروفیسر میک گوناگل سے پورے سکول میں بار بار ان کا آمنا سامنا ہوا تو انہوں نے تنگ آ کر ہیری کو دو پہر کے کھانے کے دوران تبدیلی بیت کے خالی کلاس روم کا استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ اس نے جلدی ہی مزاحم جادوی کلمات میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ مزاحم جادوی کلمات حملہ کو دھیما کر دیتے تھے اور اس کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کر دیتے تھے۔ اس نے تخفیفی جادوی کلمہ بھی سیکھ لیا تھا جو دھماکہ کر کے ٹھوس چیزوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیتا تھا اور انہیں راہ سے ہٹا دیتا تھا۔ چوسمتی جادوی کلمہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

502

بھی، جو ہر ماہنی کی شامدار دیریافت تھی۔ یہ چوتھی جادوئی کلمہ چھڑی کی نوک کو گھما کر شمال کی طرف پھیر دیتا تھا۔ اس سے ہیری یہ جائزہ لے سکتا تھا کہ وہ بھول بھلیوں میں کہاں موجود ہے اور اسے کس سمت میں جانا چاہئے؟ اسے اب تک ڈھانی جادوئی کلمے کے استعمال میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اس جادوئی کلمے سے چاروں طرف ایک غیبی چادر تن جاتی تھی جو ایک خول کی مانند فرد کو اپنے اندر محفوظ کر لیتی ہے اور پھر چھوٹے موٹے حملے اس ڈھانل سے ٹکرا کر راہ بھٹک جاتے ہیں۔ بہر حال، ہر ماہنی نے ایک پوپلی لات والے جادوئی کلمے سے ہیری کے ڈھانل جادوئی کلمے کی حفاظتی دیوار توڑ ڈالی تھی۔ ہیری دس منٹ تک کمرے میں دونوں پیروں پر اچھال اچھال کر بھاگتا رہا کیونکہ اس دوران ہر ماہنی اس جادوئی کلمے کا توڑ ڈھونڈنے میں مصروف رہی تھی۔

”تم کافی کچھ سیکھ چکے ہو۔“ ہر ماہنی نے معرفت انداز میں اپنی فہرست کا جائزہ لیتے ہوئے کہا اور اس نے ان جادوئی کلمات کو فہرست میں کاٹ دیا جنہیں وہ سیکھ چکے تھے۔ ”ان میں سے کچھ تمہارے کام ضرور آئیں گے۔“

”یہاں آ کر میدان کی طرف تو دیکھو!“ رون نے کہا جو کھڑکی کے پاس کھڑا تھا اور نیچے جھانک رہا تھا۔ ”دیکھو تو سہی! ملغوائے کیا کر رہا ہے؟“

ہیری اور ہر ماہنی بھی اس کے پاس جا کر نیچے دیکھنے لگے۔ ملغوائے، کریب اور گول نیچے ایک درخت کے سامنے میں کھڑے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ کریب اور گول اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ دونوں کی بتیسی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ملغوائے اپنا ہاتھ اپنے منہ کے پاس رکھے ہوئے تھا اور اس کی آڑ میں کچھ بول رہا تھا۔ . . . .

”ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ واکی ٹاکی کا استعمال کر رہا ہو۔“ ہیری نے تجسس سے بتایا۔

”وہ ایسا نہیں کر سکتا۔“ ہر ماہنی نے فوراً کہا۔ ”میں نے تمہیں کتنی بار بتایا ہے، ہو گورٹس میں اس طرح کی چیزیں کام نہیں کر سکتیں۔ چلو ہیری!“ اس نے کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس سے ہٹتے ہوئے کہا۔ وہ کمرے کے وسط میں واپس لوٹ چکی تھی۔ ”ہم ڈھانل جادوئی کلمے پر دوبارہ کوشش کر کے دیکھتے ہیں۔ . . . .“



سیریں اب ہر روز الگ کے ذریعے خط بھیج رہا تھا۔ ہر ماہنی کی طرح وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ ہیری اور معاملات پر متوجہ نہ ہو پائے بلکہ اسے ہونے والے تیسرے اور آخری مقابلے میں کامیابی پر بھی اپنا دھیان یک سورکھنا چاہئے۔ ہر خط میں وہ ہیری کو یاد دلاتا تھا کہ ہو گورٹس کی دیواروں کے باہر جو بھی ہو رہا ہے، وہ ہیری کی ذمہ داری بالکل نہیں تھی۔ نہ ہی وہ ان معاملات میں کسی قسم کی دخل اندازی کر سکنے کی حالت میں تھا۔ اس نے لکھا تھا:

اگر والدی مورث سچ مج دوبارہ طاقتور بن رہا ہے تو میری پہلی فکر صرف یہی ہے کہ تم اس سے محفوظ رہو۔ جب تک تم ڈیبل ڈور کی حفاظتی تعویل میں ہو۔ تب تک وہ تم پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش تک نہیں

کر سکتا۔ لیکن پھر بھی مشکلات میں مت پڑنا۔ اس بھول بھلیوں سے محفوظ گزرنے پر ہی اپنے دھیان کو مر تک رکھنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد ہم باقی معاملات کے بارے میں اطمینان سے سوچ سکتے ہیں۔ جوں جوں چوبیں جوں کا دن قریب آ رہا تھا، ہیری کی گھبراہٹ بڑھنے لگی لیکن یہ گھبراہٹ سابقہ مقابلوں میں ہونے والی گھبراہٹ کے مقابلے میں زیادہ تنگیں نہیں تھیں۔ ایک بات تو یہ تھی کہ اس باراں نے مقابلے کیلئے بھر پورا نداز میں محنت کرتے ہوئے تیاری کر لی تھی اور دوسری بات یہ تھی کہ یہ آخری مرحلہ تھا اور چاہے وہ اس بار نمودہ کار کر دگی کا مظاہرہ کرے یا پھرنا کار کر دگی کا، سہ فریقی ٹورنامنٹ تو ختم ہو ہی جائے گا۔ اس خیال سے اس کے پورے وجود میں اطمینان کی لہر دوڑا ٹھتی تھی.....



تیسرا مقابلہ جس دن ہونے والا تھا۔ اس دن صبح گری میز پر ناشتے کے وقت کافی زیادہ شور سنائی دے رہا تھا۔ اسی وقت الڈاک لے کر پہنچے۔ ہیری کو سیریس نے نیک تمناؤں کا کارڈ بھیجا تھا۔ یہ چمٹی کاغذ کا مڑا ہوا مکٹرا تھا اور اس کے سامنے کی طرف کچھ بھرے پنجے کا نشان تھا لیکن بھر بھی ہیری اسے پا کر خوش ہوا تھا۔ ایک چیختا ہوا اللہ ہمیشہ کی طرح ہر ماں کی کوروز نامہ جادوگر کا تازہ شمارہ تھا گیا تھا۔ ہر ماں نے اخبار لپیٹ کر ایک طرف رکھ دیا۔ سیریس کے خط کے بعد وہ اخبار کی طرف متوجہ ہوئی، اس نے اخبار کو اپنے سامنے پھیلایا پہلے صفحے پر نظر ڈالی اور اس کے منہ سے بے اختیار اوہ نکل گیا جس سے اس کے منہ میں بھرا ہوا کدو کے جوں کا گھونٹ نکل کر اخبار پر چھلک گیا۔

”کیا ہوا؟“ ہیری اور رون نے اس کی طرف گھورتے ہوئے ایک ساتھ پوچھا۔

”کچھ نہیں.....“ ہر ماں نے جلدی سے کہا اور اخبار کو پچھے چھپانے کی کوشش کی، لیکن رون نے ٹھیک وقت پر اس کے ہاتھوں سے اخبار چھین لیا۔ اس نے شہ سرخی کو گھور کر دیکھا اور بے اختیار بولتا چلا گیا..... ”اوہ نہیں!..... آج نہیں..... بڑھیا گائے کہیں کی.....“

”کیا ہوا؟“ ہیری نے پوچھا۔ ”ریٹا سٹیکر نے بھر سے کچھ لکھ دیا کیا؟“

”نہیں.....“ رون نے کہا اور ہر ماں کی طرح اس نے اخبار کو چھپانے کی کوشش کی۔

”میرے بارے میں کوئی خبر ہے نا؟“ ہیری نے منہ بنا کر پوچھا۔

”نہیں.....“ رون نے ایسے انداز میں کہا جس پر پوری طرح یقین نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اس سے پہلے کہ ہیری اخبار دیکھنے کیلئے اصرار کرتا، ڈریکو ملفوائے سلے درن کی میز سے تیزی سے بول پڑا۔ ”سنو پوٹر!.....“

تمہارے سر کا درد کیسا ہے؟..... تم ٹھیک تو ہو؟..... تم اپنی دیوانگی کا شکار ہمیں نہ بنانا.....“

ملفوائے کے ہاتھوں میں روزنامہ جادوگر کا تازہ اخبار صاف دکھائی دے رہا تھا۔ سلے درن کی میز پر بیٹھے سبھی طلباء اپنے دانت

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

504

دکھار ہے تھے اور ہیری کا رد عمل دیکھنے کیلئے بار بار مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”مجھے بھی پڑھنے دو۔“ ہیری نے رون سے کہا۔ ”لا او! اخبار مجھے دے دو۔“

رون نے بہت پچھاتے ہوئے اخبار اس کی طرف بڑھا دیا۔ ہیری نے جھپٹ کر اخبار پکڑا اور اس کا پہلا صفحہ کھول کر اس کی شہ سرخی پر نظر ڈالی جس کے اوپر اس کی تصویر چھپ ہوئی تھی۔

### ہیری پوٹر..... مخلل اور خطرناک

خصوصی نامہ نگاری ٹیاسٹیکر کے مطابق جس لڑکے نے ”تم جانتے ہو کون؟“ کو شکست دی تھی، جسے لوگ ”لڑکا جو نج گیا“ کے نام سے بھی جانتے ہیں، وہ مخلل اور خطرناک ہے؟

گذشتہ کچھ عرصے سے ہیری پوٹر کے عجیب و غریب روئیے کے بارے میں ایک بھی انک ثبوت سامنے آیا ہے، جس نے اس شک کو ہوادی ہے کہ وہ سہ فریقی ٹورنامنٹ میں میں الاقوامی سطح پر حصہ لینے یا ہو گورلٹس سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

روزنامہ جادوگر کا یہ دعویٰ ہے کہ پوٹر سکول میں بار بار بیمار پڑتا رہتا ہے اور اکثر اپنے ماٹھے کے نشان میں درد کی شکایت بھی کرتا ہے (یہ نشان اس شیطانی جادوئی کلے کی نشانی ہے، جس سے ”تم جانتے ہو کون؟“ نے اسے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی) گذشتہ پیر کو علم جو شک کی کلاس میں روزنامہ جادوگر کی آپ کی پسندیدہ نامہ نگارنے دیکھا کہ پوٹر اپنی کلاس سے باہر نکل رہا اور یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ اس کا نشان اتنا بری طرح درد کر رہا ہے کہ وہ کلاس میں پڑھ نہیں سکتا۔

سینٹ موگوز ہسپیتال برائے جادوئی عوارض اور حادثات کے اعلیٰ تجربہ کار ماہرین میں ایک قابل ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ”یہ ممکن ہے کہ تم جانتے ہو کون؟“ کے حملے سے پوٹر کے دماغ پر گہرا اثر ہو گیا ہو اور نشان کا درد یا جلن اس کی گہری الجھن کے سطح سے نیچے کے بہاؤ سے وجود میں آتا ہو۔“

”ہو سکتا ہے کہ وہ محض ڈرامائی اداکاری کر رہا ہو۔“ یہ ایک دوسرے ماہر کا کہنا ہے جو مزید کہتے ہیں کہ ”یہ لوگوں کا دھیان اپنی طرف متوجہ کرنے کی چال بھی تو ہو سکتی ہے۔“

بہر حال روزنامہ جادوگر نے ہیری پوٹر کے بارے میں ایسے پریشان کن حقائق کی دریافت کی ہے جنہیں ہو گورلٹس کے ہیڈ ماسٹر ایلیبس ڈیبل ڈور نے جادوگر قارئین سے پوشاکہ رکھا تھا۔

ہو گورلٹس میں چوتھے سال میں پڑھنے والے ڈریکیو ملفاوائے نے نامہ نگار روزنامہ جادوگر سے بات کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ”پوٹر مار بائی زبان بول سکتا ہے۔“ دو سال پہلے طلباء پر بہت سے حملے ہوئے تھے۔ مباڑتی انجمن میں پوٹر اپنا

ہوش و حواس کھوبیچا اور اس نے ایک طالب علم پر سانپ چھوڑ دیا تھا۔ یہ دلکشی کے بعد زیادہ تر طلباء نے یہ تسلیم کر لیا کہ ان حملوں کے پیچھے پوٹر کا ہی ہاتھ ہو سکتا تھا حالانکہ اس معاملے کو جیسے تیسے کر کے رفع دفع کر دیا گیا ہے لیکن اس کی بھیڑیائی انسانوں اور دیو مخلوق کے لوگوں سے دوستی ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ وہ ذرا سی طاقت حاصل کرنے کیلئے کوئی بھی قدم اٹھا سکتا ہے۔

مار باسی زبان یعنی سانپوں سے با تین کرنے کی شیطانی صلاحیت، کافی طویل دورانے سے تاریک جادو کی علامت تسلیم کی جاتی ہے۔ دراصل ہماری صدی کا سب سے مشہور مار باسی کوئی اور نہیں بلکہ ’تم جانتے ہو کون؟‘ ہے۔ تاریک جادو کی دفاعی تنظیم کے ایک ماہر جادوگر نے ہمیں اس شرط کر کچھ تفصیلات بتائی ہیں کہ اس کا نام ظاہرنہ کیا جائے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ ہر اس جادوگر کو عزت کے قابل تسلیم کرے گا جو مار باسی زبان بول سکتا ہو۔ چونکہ یہ بات دائرہ تفہیش سے ہی ثابت ہو سکتی ہے۔ ذاتی طور پر میرے لئے کسی بھی فرد کیلئے بے حد تجسس ہو گا جو سانپوں یا اژدهوں سے بات چیت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو کیونکہ سانپوں کو عموماً برے امور کیلئے ہی استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً تاریک جادو کے معاملے میں۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ سانپوں کا استعمال صرف برے لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بھی بھیڑیائی انسانوں اور دیو مخلوق جیسے ناپسندیدہ افراد سے دوستی کرتا ہے، اس کا میلان طبیعت نتشددا نہ ہونا طے ہے۔

ایلبس ڈیبل ڈور کو یقینی طور پر یہ سوچنا چاہئے کہ اس طرح کے لڑکے کو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کی اجازت دینا چاہئے تھی یا نہیں۔ کچھ لوگوں کو اس بات کا خوف ہے کہ ٹورنامنٹ جیتنے کیلئے بے قرار پوٹر تاریک جادو کا شہارا بھی لے سکتا ہے جس کا تیسرا مقابلہ آج شام کو ہونے والا ہے۔

”مجھ سے تھوڑا اکھڑی ہوئی لگتی ہے، ہے نا!“ ہیری نے اخبار لپیٹتے ہوئے ہلکے ہلکے انداز میں کہا۔ سلے درن کی میز پر ملغوائے، کریب اور گوکل اس کی طرف دیکھ کر نہس رہے تھے اور انگلیوں سے اپنے سر پر جیسے طبلہ بجارتے تھے۔ وہ پاگلوں کی طرح برے برے منہ بنارہے تھے اور سانپوں کی طرح زبان نکال کر ہلا رہے تھے۔

”اسے کیسے معلوم ہوا کہ علم جوش کی کلاس میں تمہارے نشان میں درد ہوا تھا؟“ رون نے جیرا نگی سے کہا۔ ”وہ کسی بھی طرح وہاں پر نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ وہاں کی کوئی بات کیسے سن سکتی تھی؟“

”کھڑکی کھلی ہوئی تھی.....“ ہیری نے کہا۔ ”میں نے اسے سانس لینے کیلئے کھول دیا تھا۔“

”تم شمالی مینار کی سب سے اوپر والی منزل پر تھے ہیری!“ ہر مائی آنکھیں نکال کر غرائی۔ ”تمہاری آواز زمین پر کیسے پہنچ سکتی تھی..... ناممکن!“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

506

”تم ہی بتاؤ..... کیونکہ آج کل تم ہی جاسوسی کے جادوئی طریقوں پر گھر انور و خوص کر رہی ہو؟“ ہیری نے کہا۔ ”ریٹا سٹیکر پورا سال بھوزرے کی طرح خبروں کیلئے بھبھنا تی ہوئی ہمارے ارد گرد منڈلار، ہی ہے..... تم ہی بتاؤ کہ اس نے یہ کام کیسے کیا ہو گا؟“

”میں کوشش کر رہی ہوں!“ ہر ماٹنی نے کہا۔ ”لیکن میں..... لیکن!“

اچانک ہر ماٹنی کے چہرے پر ایک عجیب سا کٹیلا تاش چیل گیا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اٹھایا اور دھیرے سے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔

”تم ٹھیک تو ہو.....؟“ رون نے اس کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھا کر کہا۔

”ہاں!“ ہر ماٹنی نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی انگلیاں اپنے بالوں میں چلا میں اور اس کے بعد اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنے منہ کے پاس رکھ لیا جیسے وہ کسی غیبی واکی ٹاکی سے بات کر رہی ہو۔ ہیری اور روان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

”میرے دماغ میں ایک خیال آیا ہے۔“ ہر ماٹنی نے خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے..... کیونکہ تب کوئی بھی نہیں دیکھ پائے گا..... مجھے بھی نہیں..... اور تب وہ کھڑکی کی منڈیر پر بیٹھ سکتی تھی..... لیکن اسے تو ہو گوڑس میں آنے کی اجازت نہیں ہے..... اسے یقینی طور پر اجازت نہیں حاصل ہے..... مجھے لگتا ہے کہ اب وہ میری مٹھی میں ہے۔ بس مجھے دو منٹ دے دو۔ میں لا سہریری سے ہو کر آتی ہوں۔ صرف اس لئے تاکہ پورا یقین ہو جائے۔“

اتا کہہ کر ہر ماٹنی نے اپنا بستہ اٹھایا اور بھاگ کر بڑے ہال سے باہر چل گئی۔

”سنوا!“ رون نے پیچھے سے آواز لگائی۔ ”جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں ہمارا امتحان دس منٹ میں ہی شروع ہونے والا ہے۔“ اس نے ہیری کی طرف مرڑتے ہوئے کہا۔ ”وہ اس سٹیکر چڑیل سے بہت نفرت کرتی ہو گی، اسی لئے وہ امتحان میں دیرے آنے کا خطرہ مول لے رہی ہے۔ تم بیز کی کلاس میں کیا کرو گے..... دوبارہ پڑھو گے؟“

سہ فریقی ٹورنامنٹ کا چمپئن ہونے کے باعث ہیری کو نصابی امتحان نہ دینے کی سہولت ملی ہوئی تھی۔ اب تک وہ ہر مضمون کے امتحان میں سب سے پیچھے بیٹھ جاتا تھا اور تیسرے مقابلے لئے نئے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کی پوری تیاری کرتا رہتا تھا۔

”ایسا لگتا ہے.....“ ہیری نے رون سے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی میز پر آدمکیں۔ وہ سیدھی ان کے پاس پہنچیں۔

”پوٹر! ناشتے کے بعد سبھی چمپئن کو ہال کے پاس والے کمرے میں جانا ہے۔“ انہوں نے کہا۔

”لیکن مقابلے کا وقت تو آج شام کو تھا.....“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کے ہاتھ سے انڈہ چھوٹ گیا۔ وہ دہشت میں آگیا تھا کہ شاید اس نے کچھ غلط سن لیا تھا کہ تیسرا مقابلہ رات کو ہونے والا تھا۔

”میں جانتی ہوں پوٹر!“ پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی آواز میں کہا۔ ”آخری مقابلے کو دیکھنے کیلئے سب چمپئنیوں کے گھروالے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

507

کو خصوصی دعوت دی گئی ہے۔ یہ تو بس اپنے گھروں سے ملنے کا ایک بہانہ ہے.....“  
وہ چلی گئیں لیکن پھر بھی ہیری ان کی طرف منہ چھاڑے دیکھتا رہ گیا تھا۔

”انہیں یہ امید تو نہیں ہے کہ مسٹر اینڈ مسز ڈرسلی یہاں آئیں گے؟“ ہیری نے رون کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”معلوم نہیں!“ رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ”ہیری! اب مجھے فوراً جانا ہو گا، ورنہ بیزز کے امتحان میں دیر ہو جائے گی۔ بعد میں ملاقات ہو گی۔“

ہیری تنہارہ گیا تو اس نے سب باتوں کو فراموش کر کے ناشستے کی طرف دھیان دیا۔ ناشستے ختم کرنے کے بعد اس نے دیکھا کہ فلیور ڈیلا کور ریون کلا کی میز سے اٹھی اور سیڈر کر ڈینگوری کے ساتھ چل دی۔ وہ دونوں پہلو میں موجود ایک کمرے میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کیرم بھی لنگڑاتا ہوا وہاں سے اسی کمرے میں چلا گیا۔ ہیری جہاں تھا وہیں بیٹھا رہا۔ دراصل اس کمرے میں جانے کیلئے اس کے دل میں کوئی خواہش نہیں تھی۔ اس کے کوئی گھروں اے نہیں تھے..... کم از کم کوئی ایسا فرد تو نہیں تھا جو اسے جان خطروں میں ڈالتے ہوئے دیکھنے کیلئے آنا چاہے لیکن جب وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ اسے لا بیری جا کر سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کو ایک بار پھر دہرایا۔ اپنے بھی پہلو والے کمرے کا دروازہ کھلا اور سیڈر کر نے باہر جانکا۔

”ہیری! اندر آؤ..... وہ لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔“

ہیری بری طرح دنگ رہ گیا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا۔ ڈرسلی گھر انہا تو یہاں آئی نہیں سکتا۔ وہ ہال کو عبور کرتا ہوا آگے بڑھا اور دروازہ کھولا۔ سیڈر کر اور اس کے ماں باپ دروازے کے پاس ہی کھڑے تھے۔ وکٹر کیرم ایک کونے میں اپنی کالی بالوں والی ماں سے بلغارین زبان میں باتیں کر رہا تھا۔ اسے خمارناک اپنے باپ سے وراثت میں ملی تھی۔ کمرے کی دوسری طرف فلیور ڈیلا کور اپنی ماں سے فرانسیسی زبان میں باتیں کر رہی تھی۔ اس کی چھوٹی بہن گم بیل اپنی ماں کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا کیا اور جواب میں ہیری نے بھی اپنا ہاتھ ہلا دیا۔ پھر اس نے مسزویزی اور بل کو آتشدان کے قریب کھڑے دیکھا جو اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

”ہمیں دیکھ کر دنگ رہ گئے نا؟“ مسزویزی نے جو شیلے انداز میں کہا۔ جب ہیری کھل کر مسکراتے ہوئے ان کے قریب پہنچا۔

”سوچا کہ ہم ہی آکر تمہیں دیکھ لیں ہیری!“ وہ جھکیں اور اس کے رخسار پر محبت سے بوسہ لیا۔

”تم ٹھیک تو ہونا ہیری!“ بل نے مسکرا کر ہیری سے مصالغہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ”چار لی بھی آنا چاہتا تھا مگر اسے رخصت نہیں مل پائی۔ اس نے بتایا تھا کہ ہارن ٹیل کے خلاف تمہاری کار کر دگی نہایت شاندار تھی.....“

ہیری نے دیکھا کہ فلیور ڈیلا کور اپنی ماں کے کندھے کے اوپر سے بل ویزی کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ اسے اس کے لمبے بالوں یا زہریلے دانت والی بائی سے کوئی پریشانی نہیں تھی۔

”آپ نے یہ بہت اچھا کیا۔“ ہیری نے مسزویزی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”مجھے ایک پل کیلئے ایسا لگا کہ جیسے مسٹر ڈسلی.....“

”ہونہہ!“ مسزویزی نے اپنے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔ وہ ہیری کے سامنے ڈرسلی گھرانے کی کبھی برائی تو نہیں کر سکتی تھیں لیکن جب بھی ان کا ذکر ہوتا تھا تو ان کی آنکھیں دیکھنے لگتی تھیں۔

”یہاں واپس آنا بہت اچھا لگ رہا ہے۔“ بل نے کمرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا (فربہ عورت کی سہیلی والٹ نے اپنے فریم سے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری) ”اس جگہ کو پانچ سال بعد دیکھ رہا ہوں۔ کیا اس پاگل فوجی یعنی سرکیڈ و گن کی تصویر اب بھی لگی ہے۔“

”اوہ ہاں!“ ہیری نے ذرا سوچتے ہوئے کہا۔ اسے یاد آگیا کہ سرکیڈ و گن سے گذشتہ سال میں کیسی ملاقاتیں رہی تھیں؟ ”اور وہ فربہ عورت .....؟“ بل نے پوچھا۔

”وہ تو میرے دور میں بھی تھی۔“ مسزویزی نے مسکرا کر کہا۔ ”اس نے مجھے ایک رات کو خوب ڈالنا تھا، جب میں صبح چار بجے واپس لوٹی تھی.....“

”آپ صبح کے چار بجے تک باہر کیا کرتی رہیں می؟“ بل نے جیرانگی سے مسزویزی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ مسزویزی مسکرا تھیں اور ان کی آنکھوں میں چمک دکھائی دی۔

”تمہارے ڈیڈی اور میں رات کو باہر ٹھہلتے رہے تھے اور با تین کرتے رہے، وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔“ انہوں نے کہا۔ ”تمہاری ڈیڈی کو اپولین پرینگل نے کپڑا لیا تھا..... اس زمانے میں وہی چوکیدار ہوا کرتا تھا..... تمہارے ڈیڈی کے بدن پر اس کی سزا کے نشان اب تک موجود ہیں۔“

”ہمیں گھماوے گئے نہیں ..... ہیری؟“ بل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں! کیوں نہیں .....“ ہیری نے کہا اور وہ سبھی بڑے ہال میں باہر نکلنے کیلئے دروازے کی طرف بڑھے۔ جب وہ آموں ڈیگوری کے قریب سے گزرنے لگے تو انہوں نے مرکر دیکھا۔ مسٹر ڈیگوری ہیری کو اوپر سے لے کر نیچے نکل دیکھ رہے تھے۔

”اوہ تم بھی آگئے۔ مجھے یقین ہے کہ اب تم پہلے جتنے نہیں اتر رہے ہو گے کیونکہ سیڈر ک بھی تمہارے مساوی آچکا ہے ہے نا؟“ انہوں نے اسے گھوکر دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب؟“ ہیری متعجب لمحے میں ان کی طرف دیکھنے لگا۔

”ان کی بات پر دھیان مت دو ہیری!“ سیڈر ک نے آہستگی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اپنے باپ کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔ ”وہ تب سے غصے میں ہیں جب سے انہوں نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں ریٹا سٹیکر کا ادارہ پر پڑھا ہے..... اس

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

509

کے ادارے سے تو سبھی کو ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے تم ہی ہو گورنر کے اکلیے چمپین ہو۔“

”لیکن اس نے اس کی غلطی کی تردید کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا، ہے نا؟“ آموس ڈیگوری نے اتنی زور سے کہا کہ ہیری بھی اس کی بات سن لے، جب وہ ممزودیزی اور بل کے ساتھ دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔ ”پھر بھی تم اسے دکھادینا سیڈ۔۔۔۔۔ تم اسے ایک بار پہلے بھی تو شکست دے چکے ہو، ہے نا؟“

”ریٹا سٹیکر ہمیشہ مشکلیں ہی کھڑی کرتی رہتی ہے آموس!“ ممزودیزی نے غصے سے کہا۔ ”میرا خیال تھا کہ ملکے میں ملازمت کرنے کی وجہ سے تم یہ بات خوب اچھی طرح جانتے ہی ہو گے۔“

ایسا لگ رہا تھا کہ مسٹر ڈیگوری غصے میں کچھ جواب دینے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان کی بیوی نے ان کا ہاتھ دبا کر انہیں ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے صرف اپنے کندھے اچکائے اور پھر مڑ گئے۔

ہیری کی صحیح بہت شاندار گزری۔ وہ بل اور ممزودیزی کے ساتھ دھوپ سے نہائے میدان میں گھومتا رہا۔ اس نے انہیں بیاوس بیٹیں کی دیوبیکل بکھی اور ڈرم سٹرائنگ کا بادبانی جہاز بھی دکھایا۔ ممزودیزی جھگڑا لو درخت کو دیکھ کر حیران ہوئیں جو ان کے سکول چھوڑنے کے کافی بعد لگایا گیا تھا۔ وہ ہمیگر ڈسے پہلے والے چاہیوں کے رکھوا لے مسٹر اوگ کو بھی یاد کرتی رہیں۔

”پرسی کیسا ہے؟“ گرین ہاؤس کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری نے پوچھا۔

”وہ اچھا نہیں ہے..... بل نے جلدی سے بتایا۔

”وہ بہت پریشان ہے۔“ ممزودیزی نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے اور چاروں طرف محتاط نظر وہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ملکہ مسٹر کراوچ کے لاپتہ ہونے کی خبر دبارہ ہے، بہر حال پرسی کو مسٹر کراوچ کے بھیجے گئے خطوط کے متعلق پوچھ گچھ کیلئے کئی بار بلا یا جا چکا ہے۔ ملکہ کا خیال ہے کہ شاید وہ احکامات برادر است مسٹر کراوچ نہیں بھیجے ہوں گے۔ پرسی کافی دباؤ کا شکار ہے، اس لئے آج رات کو مسٹر کراوچ کی جگہ پر اسے پانچواں بچج نہیں بنایا گیا ہے۔ آج اس کی جگہ پر بچ کے فرائض کا رنیلوس فن فنجام دیں گے۔“

وہ دوپہر کے کھانے کیلئے واپس سکول میں لوٹ آئے۔

”اوہ می..... بل؟“ رون نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے آواز لگائی، وہ کمرہ امتحان سے نکل کر ابھی ابھی گری فنڈر کی میز پر پہنچا تھا۔ ”آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟“

”ہیری کا آخری مقابلہ دیکھنے کیلئے آئے ہیں۔“ ممزودیزی نے گھری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”میں تو کہوں گی کہ یہ بہت اچھا ہوا کیونکہ مجھے آج رات کھانا بھی نہیں بنایا گا..... تم بتاؤ، امتحان کیسار ہا؟“

”اوہ ہاں..... ٹھیک ہی ہوا۔“ رون نے کہا۔ ”ماضی کے غوبن باغیوں کے نام مجھے یاد نہیں تھے اس لئے میں نے کچھ نام اپنی طرف سے ہی لکھ دیئے۔ سب چلتا ہے۔“ اس نے اپنی پلیٹ دولی مرغی کا قورمہ ڈالتے ہوئے کہا۔ اس نے اس بات پر دھیان نہیں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

510

دیا کہ مسزویزی اسے کڑی نظر وہ سے گھور رہی تھیں۔ ”ان کے نام ہمیشہ بوڑوڑ، ڈیڈل اور اورگ جیسے ہی تو ہوتے ہیں، اس لئے نئے نام بنانے میں ذرا بھی مشکل نہیں ہوتی.....“

فریڈ، جارج اور جینی بھی آکر ان کے پاس بیٹھ گئے۔ ہیری کا وقت اتنا چھاگزرا کہ اسے ایسا لگا کہ وہ اس وقت روشن کے گھر پر ہی رہ رہا ہو۔ وہ شام کے مقابلے کے بارے میں ہر قسم کے ڈنی دباو اور گھبراہٹ سے آزاد ہو گیا تھا۔ جب وہ لوگ نصف کھانا کھا چکے تو ہر ماں نی وہاں پہنچی۔ تب جا کر ہیری کو یاد آیا کہ ہر ماں کو ریٹا سٹیکر کے بارے میں کوئی بات سمجھ میں آئی تھی۔ .....  
”ہاں! اب بتاؤ کہ تمہیں کیا.....“

ہر ماں نے مسزویزی کی طرف اشارہ کر کے اپنا سر ہلا کیا اور ہیری کو خاموش رہنے کی تاکید کی۔  
”کیسی ہو ہر ماں نی؟“ مسزویزی نے روکھے پن سے پوچھا۔ ان کے لمحے میں ناپسندیدگی کی جھلک عیاں تھی۔  
”میں ٹھیک ہوں!“ ہر ماں نے جواب دیا۔ اسکی مسکان مسزویزی کے چہرے کے ٹھنڈے پن کو دیکھ کر ادھوری رہ گئی تھی جسے ہیری نے فوراً محسوس کر لیا۔

”مسزویزی! کہیں آپ بھی تو اس من گھڑت کہانی کو سچ نہیں سمجھ رہی ہیں جو ریٹا سٹیکر نے ہفت روزہ جادوگر نیاں میں چھپوائی تھی؟..... ہر ماں اور میرے بیچ کوئی ایسا تعلق کبھی نہیں تھا۔“

”اوہ..... معاف کرنا! نہیں بالکل نہیں.....“ مسزویزی نداشت سے بولیں۔  
لیکن یہ سننے کے بعد ہر ماں کے حق میں ان کا رو یہ پہلے سے زیادہ اچھا ہو گیا تھا۔  
ہیری، بل اور مسزویزی دو پھر کو سکول میں اچھی طرح گھومے اور پھر شام کو جشن کی دعوت کیلئے بڑے ہال میں واپس لوٹ آئے۔ لیوڈ و بیگ میں اور کارنیلوس فوج اساتذہ کی میز پر برآ جمان تھے۔ بیگ میں کافی خوش دکھائی دے رہے تھے لیکن میڈم میکسٹم کے پاس بیٹھے کارنیلوس فوج کافی بیزار دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بالکل خاموش تھے۔ میڈم میکسٹم اپنی پلیٹ پر آنکھیں گڑائے ہوئے تھیں اور ہیری کو محسوس ہوا کہ ان کی آنکھیں سرخ تھیں۔ ہیگر ڈبھی انہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

آن کھانوں کے پکوان پہلے کی بہ نسبت زیادہ اور عمده تھے لیکن ہیری کو اب اتنی گھبراہٹ ہونے لگی کہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کھایا گیا۔ جب ہال کی جادوئی ہچت کی نیلگوں رنگت بینگنی رنگت میں ڈھلنے لگی تو پرو فیسر ڈبل ڈورا پنی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہیں دیکھ کر تمام ہال میں گھری خاموشی چھاگئی۔

”معزز خواتین و حضرات! پانچ منٹ کے بعد میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے آخری مقابلہ دیکھنے کیلئے کیوں چ میدان کی طرف تشریف لے جائیے۔ اس وقت میں سمجھی چھپنیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ مسٹر بیگ میں کے ہمراہ سٹیڈیم میں چلے جائیں۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

511

ہیری اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ میز پر بیٹھے گری فنڈر کے طباء نے زور دار تالیوں کے ساتھ اس کی حوصلہ افزائی کی۔ ویزیلی گھرانے کے افراد اور ہر ماں نے بھی ہیری کو نیک تمنا میں اور دعا میں دیں اور وہ بڑے ہال سے باہر نکل کر سیڈر ک، فلیور اور کیرم کے ساتھ چل دیا۔

جب وہ باہر پھر کی سیٹر ہسیاں اتر کر میدان کی طرف جا رہے تھے تو بیگ مین نے پوچھا۔ ”ٹھیک تو ہو ہیری؟..... خود پر بھروسہ ہے نا؟“

”بجی ہاں!..... میں ٹھیک ہوں، آپ فکر نہ کیجئے۔“ ہیری نے جواب دیا۔

یہ کافی حد تک سچ تھا کہ وہ گھبرا یا ہوا تو تھا لیکن وہ چلتے وقت بھی نئے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات اور ان کے توڑوں کی دہرائی کر رہا تھا۔ اسے یہ جان کر بے خدمت ہوئی کہ اسے تمام جادوئی کلمات اچھی طرح یاد ہو چکے تھے۔

وہ کیوڑج میدان میں داخل ہوئے جواب بالکل بھی پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ میدان کے کنارے پر ہر طرف بیس فٹ اوپنچی دیوار جیسی باریٹھ لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ان کے ٹھیک سامنے ایک راستہ تھا۔ یہ دیوقامت بھول بھلیوں کا داخلی دروازہ تھا۔ اس کے آگے جاتی ہوئی راہداری بالکل تاریک تھی جو ایک حدڑاونی دکھائی دے رہی تھی۔

پانچ منٹ بعد سٹیڈیم میں لوگ آنے لگے۔ جب سینکڑوں طباء اور تماشاٹی اپنی اپنی نشتوں پر جم کر بیٹھ گئے تو جوشیلی آوازوں اور پاؤں پٹختنے کا شور سنائی دینے لگا۔ آسمان اب گہر انیلا اور بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی گہرائیوں میں ستارے چمکنے لگے تھے۔ ہیگرڈ، پروفیسر موڈی، پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر فلنت وک سٹیڈیم سے یونچے ان لوگوں کے پاس چلے آئے۔ ان کے ہمراہ بیگ میں بھی تھے۔ سب لوگوں نے اپنے اپنے ہیٹھوں پر چمکدار سرخ ستارے لگا رکھے تھے البتہ ہیگرڈ نے ستارہ اپنے چھپو ندر کی کھال والے پر انے اور کوٹ کی پشت پر لگایا ہوا تھا۔

”ہم بھول بھلیوں کے باہر چاروں طرف پھرہ دیں گے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے سب چمپنیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اگر تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ اور یہ چاہو کہ ہم تمہاری مدد کریں یعنی باہر نکال لیں تو تو اور پھر ہوا میں سرخ چنگاری چھوڑ دینا۔ ہم میں سے کوئی بھی آکر تمہیں باہر نکال لے گا۔ تم لوگ سمجھ گئے ہو؟“

سب چمپنیوں نے اپنا سرا ثابت میں ہلا دیا۔

”تو پھر آپ لوگ جائیئے۔“ بیگ مین نے چاروں پھرے داروں کی طرف دیکھتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔

”اپنا خیال رکھنا ہیری!“ ہیگرڈ نے مسکرا کر کہا۔ چاروں پھرے دار بھول بھلیوں کے گرد پھرہ دینے کیلئے اپنی جگہوں کی طرف چل دیئے۔ وہ سب الگ الگ سمتوں کی طرف جا رہے تھے۔ بیگ مین نے اپنی چھڑری نکال کر حلق کے ساتھ لگائی اور بڑھائے۔ ”فلسم والسم!“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

512

جادو سے فوراً ان کی آواز کئی گناہندا ہو گئی اور پورے سٹیڈیم میں گونجنے لگی۔

”خواتین و حضرات! جادوگری کے سفر لیقی ٹور نامنٹ کے سلسلے کا تیسرا اور آخری مقابلہ اب شروع ہونے والا ہے۔ میں آپ کو اب تک کے سکور نمبر بتا دیتا ہوں۔ پہلے نمبر پر جو چمپین ہیں..... مسٹر سیڈر ک ڈیگوری اور ہیری پوٹر، جو کہ دونوں ہی ہو گوڑھ کی طرف سے چمپین ہیں۔ دونوں کے سکور نمبر ہیں 85۔“ پورے سٹیڈیم میں زور دار ہنگامے کے ساتھ تالیوں کا شور بلند ہوا۔ اس غلغلے کی آوازیں سن کرتا ریک جنگل میں درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندے گھبرا کر اڑ کر آسمان میں بکھر گئے تھے۔ ”دوسرے نمبر پر ڈرم سٹر انگ سکول کے مسٹر کٹر کیرم ہیں جن کے 80 نمبر ہیں۔“ تالیاں ایک بار پھر گونجیں۔ ”اور تیسرا نمبر پر ہیں..... بیا وس بیٹن اکیڈمی کی مس فلیور ڈیلا کور.....“ تالیاں ایک بار پھر بجے لگیں۔

ہیری کو دور سے ہی دکھائی دیا کہ مسزویزی، بل، رون اور ہر ماننی تماشا یوں میں بیٹھ کر فلیور کیلئے تالیاں بخار ہے تھے۔ ہیری نے ان کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا کیا اور انہوں نے بھی مسکراتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ ہلا کر حوصلہ افزائی کی۔

”تو..... ہیری اور سیڈر ک ..... میری سیٹی بجتے ہی تم دونوں اندر چلے جاؤ گے۔“ بیگ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تین..... دو..... ایک!“

انہوں نے سیٹی بجائی اور ہیری اور سیڈر ک دونوں بھول بھلیوں میں داخل ہو گئے۔ بڑی بڑی دیواریں راہداری نمار استے پر سیاہ سائے ڈال رہی تھیں۔ وہ یا تو بہت اوپر ٹھوس تھیں یا پھر ان پر جادو کیا گیا تھا۔ وجہ چاہے جو بھی ہو جیسے ہی انہوں نے بھول بھلیوں میں قدم رکھا سٹیڈیم کے ہجوم کا کان پھاڑ شور ایک دم گم ہو گیا۔ گھر اسکوت اور ڈراؤ ناسناٹا پھیلا ہوا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ ایک بار پھر پانی کے نیچے پہنچ گیا ہو۔ اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور بڑا بڑا۔

”اجالا ہو.....“

اسی لمحے سے آواز سنائی دی، سیڈر ک بھی اس کے عقب میں یہی کر رہا تھا۔ پچاس گز دور پہنچنے کے بعد وہ ایک دورا ہے پر پہنچ گئے، انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

”جلد ہی ملاقات ہو گی۔“ ہیری نے باہمیں راستے کا انتخاب کرتے ہوئے کہا جبکہ سیڈر ک دائیں راستے پر مڑ گیا۔ ہیری نے دوسری بار بیگ میں کی سیٹی کی آواز سنی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اب کیرم بھی بھول بھلیوں میں داخل ہو چکا تھا۔ ہیری نے اپنی رفتار بڑھا لی۔ اس کا منتخب راستہ بالکل خالی نظر آ رہا تھا۔ وہ دائیں طرف مڑا اور جلدی جلدی آگے جانے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی اپنے سر کے اوپر اٹھا کر کھی تھی اور وہ آگے زیادہ فاصلے تک دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اب اسے کچھ بھی صحیح طرح سے دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

کچھ فاصلے پر اس نے بیگ میں کی سیٹی کی آواز تیسرا بار سنی۔ اب چاروں چمپین بھول بھلیوں کے اندر آچکے تھے۔ ہیری بار بار

مڑ کر اپنے پیچھے دیکھتا جا رہا تھا۔ اسے ایسا احساس ہوا تھا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔ بھول بھلیاں ہر پل زیادہ اندر ہیری اور ڈراؤنی ہوتی جا رہی تھیں کیونکہ اوپر آسمان کی نیلگوں رنگت سیاہی میں بدل رہی تھی۔ ستاروں کی روشنی ان تاریکیوں کو مٹا نہیں سکتی تھی۔ وہ ایک بار پھر ایک دورا ہے پر پہنچ گیا تھا۔

”ستم درستم.....“ اس نے اپنی چھٹری کو ہتھیلی پر لیٹاتے ہوئے کہا۔ یہ چوتھی جادوئی کلمہ تھا جس سے اسے صحیح سمت کا اندازہ ہو سکتا تھا۔ چھٹری اس کے ہتھیلی پر گھوم گئی اور اس کی نوک کا رُخ شمال کی طرف مڑ گیا۔ اس طرف باڑھ کی موٹی دیوار دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب صاف تھا کہ مغربی سمت دوسری طرف تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ ہدف تک پہنچنے کیلئے اسے شمال مغربی سمت میں جانا ہوگا۔ سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ وہ بائیں راستے کو منتخب کرے اور پھر دائیں میں طرف مڑ جائے۔ جتنا جلدی ممکن ہو ہدف تک پہنچنے کی کوشش کرے۔

آگے کا راستہ بھی خالی ہی ملا۔ ہیری اب دائیں موڑ پر پہنچ کر آگے بڑھا تو ایک بار پھر اسے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں ملی۔ رکاوٹوں کے نہ ہونے سے ہیری کو الجھن تی ہونے لگی۔ حیرت انگیز طور پر اب تک اس کے سامنے کوئی نہ کوئی رکاوٹ نہیں آپائی تھی۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ غلط سمت میں سفر کر رہا تھا؟ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے بھول بھلیاں اسے محفوظ رکھنے کا جھوٹا احساس دلا کر ورگنا چاہتی ہوں۔ اسی وقت ٹھیک پیچھے پہلے سنائی دی۔ اس نے اپنی چھٹری اٹھا کر حملے کیلئے تیار کر لیں لیکن اس کی روشنی میں سیدر ک کا چہرہ دکھائی دیا جو ابھی دائیں طرف والے راستے سے باہر نکلا تھا۔ سیدر ک کافی دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چوغے کی آستین میں سے دھوائیں اٹھ رہا تھا۔

”ہمیگر ڈکا دھما کے دار سقرط!“ اس نے ہانپتے ہوئے بتایا۔ ”وہ اب بہت بڑا ہو گیا ہے..... بڑی مشکل سے نجع کر لکھا ہوں.....“ اس نے اپنا سر ہلا کیا اور دوسرے راستے پر دوڑتا ہوا نظر وہ سے او جھل ہو گیا۔ اپنے اور دھما کے دار سقرط کے درمیان فاصلہ برقرار رکھنے کیلئے ہیری تیزی سے چلنے لگا پھر جب وہ ایک موڑ پر مڑا تو اس نے دیکھا۔ ایک روح کھڑا اس کی طرف پھیلے ہوئے تھے اور وہ آنکھوں کے لمبا تھا اور اس کا چہرہ نقاب میں چھپا ہوا تھا۔ اس کے سڑے گلے اور پڑی دارہاتھ آگے کی طرف پھیلے ہوئے تھے اور وہ آنکھوں کے بغیر صرف جذبات کے احساس سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہیری کو اس کے سانس کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسے اپنے اندر سر داہروں کے دوڑ نے کا احساس ہونے لگا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے.....؟

اس نے اپنی سب سے خوشنگوار یاد کو مر تکریکیا..... اس نے بھول بھلیوں سے باہر نکل کر رون اور ہر ماہی کے ساتھ خوشیوں بھرا جشن منانے پر اپنی پوری توجہ یکسوکی، پھر اپنی چھٹری کا رُخ روح کھڑکی طرف کرتے ہوئے چلا یا۔..... ”پشت بان نمودارم.....“ ہیری کی چھٹری کے سرے سے ایک سفید مرغ باہر نکلا اور وہ روح کھڑکی طرف کلانچیاں بھرنے لگا۔ روح کھڑا اپنی جگہ پر لٹکھڑا یا..... اور اپنے چوغے کے کنارے میں الجھ گیا..... ہیری نے پہلے کبھی کسی روح کھڑک کو لٹکھڑاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا.....

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

514

”ذر اٹھرو.....؟“ وہ چلا یا اور اپنے سفید تخلیل کی روشنی میں آگے بڑھا۔ ”اوہ! تم تو چھلاوے ہو.....ہا نسم تگزرم.....!“ ایک زور دار کھٹاک کی آواز سنائی دی اور دھما کے ساتھ چھلاوہ دھوئیں کی لہر میں بدل کر غائب ہو گیا۔ سفید مرغ بھی اگلے ہی پل نظروں سے او جھل ہو گیا تھا۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ کاش اگر مرغ رُک جاتا تو کم از کم کوئی تو اس کے ساتھ رہتا..... ہیری جلدی جلدی چلنے لگا۔ وہ سننے کی کوشش کر رہا تھا اور اس نے اپنی چھٹری تان رکھتی تھی۔

بائیں..... دائیں ایک بار پھر بائیں..... دوبارا سے سامنے بند دیوار ملی۔ اس نے ایک بار پھر چوسمتی جادوئی کلمہ کا استعمال کیا اور پایا کہ وہ مشرق کی سمت میں تھوڑا ازیادہ آگے چلا گیا تھا۔ دائیں طرف مڑنے پر اس نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک عجیب سی سنبھلی دھنڈ تیر رہی تھی۔ ہیری اس کی طرف محتاط قدموں سے بڑھنے لگا۔ اس نے اپنی چھٹری تان کر اس کی طرف موڑ دی۔ یہ دھنڈ چھلاوہ ہی لگ رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ اس میں دھما کہ کر کے اسے راہ سے ہٹا سکتا ہے۔

”گمگم راستم.....؟“ وہ زور سے چلا یا۔

چھٹری کی نوک سے تیز روشنی نکلی اور دھنڈ کے نیچے سے گزر کر دوسری طرف نکل گئی۔ دھنڈ کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ اسے یہ بات معلوم ہونا چاہئے کہ تخفیفی جادوئی کلمے کا اثر صرف ٹھوس چیزوں پر ہوتا تھا۔ پھر اس نے سوچا کہ اگر وہ دھنڈ سے آگے نکلنے کی کوشش کرے گا تو کیا ہو گا؟ کیا یہ خطرہ مول لینا چاہئے؟ یا پھر اسے پیچھے مڑ کر کوئی دوسری راستہ اختیار کر لینا چاہئے؟ وہ ابھی فیصلہ کرنے میں جھجک رہا تھا کہ ایک چیخ نے خاموشی کو درہم برہم کر ڈالا۔

”فلیور.....؟“ ہیری چینا۔

گھری خاموشی پھر دوبارہ چھائی تھی۔ اس نے اپنے چاروں طرف گھورا۔ فلیور کو کیا ہوا ہو گا؟ فلیور کی چیخ آگے کی طرف سے سنائی دی تھی۔ اس نے ایک گھری سانس لی اور جادوئی دھنڈ میں دوڑ لگا دی۔

ہیری کو جیسے چکر آ گیا، دنیا نیچے کی اوپر ہوئی تھی۔ ہیری زمین سے لٹکنے لگا۔ اس کے بال نیچے کی طرف کھڑے ہو گئے اور اس کی عینک پھسل کرناک کے سر پر آ گیا۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ آسمان کی گھرائیوں میں گرنے والا ہے۔ اس کے نیچے وسیع و عریض آسمان پھیلا ہوا تھا جس کی گھرائی کو دیکھ کر اس کے رو نگئے کھڑے ہو چکے تھے۔ وہ اپنی عینک کوناک کی نوک پر جملٹنے کی کوشش کر رہا تھا اور دھشت زدہ ہو چکا تھا۔ اس کا دل بڑی طرح دھڑک رہا تھا۔ اسے لگا جیسے گھاس نے اس کے پاؤں چپکا رکھے تھے جواب چھٹ کی مانند اس کے اوپر گئی ہوئی تھی۔ اس کے نیچے ستاروں بھرا سیاہ آسمان تھا۔ اسے لگا کہ اگر اس نے اپنے پیر ہلانے کی کوشش کی تو وہ نیچے آسمان میں گرجائے گا۔

جب اس کا سارا خون اس کے دماغ کی طرف آنے لگا تو اس نے خود سے تیزی سے کہا۔ ”سوچو ہیری.....سوچو..... کچھ تو

سوچو.....؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

515

اس نے جتنے بھی جادوئی کلمات اب تک سیکھے تھے، ان میں سے کسی میں بھی یہ نہیں وضاحت کی گئی تھی کہ زمین اور آسمان کے اللئے کی صورت میں کیا کیا جائے؟ کیا اسے اپنا پیر ہلانے کا خطرہ مول لینا چاہئے؟ اسے اپنے کانوں میں خون کے تپھیروں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کے پاس دو ہی صورتیں تھی..... یا تو وہ ہلنے کی کوشش کرے یا پھر شکست تسلیم کر کے سرخ چنگاری ہوا میں چھوڑ دے، جس سے وہ تجھ تو جائے گا لیکن مقابلے سے باہر ہو جائے گا۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کیں تاکہ اسے اپنے نیچے پھیلा ہوا گہرا آسمان دکھائی نہ دے۔ پھر اس نے گھاس کی چھت سے اپنے دائیں پاؤں کو پوری طاقت سے کھینچا۔ اگلے ہی لمحے دھند کا جادو ختم ہو گیا اور دنیا خود بخود سیدھی ہو گئی۔ ہیری سامنے کی سیدھی زمین پر گھٹنوں کے بلگرگیا اور گہری سانسیں لینے لگا۔ وہ کچھ دریک سکتے کی حالت میں وہیں پڑا رہا۔ پھر اس نے گہری سانس کھینچی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ایک بار پھر تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اس نے مڑکرا ایک بار پھر اس سنبھری دھند کو دیکھا جو اپنی جگہ پر موجود تھی اور دھیمی چمک کے ساتھ راہداری میں پھیلی ہوئی تھی۔

وہ ایک دورا ہے پر رُک گیا اور فلیور کی تلاش میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ وہ چیخ فلیور کی ہی تھی۔ اس کے سامنے ایسی کون سی رکاوٹ آگئی تھی؟ کیا ہو ٹھیک تو تھی؟ سرخ چنگاری کا کوئی نام و نشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ اس نے اپنی رکاوٹ کو عبور کر لیا تھا؟ یا پھر وہ اتنی مشکل میں تھی کہ اپنی چھڑری کا استعمال نہیں کر سکتی تھی؟ ہیری نے الجھن بھری کیفیت میں دائیں راستے کو منتخب کیا..... لیکن ساتھ ہی وہ سوچے بنا نہیں رہ پایا کہ ایک چمپین تو کم ہوا.....

کپ پاس میں کہیں پر تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے فلیور اب کپ کی طرف نہیں بڑھ رہی تھی۔ وہ بیباں تک آگیا تھا ہے نا؟ اگر وہ سچ تجھ یہ مقابلہ جیت جائے تو پھر کیا ہو گا؟ جب سے وہ چمپین بناتھا، تب سے پہلی بار اس نے پل بھر کیلئے یہ تصور اپنے تخيّل کی آنکھ سے دیکھا کہ وہ پورے سکول کے سامنے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعامی کپ اٹھائے کھڑا تھا.....

دس منٹ تک اسے اپنے سامنے بندراستوں کے سوا اور کچھ نہیں ملا۔ کوئی رکاوٹ یا درندہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔ وہ دوبار غلط موڑ پر مڑ کر ہدف سے دور نکل گیا تھا۔ آخر کار اسے ایک نیا راستہ مل ہی گیا اور وہ اس پر تیزی سے چلنے لگا۔ اس کی چھڑری کی روشنی متحرک تھی جس سے اس کی پر چھائی دیواروں پر مددم ہو کر پڑ رہی تھی پھر وہ جیسے ہی ایک موڑ پر مڑا تو اس نے دیکھا کہ سامنے ایک دھما کے دار سفر طکھڑا تھا۔

سیدر رک نے سچ کہا تھا..... یہ بہت بڑا ہو چکا تھا۔ یہ دس فٹ لمبا اور چوڑا تھا۔ یہ دیو ہیکل بچھو جیسا دکھائی دے رہا تھا اور اس کا لمبا ڈنک اس کی کمر پر مڑا ہوا تھا۔ اس کی موٹی کھال ہیری کی چھڑری کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ ہیری نے چھڑری اس کی طرف کر کے جادوئی کلمہ پڑھا۔  
”ستو فیتم .....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

516

چھڑی سے نکلنے والی چنگاری سقرط کی سخت کھال سے ٹکرائی اور پھر واپس پلٹ گئی۔ ہیری صحیح وقت پر جھک گیا تھا لیکن پھر بھی اسے اپنے بال جلنے کی بوسوس ہوئی۔ جادوئی کلمے کی چنگاری پلٹ کر ڈھیک اس کے سر کے اوپر سے نکل گئی تھی۔ سقرط نے اپنے سر سے آگ کا ایک دھما کہ کیا اور اس کی طرف چھلانگ لگادی۔

”بنگھتیو تم.....“ ہیری چلا یا۔ جادوئی چنگاری ایک بار پھر سقرط کی موٹی چھڑی سے ٹکرائی اور چھوٹی سی خراش ڈالنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ ہیری کچھ قدم پیچھے ہٹا اور ایک بار پھر چلا یا۔ ”بنگھتیو تم.....“ سقرط اس سے کچھ ہی انچ دور رک گیا..... ہیری کے جادوئی کلمے کی چنگاری اس کے پیٹ کے کھال پر پڑی تھی جہاں اس کی کھال موٹی نہیں تھی۔ ہیری نے ہانپتے ہوئے سقرط سر دور ہٹا اور تیزی سے دوسری سمت میں بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ مزاحم جادوئی کلمے کا اثر زیادہ دریتک باقی نہیں رہے گا۔ سقرط کسی بھی پل ہوش میں آ کر اس کا پیچھا کر سکتا تھا۔

اس نے بایاں راستہ منتخب کیا لیکن وہاں اسے بند دیوار دیکھنا پڑی۔ پھر وہ واپس آ کردا میں راہ کی طرف بڑھ گیا لیکن یہ بھی آگے جا کر بند ہی نکلی۔ رُکے بغیر اس نے ایک بار پھر چوتھی سمت کلمے کا استعمال کیا۔ وہ پیچھے پٹانا اور شمال مغربی سمت میں جانے والے راستے پر ہو گیا۔ وہ کچھ منٹ تک اس نئے راستے پر تیزی سے چلتا رہا۔ تبھی اسے اپنے پہلو والے راستے سے کسی کی آواز سنائی دی جسے سن کروہ رُک گیا۔

”تم کیا کر رہے ہو؟..... یہم کیا کر رہے ہو؟“ سیڈر کی گہرائی ہوئی آواز سنائی دی۔  
اور پھر ہیری کو کیرم کی آواز سنائی دی۔

”اینگور یسم.....“

فضا اچانک سیڈر کی چینوں سے بھر گئی۔ دہشت میں ہیری اپنے راستے پر تیزی سے چلنے لگا تاکہ وہ سیڈر ک تک پہنچنے کا راستہ تلاش کر سکے۔ جب اسے پہلو والی راہداری میں جانے کیلئے کوئی راستہ دکھائی نہیں دیا تو اس نے دوبارہ تخفیفی جادوئی کلمہ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کا بہت زیادہ اثر تو نہیں ہوا لیکن باڑھ کی دیوار میں ایک چھوٹا سا سوراخ ضرور ہو گیا تھا۔ ہیری نے اس میں اپنا پاؤں ڈال کر موٹی شاخوں پرتب تک چلا یا جب تک کہ وہ ٹوٹ نہ گئی۔ مسلسل کوشش سے وہ سوراخ کو اتنا بڑا کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ اس میں گھس کر دوسری طرف نکلا جا سکے۔ حالانکہ اس کوشش میں اس کا چونہ پھٹ گیا تھا۔ باہر نکل کر اس نے اپنی دائیں طرف دیکھا۔ سیڈر ک زمین پر مجھلی کی طرح تڑپ رہا تھا اور کیرم اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔

ہیری جلدی سے سنبھل کر کھڑا ہوا اور جب کیرم نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اپنی چھڑی کیرم کی طرف تاں دی۔ کیرم مرٹ کر اٹھی طرف بھاگنے لگا۔

”ستوفیتم.....“ ہیری زور سے چلا یا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

517

جادوئی چنگاری اڑتی ہوئی کیرم کی پشت پر لگی۔ وہ آگے کی طرف منہ کے بلگرا اور بنا کسی حرکت کے ساکت پڑا رہا۔ اس کا چہرہ گھامیں چھپا ہوا تھا۔ ہیری بھاگ کر سیدرک کے پاس پہنچا۔ جس نے اب تڑپنا تو بند کر دیا تھا لیکن وہ اب بڑی طرح سے ہانپر رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے چہرے کو چھپائے ہوئے تھے۔

”تم ٹھیک تو ہو.....؟“ ہیری نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں!“ سیدرک نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ ”ہاں!..... مجھے اس بات پر یقین ہی نہیں ہو رہا ہے..... وہ میرے پیچھے سے چپ چاپ آیا۔ اس کی آہٹ سن کر جب میں مڑا تو میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی چھڑی مجھ پر تان رکھی تھی.....“ سیدرک گہری سانس لے کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ابھی تک ہانپر رہا تھا۔ اس نے اور ہیری نے کیرم کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔

”مجھے بھی یقین نہیں ہو رہا ہے..... میرا خیال ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔“ ہیری نے کیرم کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

”مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے.....“ سیدرک نے جواب دیا۔

”کیا اس سے پہلے تمہیں فلیور کی چیخ سنائی دی تھی؟“ ہیری نے پوچھا۔

”ہاں!“ سیدرک نے کہا۔ ”تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ کیرم نے اس پر جادوئی وار کیا ہو گا؟“

”کچھ کہہ نہیں سکتا.....“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”کیا ہم اسے بھیں چھوڑ دیں.....؟“ سیدرک نے پوچھا۔

”نہیں!“ ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ”میرا خیال ہے کہ ہمیں سرخ چنگاری چھوڑ دینا چاہئے۔ کوئی آکر اسے بچا لے جائے گا..... ورنہ شاید سقرط اسے کھا جائے گا!“

”وہ اسی قابل ہی ہے.....“ سیدرک نے نفرت بھرے لمحے میں کہا لیکن اس نے اپنی چھڑی اوپر اٹھائی اور ہوا میں ایک سرخ چنگاری چھوڑ دی۔ چنگاریاں کیرم کے ٹھیک اوپر آسمان میں منڈلانے لگیں اور اس جگہ کی نشاندہی کرتی رہیں جہاں وہ لیٹا ہوا تھا۔ ہیری اور سیدرک ایک پل کیلئے یونہی کھڑے رہے اور پھر انہوں نے اپنے چاروں طرف دیکھا، جیسے وہ کسی کے آنے کا انتظار کر رہے ہوں.....

”اچھا..... تو میرا خیال ہے کہ اب ہمیں آگے بڑھنا چاہئے!“ سیدرک نے کہا۔

”کیا.....؟“ ہیری چونک پڑا۔ ”اوہ ہاں!..... ٹھیک ہے.....“

یا ایک عجیب بات تھی کہ وہ اور سیدرک کیرم کے خلاف کچھ دیر کیلئے ایک ہو گئے تھے لیکن اب اچانک انہیں یہ بات سمجھ میں آگئی تھی کہ وہ تو اس مقابلے میں ایک دوسرے کے حریف تھے۔ وہ کوئی بات کئے بغیر انہیں ہیرے راستے پر چلتے گئے پھر ہیری باہمیں طرف مڑ گیا اور سیدرک دائیں طرف۔ جیسے ہی سیدرک کے قدموں کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

518

ہیری آگے بڑھتا ہوا اور چوسمتی جادوئی کلمے کا استعمال کر کے یہ معلوم کرتا رہا کہ کیا وہ صحیح سمت میں ہی جا رہا تھا؟ اب مقابلہ اس کے اور سیدر کے درمیان ہی تھا۔ کپ تک سب سے پہلے پہنچنے کی خواہش اب اس کے دل میں بہت شدت سے سراڑھار، ہی تھی لیکن ابھی ابھی اس نے کیرم کو جو کرتے دیکھا تھا اس پر اسے یقین نہیں ہو رہا تھا۔ موڈی نے انہیں بتایا تھا کہ کسی پرسفاک کٹوار کا استعمال کرنے کا سیدھا سادا مطلب یہ تھا کہ اسے اثقبان میں عمر قید کی سزا کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ کیرم سہ فریقی ٹورنامنٹ کے کپ کے حصول کیلئے یقیناً تنے سنگین ہتھکنڈے تو استعمال نہیں کرنا چاہتا ہوگا..... ہیری نے اپنی رفتار بڑھا دی۔

اکثر اسے سامنے بندراستے ہی ملتے تھے لیکن اندھیرا بڑھنے کی وجہ سے اسے یقین ہونے لگا کہ وہ بھول بھلیوں کے مرکزی ہدف کے بہت نزدیک پہنچ چکا ہے پھر جب وہ ایک لمبے سیدھے راستے پر چلنے لگا تو اسے سامنے ہاچل محسوس ہوئی۔ چھڑی کی روشنی میں اسے ایک عجیب و غریب چیز دکھائی دی، جس کی اس نے آج تک صرف بھیانک جانداروں کی بھیانک کتاب میں صرف تصویر ہی دیکھی تھی.....

وہ ایک ژکیست (ام الہول) تھی۔ اس کا بدن کسی بڑی شیرنی جیسا تھا۔ اس کے بڑے بڑے پنجے تھے اور اس کی لمبی پیلی دُم بالوں بھرے گچھے میں ختم ہو رہی تھی۔ بہر حال، اس کا سرورت جیسا تھا۔ وہ قنطوس جیسی ہی کوئی مخلوق دکھائی دے رہی تھی۔ وہ مرٹ کر اپنی لمبی اور بادامی آنکھوں سے ہیری کی طرف دیکھنے لگی جو لمبہ بلحہ اس کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ہیری نے جھوکتے ہوئے اپنی چھڑی اٹھا کر کھی تھی۔ ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ ژکیست اس پر حملہ کرنا چاہتی تھی۔ وہ تو سامنے والے راستے پر ادھر ادھر ہل رہی تھی صرف اس کا راستہ روکے ہوئے تھی۔

”تم اپنی منزل کے بہت قریب ہو۔ سب سے جلدی پہنچنے والا راستہ یہی ہے۔“ وہ بھرا تی ہوئی بھاری بھر کم آواز میں بولی۔

”تو کیا آپ بچ میں سے ہٹیں گی؟“ ہیری نے جھوکتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا جواب ملے گا؟

”بالکل نہیں.....“ ژکیست نے ٹھلٹے ہوئے اطمینان سے کہا۔ ”جب تک کہ تم میرے معنے کو حل نہ کرو..... اگر تم نے پہلی بار میں صحیح جواب دے دیا تو میں تمہیں راستہ دے دوں گی۔ اگر تم نے غلط جواب دیا تو میں تم پر حملہ کر دوں گی اور اگر تم خاموش رہے تو میں تمہیں بغیر کسی رکاوٹ کے واپس لوٹنے دوں گی۔“

ہیری کے پیٹ کھلبی مچ گئی۔ اس طرح کے کام کرنے میں وہ نہیں بلکہ ہر مائی ماہ تھی۔ اس نے اپنے آپ کو پوری احتیاط سے ٹوٹا کہ وہ کتنے پانی میں ہو سکتا تھا؟ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر معما زیادہ مشکل ثابت ہوا تو وہ خاموشی سے واپس لوٹ جائے گا اور اپنے لئے کوئی دوسرا راستہ چین لے گا۔ یہ تیسری بات اس کیلئے خوش آئند تھی۔ وہ سوچ بچار میں زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

”ٹھیک ہے!“ ہیری نے خود کو تیار کرتے ہوئے کہا۔ ”آپ معما بتائیے!“

ژکیست نے ٹھلٹا بند کر دیا اور راستے کے پیچوں بچ اپنی چھپلی ٹانگوں پر بیٹھ گئی۔ اس کی دم متحرک رہی۔ وہ بولنے لگی:

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

519

سب سے پہلے اس فرد کے بارے میں سوچو جو گھیں بدل کر رہتا ہے۔

جورازوں سے کھیلتا ہے اور کبھی صحیح نہیں بتاتا، جھوٹ (Lie) بولتا ہے۔

اس کے بعد مجھے بتاؤ کہ مرمت (Mend) کرنے کیلئے سب سے آخری چیز کیا ہے؟

اور یہ بتاؤ کہ وسط (Middle) کا وسط اور آخر (End) کا اخیر کیا ہے؟

اور آخر میں وہ آواز بتاؤ جو اکثر سنی جاتی ہے۔

جب مطلوبہ لفظ تلاش کرنا مشکل ہو جاتے ہیں۔

اب ان سمجھی کو جوڑ دو اور اس کا جواب دو۔

کس جانور کا تم کبھی بوسہ نہیں لینا چاہو گے؟

ہیری نے منہ چھاڑ کر اسے گھورا۔

”کیا میں ایک بار پھر اس معے کو سن سکتا ہوں..... تھوڑا آہستہ .....“ ہیری نے کہا۔

ژکیست نے ہیری کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں، مسکرائی اور اپنی بات دہرانے لگی۔

”یہ سب اشارے اس جانور کی طرف ہی ہیں، جسے میں کبھی نہیں چومنا چاہوں گا؟“ ہیری نے سوچتے ہوئے پوچھا۔

ژکیست ایک بار پھر پر اسرار انداز میں مسکرائی۔ ہیری نے اس کا مطلب ہاں ہی سمجھ لیا تھا۔ ہیری نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔

ایسے بہت سے جانور تھے جنہیں وہ چومنا نہیں چاہتا تھا۔ سب سے پہلے اس کے دماغ میں دھماکے دار سقرط کا خیال آیا لیکن وہ سمجھ گیا کہ وہ صحیح جواب نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے اسے اشاروں کو سمجھ کر حل کرنا ہو گا.....

”جو گھیں بدل کر رہتا ہے.....“ ہیری بڑا بڑا اور اس کی طرف گھونے لگا۔ ”جو جھوٹ بولتا ہے..... یہ تو وہ کوئے بازی ہو گی،

نہیں یہ اندازہ نہیں ہے۔ جاسوس (Spy)؟ میں اس کے بارے میں بعد میں سوچوں گا..... کیا آپ مجھے اگلا اشارہ بتائیں گی؟“

ژکیست نے معے کی الگی سطر دہرائی۔

”مرمت کرنے والے (Mend) کی سب سے آخری چیز کیا ہے؟“ ہیری نے دہرا یا۔ ”ار..... کیا پتہ..... وسط (Middle)

کا وسط ..... کیا میں آخری سطر دوبارہ سن سکتا ہوں؟“

ژکیست نے آخری سطر سنائی۔

”ایسی آواز جو اکثر لفظ تلاش کرنے مشکل وقت پر سنائی دیتی ہے۔“ ہیری نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ ”ار..... یہ تو.....

ار..... ذرا اٹھہرو..... ار بھی تو ایک آواز ہے۔“

ژکیست اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

520

”جاسوس (Spy).....ڈی (D).....ار (Er).....“ ہیری نے آگے پچھے ٹہلتے ہوئے کہا۔ ”وہ جانور جس کا میں کبھی بوسے لینا نہیں چاہوں گا.....سپائی.....ڈ.....ار.....سپائنڈر.....مکڑی!“  
ژکیست اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کھل کر مسکرائی۔ وہ اگلے پیر پھیلا کو ایک طرف ہٹ گئی تاکہ ہیری اس کے پاس سے نکل کر آگے گز ر سکے۔

”شکریہ!“ ہیری نے کہا اور اپنی ذہانت پر حیران ہوتے ہوئے آگے بھاگنے لگا۔  
اب وہ قریب ہی ہوگا۔ بہت ہی قریب.....اس کی چھڑی اسے بتا رہی تھی کہ وہ ٹھیک سمت میں جا رہا ہے۔ جب تک کہ راستے میں اسے کوئی بہت بھیاںک چیز نہ مل جائے تب تک اس کے پاس موقع ہے.....  
آگے دور استے تھے۔ ”ستم درستم.....“ اس نے اپنی چھڑی سے سر گوشی کرتے ہوئے کہا۔ چھڑی نے گھوم کر دائیں راستے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ اسی طرف بھاگنے لگا اور پھر اسے سامنے روشنی دکھائی دی۔ سفر یقینی ٹورنا منٹکپ سوگز کے فاصلے پر ایک میز پر رکھا ہوا تھا اور پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ ہیری اس کی طرف دوڑنے لگا لیکن اسی وقت اسے سامنے والے راستے پر ایک سیاہ ہیولا دھڑ دھڑ اتا ہوا دکھائی دیا۔

سیدر ک وہاں پہلے پہنچ جائے گا۔ سیدر ک پوری رفتار سے کپ کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ اس کی برابری نہیں کر پائے گا۔ سیدر ک اس سے زیادہ لمبا اور بڑا تھا۔ اس کے قدموں کا فاصلہ زیادہ طے ہوتا تھا.....  
پھر ہیری نے دیکھا کہ کوئی بہت بڑی چیز بائیں طرف کی دیوار سے چلتی ہوئی سیدر ک کی جانب بڑھ رہی تھی۔ سیدر ک اس سے ٹکرانے ہی والا تھا لیکن آنکھیں کپ پر مر تکز ہونے کی وجہ سے سیدر ک کو وہ چیز بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔  
”سیدر ک.....بائیں طرف ہوشیار.....!“ ہیری زور سے چینا۔

سیدر ک ہیری کا اشارہ سمجھ گیا اور وہ یکدم غوطہ کھا گیا جس سے وہ اس چیز سے ٹکرانے سے بال بال بچا تھا۔ وہ ہٹ بڑا ہٹ میں خود پر قابو نہ رکھ پایا اور زمین بوس ہوتا چلا گیا۔ اس کے گرتے ہی اس کی چھڑی اس کے ہاتھ نکل گئی اور وہ نہتا ہو چکا تھا۔ ایک دیوقامت مکڑی ان کے سامنے آگئی تھی، جس کا رُخاب ان کی طرف تھا۔ وہ سیدر ک کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔  
”ستوفیتم.....“ ہیری دوبارہ چینا۔ جادوئی چنگاری اڑتی ہوئی مکڑی کے دیوہیکل بدن پر موجود بالوں پر پڑی لیکن اس سے تو بہتر یہ ہوتا کہ وہ اسے بڑا پھر مار دیتا کیونکہ جادوئی چنگاری کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا تھا۔ مکڑی اپنی جگہ پر تھر کی، گھومی اور سیدر ک کو چھوڑ کر ہیری کی طرف دوڑنے لگی۔

”ستوفیتم.....بنگھیتو تم.....ستوفیتم.....“ ہیری دوبارہ چینا۔  
لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا.....مکڑی یا تو اتنی زیادہ بڑی تھی یا پھر اتنی جادوئی تھی کہ جادوئی کلمے اس کا کچھ نہیں بگاڑ پا رہے

تھے۔ اسے کوئی نقصان تو نہیں پہنچا البتہ مکڑی کو غصہ ضرور آگیا تھا۔ ہیری کو اس کی آٹھ چمکتی ہوئی سیاہ آنکھیں صاف دکھائی دیں۔ جن میں اس کیلئے ناپسندیدگی بھری ہوئی تھی اور اس کے منہ کے آگے دونوں کیلیں تیز دھار چمٹیاں بھی کٹ کٹ کی آواز کے ساتھ نج رہی تھی۔ پھر وہ مکڑی ہیری کے عین اوپر پہنچ گئی۔

مکڑی نے اسے اگلی ٹانگوں سے پکڑ کر ہوا میں بلند کر دیا۔ وہ پوری جدوجہد کرتے ہوئے مکڑی کو لات مارنے کی کر رہا تھا لیکن اس کی کوشش کچھ زیادہ ہی خطرناک ثابت ہوئی۔ اس کا پاؤں لہرا تا ہوا مکڑی کی نوکیلی تیز دھار متحرک چمٹیوں سے جا ٹکرایا۔ اس کے پیر میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی۔ نوکیلی چمٹیوں نے اس کے پیروکو خی کر دیا تھا۔ اسے سیڈرک کے "ستوفیتم" کہنے کی آواز سنائی دی لیکن اس سے بھی کوئی خاطرخواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ اس کا جادوئی وار بھی ہیری کی طرح بیکار ثابت ہوا تھا۔ اب مکڑی نے اپنی تیز دھار چمٹیاں پھر کھولیں اور ہیری کو اپنے منہ کی طرف کھینچا۔ ہیری نے فوراً چھڑی اٹھا کر اس کے منہ کا نشانہ لیا اور چینا۔ "ایکر پلیز تم....."

اس سے کام بن گیا تھا..... ہتھیار چھڑانے والا جادوئی کلمہ کی چنگاری سے مکڑی نے اسے چھوڑ دیا۔ ہیری بارہ فٹ کی انچائی سے اپنے زخمی پیر کے بل زمین پر جا گرا۔ اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ اس کا پیر اب پوری طرح مڑ چکا تھا۔ بنا سوچ سمجھے اس نے مکڑی کے پیٹ پر نیچے سے نشانہ لگایا..... بالکل اسی طرح جس طرح اس نے سفرت کے ساتھ کیا تھا۔ وہ زور سے چینا۔

"ستوفیتم....."

عین اسی لمحے سیڈرک نے بھی یہی کیا تھا۔ وہ ہو گیا، جو کام ایک جادوئی ٹکٹے کے وار سے نہیں ہو پا رہا تھا..... مکڑی ایک طرف گر گئی اور اس پہلو والی باڑھ پر بے دم ہو کر جا پڑی۔ اس کے بالوں بھری ٹانگیں ابھی بھی راستے میں پڑی تھیں۔

"تم ٹھیک تو ہو ہیری؟" سیڈرک چیخ کر بولا۔ "کیا مکڑی تمہارے اوپر گرگئی ہے؟"

"نہیں....." ہیری نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے اپنے پیر کی طرف دیکھا۔ اس میں سے تیزی سے خون نکل رہا تھا۔ اسے اپنے پھٹے چونے پر مکڑی کی چمٹیوں کا گاڑھا اور پچھا العاب دکھائی دیا۔ ہیری نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا پاؤں اتنی بری طرح سے کانپ رہا تھا کہ وہ اس کا وزن نہیں سنبھال پا رہا تھا۔ وہ باڑھ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے لمبے لمبے سانس کھینچے اور اپنے چاروں طرف دیکھا۔ سیڈرک کپ سے چند ہی فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا جو اس کے پیچے چمک رہا تھا.....

"اسے اٹھا لو....." ہیری نے سیڈرک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "جاو! اسے اٹھا لو تم سب سے پہلے پہنچ تھے....."

لیکن سیڈرک اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔ وہ وہی کھڑے کھڑے ہیری کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ کپ کی طرف دیکھنے کیلئے مڑا۔ ہیری نے سہری روشنی میں اس کے چہرے پر حسرت کا تاثر دیکھا۔ سیڈرک نے دوبارہ ہیری کو دیکھا جو سہارے کیلئے باڑھ کو پکڑے ہوئے تھا۔

"تم اسے جا کر اٹھا لو..... جیتنا تو تمہیں چاہئے۔ آج تم نے دوبار میری جان بچائی ہے۔" سیڈرک نے ایک گھری سانس لیتے

ہوئے کہا۔

”مقابلے میں ایسا نہیں ہوتا ہے.....“ ہیری نے کہا۔ اسے بہت غصہ آ رہا تھا اس کے پاؤں میں بہت تیز درد ہو رہا تھا اور مکڑی کی پکڑ سے نجات پانے کے بعد گرنے کی وجہ سے اس کا پورا بدن بری طرح دکھر رہا تھا۔ لیکن اس کی تمام کوششوں کے باوجود سیدر ک اس کی بات ماننے پر تیار نہ ہوا۔ بالآخر ہیری نے ہار مان لی۔ جس طرح اس نے چوچینگ کو قص تقریب میں لے جانے کے معاملے میں ہیری کو نیچا دکھایا تھا بالکل اسی طرح آج وہ پھر اسے نیچا دکھانے میں کامیاب ہو رہا تھا۔

”جو بھی کپ تک پہلے پہنچے گا اسے پورے نمبر میں گے۔ تم پہلے پہنچے ہو۔ دیکھو! اس زخمی پیر کی حالت ایسی نہیں ہے کہ میں اس کے بل بوتے پر کوئی دوڑ لگاسکوں.....“

سیدر ک کپ سے کچھ قدم دور چل کر ساکت مکڑی کے پاس پہنچا اور اپنا سرنگی میں ہلانے لگا۔ ”نہیں..... بالکل نہیں!“ اس نے فیصلہ کن لمحے میں کہا۔

”خدمت کرو سیدر ک!“ ہیری نے چڑتے ہوئے کہا۔ ”بس کپ اٹھا لوتا کہ ہم یہاں سے باہر نکل سکیں.....“ سیدر ک نے دیکھا کہ ہیری نے سیدھا کھڑے ہونے کیلئے باڑھ کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

”تم نے مجھے ڈریگن کے بارے میں بتایا تھا..... اگر تم مجھے بروقت نہ بتاتے تو میں تو پہلے ہی ہدف میں ناکام رہ جاتا.....“ سیدر ک نے کہا۔

”اس معاملے میں کسی نے میری مدد کی تھی۔“ ہیری نے جلدی سے کہا اور اپنے چونگے سے اپنے پیر کا خون صاف کرنے کی کوشش کی۔ ”تم نے انڈے کے سراغ میں میری مدد کی..... ہمارا حساب برابر ہو گیا.....“

”میری بھی تو اس انڈے کے معاملے میں کسی نے مدد کی تھی۔“ سیدر ک نے کہا۔

”لیکن حساب تو پھر بھی برابر ہو ہی گیا نا!“ ہیری نے کہا اور اس نے پیر پر ہلکے سے وزن ڈال کر اس کا جائزہ لینے کی کوشش کی۔ اس کا پیر بری طرح کا پنچے لگا۔ جب مکڑی نے اسے گرا یا تھا تو اس کے مخنے کی رگ دب گئی تھی۔

”تمہیں دوسرے ہدف میں زیادہ نمبر ملنا چاہئیں تھے۔“ سیدر ک اڑتے ہوئے کہا۔ ”تم سب ریغالیوں کو بچانے کیلئے وہیں رُکے رہے۔ یہ کام مجھے کرنا چاہئے تھا۔“

”میں اکیلا ہی احمد تھا..... جس نے اس نغمے کو غیر ضروری سنجیدگی سے لیا تھا۔“ ہیری نے کڑواہٹ سے کہا۔ ”اب تو کپ کو اٹھا لو.....“

”نہیں.....“ سیدر ک نے نغمی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ مکڑی کے لمحے ہوئے پیروں کے اوپر سے ہوتا ہوا ہیری کے پاس پہنچا جو اسے ٹککی باندھے دیکھ رہا تھا۔ سیدر ک بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ایسی شاندار شہرت کو ٹھوکر مار رہا تھا جو ہفل پف فریق

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

523

کو صدیوں میں نصیب نہیں ہوئی تھی۔

”چلو!“ سیدرک نے اسے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس فصلے کیلئے اسے خود پر بے تحاشا جر کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ بغلوں میں دبار کھے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ پکا تھیہ کر چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے؟ ہیری نے کبھی سیدرک کو اور کبھی کپ کو دیکھا۔ ایک پل کیلئے تو اس نے تخلیل میں یہ تصویر دیکھی کہ وہ بھول بھلیوں سے کپ تھامے باہر نکل رہا ہے۔ اس نے دیکھا کہ اس نے سفر لیقی ٹورنامنٹ کپ ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے اور سٹیڈیم کے سبھی تماشائی شور مچا رہے ہیں۔ چوچینگ کا چہرہ خوشی اور پسندیدگی سے دمک رہا تھا..... لیکن پھر وہ تصویر غائب ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ سیدرک کے سمت ہوئے چہرے کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

”ہم دونوں ہی اس کپ کو چھوئیں گے۔“ ہیری نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب؟“

”ہم دونوں ایک ساتھ اسے پکڑتے ہیں۔ جیت تو ہو گورٹس کی ہی ہو گی۔ ہم اس میں برابری کے حصے دار بن جائیں گے۔“ سیدرک نے ہیری کو گھور کر دیکھا۔ اس نے اپنا بازو کھولا۔ ”تم..... تم سچ مج ایسا ہی کرنا چاہتے ہو؟“ ”ہاں!“ ہیری نے کہا۔ ”..... ہم نے ایک دوسرے کی مدد کی ہے، ہے نا؟ ہم دونوں ہی یہاں تک پہنچے ہیں۔ اب ہم دونوں ہی اسے ساتھ پکڑ لیتے ہیں۔“

ایک پل کیلئے ایسا لگ جیسے سیدرک کو اپنی ساعت پر لیقین نہ آیا ہو پھر اس کے سمت ہوئے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ”یہ ٹھیک ہے..... چلو!“ اس نے جلدی سے کہا۔ اس نے ہیری کے بائیں کندھے کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر اسے پکڑا اور سہارادے کر آگے کی طرف بڑھا۔ لنگڑاتے ہوئے ہیری کو سہارادے کر اس میز پر لے ہی آیا جہاں بیچوں نجح کپ رکھا ہوا تھا۔ جب وہ اس کے بالکل پاس پہنچ گئے تو دونوں نے چکتے ہوئے دستے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

”تین کی گنتی پر..... ٹھیک ہے..... ایک..... دو..... تین.....“ ہیری نے کہا۔

ہیری اور سیدرک دونوں نے ایک ہی وقت میں کپ کے دستوں کو پکڑ لیا۔

فوراً ہیری کو اپنے چھپے جھٹکا لگا۔ اس کے پیرز میں سے اوپر اٹھ گئے۔ وہ اب سفر لیقی ٹورنامنٹ کے انعامی کپ کے دستوں کو کسی صورت چھوڑنہیں سکتا تھا۔ کپ کا دستہ اسے آگے کی طرف کھینچ رہا تھا اور ہوا کے شور اور رگوں کی رنگینوں کے ساتھ موجزن نامعلوم سمت میں روں دوال تھا۔ سیدرک بھی اس کے پہلو میں ہی اٹڑ رہا تھا.....

بیسوال باب

## گوشت، خون اور ہڈی

جب ہیری کے پیروالپس زمین پر پڑے تو اس کا زخمی پیر مڑ گیا اور وہ آگے کی طرف گر گیا۔ آخر کار سے فریقی ٹورنامنٹ کے کپ سے اس کا ہاتھ چھوٹ ہی گیا۔ اس نے اپنا سر اٹھا کر ارد گرد دیکھا۔  
”ہم کہاں ہیں.....؟“ اس نے پوچھا۔

سیدرک نے اپنا سر ہلاایا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا۔ ہیری کو اس کے پیروں پر کھڑا کیا پھر وہ دونوں چاروں طرف دیکھنے لگے۔ وہ ہو گوڑس کے میدان سے بہت دور آچکے تھے۔ یہ واضح تھا کہ وہ میلیوں دور آگئے تھے۔ شاید سینکڑوں میل دور..... کیونکہ سکول کے چاروں طرف کے پہاڑ بھی نہیں دکھائی دے رہے تھے، اس کے برعکس وہ ایک اندھیرے اور پیڑپودوں سے بھرے قبرستان میں کھڑے تھے۔ ان کی دائیں طرف ایک بڑا سدا بہار درخت تھا جس کے دوسرا طرف چھوٹے گرجے کی کالا ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی دائیں طرف ایک پہاڑی تھی جس پر ہیری کو ایک پرانا مکان کا ہیولا دکھائی دیا۔

سیدرک نے پہلے سفریقی ٹورنامنٹ کپ کی طرف اور پھر ہیری کی طرف دیکھا۔

”کیا کسی نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ کپ گھری گنجی ہے؟“ اس نے ہیری سے پوچھا۔

”نہیں.....“ ہیری نے جواب دیا۔ وہ قبرستان میں چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ وہاں گھر اسناٹا تھا اور ماحول تھوڑا ڈراؤنا تھا۔

”کیا یہ بھی مقابلے کا ہی حصہ ہے؟“

”معلوم نہیں.....“ سیدرک پریشانی کے عالم میں بولا۔ وہ تھوڑا گھبرا یا ہوا لگ رہا تھا۔ ”تمہیں کیا لگتا ہے کہ چھڑیاں باہر نکال لیں.....؟“

”ہاں!“ ہیری نے کہا۔ اسے خوشی ہوئی کہ یہ تجویز اس نہیں بلکہ سیدرک نے دی تھی۔

انہوں نے اپنی چھڑیاں باہر نکال لیں۔ ہیری اپنے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ ایک بار پھر اسے ایسا عجیب احساس ہوا جیسے کوئی انہیں دیکھ رہا ہے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

525

”کیا کوئی آرہا ہے.....؟“ اس نے اپا کنک کہا۔

گھرے اضطراب میں بمتلا دونوں اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگے۔ انہیں ایک سیاہ ہیولا قریب آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ ہیولا قبروں کے کتبوں کے درمیان میں سے ہوتا ہوا دھیرے دھیرے ان کے قریب آ رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ اور پاؤ ٹھار کھے تھے، ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس نے کوئی چیز اٹھا رکھی ہو۔ وہ شخص چاہے جو بھی ہو پستہ قد تھا اور اس نے اپنے چہرے کو چھپانے کیلئے نقاب والا چوغنہ پہن رکھا تھا جو اس نے سر کے اوپر تک ڈھانپا ہوا تھا۔ اس کے زیادہ پاس آنے پر ہیری نے دیکھا کہ اس شخص کے ہاتھوں میں ایک گھڑی تھی جو کسی بچے جیسی دکھائی دے رہی تھی..... یا پھر اس کے ہاتھوں میں صرف کپڑوں کے گھڑی ہی تھی؟

ہیری نے اپنی چھپڑی تھوڑا جھکالی اور انکھیوں سے سیڈرک کی طرف دیکھا۔ سیڈرک نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔ وہ دونوں آنے والے شخص کو دیکھنے کیلئے پیچھے مڑے۔

ہیولا سنگ مرمر کے ایک بڑے کتبے کے پاس آ کر رُک گئی جوان سے صرف چھٹ کے فاصلے پر تھا لگا ہوا تھا۔ ایک پل کیلئے تو ہیری، سیڈرک اور وہ پستہ قامت شخص ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔

اور پھر بغیر کسی وجہ کے ہیری کے ماتھے کے نشان میں درد کی شدید لہر اٹھی۔ وہ اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے دھرا ہو کر رہ گیا۔ اسے زندگی میں اتنا شدید درد کبھی نہیں ہوا تھا جب اس نے اپنا ہاتھ اپنے نشان پر رکھا تو چھڑی اس کے ہاتھ نکل کر زمین پر جا گری۔ اس کے گھٹنے مڑ گئے اور وہ زمین پر دو ہرا ہو کر گر گیا۔ اسے اب کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اس کا سر چھٹنے لگا تھا۔

اس کے سر کے کہیں اور پہت دور سے ایک تیکھی بر فیلی اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”دوسرے کو مار ڈالو.....؟“

چھڑی لہر انے کی آواز آئی اور ایک دوسری آواز رات کے شانے میں گنجی۔

”ایو دا کو دیسم.....!“

بند پلکوں کے پیچے سے بھی ہیری کو تیز سبز روشنی کا دھما کہ دکھائی دے گیا اور اسے کسی کی بھاری چیخ سنائی دی اور اپنے قریب زمین پر ڈھم سے گرنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے نشان کا درد بہت زیادہ بڑھ چکا تھا لیکن پھر یہ کم ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا دیکھنے کو ملنے والا ہے؟ اس نے دہشت میں اپنی دکھتی ہوئی آنکھیں کھولیں.....

سیڈرک اس کے پاس زمین پر گرا ہوا تھا۔ وہ مر چکا تھا.....

ایک پل کیلئے تو (جو ہیری کو آخری زمانے کی طرح لمبا لگا) ہیری سیڈرک کے چہرے کو گھوڑتا رہا۔ وہ اس کی کھلی بھوری آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ جو ویران مکان کی کھڑکیوں کی طرح سونی اور دم بخود تھیں۔ وہ اس کے پریشان اور تکلیف زدہ آدھ کھلے منہ کو ٹوٹتا رہا جس پر تھوڑی حیرانی کی جھلک پھیلی ہوئی تھی اور پھر اس نے پہلے کہ ہیری کا دماغ اس حقیقت کو تسلیم کر پاتا جو اس کے سامنے کھلی کتاب کی

طرح پڑی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ بے اعتباری کے سکتے کے علاوہ کچھ اور محسوس کر پاتا اسے احساس ہوا کہ کوئی اسے کھینچ کر کھڑا کر رہا ہے۔

چونگے والے پستہ قامت آدمی نے اپنی گھٹری نیچے رکھ دی تھی۔ اپنی چھڑری سے روشنی کر لی تھی اور اب وہ ہیری کو کھینچ کر قبر پر لگے سنگ مرمر کے کتبے کی طرف لے جا رہا تھا۔ اس نے ہیری کو کتبے کے سہارے کھڑا کر دیا لیکن اس سے پہلے ہیری نے چھڑری کی روشنی میں اسے پر لکھا ہوا نام پڑھ لیا تھا.....  
‘ٹام روڈ.....’

چونگے والا آدمی اب ہیری کو رسیوں سے مضبوطی سے باندھ رہا تھا۔ اس نے ہیری کو گردن سے لے کر ٹخنوں تک کتبے سے باندھ دیا تھا۔ جب اس نے آزادی کیلئے ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کی تو اس نقاب پوش نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کے چہرے پر تھپٹر سید کر دیا۔ ہیری نے دیکھ لیا تھا کہ اس کے ہاتھ کی ایک انگلی غائب تھی۔ اسی وقت ہیری کو احساس ہو گیا کہ اس نقاب کے پیچے کوئی کوئی تھا۔ وہ وارم ٹیل تھا.....

”تم.....“ ہیری نے غصے سے تحکوک اڑاتے ہوئے کہا۔

لیکن تب تک وارم ٹیل اسے رسیوں سے باندھ چکا تھا اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تو رسیوں کی مضبوطی کا جائزہ لے رہا تھا۔ جب وارم ٹیل کو یہ یقین ہو گیا کہ ہیری کتبے سے اتنی مضبوطی سے بندھ چکا ہے کہ ایک انچ بھی حرکت نہیں کر سکتا ہے، تب وارم ٹیل نے اپنے چونگے کے اندر سے ایک کالی چیز نکالی اور اسے ہیری کے منہ میں ٹھوں دی۔ پھر وہ بنا کچھ بات کئے مڑا اور ہیری سے دور چلا گیا۔ ہیری نہ تو کچھ بول سکتا تھا اور نہ ہی کچھ دیکھ سکتا تھا کہ وارم ٹیل کہاں چلا گیا ہے؟ وہ کتبے کی دوسری طرف دیکھنے کیلئے اتنا بھی سر اٹھانیں سکتا تھا۔ وہ تو صرف اپنے سامنے کی چیزیں ہی دیکھ سکتا تھا۔

سیدرک کی لاش کم از کم بیس فٹ کے فاصلے پر پڑی تھی جس سے کچھ ہی دور سہ فریقی ٹورنامنٹ کپ گرا پڑا تھا جو ستاروں کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ ہیری کی چھڑری سیدرک کے پیروں کے پاس زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ کپڑوں کی گھٹری جسے ہیری کچھ لمحے پہلے بچ سمجھا تھا قبر کے نزدیک رکھی ہوئی تھی اور تھوڑا اہل جمل کر رہی تھی۔ ہیری نے جیسے ہی اس کی طرف دیکھایا کہ ایک اس کے ماتھے کے نشان میں جلن ہونے لگی اور گہرا درد اٹھنے لگا..... اور اسے اچانک پتہ چل گیا کہ وہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس گھٹری میں کیا چیز چھپی ہوئی تھی..... وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ گھٹری کبھی کھلے.....

اس نے اپنے پیروں کے پاس عجیب سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس نے جب نیچے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا اثر دہا گھاس پر رینگ رہا تھا۔ وہ یقیناً ناگنی ہی تھی جو اسے خواب دکھائی دی تھی۔ وہ اسی قبر کے گرد چکر کاٹ رہی تھی جس کے کتبے سے ہیری اس وقت بندھا ہوا تھا۔ وارم ٹیل کی گھر گھراتی ہوئی سانس تیز سنائی دیں۔ ایسا لگا کہ جیسے وہ کسی وزنی چیز کو زمین پر دھکا دے رہا ہو۔ پھر وہ

ہیری کے نظروں کے حلقے آگیا۔ ہیری نے دیکھا کہ وارم ٹیل پتھر کی ایک بڑی کڑا، ہی کو دھکیلتا ہوا قبر کے پاؤں کی طرف لے جا رہا تھا۔ اس میں پانی جیسی کوئی ریقیق چیز بھری ہوئی تھی۔ ہیری کو اس کی پھونکیں مارنے کی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہیری نے اتنی بڑی کڑا، ہی کا استعمال پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پتھر کی یہ کڑا، ہی اتنی بڑی تھی کہ اس میں ایک صحت مندا آدمی اطمینان سے بیٹھ سکتا تھا۔

زمین پر کھی کپڑوں کی گھٹھری کے اندر کی چیز زیادہ تیزی سے ہلنے جانے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ باہر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وارم ٹیل کڑا، ہی کے نیچے چھٹھری گھمانے لگا۔ اچانک کڑا، ہی کے نیچے تیز شعلے اٹھنے لگے۔ بڑا اژدہ آگ کی روشنی دیکھ کر وہاں سے دور ہٹ گیا اور نجات کہاں گم ہو گیا۔ اب وہ ہیری کی نگاہ کے دائرے میں نہیں تھا۔

کڑا، ہی کے اندر کا ریقیق سیال بہت جلدی ہی گرم ہو گیا تھا۔ اس کی سطح پر نہ صرف بلیے دکھائی دینے لگے بلکہ آگ کی چنگاریاں بھی اٹھنے لگیں جیسے اس میں آگ لگ گئی ہو۔ دھواں بے حد گھنا اور کثیف ہوتا جا رہا تھا اور آگ کو تیز کرتے ہوئے وارم ٹیل کی انگلیاں دھنڈ لی ہوتی دکھائی دے رہی تھیں۔ گھٹھری کے نیچے کی ہالی زیادہ تیز ہو گئی تھی اور ہیری نے دوبارہ دیکھا۔

”جلدی کرو.....“ سرد بربیلی آواز غرائی۔

سطح کا پورا پانی اب چنگاریوں سے جل رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس میں ہیرے جڑے ہوں۔

”یہ تیار ہے مالک.....“

”فوراً.....“ سرد بربیلی آواز نے حکم دیا۔

وارم ٹیل نے زمین پر ڈی گھٹھری کو کھولا اور اس کے اندر سے کی چیز کو سامنے کیا۔ ہیری کے منہ سے تیز چیخ نکل گئی لیکن اس کے منہ میں ٹھونسے ہوئے کپڑے کی وجہ سے اس کی آواز باہر نہ نکل پائی تھی۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے وارم ٹیل نے ایک پتھرا چھال کر کسی بد صورت چھپے اور بنا آنکھوں والی چیز کو نہ دار کر دیا ہو۔ لیکن یہ چیز تو اس سے بھی سو گناہ بھی تھی۔ وارم ٹیل جس چیز کو اٹھائے تھا، وہ کسی سو کھے کی بیماری کے شکار نہ زاںیدہ انسانی نیچے جیسی لگ رہی تھی۔ یہ بات اور تھی کہ ہیری نے آج تک ایسا بچہ نہیں دیکھا تھا۔ اس کے سر پر بال بالکل نہیں تھے۔ وہ پھپھوندی زدہ دکھائی دے رہا تھا اور اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ تھا۔ اس کے ہاتھ اور پیر لمبے پتلے اور لا غرف تھے کیونکہ اس کا چہرہ کسی نیچے جیسا ہر گز نہیں تھا بلکہ سانپ جیسا چکنا اور پتلا تھا۔ اس کی سرخ آنکھیں چمک رہی تھیں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس میں زندگی کی رمق باقی ہے۔

گھٹھری کے اندر سے نکلنے والی یہ چیز کچھ زیادہ ہی بے قرار دکھائی دے رہی تھی جیسے اسے کسی کام کی جلدی ہو۔ اس نے اپنی پتلا بازو پر اٹھا اور وارم ٹیل کی گردن میں ڈال دیا۔ وارم ٹیل نے اسے اٹھا لیا۔ ایسا کرتے ہی اس کا نقاب چھپے کو سرک گیا۔ ہیری نے آگ کی روشنی میں وارم ٹیل کے کمزور زرد چہرے پر اس چیز کیلئے نفرت کی جھلک دیکھی۔ جب وہ جاندار چیز کو کڑا، ہی کے قریب لا لیا۔ کڑا، ہی میں ابلتے ہوئے سیال کی سطح پر ناچتی ہوئی چنگاریوں میں ایک پل کیلئے رُکا تو ہیری نے اس بد صورت سانپ جیسے چہرے کو

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

528

چمکتے ہوئے دیکھا اور پھر وارم ٹیل نے اس جاندار چیز کو کڑا ہی کے اندر ڈال دیا۔ ایک ہش کی آواز کے ساتھ وہ بد صورتی چیز کڑا ہی کے ہولتے ہوئے سیال کے اندر ڈوب کر غائب ہو گیا۔ ہیری نے اس کمزور بدن کو کڑا ہی کی نچلے تلے سے ٹکرانے کی آواز سنی۔

اسے ڈوب جانے دو..... ہیری نے سوچا۔ اس کا نشان اب اتنی بڑی طرح درد ہو رہا تھا کہ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ خدا کرے..... وہ اس ابلتے سیال کے اندر ہی ڈوب کر ہلاک ہو جائے!

وارم ٹیل کا نپتی آواز میں بول رہا تھا اور بڑی طرح ڈرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنی چھٹری اٹھائی، آنکھیں بند کیں اور انہیں میں بولا۔ ”وراثت میں دی گئی باپ کی اے ہڈی، تم اپنے بیٹے کو از سرنوزندگی لوٹا دو.....“

ہیری کے پاس کی قبر کی سطح ٹوٹ گئی۔ ہیری نے دہشت زده ہو کر اس کی طرف دیکھا۔ وارم ٹیل کے حکم کے مطابق ہوا میں دھول کی بوچھاڑ اڑی اور دھیرے سے کڑا ہی میں جا گری۔ پانی کی ہیروں جیسی سطح چکنا چور ہو گئی۔ ایک بار پھر ہش کی آواز سنائی دی۔ ہر سمت میں چنگاری نکلنے لگیں اور پھر پانی کی رنگت نیلی ہونے لگی۔

اب وارم ٹیل سکیاں لینے لگا تھا۔ اس نے اپنے چونے کے اندر سے چاندی کا ایک لمبا، پتلہ اور چمکتا ہوا خبر نکالا۔ اس کی آواز دہشت بھری سکیوں کے باعث لڑکھڑا رہی تھی۔

”اپنی مرضی سے خدمت گزار کا دیا ہوا گوشت، تم اپنے آقا کو از سرنوزندگی لوٹا دو۔“

اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے سامنے پھیلا لیا..... وہ ہاتھ جس کی انگلی غالب تھی۔ اس نے دائیں ہاتھ میں خبر کو مضبوطی سے پکڑا اور اسے اوپر کی طرف اٹھایا.....

ہیری کو اس خوفناک حادثے کے ہونے سے ایک ہی پل پہلے احساس ہو گیا تھا کہ وارم ٹیل کیا کرنے جا رہا تھا؟ اس نے اپنی آنکھوں کس کر بند کر لیں لیکن وہ اس چیخ کو سننے سے نہیں بچ سکتا تھا جو رات کے انہیں سنا ٹے میں بڑی طرح گونج اٹھی تھی۔ اس چیخ کو سن کر ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے کسی نے اسے بھی خبر گھونپ ڈالا ہو۔ اس نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ پھر اسے وارم ٹیل کے کراہنے کی درد بھری آواز آئی۔ اگلے ہی لمحے چھپا کی سی آواز گوئی۔ جیسے کڑا ہی میں کچھ ڈال گیا ہو۔ ہیری کی آنکھیں مضبوطی سے بند تھیں۔ وہ دیکھنے کی ہمت نہیں پیدا نہیں کر پا رہا تھا..... لیکن کڑا ہی کا سیال دہنے سرخ رنگ میں بدل گیا تھا جس کی روشنی اتنی تیز تھی کہ وہ ہیری کی بند پلکوں کے اندر بھی پہنچ رہی تھی۔

وارم ٹیل درد کی وجہ سے بڑی طرح کراہ رہا تھا اور تیز تیز سانسیں لے رہا تھا۔ جب تک ہیری کو وارم ٹیل کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس نہیں ہوئیں متب تک اسے یہ احساس ہی نہیں ہوا کہ وارم ٹیل اس کے ٹھیک سامنے آچکا تھا۔

”بلارضامندی سے لیا گیا دشمن کا خون..... تم اپنے دشمن کو از سرنوزندگی لوٹا دو.....“

ہیری اسے روکنے کیلئے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ بہت بڑی طرح بندھا ہوا تھا..... اور اپنی بندھی ہوئی رسیوں کے بیچ میں بڑی

طرح لرز رہا تھا۔ اس نے ناکامی جدو جہد کی، اس نے نیچے کی طرف خوفزدہ نظروں سے وارم ٹیل کے صحیح سلامت ہاتھ میں پکڑے خبیر کی نوک کو اپنے دائیں بازو کی طرف بڑھتے دیکھا۔ ہیری کو اسی لمحے درد کا احساس ہوا خبیر کی نوک اس کی دائیں کلائی کے اندر اتر گئی تھی۔ اس کے چونگے کی آستین سے خون بہنے لگا۔ وارم ٹیل اب بھی درد سے کراہ رہا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے ایک کانچ کی بوتل نکالی اور کاپنے ہاتھ سے ہیری کے زخم کے ساتھ لگا دی۔ بہتا ہوا خون بوتل میں جمع ہونے لگا۔

پکھ دیر بعد وہ ہیری کا خون لے کر کڑا، ہی کی طرف لڑکھراتے قدموں کے ساتھ گیا۔ اس نے خون کڑا، ہی میں ڈال دیا۔ کڑا، ہی میں ابلتا سیال یکدم سفید ہو گیا۔ وارم ٹیل کا کام اب مکمل ہو گیا تھا۔ وہ کڑا، ہی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ ترچھا ہوا اور زمین پر لڑکھ گیا۔ وہ اب بھی اپنے کٹھے ہوئے ہاتھ کی کلائی کو پکڑے ہوئے تھا اور سبک رہا تھا۔

کڑا، ہی کا سیال ابل رہا تھا اور اس میں سے ہیرے جیسی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ یہ اتنا چند ہیا دینے والی چمک تھی کہ باقی سب کچھ مخللی سیا، ہی میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ پچھنہیں ہوا.....

”اے ڈوب جانے دو.....“ ہیری نے سوچا۔ ”سارا عمل غلط ہو جانے دو.....“

اور تبھی اچانک کڑا، ہی سے چنگاریوں کا نکنا بند ہو گیا اور اس کی جگہ کڑا، ہی سے سفید دھواں نکلنے لگا۔ گھنا اور کثیف سفید دھواں..... جس سے ہیری کوسا منے کی ہر چیز دھنڈ لی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اب وہ وارم ٹیل کا سیدر رک یا کسی کو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب اسے صرف فضائیں تیرتا ہوا سفید دھواں ہی دکھائی دے رہا تھا..... اس نے سوچا کا سب کچھ کڑا بڑھ ہو گیا ہو..... وہ ڈوب گیا ہو..... خدا یا..... اوہ خدا یا! اسے مر جانے دو.....

لیکن اسی وقت دھنڈ کے نقچ سے اس نے دہشت کی تخت بستہ لہر اپنے بدن میں دوڑتی محسوس کی اور پھٹی ہوئی نظروں سے دیکھا..... لمبا اور ڈھانچے جیسا دبلا آدمی، دکھتی ہوئی کڑا، ہی کی سطح سے آہستہ آہستہ اور پاؤٹھ رہا تھا۔

”مجھے چونگہ پہناو.....“ دھوئیں کے پیچھے ایک تیکھی اور سردا آواز نے کہا۔

وارم ٹیل سبک اور کراہ رہا تھا۔ اب بھی اس نے کٹی ہوئی کلائی کو جکڑ رکھا تھا۔ وہ اپنے قریب پڑے سیاہ چونگے کو اٹھانے کیلئے کھسکا۔ چونگہ پکڑ کر وہ بمیشکل کھڑا ہوا اور پھر اپنے ایک ہاتھ سے اپنے آقا کے سر کے اوپر سے چونگہ پہنانے لگا۔

دبلا آدمی کڑا، ہی سے باہر نکلا اور ہیری کو گھورنے لگا..... ہیری بھی پلٹ کر اس چہرے کو گھورنے لگا جو تین سال سے اس کے خوابوں میں اسے پریشان کر رہا تھا۔ وہ ڈھانچے سے بھی زیادہ سفید تھا۔ اس کی سرخ آنکھیں چوڑی اور غصے سے بھری ہوئی تھیں۔ اس کی ناک سانپ جیسی ہموار تھی اور اس کے ناخنوں کی جگہ دوسرا خ جھانک رہے تھے.....

لارڈ والڈی مورٹ دوبارہ زندہ ہو چکا تھا.....

تینیسوال باب

## مرگ خور

والدی مورٹ نے ہیری پر سے نظریں ہٹائیں اور اپنے بدن کا جائزہ لینے لگا۔ اس کے ہاتھ بڑی بڑی زرد مکڑیوں جیسے تھے۔ اس کی لمبی سفید انگلیاں، اس کے سینے اور چہرے ٹھوٹ رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں بلی جیسی تھیں اور پتلیوں میں سوراخ بننے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ اندر ہیرے میں کافی زیادہ چمک رہی تھیں۔ اس نے اپنے ہاتھوں اٹھائے اور اپنی انگلیوں موزیں۔ ایسا کرتے ہوئے اس کے چہرے پر خوشی اور فاتحانہ جذبات کے جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے وارم ٹیل کی طرف ذرا سا بھی دھیان نہیں دیا جو زمین پر گرا ہوا تھا اور اس کی کٹی ہوئی کلائی سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ تکلیف اور درد سے ترپ رہا تھا۔ اور نہ ہی اس نے بڑے خونخوار اڑد ہے کی طرف توجہ دی جو کہ پھنکا رہتا ہوا ہیری کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ والدی مورٹ نے اپنی لمبی انگلیوں والا ہاتھ اپنے چونے میں ڈالا اور اس میں سے جادوئی چھڑی باہر نکالی۔ اس نے چھڑی کو پیار سے سہلا یا اور پھر اسے وارم ٹیل کی طرف کرتے ہوئے ایک جھٹکا دیا۔ وارم ٹیل زمین سے اٹھ کر اس کتبے کے پاس جا گرا جہاں ہیری بندھا ہوا تھا۔ وہ اس کے پائیان پر گرا اور وہیں پڑے پڑے روتا رہا۔ والدی مورٹ نے اپنی سرخ آنکھوں سے ہیری کی طرف دیکھا اور تیکھی، سردا و تصحیک بھری ہنسی ہنسنے لگا۔

وارم ٹیل کے چونے پر خون کے دھبے چمک رہے تھے۔ اس نے اس میں اپنی کٹی ہوئی کلائی کو لپیٹ کر مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اور بہت ہوئے خون کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

”میرے آقا!.....“ اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ”میرے آقا!..... آپ نے وعدہ کیا تھا..... آپ نے وعدہ کیا تھا.....“

”اپنا ہاتھ آگے لا و وارم ٹیل!“ والدی مورٹ نے اشتیاق بھری آواز میں کہا۔

”اوہ آقا..... شکریہ آقا..... بہت بہت شکریہ.....“

اس نے خون سے لٹ پت کٹی ہوئی کلائی کو آگے بڑھایا لیکن والدی مورٹ دوبارہ ہنسنے لگا۔ ”دوسرا ہاتھ آگے لا و..... دوسرا ہاتھ وارم ٹیل!“

”آقا..... رحم..... رحم کیجئے.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

531

والڈی مورٹ جھکا اور اس نے وارم ٹیل کا بایاں بازو کپڑ کر باہر نکلا۔ اس نے وارم ٹیل کے چوغنے کی آستین کو اس کے کہنی کے اوپر کھینچا۔ ہیری نے دیکھا کہ بازو کی کلامی سے کچھ اور جلد پر کوئی سرخ نشان کھدا ہوا تھا..... ایک کھوپڑی، جس کے منہ سے سانپ نکل رہا تھا..... تاریکی کے نشان کی وہی تصویر جو کیوڑج ورلڈ کپ کے دوران آسمان میں نمودار ہوئی تھی۔ والڈی مورٹ نے اسے دھیان سے دیکھا اور وارم ٹیل کے بے تحاشہ واویلے پر زرا بھی دھیان نہیں دیا۔

”نشان اب صاف ہو گیا ہے۔“ اس نے آہستگی سے کہا۔ ”وہ لوگ سمجھ گئے ہوں گے..... اب ہم دیکھیں گے..... اب ہمیں جلد ہی پتہ چل جائے گا.....“

اس نے اپنی لمبی سفید انگلی وارم ٹیل کے ہاتھ پر کھدے ہوئے نشان پر رکھ کر دبادی۔

وارم ٹیل کے منہ سے زوردار کراہ برآمد ہوئی اور ہیری کے ماتھے کا نشان شدید درد کے ساتھ جلنے لگا۔ والڈی مورٹ نے وارم ٹیل کے نشان سے انگلی ہٹا لی۔ ہیری نے دیکھا کہ نشان کی رنگت اب سیاہ پڑ چکی تھی۔

والڈی مورٹ کے چہرے پر بے رحم بھراطمینان پھیل گیا تھا۔ وہ سیدھا کھڑا ہوا اور اپنا سر پیچھے کی طرف جھکتے ہوئے اندر ہیرے قبرستان میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔

”یہ معلوم ہونے کے بعد کتنے لوگ جرأت کے ساتھ واپس لوٹیں گے؟“ اس نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کی چمکتی سرخ آنکھیں اب ستاروں کو ٹوٹ رہی تھیں۔ ”اور کتنے نادان واپس نہیں لوٹیں گے؟“

وہ ہیری اور وارم ٹیل کے سامنے ادھر سے ادھر سے ٹہلنے لگا اور اس کی آنکھیں قبرستان میں ہی گھومتی رہیں۔ ایک آدھ منٹ بعد اس نے ہیری کی طرف دیکھا اور اس کے سانپ جیسے چہرے پر ایک زہری ملی مسکراہٹ تھر کئے گئے۔

”ہیری پوٹر! تم میرے مرحوم باپ کی قبر پر کھڑے ہو۔“ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”مالگو اور ایک احمق شخص..... بہت حد تک تمہاری پیاری ماں کی طرح لیکن وہ دونوں بڑے ہی کام کے تھے ہے نا؟ تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان دے دی..... اور میں اپنے باپ کو مارڈا لیکن اس کے باوجود مردنے کے بعد وہ میرے کتنے کام آیا.....“

والڈی مورٹ دوبارہ زہری لیٹی ہنسا۔ وہ ادھر ادھر ٹہلنے لگا اور اڑدھا گھاس پر چکر کا ٹمارا ہا۔

”تمہیں پہاڑی پر بناؤہ مکان دکھائی دے رہا ہو گا پوٹر؟ میرا باپ وہیں رہتا تھا۔ میری ماں ایک جادوگرنی تھی اور وہ بھی اسی قبیلے میں رہتی تھی۔ وہ میرے باپ سے محبت کرنے لگی لیکن جیسے انہوں نے میرے باپ کو اپنی جادوگرنی ہونے کا راز بتایا تو میرے باپ نے اسے فوراً چھوڑ دیا..... میرے باپ کو جادو سے سخت نفرت تھی۔ اس نے میری ماں کو چھوڑ دیا اور اپنے مالگو ماں باپ کے ساتھ رہنے لگا۔ تب میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا پوٹر! میری ماں مجھے پیدا کرنے کے کچھ ہی عرصے بعد مر گئی تھی۔ وہ مجھے ایک یتیم خانے میں پرورش کیلئے چھوڑ گئی..... لیکن میں نے قسم کھالی تھی کہ میں اپنے باپ کو تلاش کروں گا..... اس سے انتقام لوں گا۔ اس احمدق مالگو سے

جس نے مجھے اپنانام دیا تھا..... ٹائم رڈل!

والدی مورٹ ابھی ٹھیل رہا تھا اور اس کی سرخ آنکھیں بے رحمی سے ایک دوسرا قبر کو گھور رہی تھیں۔

”دیکھو تو سہی ..... میں تمہیں اپنے خاندان کی تاریخ سنانے لگا.....“ اس نے آہستگی سے کہا۔ ”میں شروع سے ہی بہت زیادہ حساس طبیعت کا ہوں ..... اوہ دیکھو تو سہی! میری اصلی خاندان آرہا ہے .....“

ہوا میں اچانک چوغوں کی سرسر اہٹ کی آواز بھر گئی۔ قبروں کے نیچ سدا بہار کے درخت کے پیچھے، ہر سایہ دار جگہ پر جادو گر نمودار ہو رہے تھے۔ ان سمجھی نے نقاب پہن رکھے تھے۔ ایک ایک کر کے وہ آگے بڑھے۔ آہستہ آہستہ محتاط قدموں کے ساتھ ..... جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین، ہی نہیں ہو رہا ہو۔ والدی مورٹ خاموشی سے کھڑا کھڑا ان کا انتظار کرتا رہا پھر ایک مرگ خور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر والدی مورٹ کی طرف رینگنے لگا اور اس کے سایہ چوغنے کا دامن پکڑ کر اسے چوم لیا۔

”آقا ..... آقا .....!“ وہ گھنگھیا یا۔

اس کے پیچھے کھڑے مرگ خوروں نے بھی ایسا ہی کیا۔ سمجھی اپنے گھٹنے ٹیک کر والدی مورٹ کے پاس آئے اور اس کے چوغنے کے دامن کو عقیدت بھرے انداز سے چوما اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اس قبر کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور بڑے دائرے کی صورت میں خاموش کھڑے ہو گئے۔ اب ان کے درمیان کھڑا ہوا والدی مورٹ، بندھا ہوا ہیری اور سکیاں بھرتا ہوا اور میل موجود تھے۔ بہر حال، انہوں نے اس دائروی حلقے میں کچھ جگہ خالی چھوڑ دی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں کچھ اور لوگوں کے آنے کا انتظار ہو لیکن والدی مورٹ کو اور کسی کی آمد کی امید بالکل نہیں تھی۔ اس نے اپنے چاروں طرف کھڑے نقاب پوشوں کو گہری نظر وہ سے دیکھا۔ حالانکہ ہوا بالکل نہیں چل رہی تھی لیکن دائروی حلقے میں سے ایک ایسی آواز آنے لگی جیسے سبھی لوگ اپنی اپنی جگہ پر کانپ رہے ہوں۔

”خوش آمدید ..... خوش آمدید ..... میرے وفادار مرگ خورو!“ والدی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ”تیرہ سال ..... تیرہ سال بعد ہم مل رہے ہیں۔ لیکن تم میرے بلا نے پر ایسے پہنچ گئے جیسے یہ کل ہی بات ہو ..... تاریکی کے نشان کے باعث ہماری اتحاد آج بھی برقرار ہے ..... مگر کیا واقعی .....؟“ اس نے اپنا سنجیدہ چہرہ اٹھا کر ناک کو سڑک کر صاف کیا۔ اس کی ناک کے نہنوں جیسے سوراخ کسی قدر چڑھنے لگئے۔

”مجھے قصور واروں کی بدبو آرہی ہے .....“ اس نے کہا۔ ”فضا میں گناہ گاروں کی بہت برد بوجھری ہوئی ہے۔“

دائروی حلقے میں کھڑے لوگوں کے بدن میں کچھی تھی چھوٹ گئی تھی، ان کے چوغنے بری طرف سرسرار ہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر شخص والدی مورٹ سے دور تو ہٹنا چاہ رہا تھا لیکن ایک قدم بھی پیچھے کھینچنے کی جرأت نہ کر پا رہا ہو .....“

”مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تم سب لوگ ہٹے کئے، تندرست ہو اور تمہاری جادوئی قوتیں بھی برقرار ہیں ..... تم لوگ“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

533

میرے بلاں پر یہاں کتنی سرعت رفتاری سے پہنچ گئے..... لیکن میں خود سے سوال کرتا ہوں ..... جادوگروں کا یہ وسیع گروہ اپنے آقا کی مدد کرنے کیلئے کیوں آیا؟ جس کے سامنے انہوں نے زندگی بھروسہ فاداری کی الٹو قسم کھائی تھی.....؟“  
کوئی کچھ نہیں بولا۔ کوئی ذرا سا بھی نہیں ہلا۔ سوائے دارمیں کے، جواب تک زمین پر پڑے پڑے اپنے خون سے لت پت کلائی کو پکڑ کر رور رہا تھا۔

”اور خود ہی جواب دیتا ہوں .....“ والڈی مورٹ نے زہر خند لبھجے میں کہا۔ ”انہیں ضرور یہ یقین ہو گیا ہو گا کہ میں مت گیا ہوں۔ انہیں ایسا لگا ہو گا کہ میں فنا ہو گیا ہوں۔ وہ جا کر میرے دشمنوں سے مل گئے ہوں گے اور انہوں نے خود کو معصوم، بے گناہ یا پھر خود کو جادوی تسبیح کا قیدی قرار دے کر بے گناہی کی سند حاصل کر لی ہو گی یا ان کے سامنے گڑ گڑا کر معافی مانگ کر اپنی جان بچالی ہو گی۔  
ہے نا؟“

”اور میں خود سے سوال کرتا ہوں کہ ان لوگوں سے یہ کیسے تسلیم کر لیا کہ میں دوبارہ زندہ نہیں ہو پاؤں گا؟ ان لوگوں نے جواہی طرح جانتے تھے کہ میں نے بہت پہلے خود کو موت سے محفوظ رکھنے کیلئے انتہائی قدم اٹھا لئے تھے؟ ان لوگوں نے جنہوں نے میری ناقابل تسبیح طاقت کے پختہ ثابت اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے جب میں دنیا کا سب سے زیادہ طاقتور اور مضبوط جادوگر ہوا کرتا تھا؟“  
”اور میں خود ہی اس کا جواب دیتا ہوں۔ شاید وہ یہ مانتے ہوں گے کہ کسی کے پاس مجھ سے زیادہ طاقت ہو سکتی ہے..... ایسی طاقت جو لارڈ والڈی مورٹ کو بھی چھاڑ سکتی ہے..... شاید اب وہ کسی دوسرے آقا کے خدمت گزار بن گئے ہیں..... شاید معمولی لوگوں، ملاوی دو غلے جادوگروں اور مالکوں کے ہمدرد ایلبس ڈبل ڈور کے.....؟“  
ڈبل ڈور کا نام سن کر دائرہ حلقے میں ہلکی سی تھرہری پھی اور کچھ نے بڑا کر اپنے سر ہلائے۔ والڈی مورٹ نے ان کی اس حرکت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”اس سے مجھے بہت مایوسی ہوئی..... بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس سے مجھے بے حد مایوسی ہوئی.....“  
ایک آدمی اچانک دائروی حلقے سے نکل کر آگے چلا آیا۔ وہ سر سے پاؤں تک بری طرح کانپ رہا تھا۔ وہ والڈی مورٹ کے قدموں پر آ کر لیٹ گیا۔

”آقا.....“ وہ چیخا۔ ”آقا مجھے معاف کر دیں۔ ہم سبھی کو معاف کر دیں.....“  
والڈی مورٹ نہایت سفا کی کے ساتھ ہنسنے لگا، اس نے اپنی چھڑی لہرائی اور اس کی طرف رُخ کر دیا۔ ”انگور یسم.....“  
زمیں پر پڑا مرگ خورد دکے مارے تڑپنے اور چیخنے لگا۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ اس کی چیخیں آس پاس کی آبادی تک ضرور پہنچ رہی ہوں گی۔ اس نے بدحواسی کے عالم میں سوچا..... شاید انہیں سن کر کوئی پولیس میں خبر کر دے..... شاید کوئی آجائے..... کوئی بھی..... کچھ بھی ہو جائے!

والدی مورٹ نے اپنی چھٹری ہٹائی۔ سزیافتہ مرگ خور ٹھہرال ہو کر زمین پر پڑا رہا۔ وہ گہری سانسیں لے رہا تھا اور بری طرح ہانپ رہا تھا۔

”اُٹھو آئوری!“ والدی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ”اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تم معافی مانگ رہے ہو لیکن میں معاف نہیں کرتا ہوں۔ میں بھولتا بھی نہیں ہوں۔ تیرہ طویل سال..... میں تمہیں معاف کرنے سے پہلے اپنے تیرہ سالوں کا معاوضہ چاہتا ہوں۔ وارم ٹیل نے اپنا کچھ قرض پہلے ہی چکا دیا ہے، ہے ناوام ٹیل؟“

اس نے وارم ٹیل کی طرف دیکھا جو لوگ تار سبک رہا تھا۔

”وارم ٹیل! تم وفاداری کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے پرانے دوستوں کے ڈرکی وجہ سے میرے پاس لوٹ آئے تھے۔ تم اس درد بھری سزا کے حق دار تھے وارم ٹیل! تم یہ بات جانتے تھے، ہے ناوام ٹیل؟“

”ہاں میرے آقا!“ وارم ٹیل نے کراہتے ہوئے کہا۔ ”رحم میرے آقا..... رحم.....“

”اوہ ہاں! تم نے میرا بدن حاصل کرنے میں میری مدد کی۔“ والدی مورٹ نے مربیانہ انداز میں کہا۔ اس کی نظریں زمین پر گرے ہوئے وارم ٹیل کو ٹوٹوں رہی تھیں۔ ”حالانکہ تم بالکل ناکارہ اور دھوکے باز ہو لیکن تم نے میری مدد کی..... اور لارڈ والدی مورٹ اپنی مدد کرنے والوں کو انعام دیتا ہے.....“

والدی مورٹ نے اپنی چھٹری دوبارہ اٹھائی اور ہوا میں لہرادی۔ چھٹری کی روشنی میں پکھلی ہوئی چاندی جیسی کوئی چیز برآمد ہونے لگی۔ کچھ پل تک یہ ہوا میں ہی جمع ہوتی رہی پھر یہ خود بخود متحرک ہوئی اور ایک انسانی ہاتھ کی شکل میں ڈھلنے لگی جو چاندی کی طرح سفید اور چمک رہا تھا۔ وہ ہاتھ نیچے کی طرف بڑھا اور وارم ٹیل کی خون سے لٹ پت کلائی کے ساتھ پیوست ہو گیا۔

وارم ٹیل کا رونا دھونا بند ہو گیا تھا حالانکہ اس کی سانس اب بھی تیز تیز چل رہی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور جیرانگی سے چکتے سفید ہاتھ کی طرف دیکھا جواب اس کے بازو کے ساتھ اچھی طرح سے جڑ چکا تھا اور کہیں سے بھی الگ دکھائی نہیں دے رہا تھا جیسے وہ اس کے بدن کا ہی حصہ ہو۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس نے چمکدار دستانے پہن رکھے ہوں۔ اس نے اپنی چمکتی انگلیوں کو موڑا اور اوپر نیچے ہلا جلا کر دیکھا پھر کا پنچتے ہوئے زمین سے ایک چھوٹی سی ٹھنڈی اٹھائی اور اسے تروڑ مر وڑ ڈالا۔

”میرے آقا!“ اس نے آہستگی سے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ”آقا..... یہ بہت خوبصورت ہے..... شکریہ..... آپ کا شکریہ.....“ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اس نے والدی مورٹ کے چوغے کا دامن چوم لیا۔

”وارم ٹیل! اب تمہاری وفاداری کبھی نہیں ڈگنا چاہئے۔“ والدی نے سختی سے کہا۔

”نہیں میرے آقا..... بالکل نہیں..... کبھی نہیں.....“

وارم ٹیل اُٹھ کر کھڑا ہوا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا دائرہ حلقے میں پہنچ گیا۔ وہ اب بھی اپنے جادوئی ہاتھ کو گھور رہا تھا اور اس کا چہرہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

535

اب بھی آنسوؤں میں چمک رہا تھا۔ والدی مورٹ اب وارم ٹیل کی دائیں طرف کھڑے جادوگر کے پاس چلا آیا۔

”لوسیس! میرے دغا باز دوست!“ اس نے اس کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔ ”مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے اپنے پرانے رنگ ڈھنگ نہیں بد لے ہیں۔ حالانکہ دنیا کے سامنے تم اپنے چہرے پر شرافت اور اخلاص کا نقاب چڑھائے رہتے ہو لیکن لوسیس! تم نے مجھے کبھی تلاش کرنے کی کوشش کی، ہی نہیں..... کیوڑج ورلڈ کپ کے دوران تمہاری حرکتیں دلچسپ رہی ہوں گی..... لیکن کیا یہ اچھا نہیں ہوتا کہ تمہاری صلاحیتیں اور طاقتیں اپنے آقا کو تلاش اور اس کی مدد کر پاتیں.....؟“

”آقا! میں تمام عرصے تک پوری طرح آمادہ رہا تھا۔“ نقاب کے پیچھے سے لوسیس کی آواز تیزی سے سنائی دی۔ ”اگر آپ کی طرف سے ایک بھی اشارہ ملتا، ذرا سی خبر مل پاتی، آپ کے پتے ٹھکانے کا ہلاکا سا بھی اندازہ مل پاتا تو میں فوراً آپ کے پاس پہنچ جاتا۔ مجھے کوئی بھی چیز نہیں روک سکتی تھی.....“

”لیکن پھر بھی..... تم میرے نشان کو آسمان پر دیکھ کر بھاگ نکلے لوسیس! جب میرے ایک وفادار مرگ خور نے اس بارگرمیوں میں اسے آسمان پر منتقلی دیا تھا؟“ والدی مورٹ نے دھیمی آواز میں کہا اور مسٹر ملفوائے نے فوراً بولنا بند کر دیا۔ ”ہاں! لوسیس! مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے..... تم نے مجھے مایوس کیا ہے..... مستقبل میں میں تم سے زیادہ وفاداری بھری خدمت کی امید رکھوں گا۔“

”ہاں میرے آقا..... آپ بڑے رحم دل ہیں..... شکریہ آقا.....“ والدی مورٹ دو قدم آگے بڑھا اور خالی جگہ کو گھورتے ہوئے رُک گیا۔ ملفوائے اور اگلے آدمی کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ دلوگ بآسانی وہاں کھڑے ہو سکتے تھے۔

”یہاں پر لسٹرینچ میاں بیوی کو کھڑے ہونا چاہئے تھا۔“ والدی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ”لیکن وہ تو اڑقاباں میں قید ہیں۔ انہوں نے اپنی وفاداری کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ میرا ساتھ چھوڑنے کے بجائے انہوں نے سب کے سامنے سینہ تان کر میری عظمت کو تسلیم کیا اور اپنے لئے اڑقاباں کو چن لیا..... جب اڑقاباں کی قید کو توڑ دیا جائے گا تو لسٹرینچ میاں بیوی کو ان کے وہم و گمان سے بھی زیادہ عزت دی جائے گی۔ روح کھڑھ ہمارے ساتھ مل جائیں گے..... وہ ہمارے دیرینہ اور فطری اتحادی ہیں..... ہم جلاوطن دیوؤں کو بھی واپس بلا لیں گے..... میں اپنے سبھی جانشیر خدمت گزاروں کو بلا لوں گا اور ایسا شکر بناؤں گا جسے دیکھ کر سب کے ہوش اڑ جائیں.....“ وہ آگے بڑھا اور کچھ مرگ خوروں کے پاس سے خاموشی سے گزر گیا لیکن کچھ کے سامنے وہ رُک کا اور ان سے بولنے لگا۔

”میک نیئر..... وارم ٹیل نے مجھے بتایا تھا کہ اب تم جادوئی مجھے میں خطرناک درندوں کو ہلاک کرنے پر مامور ہو۔ میک نیئر! جلد ہی تمہیں اس سے زیادہ عمدہ شکار ملیں گے۔ لارڈ والدی مورٹ اس امر کا انتظام کر دے گا۔“

”شکریہ میرے آقا..... بہت شکریہ!“ میک نیئر نے آہستگی سے کہا۔

والدی مورٹ دو طویل قامت نقاب پوش ہیولوں کی طرف بڑھا۔ ”کریب! تم اس بار زیادہ وفادار رہو گے، ہے نا؟ اور تم بھی گوئی؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

536

”ہاں ہمارے آقا!..... ہم ایسا ہی کریں گے۔“ وہ دونوں بھی بڑھاتے ہوئے پھوہڑپن سے سر جھکاتے ہوئے بولے۔  
”اور یہی تمہارے لئے بھی صحیح ہو گا ناٹ!“ والدی مورٹ نے آہستگی سے کہا جب وہ گول کے سامنے میں کھڑے ایک نقاب پوش ہیوں کے قریب سے گزرا۔

”آقا! میں آپ کا تسلی سے احترام کرتا ہوں۔ میں آپ کا سب سے زیادہ وفادار.....“

”یہ بات رہنے دو.....“ والدی مورٹ نے سخت لبھے میں کہا۔

وہ اب سب سے زیادہ خالی جگہ پر پہنچ گیا اور اسے اپنی سرخ آنکھوں سے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے وہاں کھڑے لوگ دکھائی دے رہے ہوں۔

”یہاں کے چھ مرگ خور غائب ہیں..... تین میری خدمت کرتے ہوئے مر گئے۔ ایک اتنا بزرگ ہے کہ وہ واپس نہیں آئے گا..... اسے اس کی قیمت چکانا پڑے گی اور مجھے پورا یقین ہے کہ ایک تو مجھے ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر چلا گیا ہے..... ظاہر ہے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا..... اور باقی بچا ایک جو میرا سب سے وفادار چیلا ہے، وہ تو پہلے ہی میرے حضور خدمت کیلئے لوٹ آیا تھا.....“

مرگ خوروں نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ ہیری نے انہیں نقاب کے نیچے سے ایک دوسرے کو انکھیوں سے دیکھتے ہوئے دیکھا۔

”میرا وہ وفادار چیلا اس وقت ہو گورٹس میں ہے اور اسی کی کوششوں کی بدولت ہی ہمارا یہ کم سن دوست..... آج رات یہاں آیا ہے.....“

”ہاں!“ والدی مورٹ نے لہکتے ہوئے کہا۔ جب تمام مرگ خوروں کی نگاہ بند ہے ہوئے ہیری کی جانب گھوم گئی تھیں۔ والدی کے بے لب چہرے پر بے رحمی بھری مسکان تھرک اٹھی۔ ”ہیری پوٹر! میری نئی پیدائش اور از سرنو واپسی کے اس جشن میں بھر پورا نداز میں شامل ہوا ہے۔ ہم اسے اپنا زبردستی کا مہماں بھی کہہ سکتے ہیں.....“

کچھ لمحوں تک گھر اسکوت چھایا رہا۔ پھر وارم ٹیل کی دائیں طرف کھڑے مرگ خور آگے بڑھا اور نقاب کے نیچے سے لوسیں ملفوائے کی آواز میں بولا۔

”میرے آقا!..... ہم یہ جانے کیلئے بے چین ہیں..... ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ ہمیں بتائیے..... کہ آپ نے یہ..... یہ کرشمہ کیسے کیا؟..... آپ از سرنو پیدا ہو کر ہمارے نیچ..... کیسے پہنچ پائے؟“

”اوہ! یہ ایک لمبی کہانی ہے لوسیں!“ والدی مورٹ نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”اور یہ میرے اس کم سن دوست سے ہی شروع اور..... اسی پر ختم ہوتی ہے!“

والدی مورٹ آہستگی سے چلتا ہوا ہیری کے پہلو میں آن کھڑا ہوا تاکہ دائرہ حلقے میں کھڑے سب ہی لوگوں کی نگاہیں ان دونوں پر ہی مر تکزیر ہیں۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

537

”ظاہر ہے تم لوگوں کو معلوم ہی ہے کہ اس لڑکے کو میری ناکامی اور شکست کا باعث کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ لڑکا جو نقش گیا،..... والدی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ جس کی سرخ آنکھیں ہیری پر جب ہوئی تھیں۔ ہیری کا نشان اتنی شدت سے دکھ رہا تھا کہ وہ درد کے مارے چلانا چاہتا تھا مگر منہ میں ٹھونسے کپڑے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ ”تم سب جانتے ہو کہ جس رات میں نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی، اسی رات میری تمام طاقتیں اور میرا جسم فنا ہو گیا تھا..... اس کی ماں نے اسے بچانے کی کوشش میں اپنی جان کا نذر انہوں نے پیش کیا تھا اور انجانے میں اسے ایک ایسا حفاظتی جادوئی خول پہنانا دیا تھا جس کی مجھے قطعی امید نہیں تھی..... میں اس لڑکے کو چھوپنہیں سکتا تھا.....“

والدی مورٹ نے اپنی ایک لمبی سفید انگلی اٹھائی اور اسے ہیری کے رخسار کے بالکل ساتھ لگا دی۔ ”اس کی ماں نے اس کے جسم پر اپنی قربانی کا عکس چھوڑ دیا تھا۔ یہ ایک قدیمی جادو ہے، مجھے یہ یار کھانا چاہئے تھا لیکن میری حماقت کہ میں نے اس بات کو نظر انداز کر دیا..... لیکن کوئی بات نہیں، اب میں سے چھوپ سکتا ہوں۔“

ہیری نے محسوس کیا کہ والدی مورٹ کی لمبی سفید انگلی اس کے چہرے کو چھوڑ رہی تھی۔ اس کا سر درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا۔ والدی مورٹ آہستگی سے اس کے کان میں ہنسا اور پھر اپنی انگلی ہٹا کر مرگ خوروں کی طرف متوجہ ہوا۔

”میرے دوستو! میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے غلط اندازہ لگایا تھا۔ اس عورت کی نادان قربانی کی وجہ سے میرا جادوئی وار پلٹ کر مجھ کو نشانہ بنایا۔ اوه..... میرے دوستو! میرے درد کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ میں اس کیلئے قطعی تیار نہیں تھا۔ میرا پورا بدن پل بھر میں جل کر خاکستر ہو گیا۔ میری روح بری طرح ججلس گئی اور بے حد کمزور پڑ گئی تھی۔ میں سب سے زیادہ کمزور بھوت سے ہی کہیں زیادہ کمزور ترین ہو چکا تھا..... لیکن پھر بھی میں زندہ تھا۔ میں کیا تھا یہ تو میں بھی نہیں جانتا؟..... ایک پر چھائی؟ یا کچھ اور..... میں لا فانیت کی طرف جانے والی راہ پر باقی سب سے سبقت لے گیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میری روح موت پر ہمیشہ کیلئے فتح یا ب ہو گئی تھی اور یہ میری زندگی کا پہلا امتحانی دور تھا۔ ان گھریلوں میں مجھے ایسا لگ جیسے میری ساری محنت کا میاپی سے ہمکنار ہو چکی تھی..... کیونکہ میں مرا نہیں تھا۔ حالانکہ اس جادوئی وار سے مجھے مر جانا چاہئے تھا۔ بہر حال، میں اتنا کمزور تھا کہ کمزور سے کمزور جاندار بھی مجھ سے زیادہ طاقتور تھا۔ میں اپنی مدد آپ نہیں کر سکتا تھا..... کیونکہ میرے پاس بدن ہی نہیں تھا اور جو جادوئی کلمات میری مدد کر سکتے تھے، انہیں پڑھنے اور استعمال کرنے کیلئے مجھے بدن اور چھپڑی کی ضرورت تھی.....“

”مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں بغیر نیند کے، بغیر کسی انجام کے، ہر لمحے خود کو زندہ رکھنے کی ہر ممکنہ سعی کرتا رہا..... میں دور نکل گیا اور ایک جنگل میں رہنے لگا اور انتظار کرنے لگا..... غیر معمولی طور پر میرا کوئی وفادار چیلا تو وہاں پہنچ کر مجھے تلاش کرنے کی کوشش تو ضرور کرے گا۔ ان میں سے کوئی تو آئے گا اور وہ جادو سے میری مدد کرے گا جو خود اپنے تینیں نہیں کر سکتا تھا۔ وہ آئے گا اور مجھے میرے جسم کو واپس دلوانے میں میری مدد کرے گا..... لیکن میں نے بلا وجہ ہی انتظار کی صعبوبتیں برداشت کیں کیونکہ کوئی بھی نہیں آیا.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

538

ایک بار پھر مرگ خوروں کے دائرے میں بے چینی کی ہلکی اور وہ اپنی جگہ پر پہلو بد لئے گے۔ والڈی مورٹ نے خاموشی کا یہ دورانیہ خوفناک حد تک طویل کر دیا تھا اور پھر اس نے خود ہی اپنی بات کو آگے بڑھا کر خاموشی ختم کر دی۔

”میرے پاس صرف ایک ہی طاقت بھی تھی کہ میرے دوسروں کے بدن میں گھس کر قبضہ کر لوں۔ لیکن میں جادوگروں کے درمیان رہنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ ایسا راب بھی میری تلاش میں بھٹک رہے ہے ہیں۔ میں کئی بار جانوروں میں گھس جاتا تھا..... ظاہر ہے کہ سانپ میری اویں پسند میں شامل تھے..... لیکن ان کے بدنوں میں میری حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں رہتی تھی۔ ان کے بدن جادو کرنے کے لائق ہی نہیں تھے..... اور جب میں ان کے بدنوں میں رہتا تھا تو وہ وقت سے پہلے ہی مر جاتے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی زیادہ عمر حصے تک زندہ نہیں رہ پایا۔۔۔۔۔“

”پھر..... چار سال پہلے..... میرے لوٹنے کا وقت آگیا۔ ایک نوجوان جادوگروہ نادان مگراعتماد کے قابل تھا۔ جب وہ جنگل میں کسی قبیتی جڑی بوٹی کی تلاش میں میری رہائش تک پہنچ گیا۔ تو اسے دیکھ کر خوش ہوا کیونکہ یہی وہ سنہری موقع تھا جس کی تلاش میں، میں سالوں سے خواب دیکھتا رہا تھا..... وہ ڈبل ڈور کے سکول میں ایک استاد تھا..... اسے اپنے قابو میں کرنا آسان ثابت ہوا۔ وہ مجھے اس ملک میں واپس لے آیا اور کچھ عرصے میں ہی میں نے اس کے بدن پر پورا قبضہ حاصل کر لیا تاکہ میں قریب رہ کر اس کی پوری نگرانی کر سکوں اور وہ میرے احکامات کی درست طریقے سے تعییل کر سکے لیکن میری منصوبہ بندی کا میاں بھی نہیں ہو پائی۔ میں پارس پھر نہیں چڑا پایا۔ میں لافانیت کی اگلی منزل پر قدم نہیں رکھ پایا۔ ایک بار پھر ہیری پوٹر نے میری منصوبہ بندی کو بری طرح چوپٹ کر کے رکھ دیا تھا.....۔۔۔۔۔“

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ کوئی بھی اپنی جگہ پر حرکت نہیں کر پایا۔ سدا بہار درخت کے پتے تک نہیں سرسرائے۔ مرگ خوراپنی اپنی جگہ پر بالکل چونکے کھڑے تھے اور ان سب کی چمکتی ہوئی آنکھیں والڈی مورٹ اور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔

”جب میں نے اپنے اس چیلے کا جسم چھوڑا تو وہ مر گیا اور میں ایک بار پھر پہلے کی طرح کمزور اور بدن کے بغیر ہو کر رہ گیا۔“ والڈی مورٹ نے آگے کہا۔ ”میں سب سے چھپنے کیلئے لوٹ کر اپنی پرانی جگہ پر واپس آ گیا۔ میں تم لوگوں سے بالکل نہیں چھپاؤں گا کہ مجھے اب یہ ڈر لگنے لگا تھا کہ میں دوبارہ کبھی اپنی طاقتیں حاصل نہیں کر پاؤں گا..... ہاں! یہ شاید میری سب سے سنگین مایوسی کا دور تھا..... میں تو یہ امید بھی نہیں کر سکتا تھا کہ مجھے ایک اور جادوگر ملے گا جس پر میں قبضہ جما سکوں گا..... اور میں نے یہ امید ہی چھوڑ دی تھی کہ میرا کوئی وفادار مرگ خور میرے لیے پریشان ہو رہا ہو گا.....۔۔۔۔۔“

دارے میں کھڑے ایک دونقابل پوش جادوگر بے چینی سے ہل گئے لیکن والڈی مورٹ نے ان پر دھیان نہیں دیا۔

”اور پھر..... ایک سال سے کم عرصہ پہلے..... جب میں امید ترک کر چکا تھا تو یہ ممکن ہو گیا۔ ایک خدمت گزار میرے پاس لوٹ آیا۔ وارم ٹیل، جس نے قانون سے نچنے کیلئے اپنی موت کا ڈرامہ رچایا تھا، اب وہ اپنے پرانے دوستوں کی نظروں میں آ گیا تھا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

539

اور ان سے جان بچانے کیلئے ایک بار پھر پوشیدہ ہونا چاہتا تھا۔ اس نے اس نے اپنے پرانے آقا کے پاس لوٹنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے مجھے اسی سمت میں تلاش کیا جہاں میرے چھپنے کی افواہیں طویل عرصہ سے گرم تھیں..... ظاہر ہے کہ راستے میں ملنے والے چوہوں نے اس کام میں اس کی کافی مدد کی۔ وارم ٹیل کی چوہوں کے ساتھ عجیب دوستی ہے، ہے ناوام ٹیل؟ اس کے نفحے دوستوں نے اسے بتایا کہ البانیہ کے جنگل میں ایک ایسی جگہ ہے جہاں جانے وہ کرتا تھے ہیں کیونکہ وہاں پران جیسے چھوٹے جانور ایک کالی پر چھائی کے باعث جلد مر جاتے ہیں جوان پر قابو کر لیتی ہے.....”

”لیکن مجھ تک پہنچنے کا اس کا یہ سفر آسان نہیں تھا، ہے ناوام ٹیل؟ کیونکہ جس جنگل میں میرے ہونے کی افواہ تھی۔ ایک دن اس جنگل کے کنارے پر وارم ٹیل کو بھوک لگی۔ نادانی میں وہ ایک قریبی سرائے میں کھانا کھانے کیلئے چلا گیا..... اور جانتے ہو کہ اسے وہاں کون ملا؟ جادوئی مجھے کی ایک جادوگرنی برخا جور کنس.....“

”لیکن دیکھو! قسمت لارڈ والڈی مورٹ پر کتنی مہربان تھی، وارم ٹیل کی یہ نادانی میرے از سرنو پیدا ہونے کی امید کو ہمیشہ کیلئے ختم کر سکتی تھی۔ لیکن وارم ٹیل نے ایسی کمال ہوشیاری کا مظاہرہ کیا جس کی مجھے کم از کم اس سے امید بالکل نہیں تھی۔ اس نے برخا جور کنس کو اپنے ساتھ چلنے کیلئے رضامند کر لیا۔ اس نے اسے اپنے سحر میں جکڑ لیا..... وہ اسے میرے پاس لے آیا اور برخا جور کنس جو سب کچھ چوپٹ کر سکتی تھی، وہ ایک ایسا نایاب تھفہ ثابت ہوئی جو میری امیدوں سے بھی کہیں زیادہ بڑا تھا..... کیونکہ..... تھوڑی سمجھانے بجانے کے بعد..... برخا جور کنس، معلومات کا انمول خزانہ ثابت ہوئی۔“

”اس نے مجھے بتایا کہ ہو گوٹس میں اس سال جادوگری کے سفریتی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ وہ خونی مقابلے جنہیں طویل عرصے سے خیر باد کہا جا چکا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ میرے ایک وفادار خدمت گزار کو جانتی ہے جس سے اگر میں رابطہ کر لوں تو وہ میری مدد کرنے کیلئے خوشی کے ساتھ رضامند ہو جائے گا۔ اس نے مجھے بہت ساری مطلب کی باتیں بتائیں..... لیکن میں نے اس کے دماغ پر کئے گئے حفاظتی جادو کو توڑنے کیلئے بے تحاشہ جادوئی واروں کا استعمال کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہی نکلا کہ اس سے تمام ضروری معلومات اگلوانے کے بعد جب اسے سحر کی جکڑ سے آزاد کیا گیا تو وہ اپنا ذہنی توازن کھو چکی، اس کا دماغ اور بدن دونوں اس قابل نہیں رہے تھے کہ انہیں دوبارہ سے ٹھیک کیا جا سکتا..... اس کا کام پورا ہو چکا تھا، میں اسے زندہ نہیں رکھ سکتا تھا لہذا میں نے اسے ہلاک کر ڈالا.....“

والڈی مورٹ کے چہرے پر ایک خوفناک مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس کی سرخ آنکھیں بہت بے حری سے چمک رہی تھیں۔

”ظاہر ہے، وارم ٹیل کے بدن پر قبضہ کرنے سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو پاتا کیونکہ وہ تو سب لوگوں کی نظر و میں مر چکا تھا، اس کے دوبارہ دکھائی دیئے جانے پر بے شمار سوال اٹھ کھڑے ہوتے۔ بہر حال، مجھے ایک تدرست اور مضبوط جسم والے خدمت گزار کی ضرورت تھی۔ حالانکہ وارم ٹیل جادوگر کے روپ میں ایک ناکارہ شخص سے بڑھ کر کچھ نہیں، لیکن اس نے میرے احکامات کو بجا لانے میں کوئی کوتا ہی نہیں کی۔ میں اپنے آپ کو کمزور بدن کے ساتھ لے کر اس مقام تک پہنچ سکوں اور اپنے از سرنو جنم کیلئے کئے جانے

اقدامات کا صحیح انداز میں جائزہ لے کر مفید ساعت تک انتظار کر سکوں..... میرے تلاش کئے گئے دو ایک جادوئی کلمات..... میری پیاری رفیق ناگنی کی تھوڑی سی مدد.....!، والدی مورٹ کی سرخ آنکھیں گھومتی ہوئی اثر دے پر جم گئیں۔ ”اور ایک جادوئی سیال۔ جسے یکے سنگھے کے چمکیلے خون اور ناگنی کے عطیہ کئے ہوئے کچھ زہر کو ڈال کر بنایا جاتا..... میں جلد ہی انسانی روپ میں آگیا اور اس قدر طاقتور بن ہی گیا کہ سفر کرنے کے قابل ہو سکتا.....“

”اب پارس پھر چرانے کی کوئی امید باقی نہیں بچی تھی کیونکہ میں جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور نے اب تک اسے نیست و نابود کر ڈالا ہو گا۔ بہر حال، دوبارہ لافانیت کا تعاقب کرنے سے پہلے میں انسان بننا چاہتا تھا۔ میں نے اپنے مقصد کو تھوڑا مختصر کر لیا۔ میں اپنے پرانے جسم اور پرانی طاقتیوں سے ہی کام چلانے کیلئے تیار تھا.....“

”جس جادوئی مرکب نے آج مجھے نئی زندگی اور نیا جسم بخشنا ہے، وہ ایک قدیمی شیطانی جادو ہے۔ میں جانتا تھا کہ اس کیلئے مجھے تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے ایک تو میرے پاس پہلے سے تھی، ہے ناوارم ٹیل؟ کسی خدمت گزار کا انسانی گوشت.....“

”اس کے بعد مجھے اپنے باپ کی ہڈی کی ضرورت تھی۔ ظاہر ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ ہمیں یہاں آنا ہی ہو گا کیونکہ یہیں تو اس کی لاش دفن تھی۔ اس کے علاوہ ہمیں ایک دشمن کے خون کی ضرورت تھی۔ وارم ٹیل کا کہنا یہ تھا کہ میں زیادہ وقت گنوائے بغیر کسی بھی جادوگر کو استعمال کرلوں، ہے ناوارم ٹیل؟ کوئی بھی جادوگر جو مجھ سے نفرت کرتا ہو..... جیسا کہ بہت سے جادوگر اب بھی ایسا ہی کرتے ہیں لیکن میں جانتا تھا کہ اگر مجھے پہلے سے زیادہ طاقتور بنتا ہے تو مجھے کس کا خون استعمال کرنا زیادہ سو دمن در ہے گا؟ میں ہیری پوٹر کا خون استعمال کرنا چاہتا تھا۔ میں اس لڑکے کا خون چاہتا تھا جس نے تیرہ سال قبل مجھ سے میری تمام طاقتیں چھین لی تھیں۔ مجھے ایسا لئے بھی کرنا چاہئے تھا تاکہ اس کی ماں نے اسے جو حفاظتی جادوئی خول پہنایا تھا وہ میرے بدن میں بھی دوڑنے لگے..... میرے جسم کے دوڑنے والے خون میں اس کا اثر رچ بس جائے۔“

”لیکن ہیری پوٹر کو کیسے لا یا جائے؟ وہ لڑکا کڑی حفاظت میں رہ رہا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ اسے خود کو بھی یہ معلوم نہیں ہو گا کہ اس کے گرد حفاظتی اقدامات کا انتظام کس قدر سخت تھا؟ ڈمبل ڈور نے بہت پہلے ہی ہیری پوٹر کی حفاظت کا پختہ انتظام کر دیا تھا جب اس پر اس کے مستقبل کی دلکھ بھال کی ذمہ داری پڑی تھی۔ ڈمبل ڈور نے ایک قدیمی جادو کا استعمال کیا۔ جب تک وہ اپنے رشته داروں کی دلکھ بھال میں رہے گا تب تک اس کا بال بھی نہ بیکا ہو گا، وہاں پر بھی میں اسے بالکل نہیں چھو سکتا تھا..... پھر ظاہر ہے کیوڑج ورلڈ کپ کا انعقاد ہوا..... مجھے لگا کہ وہاں اس کی حفاظت کچھ کمزور پڑ سکتی ہے کیونکہ وہ اپنے رشته داروں اور ڈمبل ڈور سے دور رہے گا لیکن میں اس وقت تک اتنا طاقتور نہیں ہوا تھا کہ مجھے کے جادوگروں کا جم کر مقابلہ کر پاتا اور ان کی گرفت سے بچتے ہوئے ہیری پوٹر کا انغو اکر پاتا۔ پھر وہ لڑکا ہو گورٹس لوٹ جائے گا جہاں وہ مالگو ہمدرد احمدی کی مری ہوئی ناک کے نیچے صبح سے رات تک رہے گا۔ میں اسے کیسے حاصل کر سکتا تھا.....؟“

”ظاہر ہے..... برخا جو رکنس کی معلومات کا استعمال کر کے..... میں نے اپنے اس وفادار خدمت گزار مرگ خور کو استعمال کیا۔ جو اس وقت بھی ہو گرٹس میں ہی موجود ہے۔ میں نے اسے کہہ کر اس لڑکے کا نام شعلوں کے پیالے میں ڈلوایا۔ اپنے مرگ خور کا استعمال کر کے میں نے یہ یقینی بنایا کہ یہ لڑکا بھی سفری قیمتی ٹورنامنٹ چمپئن شپ کا لازمی حصہ بن جائے۔ میں نے یہ انتظام بھی کروایا کہ ہیری پوٹر ہر ہدف کو کامیابی سے حاصل کر پائے اور انعامی کپ تک پہنچ جائے۔ میں اس بات کو بھی یقینی بنایا کہ صرف ہیری پوٹر ہی اس کپ کو چھوئے، جسے میرے وفادار مرگ خور نے گھری کنجی میں بدل ڈالا تھا..... اس طرح میں یہ ماحول ممکن کر دکھایا کہ وہ ڈبل ڈور کی حفاظتی نگاہوں سے دور ہر طرح کے حفاظتی انتظامات سے باہر نکل کر ہزاروں میل کے فاصلے پر میری منتظر بانہوں میں کٹے ہوئے پھل کی مانند آگرے۔ اور بالکل ایسا ہی ہوا اور ہیری پوٹرنہ چاہتے ہوئے بھی یہاں پہنچ ہی گیا..... وہ لڑکا..... جسے میری شکست کی علامت تسلیم کیا جاتا تھا.....“

والدی مورٹ آہستگی سے آگے بڑھا اور ہیری کی طرف گھوم گیا۔ اس نے اپنی چھڑی اٹھائی اور بڑ بڑایا..... ”اینگور یسم.....“ ہیری کو ایسا درد پہلے کبھی نہیں محسوس ہوا تھا۔ اُس کی ہڈیاں، جیسے آگ کے شعلوں میں جلنگی تھیں۔ اس کے سر یقینی طور پر اب پہٹ ہی جائے گا۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں بربی طرح سے گھونمنے لگی تھیں۔ وہ اب یہ چاہنے لگا کہ درد جلدی سے ختم ہو جائے..... وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے..... اور مر جائے!

پھر درد کا احساس غائب ہو گیا۔ وہ ان رسیوں پر جھوول گیا جنہوں نے اسے والدی مورٹ کے باپ کی قبر کے کتبے کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔ اس نے نظریں اٹھا کر دھنڈ میں چمکتی ہوئی ان سرخ آنکھوں میں دیکھا۔ رات کے اندھیرے میں مرگ خوروں کے شیطانی قہقهوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

”تم نے دیکھا کہ یہ تسلیم کرنا کتنی بڑی حماقت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے کہ یہ لڑکا کبھی مجھ سے زیادہ طاقتور جادو گر بن سکتا ہے۔“ والدی مورٹ نے کہا۔ ”لیکن میں چاہتا ہوں کہ کسی کے بھی دل و دماغ میں کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ ہیری پوٹر کی قسمت اچھی تھی جو وہ مجھ سے نچ گیا تھا اور اب میں یہاں پر تم سب کے سامنے اسے مار کر اپنی لازوال طاقت کو ثابت کروں گا جب اس کی مدد کرنے کیلئے ڈبل ڈور نہیں ہے، جب اس کی خاطر اپنی جان دینے والی اس کی ماں بھی نہیں ہے۔ میں اسے پورا موقعہ دوں گا اسے لڑنے کی اجازت بھی دی جائے گی تاکہ تمہیں اس بارے میں کوئی شک نہ رہے کہ ہم دونوں میں کون زیادہ طاقتور ہے..... تھوڑی دیر اور انتظار کرونا گئی! تمہاری خوراک مل ہی جائے گی.....“ اس نے پھنکارتے ہوئے کہا اور ناگنی ایک بار پھر گھاس پر پھسلتے ہوئے اس طرف چل گئی جہاں مرگ خور کھڑے تھے۔ ہیری کے رگ و پے میں دہشت دوڑ گئی۔ وہ اسے اڑد ہے کوکھلانے والا ہے۔

”وارم ٹیل! لڑکے کو کھول دو اور اسے اس کی چھڑی واپس دے دو.....“

چوتھیس وال باب

## جڑ وال چھڑیوں کا جادو

وارم ٹیل آگے بڑھا اور ہیری کے پاس پہنچا جو اپنے پاؤں ہلانے جلانے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ رسیوں سے آزاد ہونے کے پہلے وہ ان کے سہارے اپنا وزن سنبھال سکے۔ وارم ٹیل نے اپنا نیا سفید ہاتھ بڑھا کر ہیری کے منہ میں ٹھونسا ہوا کپڑا باہر نکال دیا۔ پھر ایک جھٹکے سے اس نے ان رسیوں کو کاٹ ڈالا جن سے ہیری قبر کے کتبے کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔

ایک پل کیلئے تو ہیری کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ نج کر بھاگنے کی کوشش کرے، لیکن قبر پر کھڑے کھڑے اس کا زخمی پاؤں بری طرح کا نپ رہا تھا۔ اب مرگ خوروں نے اس کے اور والدی مورٹ کے چاروں طرف بنائے ہوئے حلقات کو آگے بڑھ کر تنگ کر ڈالا تھا۔ جومرگ خوروں نہیں پہنچتے، ان کی خالی جگہیں بھی اب بھر چکی تھیں۔ وارم ٹیل آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اس دائرے سے دوسری طرف چلا گیا اور سیڈر ک کی لاش کے پیروں میں پڑی ہوئی جادوئی چھڑی اٹھا کر واپس لوٹا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھے بنا ہی چھڑی اس کے ہاتھ تھامادی اور اس کے بعد وہ مرٹ اور مرگ خوروں کے حلقات میں اپنی جگہ پرواپس پہنچ گیا۔

”ہیری پوٹر! تم نے مبارزتی تعلیم تو حاصل کی ہی ہوگی، ہے نا؟“ اس کی سرخ آنکھوں اندر ہیرے میں بلا کی چمک رہی تھیں۔ ان لفظوں کو سن کر ہیری کو ہو گورٹس کی وہ مبارزتی انجمن یاد آگئی جس میں اس نے دوسال قبل کچھ عرصے تک حصہ لیا تھا..... اس نے وہاں پر صرف ایک ہی جادوئی کلمہ سیکھا تھا۔ دشمن کو نہتا کرنے والا جادوئی کلمہ..... لیکن اس کا یہاں پر کیا فائدہ ہو سکتا تھا کیونکہ اگر وہ اس کا استعمال کر کے والدی مورٹ کی چھڑی گرا بھی دے تو بھی وہاں پر کھڑے تیس مرگ خوروں کا سخت حلقة قائم تھا۔ اس نے کوئی ایسی چیز نہیں سیکھی تھی جو اس مشکل گھڑی میں اس کی صحیح مدد کر سکتی ہو۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ اس چیز کا سامنا کر رہا تھا جس کے بارے میں موڈی نے ہمیشہ خبردار کیا کرتا تھا..... نہ روکا جانے والا جھٹ کٹ..... دردناک موت کا جادوئی وار..... اور والدی مورٹ نے بالکل سچ کہا تھا کہ آج اس کی ماں اس کی خاطر اپنی جان دینے کے لئے وہاں پر نہیں تھی..... اس کی حفاظت کرنے والا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا.....

”ہم ایک دوسرے کی تعظیم میں سرجھاتے ہیں، ہیری پوٹر!“ والدی مورٹ نے تھوڑا جھکتے ہوئے کہا حالانکہ اس کا سانپ جیسا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

543

چہرہ ہیری کی طرف اٹھا ہوا تھا۔ ”چلو! رسم دنیا ہے، یہ تو نبھانا ہی پڑی گی نا..... ڈمبل ڈونہیں چاہئیں گے کہ تم روایات کی خلاف ورزی کرو۔ موت کے سامنے اپنا سر جھکاو۔..... ہیری پوٹر!“

مرگ خوار ایک بار پھر ہنسنے لگے۔ والدی مورٹ کا بے لب چہرہ اب مسکرا رہا تھا۔ ہیری نے سرنہیں جھکایا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ والدی مورٹ اسے مارنے سے پہلے اس کے ساتھ کوئی کھیل کھیلے..... وہ اسے یہ موقعہ دینا ہی نہیں چاہتا تھا.....

”میں نے کہا سر جھکاو لڑ کے.....“ والدی مورٹ نے اپنی چھڑی اٹھاتے ہوئے کہا اور ہیری نے محسوس کیا جیسے کوئی بڑا غیبی ہاتھ اس کی کمر کو آگے کی طرف سختی کے ساتھ جھکانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مرگ خور پہلے سے بھی زیادہ زور زور سے قہقہے لگانے لگے تھے۔ ہیری نے چاہتے ہوئے بھی جھکنے پر مجبور ہو گیا۔

”بہت خوب!“ والدی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ اس نے دوبارہ اپنی چھڑی اوپر اٹھائی۔ ہیری کے دماغ پر بھی دباو پڑنے لگا کہ وہ بھی اپنی چھڑی اٹھائے۔ کوئی آواز اس کے دماغ کے اندر اسے کہہ رہی تھی۔ اور اب تم مردانگی کے ساتھ اس کا سامنا کرو..... سینہ تان کر، فخر کے ساتھ..... بالکل اسی طرح جیسے تمہارے باپ نے مرنے سے پہلے والدی مورٹ کا سامنا کیا تھا۔

”اب ہم..... حری بی مبارزت کا آغاز کرتے ہیں.....“

والدی مورٹ نے اپنی چھڑی اٹھائی اور اس سے پہلے کہ ہیری اپنے دفاع میں کچھ کر پاتا، اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی پاتا۔..... والدی مورٹ نے ایک بار پھر انگوریسم.....؛ کہہ کر اسے کڑے عذاب میں پتنا کر دیا تھا۔ سفاک کٹ وار کی اذیت اتنی شدید تھی کہ درد کی زور دار ٹیسوں اور ہڈیوں کی جلن نے اسے اتنا بیگانہ کر ڈالا تھا کہ وہ یہ بھول گیا تھا کہ وہ اس وقت کہاں موجود تھا؟..... سفید آگ میں دہلتا ہوا خبر اس کی جلد کے ذرے کو چھیدر رہا تھا۔ اس کا سریقینی طور پر درد کی شدت سے پھٹ جائے گا۔ وہ اب اتنی زور سے چیخ رہا تھا جتنی زور سے وہ زندگی بھر پہلے کبھی نہیں چیخا تھا.....

اور پھر درد کی شدت کم ہو گئی اور اگلے چند ہی لمحوں میں وہ غائب ہو گیا۔ ہیری ایک طرف لڑک گیا لیکن جلد ہی دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ اتنی ہی بڑی طرح کانپ رہا تھا جس طرح ہاتھ کاٹتے ہوئے وارم ٹیل کانپ رہا تھا۔ وہ لڑکھڑا کر مرگ خوروں کی دیوار سے مگرا گیا۔ جنہوں نے قہقہے لگاتے ہوئے اسے واپس والدی مورٹ کے سامنے دھکیل دیا تھا۔

”تھوڑی دیر آرام کر لیتے ہیں۔“ والدی مورٹ نے کہا اور اس کے سوراخ نما نتھنے جو شیلے انداز میں پھٹ کنے لگے۔ ”تھوڑی دیر آرام کر لو..... کیا اس سے درد ہوا۔ ہیری پوٹر؟ تم یہ تو نہیں چاہو گے کہ میں تمہارے ساتھ دوبارہ ایسا ہی کروں.....؟“

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سفاک سرخ آنکھیں اسے صاف بتاری تھیں کہ وہ بھی سیڈر کی طرح موت کے گھاٹ اترنے والا ہے..... لیکن وہ اس کھیل کو نہیں کھیلنا چاہتا تھا۔ وہ اب والدی مورٹ کا حکم بالکل نہیں مانے گا..... وہ رحم کی بھیک نہیں مانے گا.....

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

544

”میں نے تم سے پوچھا تھا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ یہ دوبارہ کروں؟“ والڈی مورٹ نے دھیمی آواز میں غرا کر کھا۔ ”میری بات کا جواب دو ہیری پوٹر..... ایمپرسوم!“

اور ہیری کو اپنی زندگی میں تیسرا بار یہ محسوس ہوا کہ اس کے دماغ میں سے تمام سوچیں، تمام خیالات مت گئے تھے..... آہ! دماغ میں کسی بھی خیال کی عدم موجودگی کتنی اندوہناک ہوتی ہے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پانی میں تیر رہا ہو، کوئی خواب دیکھ رہا ہو..... صرف نہیں میں جواب دو..... نہیں کہو..... بس نہیں کہو.....“

”میں نہیں..... نہیں کہوں گا۔ اس کے دماغ کے کسی خانے سے ایک ضدی آواز مہم انداز میں بولی۔“ میں جواب نہیں دوں گا۔“ صرف نہیں کہو.....“

”میں ایسا نہیں کروں گا..... میں یہ بات نہیں کہوں گا.....“

”صرف نہیں کہو..... فوراً“

”کیوں کہوں؟.....“

جیسے ہی ہیری کے منہ سے الفاظ نکلے۔ وہ پورے قبرستان میں گونج اٹھے۔ اس کے دماغ پر چھائی ہوئی خاموشی کا بندلوٹ گیا۔ وہ عجیب سا بوجھ اور خالی پن کا احساس اس طرح غائب ہو گیا جیسے کسی نے اس پر ٹھنڈے پانی کی بھری ہوئی بالٹی انڈیل دی ہو۔ کچھ پل پہلے والا درد کا احساس واپس لوٹ آیا جو سفاک کٹ دار کی بدولت اس کے رگ و پے میں اٹھ رہا تھا۔ یہ احساس لوٹ آیا کہ وہ کہاں کھڑا تھا اور اس کا پالا کس خوفناک چیز سے پڑا تھا؟

”تم ایسا نہیں کرو گے؟“ والڈی مورٹ آہستگی سے بولا۔ اب مرگ خوروں کے قہقہے اچانک بند ہو گئے تھے۔ جیسے کسی نے ان کے منہ پرتا لے ڈال دینے ہوں۔ ”تم نہیں نہیں کہو گے؟ ہیری پوٹر! حکم کی تعییل کرنا ایک ایسا سبق ہے جو میں تمہیں مارنے سے پہلے سکھانا چاہتا ہوں..... شاید تھوڑی اور درد کی خوارک دینے کی ضرورت پڑے گی؟“

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی اٹھائی لیکن اس بار ہیری پوری طرح تیار تھا۔ کیوڈچ کی مشتوں سے سیکھے ہوئے چھلا وہ اچھال کا استعمال کرتے ہوئے اس نے زمین پر چھلانگ لگائی اور اڑھکتے ہوئے والڈی مورٹ کے باپ کی قبر کے کتبے کے پیچھے پہنچ کر رچھپ گیا۔ والڈی مورٹ کا اور اس کا تعاقب کرتا ہوا قبر کے کتبے سے ٹکرایا اور پھر کا کتبہ بری طرح ترک گیا۔

”ہم آنکھ مچوں نہیں کھیل رہے ہیں، ہیری پوٹر!“ والڈی مورٹ کی دھیمی سردا آواز قبرستان کی گہری خاموشی میں گونجی۔ اس کے قدموں کی آہٹ قریب آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، مرگ خور ایک بار پھر قہقہے لگا کر ہنسنے لگ۔ ”تم مجھ سے نہیں چھپ سکتے۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اب ہمارے مباڑتی کھیل سے تھک چکے ہو؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس کھیل کو ایک ہی جھنکے میں ختم کر دوں؟ باہر نکلو..... ہیری پوٹر! باہر نکلو اور مقابلہ کرو..... تمہاری موت جلد ہی واقع ہو گی..... تمہاری موت دردناک ہو گی..... لیکن مجھے اس کے

بارے میں ٹھیک سے اندازہ نہیں ہے..... میں کبھی مرا، ہی نہیں ہوں.....“  
ہیری کتبے کی آر میں جھکا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا نجماں آچکا تھا۔ کوئی امید باقی نہیں تھی..... کہیں سے کوئی مد نہیں مل سکتی تھی۔  
اور جب اس نے والدی مورٹ کے قریب آنے کی آواز سنی تو وہ صرف ایک ہی چیز جانتا تھا۔ ڈریا شکست سے بالاتر..... وہ جانتا تھا  
کہ وہ یہاں آنکھ مچوں کھلینے والے بچے کی طرح چھپ کر نہیں مرے گا۔ وہ والدی مورٹ کے قدموں پر جھک کر نہیں مرے گا۔ ..... وہ  
اپنے باپ کی طرح سینہ تان کر مرے گا اور حالانکہ وہ خود کو بچا نہیں سکتا تھا لیکن وہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے مرے  
گا.....

اس سے پہلے کہ والدی مورٹ اپنے سانپ جیسے چہرے کو کتبے کے پیچھے لا پاتا۔ ہیری اٹھ کر جکڑا ہو گیا۔ ..... اس نے اپنے ہاتھ  
میں چھڑی مضبوطی سے پکڑ لی اور والدی مورٹ کے سامنے کو دکر آ گیا۔ والدی مورٹ اس کا چہرہ دیکھ کر مسکرا یا اور وہ پوری طرح تیار  
تھا۔ ہیری نے چیخ کر کہا۔ ..... ”چھوٹم جھوٹم“ ..... والدی مورٹ نے جواب میں کہا۔ ..... ”ایودا کو دیسم.....!“  
والدی مورٹ کی چھڑی سے چمکتی ہوئی سبز روشنی نکلی اور ہیری کی چھڑی سے خون جیسی سرخ روشنی باہر نکلی۔ دونوں چنگاریوں کی  
لہریں نیچ ہوا میں ایک دوسرے سے ٹکرائیں..... اور اچانک ہیری کی چھڑی اس طرح ہلنے لگی جیسے اس میں بھلی دوڑ رہی ہو۔ اس کا ہاتھ  
چھڑی پر مضبوطی کے ساتھ جکڑا گیا۔ اگر وہ چاہتا بھی تو بھی اپنی چھڑی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ دونوں چھڑیوں کی روشنی ایک کرن میں  
پیوست ہو کر رہ گئی۔ روشنی کی یہ کرن سرخ یا سبز نہیں بلکہ سنہری تھی۔ ..... اور ہیری نے حیرت بھری نظروں سے دیکھا کہ والدی مورٹ کی  
لبی سفید انگلیاں بھی اس کی چھڑی کے ساتھ جکڑی ہوئی تھیں جوہل اور تھر تھر ارہی تھیں.....

اور پھر..... ہیری کو اس بات کیلئے کسی چیز نے تیار نہیں کیا تھا۔ اس کے پیروز میں سے اٹھ گئے۔ وہ اور والدی مورٹ دونوں ہی  
زمین سے اوپر فضا میں اٹھ چکے تھے۔ ان کی چھڑیاں اب بھی چمکتی ہوئی سنہری روشنی کی کرن کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں۔ وہ والدی  
مورٹ کے باپ کی قبر کے کتبے سے دور جا رہے تھے اور پھر وہ دونوں زمین کے ایک ایسے ٹکڑے کے اوپر پہنچ گئے جہاں قبریں بالکل  
نہیں تھیں۔ مرگ خور چیخ چیخ کرو والدی مورٹ سے اجازت مانگ رہے تھے۔ وہ ان دونوں کے قریب آ رہے تھے۔ اور سرعت رفتاری  
سے ان دونوں کے نیچے زمین پر دائرہ وی حلقة تشکیل دے رہے تھے۔ بڑا اثر دہام مرگ خور کے قدموں میں بے چینی سے ادھر ادھر یہ گ  
رہا تھا۔ کچھ مرگ خوروں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال لی تھیں.....

ہیری اور والدی مورٹ کو جوڑنے والی کرن کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے۔ ان کی چھڑیاں جڑی رہیں لیکن اب ہزاروں سنہری  
کرنوں نے ہیری اور والدی مورٹ کے چاروں طرف ایک جال بناؤ لاتھا۔ اب وہ روشنی کے اس پیحرے یا سنہری جال میں بند ہو  
چکے تھے جسے مرگ خور پوری طرح کھڑے کھڑے تھے۔ وہ ان کے گرد گھوم رہے تھے، چیخ رہے تھے..... لیکن ان کی چینیں بہت دھیمی  
اور دبی ہوئی سنائی دے رہی تھیں.....

”کچھ مت کرنا.....“ والدی مورٹ نے مرگ خوروں سے چلا کر کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس غیر متوقع منظر کو دیکھ کر والدی مورٹ کی سرخ آنکھیں تجھ سے پھیل چکی تھیں۔ ہیری نے دیکھا کہ والدی مورٹ روشنی کی کرن کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کی چھڑی کو ہیری کی چھڑی سے جوڑے ہوئے تھی۔ ہیری نے اپنی چھڑی کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ سنہری کرن صحیح سلامت رہی۔ والدی مورٹ نے مرگ خوروں سے دوبارہ چیخ کر کہا۔ ”جب تک میں حکم نہ دوں، تب تک نیچ میں کچھ مت کرنا.....“ اور پھر ہوا میں ایک سریلی آواز تیرنے لگی۔ یہ آواز ہیری اور والدی مورٹ کے آس پاس کے سنہری جال کی ہر کرن میں سے نکل رہی تھی۔ یہ ایک ایسی آواز تھی جسے ہیری فوراً پہچان گیا حالانکہ اس نے یہ آواز زندگی میں صرف ایک ہی بار سنی تھی۔ یہ فاکس نامی قفس کے گیت کی آواز تھی۔ ہیری کیلئے یہ امید بھری آواز تھی۔ یہ وہ سب سے پیاری اور خوش آئند آواز تھی جو اس نے اپنی زندگی میں کبھی سنی تھی۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے قفس اپنا گیت اس کے چاروں طرف نہیں بلکہ اس کے وجود کے اندر بھی گنگنا رہا تھا۔ یہ آواز ڈبل ڈور کے ساتھ جڑی آواز تھی اور اسے ایسا لگا جیسے کوئی دوست اس کے کان میں کہہ رہا ہو۔

”اس کرن کے دھاگے کو ٹوٹنے مت دینا.....“

”میں جانتا ہوں۔“ ہیری نے من میں کہا۔ ”میں جانتا ہوں، مجھے اسے نہیں توڑنا چاہئے۔“

لیکن جیسے ہی اس نے یہ سوچا، اسی پل کرن کے دھاگے کو جوڑے رکھنا دشوار ہو گیا۔ اس کی چھڑی اب تیزی سے کاپنے لگی تھی۔ اور اب اس کے اور والدی مورٹ کے پیچ کی کرن کی روشنی کے ہالے بھی بدل گئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے روشنی کے بڑے بڑے موتی چھڑیوں کو جوڑنے والے دھاگے جیسی کرن پر اوپر نیچ پھسل رہے تھے۔ ہیری نے محسوس کیا کہ روشنی کے موتی آہستہ آہستہ اس کی طرف آرہے تھے جس سے اس کی چھڑی زیادہ زور سے تھرھرانے لگی تھی۔ اب موتیوں کے چلنے کی سمت والدی مورٹ کے بجائے اس کی طرف ہو گئی تھی اور اس نے محسوس کیا کہ اس کی چھڑی اب غصے سے کانپ رہی تھی۔

جب روشنی کا سب سے قریبی موتی ہیری کی چھڑی کی نوک کے قریب پہنچا تو چھڑی اتنی گرم ہو گئی کہ ہیری کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس میں آگ نہ لگ جائے۔ وہ موتی جتنا قریب آیا، ہیری کی چھڑی اتنی ہی تیزی سے زیادہ تھرھرانے لگی۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس مذہبیٹ میں اس کی چھڑی نہیں بچے گی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اس کی انگلیوں کے نیچے بس اب ٹوٹنے ہی والی تھی۔

اس نے ایک بار پھر اپنی توجہ کو یکسو کیا اور پورا دھیان چھڑی پر لگانے کی بھرپور کوشش کی تاکہ روشنی کے موتیوں کو واپس والدی مورٹ کی طرف بھیجا جاسکے۔ اسے اپنے کانوں میں قفس کا گیت سنائی دے رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں غصب ناکی کا جنون بھرا ہوا تھا۔ اور پھر دھیرے دھیرے۔ بہت آہستہ آہستہ روشنی کے موتی جھملاتے ہوئے رُک گئے۔ کچھ لمحوں کے بعد وہ دوبارہ متحرک ہوئے لیکن اب وہ واپس لوٹ رہے تھے۔ بہت آہستہ آہستہ وہ اپنے مرکز کی طرف جا رہے تھے۔ اب والدی مورٹ کی چھڑی بری طرح تھرھرانے لگی۔ والدی مورٹ یہ دیکھ کر دم بخود سادھائی دیا۔ اس کا منہ بے اختیار کھل گیا تھا۔

روشنی کا ایک موتی والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے کچھ انچ دور بری طرح جھلما رہا تھا..... وہ بری طرح تھر تھر رہا تھا..... ہیری یہ سمجھنہیں پایا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا تھا۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟ ..... لیکن اب وہ اپنی طاقت کے ساتھ اس روشنی کے موتی کو والڈی مورٹ کی چھڑی کے اندر گھسانا چاہتا تھا..... وہ پوری کوشش کر رہا تھا..... اور پھر آہستہ آہستہ..... بہت ہی آہستہ..... وہ موتی سنہری کرن کے دھاگے میں ہلا..... ایک پل کیلئے کانپا..... اور پھر وہ والڈی مورٹ کی چھڑی کے اندر چلا ہی گیا.....

اسی لمحے والڈی مورٹ کی چھڑی کے اندر سے چیخ نکلنے کی آواز سنائی دی..... پھر..... والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں سکتے کی حالت میں پھیلتی چلی گئیں..... ایک دھوئیں دار ہاتھ اس کی چھڑی سے باہر نکلا اور غائب ہو گیا..... یہ اس ہاتھ کا عکس تھا جو اس نے وارم ٹیل کیلئے جادو سے نہودار کیا تھا..... درد بھری چیخ دوبارہ سنائی دی..... اور پھر والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے ایک زیادہ بڑی چیز باہر نکلی۔ یہ چیز ٹھوس دھوئیں سے بنی ہوئی تھی..... ایک سر..... ایک سینہ اور بازو..... سیڈر ک کابالائی دھڑ.....

اگر ہیری اس صدماتی کیفیت میں اپنی چھڑی کو چھوڑ دیتا تو یہ کچھ عجیب نہ ہوتا۔ اس حوصلہ شکن منظر کے باوجود اس کی گرفت چھڑی پر مضبوط ہی رہی۔ وہ سنبھل گیا اور پوری کوشش کرنے میں جت گیا کہ سنہرہ دھاگہ کسی بھی قیمت پر ٹوٹ نہ پائے۔ سیڈر ک ڈیگوری کا دھوئیں دار بھورا بھوت (کیا یہ بھوت ہی تھا؟ یہ تو ٹھوس دکھائی دے رہا تھا) والڈی مورٹ کی چھڑی میں سے پورا باہر آگیا تھا جیسے یہ کسی بہت تنگ سرنگ سے نکل کر باہر آیا ہو..... پھر سیڈر ک کی اس پر چھائی نے سنہری روشنی کی کرن کی طرف دیکھا اور چیخ کر کہا۔

”ہیری..... پکڑ کر رکھنا..... سنبھل کر.....“

یہ آواز کہیں سور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور گونج رہی تھی۔ ہیری نے والڈی مورٹ کی طرف دیکھا..... اس کی چوڑی، سرخ آنکھیں اب بھی سکتے میں بتلا دکھائی دے رہی تھیں..... ہیری کی ہی طرح اسے ایسا ہونے کی قطعی امید نہیں تھی..... اور بہت آہستہ آہستہ ہیری نے سنہری گنبد کے کناروں پر منڈلاتے ہوئے مرگ خوروں کی دہشت بھری چھینیں سیں۔

چھڑی سے درد بھری ایک اور چیخ سنائی دی..... اور پھر ایک اور چیز باہر نکلی..... دوسرے کنارے کی گھنی پر چھائی جس کے فوراً بعد ہاتھ اور دھڑ باہر آگیا..... ایک بوڑھا آدمی! جسے ہیری نے ایک بار اپنے خواب میں دیکھا تھا۔ اب سیڈر ک کی طرح چھڑی کی نوک سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا..... اس آدمی کا بھوت، پر چھائی یا چاہے جو بھی ہو۔ سیڈر ک کے پاس گرگئی اور اس نے ہیری، والڈی مورٹ، سنہری جال اور جڑی ہوئی چھڑیوں کو حیرانی سے دیکھا اور اپنی لاٹھی کو زمین پر جماتے ہوئے کہا۔ ”اس کا مطلب ہے کہ وہ سچ مجھ جادوگر ہے؟“ ”بوڑھے آدمی نے والڈی مورٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔“ ”اس نے مجھے مارڈا لا..... لڑ کے تم اس سے لڑتے رہو۔“ لیکن اسی وقت چھڑی کی نوک سے ایک اور سرا بھرنے لگا تھا..... یہ ایک عورت کی پر چھائی تھی۔ یہ ایک دھوئیں دار بھورا سر تھا جو

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

548

محسے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کے دونوں ہاتھ کا پنے لگے۔ وہ اپنی چھڑی کو سیدھا رکھنے کی کوشش کر رہا تھا اس نے دیکھا کہ وہ عورت بھی زمین پر گرگئی اور باقی لوگوں کی طرح سیدھی کھڑی ہو کر اسے گھوننے لگی.....

ہیری اسے پہچان گیا تھا۔ وہ بر تھا جو رکنس تھی جو اپنی آنکھیں پھاڑ کر اپنے سامنے ہونے والے اس عجیب مقابلے کو دیکھ رہی تھی۔

”ابھی مت چھوڑنا.....“ وہ زور سے چلانی اور اس کی آواز بھی سیڈر ک کی طرح کہیں دور سے گنجتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ”اسے

اپنے تک پہنچنے مت دینا ہیری!..... مت چھوڑنا.....“

وہ اور باقی دونوں دھوئیں دار پر چھائیاں اس سنہرے جال میں کی اندر ورنی سطح پر چلنے لگیں جبکہ مرگ خور اس کے باہر منڈلا رہے

تھے..... ان دونوں کے چاروں طرف گھومتے ہوئے والدی مورٹ کے موت کے شکار سرگوشیاں کر رہے تھے۔ وہ ہیری کا حوصلہ بڑھا رہے تھے اور وہ والدی مورٹ سے غصے سے نجانے کیا کیا کہہ رہے تھے؟ ہیری ان کی آوازیں سن نہیں پایا.....

والدی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے ایک اور سر باہر نکلتا ہوا دکھائی دینے لگا..... اور اسے دیکھتے ہی ہیری فوراً سمجھ گیا کہ یہ کس کا

ہو سکتا ہے..... وہ جانتا تھا جیسے اسے اسی پل سے اس کی امید ہو جب سے اس نے سیڈر ک کو چھڑی میں سے باہر نکلتے دیکھا تھا..... وہ جانتا تھا کیونکہ نکلنے والی عورت وہ تھی جس کی آج رات اسے سب سے زیادہ یاد آئی تھی.....

لبے بالوں والی ایک جوان عورت کی دھوئیں دار پر چھائی چھڑی سے نکل کر سنہری جال کی زمین پر جا گری بالکل اسی طرح جیسے بر تھا کی پر چھائی گری تھی۔ وہ سیدھی کھڑی ہوئی اور اس کی طرف دیکھنے لگی..... اور ہیری جس کے ہاتھ اب بری طرح کا پنے لگے تھے۔ اپنی ماں کو بھوتی کے روپ دیکھ کر اس کا دل بری طرح مچلنے لگا تھا۔

”خود پر قابو رکھو ہیری!..... تمہاری ڈیڈی آرہے ہیں..... وہ تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں..... سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا..... بس چھڑی کو مضبوطی سے پکڑے رہو.....“

اور پھر ہیری کا باپ بھی چھڑی سے باہر نکل آیا۔ پہلے اس کا سر، پھر ان کا دھڑ..... لبے اور ہیری کی طرح دکھائی دینے والے بالوں کے ساتھ جیسے پوٹر کی دھوئیں دار پر چھائی والدی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے باہر نکلی، زمین پر گری اور پھر اپنی بیوی کی طرح سیدھی کھڑی ہو گئی۔ وہ ہیری کے قریب آئے اور اسے غور سے دیکھنے لگے اور باقی لوگوں کی طرح گنجتی ہوئی آواز کے انداز میں بولے۔ بہر حال، وہ بہت ہی آہستگی سے بول رہے تھے تاکہ والدی مورٹ ان کی بات سن نہ پائے جواب اپنے چاروں طرف منڈلاتے ہوئے شکاروں کی پر چھائیاں دیکھ کر سی قد رخوزدہ اور متختیر دکھائی دے رہا تھا۔

”چھڑیوں کے باہمی تعلق کے ٹوٹنے کے بعد ہم صرف چند ہی پل تک رکیں گے..... لیکن ہم تمہیں وقت دیں گے..... تمہیں گھری ہی کنجی تک واپس پہنچنا ہوگا۔ وہ تمہیں واپس ہو گوڑس لے جائے گی..... دریمت کرنا..... سمجھ گئے ہونا ہیری؟“

”ہاں!“ ہیری نے آہستگی کے ساتھ کہا جواب اپنی چھڑی کو پکڑے رکھنے کیلئے بری طرح الجھر رہا تھا کیونکہ یہ اس کی انگلیوں سے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

549

پھسلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

”ہیری.....“ سیدرک نے جلدی سے قریب آتے ہوئے سرگوشی کی۔ ”میری لاش بھی لے جانا۔ ٹھیک ہے؟ میری لاش میرے ماں باپ کو دے دینا ہیری.....“

”ٹھیک ہے.....“ ہیری نے کہا اور اس کا چہرہ چھڑی پکڑنے کی کوشش میں چھنج گیا تھا۔

”باہمی تعلق کو اسی لمحے توڑ دو ہیری.....“ اس کے باپ نے آہستگی کے ساتھ اسے کہا۔ ”بھاگنے کیلئے تیار ہو جاؤ..... اسی وقت اپنی چھڑی ہٹالو.....ابھی.....“

”یہ لو.....“ ہیری زور سے چلا یا۔ ویسے بھی اسے اب ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی چھڑی کو زیادہ دیر تک سنبھال نہیں سکے گا۔ وہ اس کی گرفت سے چھوٹ جائے گی..... اس نے پوری طاقت سے اپنی چھڑی کو اوپر کی طرف اٹھا دیا اور پھر سنہری کرنوں کا جال چھنانے کے ساتھ ٹھوٹ گیا۔ روشنی کا پنجرہ یکخت اوجھل ہو گیا۔ قفس کے گیتوں کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی..... لیکن والدی مورٹ کے شکاروں کی پر چھائیاں غائب نہیں ہوئی تھیں۔ وہ والدی مورٹ کے چاروں طرف گھیرا بنا نے لگیں تا کہ وہ ہیری کو نہ دیکھے پائے۔

ہیری پوری قوت کے ساتھ اس طرح بھاگا..... وہ زندگی میں کبھی اتنی رفتار سے نہیں بھاگا تھا۔ دوڑتے ہوئے اس نے قریب کھڑے دو مرگ خوروں کو بری طرح دھکا دے کر گرا دیا۔ وہ قبرستان کی طرف بڑھا اور پھر قبروں کے بیچ میں سے آڑتے تر چھے انداز میں بھاگتا رہا۔ کیونکہ اسے یہ احساس ہو چکا تھا کہ مرگ خور اس کا تعاقب کر رہے ہے تھے، ان کی چھڑیوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں جو آس پاس کی قبروں کے سنگی کتبوں سے ٹکرائی تھیں۔ خیرہ کر دینے والی روشنی کے اوجھل ہونے پر سب کی آنکھیں چند صیائی ہوئی تھیں۔ قبرستان کا اندر ہیرا کافی گہرا اور سیاہ محسوس ہو رہا تھا۔ وہ قبروں کے گڑھوں اور جادوئی واروں سے پچتا پچاتا سیدرک کی لاش کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اسے اپنے پیروں کے درد کا اب احساس تک نہیں تھا۔ اس کا پورا دھیان تو اس کام پر مرتکن تھا جو اسے پورا کرنا تھا.....

”اسے ششد رسا کت کر دو.....“ اسے والدی مورٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

سیدرک کی لاش سے دس فٹ دور ہیری نے سنگ مرمر کے بڑے مجسمے کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔ تا کہ وہ سرخ چنگاریوں کی روشنیوں سے بچ سکے۔ اس نے دیکھا کہ جادوئی کلمات کے داروں کے ٹکرانے سے اس مجسمے کا بڑا اپنکھوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور بھاگ کر مجسمے کے پیچھے سے باہر نکلا.....

”ستوفیتم.....“ وہ گرجا اور اس نے اپنی چھڑی پیچھے کی طرف کر دی۔ اسی طرف سے مرگ خور اس کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ دبی ہوئی چیخ کی آواز سن کر وہ سمجھ گیا کہ اس نے کم از کم ایک مرگ خور کو توروک ہی دیا تھا۔ لیکن اب پلت کر پیچھے دیکھنے کا وقت بالکل نہیں تھا۔ وہ سنہری کپ کے اوپر سے کودا اور اپنے پیچھے چھڑی کے دھماکے کی آواز سن کر اس نے آگے کی سمت میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے گرتے ہی اس کے اوپر سے روشنی کی ایک بڑی چنگاری اڑ کر چلی گئی۔ اس نے سیدرک کا ہاتھ پکڑتے کیلئے اپنا ہاتھ

پھیلایا.....

اسی وقت والڈی مورٹ کے چلانے کی آواز سنائی دی۔ ”تم لوگ دور ہٹ جاؤ..... اسے صرف میں ہی ماروں گا..... وہ میرا شکار ہے.....“

ہیری نے سیدر کی کلائی کوس کر پکڑ لیا تھا۔ اس کے اوروالڈی مورٹ کے درمیان صرف ایک ہی قبر کا کتبہ باقی رہ گیا تھا۔ لیکن سیدر ک بہت وزنی تھا اور کپ بھی دور پڑا تھا.....

والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں اندھیرے میں چمکنے لگیں۔ ہیری نے دیکھا کہ والڈی مورٹ کے چہرے پر اب ایک زہریلی مسکراہٹ تھرک رہی تھی اور وہ اپنی چھڑی اس کی طرف تان رہا تھا۔

ہیری نے اپنی چھڑی سنہری چمکتے ہوئے کپ کی طرف کرتے ہوئے چلا�ا۔ ”ایکوشیم!“ کپ ہوا میں اُڑ کر اس کے پاس آگیا اور ہیری نے چھڑی والے ہاتھ سے اس کا دستہ پکڑ لیا۔

ہیری کو والڈی مورٹ کی بدحواسی کے عالم میں نکلتی ہوئی چیخ سنائی دی۔ اسی پل ہیری کو اپنے پیروں کے نیچے ایک جھٹکا لگا جس کا مطلب یہ تھا کہ گھری یونجی نے کام کر دکھایا تھا..... یہاب اسے ہوا اور نگوں کی قوس قزح کے ہمنور میں دور لے جا رہی تھی۔ سیدر ک بھی اس کے ساتھ ہی تھا جو بے جان لاشے کی مانند اس کے بازو کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ یہ بڑا کٹھن سفر تھا..... لیکن وہ دونوں والپس لوٹ رہے تھے۔



پیشہسوں وال باب

## مرکب صدقیال

ہیری دھڑام سے زمین پر گرا۔ اس کا چہرہ گھاس میں ڈھنس کر رہ گیا جس کی تیز خوبی و اس کے نتھنوں میں بھر گئی۔ اب جب گھری ہی بخی اسے لارہی تھی تو اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اور گرنے کے بعد بھی نہیں کھولیں۔ وہ ہلاک تھیں۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی ساری طاقت جواب دے گئی ہو۔ اس کا سر اتنی بری طرح سے چکر رہا تھا جیسے اس کے نیچے زمین کسی جہاز کے عرشے کی طرح بچکوئے کھارہی ہو۔ خود کو سن بھال رکھنے کیلئے اس نے ان دونوں چیزوں کو اور کس کر پکڑ لیا جنہیں وہ اب بھی پکڑے ہوئے تھا..... سے فریقی مقابلوں کے سنہری کپ کا ٹھنڈا دستہ اور سیڈر کی کلائی۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر اس نے دونوں میں سے کسی کو چھوڑا تو وہ اپنے دماغ میں تیرتے ہوئے اندھیروں میں کہیں کھو جائے گا۔ صدمے اور تکان کی ملی جملی کیفیت کی وجہ سے وہ گھاس کی خوبی سو نگھٹتے ہوئے زمین پر ہی پڑا رہا۔ وہ انتظار کرنے لگا کہ کوئی کچھ کرے گا..... کچھ کرے گا..... اور اس دوران تمام وقت اس کے ماتھے کا نشان بری طرح درد کرتا رہا.....

عجیب سا بے ہنگم شور شرابہ اس کے کانوں کے پروں کو پھاڑے جا رہا تھا اور وہ پریشانی محسوس کر رہا تھا۔ ہر طرف آوازیں، قدموں کی آہٹیں اور چینیں سنائی دے رہی تھیں..... وہ جہاں تھا، وہیں پڑا رہا۔ اس نے شور سن کر اپنا چہرہ تان لیا جیسے یہ بھی کوئی برا خواب ہی ہو جو گزر جائے گا۔

پھر دوہاتھوں نے اسے پکڑا اور پلٹ دیا۔

”ہیری..... ہیری!“

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ وہ ستاروں سے بھرے آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اور ایلبس ڈمبیل ڈور اس کے اوپر جھکے ہوئے تھے۔ لوگوں کی بھیڑ کی کالی پر چھائیاں چاروں طرف سے اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ قریب آ رہی تھیں۔ ہیری کو لوگوں کے تیز تیز قدموں کی وجہ سے اس کے سر کے نیچے زمین کا نپ رہی تھی۔ وہ بھول بھلیوں کی باڑھ کے کنارے پرواپیں لوٹ آیا تھا۔ اسے تماشا کی دکھائی دے رہے تھے اور وہاں پر ستاروں کے نیچے کے ہیوں لے بری طرح ہلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

552

ہیری نے کپ کو چھوڑ دیا لیکن اس نے سیدرک کو اور مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس نے اپنا خالی ہاتھ اٹھایا اور ڈبل ڈور کی کلائی پکڑ لی جبکہ ڈبل ڈور کا چہرہ کبھی دکھائی دیتا تو کبھی نظرلوں سے او جمل ہو جاتا رہا۔

”وہ لوٹ آیا ہے.....“ ہیری نے پوری طاقت کے ساتھ کہا مگر اس کی آواز بے حد ہیسی ہی نکل پائی۔

”والدی مورٹ لوٹ آیا ہے.....“

”یہ کیا ہو رہا ہے..... کیا ہوا؟“

ہیری کے سامنے کار نیلوں فج کا چہرہ آیا جو سفید اور دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔

”اوہ خدا یا..... ڈیگوری!“ فج نے کپکپاتے لبجے میں کہا۔ ”ڈبل ڈور! یہ تو مر گیا ہے؟“

ان کی طرف آتے ہوئے سیاہ ہیولوں نے یہ بات سن کر اپنے آس پاس والے ہیولوں کو بتائی..... اور پھر باقی لوگ بھی رات کے اندر ہیرے میں چلائے.....

”وہ مر گیا ہے..... وہ مر گیا ہے..... سیدرک ڈیگوری مر گیا.....“

”ہیری اسے چھوڑ دو.....“ اسے فج کی آواز سنائی دی اور اسے احساس ہوا کہ کچھ انگلیاں سیدرک کی وزنی کلائی اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن ہیری اسے چھوڑنے پر بالکل راضی نہیں تھا۔

پھر ڈبل ڈور کا چہرہ جواب بھی دھنڈ لادکھائی دے رہا تھا اور زیادہ قریب آیا۔

”ہیری! اب تم اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ اب سب کچھ ختم ہو گیا ہے، اسے چھوڑ دو!“

”وہ چاہتا تھا کہ میں اسے واپس لے آؤں۔“ ہیری دھیمے لبجے میں بڑ بڑا یا۔ اسے لگ رہا تھا کہ بتانا سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں..... ”وہ چاہتا تھا کہ میں اسے اس کے ماں باپ کے پاس لے آؤں.....“

”یہ ٹھیک ہے ہیری!..... اب بس چھوڑ دو.....“

ڈبل ڈور نیچے جھکے۔ اتنے بوڑھے اور دبلے پتلے شخص میں زیادہ طاقت کا تصور کرنا محال دکھائی دیتا تھا لیکن انہوں نے ایک ہی جھٹکے میں ہیری کو زمین سے اٹھا کر اس کے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ ہیری لہر ارہا تھا..... ڈول رہا تھا..... اس کا سر گھوم رہا تھا..... اس کا زخمی پیرا ب اس کا وزن نہیں سنبھال پا رہا تھا۔ ان کے چاروں طرف بھیڑ قریب آنے کیلئے حکم پیل کر رہی تھی اور اس کی طرف دیکھ رہی تھی.....

”کیا ہوا؟“ ..... ”اس کے ساتھ کیا گڑ بڑ ہوئی؟“ ..... ”کیا واقعی سیدرک مر گیا ہے؟“

”اسے ہسپتال لے جانا چاہئے ڈبل ڈور!“ فج زور دار آواز میں کہہ رہے تھے۔ ”وہ بیمار ہے، وہ زخمی ہے..... ڈبل ڈور!“

ڈیگوری کے ماں باپ یہاں ہیں۔ وہ تماشا ہیوں میں ہیں.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

”میں ہیری کو لے جاتا ہوں ڈیبل ڈور۔ میں سے لے جاتا ہوں.....“

”نہیں! میں چاہوں گا کہ وہ یہیں رہے.....“

”ڈیبل ڈور! آموس ڈیگوری ادھر ہی آ رہا ہے..... وہ یہیں آ رہا ہے..... آپ کو نہیں لگتا کہ اسے یہ بات آپ کو خود بتانا چاہئے..... اس سے پہلے کہ وہ اپنے بیٹے کی لاش دیکھے.....“

”ہیری یہیں رکنا.....“

لڑکیاں چیخ رہی تھیں اور بری طرح سک رہی تھیں۔ ہیری کی آنکھوں کے سامنے کا منظر عجیب طریقے سے لرز رہا تھا۔

”ٹھیک ہے بیٹے! میں نے تمہیں سنبھال لیا ہے..... چلو..... ہسپتال.....“

”ڈیبل ڈور نے رکنے کیلئے کہا ہے.....“ ہیری بھرا تی آواز میں بولا۔ ماتھے کے نشان کی درد کی وجہ سے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے قہونے والی ہو۔ اس کی قوت بصارت پہلے سے بھی زیادہ دھند لی ہو گئی تھی۔

”تمہیں آرام کی ضرورت ہے..... چلو بھی.....“

ہیری سے بڑا اور زیادہ طاقتور کوئی شخص اسے شور مچاتی بھیڑ کے پیچوں نقش سے آدھا کھینچتا ہوا لے جا رہا تھا اور آدھا اس نے اسے اٹھا کر رکھا تھا۔ ہیری نے لوگوں کی آہیں اور جھینیں سن رہا تھا۔ جب اسے سہارا دینے والا آدمی ان کے نقش سے راستہ بناتے ہوئے اسے سکول کی طرف لے جانے لگا۔ جھیل اور ڈرم سٹر انگ کے جہاز کے پاس سے ہوتے ہوئے وہ گھاس کے میدان کو پا کرنے لگا۔ ہیری کواب کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اسے صرف اپنے ساتھ چلنے والے آدمی کی سانس لینے کی بھاری آواز سنائی دے رہی تھی۔

”کیا ہوا ہیری؟“ اس آدمی نے بالآخر پوچھا۔ جب اس نے ہیری کو پتھر کی سیڑھیوں کے اوپر اٹھایا۔ ٹھک ٹھک کی آواز۔ ہیری پہچان گیا کہ وہ مید آئی مودی تھے۔

”کپ گھر ری کنجی تھا.....“ ہیری نے بمشکل کہا۔ جب وہ یہ وہیں ہاں عبور کر رہے تھے۔ ”وہ مجھے اور سیدر رک کو ایک قبرستان میں لے گیا..... اور وہاں پر والدی مورٹ تھا..... لا رو والدی مورٹ.....“

ٹھک ٹھک ٹھک ..... وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں اور پر چڑھ رہے تھے۔

”تاریکیوں کے شہنشاہ وہاں تھے..... پھر کیا ہوا؟“

”اس نے سیدر رک کو مارڈا..... اس نے سیدر رک کو مارڈا.....“

”اور پھر.....؟“

ٹھک ٹھک ٹھک ..... اب وہ راہداری میں چل رہے تھے۔

”ایک بڑی کڑا، ہی میں کوئی سیال پکایا گیا..... اور اسے اس کا بدن واپس مل گیا.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

554

”اوہ! تارکیوں کے شہنشاہ کو ان کا بدن واپس مل گیا؟ وہ از سرنو زندہ ہو گئے.....“

”اور پھر مرگ خور وہاں آگئے..... اور پھر ہمارے درمیان مبازرتی مقابلہ ہوا.....“

”تم نے تارکیوں کے شہنشاہ کے ساتھ مبازرتی مقابلہ کیا؟“

”میں بچ کر بھاگ نکلا..... میری چھڑی نے ایک عجیب کمال دکھایا..... میں نے اپنے ماں باپ کو وہاں دیکھا..... وہ اس کی

چھڑی میں سے باہر نکلے تھے.....“

”اندر چلو ہیری..... اندر چلو اور بیٹھ جاؤ..... تم پل بھر میں ٹھیک ہو جاؤ گے..... لواسے پی لو.....“

ہیری کوتا لے میں چابی لگانے کی آواز سنائی دی اور پھر اس نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھوں میں ایک پیالہ آگیا ہے۔

”اسے پی لو..... تمہاری طبیعت ٹھیک ہو جائے گی..... چلو ہیری! میں تمہاری پوری بات جاننا چاہتا ہوں..... کہ وہاں کیا کیا ہوا

تھا؟“

موڈی نے پیالے میں بھرے مرکب کو اس کے منہ میں ڈال دیا۔ اس کے حلق میں پودینے کی جلن ہوئی اور وہ بری طرح کھانے لگا۔ لیکن مرکب پینے کے بعد موڈی کا دفتر صاف دکھائی دینے لگا اور موڈی کا چہرہ بھی..... ان کا چہرہ بھی فوج کے چہرے کی طرف سفید دکھائی دے رہا تھا اور ان کی دونوں آنکھیں بنا جھپکے ہیری کے چہرے کو ٹوٹول رہی تھیں۔

”والدی مورٹ لوٹ آئے ہیری؟ تمہیں یقین ہے کہ وہ لوٹ آئے ہیں؟ انہوں نے یہ کام کیسے کیا؟“

”اس نے اپنے باپ کی قبر، وارم ٹیل کے ہاتھ اور میرے بازو سے کچھ چیزیں لیں۔“ ہیری نے کہا۔ اس کے سر کا چکر اناب بند ہو گیا تھا۔ اس کے نشان میں بھی اب پہلے جتنا درد نہیں ہو رہا تھا حالانکہ دفتر میں انہیں ادا تھا لیکن اسے موڈی کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اسے اب بھی دور کیوں چکر کے میدان سے لوگوں کے چیختنے چلانے کی آواز بیس شانائی دے رہی تھیں۔

”تارکیوں کے شہنشاہ نے تم کیا لیا؟“ موڈی نے پوچھا۔

”خون.....“ ہیری نے اپنا بازو اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کی آستین وہاں پر پھٹی ہوئی تھی جہاں وارم ٹیل کا خبر اندر گھساتھا۔

”اوہ مرگ خور؟..... وہ لوٹ آئے؟“ موڈی نے لمبی سانس چھوڑتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں!“ ہیری نے کہا۔ ”بہت سارے.....“

”تارکیوں کے شہنشاہ نے ان کے ساتھ کیسا بتاؤ کیا؟“ موڈی نے آہستگی سے پوچھا۔ ”کیا انہوں نے ان لوگوں کو معاف کر دیا.....؟“

لیکن ہیری کو اچانک یاد آگیا۔ اسے ڈمبل ڈور کو یہ بات فوراً بتا دینا چاہئے تھی۔ اسے یہ بات جلدی بتانا چاہئے تھی.....

”ہو گوڑس میں ایک مرگ خور چھپا ہوا ہے۔ یہاں پر ایک مرگ خور موجود ہے..... اسی نے میرا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالتا ہے.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

اسی نے یہ انتظام کیا تھا کہ میں یہ مقابلہ جیت جاؤں.....”

ہیری نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر موڈی نے اسے دھکا دے کر واپس بیٹھا دیا۔

”میں جانتا ہوں کہ وہ مرگ خور کون ہے؟“ موڈی نے دھیمے لمحے میں کہا۔

”کارکروف.....“ ہیری عجلت میں بولا۔ ”وہ کہاں ہیں؟ کیا آپ نے انہیں پکڑ لیا؟ کیا آپ نے انہیں قید کر لیا ہے؟“

”کارکروف..... وہ آج ہی رات سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ نکلا۔“ موڈی عجیب انداز میں ہانپتے ہوئے بولے۔ ”جب اسے اپنے ہاتھ پر بنے تاریکی کے نشان میں جلن محسوس ہوئی۔ اس نے تاریکیوں کے شہنشاہ کے بہت سے وفادار چیلوں کو پکڑ واپس ایسا تھا اس لئے وہ ان کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا..... لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ زیادہ دور تک جا پائے گا۔ تاریکیوں کے شہنشاہ کے پاس اپنے چیلوں تک پہنچنے کے بہت سارے راستے موجود ہیں۔“

”کارکروف چلے گئے..... وہ فرار ہو گئے؟ لیکن اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ انہوں نے میرا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا؟“ ہیری کی آنکھیں تعجب سے چوڑی ہو گئیں۔

”نہیں.....“ موڈی نے آہستگی سے کہا۔ ”نہیں! اس نے تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا..... یہ کام تو میں نے کیا تھا.....“

ہیری نے یہ بات سن تو لیکن اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا۔

”نہیں..... آپ نے نہیں ایسا کیا!“ وہ پورے اعتماد کے ساتھ بولا۔ ”آپ نے یہ کام بالکل نہیں کیا..... آپ یہ کام کر ہی نہیں سکتے تھے.....“

”میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ کام میں نے ہی کیا تھا۔“ موڈی نے کہا، ان کی جادوئی آنکھ گھوم کر دروازے پر جرم گئی۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ یہ جائزہ لے رہے ہوں گے کہ کوئی دروازے کے باہر تو نہیں کھڑا ہے۔ موڈی نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور ہیری کی طرف تان لی۔

”تولا رڈ والڈی مورٹ نے انہیں معاف کر دیا..... ان مرگ خوروں کو جو آزاد تھے؟ جو اڑ قبان جانے سے بچ گئے تھے.....؟“ موڈی غرا کر بولے۔

”کیا مطلب.....؟“ ہیری نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔ وہ اس چھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا جو موڈی نے اس کی طرف تان رکھی تھی۔ یہ ضرور کوئی بے ہودہ مذاق ہو گا۔ یہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

”میں نے تم سے پوچھا کہ کیا والڈی مورٹ نے ان گھٹیا لوگوں کو معاف کر دیا۔“ موڈی سخت لمحے میں غرائے۔ ”وہ جو کبھی ان کی تلاش میں گھر سے باہر تک نہیں نکلے۔ وہ غدار اور دھوکے باز بزدل جادوگر..... جوان کیلئے اڑ قبان بھی نہیں گئے تھے۔ مطلی، ناکارہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

556

لوگ جن میں کیوڈچ ورلڈ کپ میں تقاب پہن کر رنگ رویاں منانے کی ہمت تو تھی لیکن جب میں نے آسمان پر تاریکی کا نشان نمودار کیا تو اسے دیکھ کر دم دبا کر بھاگ نکلے.....”

”تاریکی کا نشان..... آپ نے بنایا تھا..... آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں.....؟“

”میں نے تم سے کہا تھا نہ ہیری..... میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ مجھے سب سے زیادہ نفرت آزاد گھونمنے والے مرگ خوروں سے ہے۔ جب ان کے آقا کو ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب انہوں نے اپنے آقا کی طرف پیٹھ پھیر لی۔ میں امید کر رہا تھا کہ آقا انہیں سنگین سزا دیں گے۔ میں امید کر رہا تھا کہ وہ ان پر سفاک کٹ تشدیکریں گے۔ مجھے بتاؤ کہ آقا نے انہیں متشدد سزا دی تھی یا نہیں..... ہیری! مجھے بتاؤ!“ موڈی کے چہرے پر اچانک ایک وحشیانہ مسکراہٹ کھینچ لگی۔ ”مجھے بتاؤ کہ انہوں نے مرگ خوروں سے یہ کہا کہ صرف میں ہی ان کا وفادار ہوں..... میں نے ہر طرح کا خطرہ مول لیا تاکہ ان تک وہ چیز پہنچا دوں جس کی انہیں سب سے زیادہ ضرورت تھی..... یعنی تم!“

”آپ نہیں..... یہ..... یہ آپ نہیں کر سکتے.....“

”تو پھر چوتھے سکول کی طرف سے شعلوں کے پیالے میں تمہارا نام کس نے ڈالا؟ میں نے ڈالا۔ کس نے ہر اس شخص کو ڈراید ہمکا یا جو میرے لحاظ سے تمہیں چوٹ پہنچا سکتا تھا یا تمہیں مقابلہ جانتے سے روک سکتا تھا؟ میں نے یہ سب کیا۔ کس نے ہیگر ڈکو اسایا کہ وہ تمہیں ڈریگن دکھادے؟ میں نے یہ کیا۔ کس نے تمہیں یہ مشورہ دیا کہ ڈریگن کو ہرانے کا صحیح طریقہ کیا ہو سکتا تھا؟ میں نے کیا.....“ موڈی کی جادوئی آنکھاب دروازے سے ہٹ کر ہیری کے چہرے پر جنم گئی تھی۔ ان کا کھلا منہ اب پہلے سے زیادہ برا دکھائی دے رہا تھا۔

”ہیری! بنا شک پیدا کئے ان کا مول میں تمہاری مدد کرنا آسان نہیں تھا۔ مجھے اپنی پوری عیاریوں کو استعمال کرنا پڑتا کہ کسی کو تمہاری کامیابی میں میرا ہاتھ دکھائی نہ دے۔ اگر تم ہر کام میں آسانی سے کامیابی مل جاتی تو یقیناً ڈبل ڈور کوشک ہو جاتا۔ میں شروع سے ہی یہ چاہتا تھا کہ تم بھول بھلیوں تک پہنچ جاؤ۔ باقی سب چمپیں سے تھوڑا آگے۔ میں جانتا تھا کہ اس کام میں میں باقی چمپیں کو راستے سے ہٹا کر تمہارا راستہ صاف کر دوں گا لیکن مجھے تمہاری حماقتوں سے بھی نہیں بٹنا تھا۔ دوسرے ہدف کی تیاری میں مجھے یہ ڈر لگا کہ میں کامیاب نہیں ہو پاؤں گا۔ میں تم پر نظر رکھ رہا تھا پوٹر! میں جانتا تھا کہ تم انڈے کو نہیں سمجھ پائے ہو اس لئے مجھے تمہیں دوسرا اشارہ بھی کرنا پڑا۔“

”آپ نہیں سیڈر کے مجھے اشارہ دیا تھا۔“ ہیری بھراۓ لمحے میں بولا۔

”او سیڈر کوکس نے بتایا کہ اسے اپنے انڈے کو پانی کے نیچے کھولنا چاہئے؟ میں نے بتایا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ تمہیں بھی یہ بات بتا دے گا۔ شریف لوگوں کو دھوکا دینا کتنا آسان ہوتا ہے پوٹر! مجھے یقین تھا کہ تم نے اسے ڈریگن کے بارے میں باخبر کیا تھا اس

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

557

لئے وہ تمہارے احسان کو اتارنے کیلئے انڈے کے سراغ کو سمجھنے کا طریقہ ضرور تمہیں بتا دے گا..... اور اس نے بالکل ایسا ہی کیا۔ لیکن پھر بھی پوٹر! پھر بھی تمہارے ہارنے کی امید دکھائی دے رہی تھی۔ میں ہر وقت تمہیں دیکھ رہا تھا۔ لا بہری یہ میں گھنٹوں بیٹھ کر پڑھائی۔ کیا تمہیں یہ احساس نہیں تھا؟ کہ جس کتاب کی تمہیں اشد ضرورت تھی وہ پہلے سے ہی تمہارے کمرے میں موجود تھی۔ میں نے اسے وہاں بہت پہلے ہی وہاں پہنچا دیا تھا۔ میں نے وہ کتاب لانگ بائٹ نامی اس بیوقوف لڑکے کو دے دی تھی۔ کیا تمہیں یاد نہیں ہے؟ ”جادوئی آبی نباتات اور ان کی افادیت، نامی کتاب۔ وہ کتاب تمہیں گل پھٹر پودے کے بارے میں وہ سب کچھ بتا سکتی تھی جس کی تمہیں ضرورت تھی۔ مجھے امید تھی کہ تم سب سے مدد مانگو گے۔ لانگ بائٹ تمہیں ایک پل میں یہ بات بتا دے گا لیکن تم نے ایسا بالکل نہیں کیا۔ تم نے ایسا کچھ نہیں کیا..... تمہاری نامنہاد اکڑ اور ناصبحی مل کر میر اسرا کھیل چوپٹ کر سکتی تھی.....“

”تواب میں کیا کر سکتا تھا؟ مجھے کسی اور معصوم فرد کو استعمال کرنا تھا جس کے ذریعے تم تک صحیح معلومات پہنچائی جاسکیں۔ تم نے مجھے ڈلبال میں بتایا تھا کہ ڈوبی نام کے گھر یلو خرس نے تمہیں کرسمس کا تخفہ دیا تھا۔ میں نے اپنے چونے دھلوانے کیلئے بھینے کے بہانے سے اس ڈوبی کو اپنے پاس بلوایا۔ جب وہ مجھ تک پہنچتا۔ میں نے سٹاف روم میں پہنچ کر پروفیسر میک گوناگل سے غیر محسوس انداز میں دوسرے ہدف کے بارے میں بات چھیڑ دی۔ میں نے ان لوگوں کے بارے میں خاص طور پر ذکر کیا جنہیں بطور یعنی لے جایا گیا تھا۔ ڈوبی وہیں موجود تھا اور وہ یہ سب کچھ سن رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ سن رہا ہے لیکن میں نے جان بوجھ کراس پر توجہ نہیں دی۔ میں نے جان بوجھ کر پروفیسر میک گوناگل کے سامنے یہ کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ہیری کے دل میں گل پھٹر پودے کو استعمال کرنے کا خیال آیا ہو۔ اور پھر میری توقع کے عین مطابق تمہارے اس گھر یلو خرس نے موقعہ پا کر سنیپ کی الماری سے گل پھٹر پو دا چرا لیا۔ وہ صحیح وقت پر تمہاری کامیابی تم تک پہنچا گیا..... میرا ایک اور ہدف پورا ہو گیا۔“

موڈی کی چھٹری اب بھی ہیری کے سینے کی طرف تی ہوئی تھی۔ ان کے پیچے دیوار پر لگے ڈمن پکڑ آئینے میں دھنڈ لے ہیو لے منڈلار ہے تھے۔

”پوٹر! تم جھیل میں اتنی دریتک رکے رہے کہ مجھے خدشہ ہونے لگا کہ تم یقیناً ڈوب گئے ہو گے۔ لیکن یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ڈمبل ڈور نے تمہاری بیوقوفی کو تمہاری عظمت قرار دے دیا اور تمہیں اس کیلئے اچھے سکور نمبر مل گئے۔ تب جا کر میں نے اطمینان کی سانس لی تھی.....“

”ظاہر ہے آج رات کو بھول بھلیوں میں تمہارے سامنے کم رکاوٹیں آئی تھیں۔“ موڈی نے تمسخانہ ہنسی کے ساتھ کہا۔ ”ایسا اس لئے ہوا تھا کیونکہ میں اس کے چاروں طرف پہرا دے رہا تھا۔ میں اپنی جادوئی آنکھ کے ذریعے باڑھ کی اوپنجی اور موٹی دیواروں کے اندر جھانک رہا تھا۔ تمہاری راہ میں حائل رکاوٹوں کو میرے جادوئی کلے دور ہٹا رہے تھے۔ جب فلیور ڈیلا کو میرے قریب سے گزری تو میں نے اسے ششد رساکت کر ڈالا۔ میں نے کیرم کو جادوئی وار کے ذریعے اپنے قابو میں کر لیا تھا تاکہ وہ ڈیگوری کو ختم کر دے اور

کپ تک صرف تم ہی پہنچ پاؤ۔ تمہاری راہ میں کوئی دوسرا چمپیں باقی نہ رہے.....”

ہیری عجیب نظروں سے پروفیسر موڈی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟..... ڈیبل ڈور کے دوست..... بہترین اور مشہور ایور..... جنہوں نے اتنے سارے مرگ خوروں کو پکڑا تھا..... یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا..... بالکل بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا.....

دشمن پکڑ آئینے کے دھنڈ لے ہیو لے اب صاف ہوتے جا رہے تھے۔ ہیری کو موڈی کے پیچھے تین لوگوں کے ہیو لے قریب آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے لیکن موڈی کی آنکھیں انہیں دیکھنیں رہی تھیں۔ ان کی جادوئی آنکھ تو ہیری پر ہی جمی ہوئی تھی۔

”ہیری! تاریکی کے شہنشاہ تمہیں نہیں مار پائے..... جبکہ ایسا کرنے کی ان کی بہت دیرینہ خواہش تھی۔“ موڈی نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”ذرائع کر و تو سہی! جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ میں نے ان کا یہ کام بڑی آسانی سے کر دیا ہے تو وہ مجھے کتنا بڑا اعزاز بخششیں گے۔ میں نے تمہیں ان تک پہنچایا تھا۔ جب انہیں از سر نوزندہ ہونے کیلئے تمہاری سب سے ضرورت تھی۔ اور پھر میں نے تمہیں ہلاک کر دیا۔ مجھے باقی سب مرگ خوروں سے زیادہ عزت افزائی ملے گی..... اس طرح میں ان کا سب سے قربی، رازدار اور حقیقی وفادار ساتھی بن جاؤں گا..... وہ مجھے اپنی سگی اولاد سے زیادہ قربی مقام دیں گے..... ہے ناپوٹر؟“

موڈی کی قدرتی آنکھ کسی قدر اب لی ہوئی دکھائی دینے لگی اور جادوئی آنکھ اس کے چہرے پر پھیلی دہشت اور حیرت کے ملے جلے جذبات کو دیکھ کر لطف اندوڑ ہو رہی تھی۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ وہ اس وقت اپنی چھپڑی تک قطعی نہیں پہنچ پائے گا کیونکہ اس کی معمولی سی حرکت سے موڈی کی چھپڑی آگ اگل سکتی تھی۔ دروازہ پوری طرح بند تھا۔ وقت کی گھڑیاں اس کے ہاتھوں سے نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ موڈی کی آنکھوں سے صاف عیاں تھا کہ وہ کسی بھی لمحے اسے ہلاک کرنے والا تھا۔

”تاریکیوں کے شہنشاہ اور میں..... صرف میں!“ موڈی نے کہا جواب پوری طرح سے پاگل دکھائی دے رہا تھا اور ہیری کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ”ہم دونوں میں کافی کچھ مشابہت رکھتا ہے..... حیرت انگیز طور اغوا کرنے کے معاملے میں ہم دونوں ہی بہت پائے کی قابلیت کے حامل ہیں..... لیکن بد قسمتی میں بھی انتہائی مایوس کن..... بدترین مایوس کن..... ہم دونوں کو ہی اپنے باپوں کے نام کا بوجھ اٹھا کر بے عزت ہونا پڑا۔ ہم دونوں نے ہی اپنے اپنے باپوں کو اپنے ہاتھوں سے مارنے کا اعزاز حاصل کیا..... یہ بہت بڑا اطمینان تھا..... توقع سے بھی بڑا اطمینان! کیونکہ شیطانی جادوگروں کو خاندان کی نیک تمناؤں کو قتل کئے بغیر عروج نہیں مل سکتا تھا..... ان کو مارنا بہت ضروری امور میں ایک اہم امر تھا.....“

”تم پاگل ہو.....“ ہیری نے کہا۔ وہ خود کو نہیں روک پایا۔ ”تم پاگل ہو چکے ہو.....“

”پاگل اور میں؟“ موڈی نے کہا اور ان کی آواز بہت اوپنچی ہو گئی۔ ”چلو ہم دیکھتے ہیں..... ہم دیکھتے ہیں کہون پاگل ہوا ہے۔ اب تاریکی کے شہنشاہ لوٹ آئے ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ وہ لوٹ آئے ہیں ہیری پوٹر! تم انہیں شکست نہیں دے پائے.....

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

559

اوراب..... میں تمہیں ہرا تا ہوں.....

مودی نے اپنی چھٹری اٹھائی اور اپنا منہ کھولا۔ ہیری نے اپنا ہاتھ اپنے چونگے میں ڈال لیا۔

”ستوفیتم.....“ چند صیادینے والی سرخ روشنی ہوئی اور مودی کے دفتر کا دروازہ دھماکے کے ساتھ ٹوٹ کر گر گیا۔ مودی دفتر کے فرش پر پیچھے کی طرف گر گئے۔ ہیری اب بھی اسی جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں مودی کا چہرہ تھا۔ اس نے دیکھا کہ دشمن پکڑ آئینے میں ایلبس ڈبل ڈور، پروفیسر سینیپ اور پروفیسر میک گوناگل اسے دیکھ رہے تھے۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ وہ تینوں دروازے پر کھڑے تھے۔ ڈبل ڈور سب سے آگے تھا اور ان کی چھٹری تنی ہوئی تھی۔

اس پل ہیری کو صحیح معنوں میں معلوم ہوا کہ لوگ کیوں یہ کہتے تھے کہ ڈبل ڈور ہی اکلوتے جادوگر ہیں جن سے والدی مورٹ بھی ڈرتا تھا۔ مید آئی مودی کے بے ہوش بدن کو دیکھتے ہوئے ڈبل ڈور کے چہرے پر ایک ایسا خوفناک تاثر پھیلا تھا جس کا ہیری نے زندگی بھر کبھی گمان تک نہیں کیا تھا اور نہ ہی کر سکتا تھا۔ ڈبل ڈور کے چہرے پر کسی قسم کی نرم مسکان بالکل نہیں تھی۔ عینک کے پیچھے ان کی دیکھتی ہوئی آنکھوں میں کسی قسم کی چمک کے آثار باقی نہیں تھے۔ اس کے برعکس ان کے بوڑھے چہرے کی ہر سلوٹ میں غضب نا کی کی تصور پھیلی ہوئی تھی۔ ان کے بدن سے طاقت کے سرچشمے یوں پھوٹ رہے تھے جیسے موسم گرم کی تیز حرارت نکل رہی ہو۔ ڈبل ڈور دفتر کے اندر چلے آئے۔ انہوں نے مودی کے بے ہوش بدن کے نیچے اپنا ایک پاؤں ڈالا اور ایک جھٹکے ساتھ انہیں پلٹ دیا۔ تاکہ ان کا چہرہ دکھائی دے سکے۔ سینیپ پیچھے آئے اور دشمن پکڑ آئینے میں دیکھنے لگے جہاں ان کا غصے سے بھرا چہرہ اب بھی دکھائی دے رہا تھا۔

پروفیسر میک گوناگل بھاگتی ہوئی سیدھی ہیری کے پاس آئیں۔

”چلو پورا!“ وہ روہانیسے انداز میں بولی۔ ان کے چہرے کی باریک سلوٹیں پھر کر رہی تھیں جیسے وہ بس رونے ہی والی ہیں۔

”چلو..... ہسپتال چلو.....!“

”نہیں.....“ ڈبل ڈور نے تباہی آواز میں کہا۔

”ڈبل ڈور! اسے ہسپتال جانا چاہئے۔ اس کی حالت تو دیکھئے..... آج رات اس نے اپنی عمر کی بہ نسبت کافی مشکلات برداشت کی ہیں۔“

”منروا..... وہ یہیں رکے گا کیونکہ اسے یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔“ ڈبل ڈور نے کہا۔ ”سمجنہا ہمیشہ تسلیم کرنے کی سمت میں پہلا قدم ہے اور صرف تسلیم کرنے کے بعد ہی کوئی چیز سدھ رکتی ہے۔ اسے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اس نے آج رات جو بھی کچھ برداشت کیا ہے، وہ کس کے باعث اور کیوں کیا ہے؟“

”مودی.....؟“ ہیری نے کہا۔ اسے اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔ ”لیکن یہ مودی کیسے کر سکتا ہے؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

560

”یہ ایسٹر موڈی نہیں ہے.....“ ڈمبل ڈور نے آہستگی کے ساتھ کہا۔ ”تم الیسٹر موڈی کو نہیں جانتے۔ اصلی موڈی آج رات کے حادثے کے بعد تمہیں کبھی میرے سامنے نہیں ہٹاتا۔ جس پل وہ تمہیں لے گیا، میں فوراً سمجھ گیا..... اور پیچھے آگیا۔“ ڈمبل ڈور بے ہوش موڈی کے جسم پر جھکے اور اس کے چونے میں ہاتھ ڈالا۔ انہوں نے موڈی کی چھاگل نکالی اور ایک چھلے میں میں لگی چابیاں تھیں۔ پھر وہ پروفیسر میک گوناگل اور سینیپ کی طرف مڑے۔

”سیپورس! تم اپنے پاس رکھا سب سے زیادہ طاقتور صدقیاں لے کر آؤ۔ اس کے بعد تم باور پی خانے میں جا کرو نکی نامی گھر بیلو خرس کو بلا کر ساتھ لے کر آؤ..... منروا.....“ تم ہیگر ڈکے جھونپڑے پر جاؤ۔ وہاں تمہیں کدو کے باعیچے میں ایک بڑا کالا کتا بیٹھا ملے گا۔ اس کتے کو میرے دفتر میں پہنچا دینا اور اسے بتا دینا کہ میں کچھ دیر بعد آ کر اسے ملوں گا۔ اس کے بعد تم یہیں لوٹ آنا.....“

اگر سینیپ یا میک گوناگل کو ان احکامات میں کوئی بات عجیب لگی بھی تو بھی انہوں نے اپنی الجھن کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔ دونوں تیزی سے مڑے اور دفتر سے باہر نکل گئے۔ ڈمبل ڈور سات تالوں والے صندوق کی طرف بڑھے۔ انہوں نے پہلے تالے میں پہلی چابی لگا کر اسے دوبارہ کھولا۔ صندوق میں جادوئی کلمات کی کتابوں کا ڈھیر رکھا ہوا دکھائی دیا۔ ڈمبل ڈور نے صندوق بند کر دیا اور پھر دوسرا تالے میں چابی لگا کر اسے دوبارہ کھولا۔ اب جادوئی کلمات کی کتابیں غائب ہو چکی تھیں، ان کی جگہ اب اس میں بہت سی چیزیں پڑی تھیں۔ ٹوٹے ہوئے مخربلو، چرمی کاغذم قلمیں اور ایک سفید غیبی چوغم۔ ہیری نے جیرانگی سے دیکھا جب ڈمبل ڈور نے چوتھے، پانچویں اور پچھٹے تالے میں باری باری چابیاں لگائیں ہر بار صندوق کا ڈھکن کھلنے پر اس میں نیا سامان دکھائی دیتا تھا۔ پھر جیسے ہی انہوں نے تالے میں ساتویں چابی لگائی اور ڈھکن کھولا تو ہیری کے منہ سے جیرانگی کے مارے چیخ نکل گئی۔

وہاں پر ایک طرح کا گڑھا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ ایک گھرے کمرے جیسا تھا اور اس میں دس فٹ نیچے کوئی لیٹا ہوا تھا۔ وہ گھری نیند سور ہاتھا اور کافی دبلا پتلا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اور کوئی نہیں بلکہ اصلی میڈی آئی موڈی تھا۔ ان کا لکڑی کا پیر غائب تھا۔ ان کی جادوئی آنکھ کا پیالہ نما کٹورہ نیچے خالی تھا اور ان کے الجھے ہوئے بالوں کے کئی گچھے بھی غائب تھے۔ ہیری کبھی صندوق میں گھری نیند سوئے ہوئے موڈی کو جیرانی سے دیکھتا تو کبھی دفتر کے فرش پر بے ہوش پڑے موڈی کو سکتے کے عالم میں گھورتا۔

ڈمبل ڈور صندوق میں اترے اور اس سوئے ہوئے موڈی کے پاس پہنچ گئے۔ وہ ان کا معاشرہ کرنے کیلئے جمک گئے۔

”اوہ! اسے ششد رسا کت کیا گیا ہے..... اسے سنگین جادوئی وار سے نہتا کیا جا رہا ہے۔ وہ بہت کمزور ہے۔“ انہوں نے کہا۔

”ظاہر ہے، اسے زندہ رکھنا ضروری تھا۔ ہیری! نقلي موڈی کا چوغم اتار دو۔ الوسٹر کوس دی لگ رہی ہوگی۔ میڈم پامفری کو ان کی دیکھ بھال کرنا ہوگی۔ لیکن اسے فی الوقت کوئی سنگین خطرہ لا حق نہیں ہے.....“

ہیری نے جلدی سے ڈمبل ڈور کے حکم کی تعییل کی۔ ڈمبل ڈور نے موڈی پر چوغم ڈال دیا اور دوبارہ صندوق سے باہر نکل آئے۔

پھر انہوں نے میز پر کھی چھاگل کو اٹھایا اور اس کا ڈھکن کھول کر اسے الٹا کر دیا۔ میز کی سطح پر ایک سیال مرکب گر کر پھیل گیا۔

”ہیری! بھیس بد مرکب!“ ڈمبل ڈور نے بڑا تھا۔ ”تم نے دیکھا کہ یہ کتنا آسان اور بہترین طریقہ تھا کیونکہ موڈی کبھی اپنی چھاگل کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں پیتا تھا..... سبھی لوگ اس کی اس عادت کے بارے میں جانتے تھے۔ ظاہر ہے، مرکب بنانے کیلئے اس بہروپے کو اصلی موڈی کو اپنے آس پاس رکھنے کی ضرورت تھی۔ تم نے ان کے بال دیکھے.....“ ڈمبل ڈور نے صندوق والے موڈی کی طرف اشارہ کیا۔ ”بہروپیا انہیں پورا سال کا ٹھاٹا ہا ہے۔ دیکھا وہ کہاں سے کٹھے ہوئے ہیں؟ لیکن مجھے لگتا ہے کہ آج رات جوش سے بھرا ہوا نقی موڈی شاید بیس بد مرکب کو اتنی بار پینا بھول گیا ہو گا جتنی بار اسے پینا چاہئے تھا..... ہرگھنے بعد..... ہم اسے بعد میں دیکھیں گے.....“

ڈمبل ڈور نے میز کے پیچھے پڑی کری چینخی اور اطمینان سے بیٹھ گئے۔ ان کی نظریں فرش پر پڑے ہوئے نقی موڈی پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر کچھ ہی دیر میں ہیری کی آنکھوں کے سامنے فرش پر پڑے آدمی کا چہرہ بد لئے لگا۔ چہرے سے نشان غالب ہونے لگے۔ جلد ایک بار ملامم اور چکنی ہونے لگی۔ ٹوٹی پھوٹی ناک ثابت ہوتی جا رہی تھی اور پھر سکڑ نے لگی۔ الجھے ہوئے لمبے سفید بال کھو پڑی کے چاروں طرف سے اندر باہر ہو رہے تھے۔ ان کی جگہ زرد رنگت کے بال لینے لگے۔ اچانک کھٹاک کی زوردار آواز آئی اور لکڑی کا پاؤں بدن سے الگ ہو کر ایک طرف لڑک گیا اور اس کی جگہ قدرتی پیرنے لے لی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس کے چہرے سے جادوئی آنکھ باہر نکل کر گرگئی اور اس کی جگہ ایک اصلی آنکھ آگئی۔ جادوئی آنکھ فرش پر گھومنے لگی اور ہر سمت میں دیکھنے لگی۔

ہیری نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک پیلے اور چتنکبرے چہرے والا ایک آدمی پڑا ہوا تھا جس کے بال خوبصورت تھے۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ کون ہے؟ اس نے اسے ڈمبل ڈور کے تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا۔ اس نے دیکھا تھا کہ روح کھڑا سے عدالت سے کھینچ کر لے جا رہے تھے۔ اس نے دیکھا تھا کہ یہ مسٹر کراوچ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ بے قصور ہے..... لیکن اب اس کی آنکھوں کے چاروں طرف جھریاں تھیں اور اس کی عمر کچھ زیادہ لگ رہی تھی۔

باہر رہداری میں تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ سنیپ ونکی کو لے کر لوٹ آئے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل ان کے ٹھیک پیچھے تھیں۔

”کراوچ.....“ سنیپ نے بے ہوش گرے ہوئے آدمی کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”بارٹی کراوچ.....“ وہ یکدم دیوار کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے۔ جیسے انہیں گہرا صدمہ پہنچا ہو۔

”اوہ خدیا.....“ پروفیسر میک گوناگل کا منہ تعجب سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ بھی ٹھٹک کر رکیں اور فرش پر پڑے آدمی کو گھورنے لگیں۔

میلی کچیلی، گندے اور پریشان کن حلے والی ونکی سنیپ کے پیروں کے پاس کھڑی تھی، اس نے جب اس طرف دیکھا تو اس کا منہ کھل گیا اور وہ زور سے چھیخی۔ ”ماسٹر بارٹی..... ماسٹر بارٹی! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟“ وہ چھلانگ لگا کر اس جوان شخص کے سینے

پر جا چڑھی۔ ”آپ نے اسے مارڈا لا..... آپ نے میرے مالک کے بیٹے کو مارڈا لا.....“  
”ہم اسے صرف ششد رسا کت کیا ہے ونکی؟“ ڈمبل ڈور نے دھیرے سے کہا۔ ”تم اس سے دور ہٹ جاؤ..... سیورس! تم دوا لے آئے ہو؟“

سنیپ نے ڈمبل ڈور کو ایک چھوٹی بوتل تھامدی جس میں شفاف پانی جیسا کوئی مرکب بھرا ہوا تھا۔ یہ وہی کانچ کی بوتل تھی جس کے استعمال کی دھمکی انہوں نے کچھ ہی عرصہ پہلے ہیری کو کلاس روم میں دی تھی۔ ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ فرش پر پڑے آدمی کے اوپر بھکے اور اسے دشمن پکڑ آئینے کی دیوار کے نیچے نیک لگا کر بٹھایا۔ دشمن پکڑ آئینے میں اب بھی ڈمبل ڈور، سنیپ اور میک گوناگل کی پر چھائیاں سب کو کمرے میں غصے بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ ونکی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے بیٹھے کا نپتی رہی اور اس نے اپنے ہاتھ چہرے پر رکھ لئے تھے۔ ڈمبل ڈور نے اس آدمی کا منہ کھولا اور اس میں صدقیال مرکب کی تین بوندیں پکادیں۔ پھر انہوں نے اپنی چھڑی اس کے سینے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ”ہوشتم گزیدم.....“

مسٹر کراوچ کے بیٹے نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اس کا چہرہ متاثرا ہوا کھائی دے رہا تھا اور آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں۔ ڈمبل ڈور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل جھک گئے، تاکہ ان کا چہرہ مساوی برابری پر رہے۔  
”کیا تمہیں میری آواز سنائی دے رہی ہے؟“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے پوچھا۔  
”ہاں!“ اس آدمی نے پلکیں جھپکائیں اور بڑھتا کر جواب دیا۔

”اب تم ہمیں یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیسے پہنچے؟ تم اڑ قبان سے کیسے فرار ہوئے؟“ ڈمبل ڈور نے دھیرے سے پوچھا۔  
ماستر کراوچ نے ایک گہری، کاپنی ہوئی سانس لی اور بھرائی ہوئی آواز میں رو بوٹ کی مانند بولنے لگا۔ ”میری ماں نے مجھے بچایا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ مر نے والی ہے۔ انہوں نے میرے باپ کو رضا مند کر لیا کہ وہ ان کی آخری خواہش پوری کر دیں اور مجھے بچا لیں۔ میرا باپ ان سے بہت محبت کرتا تھا جو اس نے مجھ سے کبھی نہیں کی تھی۔ وہ اس کیلئے تیار ہو گیا۔ وہ دونوں مجھ سے ملنے کیلئے اڑ قبان آئے۔ انہوں نے مجھے بھیں بدل مرکب پلایا، جس میں میری ماں کا ایک بال تھا۔ میری ماں نے بھی بھیں بدل مرکب پیا جس میں میرا ایک بال تھا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کا روپ بدل لیا.....“

”آگے کچھ مت بولنا ماستر بارٹی!“ ونکی اپنا سر ہلا رہی تھی اور بری طرح کانپ رہی تھی۔ ”آگے کچھ مت بولنا۔ تم اپنے مجبور باپ کو مصیبت میں پھنسا رہے ہو.....“

لیکن ماستر کراوچ نے ایک لمبی سانس کھینچی اور سپاٹ لنج میں آگے بولنے لگا۔  
”روح کچھ راندھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک تند رست اور ایک مرنے والے فرد کو اڑ قبان میں آتے ہوئے محسوس کیا تھا۔ پھر انہوں نے ایک تند رست اور مرنے والے فرد کوہی اڑ قبان سے باہر نکلتے ہوئے محسوس کیا تھا۔ ان کے حساب سے معاملہ صاف

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

563

تھا۔ میرے باپ نے مجھے چوری چھپے باہر نکلا۔ میں اپنی ماں کے بھیس میں، ہی تھا تاکہ اگر کوئی قیدی سلاخوں کے چھپے سے دیکھنے کی رہا ہوتا سے کوئی شک نہ پڑے۔“

”میری ماں کچھ ہی عرصے بعد اڑ قبان میں مر گئی۔ وہ آخری وقت تک طاقتوں بھیں بدل مرکب پیتی رہی جو میرے باپ نے بنایا تھا۔ انہیں میرے نام اور میرے حلقے سے ہی دفنا دیا گیا۔ سب کو یقین ہو چکا تھا کہ میں مر چکا ہوں.....“  
اس آدمی نے پلکیں جھپکائیں۔

”اوہ گھر پر لانے کے بعد تمہارے باپ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟“ ڈبل ڈور نے آہستگی سے پوچھا۔

”اس نے میری ماں کی موت کا جھوٹا ناٹک کیا۔ ایک پر سکون، پراسار مگر نجی تدفین..... سچ تو یہ تھا کہ میری ماں کی قبر خالی ہے۔ گھر بیلو خرس و نکی نے دن رات میری دیکھ بھال کر کے مجھے تند رست کیا۔ مجھے چھپا کر رکھتے ہوئے حالات کو قابو میں رکھنا تھا۔ مجھے قابو میں رکھنے کیلئے میرے باپ کو بہت سارے طاقتوں جادوئی کلمات کا استعمال کرنا پڑا۔ جب مجھ میں تھوڑی طاقت پیدا ہوئی تو میں صرف اپنے آقا کی تلاش..... ان کی خدمت میں لوٹنے کے بارے میں سوچنے لگا۔“

”تمہارے باپ نے تم پر قابو کیسے پایا؟“ ڈبل ڈور نے نرمی سے پوچھا۔

”جب رکٹ وار سے.....“ ماسٹر کراوچ نے بتایا۔ ”میں اپنے باپ کی پوری مگرانی اور قبضے میں تھا۔ مجھے دن رات غیبی چونگہ پہنچنے کیلئے مجبور کیا جاتا تھا تاکہ کوئی مجھے دیکھنے لے۔ میں ہمیشہ گھر بیلو خرس و نکی کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ میری پہرے دار اور خدمت گزار تھی۔ اسے مجھ پر حرم آتا تھا۔ اسی نے میرے باپ کو تیار کیا کہ وہ میرے اچھے برتا و پر کبھی کبھار مجھے انعام دیا کرے۔“

”ماسٹر بارٹی!..... ماسٹر بارٹی!“ ونکی نے اپنے ہاتھوں کے بیچ سے سکتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں ان لوگوں کو یہ سب نہیں بتانا چاہئے۔ ہم لوگ مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔“

”کیا کسی کو کبھی پتہ چلا کہ تم اب بھی زندہ ہو؟ میرا مطلب ہے کہ کیا تمہارے گھر کے افراد اور گھر بیلو خرس کے علاوہ کسی کو پتہ چلا تھا؟“ ڈبل ڈور نے ونکی کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا۔

”ہااا!“ ماسٹر کراوچ نے کہا اور اس کی پلکیں ایک بار پھر جھپکیں۔ ”میرے باپ کے دفتر کی جادوگرنی بر تھا جو رکنس یہ بات جان گئی تھی۔ ایک دن وہ کچھ کاغذات پر دستخط کروانے کیلئے گھر آئی تھی۔ میرا باپ گھر پر نہیں تھا۔ ونکی اسے اندر بٹھا کر باور پچی خانے میں میرے پاس آگئی لیکن بر تھا جو رکنس نے ونکی کو مجھ سے باتیں کرتے ہوئے سن لیا تھا۔ وہ تحقیقات کرنے آئی۔ اس نے جو باتیں سنی تھیں ان سے اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ غیبی چونگے کے اندر کون چھپا ہوا تھا؟ میرا باپ جب والپس لوٹا تو بر تھانے اس سے اس بارے میں سوال جواب کرنا شروع کر دیئے۔ میرے باپ نے اس کی یادداشت سے اس بات کو بھلانے کیلئے نہایت طاقتوں جادوئی کلمے کا استعمال کیا۔ بہت ہی زور دار..... اس کا کہنا تھا کہ اس کو توڑنے کی کوشش کے باعث اس کا دماغی توازن ہمیشہ کیلئے بگڑ جائے

گا.....”

”وہ میرے مالک کے بھی معاملے میں دخل دینے کیوں آئی تھی؟“ ونکی نے سکتے ہوئے کہا۔ ”اس نے ہمیں تنہا کیوں نہیں چھوڑ دیا؟“

”مجھے کیوڈج ورلڈ کپ کے بارے میں بتاؤ؟“ ڈمبل ڈور نے پرسکون لبھے میں کہا۔

”ونکی نے میرے باپ سے اس بارے میں منت سماجت کی۔“ ماسٹر کراوچ نے اپنی سپاٹ اور کھوکھلی آواز میں کہا۔ ”اس نے پورا مہینہ منانے کی بھرپور کوشش کی۔ میں برسوں سے گھر کے باہر نہیں نکلا تھا۔ مجھے کیوڈج سے بے تحاشہ لگا تھا۔ اس نے کہا کہ لڑکے کو باہر نکلنے دو۔ وہ اپنا غبی چوغہ پہن کر کھیل دیکھنے جائے گا۔ اسے ایک بار تو کھلی ہوا میں سانس لینے دو۔ اس نے کہا کہ اگر میری ماں زندہ ہوتی تو وہ بھی یہی چاہتی۔ اس نے میرے باپ سے کہا کہ میری ماں مجھے آزادی دلوانے کیلئے مری تھی۔ انہوں نے میری زندگی اس لئے نہیں بچائی تھی کہ ہمیشہ گھر میں ہی قید رہوں ..... آخر کار وہ مان ہی گیا.....“

”آگے کا منصوبہ نہایت ہوشیاری سے بنایا گیا۔ میرا باپ مجھے اور ونکی کو اسے دن کافی پہلے ہی مہمانوں کے کیبن میں بٹھا آیا تھا۔ ونکی کو سبھی سے یہ کہنا پڑ رہا تھا کہ اس نے میرے باپ کیلئے نشست روک رکھی ہے۔ مجھے وہاں پر غبی چوغہ پہن کر بیٹھنا تھا۔ سب لوگوں کے مہماں کیبن سے نکلنے کے بعد ہی ہمیں باہر نکلنا تھا۔ لوگوں کو صرف ونکی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ کسی کو بھی میرے ہونے کا کوئی پتہ نہیں چلا۔“

”لیکن ونکی کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ باپ کے روزانہ کے تشدید کو سہتے سہتے میری قوت برداشت اور طاقت کافی بڑھ چکی تھی۔ میں اپنے باپ کے جادوئی تشدید سے لڑنے کے قابل ہو چکا تھا۔ ایسے کئی دور آتے تھے جب میں ان کے جادوئی واروں سے پوری طرح آزاد ہو جاتا تھا۔ جب میں اس کے جادوئی قابو سے باہر ہو جاتا تھا۔ مہمانوں کے کیبن میں بھی ایسا ہی ہوا۔ یہ گھری نیند سے بیدار ہونے جیسا احساس تھا۔ میں نے خود کو تماشا ہیوں اور کیوڈج کے کھیل میں پایا۔ مجھے اپنے سامنے بیٹھے لڑکے کی جیب سے جادوئی چھڑی کا سرا جب باہر نکلا ہوا دکھائی دیا۔ اڑقابن سے لوٹنے کے بعد مجھے کبھی چھڑی رکھنے یا استعمال کرنے کی بالکل اجازت نہیں ملی تھی۔ میں نے موقع کا پورا فائدہ اٹھایا اور چپکے سے اس کی چھڑی چراںی۔ ونکی کو اس بات کا بالکل پتہ نہیں چلا پایا۔ ونکی کو بلندی اور اوپر جگہوں سے خوف آتا تھا، اس لئے اس نے زیادہ وقت اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپائے رکھا تھا۔“

”ماسٹر بارٹی!..... گندے لڑکے!“ ونکی نے سکیاں بھرتے ہوئے کہا۔ اس کی انگلیوں کے درمیان موٹے موٹے آنسو بہرہ رہے تھے۔

”تو تم نے چھڑی چراںی اور پھر تم نے اس سے کیا کیا؟“ ڈمبل ڈور نے پوچھا۔

”ہم واپس اپنے خیمے میں لوٹ آئے۔“ ماسٹر کراوچ کسی مشین کی مانند دوبارہ سٹارٹ ہو گیا۔ ”پھر ہم نے ان مرگ خوروں کی

آوازیں سنیں جو بھی اثر قبان نہیں گئے تھے۔ جنہوں نے کبھی میرے آقا کیلئے رحمت نہیں اٹھائی تھی، جنہوں نے اس کی طرف پیٹھ موز لی تھی، وہ اس طرح قید نہیں تھے جس طرح کے میں قید کاٹ رہا تھا۔ وہ آقا کو تلاش کرنے کیلئے آزاد تھے لیکن وہ یہ کام کرنے کیلئے کبھی تیار نہیں ہوئے۔ وہ وہاں مالگوؤں کے ساتھ کھیل تماشہ کرنے میں مگن تھے۔ ان کی آوازوں سے جیسے میں جاگ گیا۔ میرا دماغ اس قدر روشن اور کھل گیا جتنا کہ گذشتہ کئی سالوں میں کبھی نہیں ایسا ہو پایا تھا۔ مجھے یہ احساس ہوا کہ میں پہلی بار ہر کام کیلئے آزاد تھا، میرے پاس چھڑی تھی۔ میں بے حد ناراض تھا، غصے میں تھا، میں اپنے آقا سے غداری کے جرم میں انہیں سزا دینا چاہتا تھا، ان پر موت کا حملہ کرنا چاہتا تھا..... شور شراباں کر میرا باپ جلدی سے خیسے سے باہر نکل گیا۔ وہ مالگوؤں کو ان سے چھڑانے میں جتا ہوا تھا۔ وکنی مجھے اتنا ناراض دیکھ کر گھبرا گئی۔ اس نے اپنی قدیمی جادو کا استعمال کر کے مجھے اپنے ساتھ باندھ لیا تھا۔ وہ مجھے خیسے سے باہر نکال کر جنگل کی طرف لے گئی۔ تاکہ میں مرگ خوروں سے دور رہ سکوں۔ میں نے اسے روکنے کے بے حد کوشش کی۔ میں خیسہ بستی میں واپس لوٹنا چاہتا تھا۔ میں ان مرگ خوروں کو دکھانا چاہتا تھا کہ تاریکی کے شہنشاہ کے ساتھ وفاداری کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ میں ان کی غداری کیلئے انہیں سزا دینا چاہتا تھا۔ چراں ہوئی چھڑی کا استعمال کر کے میں نے آسمان پر تاریکی کا نشاں نمودار کر دیا۔“

”پھر وہاں محکمے کے جادوگر آگئے۔ انہوں نے ہر طرف جادوئی واروں کی بوچھاڑ کر دی۔ ایک وار کی چنگاری درختوں کے نیچے سے ہوتی ہوئی آئی جہاں وکنی اور میں کھڑے تھے۔ ہمیں جوڑ نے والا قدیمی جادوئی بندھن پاش پاٹ ہو گیا۔ ہم دونوں کی ششدہ ساکت ہو کر گر گئے۔“

”جب وکنی ملی تو میرا باپ جان چکا تھا کہ میں بھی کہیں آس پاس ہی ہوں۔ وہ جہاں سے ملی تھی، اس نے وہاں جھاڑیوں میں میری تلاش کی۔ میں جادوئی غیبی چونے میں تھا لیکن اس نے مجھے وہاں پڑے ہوئے محسوس کر لیا تھا۔ اس نے تب تک انتظار کیا جب تک مجھے کے سب لوگ جنگل سے باہر نہیں نکل گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ مجھ پر جادوئی بقصہ جمایا اور مجھے گھر لے آیا۔ اس نے وکنی کو سُنگین غلطی پر گھر سے باہر نکال دیا۔ اس نے اپنی ذمہ داری صحیح طرح سے نہیں بھائی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وکنی نے ہی مجھے چھڑی استعمال کرنے کیلئے دی تھی۔ وکنی کی عدم موجودگی کے باعث مجھے گھر سے بھاگنے کا موقع مل گیا.....“

وکنی کی ماہی بھری چیخ نکل گئی۔

”اب چونکہ گھر پر میں اور میرا باپ ہی بچا تھا..... اور پھر.....“ ماسٹر کراوچ کا سر اس کی گردان پر ڈھلک گیا اور پھر اس کے چہرے پر ایک دیوانگی بھری مسکان رقص کرنے لگی۔ ”میرے آقا مجھ سے ملنے کیلئے آئے۔“

”وہ آدھی رات کو اپنے خدمت گزار وارم ٹیل کی بانہوں میں ہمارے گھر آئے۔ میرے آقا کو پتہ چل چکا تھا کہ میں اب بھی زندہ ہوں۔ انہوں نے البانیہ میں بر تھا جو رکنس کو اغوا کر لیا تھا۔ انہوں نے اس کا منہ سُنگین تشدید سے کھلوالیا تھا۔ بر تھا نے انہیں سب کچھ بتا دیا۔ اس نے انہیں سہ فریقی ٹورنا منٹ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ بر تھا نے انہیں ہربات تفصیل کے ساتھ بتائی تھی کہ یہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

566

مقابلے ہو گورس میں ہونے والے تھے۔ اس نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ موڈی نام کا ایک سابقہ ایرو ہو گورس میں پڑھانے کیلئے اس سال جارہا ہے۔ آقانے اس پر اس وقت تک تشدید جاری رکھا جب تک میرے باپ کا کیا ہوا یادداشت بھلانے کا جادوئی وارٹوٹ نہیں گیا۔ اس نے آقا کو میرے بارے میں سب کچھ بتا دیا کہ میں اٹھ قبان سے بھاگ کر گھر میں چھپا ہوا ہوں اور میرے باپ اس سب کے پیچھے پوری طرح ملوث ہے۔ اس نے بتایا کہ میں کس طرح گھر میں قیدی کی زندگی گزار رہا ہوں۔ اور اس نے یہ بتایا کہ اس قید کی وجہ صرف یہی ہے کہ میں فرار ہو کر آقا کی تلاش میں نہ نکل کھڑا ہوں۔ یہ سب جان کر میرے آقا کو معلوم ہو گیا کہ میں کتنا وفادار اور سچا خدمت گزار رہوں۔ شاید سب سے زیادہ وفادار اور کھرا چیلا..... میرے آقانے برتحا سے حاصل ہوئی معلومات کے بل بوتے پر ایک شاندار منصوبہ تیار کیا۔ انہیں میری ضرورت تھی۔ ایک سچے وفادار کی ضرورت..... وہ نصف شب ہمارے گھر آئے۔ میرے باپ نے دروازہ کھولا۔“

ماستر کراوچ کے چہرے کی مسکان اور زیادہ چوڑی ہو گئی۔ جیسے وہ اپنی زندگی کا سب سے خوشنگوار پل یاد کر رہا ہو۔ کنی کی دہشت بھری بھوری آنکھیں اس کی انگلیوں کے بیچ سے دکھائی دینے لگی تھی۔ وہ اتنی دم بخود تھی کہ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

”پھر سب کچھ بڑی آسانی سے ہو گیا۔ میرے آقانے میرے باپ کو ایک ہی شیطانی وار سے ڈھیر کر ڈالا۔ اب میری جگہ میرے باپ کو قید کر دیا گیا تھا۔ اب میری جگہ وہ شیطانی جکڑ کا شکار ہو گئے تھے۔ میرے آقانے انہیں معمول کی زندگی جینے کا حکم دیا۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اور مجھے آزاد کر دیا۔ میں دوبارہ پورے ہوش و حواس میں آپ کا تھا۔ یہ سب کئی برسوں بعد ہوا تھا۔“

”اوہ لارڈ والڈی مورٹ نے تمہیں کیا کرنے کا حکم دیا؟“ ڈمبل ڈور نے سوال کیا۔

”انہوں نے مجھ پوچھا کہ کیا میں ان کیلئے اپنا سب کچھ خطرے میں ڈالنے کیلئے تیار ہوں۔ میں تو پہلے ہی تیار تھا۔ یہ میرا خواب تھا۔ میری سب سے قیمتی خواہش تھی کہ ان کے کسی کام آسکوں اور ان کے سامنے اپنی دائیٰ اور سچی وفاداری کا ثبوت دے سکوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ ہو گورس میں اپنا وفادار خدمت گزار بھیجنے چاہتے ہیں۔ ایک ایسا وفادار چیلا جو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں ہیری پوٹر کو حصے دار بنائے اور اس کی رہنمائی کرے۔ بالکل اس طرح کہ کسی کوڈرا بھر بھی شک پیدا نہ ہو پائے۔ ایک ایسا خدمت گزار جو ہیری پوٹر پر نظر رکھے، جو یہ انتہائی ہوشیاری کے ساتھ ایسا انتظام کرے کہ ہیری پوٹر سہ فریقی مقابلوں کے کپ تک سب سے پہلے پہنچ جائے۔ جو اس کپ کو غیر محسوس انداز میں گھری کنجی میں بدل ڈالے تاکہ اسے چھو نے والا پہلا فرد یعنی ہیری پوٹر میرے آقا تک پہنچ جائے۔ لیکن سب سے پہلے.....“

”تمہیں الیسٹر موڈی کی ضرورت تھی، وہ کیسے ملا؟“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ان کی نیلی آنکھیں اب جلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں حالانکہ ان کی آواز بے حد پر سکون تھی۔

”یہ کام میں نے اور وارم ٹیل نے مل کر کیا تھا۔ ہم نے پہلے سے ہی بھیں بدل مرکب تیار کر لیا تھا۔ ہم اس کے مکان تک گئے۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

567

مودی نے بھرپور مقابلہ کیا۔ کافی شور شراہ بہوا۔ ہم نے اسے بروقت قابو میں کر لیا۔ اس کے بعد ہم نے اسے اس کے اپنے جادوئی صندوق میں قید کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے اس کے کچھ بال توڑ کر مرکب میں ڈال دیئے اور میں نے وہ مرکب پی لیا۔ میں مودی کا ہم شکل بن چکا تھا۔ میں نے اس کا لکڑی کا پیر اور جادوئی آنکھ نکال لی۔ میں آرٹھرویزی کا سامنا کرنے کیلئے تیار تھا۔ جب وہ ان مالگلوؤں کی یادداشت مٹانے کیلئے آیا تھا جنہوں نے شور شراہ سنا تھا۔ احاطے میں چاروں طرف کوڑے دان میں نے چینک دیئے تھے کیونکہ اس وقت میں غیبی چونہ پہنے ہوئے تھا۔ میں آرٹھرویزی کو بتایا کہ میں نے اپنے احاطے میں اجنیوں کی آہٹ سنی تھی اور یہ سب کوڑے دان انہوں نے ہی بکھیرے تھے۔ پھر میں نے مودی کے کپڑے اور شیطانی جادوگروں کو تلاش کرنے والے تمام جادوئی اوزار اکٹھے کئے اور یہاں ہو گوڑس پہنچ گیا۔ میں نے اسے خاص جادوئی کلمے کے زیر اثر زندہ مگر بے جان لاشے کی طرح سنبھالے رکھا۔ میں اس سے سوال پوچھنا چاہتا تھا، میں اس کے ماضی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا، اس کی عادتیں سیکھنا چاہتا تھا تاکہ میں ڈمبل ڈور تک کو فریب دے سکوں۔ بھیں بدلت مرکب بنانے کیلئے مجھے اس کے بالوں کی ضرورت تھی، باقی کا سامان آسانی سے مل جاتا تھا۔ میں نے سینپ کے دفتر سے سانپ کی کپنچلی چرا لی تھی۔ جب سینپ نے مجھے اپنے دفتر میں دیکھا تو میں نے اس سے کہہ دیا کہ ڈمبل ڈور نے مجھے تلاشی لینے کا حکم دیا تھا.....”

”اوہ مودی پر حملہ کرنے کے بعد وارم ٹیل کا کیا ہوا؟“ ڈمبل ڈور نے سوال کیا۔

”وارم ٹیل میرے باپ کے گھر میں میرے آقا کے پاس ان کی دیکھ بھال کرنے کیلئے لوٹ گیا اور میرے باپ پر کڑی نظر رکھنے لگا۔“

”لیکن اس کے باوجود تمہارے باپ کو فرار ہونے کا موقع مل گیا.....“ ڈمبل ڈور بولے۔

”کچھ ہی عرصے بعد وہ بھی جادوئی تشدد داروں سے اسی طرح لڑنے کے قابل ہو گئے، جیسے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ایسے کئی دور آتے ہیں، جب وہ میری طرح جان جاتا تھا کہ کیا ہورہا ہے؟ میرے آقا نے اب یہ فیصلہ کیا کہ اب اسے گھر سے باہر نکلنے کی بالکل اجازت نہیں دینا چاہئے۔ انہوں نے اسے مجبور کر دیا کہ وہ ملکے میں جانا بند کر دے اور صرف الاؤں کے ذریعے اپنے احکامات بھیجا رہے۔ انہوں نے اس سے یہ لکھوایا کہ میں بیمار ہوں اور کچھ عرصے تک گھر پر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن وارم ٹیل نے لاپرواٹی کر دی۔ اس نے میرے باپ پر صحیح طریقے سے نظر نہیں رکھی۔ میرا باپ بھاگ نکلا۔ میرے مالک نے اندازہ لگا لیا کہ وہ یقیناً ہو گوڑس ہی جائے گا۔ میرا باپ ہو گوڑس میں آ کر ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتا تھا۔ وہ انہیں سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا۔ اپنی ہر ایک غلطی کی حقیقت مناشف کر دینا چاہتا تھا۔ وہ یہ بھی بتانا چاہتا تھا کہ اس نے اڑقبان میں کیا کھلی کھیلا تھا اور کیسے مجھے وہاں سے نکال لایا تھا.....“

”میرے آقا نے فوراً اس کے بھاگ نکلنے کی مجھے خبر کر دی۔ انہوں نے مجھے بختنی سے حکم دیا کہ میں اسے ہر قیمت پر روکوں۔ اس لئے میں انتظار کرتا رہا اور کھلی آنکھوں سے جائزہ لیتا رہا۔ میں نے اس نقشے کا بھرپور استعمال کیا جو میں نے ہیری پوٹر سے تھیا یا تھا۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

568

وہ نقشہ جس کی وجہ سے سارا کھیل بگڑتے بگڑتے نئے گیا تھا.....“

”نقشہ.....؟ کون سا نقشہ.....؟“ ڈمبل ڈور نے جلدی سے پوچھا۔

”پوٹر کے پاس ہو گوڑس کا نقشہ تھا۔ اس نے اس نقشے میں مجھے ایک رات سنیپ کے دفتر میں دیکھ لیا تھا۔ اس وقت میں بھیس بدل مرکب کیلئے سانپ کی کیچلی چارہاتھا لیکن چونکہ میرا اور میرے باپ کا نام ایک ہی تھا اس لئے اس نے یہ سوچا کہ یہ میں نہیں ہوں۔ بلکہ میرا باپ ہے۔ اس رات کو میں نے پوٹر سے وہ نقشہ لے لیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میرا باپ شیطانی جادوگروں سے سخت نفرت کرتا ہے، اس پر پوٹر کو یہ یقین ہو گیا کہ میرا باپ سنیپ کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑا ہوا ہے۔“

”ایک ہفتہ تک میں نے اپنے باپ کے ہو گوڑس پہنچنے کا انتظار کیا۔ آخر کار ایک شام وہ نقشہ میں میرا باپ دکھائی دیا جو میدان میں داخل ہو رہا تھا۔ میں نے اپنا غیبی چوغہ پہنا اور اس کے پاس پہنچ گیا۔ وہ جنگل کے کنارے پر گھوم رہا تھا۔ اسی وقت پوٹر اور کیرم وہاں پہنچ گئے۔ میں نے انتظار کیا۔ میں پوٹر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا کیونکہ میں نے اپنے آقا سے وعدہ کیا تھا کہ اسے صحیح سلامت ان کے پاس پہنچاؤں گا کیونکہ انہیں اس کی ضرورت تھی۔ پھر جب پوٹر ڈمبل ڈور کو بلا نے کیلئے وہاں سے چلا گیا تو میں اس کے واپس لوٹنے سے پہلے ہی کیرم کو ششدرا سا کت کر دیا اور اپنے باپ کو ایک ہی جھٹکے میں مار ڈالا۔“

”نن.....نن.....نہیں.....نہیں.....ما سٹر بارٹی! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟“ ونکی اپنی جگہ پردہشت کے مارے چھیتی رہ گئی۔

”تم نے اپنے باپ کو مار ڈالا..... لیکن تم نے اس کی لاش کے ساتھ کیا کیا؟“ ڈمبل ڈور پہلے جیسے پرسکون لجھ میں بولے۔ ان کا سینہ اب پھول پچک رہا تھا۔

”میں اسے اٹھا کر جنگل کے اندر لے گیا اور اپنا غیبی چوغہ اس کو پہننا دیا۔ میرے پاس نقشہ تھا۔ میں نے پوٹر کو سکول میں گھستے ہوئے دیکھا۔ وہ سنیپ سے مکرایا پھر ڈمبل ڈور بھی وہاں پہنچ گئے۔ میں نے دیکھا کہ پوٹر ڈمبل ڈور کو اپنے ساتھ سکول سے باہر لارہا ہے۔ میں جنگل سے باہر نکلا۔ ان کے عقبی سمت میں گیا اور پھر ان سے ملنے کیلئے پلٹ کران کے پاس جا دھمکا۔ میں نے ڈمبل ڈور کو کہا کہ مجھے سنیپ نے بتایا تھا.....“

”ڈمبل ڈور نے مجھ سے کہا کہ میں جا کر جنگل میں اپنے باپ کو تلاش کروں۔ میں دوبارہ جنگل میں لوٹ گیا اور اپنی باپ کی لاش کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نقشے میں دیکھا کہ جب سب لوگ وہاں سے واپس لوٹ گئے تو میں نے اپنے باپ کی لاش کو تبدیلی ہیئت کے جادو سے ہڈیوں کے ڈھیر میں بدل دیا اور پھر میں نے اسے دفن کر دیا..... میں نے اپنا غیبی چوغہ پہننا اور ہمگر ڈکے جھونپڑے کے سامنے کی تازہ کھدے ہوئے مٹی کے گڑھے میں ان سب ہڈیوں کو دفن کر آیا۔“

اب وہاں پر پوری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صرف ونکی کی سکیاں سنائی دے رہی تھیں۔

”اور آج رات کیا ہوا؟“ ڈبل ڈورنے کے سوچتے ہوئے کہا۔

”میں نے رات کے کھانے سے پہلے یہ تجویز پیش کی کہ میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعامی کپ بھول بھلیوں میں رکھا تاہوں میں نے اسے رکھتے ہوئے گھری ریکنجی میں بدل ڈالا۔ میرے آقا کی منصوبہ بندی پوری طرح کامیاب ہو گئی۔ وہ از سرنو زندہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنا بدن واپس پالیا۔ اب وہ میرا اتنی عزت افرائی کریں گے کہ جادوگروں نے ایسا کبھی خواب و خیال میں بھی سوچا نہیں ہو گا.....“

اس کے چہرے پر دوبارہ دیوانگی میں لپٹی ہوئی زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی اور اس کا سراس کے کندھے پر ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ وکی اس کے پہلو میں بیٹھ کر سکیاں بھر رہی تھی۔



چھتیسوال باب

## جدائی کی راہیں

ڈمبل ڈور اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ایک مل کیلیئے ماسٹر بارٹی کراوچ کو حقارت بھری نظروں سے گھورا اور اپنی چھڑی اٹھائی۔ اس میں سے رسیاں نکلیں جو بارٹی کراوچ کے جسم سے لپٹ گئیں اور انہوں نے اسے کس کر باندھ ڈالا تھا۔ ”منروا..... تم یہیں رُک کر پھرہ دو گی، تب تک میں ہیری کو بالائی منزل پر لے جاتا ہوں۔“ ڈمبل ڈور نے پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے پروفیسر!“ پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ وہ تھوڑے سے متلاعے ہوئے انداز میں کھڑی تھیں جیسے انہوں نے ابھی ابھی کسی کو قت کرتے ہوئے دیکھ لیا ہو۔ بہرحال، جب انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور بارٹی کراوچ کی طرف تانی تو ان کا ہاتھ ایک دم مضبوط اور سنجلہ ہوا دکھائی دیا۔

”سیپورس!“ ڈمبل ڈور نے سنیپ کی طرف مرکر دیکھا۔ ”مہربانی کر کے میدم پامفری کو یہاں بلا لاؤ۔“ میں الیسٹر موڈی کو ہسپتال پہنچانا ہو گا۔ اس کے بعد میدان میں جا کر کار نیلوں فتح کو تلاش کرو اور انہیں یہاں لے آؤ۔ مجھے امید ہے کہ وہ خود بارٹی کراوچ سے سوال جواب کرنا چاہیں گے۔ انہیں بتا دینا کہ اگر انہیں میری ضرورت پڑے تو میں نصف گھنٹے بعد ہسپتال میں ملوں گا۔“ سنیپ نے چپ چاپ سر ہلایا اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

”ہیری!“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

ہیری اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا پھر ڈگمگایا۔ ماسٹر کراوچ کی باتیں سننے کے دوران اس کا ذرا سا بھی دھیان اپنے پاؤں کی طرف نہیں گیا تھا۔ وہ اس درد کو کچھ دیر کیلیئے فراموش کر چکا تھا لیکن اب وہ پوری شدت کے ساتھ محسوس ہونے لگا تھا۔ اسے یہ بھی احساس تھا کہ وہ اپنی جگہ پر کھڑا کانپ رہا تھا۔ ڈمبل ڈور نے اس کا ہاتھ پکڑا اور انہیں راہداری میں چلنے میں اس کی مدد کرنے لگے۔

”ہیری! میں چاہتا ہوں کہ تم سب سے پہلے میرے دفتر میں چلو۔“ ڈمبل ڈور نے نرم لبجے میں کہا جب وہ دونوں راہداری میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ”سیریس وہاں پر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

571

ہیری نے اپنا سر ہلا دیا۔ اس کا بدن سن ہو رہا تھا جبکہ دماغ پر تار کی کے پردے بڑھتے جا رہے تھے۔ یہ سب کچھ کسی خواب جیسا ہی تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو ایک طرح سے خوش تھا۔ سفر یقینی ٹور نامنٹ کے انعامی کپ کو چھونے کے بعد جو جو حادثات رونما ہوئے تھے، وہ ان کے بارے میں بالکل سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ بھی انک یادوں کو از سر نوتازہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جواب بھی نہیں اور صاف تصویروں کی طرح اس کے دماغ میں ابھر رہی تھیں۔ صندوق میں بند میڈی آئی موڈی..... اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کی خون میں لٹ پت کلائی کو جگڑے ہوئے زمین پر گرا ہوا اور مٹیل، دھوئیں بھری بڑی کڑا ہی سے از سر نوزندہ ہو کر نکلتا ہوا والدی مورٹ..... مرا ہوا سیڈر ک..... اپنے ماں باپ کے پاس اپنی لاش پہنچانے کی فریاد کرتا ہوا سیڈر ک ڈیگوری.....

”پروفیسر!“ ہیری آہستگی سے بولا۔ ”مسٹر اینڈ مسز ڈیگوری کہاں ہیں؟“

”وہ پروفیسر سپراوٹ کے ساتھ ہیں۔“ ڈبل ڈور نے کہا۔ ان کی آواز باری کراوچ سے تفتیش کے دوران تو پر سکون تھی لیکن اب یہ کہتے ہوئے پہلی بار تھوڑی کا نیچتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ”وہ سیڈر ک کے فریق کی سربراہ ہیں اور اُسے سب سے اچھی طرح جانتی تھیں۔“

وہ پتھر کے عفریت والے مجسمے کے پاس پہنچے۔ ڈبل ڈور نے شناخت بتائی۔ بھی ان عفریت کا مجسمہ فوراً ایک طرف کھسک گیا۔ ڈبل ڈور اور ہیری بل دار سیڈر ہیوں پر چڑھ گئے جو انہیں بالائی منزل کی طرف لے جانے لگیں۔ کچھ ہی پل بعد وہ بلوط کی لکڑی کے دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ ڈبل ڈور نے دھکا دے کر دروازہ کھول دیا۔

وہاں پر سیر لیں کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ اتنا سفید اور دلا تھا جتنا اثر قبان سے بھاگتے وقت تھا۔ ایک لمبا قدام اٹھا کر اس نے کمرے کا خلا عبور کیا اور ان کے پاس پہنچ گیا۔ ”ہیری! تم ٹھیک تو ہو؟ میں جانتا تھا..... میں جانتا تھا کہ اسی طرح کی کوئی چیز ہونے والی ہو گی..... کیا ہوا تھا؟“

جب اس نے بڑی میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر ہیری کو بیٹھنے میں مدد کی تو اس کے ہاتھ کا نپ رہے تھے۔

”کیا ہوا؟.....“ اس نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔

ڈبل ڈور سے باری کراوچ کی بتائی ہوئی باتیں سنانے لگے۔ ہیری صرف آدمی ہی بتیں سن پایا تھا۔ وہ بہت تھکا ہوا تھا اور اس کے بدن کی ایک ایک ہڈی کراہ رہی تھی۔ وہ صرف یہی چاہتا تھا کہ بنائسی حرکت اور فعل کے وہ گھنٹوں یونہی بیٹھا رہے جب تک کہ اسے نیندناہ آجائے تاکہ اسے کچھ سوچنے یا محسوس کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

اسی وقت پنکھہ پھٹ پھٹانے کی آواز سنائی دی۔ فاکس نامی قفس کی اپنی جگہ سے اڑ کر دفتر کے اس طرف پہنچا جہاں ہیری بیٹھا تھا۔ وہ

آہستگی سے نیچے اتر اور ہیری کے گھنٹے پر بیٹھ گیا۔

”کیسے ہو فاکس؟“ ہیری نے بھرائی ہوئی دھیمی آواز میں کہا۔ اس نے قفس کے خوبصورت سرخ سنہرے پروں تھپیتھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

572

فاکس نے دھیرے سے اس کی طرف پلکیں جھپکا کر دیکھا۔ اس کے بدن کی عجیب سی گرمائی سے ہیری کے اندر طمانتیت کی لہریں دوڑنے لگیں۔

ڈمبل ڈور نے اب بولنا بند کر دیا تھا۔ وہ ہیری کے سامنے اپنی میز کے پیچھے بیٹھ گئے۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے جوان سے نظریں ملانے سے کترار ہاتھا۔ ڈمبل ڈور اس سے سوال پوچھنے والے تھے۔ وہ ہیری کی ساری یادوں کو تازہ کرنے والے تھے.....

”ہیری! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ بھول بھلیوں میں گھری یونیورسٹی کو جھونے کے بعد کیا ہوا تھا؟“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

”ہم یہ باتیں صحیح بھی کر سکتے ہیں ڈمبل ڈور!“ سیر لیں نے کسی قدر روکھے پن سے کہا۔ اس نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ ”ابھی اسے نیند کی ضرورت ہے۔ ابھی اسے آرام کی ضرورت ہے۔“

اس بات کیلئے ہیری کے دل میں سیر لیں کیلئے ممنونیت کا احساس بیدار ہوا۔ لیکن ڈمبل ڈور نے سیر لیں کی بات کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ وہ ہیری کی طرف جھکے۔ عدم رضامندی کے انہائی جذبات کے ساتھ ہیری نے سراہٹایا اور ان کی نیلی آنکھوں میں جھانکا۔.....

”اگر مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ تمہیں گھری نیند میں سلانے میں تمہاری بھلائی ہے تو تاکہ تم آج رات کے ناگوار حادثات کے بارے میں سوچنے کے لمحات کو آگے ٹال سکوں تو میں یہ انتظام کر دیتا ہوں۔“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ”لیکن میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ کچھ وقت کیلئے سن کر دینے سے درد میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کا نتیجہ ہمیشہ براہی نکلتا ہے۔ جب درد آخر کار محسوس ہوتا ہے تو یہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ تم نے ایسی بہادری دکھائی جو میری توقع سے کہیں زیادہ ہے۔ میں اب تم سے ایک بار پھر بہادری دکھانے کیلئے کہتا ہوں۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ تم ہمیں ساری باتیں بتا دو اور اس بوجھ کو ہلاک کر دو جو لمحہ بہت بڑھتا ہی جائے گا۔“

تفشن نے ایک بھرائی، تھرھراتی اور دھیمی آواز نکالی۔ اس کی آواز ہوا میں کاپی اور ہیری کو محسوس ہوا جیسے کسی گرم دوا کی ایک بوند اس کے حلق سے ہوتی ہوئی نیچے اتر کر پیٹ میں پہنچ گئی ہو جس سے اس کے اندر حرارت اور قوت پیدا ہو گئی ہو۔ اس نے گھری سانس لی اور پھر انہیں بتانے لگا۔ جب اس نے بولنا شروع کیا تو اسے رات کے تمام حادثات اپنی آنکھوں کے سامنے تیرتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ اس نے اس عجیب سیال کی چمکتی ہوئی سطح دیکھی جس نے والٹی مورٹ کو نیا جسم اور نئی حیات بخشی تھی۔ اس نے قبروں کے نیچے چاروں طرف مرگ خوروں کے ہیلوں کو نمودار ہوتے دیکھا۔ اس نے سیڈر کی لاش دیکھی جو کپ کے پاس زمین پر پڑی ہوئی تھی۔

ایک دوبار سیر لیں نے ایسی آواز نکالی جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو۔ اس کا ہاتھ اب بھی ہیری کے کندھے پر مضبوطی سے جما ہوا تھا لیکن ڈمبل ڈور نے اپنا ہاتھ اٹھا کر سیر لیں کو روک دیا۔ اس بات سے ہیری کو خوشی ہوئی کیونکہ ایک بار شروع کرنے کے بعد آگے بولنا کافی آسان لگ رہا تھا۔ اس سے اسے طمانتیت بھی مل رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے اندر سے کوئی زہر یا لاما دہ باہر نکل رہا تھا۔

بولتے رہنے کیلئے اسے موزوں لفظوں کے انتخاب کی ضرورت پڑ رہی تھی لیکن اسے یہ احساس بھی تھا کہ پوری بات ختم ہونے کے بعد اسے زیادہ بہتر محسوس ہو گا۔

جب ہیری نے بتایا کہ وارم ٹیل نے اس کے بازو میں خجراً گھسا دیا تو سیر لیس نے زوردار آہ بھری اور ڈمبل ڈور اتیزی سے کھڑے ہوئے کہ ہیری چونکہ اٹھا۔ ڈمبل ڈور اپنی میز کے پیچھے سے گھوم کر اس کے پاس آئے اور ہیری سے اپنا خم دکھانے کیلئے کہا۔ ہیری نے ان دونوں کو وہ جگہ دکھائی جہاں اس کی پھٹی آستین کے نیچے خجراً کا خم موجود تھا۔

”اس نے کہا کہ کسی اور کے بجائے میرے خون سے وہ زیادہ طاقتور بن جائے گا۔“ ہیری نے ڈمبل ڈور سے کہا۔ ”اس نے کہا کہ میری..... میری ماں نے میرے اندر جو فحاظتی قوت پیدا کر دی تھی، وہ اب اسے بھی مل جائے گی اور اس نے صحیح کہا تھا..... جب اس نے میرے چہرے کو چھوڑتا ہوا سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی.....“

ایک پل کیلئے ہیری کو لگا کہ جیسے ڈمبل ڈور کی آنکھوں میں فاتحانہ تاثر جھلک رہا ہو لیکن اگلے ہی پل ہیری کو یقین ہو گیا کہ یہ اس کا وہم تھا کیونکہ جب ڈمبل ڈور میز کے پیچھے اپنی کرسی پر دوبارہ بیٹھ گئے تو وہ پہلے جتنے ہی بوڑھے اور تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”ٹھیک ہے۔“ انہوں نے دوبارہ کہا۔ ”والدی مورٹ نے اس رکاوٹ کو تو ختم کر لیا ہیری! آگے بولو.....“ ہیری آگے بولنے لگا۔ اس نے نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ کس طرح والدی مورٹ کڑا ہی میں سے باہر نکلا پھر اس نے بتایا کہ والدی مورٹ نے مرگ خوروں کو کیا کیا کہا۔ پھر اس نے بتایا کہ والدی مورٹ نے کیسے اس کی رسیاں کھلوائیں۔ اسے اس کی چھڑی دی اور پھر مبارزتی مقابله کیلئے تیار ہونے کیلئے کہا۔

لیکن جب وہ اس حصے پر پہنچا جہاں سنہری روشنی کے باعث اس کی اور والدی مورٹ کی چھڑی آپس میں جڑ گئی تھیں تو اس کا گلا رندھ گیا۔ اس نے بولنے کی کوشش کی لیکن اس کے دماغ میں یہی یادیں تیر رہی تھیں کہ والدی مورٹ کی چھڑی سے کون کون لوگ باہر نکلے تھے۔ وہ سیڈر ک، بوڑھے آدمی، بر تھا جور کنس..... اپنے ماں باپ..... چھڑی میں باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اب سیر لیس نے خاموشی توڑ دی تو اسے یہ اچھا لگا۔

”چھڑیاں جڑ گئیں؟“ اس نے ہیری اور ڈمبل ڈور کی طرف جیرا گئی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”لیکن کیوں.....؟“ ہیری نے ایک بار پھر ڈمبل ڈور کو دیکھا جن کے چہرے پر دلچسپی کے آثار پھیلے تھے۔

”جڑ وال چھڑیوں کا جادو.....“ وہ آہستگی سے بڑ بڑائے۔ ان کی نظر میں ہیری سے میں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان دونوں کے پیچے سمجھ کا ایک غیبی دھاگہ موجود ہو۔

”یعنی جادوئی کلمات کا انعکاس.....“ سیر لیس نے تیزی سے کہا۔

”باقل!“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”ہیری اور والدی مورٹ کی چھڑیوں میں ایک ہی پرنڈے کا پر موجود ہے۔ دونوں میں ایک ہی قفس کا پنکھہ ہے۔ دراصل، اس قفس کا.....“ انہوں نے اس سرخ سنہرے قفس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ہیری کے گھٹنے پر آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔

”میری چھڑی میں فاکس کا پنکھہ موجود ہے؟“ ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

”ہا!“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”جب تم چار سال پہلے مسٹر اولیونڈر کی دکان پر چھڑی خریدنے گئے تھے اور یہ چھڑی لے کر باہر نکلے تھے تو اسی پل انہوں نے مجھے یہ خبر بھیج دی تھی کہ والدی مورٹ کی جڑ واں چھڑی تمہارے پاس پہنچ گئی ہے۔“

”جب ایک چھڑی اپنی جڑ واں چھڑی سے مقابلہ کرنے کیلئے ملتی ہے تو اس سے کیا ہوتا ہے؟“ سیریس نے پوچھا۔

”وہ ایک دوسرے کے خلاف صحیح طریقے سے کام نہیں کر پاتیں۔“ ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔ ”بہر حال، اگر چھڑیوں کے مالک انہیں آپس میں لڑنے کیلئے مجبور کر دیں..... تو اس کا نتیجہ بہت خام اور کمزور نکلتا ہے..... ایک چھڑی دوسری چھڑی کو سابقہ جادوئی کلمات کے واروں کو دھرا نے کیلئے مجبور کرے گی..... اتنے چکر میں..... سب سے آخر والا جادوئی سب سے پہلے..... پھر اس سے پیچھے والا..... سلسلہ چلتے رہے گا.....“

انہوں نے ہیری کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ہیری نے اثبات سے سر ہلاایا۔

”اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں سیڈرک کا کسی قسم کا روپ دوبارہ دکھائی دیا ہوگا؟“ ڈمبل ڈور نے ہیری کے چہرے پر نگاہیں جنماتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے دوبارہ سر ہلاایا۔

”ڈیگوری دوبارہ زندہ ہو گیا کیا؟“ سیریس نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”کوئی بھی جادوئی کلمہ مرے ہوئے انسان کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا سیریس!“ ڈمبل ڈور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ”بس ایک طرح کی گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی گونج ہوگی۔ چھڑی سے تو محض سیڈرک کی جھلک نکلی ہوگی..... میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ہے نا ہیری؟“

”اس نے مجھ سے بات بھی کی تھی.....“ ہیری نے جلدی سے کہا جو ایک بار پھر کا عینے لگا تھا۔ ”سیڈرک کے بھوت نے یا چاہے وہ جو کچھ بھی تھا، اس نے مجھ سے بات کی تھی۔“

”گہرائیوں کی گونج.....“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ”جس کا برتاؤ سیڈرک کے حلے اور اس کی شبیہ سے ملتا جلتا ہوگا۔ میرا اندازہ ہے کہ کچھ اور لوگ بھی باہر نکلے ہوں گے جنہیں والدی مورٹ کی چھڑی نے سیڈرک سے پہلے مارا ہوگا.....؟“

”ایک بوڑھا آدمی.....“ ہیری بولا، جس کا گلااب بھی رندھا ہوا تھا۔ ”برتحاجور کنس اور..... اور.....“

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

”تمہارے ماں باپ .....؟“ ڈمبل ڈور نے پر سکون آواز میں کہا۔

”ہاں!“ ہیری آہستگی سے بولا۔

ہیری کے کندھے پر سیر لیس کے ہاتھ گرفت لرزی اور اس میں اتنی سختی پیدا ہو گئی کہ ہیری کو اپنے کندھے میں درد کی تیسیں اٹھتی محسوس ہونے لگی۔

”آخری قتل ..... جو چھڑی نے کئے تھے۔“ ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”الٹے چکر میں۔ ظاہر ہے اگر تم اپنی چھڑی نہ ہٹاتے تو اور اس تعلق کو قائم رکھتے تو یقیناً اور بھی لوگوں کی پر چھائیاں نہ مودار ہوتیں۔ بہت خوب ہیری! ان گونجوں یا پر چھائیوں نے کیا کیا؟“

ہیری نے بتایا کہ کس طرح چھڑی سے نکلنے والی پر چھائیوں نے سنہری جال کے کناروں منڈلاتے ہوئے اس سے باتیں کیں۔ پھر کس طرح انہیں دیکھ کر والدی مورٹ دہشت زدہ دکھائی دینے لگا تھا۔ کس طرح ہیری کے باپ کی پر چھائی نے اسے بتایا کہ اب اسے آگے کیا کرنا ہے؟ کس طرح سیدر ک نے اسے اپنی آخری خواہش بتائی تھی .....

ہیری کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ فاکس اس کے گھننوں سے اتر چکا تھا۔ وہ فرش پر منڈلانے لگا تھا۔ اس نے اپنی خوبصورت سر ہیری کے رخی پیر سے لگایا اور اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے موتیوں جیسے آنسو مکڑی سے لگے ہوئے زخم پر گر گئے۔ درد ..... غائب ہو گیا۔ جلد ایسے جڑگئی جیسے اس پر کبھی خراش بھی نہ آئی ہو۔ اس کا پیر بالکل ٹھیک ہو گیا تھا.....

جب قفس ہوا میں اڑ کر دروازے کے پاس رکھے ہوئے اپنے پائیں ان پر واپس جا کر بیٹھ گیا تو ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”ہیری! میں یہ بات دوبارہ کہنا چاہوں گا کہ تم نے ان لوگوں جتنی بہادری اور جرأۃ کیا ہے جو والدی مورٹ سے مقابلہ کرتے ہوئے مارے گئے تھے۔ جب وہ اپنی شیطانی طاقتیوں کے عروج پر ہوا کرتا تھا..... تم نے ایک نہمو پاتے ہوئے پختہ جادوگر کی بوجھ اٹھایا ہے..... اور تم نے ہمیں وہ تمام معلومات دے دی ہے جس کی ہمیں ضرورت تھی۔ تم میرے ساتھ ہسپتال چلو..... میں نہیں چاہتا کہ آج رات کو تم اپنے کمرے میں واپس لوٹو..... نیند کا شربت اور سکون بھرا اطمینان ..... سیر لیس! تم اس کے ساتھ رہو گے.....“

سیر لیس نے سر ہلا�ا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپناروپ بدلتا اور وہ پھر سے بڑے سیاہ کتے کاروپ دھار چکا تھا۔ پھر وہ، ہیری اور ڈمبل ڈور کے ساتھ دفتر سے باہر نکلا اور سیر ھیاں اتر کر ہسپتال کی طرف بڑھنے لگا۔

جب ہیری، ڈمبل ڈور اور سیاہ کتا ہسپتال میں داخل ہوئے تو وہاں موجود سبھی لوگوں نے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا۔ مسزو بیزلی کے منہ سے ایک دلی ہوئی کراہ نکل گئی۔ ”اوہ ہیری .....!“

وہ جلدی سے ہیری کی طرف بڑھنے لگیں لیکن ڈمبل ڈمبل ڈور راستے میں آگئے۔

”ماولی!“ انہوں نے ایک ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”براہ کرم پہلے میری بات سن لو۔ ہیری آج رات کو ایک خوفناک حادثہ کا

شکار ہوا ہے۔ اس نے ابھی وہ ساری باتیں مجھے بتائی ہیں۔ اب اسے نیندا اور سکون کی سخت ضرورت ہے۔ اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ تم سب لوگ اس کے ساتھ ٹھہر و.....، انہوں نے رون اور ہر ماںی اور بل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم لوگ یہیں ڈک سکتے ہو۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ اس سے کوئی سوال جواب کرو۔ جب تک کہ وہ ان سب باتوں کیلئے خود تیار نہ ہو جائے اور غیر معمولی طور پر آج رات کو بالکل بھی نہیں.....“

مسزویزی نے سر ہلا�ا۔ ان کا چہرہ بہت سفید ہو چکا تھا۔ وہ پلٹیں اور رون، ہر ماںی اور بل کی طرف اس طرح آئیں جیسے وہ بہت شور مچا رہے ہوں اور تیزی سے بولیں۔ ”تم نے سن لیا؟ اسے آرام کی ضرورت ہے۔“

”ہیڈ ماسٹر.....“ میڈم پامفری نے بڑے کالے کتے کی طرف کڑی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا جو سیر لیس تھا۔ ”کیا میں پوچھ سکتی ہوں.....“

”یہ کتنا کچھ دیر تک ہیری کے ساتھ ہی رہے گا۔“ ڈمبل ڈور نے معمول کے انداز میں جواب دیا۔ ”میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ وہ بہت اچھا برتاؤ رکھے گا..... ہیری! اب تم سو جاؤ۔ میں انتظار کرتا ہوں.....“

ہیری نے ڈمبل ڈور بے حد منون نظروں سے دیکھا کیونکہ انہوں نے دوسروں کو اس سے پوچھ کچھ کرنے کیلئے منع کر دیا تھا۔ اسے ان لوگوں کا وہاں رہنا اچھا لیکن وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ وہ دوبارہ ساری کہانی پھر سے سنائے۔ دوبارہ ان سبھی حادثات کوتازہ کرے۔

”ہیری! میں فتح سے ملاقات کرنے کے بعد دوبارہ تمہارے پاس آؤں گا۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”میں چاہوں گا کہ تم تک یہیں رہو جب تک کہ میں کل سکول کے طلباء و طالبات سے بات نہ کر لوں.....“ پھر وہ مڑے اور ہسپتال کے دروازے سے باہر چلے گئے۔

جب میڈم پامفری ہیری کو نزدیکی پنگ پر لے آئیں تو اس نے اصلی موڈی کو کمرے کے دور والے بستر پر پڑے دیکھا۔ ان کا لکڑی کا پیر اور جادوئی آنکھ بستر کے سر ہانے کی تپائی پر پڑی تھیں۔

”وہ ٹھیک تو ہیں.....“ ہیری نے آہستگی سے موڈی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔“ میڈم پامفری نے ہیری کو پاجامہ دیتے ہوئے کہا۔ وہ اس کے بستر کے چاروں طرف کے پردے گرا رہی تھیں۔ ہیری نے اپنا چونگا تار اور پاجامہ تبدیل کیا اور پنگ پر چڑھ گیا۔ رون، ہر ماںی، بل اور مسزویزی اور سیاہ کتا پردے کے پاس آگئے اور دونوں طرف رکھی کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ رون اور ہر ماںی اس کی طرف بہت محتاط نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جیسے اس سے خوفزدہ ہو رہے ہوں۔

”میں بالکل ٹھیک ہوں..... صرف تھکا ہوا ہوں۔“ ہیری نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”پریشان ہونے کی ضرورت

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

577

نہیں ہے.....”

مسزویزی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، جب انہوں نے اس کے بستر کی چادر کی سلوٹوں کو ٹھیک کرنے کیلئے ہاتھ پھیرا حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میڈم پامفری اپنے دفتر سے ایک کلاس اور بنگنی رنگ کے شربت کی ایک چھوٹی سی بوتل لے کر آئیں۔

”تمہیں یہ سارا ختم کرنا ہے..... ہیری!“ انہوں نے نیم سختی سے کہا۔ ”یہ گھری نیند کا شربت ہے، ہوڑا تلخ ضرور ہے.....“ ہیری نے کچھ ہی گھونٹ میں شربت کا پورا گلاس اپنے حلق سے نیچے اتار لیا۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے دل و دماغ پر خشکوار ہواں کے جھونکے پڑنے لگے ہوں۔ اس کے چاروں کی ہر چیز دھندی ہونے لگی۔ ہسپتال میں لوگ جالی والی پردوں کی دوسری طرف سے اس کو دوستانہ انداز میں آنکھیں مارتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اسے ایسا لگا جیسے بدن نرم گدے کی حرارت میں دھنسا جا رہا ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ پورا شربت پی پاتا، اس سے پہلے کہ وہ ایک لفظ بھی اور بول پاتا..... وہ تکان کے باعث نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا.....



ہیری کی آنکھ کھل گئی تھی لیکن اب بھی اس کی آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔ وہ دوبارہ سو جانا چاہتا تھا کمرے میں اب بھی دھیمی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اب بھی رات کا ہی وقت تھا۔ اسے یہ احساس تھا کہ وہ زیادہ دریتک نہیں سو پایا تھا۔ پھر اسے اپنے چاروں طرف سرگوشیاں سنائی دیں۔

”اگر وہ خاموش نہ ہوئے تو وہ یقیناً بیدار ہو جائے گا.....؟“

”وہ لوگ اتنا چیخ کیوں رہے ہیں؟..... اب کیا ہو گیا ہے؟“

ہیری نے آنکھیں آہستہ آہستہ کھولیں۔ کسی نے اس کی عینک اتار دی تھی۔ اسے قریب ہی مسزویزی اور بل کی دھندا لا ہیولا دکھائی دیا۔ مسزویزی اس کے پاؤں کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔

”یہ تو فح کی آواز ہے.....“ مسزویزی آہستگی سے بولیں۔ ”اور اس کے ساتھ منرو امیک گوناگل کی آواز آرہی ہے۔ لیکن یہ لوگ کس معاملے میں اتنی زور زور سے بحث کر رہے ہیں؟“

اب ہیری کو بھی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ لوگ چیختے چلاتے ہوئے ہسپتال کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔

”افسوس کی بات ہے لیکن پھر بھی منروا.....“ کارنیلوں فح زور سے کہہ رہے تھے۔

”آپ کو اسے سکول کی حدود کے اندر لانا ہی نہیں چاہئے تھا۔“ پروفیسر میک گوناگل نے بلند آواز میں چلا کر کہا۔ ”جب ڈبل

ڈور کو معلوم ہو گا تو.....؟

ہیری کو ہسپتال کے دروازے کے تیزی سے کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اس کی طرف کسی نے دھیان نہیں دیا تھا کیونکہ سب لوگ دروازے کی طرف گھور کر دیکھ رہے تھے اور بل نے جلدی سے پردہ کھینچ دیا۔ ہیری اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے عینک آنکھوں پر لگائی۔

فوج وارڈ میں دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر آئے۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر سنیپ ان کے پیچے پیچھے تھے۔

”ڈبل ڈور کہاں ہے.....؟“ فوج نے مسزویزی کی طرف دیکھتے ہوئے زور سے پوچھا۔

”وہ یہاں نہیں ہیں وزیر اعظم صاحب!“ انہوں نے غصے سے جواب دیا۔ ”یہسپتال ہے، کیا آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کو.....؟“

لیکن اسی وقت دروازہ دوبارہ کھلا اور ڈبل ڈور تیزی سے ہسپتال میں داخل ہو گئے۔

”کیا ہوا؟“ انہوں نے تیکھی آواز میں پوچھا اور کبھی فوج اور کبھی پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھنے لگے۔ ”آپ لوگ ہسپتال کے سکون میں کیوں حائل ہو رہے ہیں؟ منروا..... تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ میں نے تمہیں باری کراوچ پر پہرہ دینے کیلئے کہا تھا.....؟“

”اب اس پر پہرہ دینے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی، ڈبل ڈور!“ انہوں نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ”وزیر اعظم نے اس ضرورت کو ہی ختم کر دیا ہے.....؟“

ہیری نے پہلے کبھی پروفیسر میک گوناگل کو اس طرح بھرے ہوئے انداز میں بالکل نہیں دیکھا تھا۔ ان کے رخساروں پر غصے بھرے سرخ داغ دکھائی دینے لگے تھے۔ ان کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں اور طیش کے مارے میں کانپ رہی تھیں۔

”جب ہم نے فوج کو بتایا کہ ہم آج رات کے حادثات کے ذمہ دار مرگ خور کو پکڑ لیا ہے تو انہیں لگا کہ اس مرگ خور سے ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ وہ ایک روح کھپڑ کو لے کر سکول کے اندر چلے آئے اور اسے اس دفتر میں لے گئے۔ جہاں باری کراوچ تھا.....؟“ سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا اور پھر خاموش ہو گئے۔

”میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ اس کیلئے رضا مند نہیں ہوں گے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے فوج کو گھورتے ہوئے ڈبل ڈور کو کہا۔ ”میں انہیں خبردار کر دیا تھا کہ آپ کبھی روح کھپڑوں کو سکول کی حدود میں گھسنے کی اجازت نہیں دیں گے.....؟“

ہیری نے فوج کو پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ وہ بول رہے تھے۔

”جادوئی وزیر اعظم ہونے کے باعث مجھے یہ پورا اختیار حاصل ہے کہ میں ایک خطرناک مرگ خور سے پوچھ گچھ کرتے ہوئے اپنی حفاظت کیلئے جسے چاہوں، ساتھ لاسکتا ہوں.....؟“

لیکن پروفیسر میک گوناگل کی آواز کی گونج نے فوج کی آواز کو دبا دala۔

”جب پل اس..... اس روح کھپڑ نے اندر قدم رکھا۔“ انہوں نے فوج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کاپنچی آواز میں کہا۔ ”وہ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

بری طرح سے کراوچ پر جھپٹا اور..... اور.....؟“

ہیری کے پیٹ میں ٹھنڈے مرود اٹھنے کا احساس ہوا جب پروفیسر میک گوناگل اپنی بات کو مکمل کرنے کیلئے لفظ تلاش کر رہی تھیں۔ ہیری اتنی ہی بات سے سمجھ چکا تھا کہ روح کھجڑے نے کیا کیا ہو گا؟ اس نے باری کراوچ کی چھین لے لی ہو گی۔ اس نے کراوچ کی روح کو اس کے منہ ذریعے کھینچ کر باہر نکال لیا ہو گا اور چوس لیا ہو گا..... اب کراوچ لاش سے بدتر حالت میں ہو گا۔

”لیکن اس سے کیا نقصان ہوا؟“ فتح نے اکڑتے ہوئے کہا۔ ”مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ کئی اموات کیلئے ذمہ دار تھا.....؟“

”لیکن اب گواہی دینے کے قبل نہیں رہا کارنیلوس .....؟“ ڈمبل ڈور نے تیزی سے کہا۔ وہ فتح کو اتنی کڑی نظر وہ سے گھور رہے تھے جیسے وہ انہیں پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔ ”وہ گواہی نہیں سکتا کہ اس نے ان لوگوں کو کیوں مارا تھا؟“

”اس نے انہیں کیوں مارا تھا؟ اس میں راز والی کون سی بات ہے؟“ فتح نے گرجتے ہوئے کہا۔ ”وہ پاگل ہو چکا تھا۔ منرو اور سیورس کی باتوں سے لگتا ہے کہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ تم جانتے ہو کون؟“ کی ہدایات پر عمل کر رہا تھا۔“

”لارڈ والڈی مورٹ واقعی اسے احکامات دے رہا تھا، کارنیلوس!“ ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔ ”ان لوگوں کی موت تو صرف اس منصوبے کی وجہ سے ہوئی جو والڈی مورٹ نے پوری طاقت حاصل کرنے اور از سر نو پیدائش کیلئے بنائی تھی۔ اس کا منصوبہ کامیاب ہو چکا ہے اور اسے اپنا مٹا ہوا جسم واپس مل چکا ہے.....؟“

فتح ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کسی نے ان کے چہرے پر وزنی پھر دے مارا ہو۔ وہ متjur ہو کر پلکیں جھپکانے لگے اور ڈمبل ڈور کو بے یقینی کے عالم میں گھور رہے تھے جیسے انہیں اپنی سماعت پر یقین، ہی نہ آ رہا ہو.....

”تمہارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم جانتے ہو کون، لوٹ آیا ہے..... یہ کیا بکواس ہے؟..... جانے بھی دو ڈمبل ڈور.....؟“ وہ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر بڑھاتے ہوئے بولے۔

”جیسا کہ منرو اور سیورس نے آپ کو بتایا ہی ہو گا۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”ہم نے باری کراوچ کو جادوئی ریقق سیال کے زیر اثر کہتے ہوئے سناتھا۔ اس نے تنویکی کیفیت میں ہمیں بتایا تھا کہ اسے اڑقban سے کس طرح روح کھجڑوں اور جادوگروں کو دھوکا دے کر باہر نکالا گیا تھا؟ اس نے بتایا کہ برخاجور کنس کو اس کی حقیقت کا کیسے علم ہوا اور کیسے اس نے لارڈ والڈی مورٹ کو اس کی خبر دی؟ پھر اسے کیسے اس کے باپ کی تشدد قید سے رہائی ملی؟ اس نے یہ بتایا تھا کہ والڈی مورٹ نے اسے استعمال کرتے ہوئے کیسے ہیری پوٹر تک رسائی پائی۔ فتح میں تمہیں تادوں۔ والڈی مورٹ کی منصوبہ بندی پوری طرح کامیاب ہو چکی ہے۔ کراوچ کی مدد سے والڈی مورٹ از سر نو زندہ ہو چکا ہے.....؟“

”چھوڑ و بھی ڈمبل ڈور.....؟“ فتح نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ہیری ان کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ ”کہیں تم..... سچ مج تو اس بات پر یقین کر رہے ہو۔ تم جانتے ہو کون؟ واپس لوٹ آیا ہے۔ چھوڑ و بھی..... یقینی طور پر یہ کراوچ کے دماغ کا

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

580

کوئی تخيّل ہی ہوگا کہ وہ تم جانتے کون؟“ کے احکامات پر عمل کر رہا تھا۔..... لیکن ایسے پاگل شخص کی بات پر بھروسہ کرنا ڈبل ڈور.....”  
”جب ہیری نے آج رات کو سفریقی ٹورنامنٹ انعامی کپ کو چھوا..... تو وہ سیدھا والدی مورٹ کے پاس پہنچ گیا۔“ ڈبل ڈور نے پر سکون انداز میں اپنی بات شروع کی۔ ”اس نے اپنی آنکھوں سے لارڈ والدی مورٹ کو از سر نوزندہ ہوتے دیکھا ہے۔ اگر آپ میرے دفتر میں چلیں تو میں آپ کو ساری بات کھل کر بتاتا ہوں .....“

ڈبل ڈور نے ہیری کی طرف دیکھا۔ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ جاگ چکا ہے لیکن انہوں نے اپنا سر ہلا کر کھا۔ ”مجھے ڈر ہے کہ میں آج رات آپ کو ہیری سے سوال جواب کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا.....“  
فعّ کے چہرے پر تم خراہی مسکراہٹ پھیل گئی۔ انہوں نے ہیری کی طرف نظر ڈالی۔  
”آپ..... ار..... اس معاملے میں ہیری کی بات پر یقین کرنے کیلئے تیار ہیں؟“ فُج نے ڈبل ڈور کی طرف واپس دیکھتے ہوئے کھا۔

ایک پل کیلئے گھری خاموشی چھائی جو سیریس کے غرانے کی آواز سے ٹوٹ رہی تھی۔ اس کی گردان کے بال کھڑے ہو گئے اور وہ فُج کی طرف دانت نکال کر دکھانے لگا تھا۔

”سو فیصدی..... مجھے ہیری کی بات پر پورا یقین ہے کار نیلوں!“ ڈبل ڈور نے کہا۔ جن کی آنکھیں اب سلگتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ”میں نے کراوچ کے مکمل بیان کو بڑی احتیاط کے ساتھ سنایا ہے اور میں نے ہیری کے منہ سے بھی سنایا کہ اس نے جو نبی انعامی کپ کو چھوا تو پھر کیا حادثہ پیش آیا؟ دونوں کے بیانات ایک ہی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان سے ہر وہ حادثہ جڑا ہوا ہے۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جو حادثات گذشتہ گرمیوں سے بر تھا جو رکنس کی گم شدگی کے بعد سے تسلسل سے ہوتے آ رہے ہیں..... آپ بخوبی جانتے ہیں؟“

فعّ کے چہرے پر اب عجیب سی مسکراہٹ پھیلنے لگی۔ ایک بار پھر انہوں نے بولنے سے پہلے ہیری کی طرف دیکھا۔ ”آپ یہ ماننے کیلئے تیار ہیں کہ لارڈ والدی مورٹ لوٹ آیا ہے..... صرف ایک پاگل قاتل کے بیان پر اور ایک ایسے لڑکے کی بات پر جو..... جو.....“

فعّ نے ہیری کی طرف دوبارہ دیکھا اور ہیری اچانک سمجھ گیا۔

”آپ ریٹا سٹیکر کے من گھر ادارے پر ہر ہے ہیں، مسٹر فُج!“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ رون، ہر ماںی، مسزویزی اور بل اچانک چوک پڑے، انہیں یا احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ ہیری جاگ چکا ہے۔

”اگر ایسا ہے تو کیا ہوا؟“ فُج نے ڈبل ڈور کی طرف دیکھ کر کھا۔ ”اگر مجھے یہ پتہ چل گیا ہے کہ آپ نے اس لڑکے کے بارے میں سب سے کچھ بتیں چھپا کر رکھی ہیں تو کیا غلط ہو گیا؟..... مار باسی، ہے نا؟ اور بار بار سر میں درد بھی ہوتا ہے..... ہے نا؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

581

”مجھے لگتا ہے کہ آپ اس درد کا ذکر کر رہے ہیں جو ہیری کے رخ کے نشان میں ہوتا ہے؟“ ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔  
”تو آپ بھی جانتے ہیں کہ اسے بار بار سر درد ہوتا ہے؟“ فتح نے فوراً کہا۔ ”سر درد؟..... ڈراو نے خواب؟..... ممکن ہے کہ فریب نظری کی بیماری!“

”کارنیلوس! میری بات اطمینان سے سنو!“ ڈمبل ڈور نے ان کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ ایک بار پھر اس کے بدن سے ویسی ہی شعاعیں نکل رہی تھیں جیسی ماسٹر بارٹی کراوچ سے سچ اگلواتے ہوئے نکل رہی تھیں۔ ”ہیری کا دماغ، آپ کے اور میرے جتنا ہی تند رست ہے۔ اس کے ماتھے کے نشان کے باعث ان کے دماغ کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ جب والدی مورٹ اس کے آس پاس ہوتا ہے یا نفرت کے سمندروں میں ڈوبتا ہے تبھی ہیری کے نشان میں درد کا احساس اٹھتا ہے.....“

فتح تیزی سے ڈمبل ڈور سے ایک قدم پیچھے ہٹ گئے لیکن اتنے ہی اڑیل انداز میں بو لے۔ ”میں معافی چاہتا ہوں ڈمبل ڈور! لیکن میں نے پہلے کبھی نہیں سنا کہ جادوی وار کے نشان، کبھی خطرے کی گھنٹی جیسا کوئی کام بھی کرتے رہے ہوں۔“

”دیکھئے! میں نے اپنی آنکھوں سے والدی مورٹ از سرنو زندہ ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔“ ہیری نے بلند آواز میں کہا۔ اس نے بستر سے اٹھنے کی دوبارہ کوشش کی لیکن مسزو زیلی نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا۔ ”میں نے ان سب مرگ خوروں کو دیکھا جو اس کے پاس لوٹ کر آئے تھے، آپ کہیں تو میں ان سب کے نام بتا سکتا ہوں..... لوسیس ملغوائے.....“

سنیپ نے اچانک جگہ پر پہلو بدلا لیکن جب ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو سنیپ کی نگاہ دوبارہ فتح کی طرف چل گئی۔

”ملغوائے کو اس الزام سے بریت مل چکی ہے۔“ فتح نے اہانت بھرے انداز میں کہا۔ ”پرانا جادوگر خاندان ہے..... اپنے کاموں کیلئے ہمیشہ دل کھول کر چندہ دیتا رہا ہے۔“

”میک نیس.....“ ہیری نے آگے کہا۔

”اس سے بھی بے گناہ قرار دیا جا چکا ہے۔ وہاب محکمے کیلئے کام کر رہا ہے۔“

”آئیوری..... ناؤٹ..... کریب..... گوئل.....“

”تم صرف ان لوگوں کے نام دھرا رہے ہو جنہیں تیرہ سال پہلے مرگ خورو ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا اور پھر انہیں مختلف حوالوں سے رہائی دے دی گئی۔“ فتح نے غصے سے کہا۔ ”تم نے ان کے نام پرانے مقدمات میں پڑھ رکھے ہوں گے۔ خدا کیلئے..... ڈمبل ڈور!..... یہ لڑکا پچھلے سال بھی کئی عجیب کہانیاں سنارہا تھا..... اس کی کہانیاں اب اور زیادہ بے سرو پا ہوتی جا رہی ہیں اور اس کے بعد بھی تم اس کی بات پر یقین کر رہے ہو..... یہ لڑکا سانپوں سے باتیں کر سکتا ہے، ڈمبل ڈور! پھر بھی تم سوچتے ہو کہ اس کی بات پر یقین کر لینا چاہئے.....؟“

”آپ یہ کیسی حماقت کر رہے ہیں؟“ پروفیسر میک گوناگل غصے سے چینیں۔ ”سیدر رک ڈیگوری، مسٹر کراوچ اور کئی دوسرے، ان

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

582

سب کی اموات میخ ایک پاگل کا بغیر سوچا سمجھا ہوا کام نہیں ہو سکتا.....”

”مجھے ان سب کیلئے کسی باہمی تعلق کا ثبوت نہیں دکھائی دے رہا ہے۔“ فوج نے غصیلے لمحے میں کہا جب ان کے چہرے پر پروفیسر میک گوناگل جتنا ہی غصہ جھلک رہا تھا اور ان کا چہرہ بینگنی رنگ کا ہو چکا تھا۔ ”مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ سمجھی لوگ نجانے کیوں دہشت پھیلانے کا فیصلہ کئے ہوئے ہیں؟ جس کی وجہ سے ہر وہ چیز برباد ہو جائے گی جسے بنانے کیلئے ہم نے گذشتہ تیرہ سال دن رات کڑی محنت کی ہے.....“

ہیری جو کچھ سن رہا تھا اسے اس پر یقین کرنا مشکل ہو پا رہا تھا۔ وہ ہمیشہ فوج کو ایک رحم دل شخص سمجھتا تھا..... تھوڑا سا بڑا بولا اور کسی قدر بدمعاش لیکن ان سب کے باوجود ایک اچھا شریف انسان..... لیکن اب اس کے سامنے ایک پستہ قدم، ہٹ دھڑم اور غصیلہ جادوگر کھڑا ہوا تھا جو اپنے خود ساختہ اندھے اعتماد کی گہرائیوں میں گرا ہوا تھا۔ وہ کسی بھی دلیل اور ثبوت کو ماننے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ وہ اپنے آرام اور منصب کی لپٹوں میں گم تھا اور کوئی ایسی بات ماننے کو تیار نہیں تھا جو اس کے سکون و منصب کی بنیادوں کو ہلا دیتی۔ وہ یہ بھی تسلیم کرنے کیلئے رضا مند نہیں تھا کہ واقعی..... واقعی لا رڈ والڈی مورٹ واپس لوٹ سکتا ہے.....

”والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے فوج!“ ڈمبل ڈور نے دھرا یا۔ ”فوج! اگر آپ اس کڑوی سچائی کو فوراً تسلیم کر لیتے ہیں اور فوری طور پر کچھ ضروری اقدامات اٹھا لیتے ہیں تو ہم شاید اب بھی صورت حال کو سنبھال سکتے ہیں۔ سب سے پہلا قدم جوبے حد ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ اڑقبان سے روح کھڑروں کو فوراً ہٹا دیجئے.....“

”بکواس..... جھوٹ..... فریب نظری کا دھوکہ!“ فوج ایک بار پھر زور سے چھیخے۔ ”روح کھڑروں کو ہٹا دوں۔ یہ تجویز دیتے ہوئے کا بینہ کے ارکان مجھے وزارت سے الگ کر دیں گے۔ ہم میں سے نصف لوگ رات کو سکون کی نیز صرف اس لئے سوتے ہیں کیونکہ ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ روح کھڑا اڑقبان پر پھرہ دے رہے ہیں۔“

”کارنیلوس! لیکن ہم میں سے باقی لوگ چین نیز صرف اس لئے نہیں سوپاتے ہیں کیونکہ آپ نے لا رڈ والڈی مورٹ کے سب سے خطرناک چیزوں کو ان ناقابل بھروسہ روح کھڑروں کے حوالے کیا ہوا ہے جو موقع پاتے ہی اس کے ساتھ مل جائیں گے۔“ ڈمبل ڈور نے تنخی سے کہا۔ ”وہ آپ کے ماتحت وفادار نہیں رہیں گے۔ تاریک شیطان کبھی روشنی کی بھلائی کے ساتھ وفادار نہیں رہ سکتا۔ والڈی مورٹ انہیں اتنی زیادہ خوشی اور آزادی دے سکتا ہے جو آپ یا کوئی بھی شریف انسان کبھی بھی انہیں دے پائے گا۔ روح کھڑ جلد ہی اس کے ساتھ مل جائیں گے اور وہ سب خطرناک قیدی جنمیں بڑی تگ و دو کے بعد گرفتار کیا گیا تھا نہایت آسانی سے آزاد ہو کر والڈی مورٹ کے پاس لوٹ جائیں گے۔ تو پھر آپ اسے پہلے سے زیادہ طاقتور بننے میں کبھی نہیں روک پائیں گے جتنا وہ تیرہ سال پہلے ہوا کرتا تھا.....“

فوج اب بھی اپنا منہ کھول رہے تھے اور بند کر رہے تھے جیسے انہیں اپنے غصے کو برداشت کرنے اور اس کا اظہار کرنے کیلئے الفاظ نہ

مل رہے ہوں۔

”آپ کو دوسرا قدم اٹھانا چاہئے..... جو فوراً اٹھانا ہو گا.....“ ڈمبل ڈور نے مزید کہا۔ ”وہ یہ ہے کہ دیوؤں کے پاس اپنے قاصد بھیجئے.....“

”دیوؤں کے پاس قاصد؟“ فخری طرح سے چیخا۔ ”یہ سب کیا پاگل پن ہے.....؟“

”اس سے پہلے کہ دری ہو جائے۔ ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیے۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”ورنہ والڈی مورٹ یہ کہہ کر انہیں راضی کر لے گا جیسا کہ اس نے پہلے بھی کیا تھا کہ اس نے ان سے وعدہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ جادوگروں میں صرف وہ واحد شخص تھا جس نے انہیں بنیادی حقوق اور جادوئی دنیا میں عزت کا مقام واپس لو سکتا ہے۔“

”آپ..... آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔“ فخر نے اپنا سر بری طرح ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ڈمبل ڈور سے کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

”اگر جادوگر رعایا کو ذرا سی بھنک بھی پڑ گئی کہ میں نے دیوؤں سے رابطہ کیا ہے تو میرا پورا مستقبل تباہ ہو جائے گا ڈمبل ڈور..... آپ جانتے ہیں کہ لوگ ان سے کتنی نفرت کرتے ہیں؟“

”کارنیلوس! مجھے افسوس ہے کہ آپ محض اپنی وزارت کو بچانے کیلئے حقیقت سے نظریں چرار ہے ہیں۔“ ڈمبل ڈور نے تیز لمحے میں کہا۔ ان کی آواز کمرے میں گونخ رہی تھی۔ ان کے چاروں طرف جادوئی ہال ان زیادہ واضح دکھائی دینے لگا تھا اور ان کی آنکھوں میں غصے کی چمک کافی چیز سلکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ”آپ خالص خون والے جادوگروں کو بہت زیادہ ترجیح دیتے ہیں اور ایسا آپ نے ہمیشہ کیا ہے۔ آپ یہ کبھی نہیں سمجھ پائے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انسان کیسا پیدا ہوتا ہے؟ فرق تو اس بات سے پڑتا ہے کہ انسان مستقبل میں کیسا بنتا ہے؟ آپ کے روح کھڑرنے ابھی ابھی خالص خون والے خاندان کے آخری زندہ بچنے والے فرد کو نیست و نابود کر ڈالا ہے۔ ذرا اس طرف بھی دیکھئے کہ اس نے اپنی زندگی کو کیا سے کیا بنا ڈالا تھا؟ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ..... میری تجاویز پر عمل کر لیجئے پھر چاہے آپ وزارت پر ہیں یا نہ رہیں، آپ کو جادوئی دنیا کا سب سے جرأت مند، بہادر اور عظیم وزیر اعظم تسلیم کر لیا جائے گا۔ اگر آپ یہ اقدامات نہیں اٹھائیں گے تو تاریخ آپ کو ایسے انسان کے روپ میں یاد رکھے گی جو اپنے فرائض سے غافل ہو گیا تھا اور جس نے والڈی مورٹ کو اس نہستی کھلائی دنیا کو اجاڑنے کا دوسرا موقعہ فراہم کیا تھا جسے دوبارہ بنانے کیلئے ہم سب نے ساتھ مل کر بہت قربانیاں دی تھیں.....“

”یہ سب پاگل پن ہے..... پاگل پن کے سوا اور کچھ نہیں.....“ فخر پیچھے ہٹتے ہوئے بولے۔

اور پھر خاموشی چھا گئی۔ میڈم پا مفری ہیری کے پینگ کے پائیان پر کھڑی ہوئی تھیں اور ان کا ہاتھ ان کے منہ پر تھا۔ مسزو بیزی لی اب بھی ہیری کے پاس کھڑی تھیں اور ان کا ہاتھ اس کے کندھے پر جما ہوا تھا تاکہ وہ اٹھنے پائے۔ بل، رون اور ہر ماہی فخر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

584

”کارنیلوس! اگر اپنی آنکھیں بند کرنے کا آپ کا فیصلہ آپ کو اس مقام تک لے ہی آیا ہے تو اب ہم ایک دورا ہے پر پہنچ چکے ہیں جہاں پر ہمارے راستے الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ آپ وہی کچھ کریں جو آپ کرنا چاہتے ہیں اور میں..... میں وہی کروں گا جو مجھے صحیح لگتا ہے۔“ ڈبل ڈور نے چھائی ہوئی خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔

ڈبل ڈور کی آواز میں کسی طرح کی دھمکی کا وجہ نہیں تھا۔ یہ تو صرف معمول کے انداز کی بات تھی لیکن فتح اس طرح تاؤ میں آگئے جیسے ڈبل ڈور کی طرف چھڑی تان رہے ہوں۔

”دیکھو ڈبل ڈور!“ انہوں نے انگلی اٹھا کر دھمکی آمیز لجھے میں کہا۔ ”میں نے آپ کو ہمیشہ پوری آزادی دی ہے، میں آپ کی کافی عزت کرتا ہوں۔ مجھے آپ کے کئی فیصلے اپنے چھنے نہیں لگے لیکن پھر بھی میں نے ہمیشہ اپنا منہ بند رکھا ہے۔ ایسے لوگ زیادہ نہیں ہوں گے جو آپ کو بھیڑیائی انسانوں کو یا ہیگر ڈجیسے لوگوں کو سٹاف میں رکھنے کی چھوٹ دیں یا یہ فیصلہ کرنے کی آزادی دیں کہ آپ مجھے سے اجازت لئے بنانا پنے طلباء کو کیا پڑھا سیں؟ لیکن اگر آپ میری مخالفت کریں گے تو.....“

”میں کسی اور کے نہیں صرف والدی مورٹ کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں کارنیلوس!“ ڈبل ڈور نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”کارنیلوس! اگر آپ بھی اس کے خلاف ہیں تو پھر ہم ایک ساتھ ہیں۔“

ایسا لگ رہا تھا کہ فتح کو اس کا کوئی جواب سو جھنیں پایا تھا وہ اپنے چھوٹے پیروں کچھ لمحوں تک پہلو بدلتے رہے اور اپنے ہمیٹ کو اپنے ہی ہاتھوں میں بے چینی سے گھماتے رہے۔

”وہ نہیں لوٹ سکتا ڈبل ڈور..... وہ نہیں لوٹ سکتا.....“ فتح نے بے یقینی کے عالم میں چھائے ہوئے سکوت کو توڑتے ہوئے کہا۔ ”میں اس بات کو نہیں مان سکتا.....“

سنیپ آگے بڑھے، ڈبل ڈور سے آگے ہو کر وہ فتح کے مقابل کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے چونگے کی آستین اور پرکھینچی اور اپنانگا بازو فتح کی طرف کر کے دکھایا۔ فتح ایک قدم پیچھے ہٹ گئے۔

”دیکھئے.....“ سنیپ نے روکھے پن سے کہا۔ ”یہاں دیکھئے! یہ تاریکی کا نشان ہے، آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہ کچھ دیر پہلے تک اتنا صاف اور سیاہ نہیں تھا۔ صرف ایک گھنٹہ پہلے اگر آپ نے اسے دیکھا ہوتا تو آپ کو خود ہی یقین آ جاتا کہ اس میں کتنا فرق پڑ چکا ہے؟ بہر حال، آپ یہ صاف دیکھ سکتے ہیں کہ اب اس کی تازگی کتنی بھر پور ہے۔ ہر مرگ خور کے بازو پر یہ نشان تاریکی کے شہنشاہ نے خود ثابت کیا ہے۔ یہ ہماری پہچان ہے اور اسی کے ذریعے وہ ہمیں جب چاہتا ہے بلواليتا ہے۔ جب وہ کسی بھی مرگ خور کے نشان کو چھوتا ہے تو ہم سبھی کو ہر چیز ترک کر کے فوراً اس کے حضور پہنچنا پڑتا ہے۔ یہ نشان گذشتہ ایک سال سے مسلسل نمایاں ہوتا جا رہا تھا۔ کارکروف کے ساتھ بھی یہی مسئلہ تھا۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ کارکروف آج رات کو یہاں سے کیوں بھاگ گیا؟ ہم دونوں کو ہی اس نشان میں جلن کا احساس ہوا تھا۔ ہم دونوں ہی جان چکے تھے کہ وہ لوٹ آیا ہے۔ کارکروف تاریکی کے شہنشاہ کا سامنا کرنے سے ڈرتا تھا۔

اس نے اپنے کئی ساتھی مرگ خوروں کے ساتھ غداری کی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا وہاں پر کوئی اچھا استقبال نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے وہ یہاں سے بھاگ کھڑا ہوا.....”

فوج سینیپ سے ایک قدم اور پیچھے ہٹ گئے۔ وہ اپنا سرنی میں ہلا رہے تھے۔ ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ انہوں نے سینیپ کی کوئی بات سمجھی ہو۔ وہ خالی نظروں سے سینیپ کے بازو کے اس بد صورت نشان کو گھورے جا رہے تھے پھر وہ ڈمبل ڈور کی طرف مڑ کر بولے۔ ”میں نہیں جانتا کہ آپ اور آپ کے ملازم میں کون سا کھیل کھیل رہے ہیں؟ لیکن اب میں بہت سن چکا ہوں، مزید اور کچھ سننے کی مجھ میں سکت نہیں ہے اور نہ میں اس کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت محسوس کروں گا۔ میں آپ سے کل ملاقات کروں اور سکول کے انتظام کے بارے نئے سرے سے بات چیت کروں گا۔ اب مجھے ملکے میں واپس لوٹنا ہو گا.....”

وہ دروازے کے پاس پہنچ کر ٹھنک کر رُک گئے اور پھر وہ مڑے اور تیزی سے ہیری کے پینگ کی طرف لوٹ آئے۔

”تمہارا انعام.....“ انہوں نے اپنی جیب سے سونے کے سکوں سے بھری ہوئی ایک بڑی تھیلی نکالی اور ہیری کے پینگ کے پاس والی تپائی پر رکھ دی۔ ”ایک ہزار گیلن..... یہ انعام ایک پروفار تقریب کے ساتھ دیا جانا طھا مگر موجودہ افسوس ناک حالات کی روشنی میں.....“

انہوں نے گھری سانس لی اور اپنا ہیٹ سر پر رکھا اور چھوٹے چھوٹے قدموں سے تیز تیز چلتے ہوئے ہسپتال سے باہر نکل گئے۔ جاتے ہوئے وہ دروازہ کو پوری قوت سے دھڑام کی آواز کے ساتھ بند کر گئے تھے۔ جس پل وہ غائب ہو گئے تو ڈمبل ڈور نے ہیری کے بستر کے چاروں طرف کھڑے لوگوں کی طرف مڑ کر دیکھا۔

”بہت کام کرنا ہے..... ماں! کیا میں تم پر اور آرٹھر پر بھروسہ کر سکتا ہوں؟“ انہوں نے کہا۔

”ہاں! یقیناً.....“ مسزویزی نے کہا۔ ان کے ہونٹ تک سفید ہو گئے تھے لیکن ان کے چہرے پر فصلہ کن جذبات جھلک رہے تھے۔ ”میرے شوہرن فوج کی حقیقت اچھی طرح جانتے ہیں۔ آرٹھر تو مالکوؤں کی محبت کے باعث اتنے سالوں سے اسی عہدے پر ہی کام کر رہے ہیں۔ فوج کو یہی لگتا ہے کہ ان میں جادوگروں والی کوئی بات باقی نہیں رہی ہے.....“

”تب تو مجھے آرٹھر کے پاس پیغام بھیجنा ہو گا۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”جن لوگوں کو ہم سچائی کا یقین دلا سکتے ہیں ان سبھی کو فوراً اخبار بھیجننا ہوگی۔ آرٹھر ایسی جگہ پر ہے جہاں وہ مجھے میں ان لوگوں سے رابطہ کر سکتا ہے جو کارنیلوس کی طرح اندر ہے نہیں ہوں گے.....“

”میں ڈیڈی کے پاس جاتا ہوں۔“ بل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ”میں ابھی چلا جاتا ہوں۔“

”ہاں! یہ اچھا ہے گا۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”انہیں ساری بات بتا دینا۔ انہیں بتا دینا کہ کچھ عرصے میں میں خود براہ راست ان سے رابطہ کر لوں گا۔ بہر حال، انہیں سمجھداری سے کام لینا ہو گا۔ فوج کو ایسا ہرگز محسوس نہ ہو کہ میں مجھے کے امور میں خل اندازی دے رہا ہوں.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

586

”یہ سب آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔“ بل نے کہا۔ اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ہیری کا کندھا تھیس چھایا۔ اپنی ماں کا ماتھا چو ما اور اپنا چونہ اوڑھا۔..... پھر وہ تیزی سے ہسپتال سے باہر چلا گیا۔

”منروا.....“ ڈمبل ڈور پروفیسر میک گوناگل کی طرف مڑتے ہوئے بولے۔ ”جتنی جلدی ہو سکے، میں اپنے دفتر میں ہیگرڈ سے ملنا چاہتا ہوں۔ ساتھ ہی میڈم میکسیم سے بھی..... اگر وہ مہربانی فرمائے کہ یہاں آنے کیلئے تیار ہو جائیں.....“ پروفیسر میک گوناگل نے سر ہلا کیا اور بغیر باہر چلی گئیں۔

”پاپی!“ ڈمبل ڈور میڈم پامفری کی طرف دیکھ کر بولے۔ ”کیا آپ پروفیسر موڈی کے دفتر میں جائیں گی؟ مجھے لگتا ہے کہ وہاں آپ کو دنکی نامی گھر بیلو خرس بہت تکلیف دہ حالت میں دکھائی دے گی۔ آپ اس کیلئے جو کر سکتی ہیں وہ کریں اور اسے باور چی خانے میں پہنچا دیجئے۔ مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی اس کی دیکھ بھال کر لے گا.....“

”ٹھیک ہے.....“ حیرت زدہ میڈم پامفری نے کہا اور وہ بھی باہر چلی گئیں۔ دوبارہ کچھ بولنے کیلئے پہلے ڈمبل ڈور نے یہ تسلی کی کہ دروازہ بند تھا اور میڈم پامفری کے قدموں کی آہٹ سنائی دینا بند ہو گئی تھی۔

”اب وقت آگیا ہے.....“ انہوں نے آہستگی سے کہا۔ ”ہم میں سے دو دو لوگ ایک دوسرے کی اصلاحیت پہچان لیں۔ سیر لیں..... اپنے اصلی روپ میں آ جاؤ.....“

بڑے کالے کتے نے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور پھر ایک ہی پل میں وہ انسان کے روپ میں ڈھل گیا۔ منزدہ یزدی اسے دیکھ کر چینیں اور بستر سے نیچے اتر آئیں۔

”سیر لیں بلیک.....“ وہ اس کی طرف اشارہ کرتی ہوئی چینیں۔

”غمی! چپ رہو..... سب کچھ ٹھیک ہے.....“ رون نے جلدی سے ان کا بازو پکڑ کر کہا۔

سنیپ نہ تو چیخنے اور نہ ہی پیچھے ہٹ لیکن ان کے چہرے پر نفرت اور بغاوت کا ملا جلا تاثر جھملنے لگا۔

”یہ.....“ وہ سیر لیں کو گھوڑتے ہوئے غرائے جس کے چہرے پر بھی اتنی ہی نفرت اور غصہ جھلک رہا تھا۔ ”یہ یہاں کیا کر رہا ہے.....؟“

”سیپورس! سیر لیں میرے بلا نے پر یہاں آیا ہے۔“ ڈمبل ڈور نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”جبیسا کہ تم آئے ہو سیپورس! مجھے تم دونوں پر بھروسہ ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ تم دونوں اپنے مااضی کے تلخ قضیے فراموش کر دو اور آنے والے کل کی سلامتی کیلئے ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے لگو۔“

ہیری نے سوچا کہ ڈمبل ڈور کسی مجرم کی امید کر رہے تھے۔ سیر لیں اور سنیپ ایک دوسرے کو ایسی کھا جانے والی نظر وہ سے دیکھ رہے تھے جیسے ابھی اپنی چھپڑیاں نکال لیں گے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

587

ڈمبل ڈور نے اپنی آواز کو تھوڑا بلند کرتے ہوئے کہا۔ ”اس وقت تو میں چاہوں گا کہ تم دونوں کھلی نفرت اور دشمنی کا مظاہرہ نہ کرو۔ دونوں آگے بڑھ کر ہاتھ ملاو۔ تم دونوں اب ایک ہی گاڑی میں سوار ہو۔ وقت کم ہے اور ہم میں سے جو لوگ سچائی جانتے ہیں، جب تک وہ ایک نہ ہوں گے تب تک کوئی امید نہیں ہے.....“

بہت آہستہ آہستہ لیکن اب بھی ایک دوسرے کو غصے سے گھورتے ہوئے جیسے کہ وہ سامنے والے کیلئے اچھائی بالکل نہ چاہتے ہوں..... سیر لیں اور سنیپ ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور انہوں نے ہاتھ ملانے لیکن بہت جلدی چھڑا بھی لئے تھے۔

”آغاز کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔“ ڈمبل ڈور نے آگے بڑھ کر ان دونوں کے درمیان آتے ہوئے کہا۔ ”اب میرے پاس تم دونوں کیلئے کام ہے حالانکہ فتح کا نظری صحیح زاویہ پر نہیں تھا لیکن اس سے ہر چیز بدل گئی ہے۔ سیر لیں! مجھے تمہیں فوراً بھیجننا ہوگا۔ تمہیں ریمس لوپن، اربیلا فگ، مینڈنکس فلی چر..... یعنی اپنے سب دیرینہ ساتھیوں کو خردار کرنا ہوگا۔ کچھ وقت تک لوپن کے یہاں ہوشیاری سے چھپے رہنا..... میں تم سے وہاں رابطہ رکھوں گا۔“

”لیکن.....“ ہیری پریشانی کے عالم میں بولا۔ وہ چاہتا تھا کہ سیر لیں یہیں رُکے۔ وہ اس سے ایک بار پھر اتنی جلدی جدا نہیں ہونا چاہتا تھا۔

”ہیری! ہماری ملاقات جلد ہی ہوگی۔“ سیر لیں نے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ”میں تم سے رخصت ہوتا ہوں لیکن میں جتنا کر سکتا ہوں، وہ تو مجھے کرنا ہی پڑے گا۔ تم یہ بات تو سمجھ سکتے ہو، ہے نا؟“

”ہاں..... ہاں! میں سمجھتا ہوں.....“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

سیر لیں نے چند لمحوں تک اس کا ہاتھ پکڑا اور پھر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر سر جھکا لیا۔ وہ ایک بار پھر بہروپ بدل کر سیاہ بڑے کنے میں بدل گیا تھا۔ پھر وہ چاروں ٹانگوں پر بھاگتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دھڑاٹھا کر دروازے کا پینڈل کھولا اور پھر دروازے سے باہر نکل کر اندر ھیروں میں گم ہو گیا۔

”سیپورس!“ ڈمبل ڈور نے سنیپ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ”تم جانتے ہو کہ میں تم سے کیا کرنے کیلئے کہنے والے ہوں..... اگر تم تیار ہو تو.....“

”میں تیار ہوں.....“ سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔

ان کا چہرہ ہمیشہ کی طرح کچھ زیادہ زرد کھائی دے رہا تھا اور ان کی سر دکالی آنکھیں عجیب طرح سے چمک رہی تھیں۔

”تو پھر میری نیک تھنا میں تھمارے ساتھ ہیں۔“ ڈمبل ڈور نے کہا اور وہ خوف کے ہلکے سے تاثر کے ساتھ سنیپ کو باہر جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔ کچھ دیر بعد ڈمبل ڈور پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ”مجھے اب نیچے جانا ہوگا۔ مجھے ڈیگوری گھرانے سے ملنا ہوگا..... اپنا باقی بچا ہوا شربت پی لو ہیری! میں تم لوگوں سے بعد میں ملتا ہوں.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

588

ڈبل ڈور کے جاتے ہی ہیری اپنے تکنے سے سرٹکا کر لیت گیا۔ ہر ماہنی، رون اور مسزویزی اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جب انہوں نے شربت کی بوتل اور گلاس اٹھانے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو ان کا ہاتھ اس کے بستر کے پاس والی تپائی پر رکھی سونے کے سکوں کی تھیلی پر پڑا۔

”تم اب گھری نیند میں چلے جاؤ..... کچھ درکیلئے کسی دوسری چیز کے بارے میں سوچنے کی کوشش کرو..... یہ سوچو کہ تم اس انعام کی رقم سے کیا کیا خریدنا چاہو گے.....“

”مجھے یہ انعام بالکل نہیں چاہئے.....“ ہیری نے نہایت تلخی کے ساتھ کہا۔ ”اسے آپ رکھ لیں۔ اسے کوئی بھی رکھ لے..... مجھے نہیں ملنا چاہئے تھا۔ یہ تو سیڈر کو ملنا چاہئے تھا.....“

وہ جب سے بھول بھلیوں سے باہر آیا تھا، تب سے اس چیز کے خلاف مزاحمت کر رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر اس کے حواس پر حاوی ہونے لگی تھی۔ اسے اپنی آنکھوں کے اندر ورنی کناروں پر گھری جلن کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں اور پھر خالی نظروں سے چھٹ کی طرف گھورنے لگا۔

”یہ تمہاری غلطی نہیں تھی ہیری!“ مسزویزی نے آہستگی سے کہا۔

”میں نے ہی تو اس سے کہا تھا کہ ہم دونوں ایک ساتھ کپ کو چھوٹے ہیں۔“ ہیری بولا۔

اب اس کے حلق میں بھی جلن کا احساس جاگ اٹھا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش روں دوسری طرف دیکھنے لگے۔ مسزویزی نے نیند کا شربت گلاس میں انڈیلینے کے بعد بوتل واپس تپائی پر رکھ دی۔ وہ نیچے جھکیں اور ہیری کو اپنی بانہوں میں لے لیا۔ ہیری کو یاد نہیں تھا کہ پہلے کبھی کسی نے اسے ممتاز بھرے جذبے سے اس طرح گلے لگایا ہوا۔ جب مسزویزی نے اسے گلے لگایا تو اسے رات کے دلخراش حادثات کا بوجھ دو گناہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے دماغ میں اپنی ماں کا چہرہ اور سیڈر کی لاش کا بھیاں مک منظر لوٹ آیا۔ اور پھر یہ سب برداشت کے باہر ہونے لگا۔ اس نے اپنا چہرہ بھینچ کر آنسوؤں کو باہر نکلنے سے روکا جو نکلنے کیلئے بے قرار ہو رہے تھے..... دھڑام کی آواز آئی، مسزویزی اور ہیری چونک کر الگ الگ ہو گئے اور ہر ماہنی کی طرف دیکھنے لگے۔ جو کھڑکی میں کھڑی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

”معافی چاہتی ہوں.....“ اس نے عجیب انداز میں کہا۔

”تمہارا شربت..... ہیری!“ مسزویزی نے جلدی سے کہا اور اپنی آنکھیں پوچھڑا لیں۔

ہیری نے ایک ہی سانس میں پورے کا پورا شربت پی لیا تھا۔ اس کا فوری اثر ہوا۔ گھری نیند کی بو جھل گرفت نے اسے پوری طرح دبوچ لیا۔ وہ اپنے تکنے پر گرا اور اس کے دماغ میں سنسناتے ہوئے خیالات کا سلسلہ یکدم ٹھم سا گیا.....

سینتیسوال باب

## اک نئی ابتدا

جب ایک ماہ بعد ہیری نے پچھے پلٹ کر دیکھا تو اس نے پایا کہ اسے اس خوفناک حادثے کے بعد والے ایام کی بہت کم ہی یادیں دماغ میں باقی رہ گئی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اتنا زیادہ برداشت کر چکا تھا کہ اس کے بعد اس کے اندر مزید کچھ برداشت کرنے کی سکت کی امید نہیں کی جاسکتی تھی۔ شاید سب سے تکلیف دھنیاں تو ڈیگوری گھرانے سے ہونے والی ملاقات کا تھا، جن سے وہ ہسپتال میں ہی الگی صحیح ہی ملا تھا.....

انہوں نے اس حادثے کیلئے قصور و انہیں ٹھہرایا تھا بلکہ اس کا شکریہ ادا کیا کہ وہ سیڈرک کی لاش کو ان کے پاس واپس لے آیا تھا۔ مسڑڈ گوری بات چیت کے دوران سکیاں بھرتے رہے۔ مسڑڈ گوری کا ڈکھ تو آنسوؤں سے بھی کہیں دور تھا۔

”تب تو اسے زیادہ تکلیف نہیں ہوئی ہو گی!“ انہوں نے کہا جب ہیری نے انہیں بتایا کہ سیڈرک کی موت کیسے جھٹ کٹ وار سے ہوئی تھی۔ ”اور دیکھو..... آموس! وہ ٹورنامنٹ ختم ہونے کے بعد مگر گیا..... وہ اس وقت بہت خوش ہو گا ہے نا؟“

جب وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ مسڑڈ گوری نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اب تم اپنا خیال رکھنا.....“

ہیری نے بستر کے قریب تپائی سے سونے کے سکوں سے بھری ہوئی پوٹی اٹھائی۔ اس نے آہستگی سے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”آپ اسے لے جائیے۔ یہ سیڈرک کو ملنا چاہئے، وہ کپ تک پہلے پہنچا تھا۔ آپ اسے لے جائیے.....“

”اوہ نہیں بیٹے.....“ وہ یکدم پچھے ہٹ گئیں۔ ”یہ انعام تو تمہارا ہے، ہم نہیں لے سکتے..... اسے تم اپنے پاس رکھو.....“

☆☆☆☆

ہیری الگی شام کو گری فنڈر کے ہال میں لوٹا۔ ہر مائنی اور رون نے اسے بتایا کہ ڈبل ڈور نے آج صحیح ناشتے کے وقت تمام طلباء و طالبات کو متنبہ کیا تھا۔ انہوں نے سب سے یہ درخواست کی کہ وہ سب ہیری کو اکیلا چھوڑ دیں۔ کوئی بھی اس سے یہ سوال نہ پوچھئے کہ بھول بھلیوں میں کیا ہوا تھا؟ اور نہ ہی اس سے بھول بھلیوں کی کہانی سننے کی ضد کرے۔ ہیری نے دیکھا کہ راہداریوں میں زیادہ تر طلباء اس سے کافی کتر اکر نکل رہے تھے اور نظر ملانے سے بچ رہے تھے۔ کچھ تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر چ

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

590

میگوئیاں کر رہے تھے۔ اس نے اندازہ لگایا کہ ان میں سے کئی تو ریٹائلکر کے ادارے کی وجہ سے اسے خطرناک اور منحوس قرار دے رہے تھے۔ شاید وہ دل ہی دل میں یہ تصور کر رہے ہوں گے کہ سیدر رک کیسے مرا ہو گا؟..... اس نے محسوس کیا کہ اسے ان سب کی کچھ زیادہ پرواہ نہیں تھی۔ اسے تو اس وقت خوشگواری کا احساس ہوا تھا جب وہ رون اور ہر ماٹنی کی رفاقت میں دوسری چیزوں کے بارے میں گفتگو کیا کرتا تھا یا پھر خاموشی سے بیٹھ کر انہیں جادوئی شترنج کھیلتے ہوئے دیکھتا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے ان تینوں میں ایک خاموش سمجھوتہ ہو چکا تھا۔ وہ تینوں ہی سکول سے باہر کسی سُگین حادثے کے رومنا ہونے یا پھر کسی سُسپنشن خیز خبر کا انتظار کر رہے تھے۔ جس سے یہ پتہ چل پاتا کہ ہو گوڑس سے باہر ہوا اُن کا رُخ کیسا ہے؟ وہ جانتے تھے کہ اب محض اندازوں گھوڑے دوڑانا فضول ہو گا کہ اب کیا ہونے والا ہے؟ صرف ایک ہی بار انہوں نے اس بارے میں بات کی تھی جب رون نے ہیری کو بتایا کہ گھر جانے سے پہلے مسروپیزی کی ڈبل ڈور سے کیا بات ہوئی تھی؟

”وہ ان سے پوچھنے کئی تھیں کہ کیا تم ان گرمیوں میں سیدھے ہمارے یہاں رہنے آسکتے ہو،“ رون نے کہا۔ ”لیکن وہ چاہتے ہیں کہ تم کم از کم ابتدائی عرصے میں تو ڈرسلی گھرانے کے ساتھ ہی رہو.....“

”لیکن کیوں.....؟“ ہیری نے پوچھا۔

”میں کہتی ہیں کہ ڈبل ڈور نے کسی وجہ سے ہی ایسا کہا ہو گا۔“ رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ ہمیں ان پر بھروسہ کرنا چاہئے، ہے نا؟“

رون اور ہر ماٹنی کے علاوہ ہیری صرف ہیگر ڈسے ہی بات کرنا پسند کرتا تھا۔ چونکہ اب تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں پڑھانے والا کوئی استاد موجود نہیں تھا، اس لئے اب اس مضمون کی کلاس خالی رہتی تھی۔ جمعرات کی دو پھر کو اسی خالی کلاس کے دوران وہ ہیگر ڈ کے گھر چلے گئے۔ موسم سہانا تھا اور دھوپ چمک رہی تھی۔ جب وہ پاس پہنچے تو فینگ بھونکتا ہوا اور اپنی ڈُم ہلاتا ہوا کھلے دروازے سے تیزی سے باہر نکلا۔

”کون ہے.....؟“ ہیگر ڈ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔ ”اوہ ہیری.....“

وہ ان سے ملنے کیلئے آگے بڑھا آیا۔ ایک ہاتھ سے ہیری کو گلے لگایا، اس کے بالوں کو بکھیر دیا اور پھر مسکرا کر بولا۔ ”تمہیں دیکھ کر اچھا لگا..... تمہیں دیکھ کر اچھا لگا.....“

جب وہ ہیگر ڈ کے جھونپڑے میں داخل ہوئے تو انہوں نے آتشدان کے سامنے والی لکڑی کی میز پر بالٹی کی شکل کے دو کپ اور پلٹیں دیکھیں۔ ہیگر ڈ ان کی نظر وہ سے کچھ جھینپ پ سا گیا۔

”ہم اس کے ساتھ چائے پی رہے تھے۔ وہ ابھی ابھی گئی ہے۔“ ہیگر ڈ نے بتایا۔

”وہ کون.....؟“ رون نے آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

591

”میڈم میکسٹم!..... اور کون؟“ ہیگر ڈنے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں کے درمیان صلح ہو گئی ہے..... ہے نا؟“ رون نے کہا۔

”معلوم نہیں! تم کس بارے میں بات کر رہے ہو!“ ہیگر ڈنے منہ پھیرتے ہوئے بہانہ بازی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ اور کپ لے آیا۔ پھر اس نے چائے بنائی اور بسکٹوں کی پلیٹ سب کی طرف بڑھائی۔ اس کے بعد وہ پانی کرسی پر جم کر بیٹھ گیا اور اپنی بھوزرے جیسی آنکھوں سے ہیری کو دیکھنے لگا۔

”تم ٹھیک تو ہو ہیری؟“ اس نے بھرائی آواز میں پوچھا۔

”ہاں!“ ہیری نے مختصر جواب دیا۔

”نہیں..... اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نہیں ہو..... ظاہر ہے تم ٹھیک نہیں ہو لیکن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا.....“ ہیگر ڈنے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔

”ہم یہ جانتے تھے کہ وہ لوٹ کر آئے گا.....“ ہیگر ڈنے کہا۔ ہیری، رون اور ہر ماں سکتے کی کیفیت میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ”یہ بات ہم برسوں سے جانتے تھے ہیری! جانتے تھے کہ وہ چھپا ہوا ہے اور نجح موقعہ کا انتظار کر رہا ہے۔ یہ تو ایک دن ہو کر ہی رہنا تھا۔ اچھا ہوا کہ اب ہو گیا ہے اور اب ہمیں اس کا سامنا کرنا ہے۔ ہمیں اسے دست بدست مقابلہ کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے قبضہ جمانے سے پہلے ہی ہم اسے روکنے میں کامیاب ہو جائیں۔ ڈمبل ڈور کی یہی سوچ ہے۔ ڈمبل ڈور بڑے عظیم ہیں۔ جب تک وہ ہم لوگوں کے ساتھ ہیں تب تک ہمیں زیادہ پریشانی نہیں ہوگی.....“

ہیگر ڈنے اپنی ہمنوئیں اٹھا کر ان لوگوں کے چہروں کو دیکھا جس پر حیرت کے جذبات بکھرے ہوئے تھے۔

”اس بات پر پریشان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا اور جب وہ ہو گا تب ہم اس سے نبٹ لیں گے۔ ڈمبل ڈور نے ہمیں بتایا ہے کہ تم نے کتنا بڑا کام کیا ہے ہیری!“ ہیگر ڈنے مستحسن نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ یہ بات کہتے ہوئے ہیگر ڈنے کا سینہ فخر سے پھول گیا تھا۔ وہ بولا۔ ”تم نے بالکل اپنے باپ کی طرح جرأت مندانہ کام کیا..... اور ہم تمہاری اس سے زیادہ تعریف نہیں کر سکتے..... سمجھے!“

ہیری نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ وہ کئی دونوں بعد پہلی بار مسکرا یا تھا۔

”ڈمبل ڈور نے تمہیں کیا کرنے کیلئے کہا ہے ہیگر ڈنے؟“ ہیری نے پوچھا۔ ”انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کو بھیج کر تمہیں اور میڈم میکسٹم کو اپنے دفتر میں بلا یا تھا..... اس رات کو.....“

”ان گرمیوں میں ہمیں ان کا ایک چھوٹا سا کام کرنا ہے۔“ ہیگر ڈنے کہا۔ ”یہ راز کی بات ہے، ہمیں اس کے بارے میں گفتگو

## ہیری پٹر اور شعلوں کا پیالہ

592

نہیں کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ تم لوگوں سے بھی نہیں..... شاید میدم میکسٹم ہمارے ساتھ جائیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ جائیں گی، مجھے لگتا ہے کہ ہم نے انہیں تیار کر ہی لیا ہے.....“

”کیا اس کا تعلق والدی مورٹ سے ہے؟“

ہیگر ڈاس نام کو سن کر اپنی جگہ پر بے چینی سے پہلو بد لئے گا۔

”ہو سکتا ہے۔“ اس نے ٹال مٹول کرتے ہوئے کہا۔ ”اب..... ہمارے ساتھ اس آخری سفر کو دیکھنے کو نہ چلے گا..... اوہ معاف کرنا! ہم تو یونہی مذاق کر رہے تھے۔“ اس نے ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر جلدی سے کہا۔

☆☆☆☆

جس دن ہیری کو پرائیویٹ ڈرائیور لوٹا تھا۔ اس کے ایک رات پہلے اس نے بوجھل طبیعت کے ساتھ کمرے میں اپنا سامان صندوق میں منتقل کیا اور پیکنگ کا مرحلہ سست روی سے پورا کیا۔ وہ الوداعی تقریب سے بری طرح گھبرا یا ہوا تھا۔ جس میں عام طور پر جشن کا سماں بندھتا تھا اور فریقوں کے مابین پاؤٹس کی بنیاد پر انٹراہاؤس چمپین شپ کپ کے فاتح کا اعلان کیا جاتا تھا۔ جب سے وہ ہسپتال سے لوٹا تھا۔ تب سے وہ پرہجوم ہاں میں جانے سے کتراتا تھا۔ اپنے ساتھی طبلاء سے بچنے کیلئے ہیری وہاں کھانا کھانے اسی وقت جاتا تھا جب ہاں لگ بھگ خالی ہو جاتا تھا۔

جب ہیری، رون اور ہر ماٹی ہاں میں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں ہر سال کی طرف سجاوٹ نہیں کی گئی تھی۔ عام دنوں میں الوداعی تقریب کی دعوت کے وقت بڑے ہاں کو فاتح فریق کے رنگوں سے سجا یا جاتا تھا۔ بہر حال، آج رات کو اساتذہ کی میز کے پیچے دیوار پر سیاہ پردے لگے ہوئے تھے۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ یہ سیڈر کی یاد میں لگائے گئے ہیں۔

اصلی مید آئی مودی اساتذہ کی میز کے پیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا لکڑی کا پاؤں اور ان کی جادوئی آنکھ دوبارہ صحیح جگہ پر پہنچ چکی تھیں۔ وہ خاصے گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور جب کوئی ان کے پاس پہنچ کر کچھ بولتا تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھے بری طرح چونک جاتے تھے۔ ہیری انہیں قصور و ارنہیں ٹھہر اسکتا تھا۔ اپنے ہی جادوئی صندوق میں دس مہینوں تک قید کی صعوبت اٹھانے کے بعد یہی امکان نکلتا تھا کہ وہ اپنے خوف پر قابو پانے میں کچھ نہ کچھ وقت تو لیں گے جو پہلے سے کئی گناہ بڑھ چکا تھا۔ پروفیسر کارکروف کی کرسی خالی تھی۔ ہیری نے گری فنڈر کے باقی طبلاء کے ساتھ بیٹھتے ہوئے سوچا کہ کارکروف اب کہاں ہو گا؟ کیا والدی مورٹ نے انہیں پکڑ لیا ہو گا؟

میدم میکسٹم اب بھی وہیں تھیں۔ وہ ہیگر ڈ کے پاس بیٹھی تھیں اور وہ دونوں آپس میں آہستہ آہستہ با تیں کر رہے تھے۔ سنیپ پروفیسر میک گوناگل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھیں ہیری پر ایک پل کیلئے ٹھہریں اور پھر وہ دوسری طرف گھوم گئیں۔ ان کی آنکھوں سے ان کے جذبات پڑھ لینا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ سنیپ نے بے شک دوسری

طرف دیکھنا شروع کر دیا تھا مگر ہیری کی نگاہیں ان کے چہرے پر جمی رہیں، وہ کافی دیر تک انہیں گھورتا رہا.....  
 جس رات والدی مورٹ لوٹا تھا، اسی رات کوسنیپ نے ڈمبل ڈور کے حکم پر کون سا کام کیا تھا؟ اور کیوں..... کیوں..... ڈمبل  
 ڈور کا یہ یقین کیوں تھا کہ سنیپ واقعی ان کی طرف تھے؟ ڈمبل ڈور نے تیشہ یادداشت میں واشگاف الفاظ میں کہا تھا کہ وہ ان کے  
 جاسوس تھے۔ سنیپ اپنی جان خطرے میں ڈال کر والدی مورٹ کے خلاف جاسوسی کر رہے تھے۔ وہ کون سا کام تھا جو وہ دوبارہ کرنے  
 لگے تھے؟ شاید یہ مرگ خوروں سے رابطے بڑھانے کا کام ہوگا؟ شاید یہ ادا کاری کرنے کا وقت آچکا تھا کہ وہ درحقیقت ڈمبل ڈور کی  
 طرف نہیں تھے بلکہ والدی مورٹ کی طرف تھے، وہ تو صرف موقع کا انتظار کر رہے تھے.....  
 بالآخر ڈمبل ڈور کے اٹھنے پر جب ہیری کو عجیب سے سنائی کا احساس ہوا تو اس کی ساری کشکش کافور ہو کر رہ گئی۔ ہیری کو یہ  
 بات پہلے ہی محسوس ہو چکی تھی کہ گذشتہ الوداعی تقریبات کے مقابلے میں آج بڑے ہال میں کچھ زیادہ ہی خاموشی اور اُداسی بھری ہوئی  
 تھی۔ ڈمبل ڈور اساتذہ کے میز کے پار کھڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ہال میں سب سے زیادہ غمگین ہفل  
 پف فریق کے طلباء و طالبات تھے۔

”خاتمہ.....“ ڈمبل ڈور نے ان سبھی کی طرف دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ ”ایک اور سال کا اختتام ہو گیا۔“

وہ ٹھہرے اور ان کی نگاہ ہفل پف کی میز پر جا ٹھہریں۔ ڈمبل ڈور کے کھڑے ہونے سے پہلے اسی میز پر زیادہ خاموشی چھائی  
 ہوئی تھی۔ ہال میں سب سے زیادہ غمگین اور زرد چہروں کے ساتھ ہفل پف کے طلباء کچھ زیادہ ہی ڈرے اور سہمے ہوئے دکھائی دے  
 رہے تھے۔

”آج رات میں آپ سب لوگوں سے بہت ساری باتیں کہنا چاہوں گا۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”لیکن سب سے پہلے میں ایک  
 بہت ہی اچھے انسان کے چلنے جانے پر افسوس کا اظہار کرنا چاہوں گا۔ جسے آج یہاں بیٹھے ہونا چاہئے تھا.....“ انہوں نے ہفل پف کی  
 میز کی طرف اشارہ کیا۔ ”جسے ہمارے ساتھ دعوت کا مزہ لینا چاہئے تھا۔ میں چاہوں گا کہ آپ سب لوگ اپنی جگہ پر اٹھ کر کھڑے ہو  
 جائیں اور سیدر کے احترام میں اپنے پیالے اٹھائیں.....“

ہیری نے طلباء کے ہجوم میں چوچینگ کی جھلک دیکھی، اس کے چہرے پر آنسو بہرہ رہے تھے۔ جب وہ تمام اپنی اپنی نشتوں پر  
 واپس بیٹھ گئے تو ہیری سر جھکا کر اپنی میز کی سطح کو گھورنے لگا۔

”سیدر ک ایک ایسا انسان تھا جو ہفل پف فریق کے کئی بہترین فنون کا جیتا جا گتا ثبوت تھا۔ وہ ایک اچھا اور وفادار دوست تھا،  
 ایماندار تھا، شریف لنسل تھا۔ آپ اسے اچھی طرح جانتے ہوں یا نہ ہوں..... اس کی موت سے سب رنجیدہ ہوئے ہوں گے۔ اس  
 لئے مجھے لگتا ہے کہ آپ کو یہ جانے کا پورا حق ہے کہ اس کی موت کیسے واقع ہوئی؟“ ڈمبل ڈور نے یہ کہہ کر سب کی طرف دیکھا۔ ہیری  
 نے اپنا سر اٹھایا اور ڈمبل ڈور کی طرف گھور کر دیکھنے لگا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

594

”یہ حقیقت ہے کہ سیدر ک کولارڈ والڈی مورٹ نے قتل کیا تھا.....“

پورے ہال میں دہشت بھری سر اسیمگی پھیل گئی۔ طلباء و طالبات خوفزدہ نظروں کے ساتھ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھنے لگے، ان کے چہروں پر بے یقینی کے جذبات جھلک رہے تھے۔ طلباء کی چہ میگوئیوں کے دوران ڈمبل ڈور بالکل خاموش اور پر سکون رہے، پھر وہ کچھ پل بعد بولے۔

”محکمہ جادو نہیں چاہتا کہ میں یہ سب میں آپ کو بتاؤں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ میں سے کچھ لوگوں کے والدین یہ جان کر دہشت کا شکار ہو جائیں کہ میں نے آپ کو یہ بات کیوں بتائی ہے؟ یا پھر اس لئے کہ وہ یہ یقین ہی نہیں کرتے ہیں لا رڈ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے یا پھر اس لئے کہ وہ آپ کو اتنا کم سمجھتے ہیں کہ آپ کو ایسی بات معلوم ہونے نہیں دیتا چاہتے ہیں۔ بہر حال، میری رائے ہے کہ عام طور پر سچ کا جانا جھوٹ سے بہتر ہوتا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایسی جھوٹی اور مکارانہ ادا کاری کرنا سیدر ک کی یاد کو داغ لگانے کے متزلف ہے۔ یہ اس کے نہے خون کی بے حرمتی ہو گئی کہ ہم یہ کہیں کہ وہ کسی حادثے کا شکار ہو گیا یا اپنی کسی کوتا ہی کے باعث مارا کیا ہے۔“

ہال میں بیٹھے ہر فرد کا چہرہ دم بخود اور خوف سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا، وہ مرٹر کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ رہے تھے..... یا پھر کچھ چہرے ایسے بھی تھے جنہیں اس ساری گفتگو سے کچھ لینا دینا نہیں تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ ڈریکو ملفاوے اپنی میز پر ڈمبل ڈور کی گفتگو سے بے خبر کریب اور گول کے ساتھ نہایت دھیمے انداز میں محو گفتگو تھا۔ ہیری کو نجات کیوں اس کی صورت دیکھ کر شدید غصہ آنے لگا تھا۔ اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے اپنی توجہ ڈمبل ڈور کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔

”یہاں کوئی اور بھی ہے جس کا ذکر سیدر کی موت کے پیراء میں کرنا ضروری ہو گا۔“ ڈمبل ڈور نے آگے کہا۔ ”ظاہر ہے میں ہیری پوٹر کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔“

بڑے ہال میں عجیب طرح کی لہر دوڑ گئی، جب کچھ طلباء نے ہیری کے چہرے پر نظر دوڑائی اور پھر پلٹ کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھنے لگے۔

”یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہیری پوٹر نے مشکل وقت اپنا حوصلہ قائم رکھا اور وہ لا رڈ والڈی مورٹ کے بچھائے ہوئے چنگل سے بچ کر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔“ ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اس نے سیدر ک کے بے جان جسم کو ہو گوڑس لانے کیلئے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا۔ اس نے ہر طرح سے ایسی بہادری دکھائی جو لارڈ والڈی مورٹ کا سامنا کرتے ہوئے بہت کم جادو گر دکھا پائے ہیں اور اس کے لئے میں اسے سلام پیش کرتا ہوں۔“

ڈمبل ڈور سنجیدگی کے ساتھ ہیری پوٹر کی طرف مڑے اور ایک بار پھر اپنا پیالہ اٹھایا اور بڑے ہال کے تقریباً تمام طلباء نے اس میں ان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ انہوں نے اس کا نام اسی طرح بڑھایا جس طرح سیدر ک کا نام آہستگی کے ساتھ پکارا تھا اور اس کے

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

595

اعزاز میں اپنے پیالے سے ایک گھونٹ پیا تھا۔ لیکن کھڑے ہوئے لوگوں کے درمیان ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے، کریب، گول اور سلے درن کے کئی طلباء دوسروں سے لاپرواہ ہو کر اپنی ہی باتوں میں مست تھے۔ انہوں نے تو اپنے پیالے کو چھواتک نہیں تھا۔ ڈبل ڈور کے پاس جادوئی آنکھیں تھیں، اس لئے وہ انہیں دیکھنے پائے تھے۔ جب تمام لوگ واپس اپنی جگہ پرواپس بیٹھ گئے تو ڈبل ڈور نے مزید کہا۔

”سہ فریقی ٹورنامنٹ کا بنیادی مقصد ملکی اور غیر ملکی جادوگروں کے درمیان اجنبيت کی فضا کو ختم کرتے ہوئے ایسی محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا تھا جس کی عرصہ سے ضرورت تھی جو ہوا ہے، اس کی روشنی میں..... یعنی لارڈ والڈی مورٹ کے آنے کے بعد..... ایسے رشتے پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔“

ڈبل ڈور نے میڈم میکسیم اور ہیگرڈ کی طرف دیکھا پھر فلیورڈ یلا کور اور بیاوس بیٹن کے باقی طلباء کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد وکٹر کیرم اور سلے درن کی میز پر بیٹھے ڈرم سٹرائلگ کے باقی طلباء کو دیکھا۔ ہیری نے دیکھا کہ کیرم بہت مختاط دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لگ بھگ سہا ہوا تھا جیسے اسے امید ہو کہ ڈبل ڈور کوئی سخت بات کہہ دیں گے۔

”اس ہال میں بیٹھے ہوئے مہمان جب چاہیں بیہاں دوبارہ آسکتے ہیں۔ بیہاں پر ان کا ہمیشہ استقبال کیا جائے گا۔“ ڈبل ڈور نے کہا اور ان کی نگاہ گھومتے ہوئے ڈرم سٹرائلگ کے طلباء پر آ کر ٹھہر گئی۔ ”میں آپ سب لوگوں سے ایک بار پھر کہنا چاہوں گا کہ لارڈ والڈی مورٹ کی واپسی کے بعد ہم میں جتنا اتحاد اور اتفاق ہو گا، ہم اتنے ہی زیادہ طاقتور ہوں گے اور ہم میں جس قدر انتشار پیدا ہو گا، ہم اتنے ہی کمزور اور ناقص پڑ جائیں گے.....“

”لارڈ والڈی مورٹ دشمنی اور نفرت کے نتیجے میں بے حد ماہر ہے۔ ہم صرف دوستی اور یقین کے سچے بندھن کے ساتھ ہی اس سے اڑ سکتے ہیں۔ عادتوں اور زبانوں کے اندر کچھ بھی چھپا ہوانہیں ہے، بشرطیکہ ہمارے اہداف سامنے ہوں اور دلوں میں وسعت موجود ہو۔“

”یہ ہمارا یقین ہے..... اور میرا خدشہ ہے جو غلط ثابت ہو کہ ہم سب بہت ہی مشکل اور اندھیرے دور کا سامنا کرنے والے ہیں۔ اس ہال میں بیٹھے کچھ لوگ تو پہلے ہی لارڈ والڈی مورٹ کے ہاتھوں اذیت اٹھا چکے ہیں۔ آپ میں سے کئی لوگوں کے گھر انوں میں کئی حادثے ہو چکے ہیں اور ایک ہفتہ پہلے ایک طالبعلم ہمارے درمیان سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گیا ہے.....“

”میں کہوں گا کہ سیڈرک کو یاد رکھئے گا..... اگر ایسا وقت آئے جب آپ کو کسی دورا ہے پر صحیح راستے اور آسان راستے میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑ جائے تو یاد رکھئے کہ اس اڑ کے کے ساتھ کیا ہوا تھا جو نیک، رحم دل اور بہادر تھا اور اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ لارڈ والڈی مورٹ کی راہ میں آ گیا تھا..... سیڈرک ڈیگوری کو یاد رکھنا.....“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

596

ہیری کا صندوق پوری طرح تیار ہو چکا تھا۔ ہیڈوگ اس کے صندوق کے اوپر رکھنے پر بھرے میں پہنچ چکی تھی۔ رون، ہیری اور ہر ماں نی پر جو میں ہاں میں چوتھے سال کے باقی طلباں کے ہمراہ بگھیوں کا انتظار کر رہے تھے جو انہیں ہو گورٹس ایکسپریس پہنچانے والی تھیں۔ یہ گرمیوں کا ایک اور سہانہ دن تھا۔ اسے لگا کہ پرانی یوٹ ڈرائیو میں گرمی ہو گئی جب وہ شام کو ہاں پہنچے گا تو اسے پھلوں کی رنگ برلنگے باعینچے دیکھنے کا موقعہ ملے گا لیکن اس خیال سے اسے ذرا بھی فرحت کا احساس نہیں ہوا تھا۔

”ہیری.....“

اس نے پلٹ کر دیکھا۔ فلیور ڈیلا کورتیزی سے پھر کی سیڑھیاں چڑھ کر سکول میں آ رہی تھی۔ اس کے پیچھے میدان کے اس پارک انی دوڑ ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ دو دیو یہ کل گھوڑوں کو بکھی میں جوتا جا رہا تھا۔ ہیگر ڈیس کام میں میڈم میکسیم کی مدد کر رہا تھا۔ بیاوس بیٹن کی بکھی رخصت ہونے کیلئے تیار ہو رہی تھی۔

”مجھے امید ہے کہ ہم پھر ملیں گے۔“ فلیور نے کہا جب اس نے ہیری کے پاس پہنچ کر اپنا ہاتھ بڑھایا۔ ”میں اپنی انگریزی عمدہ کرنے کیلئے یہاں ملازمت کرنا چاہتی ہوں۔“

”تمہاری انگریزی تو پہلے ہی کافی اچھی ہے۔“ رون نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ فلیور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ ہر ماں کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

”اچھا ب میں چلتی ہوں۔ الوداع ہیری! تم سے مل کر اچھا لگا.....“ فلیور نے واپس جانے کیلئے مڑتے ہوئے کہا۔ ہیری کی قوت ارادی اتنی کمزور تھی کہ اس کی کوئی مدد کر پاتی لیکن فلیور کے سر اپے کا سحر تھا کہ اس میں کسی قدر اضافہ ممکن ہوا، جب اس نے فلیور کو صحن کے دوسری طرف سے میڈم میکسیم کی جانب جاتے ہوئے دیکھا۔ اس کے چاندی جیسے بال دھوپ کی کرنوں میں چمکتے ہوئے لہر ارہے تھے۔

”معلوم نہیں ڈرم سٹر انگ کے طباں واپس کیسے جائیں گے؟“ رون نے آہ بھر کر کہا۔ ”کیا وہ کار کروف کے بغیر اس باد بانی جہاز کو چلا پائیں گے.....“

”کار کروف نے جہاز نہیں چلا�ا تھا.....“ ایک روکھی آواز انہیں سنائی دی۔ ”وہ تو اپنے کیمین میں ہی بیٹھ رہے تھے۔ سارا کام تو ہم نے ہی کیا تھا۔“ وہ کیرم تھا جو ہر ماں کی الوداع کہنے کیلئے وہاں آیا تھا۔ ”کیا میں تم سے کچھ دیریات کر سکتا ہوں؟“ اس نے ہر ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں! کیوں نہیں ..... ٹھیک ہے!“ ہر ماں تھوڑا پریشان ہوتی ہوئے بولی۔ پھر وہ کیرم کے پیچھے گئی اور جو میں کہیں او جھل ہو گئی۔ ”ذر اجلدی آنا۔ بگھیاں ایک منٹ میں یہاں پہنچنے ہی والی ہیں۔“ رون نے پیچھے سے زور سے کہا۔ بہر حال، اس نے ہیری کو بگھیوں کے آنے پر نظر رکھنے کیلئے کہا اور وہ اگلی چند ساعتوں تک اپنی گردن گھما کر اسی طرف دیکھتا رہا۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

597

جس طرف ہر ماںی اور کیرم اوجھل ہوئے تھے۔ وہ اپنی ایڑھیاں اٹھا اٹھا کر ہجوم کے سروں کے اوپر سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کیرم اور ہر ماںی کیا کر رہے تھے؟ وہ بہت جلدی ہی لوٹ آئی تھی۔ رون نے ہر ماںی کی طرف دیکھا لیکن اس کا چہرہ کافی اُداس تھا۔

”مجھے سیڈر ک ڈیگوری پسند تھا۔“ کیرم نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک کہا۔ ”وہ ہمیشہ مجھ سے شاستہ انداز میں بات کیا کرتا تھا حالانکہ میں ڈرم سٹر انگ کا تھا۔ کارکروف کا طالب علم تھا..... اس کے باوجود.....“ اس نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

”کیا تم لوگوں کے نئے ہیڈ ماسٹر کی تعیناتی عمل میں آگئی ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

کیرم نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس نے بھی فلیور کی طرح اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ہیری کے ساتھ ہاتھ ملا�ا اور پھر رون سے بھی۔

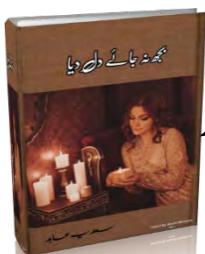
رون کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے دل میں کوئی دردناک کیفیت کروٹیں لے رہی ہو۔ جب کیرم مڑ کر جانے لگا تو رون اچانک بول اٹھا۔ ”کیا میں تمہارا آٹو گراف لے سکتا ہوں؟“

ہر ماںی اپنی گردان گھما کر ان بگھیوں کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگی جواب ان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ کیرم نے حیرانگی سے رون کو دیکھا اور پھر بخوبی رون کے ایک چمٹی کاغذ پر اپنا آٹو گراف دے دیا۔

☆☆☆☆

جب وہ کنگ کر اس سٹیشن جانے کیلئے ریل گاڑی میں سوار ہو رہے تھے تو موسم بے حد خوشنگوار تھا۔ یہ اس موسم سے ملتا جاتا ہی تھا جو گذشتہ ستمبر میں ہو گوڑیں میں آتے ہوئے تھا۔ آج آسمان میں ایک بھی بادل نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہر ماںی کو ایک خالی کمپارٹمنٹ مل گیا تھا۔ پک و جیون ایک بار پھر رون کے تقریباً تیس روپوں کے نیچے چھپا ہوا تھا تاکہ وہ لگا تار شور نہ مچائے۔ ہیڈوگ اپنے پنجھرے میں اونگھرہ تھی اور اس کا سر اس کے پروں کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ کروک شانکس ایک خالی نشست پر ٹانکیں پھیلا کر لیٹی ہوئی تھی اور کسی اونی کشن کی مانند کھائی دے رہی تھی۔ جب ریل گاڑی جنوب کی سمت میں تیز رفتاری سے چلنے لگی تو ہیری، رون اور ہر ماںی نے کھل کر بہت ساری باتیں کیں، جیسا کہ انہوں نے گذشتہ ہفتے میں بالکل نہیں کیا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ الوداعی تقریب میں ڈبل ڈور کی تقریب نے اس کے اندر کی بد مزگی اور کڑواہٹ کو دھوڈا لاتھا۔ اب ان حادثات پر بات چیت کرنا بہت کم دردناک محسوس ہو رہا تھا۔ والدی مورٹ کا راستہ روکنے کیلئے ڈبل ڈوراب کیا قدم اٹھانے والے تھے، اس بارے میں ہونے والے تبادلہ خیال کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک دوپھر کے کھانے کیلئے ٹرالی ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے تک پہنچنے نہیں گئی۔

جب ہر ماںی ٹرالی سے خریداری کرنے کے بعد واپس لوٹی اور اس نے بقیہ پیسے واپس اپنے سکول کے لیتے میں رکھے تو وہ روزنامہ جادوگر اخبار زکال کر بیٹھ گئی جو اس نے چلتے وقت لیتے میں ڈال دیا تھا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ اسے محسوس ہوا کہ شاید



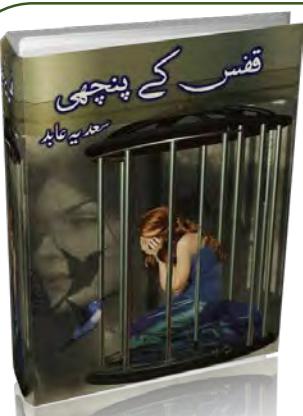
## مُجھ نہ جائے دل دیا

سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، محبت، نفرت، عداوت کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔



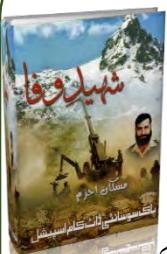
## عہدِ وفا

ایمان پریشہ کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا مُفرِّد ناول، محبت کی داستان جو معاشرے کے رواجوں تک دب گئی، پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔



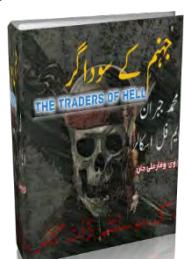
## قفس کے پچھی

سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، علم و عرفان پبلیشورز لاہور کے تعاون سے جلد، کتابی شکل میں جلوہ افروز ہو رہا ہے۔  
آن لائن پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔



## شہیدِ وفا

مسکان احزم کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ناول، پاک فوج سے محبت کی داستان، دہشت گردوں کی بُزدلانہ کاروائیاں، آرمی کے شب و روز کی داستان پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔



## جہنم کے سوداگر

محمد جران (ایم فل) کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ایکشن ناول، پاکستان کی پہچان، دُنیا کی نمبر 1 ایجنٹ آئی ایس آئی کے اپیشن کمانڈو کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔

## آپ بھی لکھئے:

کیا آپ رائٹر ہیں؟؟؟۔ آپ اپنی تحریر پاک سوسائٹی ویب سائٹ پر پبلیش کروانا چاہتے ہیں؟؟؟؟

اگر آپ کی تحریر ہمارے معیار پر پُورا اُتری تو ہم اُسکو عوام تک پہنچائیں گے۔ **مزید تفصیل کے لئے یہاں لکھ کریں۔**

**پاک سوسائٹی ڈاٹ کام**، پاکستان کی سب سے زیادہ وزٹ کی جانے والی کتابوں کی ویب سائٹ، پاکستان کی ٹاپ 800 ویب سائٹس میں شمار ہوتی ہے۔

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

598

وہ یہ جانتا ہی نہیں چاہتا تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے لیکن ہر ماں نے اسے اخبار کی طرف دیکھتے ہوئے پا کر اطمینان سے کہا۔

”اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ تم خود کیکھ لو۔ اس میں کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔ میں روزانہ غور سے پورا اخبار پڑھتی ہوں۔ تیسرے ہدف کے بعد اگلے دن بس ایک چھوٹی سی خبر شائع ہوئی تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ تم نے سفریقی ٹورنامنٹ کی سیریز جیت لی ہے اور اس میں سیدر ک کا تو دور در تک ذکر بھی نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھا گیا ہے۔ اگر تم مجھ سے سچ پوچھو تو نفع انہیں اپنا منہ بند کرنے کیلئے مجبور کر رہا ہے.....“

”وہ ریٹا سٹیکر کا منہ کبھی بند نہیں کر پائیں گے۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”اس طرح کی کہانی کیلئے تو بالکل بھی نہیں.....“

”اوہ! ریٹا نے تیسرے ہدف کے بعد کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔“ ہر ماں نے عجیب سی دبی ہوئی آواز میں کہا..... پھر اس نے تھوڑی کا نپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”سچ تو یہ ہے کہ ریٹا سٹیکر اب کچھ عرصے تک کچھ بھی نہیں لکھ پائے گی۔ جب تک کہ وہ یہ نہ چاہے کہ میں اس کا راز مکشوف کر رہا ہوں.....“

”تم یہ کیا کہہ رہی ہو.....؟“ رون نے تنگ کر پوچھا۔

”مجھے یہ پتہ چل گیا ہے کہ ہو گولڈس میں آنے کی ممانعت کے باوجود وہ رازدارانہ باتیں کیسے سن لیا کرتی تھی.....“ ہر ماں نے تیزی سے کہا۔

ہیری سمجھ گیا کہ ہر ماں نے انہیں یہ بات بتانے کیلئے کئی دنوں سے بے چین ہو گی لیکن حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے خود پر قابو رکھے ہوئے تھی۔

”وہ ایسا کیسے کر رہی تھی.....؟“ ہیری نے فوراً پوچھا۔

”تم نے کیسے پتہ لگایا.....؟“ رون نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”در اصل یہ خیال تم نے ہی مجھے دیا تھا ہیری!“ ہر ماں نے پرسکون انداز میں بولی۔

”میں نے .....؟“ ہیری نے الجھن کا شکار ہوتے ہوئے پوچھا۔ ”مگر کیسے .....؟“

”بھوزرے کی طرح بھیں کرنے کی بات کہہ کر .....؟“ ہر ماں نے مسکرا کر کہا۔ ”دیکھو! ریٹا سٹیکر ایک بھیں بدل چوپائی جادو گرنی ہے لیکن اس نے اس کی رجسٹریشن نہیں کروائی ہے۔ وہ تبدیلی ہیئت کے ذریعے اپنا روپ بدل سکنے کی صلاحیت پر قدرت رکھتی ہے۔“

ہر ماں نے اپنے بیگ میں سے کافی کی ایک چھوٹی کارک لگی بوتل نکالی۔

”تم مذاق کر رہی ہو.....؟“ رون نے حیراگی سے بوتل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم ایسا ..... یہ وہ نہیں ہے .....؟“

”جی ہاں! ..... یہ وہی ہے۔“ ہر ماں نے خوش ہوتے ہوئے بوتل ان کے سامنے لہرائی۔ بوتل کے اندر کچھ پتے، چھوٹی سی ٹھنٹی

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

599

اور ایک موڑا بھوزرا قید دکھائی دے رہا تھا۔

”یہ کبھی نہیں ہو سکتا..... تم یقیناً مذاق کر رہی ہو.....“ رون ہکلا تا ہوا بے یقینی کے عالم میں بولا۔ وہ بوتل کے کو گھور کر دیکھ رہا تھا پھر اس نے اسے اپنی نظروں کے سامنے سے ہٹا دیا۔

”نہیں! میں مذاق نہیں کر رہی ہوں۔“ ہر ماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں نے اسے ہسپتال کی کھلی کھڑکی پر پکڑا تھا۔ غور سے دیکھو تو تمہیں اس کے چہرے پر اس کی عینک کے نشان دکھائی دیں گے۔“

ہیری نے دیکھا کہ ہر ماں واقعی صحیح کہہ رہی تھی۔ اسے اور کچھ بھی یاد آیا۔

”ہاں! مجھے یاد آیا کہ جب ہم نے ہیگرڈ کو میڈم میکسیم کے سامنے اپنی ماں کا تذکرہ کرتے ہوئے سناتھا، اس رات میں نے مجسم پر ایک بھوزرے کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا.....“ ہیری بولا۔

”بالکل!“ ہر ماں نے کہا۔ ”اور جب جھیل کے کنارے وکٹر سے میری گفتگو ہو رہی تھی تو اس نے میرے بالوں سے ایک بھوزرا نکالا تھا..... اور اگر میں غلط نہیں ہوں تو جس دن تمہارے نشان میں درد ہوا تھا، اس دن ریٹا ٹیکر علم جوش کی کلاس میں کھڑکی کی چوکٹ پر بیٹھی ہوئی ہو گی جو تم نے ہوا لینے کیلئے کھول دی تھی۔ وہ پورا سال کہانیوں کے پیچھے بھیں بھیں کرتی رہی تھی.....“

”اوہ ہاں! جب ہم نے ملفوائے کو درخت کے نیچے کھڑے دیکھا تھا.....“ رون نے آہستگی سے کہا۔

”تب وہ اس سے بات چیت کر رہا تھا اور وہ اس کے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی۔“ ہر ماں نے تیزی سے کہا۔ ”وہ یہ بات جانتا تھا۔ اسی طرح ریٹا ٹیکر سلے درن کے دوسرا لے لوگوں سے انٹرویو لے پا رہی تھی۔ سلے درن والوں کو اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی کہ وہ غیر قانونی جرم میں ملوث ہو رہے ہیں کیونکہ وہ تو اسے ہمارے اور ہیگرڈ کے بارے میں بری بردی خبریں دینا چاہتے تھے۔“

ہر ماں نے رون سے کافی کی بوتل لے لی اور بھوزرے کی طرف دیکھ کر مسکراتی جو غصے میں بوتل کی دیوار ٹکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ”میں نے اسے صاف بتا دیا تھا کہ لندن پہنچنے پر میں اسے آزاد کر دوں گی۔“ ہر ماں نے کہا۔ ”میں نے اس بوتل کے کارک پر الٹ جادوئی کلمات کی گردہ لگادی ہے، اس لئے وہ اس کے اندر اپنا روپ بدل نہیں سکتی..... اور میں نے اسے یہ ہدایت بھی دی ہے کہ وہ ایک سال تک کچھ نہیں لکھے گی۔ دیکھتے ہیں کہ ایک سال بعد وہ لوگوں کے بارے میں من گھڑت افواہیں لکھنے کی اپنی اس عادت کو بدل پاتی ہے یا نہیں.....“

اطمینان سے مسکراتے ہوئے ہر ماں نے کافی کی بوتل محتاط انداز میں اپنے بستے میں واپس رکھ دی تھی۔ اسی لمحے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا۔

”بڑی غلطمندی کا کام کیا تم نے مس گری بخیر!“ ڈریکو ملفوائے نے کہا۔ کریب اور گول اس کے عقب میں کھڑے تھے۔ وہ تینوں پہلے کی بہ نسبت کچھ زیادہ خوش، مغورو اور خطرناک لگ رہے تھے۔ ملفوائے آہستہ کمپارٹمنٹ کے اندر چلا آیا اس نے چاروں

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

600

طرف سرگھما کر جائزہ لیا۔ اس کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ تھر کنے لگی۔

”تم نے ایک صحافی کو پکڑ لیا اور پوٹر دبارہ ڈبل ڈور کی آنکھوں کا تارہ بن گیا۔ یہ تو بڑی دلچسپ بات ہے، ہے نا؟“ اس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی بد صورت مسکان کچھ زیادہ ہی پھیل گئی تھی۔ کریب اور گول حسب معمول کھی کرنے لگے۔

”اس چیز کے بارے میں سوچ رہے ہو یا نہیں؟“ ملغوائے نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یا پھر یہ ادا کاری کر رہے ہو کہ ایسا کچھ ہوا ہی نہیں؟“

”دفع ہو جاؤ.....“ ہیری نے سختی سے کہا۔

جب سے اس نے ڈبل ڈور کی تقریر کے دوران ملغوائے، کریب اور گول کو سرگوشیاں کرتے ہوئے سنا تھا تب سے ملغوائے کا اس سے سامنا نہیں ہوا تھا۔ اس کے کانوں میں ایک طرح کی گھنٹی نجھر ہی تھی۔ اس کے ہاتھ نے چوغنے کے اندر چھڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

”تم نے ہارنے والا گروہ کا انتخاب کیا ہے پوٹر! میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کیا تھا۔ میں نے تمہیں پہلے ہی دن بتایا تھا کہ اپنے دوستوں کے انتخاب میں تمہیں بہت محتاط رہنا چاہئے۔ یاد ہے نا؟ جب ہم پہلی بار ہو گورٹس آتے ہوئے ریل گاڑی میں ملے تھے؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ اس طرح کے اوٹ پٹا نگ لوگوں کے ساتھ مت رہا کرو۔“ اس نے رون اور ہر ماں تی کی طرف سر جھٹک کر کہا۔ ”اب بہت دیر ہو چکی ہے پوٹر! اب تاریکی کا شہنشاہ لوٹ آیا ہے۔ یہ لوگ سب سے پہلے موت کے گھاٹ اتریں گے، بذات اور مالکوں کے ہمدرد پہلے جائیں گے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ دوسرے نمبر پر مارے جائیں..... پہلے نمبر پر تو سیڈر ک ڈیگوری چلا گیا ہے، ہے نا؟“

ایسا لگا جیسے کسی نے کمپارٹمنٹ میں بہت زیادہ آتش بازی کا مظاہرہ کر دیا ہو۔ ہر طرف جادوئی کلمات کی چنگاریوں کی چکا چوند روشنی پھیل گئی۔ ہیری نے پلکیں جھپک کر کمپارٹمنٹ کے فرش کی طرف دیکھا۔ ملغوائے، کریب اور گول دروازے کے پاس بے ہوش پڑے تھے۔ ہیری، رون اور ہر ماں تی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ان تینوں نے الگ الگ جادوئی کلمات کے وار استعمال کئے تھے اور ایسا صرف انہوں نے ہی نہیں کیا تھا۔

”ہم یہ دیکھنے آئے تھے کہ کہیں یہ تینوں کوئی شرارت تو نہیں کر رہے ہیں۔“ فریڈ نے کہا جب وہ گول پر پاؤں رکھ کر کمپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوا۔ اس کی چھڑی باہر نکلی ہوئی تھی اور جارج کی بھی..... جارج اندر آتے ہوئے احتیاط سے ملغوائے پر پیر رکھتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ ”دلچسپ اور اثر دار.....“ جارج نے کریب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یہ مہا سے پھوٹنے والا جادوئی کلمہ کس نے استعمال کیا تھا؟“

”میں نے.....“ ہیری نے تیزی سے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھی غصہ پھیلا ہوا تھا۔

”عجیب بات ہے.....“ جارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں نے چچپا ہٹ کا جادوئی کلمہ استعمال کیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ شاید ان دونوں کا استعمال ایک ساتھ نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے پورے چہرے پر چھوٹے چھوٹے کانٹے اُگ چکے ہیں۔ ان لوگوں کو یہاں سے ہٹانا ہوگا۔ یہ تو کمپارٹمنٹ کی خوبصورتی پر بدنماداغ معلوم ہوتے ہیں.....“

رون، ہیری اور جارج نے لاتین مارمار کربے ہوش ملفوائے، کریب اور گول کو باہر دھکیلا۔ جادوئی واروں کی سیگنی کا اندازہ ان کی حالت کو دیکھ کر لگایا جا سکتا تھا کیونکہ وہ تینوں کی کافی بڑی حالت میں تھے۔ انہوں نے ان تینوں کو راہداری میں واپس پہنچا دیا تھا پھر وہ اپنے کمپارٹمنٹ میں واپس لوٹ آئے اور اس کا دروازہ بند کر دیا۔

”کیا کوئی دھماکے دار پتوں کا کھیل کھیلنا چاہے گا؟“ فریڈ نے تاش کی گڈی سے پتے نکالتے ہوئے کہا۔ جب وہ پتوں کا کھیل کھیلنے میں مگن تھے تب ہیری نے ان سے پوچھنے کا فیصلہ کیا۔

”کیا تم لوگ اب ہمیں بتاسکتے ہو کہ تم کسے بلیک میل کر رہے تھے؟“ اس نے پوچھا۔  
”اوہ..... وہ بات.....“ جارج چونک کرہ کلایا۔

”اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔“ فریڈ نے اپنا سر لاپرواٹی سے ہلاتے ہوئے کہا۔ ”کوئی اتنی اہم بات نہیں تھی۔ کم از کم اب تو بالکل نہیں ہے.....“

”ہم نے کوشش ترک کر دی ہے.....“ جارج نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔  
لیکن جب ہیری، رون اور ہر ماٹی نے ان پر دباوڑا تو منہ کھولنے پر مجبور ہو گئے۔

”ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے! اگر تم لوگ واقعی جاننا چاہتے ہو..... تو وہ لیوڈ و بیگ میں تھے۔“ فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
”بیگ میں؟“ ہیری تینکھی آواز میں بولا۔ ”تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ تاریکی کا نشان.....“

”نہیں نہیں!“ جارج جلدی سے بولا۔ ”ایسی کوئی بات نہیں ہے، گدھے کہیں کے۔ ان کے پاس تو اتنا دماغ ہی نہیں ہو سکتا ہو گا.....“

”اچھا..... تو پھر کیا بات تھی؟“ رون نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔  
”تمہیں یاد ہے۔“ فریڈ جھکتے ہوئے بولا۔ ”کیوڈچ ورلڈ کپ میں ہم نے اس کے ساتھ شرط لگائی تھی کہ فائنل آرٹ لینڈ جیتے گا مگر سنہری گیندو کٹر کیرم ہی پکڑے گا.....“  
”ہاں.....“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”اس دھوکے باز نے ہمیں مایا سکے پکڑا دیئے تھے جو آرٹ لینڈ کے آرٹشی بونوں نے استقبالیہ شو میں سٹیڈیم میں برسائے تھے۔“  
”تو.....؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

602

”تو کیا.....؟“ فریڈ نے سنجیدگی کے ساتھ کڑھتے ہوئے کہا۔ ”وہ سونے کے سکے غائب ہو گئے۔ اگلی صبح تک وہ سب غائب ہو گئے تھے اور ہم بالکل کنگال.....؟“

”لیکن یہ مخفی اتفاق بھی ہو سکتا ہے، ہے نا؟“ ہر ماٹنی نے کہا۔

”ہاں! پہلے تو ہمیں بھی یہی لگا تھا۔“ جارج نے رنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ ”ہم نے سوچا کہ اگر ہم انہیں خطا کر دیں کہ ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو وہ ہمیں اصلی سونے کے سکے دے دیں گے لیکن ایسی کوئی نوبت ہی نہیں آئی۔ انہوں نے تو ہمارے خط کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ ہم نے ہو گوڑس میں بھی کئی بار ان سے اس بارے میں بات چیت کرنے کی پوری کوشش کی لیکن وہ ہمیشہ ہم سے کتنی کتر اکر نکل جاتے تھے اور طرح طرح کے بہانے گھرتے تھے۔“

”آخری ایام میں وہ ہم سے کافی ناراض رہنے لگے۔“ فریڈ نے کہا۔ ”انہوں نے ہمیں کہا کہ ہم ابھی بہت چھوٹے ہیں، اس لئے ہمیں شرط لگانے کا کام نہیں کرنا چاہئے تھا وہ ہمیں پیسے بالکل نہیں دیں گے.....؟“

”اس پر ہم نے ان سے درخواست کی کہ وہ شرط کے پیسے نہ سہی وہ کم از کم ہماری حقیقی رقم ہی لوٹادیں۔“ جارج نے غصے سے کہا۔

”انہوں نے اس بات پر تو کوئی انکار نہیں کیا ہو گا ہے نا؟“ ہر ماٹنی نے پوچھا۔

”وہ صاف مکر گئے تھے.....؟“ فریڈ نے جلدی سے کہا۔

”اوہ! وہ تو تمہاری ساری بچت تھے.....؟“ رون تاسف بھرے انداز میں بولا۔

”ظاہر ہے، بالآخر ہم نے ان کے چھٹے کھٹے کا سارا پتہ لگایا۔ لی جارڈن کے ڈیڈی کو بھی بیگ مین سے پیسے واپس لینے میں کافی مشکل پیش آئی تھی۔ یہی نہیں..... غوبلن جواریوں نے بھی بیگ مین کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ بیگ مین نے ان سے بھاری رقم ادھار لے رکھی تھی۔ غوبلن جواریوں نے درلڈ کپ کے بعد انہیں جنگل میں کھیر لیا تھا اور ان کے قبضے سے سارے سونے کے سکے چھین لئے تھے لیکن پھر بھی ان کا پورا قرض ادا نہیں ہوا تھا۔ غوبلن جواری ان پر نظر رکھنے کیلئے ہاگس میڈ اور ہو گوڑس تک بھی پہنچ تھے۔ بیگ مین جوئے کی لات میں بنتا ہو کر اپناسب کچھ لٹا بیٹھے تھے، ان کے پاس تو دو سکل بھی باقی نہیں بچے تھے۔ جنہیں وہ آپس میں رگڑ کر لطف اندوڑ ہو پاتے۔ اور تم جانتے ہو کہ اس لگدھے جادوگر نے غوبلن جواریوں کا قرض ادا کرنے کیلئے بالآخر کیا پیشکش کی تھی.....؟“

”کیا.....؟“ ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔

”بیگ مین نے تمہارے نام پر داؤ کھیلا تھا۔“ فریڈ نے کہا۔ ”تم پر بڑا جو آلگایا کہ تم یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کی سیریز جیت جاؤ گے..... جو غوبلن کے خلاف ایک جان چھڑانا نے والا معاہدہ تھا جبکہ غوبلن جواریوں نے تمہاری ہار میں شرط لگائی تھی۔“

”اوہ!..... اسی لئے ہ بار بار میری مدد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔“ ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”چلو اچھا ہوا..... تو اب جب میں جیت گیا ہو تو کیا بیگ میں تمہیں تمہارے پیسے لوٹا سکتے ہیں.....؟“

## ہیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

603

”نہیں!“ جارج نے منہ لٹکا کر کہا۔ ”غوبن جواریوں نے بھی ان کے ساتھ ویسا ہی گند اکھیل کھیلا۔ وہ کہتے ہیں کہ تم ڈیگوری کے ساتھ پہلے نمبر پر آئے ہو۔ جبکہ بیگ میں نے یہ شرط لگائی تھی کہ تم تہاہی یہ مقابلہ جیتو گے۔ اس لئے بیگ میں بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ تیسرا ہدف کی افراتفری میں ہی موقع پا کر کھمک گئے تھے۔“  
جارج نے گھری سانس بھری اور دھماکے دارتاش کے پتوں کو پھینٹنے لگا۔

باتی کا سفر نہایت خوشگوار گزرا۔ ہیری اپنی نشست پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کاش یہ سفر کبھی پا یہ تکمیل تک ہی نہ پہنچ پائے اور ریل گاڑی کبھی نگ کراس ٹیشن تک پہنچ پائے۔ لیکن جیسا اس نے اس سال سکول میں مشکل حالات کا سامنا کرتے ہوئے سیکھا تھا کہ ناخوشگوار حالات کو جھوٹ کے سہارے جھٹلا یا نہیں جاسکتا اور نہ ہی انہیں اگلے دن پر ٹال دینے سے ان کے اثرات زائل ہو سکتے ہیں کیونکہ وقت کبھی سست نہیں پڑتا۔ جلد ہی ہو گورٹس ایکسپریس فرائٹ بھرتی ہوئی نگ کراس ٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر جا پہنچی اور آہستہ آہستہ ہوتے ہوئے ڑک گئی۔ طلباء کے باہر نکلنے کا شور اور سامان گھٹینے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ رون اور ہر ماں نی اپنے صندوق لے کر راہداری میں آئے اور ملفوائے اور دونوں چھپوں کے بے ہوش جسموں کو تھارت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ بہر حال ہیری اپنی نشست پر بیٹھا رہا۔

”فریڈ..... جارج! ایک منٹ بات سنو!“

جزواں بھائی پٹ کراس کی طرف دیکھنے لگے۔ ہیری اپنی نشست سے اٹھا اور اپنا صندوق کھونے لگا۔ اس نے ایک چھوٹی سی پوٹلی نکالی جس میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کی انعامی رقم موجود تھی۔

”اے تم رکھلو!“ اس نے پوٹلی جارج کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

”یہ کیا ہے؟“ فریڈ نے حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

”اے لے لو..... مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“ ہیری تلخی سے بولا۔

”تم پاگل ہو گئے ہو کیا؟“ جارج نے ہیری کو پوٹلی واپس تھماتے ہوئے کہا۔ ہیری ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

”نہیں! میں پاگل نہیں ہوا ہوں۔“ ہیری نے تیز لمحے میں کہا۔ ”تم لوگ اسے لے لوا اور اپنی خواہشوں کی تکمیل میں جتنے رہو۔ یہ جوک شاپ کی ابتداء کیلئے ہیں!“

”وہ واقعی پاگل ہو گیا ہے۔“ فریڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”سنوا!“ ہیری نے تلخ لمحے میں غراتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم اسے نہیں لو گے تو میں اسے کسی گندے نالے میں پھینک دوں گا۔ میں اس پیسے کا حصول کبھی نہیں چاہتا تھا اور مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے لیکن مجھے ہنسی کی ضرورت ہے جو مجھ سے کھو گئی ہے۔ ہم سبھی کو ہنسی کی ضرورت ہے مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ جلدی ہی وہ وقت آنے والا ہے جب ہماری زندگی میں ہنسی کی ضرورت کی بڑی قلت

پیدا ہو جائے گی۔“

”ہیری!“ جارج نے کمزور آواز میں کہا اور اپنے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی پوٹی کو تو لا۔ ”اس میں تو ایک ہزار گیلین ہوں گے.....“

”ہاں!“ ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”ذراسو چوتو سہی۔ اس میں کتنی ساری لنگری کریمیں بن جائیں گی.....“

جزواں بھائیوں نے اس کی طرف گھوڑ کر دیکھا۔

”بس اپنی می کو یہ مت بتانا کہ تمہیں یہ پیسے کہاں سے ملے..... لیکن مجھے لگتا ہے کہ اب وہ نہیں چاہتی ہوں گی کہ تم مستقبل میں مجھے کی ملازمت ہی کرو.....“

”ہیری!“ فریڈ نے کچھ کہنا شروع کیا، ایسا تھا لیکن ہیری نے اپنی چھٹری باہر نکال لی۔

”دیکھو!“ اس نے سپاٹ لبج میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اسے چپ چاپ رکھ لو..... ورنہ میں تم پر بھی مہا سے پھوڑنے والے جادوئی کلے کاوار کر دوں گا، اب میں ایسے بہت ساری جادوئی کلے سیکھ چکا ہوں بس ایک مہربانی کر دینا کہ رون کو نئے تقریباتی پوشاک دلوادیتا اور کہنا ہے کہ وہ تمہاری طرف سے ہی تھنھے ہے۔“

اس سے پہلے کہ جزوں بھائی اس سے اور کچھ کہہ پاتے۔ ہیری نے اپنے صندوق کو کھینچتے کو باہر کی راہ لی۔ وہ ملغوائے، کریب اور گول کو پھلانگتا ہوا آگے نکل گیا جواب فرش پر بے ہوش پڑے تھے۔

ورنن انکل ستون کے دوسری طرف کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ مسز ویزی ان کے قریب ہی کھڑی ہوئی تھیں۔ ہیری کو دیکھتے ہی مسز ویزی نے اسے کس کر سینے سے لگایا۔ وہ اس کی بلا میں لینے لگیں اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔ ”مجھے لگتا ہے کہ ڈبل ڈور تمہیں گرمیوں میں آخری ایام میں ہمارے گھر رہنے کی اجازت دے دیں گے۔ خط لکھتے رہنا ہیری!“

”ہیری! پھر ملاقات ہوگی.....“ رون نے اس کی کمر تھپتھپتے ہوئے کہا۔

”الوداع ہیری!“ ہر ماں نے آگے بڑھ کر کہا اور ایک ایسی حرکت کی جو اس سے پہلے اس نے کبھی نہیں کی تھی۔ اس نے اسے گلے لگایا اور رخسار پر بو سہ لے لیا۔

”شکر یہ ہیری!“ جارج نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور قریب کھڑے فریڈ نے بھی آہستگی کے ساتھ سر ہلایا۔ ہیری نے مسکرا کر ان کو آنکھ ماری۔

ورنن انکل کے قریب پہنچا اور ان کے پیچے پیچھے چپ چاپ سٹیشن سے باہر نکل آیا۔ ڈریلی گھرانے کی کار میں پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ہیری نے سوچا بھی سے پریشان ہونے سے کیا حاصل ہوگا؟ جیسا ہیگر ڈنے کہا تھا کہ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا..... اور جب وہ ہو گا تب وہ اس سے نبٹ لیں گے..... قبل از وقت پر پریشان ہونے سے کیا فائدہ؟